

وَمَا لَكُمْ لِمَا كُفِّرَتْ عَنْكُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تَعْتَدُونَ

وَمَا لَكُمْ لِمَا كُفِّرَتْ عَنْكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تَعْتَدُونَ

وَمَا لَكُمْ لِمَا كُفِّرَتْ عَنْكُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تَعْتَدُونَ

وَمَا لَكُمْ لِمَا كُفِّرَتْ عَنْكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تَعْتَدُونَ

وَمَا لَكُمْ لِمَا كُفِّرَتْ عَنْكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تَعْتَدُونَ

اور روایتوں کی نسبت بہت کلیل اور ضعیف ہے دوسرے ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی بصری ان کا تلامذہ
 کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر قدیم و ناخیر اور کلیل کثیف ہی ہی تیسرے ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر جو اہل
 عراقی معروف ہیں ان کا نسخہ بہت ضعیف ہے اور ابن واسہ اور لولوی کے نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن و السلام اور
 حروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب بالباس اور بہت سے احادیث متعلقہ و ضو اور صلوة اور حج اس نسخے میں ندارد
 چوتھی ابو عیسیٰ اسحاق بن موسیٰ بن سعید رملی کا کتابی داؤد یہ نسخہ رائج نہیں ہے اور نہ نظر میں آیا البتہ پہلے تین نسخے
 پائے جاتے ہیں لیکن نسخہ ابن واسہ کا تو بلاد مغرب میں زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوی بلاد ہند اور عرب میں رائج
 اور ہندوستان میں جو سنن ابو داؤد و مطبوع ہوا ہے وہ بروایت لولوی ہے مگر کہیں کہیں اختلاف روایت ابن واسہ کا
 حاشیہ پر چڑھا دیا ہے اور مطبوعہ مصر ہی بروایت لولوی ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ کی وقت میں نسخے سنن ابو داؤد
 میرے پاس موجود تھے ایک نسخہ مطبوعہ دہلی جو اخلاط سے چنداں محفوظ نہیں ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہت
 اوسکے زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات میں اس ترجمہ میں اوسے براعتا دیکھا ہے تیسرے نسخہ قلمی صحیح حافظ عبد الغنی
 بن اسماعیل بن نایسے جس کا مقابلہ دس بارہ نسخوں سے ۹۹۹ ہجری میں کیا گیا یہ نسخہ بہت اون دونوں نسخوں کے
 زیادہ تر صحیح اور جامع تھا ہر چند شرح سنن ابو داؤد کی شہر حیدر آباد میں تلاش کئے گئے پراختس کوئی نسخہ
 دستیاب نہیں ہوئی سب غلط اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی محال ہیں ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک
 شرح ہے شیخ محمد الدین نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن
 القیم رحمہ کا جو تحقیقات لایقہ سے بہرہ ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغطانی کی اور ایک شرح ہے
 شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہ دونوں کامل نہیں ہوئیں اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی جسے میر قافہ
 وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات میں اوسے سے نقل کیا ہے۔ پر یہ حال ترجمہ شروع ہونے پر
 ہے انشاء اللہ تعالیٰ اگر اثنائے ترجمہ میں کچھ اور حواشی اور شرح ملجاویگے تو ان سے بھی نقل کیا جاوے گا۔ اس
 کتاب کے ترجمے میں میں نے مختصر کے رعایت بہت رکھی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ
 اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین کمال متروک کیے الا ماشاء اللہ اگر کہیں ہونگے تو نقل قلیل ہونگے صرف ترجمہ
 محاورے کے زبان میں حدیث کا کیا ہے اگر اوس میں کہیں اخلاق یا اشکال ہے تو فائدہ کھہر اور سکورفع کر دیا
 درمیری نظر میں تو کوئی مقام میں ایسا نہیں چھوڑا جس میں اشکال رہ گیا ہو اور اوس کو رفع نہیں کیا ہو جہاں
 ہو سکا آسانی عبارت اور مطلب میں کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجھ جاوے اور
 بلا وقت اوپر عمل کر سکے۔ خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا
 اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد میں تھی اور اب انبیا منبیا ہو گئی اوس کا پھر ظہور ہوگا اور اس کے فائدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
الزَّمان خدمت

ہا اور انعام سے
ہتا تھا کہ اب جبہ
عمر میری ان

ست نواب الاحاہ

حوبات سفر کے انکار گوناگو

ہا علیہ السلام کے ترجمہ کے واسطے

دریزا قدر کا ترجمہ یوں ہی بطور

سن ابوداؤد کا ترجمہ شروع کیا اور سن ابوداؤد

ماضیہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ طَيِّبًا مَبَارَكًا زَكَاةً وَبَارَكًا
وَأَحْصَا بِمُصَلَّتِهِ دَائِمَةً قَائِلًا لَا تَقْطَعُ فِيهَا بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ وَصَلَاةِ الْفَقِيرِ كَثْرَتِ
مِنْ مُتَّبِعِينَ كِتَابِ رِسْمَتِ كَعُوضِ كَرْتَابِ كَشُرُوعِ سَنَةِ الْهَجْرِي مِنْ السَّجَلِ
مَنْجِدِ صَحَاحِ سَنَةِ تَرْجُمَةِ مَوْطَا اَو تَرْزُدِي شَرِيفِ سَعِ فِرَاعَتِ حَاصِلِ هَوْنِي هَرْدِ
صَبِيحِ بَخَارِي عَلِيهِ الرَّحْمَةُ كَا شُرُوعِ كِيَا كَبَا كِيُوْنَكِ حَيَاتِ مَسْتَعَارِ كَا اَعْتَبَارِ نَهْنِ هِي

کتا بون کے ترجمہ کے لئے مکتفی ہوتی ہے یا نہنیں اور جناب نواب فیضنا ب قاری

امیر الملکاب اور کا ہی ہی منشا تھا لیکن چونکہ ان دنوں میں

میں مبتلا تھا اور منجملہ کتب ضروری کے کوئی کتاب ہمراہ نہ رکھتا تھا

بہت سامان شروع اور خوشی کا درکار تھا اور دل نے

صوری کر دیا جاو اس واسطے حسب اجازت نوار

ایک ایسی کتاب جو عامل بالحدیث کے را

موجود ہیں یہاں تک کہ ابن الا

تواو سلو کفایت کرتا

ہا کہ نصف حق پرست کو ایک ایسی کتاب اور ایک سن ابوداؤد کا

جہین ہے اور فی الواقع یہ کتاب تمام صحاح سنہ میں احادیث فقہیہ کی جمع میں

سے قلمی اور مطبوعی اقتدر آپس میں اختلاف رکھتی ہیں اور قدیم و تخییر کو دیکھنے والی کو ایک

جوت ہوئی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ابوداؤد علیہ الرحمہ سے اس کتاب کو شہر چار آدمیوں نے روایت کیا ہے

ایک ماضی ابوبکر بن محمد بن بکر بن عبد الرزاق تمار بصری نے جو اس نام سے معروف ہیں یہ روایت

اسکو قبول نہ کرو
مصرعہ

سب کی کتاب ہے کہ علم دین میں اس کے مثل کی کتاب تب نہیں ہوئی اور بہت لوگوں
نے کہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب میں موجود ہیں اور اسی کتاب پر اعتماد
اور قبل سنن ابو داؤد کے جو اور کتاب میں تصنیف ہوئیں ان میں سنن و احکام
سب موجود تھے مگر یہ کتاب بالکل سنن و احکام والا مال ہے ابن عربی نے کہا کہ کلام

بعد پر تہری کتاب کی حیات نہیں ہے خطاب میں نے کہا اس میں کچھ شک نہیں ہے اس
علم و دلائل مسائل و احکام فقہ اس قدر موجود ہیں جو کسی کتاب میں نہیں ہیں نہ مقدم کو نہ تاخیری نووی
نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا ہے اس کو سنن ابو داؤد دیکھنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام
او میں موجود ہیں ابو العالی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب میں آپ نے فرمایا جو سنن
سیکھا چاہے تو ابو داؤد کی کتاب دیکھو حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن مند نے کہا ابو داؤد اور
نسائی کی شرط یہ ہے ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں جن کے ترک پر لوگوں نے اجماع نہیں کیا اور حدیث
صحیح ہو یا اتصال سند نہ او میں قطع ہو نہ ارسال۔ خطاب میں نے کہا ابو داؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور ستر
کو اور سقیم میں سے موضوع اور مطلوب و بظہور سے ابو داؤد کی کتاب خالی ہے ابو داؤد نے کہا میں
نے اس کتاب میں ایسی حدیث نہیں لکھی جس کے ترک پر لوگوں نے اجماع کیا ہو۔ چونکہ بعض اقسام حدیث
کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابو داؤد بھی بعض حدیثوں کے بعد اس کی صحت و سقم سے بحث کرتے ہیں
اس لیے مجھ کو کچھ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہوں تاکہ پڑھنے والی کو اس کے سمجھنے میں ذہن نہ ہو
مفصل رسالہ اسباب میں انشاء اللہ تعالیٰ جدا کا نہ زبان اردو تالیف کیا جاوے گا تعریف اقسام
حدیث صحیح و حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی
چھوٹ نہ گیا ہو اور اس کے سب راوی سچی و ریاض کے پھر ہوں اور او میں شد و ذہنی لوگوں کے روایت کا
خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہوں اور یہاں علی مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث
جسکی راویوں میں سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طعن مطعون ہو **حسن** وہ حدیث
ہے جس کے راویوں میں کسی بھی تہمت جھوٹہ کی نہ ہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری مرتبہ
بھی مروی ہوں اس کا مرتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
یا فعل یا مقبر رکھنا ہو **متصل** وہ حدیث ہے جس کے سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہ ہو **مسند**
وہ حدیث ہے جس کے راویوں کو نام مذکور ہو **مشہور** وہ حدیث ہے جس کے لیے طریقہ و تہذیب زیادہ ہوں اور حدیث کو نہ پہنچی ہو۔
مستواتر وہ حدیث ہے کہ اس کے راوی اس کثرت سے ہوں کہ ان کا اتفاق چھوٹ پر عادت محال ہو

سید کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہو جاوے گی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے
 اہل ہند کی معمول بک خریدنے میں بھی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام میں جو
 لحاظ کیفیت اور حالت اعمال کو نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سرجہا کر عالم خلوت میں مقبول
 ذات الہی میں مصروف تھا دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہل
 اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا۔ اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں
 پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہو کر اور نہایت پسند کریں گے اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر
 ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لجاوین انشاء اللہ
 مطبوع طبع ہونگی اور حضرت مدوح اپنی حامی ستیج سے مؤلف اور مترجم اور باغث ترجمہ کو محمود نہ فرماویں
 واللہ الموفق والمعين اب کچھ تھوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے امام ابو داؤد
 کا حال کنیت انکی ابو داؤد ہے اور نام کا سلیمان بن شعث بن سحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن
 عمران از دی سجستانی ہے سجستان مغرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان سیند اور ہرات
 کے متصل قندھار کے اسی نامے میں اس کو بلوچستان کہتے ہیں۔ ابن خلکان نے جو لکھا ہے کہ سجستان یا
 سجستان ایک قریہ ہے برصغیر کے قریب نہیں ہے یہ غلط ہے اور خطا ہوا دین سے اون کا تو لبہ سند و سوچ ہی
 میں ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چھ سال بعد اور علم حدیث کو حاصل کرنے کے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق
 اور خراسان و خرمین پر تے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور
 تقویٰ اور صلاح و احتیاط میں بہت بلند پایہ کہتے تھے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ابو داؤد ایک نام بڑا کہتی تھے اور
 ایک چھوٹا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اور انہوں نے کہا ایک نام کشادہ میں نے حدیث کو اجزاء کے واسطے رکھا
 ہے اور دوسرے نام کا کشادہ رکھنا کیا ضرور ہے بالکل اس طرف ہی بڑی بڑی شیخ ابو داؤد کے امام احمد بن حنبل
 اور ابوالولید طحاوی اور عبد القدیر بن سلمہ بنی دروسی بن اسماعیل اور سعد بن سرہا اور سلم بن ابراہیم اور ہنہ
 اور محمد بن مباراد قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم میں اور ایہ ستہ میں سے ترمذی اور نسائی نے
 ان سے روایت کی ہے ابو داؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھ حدیثوں میں سر انتخاب کیا۔ اس کتاب میں چار ہزار
 آٹھ سو حدیثیں درج کیں جو صحیح بن یا حسن اور جو ان میں سے منکر تھے یا ضعیف اسکو بیان کر دیا ہے اور جس
 حدیث سے ابو داؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے۔ ابو داؤد نے اس کتاب کو تصنیف کر کے امام احمد
 حنبل کے رو برو پیش کیا انہوں نے بہت پسند کیا حافظ ابو بکر خطیب نے کہا ابو داؤد برصغیر میں رہے اور کئی بار
 بغداد میں آئے اور اپنی سن کو نقل کیا اور لوگوں نے اسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب سن ابو داؤد ایک

معلوم ہو گا۔ اسکا اتباع کرنا سنہ ہجری تک یہی حال رہا بعد اسکے لوگوں نے یہ تقلید اختیار کر لی۔
 ہو گئی اور حدیث سی استدلال کرنا چوڑا دیلوفات ابو داؤد کے سواہین شوال سنہ ۲۰۰ دو سو پچتر ہجری میں
 اور بصری میں دفن ہوئے عمر انکے تہتر سال کی تھی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے
 ترجمے میں چند باتوں کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے با محاذہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہیں ہے
 تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لئے فوائد ضروری کا بڑا ناچوتھے مذاہب فقہاء سے کہیں تعرض نہیں کیا مگر کسی
 کسی جگہ شاذ نادر یا بخوبی اختلاف روایات میں اگر بہت کہلما کہلا اختلاف ہو تو ادوں روایات کی الفاظ نقل کر کے
 ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چوڑا دیا ہے کیونکہ اس سے کچھ مقصود
 نہیں ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتے ہے یا کوئی عبارت انسانی ترجمہ میں بڑھائی ہوتے ہے کہے **ف**
 لکھ کر اسکو بڑا دیا ہے بعد اسکے ہر ترجمہ **ت** لکھ کر شروع کیا ہے اور کہی و خط تفسیری اس طرح
 سے () کہے انکے مابین میں لکھ دیا ہے تاکہ دیکھنے والے کو معلوم ہو جاوے کہ یہ عبارت حدیث کی نہیں ہے
 حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑھائی گئی ہے۔ اس کتاب کے بتیل پارے حافظ ابو بکر خطیب نے کئے ہیں
 مینے ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اسکے آخر میں شامل کر دی
 تاکہ کسی مطلب کے نکلنے میں دقت نہ ہو۔ ہر حدیث کا مطلب ٹھیک ٹھیک لکھ کر کمال آزادی سے اسکے حکم پر
 بحث کی ہے کسی نئے مذہب کی رعایت نہیں کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجھی ہے اگر المذاب اربعہ نے کئے حدیث
 کے خلاف کیا ہے تو وہ ان لکھ دیا ہے کہ المذاب اربعہ نے اس پر عمل نہیں کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے
 اس پر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہیں ہو سکتی نہ عمل کر نیوالی پر کچھ طعن ہو سکتا ہے ہوا سٹے کہ سب امام
 اور علما خطا سے معصوم نہیں ہیں گو کیسی ہے ماہر اور واقف ہوں پر غلطی کا ہونا اولیٰ سے بعید نہیں بر خلاف
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے کاموں میں آپ ہرگز غلطے پر قائم نہیں رہ سکتے تھے اللہ جل جلالہ اسی وقت
 مطلع کر دیتا اور غلطے اور بھول چوک کی اصلاح فرماتا یہ ترتیب کسی امام یا مجتہد کو عطا نہیں ہوا جو شخص کسی مجتہد کے
 ہر قول یا فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کی طرح واجب الاتباع جانے اور اسکے پیروی ضروری سمجھ کر
 اسی رسالت اور اجتہاد میں تمیز نہیں کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجھا اللہ جل جلالہ سب مسلمانوں کو
 حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل میں ڈالے و ما علیہنا الا البلاغ۔

سند کتاب

ہر چند اسانید اس کتاب کی چاروں نسخوں کے علمہ علیہ ہیں اور تحریکات بہت ہیں مگر بیان براہِ علی لونی
 کے نسخے کی سند صحیح سے مترجم کو حاصل ہے لکھ دی جاتی ہے کیونکہ اب وہ ہی نسخہ مروج ہے اور اسکا ترجمہ

مؤید وہ قول فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو۔
مؤید وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپ نے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابہ
منقطع وہ حدیث ہے جس کے اسناد برابر نہ شروع میں سے یا بیچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ
غریب وہ حدیث ہے جس کا راوی کسی جگہ روایت میں اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہو گا تو وہ فرد کہلاتی ہے **غریب** وہ حدیث ہی جس کے راوی
مشاذ وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے اور
تعلیق اس فعل کو کہتے ہیں جس کے اسناد کی شروع میں ایک یا زیادہ راویوں کو چھوڑ دیا
تدلیس حدیث میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جو شخص سے روایت کرے اُس سے ملاقات کی ہو یا وہ
معلل وہ حدیث ہے جس میں کوئی شخص بیان کرے کہ جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا
موضوع وہ حدیث ہے جس میں طعن سناہ کے ساتھ کذب راوی کی ہو **احاد** اس کو
مضرب وہ ہے جس میں اس قدر کثرت نہ ہو اور آحاد میں قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز آحاد میں بعض روایت
مقبول ہے اور بعض مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود نہ **مفضل**
منزول وہ ہے جس کے راوی پر تہمت چھوٹ کی لگے ہو۔
مضطرب وہ ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں **مذبح** وہ ہے جس میں
مقطوع وہ ہے جس کے اسناد تابع تک
ممنوع وہ ہے جو برابر ایک ہی روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ روایت
مقلوب کرے اس کو راوی ضعیف مخالف اس کی سبکی کہ ضعف اس کا کثیر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہو **مقلوب**
محوال وہ حدیث ہے جس کے اسناد یا متن میں اولٹ پلٹ ہو یا ہو چکا ہو
مذبح ابراہیم حرجی نے کہا کہ ابو داؤد کے لئے حدیث نرم ہو گئی تھی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہو گیا تھا
مذبح - شیخ ابویسحاق شیرازی نے طبقات الفقہاء میں انکو امام احمد کے اصحاب میں سے ذکر کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ اس
مذبح اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تھی یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہیں اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان میں ہے
مذبح کہ شیخ ابویسحاق شیرازی نے طبقات الفقہاء میں انکو امام احمد کے اصحاب میں سے ذکر کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ اس
مذبح زمانہ میں اس قسم کی تقلید اندازہ دندہ جیسے اس زمانہ میں مروج ہے نہ تھی اگر کوئی مقلد تھا وہ بھی برای نام ایک
مذبح مذبح کے طرف منسوب تھا لیکن ہر بات میں خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق یا پابند اپنی مذہب کا نہ تھا بلکہ جو حق

کتاب الطہارۃ کتاب طہارت کہ یا منین ف چونکہ نماز افضل ترین اعمال اور نہایت اہم ہے اور طہارت اسکی شرط ہے اسلئے پہلے طہارت کی کتاب کو رکھا **باب** التقلی عند قضاء الحاجة ما جبت کیواسطے تہائی کی جگہ میں جانا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء بعدہ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو دوڑ جاتے ف تاکہ لوگوں کو نظر نہ پڑے۔ **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد البز ان ینزل حتی لا یرون احدًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے اتنی دور تک کہ کوئی انکو نہ دیکھتا **باب** الرجل یتجمل بلباسه ترجمہ اگر کسی جگہ نہ ہوئے ہے کامیان **عن** ابی التلیح حدثنی شیخ قال لما قدم عبد اللہ بن عباس البصرۃ کان یخشد عن ابی سفيان فكتب عبد اللہ الى ابی سفيان یسأله عن اشیاء فكتب الیہ ابو سفيان انی کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فکرا ان یمول فاتی ہما فی اصل جلالہ فبال ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد احدکم ان یمول فلیمن تلعب ترجمہ عبد اللہ بن عباس جب بصرہ کو آئے تو حدیث نقل کرتے تھے ابو موسیٰ سے ایک بار عبد اللہ نے ابو موسیٰ کو کہا چند سکون کا سوال کیا ابو موسیٰ نے جواب میں کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک رات پہنچا کا لڑ گیا تو آپ میں نرم میں ایک دیوار کی جڑ میں آئے اور پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو ایک جگہ دھڑوٹے پیشاب کیواسطے ف جو نرم ہو سخت نہ ہو ورنہ پھینک دینا اور دھڑوٹا ہو کہ پیشاب دودھ بہہ جاو اور نہ آوے نہ کپڑے یا بدن گندے ہونگے **باب** ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء ترجمہ پائخانہ میں جاتے وقت آدمی کیا کہے **عن** انس ابن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال عن حاجۃ قال اللہم انی اعوذ بک قال عن عبد الوہاب قال اعوذ باللہ من الخبث والنجاسۃ ترجمہ اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے پائخانہ کو تو دعا پڑھتے کیا یوں فرماتا اللہم انی اعوذ بک من الخبث والنجاسۃ اور عبد الوہاب نے کہا اگر کوئی نماز میں من الخبث والنجاسۃ پڑھتا ہے تو شیطانوں اور شیطانوں یعنی چڑیوں سے یا رب انی اعوذ بک من الخبث والنجاسۃ اور پلیدیوں سے کہا ابو داؤد نے روایت کی ہے حسن بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبد العزیز بن حبیب سے انہوں نے اس سے اسی حدیث کو اور اس میں اللہم انی اعوذ بک من الخبث والنجاسۃ کہا اور عبد العزیز بن حبیب سے روایت کیا اس میں فلیتمموا بعدہ **عن** زید بن ارقم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزلوا المشوش محض فذا انی احکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والنجاسۃ ترجمہ زید بن ارقم

ابو التلیح
المنذری
عن ابی سفيان
عن ابی التلیح
عن ابی سفيان

تبعہ اشہام سے ہی سندوں میں سے صرف ایک سند عالی مرقوم ہوئی ہے تفصیل کے گنجائش نہیں ہے لہذا اجازت
 ہو کہ سنن ابی داؤد کی یہی شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابی ہریم شرفی حنبلی نے اوکو اجازت دی شیخ علامہ
 عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن نے اوکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزائری نے اوکو اجازت دی اوکو داؤد
 محمد بن حسین خنابی نے اوکو اجازت دی اوکے باپ حسین بن محمد نے اوکو اجازت دی مصطفیٰ بن رمضان عتائی
 نے اوکو اجازت دی ابو عبد اللہ محمد بن شعرون مقری نے اونہوں نے ابو الحسن علی الاجہوری انہوں نے عمر بن ابی
 الحنفی سے اوکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریا انصاری نے اوکو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
 عسقلانی نے اس سند میں مترجم سے حافظ ابن حجر تک واسطے ہیں پر علامہ ابن حجر نے روایت کیا اوکو
 ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سرہاوی المطرز شہور میں اوکو خبر دی ابو الحسن یوسف بن عمر بن
 نے اوکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد بکری نے اون دونوں
 نے کہا خبر دی ہکو ابو حفص عمر بن محمد بن مسہر بن طہرزد بغدادی نے اوکو خبر دی شیخ ابو بدر ابی ہریم بن محمد بن منصور
 کرخی نے اور شیخ ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونوں کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی
 بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہیں انہوں نے سنا ابو عرقاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے
 اونہوں نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوتی سے انہوں نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام

زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہیں اس
 کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹھ واسطے ہیں۔

اور مترجم کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ

تک آٹھ واسطے ہیں اللہ راہ

ہو ان سب بزرگواروں سے

اور ہمارا حشر اولیٰ سا ہے

امین یا رب العالمین

فقط

بطول اب گئے تھے باتفاق علماء احمد بن حنبل نے کہا یہ ممانعت منسوخ ہے عبد اللہ بن عمر کی حدیث جو صحیح آتی ہے
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہی جیت المقدس کی طرف غلطی ہوئی ہوگی کہ یہ حدیث منسوخ ہے بلکہ یہ حدیث منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ حدیث منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ حدیث منسوخ نہیں ہے
 ہشت ہوتی ہو درۃ مصدور **عمر** مروان الاصفہانی روایت ابن عمر کہنا کہ راحلہ مستقبل القبلة تھیں جلس
 یقول ایہا قتلت یا اباعبد الرحمن المیسر قد بھی عنہا قال بلی انا بھی عنہا قال فی الضنا فاذا کان یلیا
 و بین القبلة شئی یسائرک فلا باس ترجمہ مروان الاصفہانی روایت ہے کہ ابن عمر کو دیکھا وہ انہوں نے
 اپنا اونٹ بٹھایا پھر اس کے آئین قبلہ کی طرف موڑ کر کے پیشاب کرنے لگے مگر کہا اسے ابوعبدالرحمن کہ یہ منہ نہیں ہے
 انہوں نے کہا ان سے ہے خالی میلان میں اور جب تیرے اوپر قبلیہ کی عین کچھ آ رہی تو کچھ قیامت نہیں **باب**
 الخصاص فی خلافہ پاشا نے پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف موڑ کر نیکی اجازت **عن** عبد اللہ بن عمر قال لقد اُتیت
 علی ظہر البیت فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اللبنتین مستقبل بیت المقدس لحاجة -
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں کوٹھری کی چیت پر چڑھ کر اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ اینٹوں پر پاخانہ
 پھرتے ہوئے بیت المقدس کی طرف پیشاب کرنے سے پہلے ایک سال پہلے وفات ہو چکا تھا قبلہ کی طرف موڑ کر تھے
 مستقبل القبلة قبول فرماتے مقل ان یقبضہا مستقبلہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے دیکھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف پیشاب کرنے سے پہلے ایک سال پہلے وفات ہو چکا تھا قبلہ کی طرف موڑ کر تھے
 پیشاب یا پاخانہ کی وقت **باب** کیف التکشف عند الحاجة پاخانہ کے واسطے ترسوت کہو **عن**
 ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد حلة لا یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض -
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ پھر کیا قصد کرتے تو کپڑا نہ اٹھاتے جتنا کہ میں نے سزا دیا
 نہ ہو جاتے ف تاکہ ستر کی کو دیکھائی نہ دی - کہا ابو داؤد نے عبد السلام بن حرب اس حدیث کو روایت کیا اعمش سے
 انہوں نے انس بن مالک سے گزرا روایت ضعیف ہے **باب** ک الحیة الکلام عند الغلام پاخانہ میں یا میں کرنا
 مکروہ ہے **عن** ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یرفع الرجل یدہ و ان
 الغائط کما شفقین عن عورتھا یقعد ثانی فان اللہ عز وجل یقت علی خلاف ترجمہ ابی سعید کہنا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب دو مرد پاخانہ پھرنے کو نکلیں ستر کہوے ہوں باتیں کرتے ہوں تو اللہ
 عز وجل غصہ ہوتا ہے ان پر کھا ابو داؤد نے نہیں سنا دیکھا اس حدیث کو مکرر عبد بن عمر نے **باب** فی الرجل یسیر
 وہو یبل پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا **عن** ابن عمر قال مر رجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وہو یبل فسلم علیہ فلم یرد علیہ ترجمہ ابن عمر نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا وہ آپ پر سلام کیا تو
 تو نے سلام کیا آپ نے جواب دیا - کہا ابو داؤد نے ابن عمر وغیرہ سے روایت ہے کہ آپ نے تم کو یہ سلام کا جواب دیا **عن** ابی سعید

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پانچوں میں اکثر شیا میں کیا کرتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی پانچ
 کے پاس کہے انھوں نے اللہ من الخبث والخبایث باب کر احیاء استقبال القبلة عند قضاء الحاجة تم پانچ دیا
 پیشاب کیوقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا مکروہ ہے ف یا پیٹ کر یا بنگل میں ہو خواہ شہر میں بعضوں کے نزدیک یہ کہ اگر بنگل
 میں ہے شہر میں نہیں بعضوں کے نزدیک صرف منہ نہ کرنا منع ہے پیٹ کر یا درست ہو بعضوں کے نزدیک سبست ہو **عن**
 سلمان قال قيل لما فقد علمكم فيكم كل شيء يوحى الخراءة قال اجل لقد غانا صلى الله عليه وسلم ان
 نستقبل القبلة بغائط او بول وان لا يستنجي باليمن ولا يستنجي احدنا باقل من ثلاثاة اجزاء الاستنجي
 بجميع او عظم ترجمہ سلمان سے روایت ہے کہ میں نے ان سے کہا تمہارے نبی نے تمکو سب چیزیں سکھا دیں یہاں تک کہ پانچ
 پر زہی سلمان نے کہا ان البتہ منع کیا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نے یا پیشاب کیوقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے
 اور دلہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور تین میلوں تک گم لینے سے تنجہ میں اور گوبر یا ٹہی سے استنجا کر نیے **عن** ابی ہریرۃ
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتي احدكم الغائط
 فلا يستقبل القبلة ولا يستدبره ولا يستطب بيمينه ولا يامر ثلاثه اجزاء فربيعي عز الود والوالد
 ترجمہ روایت ابی ہریرۃ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے واسطے مثل باپ کے ہوں تمکو سکھانا میں
 جب تم میں سے کوئی پانچ نے کو جوارے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے نہ پیٹ کرے نہ استنجا کرے دلہنے ہاتھ سے اور آپ حکم کرتے
 تھے تین ڈھیلے لینے کا اور منع کرتے تھے گوبر اور ٹہی سے استنجا کر نیے **عن** ابی اویس روایت قال اذا اقميت الغائط
 فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولكن شرقوا وغربوا فقد منا الشام فوجدنا من احض قد
 بنيت قبل الكعبة ثم كنا نفرح عنهن ونستغفر الله ترجمہ ابی اویس انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ پانچانہ میں تو مونہ بیت کو قبلہ کی طرف پانچانہ پہر تو وقت یا پیشاب کرتے وقت لیکن پورب
 کی طرف مونہ نہ کرو یا چپان کی طرف یہ حکم آپ نے میں نے والوں کے فرمایا تھا میںجا قبلہ کہیں کی طرف ہے اور جن لوگوں کا
 قبلہ پورب یا چپان کی طرف ہو انکو کہیں یا اون کی طرف مونہ نہ کرنا چاہئے (خطابی) **ق** ابو ایوبؓ کہاجب ہم شام میں
 آئے تو وہاں تھے دیکھا کہ ہڈیاں قبلہ رخ بنی ہوئی ہیں ہم اس رخ سے پہر جاتے تھے (کہڈی پر بیٹھتے وقت) اور ہتھقل
 کرتے تھے اس سے **عن** معقل بن ابی معقل الاسدی قال فھی رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان يستقبل القبلة من بول او غائط **ترجمہ** معقل بن ابی معقل اسدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے منع کیا کہ بے شریف اور بیت المقدس کی طرف مونہ نہ کر نیے ف خطابی نے کہا بیت المقدس کی حرمت اس واسطے ہے کہ
 ایک نکتہ تک قبلہ اہل اسلام کا اسکی طرف رہا بعضوں نے کہا کہ بیت المقدس کی طرف مونہ نہ کر نیکی عافیت اسوجہ سے ہی کہ
 مدینہ میں جب کوئی بیت المقدس کی طرف مونہ نہ کرنا ہے تو کعبہ کی طرف پشت ہوتی ہے فودی نے کہا یہاں پہنچتے ہی

اہل حدیث یہ کہہ پشیاں سہ جہا تک ہو سکے امتیاز کرنا چاہئے **باب** البول قایما کہڑے ہو کر پشیاں بچا کر کیا
 عن حدیفة قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبا لک قوم فبال قایما ثم دعا بکام ففسح علی خفہ
 ال ابوہ اؤد قال مسد حقل فذا صبت لتبا حلد فدا فی حق کنت عند عقبہ ثم رحمہ خدیفہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر لے آئے کہڑے پشیاں بچا ف کیونکہ کہڑے ہو کر پشیاں کرنا درست ہے
 جنوں نے کہا آپ کے گھنٹوں میں کوئی بیماری اتنی جلدی ہو چکی ہو کہ بیٹھنے کے لئے حاکم اور بیٹھنے نے ایسا ہی بروایت کیا ابو ہریرہ
 جنوں نے کہا وہ مکان نجاست سے پہر اچھا تھا بیٹھنے میں اچھا تھا نجاست سے ملوث ہونیکا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کہڑے ہو کر پشیاں بنیں کیا مگر ایک بار **ت** پہرانی منگوایا اور سچ کیا موزون پر
 میں دو بیٹے لگا آپ نے مجھ بلایا یہاں تک کہ میں اپنی ایڑیوں کے پاس تھا **باب** فی الحیل یبول باللیل فی الامام ثم
 یضعہ عند رات کو کسی برتن میں پشیاں کے لئے اپنے پاس بند کر کے تو کیا ہے **عن** ایما تہنت رقیقۃ انما کفالت
 کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سیدیہ یبول فیہ باللیل ثم رحمہ امیر بنت رقیقۃ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا آپ کے تخت کے نیچے رہتا تھا آپ اس میں رات کو پشیاں کر لیا کرتے
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر سہری کیوجہ سے یا اور کسی عذر سے آدمی رات کو پشیاں کے لئے باہر نہ جاسکے تو کسی برتن میں پشیاں
 کر لے کر صبح کو ہینکے **باب** للواضع التي فحی عن البول فیہا جن مقاموں میں پشیاں کرنا منع ہے انکابیان
عن ابی ہریرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا اللہ عندین قالوا وما اللہ عندنا یا رسول اللہ
 قال صلی اللہ علیہ وسلم الذی یغفل فی طریق الناس و اظہر رحمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچو دولت کے کام سے صحابہ نے کہا وہ کون سے کام میں اپنے فرمایا جو آدمی لوگوں کی راہ میں
 پاخانہ پھرے یا سایہ کی جگہ میں **ف** راہ میں اور سایہ دار درخت کے تلے پاخانہ پھرے تو لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لوگ
 اس پر لعنت کرتے ہیں اور برکت ہوتی ہے تو یہ فعل سبب ہو دولت کا اس واسطے آپ نے منع کیا **عن** معاذ بن جبل قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الملا عن الثلاثۃ البوازی للملأ و قاعة الطريق والطفل
 ثم رحمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں پر لعنت کرنا کہ ان کے مقاموں میں
 اور شکر میں اور سایہ کی جگہ میں پاخانہ پھرے **عن** عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یبول احدکم فی مستحیة ثم ینتشل فیہ قال حدیثہ یتوضاء فلن عامة الوساوس منه ثم رحمہ عبد اللہ
 ابن جعفر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشیاں کر کے کوئی تم میں سے اپنے ہنسنے کی جگہ میں پھر
 غسل کرے اس جگہ یا وضو کرے اس لئے کہ اگر دوسرے اس سے پیدا ہو جائے **ف** کیونکہ ہنسنے والے کو یا وضو کرنا پڑے گا
 اس جگہ دھوم ہو جائے شاید پشیاں پھر گیا ہو یہ جیسے کہ وہاں پشیاں بہنی کی کوئی جگہ نہ ہو **عن** حمید الحیری

قال انه انما صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يدع عليه حتى توضأ ثم اعتذرا اليه فقال
 اني كرهت ان اذكر الله تعالى في ذكره الا على طهر او على طهارة **ترجمہ** ہمارے ہر تفسیر سے روایت کردہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پاس آئے اور سلام کیا آپ پشاب کر رہے تھے آپ نے جو اندھا یا تنگ کہ وضو کیا بعد وضو کے آپ نے عذر کیا اُسے اور فرمایا
 مجھے برا معلوم ہو کہ میں اللہ کا ذکر کروں بغیر طہارت کے **باب** فی الرجل اذا ذكر الله تعالى على غير طهر فليطهر
 کے ذکر الہی کا بیان **عمر عائشہ** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله عز وجل على كل احيانه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الہی کرتے تھے سب وقتوں میں **باب** الخافه فيه
 ذكر الله يدخل به الخلاء حين انكحوا من امرأته كانا من اسكونه ليجامعه **عمر** انفس قل كان النبي صلى الله
 عليه وسلم اذا دخل الخلاء وضع خفيه **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاشخانہ کو جاتے اپنی
 انگوٹھی نکال لیتے تھے ابوداؤد نے یہ حدیث منکر ہے (یعنی روایت ثقات کے برخلاف ہے) یہ حدیث انس سے اس طرح مروی
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنائی پھر اسکو نکال ڈالا ہم کیا اس حدیث میں زہام نے اور نہیں روایت کیا
 اسکو مگر ہم نے **باب** الاستبراء من البول پشاب سے پاکی کا بیان **عمر ابن عبد الرحمن** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 على قدرين فقال انما يعذب باز وما يعذب باز في كبر لهما هذا فان كان لا يستأذن من البول وامه هذا فان كان
 يمشی بالنعيمه ثم عاب سيب طب فشققة باثنتين ثم غرس على هذا واحد او على هذا واحد او قال لعله
 يخفف عنهما ما لم يبيسا قال هذا ليستأذنا مكان يسمنه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم دو قبروں پر گزرتے آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ پر عذاب نہیں ہوتا ایک شخص تو پشاب
 طہارت نہیں کرتا تھا اور ایک شخص چل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تازی ٹہنی کھجور کی سنگولی اویچ میچ سے پیر کر آدھی اس قبر
 پر گاڑی اور آدھی اُس قبر پر گاڑی اور فرمایا شاید انکا عذاب کم ہے جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں نہ انہوں نے کہا پشاب
 سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی کشف عورت کرتا تھا **عمر عبد الرحمن** قال انما غلبت انا وعمر بن العاص الى
 النبي صلى الله عليه وسلم فخرج ومعه رقة ثم استتر بها ثم قال فقلنا انظر اليه يبول كما يتبول الكراه
 فسمع ذلك فقال انما فعلوا لاني حبسا بنى امرئيل كانوا اذا اصابهم البول قطعوا ما اصابه البول منهم فيها
 هم فعذب في قلوبهم **ترجمہ** عبد الرحمن بن جندب سے روایت ہے میں اور عمر بن العاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
 آپ نے اُنکو اور ایک ٹکڑے سے جو آپ کے ساتھ تھی تڑکڑ کے استنجانے لگے ہم لوگوں نے کہا دیکھو آپ اس پر پشاب کرتے ہیں جیسی
 عورتیں پشاب کرتی ہیں (چپ چاپ کر آپ نے یہ نہ کر فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کا حال ہوا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسیکو پشاب لگ جاتا تو وہ اُس مقام کو لٹاتے اُس شخص سے منع کیا اُس سے تو عذاب یا گھیا قبر میں
ف بنی اسرائیل کی مشعر میں ہی حکم ہو گا اُس شخص نے خلاف شریع اُس سے ممانعت کی اس پر یہ تو قبر میں اسکو عذاب ہوا۔

ومن اكل فما نقل غليظ الا بالناس فليست له من فعل فقد احسن من له فالله اعلم
فليست تفران له بعد الا ان جميع كتبنا من مل غليظ تدبر فان الشيطان يلعب مع ادبي او من فعل فقد
احسن من كذا لا حرج من حرمه ابو هريره عن روى رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا تأكلوا من ثمره ولا
من ثمره ولا تأكلوا من ثمره ولا تأكلوا من ثمره ولا تأكلوا من ثمره ولا تأكلوا من ثمره ولا تأكلوا من ثمره
اور نہ کرے تو حج نہیں اور جو شخص کھا گا وہ پھر خلال سے کچھ کھائے تو اس کو پھینک دے اور جو زبان سے نکال رہا ہو اس کو
نکل جاوے جو ایسا کرے تو اچھا ہے جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔ جو شخص یا نیچا نیچا جاوے تو اڑ میں جاوے اگر کچھ ہی اڑے
تو میرے کا ایک ہیر لگا کر اسی کے آڑ میں بیٹھ جاوے اسلئے کہ شیطان آدمی کی شرکاء ہو کہتا ہے ف شیطان کے
کھینے سے یہ مقصود ہے کہ اگر اڑ نہ ہوگی تو پیچھے سے کوئی جانور آن کر ایذا پہنچا دے گا یا کوئی آدمی اگر بیٹھے یا رگات جو شخص ایسا
کرے گا تو بہتر ہے نہ کرے گا تو کچھ حرج نہیں **باب** ما یمنی عنہ من یستغنی بہ عن چیزوں سے استغنا کرنا منع ہے
انکھایان عن شیبان القتبانی قال ان مسلمان بن محمد استعمل بریف بن ثابت علی اسفل الارض
قال شیبان فسرنا معہم کوم شریک لی علقاء او من علقاء الی اکو و شریک یدید علقا م فقال رو فیع
ان کان احدنا فی زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم لیاخذ نضوا خیه علی ان له النصف ما یختم
ولہ النصف ان کان احدنا لیلطیر لہ النصل والویشخ لآخر الفتح ثم قال قال لی رسول الله صلى الله
عليه وسلم یارب یضع لعل الحیاة تستطیل با بعدی فاعلم الناس انہ من عقد لحیته او فقلد و تراویح
بر جمیع دابتہ او عظماء من منہ بنی حرمہ شیبان قتبانی سے روایت ہے کہ سلمہ بن محمد نے عامل کار رفیع
بن ثابت کو نیچے کی زمین پر (یعنی آتش میں پر جو شیب میں واقع تھی) شیبان نے کہا ہم یہی اپنے ساتھ لے جاؤ گے کہ شریک علقا
مک یا علقا سے کہ شریک تک علقا جا نیچو کہ شریک اور علقا اور علقا مقام مقاسوں کے نام ہیں ملک مصر میں ہوتا
نے کہا ہم میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوسرے شخص کا وٹ لیتا اس شرط سے کہ جو فائدہ ہوگا
اس کا نصف ہوگا اور نصف میں لوں گا اور ایک کی ہم میں سے تیر کی کلڑی ہوتی اور دوسرے کا پکان اور پر ہوتا پھر رو فیع
نے کہا مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی رو فیع شاید تیری زندگی مدار ہو میرے پیچھے تو لوگوں سے کہہ دینا جس نے
اگر کھائی اپنی ڈاڑھی میں یا گہوڑے کی گٹھ میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوشت سے یا ڈھری سے استغنا کیا تو مجھ اُس سے بیزار
ف ڈاڑھی کو گرو دینا یا بالوں کو مٹا کر گرو گرو بنانا یا نظر نہ لگنے کے لے جاوے روں کے گلوں میں تانت کا گنڈا ڈالنا جاہلیت
میں مروج تھا اپنے اس سخن فرمایا کہا ابو داؤد نے شیم بن حیسان نے اس حدیث کو ابی سالمہ ثانی سے ہی روایت کیا ہے
ابن ابی عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کو جو یہ قطع پر ایون کے محاصرے کے ہوئے تھے اور قلعہ ایون
ایک شہر میں ہے پھر پھر پھر شیبان قتبانی کے باب کا نام لیا ہے اور کیفیت اپنی اور حذیفہ بن یمان کے قلعہ ایون ملک مصر میں تھا۔

لوگوں کے شان میں اُترتی ہے فیہ بعال یحییٰ ان تطہروا وادعوا الیہ الطہرین یعنی اُس مسجد میں وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں
 حُب پاکی کرنا اور اللہ چاہے کہ وہ کبھی پاکی کر لیں وہ لوگ پاکی سے ابدیت تک پاکی کے لئے تیار ہیں
باب الرجل یدلشد بالارض اذا استغنی بعد استنجا کے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھ دینا **عن**
 ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اقبلتہ بما فی ثوبہ و رکوعاً فاستغنی ثم مسح یدہ
 علی الارض ثم اقبلتہ باناء الخوف و ضاء ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو
 اُبلاتے تو زمین پانی لیکر آتا پالے پہاگل میں آپ استنجا کرتے پہاگیا ہاتھ زمین پر رکھتے بعد اسکے میں دوسری برتن میں پانی
 لاتا آپ شکر کرتے **باب السواک** باب سواک کے بیان میں **عن ابی ہریرۃ** یرفعه قال لولا ان اشق علی
 المؤمنین لامرتم بحملہا خیر العشاء و السواک عند کل صلاۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ہر نماز پر
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا میں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا انکو عشاء کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے سواک
 کرنا **عن** زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق
 علی امتی لامرتم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرأیت زیداً یحبس فی المسجد و ان السواک
 من اذنه موضع القلم من اذن الکاتب فکلمنا قال و ائی الصلاۃ استناک ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت
 ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنے آپ اگر شاق نہ ہو تا میری امت پر تو میں حکم کرتا انکو ہر نماز پر سواک
 کرنا **کاف** اکثر احادیث میں اسی طرح ہے اس واسطے ہر نماز پر سواک کرنا مستحب ہے بعضوں کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے
ت ابو سلمہ نے کہا میں نے دیکھا زید کو مسجد میں بیٹھتے دیکھتا تھا اور سواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہاں پر قلم لکھتا تھا
 کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے سواک کر لیتے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلت لرسول اللہ
 توصلی بن عمر کل صلوۃ طاهر و غیر طاهر عند الفصال حدیث تثنیہ امامہ بنت زید بن الخطاب بن
 عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر حدیثا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء کل صلوۃ
 طاهر و غیر طاهر فلما اشق ذلک علیہ امر بالسواک کل صلوۃ ذکا ان بن عمر یری ان بہ قوۃ و کان یلذ
 الوضوء کل صلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو
 عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں خواہ با وضو ہوں یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھے نقل کیا اسما بنت
 زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ
 وضو ہو یا نہ ہو جب یہ لوگوں پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا سواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر نے میں طاعت پا کر ہر نماز
 کے لئے وضو کرتے تھے **ف** پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لئے وضو کر دہر دشواری کے سبب اس میں تخفیف ہوئی اور صرف
 سواک ہر نماز کے لئے کافی ٹھہری **باب کیف یستاک** کس طرح سواک کرے **عن** ابی ہریرۃ **عن** ابی ہریرۃ

عن جابر بن عبد الله يقول لكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ان غشيت بظلم او بغير حق
 جابر بن عبد الله کہتے ہیں کہ میں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یا میں نے اسے استیجا کر لیا ہے
 قال قدم وفد الجحلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا محمد انہ امتنا ان یستغنی بظلم او بغير حق
 اوجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جعل لہ فیہا رزقاً قال فغی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن مسعود روایت ہے کہ جب
 جماعت جنون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے امت کو لٹی یا گوریا کر دیا
 سے استیجا کر لیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے زوی امنین بنائی ہر طرف یعنی لٹی خود انہی اور یہ ان کے جانوروں کی خوراک
 ہے اور کوئلے کی روشنی کرتے ہوئے یا جلاتے ہوئے یا اور کوئی فائدہ ہو گا اس واسطے اسکو ہی ہدف میں داخل کیا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا **باب الاستیجا بالکھار و پتھرون سے استیجا کر لیا بیان عن**
 عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ذلک لک الی الغایط فلیذہب معہ بلا ذلہ اجماع
 یستطیع عن خانہا لقی عنہ ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی
 تم میں سے پاخانہ کو جاوے تو میں پتھر اپنے ساتھ لیاوے اُن سے استیجا کرے وہ کافی ہیں ف میں پر پانی لینا منور
 نہیں البتہ سب سے عن خزیمہ ابن ثابت قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاستیجا
 فقال بئلا ذلہ اجماع لیس فیہما جمیع ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
 استیجا کا آپ نے فرمایا استیجا میں پتھرون سے کرنا چاہیے جن میں گوبر نہ ہو **باب فی الاستیجا کہ پاک کیا بیان عن**
 عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام عنہم خلفہ بکون من ماء فقال ما هذا یا عمر
 فقال هذا ماء توصلہ بہ قال ما امرت کما بلیت ان اقضاء ولو فعلت لکانت سنة ترجمہ حضرت عائشہ
 سے روایت ہے کہ پشیا بیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو نہ پانی کا پیچ لیکر کھڑے ہوئے پوچھا کیا ہے عمر
 حضرت عمرؓ نے کہا پانی ہے وضو کے لئے آپ نے فرمایا مجھ یا اس حکم میں ہو کہ جب پشیا گردن وضو کی گردن اگر میں ایسا گردن
 تو واجب ہو جاوے **باب فی الاستیجا بللہ پانی سے استیجا کر لیا بیان عن انس بن مالک ان**
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائطاً ومعہ غلام ومعہ میضنا تو هو اصغرنا فوضہا
 عند السدۃ ففقی حاجتہ فخرج علیہم وقد استغنی بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں گئے اور آپ کے ساتھ ایک لڑکا تھا جو پانی کا ہڈیا لئے تھا اور ہم سب میں کم سن تھا اس لئے کہ نے وہ پانی
 دھت کے پاس رکھ دیا آپ حاجت سے فارغ ہو کر نکلے اور استیجا کیا تھا آپ نے پانی سے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال نزلت هذه الاية فی اهل قباء فیہ رجال عیون بیتظہم اطفال کانوا یستغنون بالماء
 فنزلت فیہم هذه الاية ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مسجد قبلہ

پیشاب کو بعد پانی سے استنج کرنا مستحب تھا کہ میں دسویں چیز رسول گیا کر یہ کہ کئی ہو یعنی خوب یا دھین بکین
قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید یکی کرنا مکرور ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ان من الفطرة لا يغتسل ولا يستنشق فذكر نحوه ولم يذكر اغفاء اللحية زادوا لحنان قال
ولا انتضاح ولم يذكر انتفاض الماء يعني الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے پیدا شدی ختنوں سے کھلی کرنا ہے اور ناک میں پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عائشہ کی مانند جو ابھی گزری
مگر عمار نے ڈاڑھی چھوڑنے کو ذکر نہیں کیا اور غتے کو ذکر کیا اور پانی چھڑکنے کو ازراہ پر بعد استنجاء کے ذکر کیا کہ دسواں
قطرے کا نہ رہو اور استنجہ کو بیان نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پنج
سنتیں بیان کیں ہیں سب میں سے ان میں سے ایک ناگ نکالنا ہوا اور ڈاڑھی چھوڑنا سمجھیں نہیں ہو۔ کہا ابو داؤد نے
طلق بن حبیب اور مجاہد اور ابو بکر بن عبد اللہ مزی سے یہ حدیث منقول ہے انہیں کا قول اس میں ڈاڑھی چھوڑنا نہیں ہے
اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی روایت میں ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ڈاڑھی چھوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اسمیر ڈاڑھی چھوڑنا ہے اور غتہ کرنا ف ان چیزوں
کو پیدا شدی سنت اس لئے فرمایا کہ سنت قدیمی ہے اور انبیاء سے چلی آتی ہے اور ان کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے چہ
اللہ جل جلالہ نے فرمایا فہم ائقذہ اُن کے راہ کی پیروی کر لے انہوں نے کہا یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
ہیں **باب السواک** طبع قام باللیل جرات کو بیدار ہو سو اکر کر **عن** حذیفہ ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان اذا قام من الليل بشي من فاه بالسواك **ترجمہ** خذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھتے اپنا مونہہ دھوتے سو اکر **عن** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
كان يوضع له وضوءه وسواكه فاذا قام من الليل فغسل ثمر استاك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے وضو کی اور کھدی جاتی جب آپ رات کو اُٹھتے استنجہ کو جاتے پر سو اکر کہتے
عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهان فيستيقظ الا يشوك
قبل ان يتوضا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اُٹھتے پر سو اکر
رات کو یا دن کو مگر سو اکر کرتے ہو وضو سے پہلے **ف** پر وضو کی وقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت پر
کر لیتے تھے کیونکہ پہلی سو اکر بیداری کی تھی جب نیند سے ہوشیار ہو تو سو اکر کرنا سنون ہے **عن**
عبد بن عباس قال بت ليلة عند النبي صلى الله عليه وسلم فلما استيقظ من منامه اتى طهورا
فأخذ سواكه فاستاك ثم تلا هذه الايات ان في خلق السموات والارض اختلاف الليل والنهار
لايات الايات حتى قارب ان يخلع السورة ارحمها ثم توضا فأتى معلا مخصي

قال محمد بن سعد قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستخلمه فرايت به يستاك على لسانه فلما
 ابعد اوده وقال سليمان قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يستاك وقد وضع السواك
 على طرف لسانه وهو يقول اياه يتلهج ترجمه ابو بردہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے یعنی ابو موسیٰ
 اشعری سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے گویں نے دیکھا آپ سواک کر رہے
 تھے اپنے زبان پر پچھ مسد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
 آپ سواک کر رہے تھے اور سواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھ کر فرماتے تھے ارجح جیسے کوئی تمی کر تا ہو ف جب تک
 کو زبان پر باو حلق کی رطوبت نکالے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے **باب فی الرجل یسینک بسواک غیر**
 ایک آدمی دوسرے کی سواک کرے **عن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسین من
 عندہ رجلاں احدهما اکبر من الآخر فاحی الیہ فی فضل السواک ان کبرا عطا السواک اکبرهما
 قال احمد ہوا بن حزم قال لنا ابو سعید ہوا بن الاعرابی ہذا ما تقر بہ اهل المدينة ترجمہ
 حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواک کر رہے تھے اور آپ کو پاس دو شخص تھے ایک بڑا
 ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی سواک کی فضیلت میں اور حکم ہوا بڑے کو سواک دینے کو کافی شاید یہ قصہ خواب میں ہو جیسے ابن
 عمیر روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا اپنی تین سواک کرتے ہوئے تین
 دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تہا دوسرے سے میں نے سواک چھوٹے کو دوسری حکم ہوا بڑے کو دینے کا میں نے ٹھکر کویدری
 کہا ابو داؤد نے کہا احمد بن حنبل نے کہا ہم سے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے
باب غسل السواک سواک ہونیکا بیان **عن عائشہ** انہا قالت کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یستاک فیعطی السواک لا یغسلہ فابدأ به فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ ترجمہ حضرت
 عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواک کر کے مجھ کو دیدیتے تھے ہونیکو میں اس سے سواک کرتی تھی
 دہو کر آپ کو دیدیتی **باب السواک من الفطرۃ** سواک پیدائشی سنت ہے **عن عائشہ** قالت قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب اعفاء اللہ فی السواک ولا یستک شاق بالما
 وقص لا یطفا وغسل البراجع ویتفق الا بطو حلق الاعان و لا یقلص الماء یعنی لا یستنجی بالماء
 قال زکریا قال مصعب نسیت العاشرة الا ان تكون للمضضة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو خوب مویہ کترانا دوسری ڈھلے ہی
 چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری سواک کرنا چوتھی پانی سے ناگ صاف کرنا۔ پانچویں ناخن کاٹنا۔ چھٹی انگلیوں
 کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے۔ ساتویں نبل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال ہونڈنا نویں

توضا علی طہر کتب اللہ لعشر حسنات ترجمہ ابی غلیفہ ثانی تے کہا میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تھا
ظہر کی اذان ہوئی انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر عصر کی اذان ہوئی پھر انہوں نے وضو کیا میں نے ان کے پاس گیا
وضو کرنا کیا سب سے پہلے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پڑھ کرے تو اللہ جل جلالہ
اس کے نو دس نیکیاں لکھے گا **باب** میں یخس الماء پانی کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما یؤوبہ من الدواب السباع فقال صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان قلیتین لم یجل الخبث **ف** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
جو پانی ایسا ہو جس پر جانور اور درندہ آتے جاتے ہوں (اس میں سے پیتے ہوں اور اس میں نہ پشاب کرتے ہوں اسکا
حکم کیا ہے) آپ فرمایا جب پانی دو قلون کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اٹھائے گا **ف** یعنی ناپاک نہ ہو گا دوسری
روایت میں اسی کتاب کی ہے کہ اگر اذان الماء قلیتین فانہ لا یخس جب پانی دو قلون کے برابر ہو تو نجس ہو گا
اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بھی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت و ضعف
میں اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔ قلدہ سے شک ہے کہتے ہیں حسین
ابو ہانی شاک پانی آتا ہے دو قلون میں پنج مشکین پانی ہوا وزن کے حساب سے سو اوپہ بن پانی ہے تفصیل
اس حدیث کی جاشیہ بن قیم میں جو اس کتاب پر موجود ہے **باب** ما جاء فی بیدریضۃ بیدریضۃ کا بیان
عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوضا من بیدریضۃ وہی
بیدریضۃ فیہا الخبث فلم یکن ینقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء طہور لا
یخسہ شیء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کیا وضو کرنا
ہم بیدریضۃ سے اور وہ ایسا کنواں ہے جس میں لے جاتے ہیں حیض کے لہو اور گتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **ف** قلیل ہوا کثیر عیدک اسکا اوصاف بدین یعنی رنگ بوزہری
نہ سب صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب سے بخیر ہے +
عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ انہ یستقی
لشمن بیدریضۃ وہی بیدریضۃ فیہا الخبث لم یکن ینقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
عن الماء طہور لا یخسہ شیء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے
کہا آپ کو لے پانی لایا جاتا ہے بیدریضۃ سے حالانکہ اس کو نہیں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے لہو اور گندہ غلیظ پڑا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی کہا ابو داؤد نے میں نے
قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے بیدریضۃ کے متولی سے پوچھا اس میں کہا تمک پانی ہے اس کے کہا بہت ہوتا

دہونا استجابا ہونہ وجو کیونکہ بلی کا ہونا پاک ہے جیسا آگے آویگا **عن** ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اذا ولغ الکلب فی الہناء فاعسلوہ سبع مرات السابعة بالتراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن میں موندہ لکڑیاں گھسے تو اسکو سات بار دھوؤ ساتویں بار مٹی لگا کر دھوؤ **عن** ابن مفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ثم قال اللهم ولہا فرخصت کلبہ فی کل الفم وقل اذا ولغ الکلب فی الہناء فاعسلوہ سبع مراد الثامنة عفروہ بالتراب ترجمہ ابن مفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ کتوں کے قتل کا پھر فرمایا وہ کیا بچاتے ہیں اور رخصت دی آپ نے شکاری کتے میں اور کلوک کتے کی اور فرمایا آپ نے جب برتن میں کتا موندے تو اسکو سات بار دھوؤ والو اور آٹھویں بار سوئی مٹی سے مانجیو **باب** سورۃ المہرۃ بی کے جو بیہک بیان **عن** کبشۃ بنت کعب بن مالک کان تحت ابن ابی قتادۃ ان اباقادۃ دخل فسکبت لہ وضوء فجاءت ہرقۃ فشربت منہ فاصغی لہا الہناء حتی شربت قالت کبشۃ فراخی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لیست بخجل انہا من الطوائف علیکم اذ الطوافات ترجمہ کبشۃ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ وہ ابن ابی قتادہ کو نکاح میں تھیں کہ ابوقتادہ آئے میں نے اُنھے واسطے وضو کا پانی لے کر ابی اُسین سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن جھکا دیا کبشۃ کہتی ہیں ابوقتادہ نے جھکودیکھا میں انکو دیکھ رہی تھی تو ابوقتادہ نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہو ای بہتچی میری بیٹے کہا ان ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی سخن نہیں ہے تو پھر کرتی ہو تمہارے اوپر **ف** یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہے اس سے احتیاط کہاں ہو سکتی ہے اسواسطے اسکا جو ہٹا پاک ہوا **عن** داؤد بن صالح بن جینا القادری عنہ ان ولانہا ارسلتہا بھرسۃ الی عائشۃ فرضی اللہ عنہا فوجدتہا فی قصۃ فاشارت الی ان ضعیفہا فجاءت ہرقۃ فکلتہا منها فلما انصرفت اکلت من حیدث اکلت الہرقۃ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لیست بخجل غامی من الطوائف علیکم وقد رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا بفضلہا ترجمہ داؤد بن صالح بن جینا القادری سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنی ماں سے کہ ان کی مولیٰ نے رازدار کر نیوالی انکو ہر سید دیکر ہر سید ایک کہا نا ہوتا ہے حضرت عائشہ پاس پہنچا جب وہ کہیں تھو یکھا حضرت عائشہ غازیہ رہی ہیں انہوں نے اشارہ سو کہا کہ ہر سید سے میں ملی آئی اور تمہیں سے کہا یا ابی حضرت عائشہ غازیہ سو خانہ ہوئیں تو جہان سے ملی نے کہا یا تہادہ میں سے کہا نے لگیں اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو پھرتی رہتی ہے تمہارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو زیر ناف تک میگویند کہ واجب کم ہوتا ہے تو اس نے کھاستر سے کم (یعنی کہنوں تک یا اس سے کم کھا ابو داؤد نے
 میں بریضاء کو اپنی چادر سے ناپا تو چہ ہاتھ اسکا عرض نکلا اور میز باغ والے سے پوچھا کیا اس کنوین کا حال کچھ بدل گیا
 ہے پہلے کی نسبت اس نے کہا نہیں اور میں دیکھا اسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **باب** اس سے معلوم ہوا جن لوگوں
 نے یہ توجیہ کی کہ بریضاء کا پانی جاری تھا یا وہ درہ درہ تھا تو انہوں نے غلطی کی **باب** الماء کا یحیی
 پانی جو چرخ غسل جنابت کو بعد و نجس نہیں ہو **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض رطل النبی صلی اللہ علیہ
 فی جفۃ فحاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیوضأ منها او یغتسل فقال لہ یا رسول اللہ انی
 کنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یحیی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (سمیونہ) نے غسل کیا ایک لگن میں یعنی چلو سے پانی لیکر اتو میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کچھ ہو کر پانی سے وضو یا غسل کر نیکادہ بی بی بول اٹھیں یا رسول اللہ میں
 جنب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہیں ہوتا ف یعنی جو پانی کچھ بعد غسل جنابت کو وہ پاک ہے
 اس سے وضو یا غسل درست ہے دوسری حدیث میں جو اسکی مخالفت آئی ہے وہ تنزیہی ہے **باب** البول فی الماء
 الذکا لکد ٹہرے ہو کر پانی میں پیشاب کرنا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹہرے ہو کر پانی میں پھر اس میں غسل کرے **ف** ہر چند وہ پانی نجس ہو گا جب تک
 اسکے اوصاف نہ بدل جاویں مگر یہی کراہت ہے باتفاق علماء **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ من الجنابة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹہرے ہو کر پانی میں اور نہ غسل کرے اس میں جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
 اندر اگر کرے بلکہ باہر کھڑا ہو کر پھالے یہ مخالفت ہی بطور ادب و تنزیہ کے ہے **باب** الوضوء بسو لکھب کثرت کے
 جھوٹے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طھروا لاء احدکم اذا ولغ فیہ
 الکلبان یغتسل سبع مرات اولیھن بالتوا بترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی برتن میں کتا منہ ڈال کر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اس برتن کی پاکی یوں ہوگی کہ ستا
 بار دہویا جاوے پہلے بار میٹھے **ف** اگر علماء کا عمل ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اس میں پانی
 پی جاوے تو اسکو سات بار دہونا چاہیے بھی قول ہے شافعی اور مالک و احمد کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دہونا
 کافی ہے **عن** ابی ہریرۃ بمعنا اخر اذا ولغ لکھب غسل مرة ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسا ہی حکایت کیا
 اور لوگوں نے مگر اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب بی بی جاوے تو ایک بار دہونا کافی ہے **ف** یہ ایک بار ہی

لیوں سے ملے ہوئے الطہور، مایۃ الجبل میتہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ ہم سندر میں سواری پر کون سے تین اور پنے کے لئے توڑا سا پانی اپنی ساتھ رکھ لیتے ہیں اگر
اس سے وضو کریں تو کیا سے مرین کیا ہم وضو کریں سندر کو پانی کی وجہ سے جواب دیا سندر کا پانی پاک ہے اور مردہ کا
علا ہے ف ان لوگوں نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آپ نے کہا ابھی ہی آسانی کر دی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے
مثلاً جیسے سندر میں پانی تمام ہو جاتا ہو کہانا بھی اخیر ہو جاوی تو سندر کو جانور کہا وی بعض علماء کو ایک یہ چمپلی سے
خاص ہو گیا کہ جانوروں میں جس طرف چمپلی درست ہو باقی جانور درست نہیں ہیں اور بعض علماء کو نزدیک دریا کو طلعہ حائل
درست ہیں کیونکہ یہ حدیث عام ہے اور کلام اللہ میں بھی لفظ عام مذکور ہے احل لکم صید البحر طعاماً معلالاً ہے تمہارے
واسطے شکار دریا کا اور کہانا دریا کا باب الوضوء بالنبیذ نبذ سے وضو کرنا بیان ف نبذ کہتے ہیں کہ جو روضہ
کو یعنی کہ جو زمین پانی میں بہگودی جاوین ایک رات ایک دن اور وہ پانی رنگیں اور شیریں ہو جاوی اُس میں شدت اور تیزی
نہ ہو نبذ سے وضو کرنا اکثر علماء کو نزدیک روضہ نہیں ہے مگر ابو حنیفہ رحمہ کو نزدیک روضہ ہے عن عبد اللہ بن مسعود
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلیلہ الجن ما فی ادانک قال نبذ قال تمرق طیباً و ملو طحوا
ترجمہ عبداللہ بن مسعود روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے یلیلہ الجن میں ف لیلیلہ الجن
وہ رات ہے جن میں آپ جنوں کی تعلیم اور ہدایت کرتے تھے شہر کے باہر تشریف لیکے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار
واقع ہوئی مگر عبداللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے میں اختلاف ہے مسلم نے روایت کیا عبداللہ بن مسعود کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلیلہ الجن کو کہتمہاری چھاگل میں کیا ہے او نہوں نے کھائے
ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے احمد اور ترمذی کی روایت میں ہے پہر آپ نے
اُس سے وضو کیا مگر اس حدیث کی اسناد میں ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہے اور اسوجہ سے یہ حدیث
قابل عمل کے نہیں ہے علی الخضر حب ابن مسعود بنی معراجہ اسکا ثابت ہو گیا کہ آگے آتا ہے عن
علقمة قال قلت لعبد اللہ بن مسعود من کان منکم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلیلہ الجن قال
ماکان معہنا الحد ترجمہ علقمہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلیلہ الجن میں انہوں نے کھا ہم میں سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھ ف اس
روایت سے اس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہونا لیلیلہ الجن میں روایت کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے عن غطاء انه کن الوضوء باللبن
والنبذ قال ان التیم اعجب الی منه ترجمہ غطاء مکر یہ جانتے تھے وضو کر نیکی و دودہ سے اور نبذ سے
اور کہتے تھے تمہیں اس سے بہتر ہے عن ابی خالد قال سألت ابا العالیة عن رجل ضابط معنابہ و

کو دیکھا آپ وضو کرتے تو پانی کے چھوٹے سے **باب الوضوء** بفضل المرأة عورت کے چھوٹے پانی سے
 وضو کرنا بیان **عن عائشة** قالت كنت اغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء
 واحد ونحن جنبان ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا روایت ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **وف** یعنی اس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے
 جلتے تھے **عن عائشة** قالت اختلفت يدي ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء
 من اناء واحد ترجمہ حضرت عائشہ رضی عنہا میرا ہاتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا
 تھا وضو کیا ہے **عن ابن عمر** قال كان الرجال والنساء يتوضؤون في زمان رسول الله صلى الله
 عليه وسلم قال مسد من الاناء الواحد جميعاً ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن عبد الله بن عمر** قال كنا
 نتوضأ نحن والنساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ندلى فابدينا
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وضو کرتے تھے
 ایک برتن سے سب اپنے اپنے ہاتھ اسی برتن میں ڈالتے تھے **باب النهي عن خلأ** اسکی ممانعت کا بیان **عن**
 حميد الحميري قال لقيت رجلاً من النبي صلى الله عليه وسلم أربع سنين كما صحبه ابو
 قال نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل ويغتسل الرجل
 بفضل المرأة زاد مسدد وليغترف جميعاً ترجمہ حمید حمیری سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے سنا جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رہا تھا چار برس تک مجھے ابو ہریرہ رضی عنہ سے وہ کہتا تھا سن کر کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ عورت اس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہی یا مرد غسل کر کے اس پانی سے
 جو عورت کے غسل سے بچ رہی مسد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاویں **ف** یعنی جو
 اور غاوند اگر دونوں ملکر خدا میں تو ایک ہی برتن سے ہمیں ہاتھ ڈال ڈال کر پانی لیتے جانا درست ہے **عن**
 الحكم ابن عمر وهو لا قرع ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتوضأ الرجل بفضل
 المرأة ترجمہ حکم بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد
 پانی سے جو عورت کو وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطابی نے اہل حدیث کو نزدیک ممانعت کی ممانعت صحیح
 ہیں اگر یوں ہی تو نسخ ہیں **باب الوضوء بماء البحر** سمندر کا پانی سے وضو کا بیان **عن**
 ابي هريرة يقول قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نزلت في البحر
 فخلع عن القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا فمتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلى الله

روکے ہوئے اذنین درست ہو کر اس شخص کو جو ایمان لادو اور پچھلے دن سرکہ امامت کر کسی قوم کی ایک
 اذن سے یا خاص کر اپنے تئیں دعائیں اکر یا کر گناہ گویاں کی چوری کی۔ کھا ابو داؤد نے یہ حدیث
 شام والوں کی ہے اور کوئی امین شریک نہیں **باب** یعنی من المصلی فی الوضوء وضو کیوں
 کس پانی کافی ہے **عن عائشة** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالماء ویوضئہ
 بالماء ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع
 اور وضو کرتے تھے ایک سے **ف** صاع چار مد کا ہوتا ہو اور مد دو طرح کا ہو ایک اہل حجاز کا وہ ایک اہل
 ثلث اہل ہوتا ہے قریب تین پاؤں کے دوسری اہل عراق کا وہ دو اہل ہوتا ہے سیر بھر اسی حساب صاع کو سمجھنا
 چاہو تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا۔ اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑنی تین پاؤں کا وضو کے لئے کافی
 چار سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اگر سیرین چھ تو کچھ زیادہ ہی اگر تین پاؤں کا وضو سوا س دین رکھنا ممنوع ہو۔
عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع ویوضئہ بالماء ترجمہ جابر
 روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے ہو ایک مد سے **عن** ام حلوۃ ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فانی باناء فیہ ماء قدر ثلثی المد ترجمہ ام عمارہ سے روایت ہو کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن جو چھ برتنوں کا تھا پانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑھ پاؤں کے اتنی روپیہ
 سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوضئہ باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع
 ترجمہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے جو چھ برتنوں کا تھا پانی اتنا اور غسل
 کرتے تھے ایک صاع پانی سے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو شعب بن عبد اللہ بن جبر سے اور انہوں
 نے انس سے اگر سیرین برتنوں کا وضو کرتے تھے ایک کوک سو **ف** کوک یعنی تیس اور شدید کاف ایک یا تین چھ
 ڈیڑھ صاع آٹھ سوغی نے کہا بیان مراد کوک کوک ایک مد ہو اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے مسکو
 صحیح کہا دلیل دوسری روایت کہ جبرین صاحب نے ذکر ہو **ف** کھا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو بھی بن
 نے شریک ہو کر اس روایت میں جابر بن عبد اللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہو اور روایت کیا اسکو سفیان نے
 عبد اللہ بن عیسیٰ سے امین جبر بن عبد اللہ جو کھا ابو داؤد نے میں امام احمد رضی عنہ سے سنا کہ تھے صاع پانچ رطل کا
 ہوتا ہے (یعنی صاع حجازی اور مدی مراد ہو احادیث میں) کہا ابو داؤد نے بھی صاع تہانی صلی اللہ علیہ وسلم
باب الا سرف فی الوضوء وضو میں پانی صورت سے زیادہ بہانیا بیان **عن** ابی فکلمۃ ان عبد
 بن غفل سمع اباہ یقول اللہم انی استلک القصر لا بیض عن عین الجنة اذا دخلتها قال ابو یوسف
 الجنة وغیرہ من الخلاف فی سمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی حد الامۃ

ترجمہ

ترجمہ

عندہ ونبیہ فیصلہ بقال لا ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہے میں نے ابو العالیہ سے پوچھا ایک
 شخص کو غنائی حاجت ہوئی اُسکے پاس پانی نہیں ہے مگر نبیہ ہے کیا اُس سے غسل کرے کہا نہیں **باب**
 ایصلی الرجل وهو حاقن پشیا یا یا سخانہ کی حاجت ہو اور اس حالت میں آدمی نماز پڑھے تو کیا حکم ہے -
 عن عبد اللہ بن ارقم انہ خرج حاجا او معتمرا معہ الناس وهو یؤمهم فلما کان ذات
 اقام الصلوۃ صلوا الصبح ثم قال لیتقدم احدکم وذهب الخلاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول اذا اراد احدکم ان یدہب الخلاء فامض الصلوۃ فلیبدأ بالخلاء ترجمہ عبد اللہ بن ارقم روایت
 ہے درج کو نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھو وہ اپنی امامت کیا کرتے تھے ایک ن نماز ہونے لگی
 صبح کی اونہوں نے کہا کوئی اور تم میں سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہانیئے سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے آفرماتے تھے جب کسی کو تم میں پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز گھڑی ہو تو چاہی پہلے پاخانہ کو جاوے **عن**
 عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اخی القاسم بن محمد قال کنا عند عائشہ فخرج بطعامها فقام القاسم یصلی
 فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصلی بحضرة الطعام ولا وهو یدافعہ لا یخشی ان
 ترجمہ عبد اللہ بن محمد سے جو بہائی ہیں قاسم بن محمد کے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے پاس اسے میں اُٹھا
 کہا یا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
 فرماتے تھے جب کہا نا حاضر ہو تو نماز پڑھی جاوے کھانا چھوڑ کر اور نہ پڑھی جاوے نماز جس حالت میں آدمی کو یا سخانہ یا
 پشیا لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یصلی لحدان ینفعلن لا یوم
 رجل فوما یخص نفسه بالدعاء وونہم فان فعل فقد خانہم ولا یظفر فی قبرہ قبل ان یتسجد
 فان فعل فقد دخل ولا یصلی وهو حق حق یتعفف ترجمہ ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں ایک توجیب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں
 کے واسطے کرنا اگر ایسا کرے گا تو اُن کی خیانت کی (بلکہ چاہئے کہ اپنے واسطے اور مقتدون کے واسطے ہی دعا
 کرے) دوسری کسی کے گہرین جہانجا بغیر اس کی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اسکے گہر میں گیس گھیا بغیر اجازت کے
 تیسری نماز پڑھنا یا سخانہ یا پشیا رو کے ہو جب تک لہکا نہ ہو جاوے پاخانہ یا پشیا سے فارغ ہو کر علی ایہ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلی الرجل یومین باللہ والیوم الاخر ان یصلی وهو حق حتی یتعفف
 ثم ساق نحو علی هذا اللفظ قال لا یصلی الرجل یومین باللہ والیوم الاخر ان یوم قوما الا بالذنہم
 ولا یخص نفسه بدعوة وونہم فان فعل فقد خانہم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں نے درست ہی اُس شخص کو جو ایمان لاوے اور اللہ پر ایمان قیامت کے دن پر کہ نماز پڑھے پشیا یا پاخانہ

مسئلہ کہنوی ثابت ہوئی ہے اور یہی قول ہر ایک جماعت علماء کا اور بعض نے نزدیک سنون ہے۔
 رعبہ ذرا اس حدیث کی تفسیر یون کی ہے کہ جس وضو یا غسل میں نیت نہ کیا وے وہ درست نہیں ہوتا۔ مگر تفسیر
 ظاہر حدیث سے کہ تعلق نہیں کہ نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہو **باب فی الدجل** یدخل
 یدخلی لہذا قبل ان یغسلہا بشخص سو کر اویٹے وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک اسکو دھو لیو کہ
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغسل یدہ
فی اہنام حتی یغسلہا ثلاث مرۃ فانہ لایدعی این بات یدہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ دبو کر جب تک
 اسکو تین بار نہ دھو لیو کہ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان رات کو سو کر بیدار ہوا اور پانی آئیمہ کے نزدیک استحباً ہے اب اگر تفسیر دو ہاتھ پانی میں ڈالے گا تو
 ہو اس شخص کے لئے جو رات کو سو کر بیدار ہو اور پانی آئیمہ کے نزدیک استحباً ہے اب اگر تفسیر دو ہاتھ پانی میں ڈالے گا تو
 اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک روایت میں امام احمد سے وہ پانی بخش چھوٹا اسکو بہا دینا چاہئے
 کیونکہ اگر روایت میں ہو اگر دھو دیا اس نے ہاتھ پنا دھو نیسے پھلے تو بجا دے اس پانی کو روایت کیا اس کو ابن عدی نے
 مکر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہیں ہے۔ نووی نے کہا کہ اگر عرب پاخانہ پر کر ڈھیلے سے استنجاء کے سوتے تھے اسو
 آپ ہاتھ دھو لیو فواکہ شاید ان ہاتھ لگ گیا ہوا دیر ہی ہو سکتا ہو کہ سات کو احتیاط ہوا دہ ہاتھ ہر جاوے۔
 زرقانی نے کہا کہ یہ مانفت چھوٹے برتن میں ہو اگر بڑا ہو تو آئیمہ ہاتھ ڈالنا ممنوع نہیں ہے **عن**
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث قال مرتین اولاً ثانیاً لمدید کی اجازت میں ترجمہ
 ایک روایت میں ابو ہریرہ کے یہ ہے کہ جب تک اسکو تین بار یا دوا بار نہ دھو لیوے شک کے طور پر **عن ابی ہریرۃ**
یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یدخل یدہ فی
سواہ حتی یغسلہا ثلاث مرۃ فان احدکم لایدعی این بات یدہ او ایہ کانت تطوف یدہ ترجمہ ابو ہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے جاگے سو کر یہ روایت مطلق ہے
 رات کو ہو یا دن کو، تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسکو تین بار نہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان رات
 ہاتھ سکایا کہ ہر حجر بار ہاتھ اسکا **باب وصفۃ وضو النبی صلی اللہ علیہ وسلم** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وضو کا بیان **عن عمران بن ابان** مولی عثمان بن عفان قال رایت عثمان بن عفان تو ضاء فاخرج
 علی یدہ ثلاثا فغسلہا ثم مضمض استنثر ثم غسل وجہہ ثلاثا وغسل یدہ الی المرفق ثلاثا
 ثم الیسری مثل ذلک ثم مسح راسہ ثم غسل قدمہ الی مرفق ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ضاء مثل شجر ہذا ثم قال من تو ضاء مثل شجر ہذا شرف علی العتبات

قوی علیہ السلام فی الطہور والذخاء ترجمہ ابی نعیمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنی بیوی کو کہہ رہا
 تھا اے مردوگ اگر میں تجھ سے سفید چاہتا ہوں بہشت کی دہنی طرف عبداللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے
 جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ قریب ہر اس امت
 میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جو طہارت میں حد سے زیادہ مبالغہ کریں گے اس طرح دعائیں **ف** طہارت میں مبالغہ
 یہ ہر جو اس زمانہ میں عام اور خاص میں مروج ہے پیشاب کے بعد ضرور ڈھیلا لینا گہریوں ڈھیلا سکتا ہے
 ہو کر کھڑے پھر انگلی کا زائل ٹپٹ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صحابہ کرام سے بعد پیشاب ڈھیلا لینا مسنون ہے
 صرف پانی سے استنجہ کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے ہانا وضعیف ایک آنحضرت عمر سے نقل کیا ہے جس میں
 یہ عبارت ہے کہ کان عماد ابال مسخ ذکوع بحایط ای حو لم یسمہ ماء اس سے صرف دیوار یا پتھر پر گر دینا ثابت
 ہوتا ہے نہ یہ کہ گھنٹوں ڈھیلا لئے ہوئے پھر پانی پانی ہوتے ہوئے ڈھیلا لینا ضرور جانا۔ وضو میں پانی حد سے زیادہ پینا
 اسی طرح غسل میں یا بدست میں۔ جو حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تین پاؤں پانی وضو کے لئے اور اڑھائی
 سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور منوع ہے۔ دعائیں مبالغہ یہ ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں چھوڑ کر اور لوگوں کی دعائیں جو تکلفات سے اور تحمین عبارت سے پہری ہوئی
 ہیں پڑھنا **باب** فی اسباغ الوضوء وضو پورا کر کے بیان **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمایا قوم لو اعقابہم تعلق فقال ویل للاعقاب من الذکر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک قوم کو جنگی اڑیاں وضو میں سوکھی ہتی تھیں آپ فرمایا خرابی ہے اڑیوں کی
 جہنم کی آگ سو **ف** یعنی اڑیاں وضو میں اگر سوکھی رہ جاؤ گی تو جہنم میں جلاؤ گی اسبغ الوضوء پورا کرو وضو کو
باب الوضوء فی آئینۃ الصفا کا نس کے برتن میں وضو کا بیان **عن** عائشہ ؓ قالت کنت غسلاً ما نا
 و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوم من شبہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ ؓ سے روایت ہے
 میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کھڑے سے جو کا نس کا تھا **عن** عبداللہ بن زید قال
 جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنا انہ ملأ فی قمرہ من صنف قوضاء ترجمہ عبداللہ بن زید
 روایت ہے کہ ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم نے پانی نکالا آپ کے واسطے ایک پیل کے پیالہ میں ہے
 اسی سے وضو کیا **باب** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی حنیفہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینحی عن وضوہ ولا وضوہ لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ
 ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اس کی جبکہ وضو نہیں ہے اور وضو نہ ہوگا
 اس کا جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے۔ ظاہر حدیث سے وضو میں

وآخر ترجمہ ابوعلقہ سے روایت ہے حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے پائیں گاتھ پرانی
 ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو پوچھون تک دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو میں تین بار اوج
 کیا سر پر ہاتھوں کو دھوا کر کہائیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپ سج طرح تھے مجھ کو دیکھا وضو کرتے ہو
 اور بیان کیا شل روایت زہری کے پورا پورا معنی شقیقین سلمۃ قال رأیت عثمان بن عفان یغسل یدیه
 ثلاثاً ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً
 سے روایت ہے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے دونوں ہاتھ وضو میں تین بار دھوا اور سر پر سج کیا تین بار پھر
 کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا معنی عبد خذیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہما وہو قد صلی
 فذاعا بطہو یقول ما یصلی ما یؤید الا ان یصلی ما فاق بانہ فیما ملو طست فافزع من
 الی ان علی علیہ السلام یغسل یدیه ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً
 غسل وجہ ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً
 منق و احدثہ یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً
 صلی اللہ علیہ وسلم فہو ہذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہماری پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نماز
 پڑھتے تھے پانی منگوایا ہم لوگوں نے کہا اب پانی کیا کرئیے نماز تو پڑھ چکے ہیں شاید کہو سکھانا مقصود ہے خیر ایک
 برتن میں پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو (پوچھون تک)
 تین بار دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدھی میں کلی کرتے اور دوا ناک میں ڈالو
ف ایک ہی چلو سے کلی ہی کرنا قبیلہ پانی ناک میں ڈالنا جائز ہے اور عمدہ عمدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے
ت پھر تین بار مونہہ دھویا پھر تین بار داہنا ہاتھ دھویا اور بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر
 سر پر کیا مسح کیا پھر داہنا پاؤں تین بار دھویا اور بائیں پاؤں تین بار دھویا پھر کھاجو اسخفت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وضو کا طریقہ معلوم کرئیے خوش ہو تو وہ یہی ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھ کر جو
 میں گئے (جو ایک عام سچ کوئے میں) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانی کا بدھنا داہنے
 ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں پوچھون تک تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا اور کلی
 کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کو پر مسح کیا اپنے سر پر لگے اور پھر ایک بار پھر اسی طرح ہاتھ
 کو غسل کیا۔ تیسری روایت میں یوں ہے عبد خیر نے کھانا دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بیٹھ پھر آپ
 کو زہ پانی کا آیا آپ نے تین بار داہنا ہاتھ دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے ذکر کیا انھیں وضو
 کرتے چوتھی روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے

وآخر ترجمہ ابوعلقہ سے روایت ہے حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے پائیں گاتھ پرانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو پوچھون تک دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو میں تین بار اوج کیا سر پر ہاتھوں کو دھوا کر کہائیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپ سج طرح تھے مجھ کو دیکھا وضو کرتے ہو اور بیان کیا شل روایت زہری کے پورا پورا معنی شقیقین سلمۃ قال رأیت عثمان بن عفان یغسل یدیه ثلاثاً ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً سے روایت ہے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے دونوں ہاتھ وضو میں تین بار دھوا اور سر پر سج کیا تین بار پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا معنی عبد خذیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہما وہو قد صلی فذاعا بطہو یقول ما یصلی ما یؤید الا ان یصلی ما فاق بانہ فیما ملو طست فافزع من الی ان علی علیہ السلام یغسل یدیه ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً غسل وجہ ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً منق و احدثہ یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل راسه ثلاثاً ثم یغسل لحيته ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً ثم یغسل رجله ثلاثاً صلی اللہ علیہ وسلم فہو ہذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہماری پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نماز پڑھتے تھے پانی منگوایا ہم لوگوں نے کہا اب پانی کیا کرئیے نماز تو پڑھ چکے ہیں شاید کہو سکھانا مقصود ہے خیر ایک برتن میں پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو (پوچھون تک) تین بار دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدھی میں کلی کرتے اور دوا ناک میں ڈالو **ف** ایک ہی چلو سے کلی ہی کرنا قبیلہ پانی ناک میں ڈالنا جائز ہے اور عمدہ عمدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے **ت** پھر تین بار مونہہ دھویا پھر تین بار داہنا ہاتھ دھویا اور بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر سر پر کیا مسح کیا پھر داہنا پاؤں تین بار دھویا اور بائیں پاؤں تین بار دھویا پھر کھاجو اسخفت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ معلوم کرئیے خوش ہو تو وہ یہی ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھ کر جو میں گئے (جو ایک عام سچ کوئے میں) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانی کا بدھنا داہنے ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں پوچھون تک تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کو پر مسح کیا اپنے سر پر لگے اور پھر ایک بار پھر اسی طرح ہاتھ کو غسل کیا۔ تیسری روایت میں یوں ہے عبد خیر نے کھانا دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بیٹھ پھر آپ کو زہ پانی کا آیا آپ نے تین بار داہنا ہاتھ دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے ذکر کیا انھیں وضو کرتے چوتھی روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے

لا یجوز فی ما فی نفسه غفر الله ما تقدم من خبئه **ترجمہ** حرمان ابن ابی ہریرہ روایت ہے کہ میں نے
 حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا ہر گلی
 کی انک میں پانی ڈالا پھر وہ نہ کوئیں بار دھویا اور دھوئے کو کہنی تک تین بار دھویا ہر پانی ہاتھ کو کسی طرح پھر پھر سج کیا پھر دھوئے
 پانچ تین بار دھویا ہر پانی پانچ اس طرح پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح اپنے وضو کیا بعد کے فرمایا جو شخص اس طرح وضو کرے
 کہ تین مرتبہ الوضو پڑھے ان میں کچھ دنیا کا خیال و دوسو سو نہ آوی تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اُس کے لگے گناہوں کو
عن حرمان قال سمیت عثمان بن عفان توضع فذكر نحوه ولم يذكر له المضمة ولا استنشاق قال فيه
 ومعه دلسه ثلاثا ثم غسل رجليه ثلاثا ثم قال رايته رسول الله صلى الله عليه وسلم توضع هكذا وقال
 من توضعون هكذا كفاه ولم يذكر له الصلوة **ترجمہ** دوسری روایت میں حرمان سے ہے کہ میں نے حضرت
 عثمان کو وضو کرتے دیکھا پھر دیا ہی بیان کیا مگر گلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس میں
 میں یہ ہے کہ سج کیا آپ نے سر پر تین بار پھر دونوں پانچ تین بار دھو کر بعد کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو کسی طرح وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو اس کے وضو کرے (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دھو دیکھا یا دو دو یا
 تو ہی کافی ہے اور غار کا ذکر نہیں کیا **عمر عثمان بن عبد الرحمن** کہتی قال سئل ابن ابی مليكة عن الموضوع فقال
 سألته عثمان بن عفان سئل عن الموضوع فذكر جاءه فأتى بميضاة فاصفاها ليدى اليمى ثم ادخلها في الكاء
 فغمض ثلاثا واشتد ثلثا واغسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه اليمى ثلاثا وغسل يديه اليسرى ثلاثا ثم دخل
 يده فاحذ ما في يده فاسموا خذنيه فغسل بطنه فمحا وظهرهما مرة واحدة ثم غسل رجليه ثم قال في السليو
 عن الموضوع هكذا رايته رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ **ترجمہ** عثمان بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ
 کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو کرتے ہوئے عثمان کے کہا میں نے حضرت عثمان کو دیکھا ان کے کسی وضو کو چاہا نہ انہوں نے پانی نہ گویا
 ایک بہن آیا پہلے نہونے اس میں کو اپنے دہنے ہاتھ پر چکایا (یعنی دھننا ہاتھ دھویا) پھر دھننے ہاتھ کو اس برتن
 کے اندر ڈال کر پانی لیا اور تین بار گلی کی دھنیں بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار دھننے دھویا پھر دھننا ہاتھ تین بار دھویا اور
 بائیں ہاتھ تین بار دھویا پھر ہاتھ پانی کے اندر ڈال کر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں پر مسح کیا اندر اور باہر ایک بار پھر چکایا
 کہ ان میں پونچھنے والے وضو کے میں اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے۔ کہا ابو داؤد نے
 حضرت عثمان سے جو صحیح حدیث میں وضو کے باب میں مروی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایک بار کیونکہ سر کے مسح میں
 کوئی عدد بیان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا **تحسن** ابی علقمة ان عثمان دعا بلاء فتوضا فافزع عبدا
 اليمى صلى الله عليه وسلم ثلاثا وذكر الوضوء ثلاثا قال ومعه دلسه
 ثم غسل رجليه قال رايته رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مثل ما ذكرتم في توضأت ثم ساق نحو شيخ الزهر

پہر سچ کیا سر پر دو کا نوں کی پشت پر پہر دو نوں ہاتھ پانی میں ڈالا ایک چلو پہر کر لیا اور پاؤں پر پہر کر پاؤں
 میں چل چڑھے **ف** عرب کا جو صرف ایک تلم ہوتا ہے جسکو چل کہتے ہیں جب پانی پاؤں پر اور وہ جسکو
 پہنچ گیا ہو **گ** پہر دوسرے پاؤں پہی طرح مارا۔ میں کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے پڑ
 کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے میں کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے کہا
 ابو داؤد نے روایت ابن جریر کی مشیت مشابہ ہو حضرت علی کی حدیث سے اس وایت میں حجاج نے ابن جریر
 سے نقل کیا کہ مسیح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریر سے نقل کیا کہ مسیح کیا تین بار **عن** عمر بن حفص
 لما في عزابه انه قال لعبد بن زيد وهو جده عمر بن حفص ان تدينى كيف كان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم يتوضأ فقال لعبد بن زيد نعم فدعا بوضوء فافزع على يديده فغسل يديه ثم تمضمض استنشقا ثلاثا ثم
 غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين من تحتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبوذا
 بمقدم راسه ثم ذهب بها الى قفاه ثم ردها حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجله ثم رجمه
 عمر بن حفص مازنی سے روایت انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو داؤد اہل عمر بن
 یحییٰ کے کیا تم بھی دیکھا سکتے ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں انہوں نے
 پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ان کو دھویا پہر کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پہر مونہ کو دھویا
 تین بار پہر دونوں ہاتھ دو بار دھوئے کہیں تک پہر سر پر مسیح کیا دونوں ہاتھوں سے آگے سے لیکے پیچے کو اور چو
 سے لاکھ کے کو پہر شروع کیا مسیح سے آگے سے لیکے ہاتھوں کو گدی تک پہر لوٹا لائے جہاں سے لیکے تھو پہر دونوں
 پاؤں دھوئے **عن** عبد اللہ بن زید بن عامر یحییٰ الحدیث قال فتمضمض استنشقا ثم غسل يديه ورجليه حتى
 خلك ثلاثا ثم ذكعوه ثم رجمه دوسری روایت میں یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک میں پانی
 ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن زید بن عامر یحییٰ الحدیث قال
 انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فدك وضوءه قال ومسح راسه بامه غيد فضل يديه وغسل رجله حتى
 انقاعا ثم رجمه عبد اللہ بن زید سے ایک روایت میں ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا
 تو مسیح کیا سر پر پانی لیکر اس پانی سے نہ کیا جو ہاتھ دھونے کے بعد لگا رہا تھا اور دونوں پاؤں کو دھویا بیان تک کہ
 ان کو صاف کیا (یعنی میل چل سے) **عن** المقدام بن معدی کرب الکندی قال باقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلاثا ثم تمضمض استنشقا ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ثم غسل رجليه ثلاثا ثلاثا
 مسح راسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما ثم رجمه ثم مسح عنقه من فوق ومن تحتين ثم مسح عنقه من فوق ومن تحتين
 مسح راسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما ثم رجمه ثم مسح عنقه من فوق ومن تحتين ثم مسح عنقه من فوق ومن تحتين
 مسح راسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما ثم رجمه ثم مسح عنقه من فوق ومن تحتين ثم مسح عنقه من فوق ومن تحتين

یہ ہے حدیث بیان کی اور کہا کہ مسیح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تھا اور دونوں پاؤں تین بار دھو کر پھر
 کہا ایسا ہی بنا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پانچویں روایت میں عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یوں ہے میں نے حضرت
 علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو مونہہ کو تین بار دھو یا اور ہاتھوں کو تین بار دھو مسیح کیا سر پر ایک بار پھر کہا کہ
 ایسا ہی وضو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹی روایت میں ابی حنیہ سے یہ ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے
 وضو کیا تو سارے وضو تین بار بیان کیا یہ مسیح کیا سر پر دھو کر دونوں پاؤں کو تھون تک پھر کہا مجھ کو منظور تھا کہ
 میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کہلاؤں **عمر ابن عباس** قال دخل علی علیؓ یغنی ابن لبیط الی قد
 اهرق الماء فداک وضو فلیتھا بتؤذیه ماء حتی وضعتا لیزیدہ فقال یا ابن عباس کمالہ ادیک کیف کان وضو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی قال فاصفی الی انما علی وضو فسلما ثم ادخل یدہ الیمنی فادخ بھا علی الاخری ثم غسل کفہ
 ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل یدہ فی الاذان جمیعاً فاحذ بحضنہ من ماء فغضر بھا علی وجہہ ثم القم انہا میہ
 ما قبل من ذنیہ ثم الثانیہ ثم الثالثہ مثل فداک ثم اخذ کفہ الیمنی فغضر من ماء فغضر بھا علی ناصیہ
 فترکھا استن علی وجہہ ثم غسل ذراعہ الی المرفقین ثلاثاً فادخ ثام مصداً ساواً وظہور ذنیہ ثم ادخل
 یدہ جمیعاً فاحذ حضنہ من ماء فغضر بھا علی رجلہ وفیہا النعل فغطھا بیدہا ثم الاخری مثل فداک الی قلت فی
 النعلین قال فی النعلین فی قلت فی النعلین قال فی النعلین ثم حمم
 ابن عباس سے روایت ہے یہاں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ لایا اور استنجا کر چکے تھے انہوں نے وضو کر کے پانی انکا ہم یک یار میں پانی لیکر
 اور انکے سامنے رکھ دیا انہوں نے کھا اور ابن عباس میں تین تہاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرح وضو کرتے تھے یعنی کھانا حضرت
 علیؓ نے برتن کو چھکار ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھو یا پھر داسنا ہاتھ پانی کے برتن میں لکر پانی لیا اور بائیں ہاتھ پر
 ڈالکر دونوں ہونٹوں کو دھو یا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ ملا کر برتن کے اندر ڈالے اور چلو پھر کر
 پانی لیا اور اپنے مونہہ پر لایا پانی مونہہ پر زور مارنا منع ہے شاید بیان مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ)
 پھر دو انگوٹھوں کو کانوں کے اندر پھر یعنی سامنے کے رخ پر ف نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مونہہ کے
 ساتھ کانوں کے اندر کانچ دھو لیو یہ پھر بعد مسح سر کے ان کے باہر کے رخ مسح کر دے پھر دوسری بار ایسا ہی
 کیا پھر میری بار ایسا ہی کیا پھر دہنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالا ف نووی نے کہا اسکا مطلب
 معلوم نہیں ہوتا کیونکہ جب تین بار مونہہ دھو چکے پھر چوتھی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ مونہہ کو
 چار بار دھو یا تو یہ خلاف جماع کے ہے شاید کوئی مقام پیشانی میں سوکا رکھا ہوگا اسوجہ سے اسکو ترک کیا۔ منہ کہہ سکتے
 کہ یہ تینوں بالکل غلط ہیں اور لائق التفات نہیں ہیں حق یہ ہے کہ بعد تین بار مونہہ دھونے کے یہی ایک سنت ہو کہ تھوڑا سا
 پانی لیکر ماتھے پر ہالیو **ت** اور اسکو پھوڑ دیا وہ رہتا ہوا مونہہ پر پھر دونوں ہاتھ دھو کر کہیں تک میں

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مونہہ کو تین بار دھو یا اور ہاتھوں کو تین بار دھو مسیح کیا سر پر ایک بار پھر کہا کہ ایسا ہی وضو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹی روایت میں ابی حنیہ سے یہ ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو سارے وضو تین بار بیان کیا یہ مسیح کیا سر پر دھو کر دونوں پاؤں کو تھون تک پھر کہا مجھ کو منظور تھا کہ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کہلاؤں

مسح شروع کرتے ہو اور ہر کوئی نے میں نیچے تک لیجائے ہو بالون کی روش پر اور زمین حرکت دیتے ہو **عن ابن عمر**
 یعنی ہر ایک جانب میں اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ پر اٹھ لیتے ہیں کیا **عن ابن عمر**
 بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال قلت لرسوله صلى الله عليه وسلم ما أقبل منه وما ادبر عنده
 واذنيه من واحدة **ترجمہ** ربع بنت معوف سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہو
 آپ نے مسح کیا سر پر آگے اور پیچھے اور کھنٹیوں پر اور کانوں پر کیا **عن ابن عمر** **الذبیح** صلی اللہ علیہ وسلم مسح
 من فضل الماء كان في يده **ترجمہ** ربع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اس تری سے جو چھٹی تھی
 ان کے ہاتھ میں **عن ابن عمر** **الذبیح** بن معوف قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال قلت لرسوله صلى الله عليه وسلم ما أقبل منه وما ادبر عنده
ترجمہ ربع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا
عن طلحة بن مصرف عن أبيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال قلت لرسوله صلى الله عليه وسلم ما أقبل منه وما ادبر عنده
 حتى بلغ القذال وهو اول القفا وقال مسد مسح راسه من مقدمه الى مؤخره حتى اخرج يديه من تحت اذنيه
ترجمہ طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنی باپ سے (مصرف سے) انہوں نے ان کے دادا سے (عمرو بن کعب عامی) کہ آپ
 بن عمرو کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے ہو سر کا ایک بار بیان تک کہ گردن کے سر تک پہنچ
 جاتے ہو اور مسد کی روایت میں یوں ہے کہ مسح کیا اپنے اپنی سر پر آگے سے پیچھے تک یہاں تک کہ نکالا اپنے دونوں
 ہاتھوں کو کانوں کے تلے سے **ف** بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال
 درست نہیں کیونکہ جو لوگ مسح کے احتیاج کے قائل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ سر کے مسح سے فراغ ہو کر کانوں کے مسح کو
 بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہیں ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا ہو گا
 تو ہاتھ گردن کے شرع تک جا دیکھا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہیں کہ وہ
 صحابی ہو عبدالحی اور ابن القفال و ابن ابی حاتم اور ابو زرہ نے اس سناد کو بغیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن ہمام
 نے فتح القدیر میں جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہیں ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث
 جامع ترمذی میں نہیں پائی جاتی سوال اسکے جو اور احادیث ہیں وہ ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہیں کہا مسد نے میں نے یہ
 حدیث بھی سے بیان کی انہوں نے اسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے میں نے امام احمد سے سنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے
 اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ ہے طلحہ بن ابی عن جده **ف** یعنی طلحہ کے باپ در داؤد اور دونوں مجہول الحال ہیں
 شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب میں حضرت کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ہے اور اسے جہود کہا
 مائتہ شافعی مالک و احمد کے اسکو مستحب نہیں جانتے اور جس نے مستحب کہا ہے اس نے اسباب میں اعتماد کیا ہے ابو ہریرہ کے
 اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ ہے **عن ابن عمر** **الذبیح** بن معوف قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال قلت لرسوله صلى الله عليه وسلم ما أقبل منه وما ادبر عنده

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوضأ فادعی اباناء فیہ ما فاخترف غرق بیدہ الیہ
 ثم اخذ آخری فجمع بہا یدہ ثم غسل وجہہ ثم اخذ آخری فغسل بہا یدہ الیہ ثم
 یدہ الیہ ثم قبض قبضۃ من الماء ثم نقض یدہ ثم مسح راسہ واذنیہ ثم قبض قبضۃ آخری من الماء
 فوش علی رجلہ الیمنی فیہا النعل ثم مسحہا بیدہ ید فوق القدم وید تحت النعل ثم صنع بالیمن مثل ذلک
 ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا میں تم کو دکھاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو
 کرتے تھے پہلے ایک برتن منگو یا جسمین پانی تھا اور ایک چلو پانی دامن ہاتھ سے لیکر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا
 پہلے ایک اور چلو دونوں ہاتھوں میں لیکر منہ دھویا پہلے ایک چلو لیکر دامن ہاتھ دھویا پہلے ایک چلو لیکر بایں ہاتھ دھویا
 پہلے ایک ٹہنی میں پانی لیکر اسکو ڈال دیا اور سسر اور کانون کا مسح کیا پہلے ایک ٹہنی پانی لیکر دامن پانوں پر چڑک لیا اور
 جوتا پہنے ہوئے تھے پہلے ایک ہاتھ پانوں کے اوپر پہر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر پانوں سے ہی ایسا ہی
 کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پانوں پر درست ہے شاید یہ اس حالت میں ہو جب موز پہن ہو
 تھے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علما نے اور حضرت علی کی یہی حدیث اسی قسم کی اور گزر چکی **باب المضمضة**
 ایک اکبار وضو کرنے کا بیان **عن ابن عباس** قال لا ینبغی لک وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فتوضأ مرة مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کیا میں تم کو بتاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
 کیونکر تھا تو وضو کیا انہوں نے ایک اکبار **باب** فی الفرق بین المضمضة والاستنشاق کلی اور ناک میں
 پانی ڈالنے جدائی کرنا یعنی پہلے کھلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک میں پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک ہی اولیٰ ہے
 مگر اکثر علماء اسکے مخالف ہیں اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدمی سے کھلی کرے اور آدھا ناک میں ڈالے اور روایات
 صحیحہ اسی کے موید ہیں **عن طلحہ عن ابی ہریرۃ** قال دخلت یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وهو یوضأ والماء یسیر علی وجہہ ولحیتہ علی صدق فوایتہ یفصل فی المضمضة والاستنشاق **ترجمہ**
 طلحہ نے روایت کی اپنی باپ سے انہوں نے انکو دوا دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تھے اور
 پانی آپ کی ڈاڑھی اور منہ سے سینے پر بہ رہا تھا آپ جدائی کرتے تھے کھلی میں اور ناک میں پانی ڈالنا میں **ف** یہ حدیث
 ضعیف ہے کیونکہ طلحہ کے باپ اور دوا دہن ہول الحال میں **باب** فی الاستنشاق ناک چھینکے بیان **عن ابی ہریرۃ**
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ أحدکم فلیجعل فی انفہ ماء ثم لینث ثم یرحمہ ابوہریرۃ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے کیونکہ چھینکے
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنثروا منین بالفتین اولئک یرحمہ
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چھینکے دو بار اچھی طرح سے یا تین بار **عن**

۱۔ اس راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صاف ذکر الحدیث کلام ثلاثا قال و صحیح
 ۲۔ ترجمہ عبد بن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری
 حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار **عن** ابی امامۃ ذکر وقوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ الما قین قال یقول الاذان من اولیٰ ترجمہ ابو امامہ نے
 ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھوں کے کو یوں کو اور کہا دونوں کان میں
 داخل میں کہا حمی نے نہیں جانتا میں کہ کان بھی سر میں سے ہیں یہ قول ابی امامہ کا یہاں رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کا **باب** الوضوء ثلاثا تین تین بار وضو کرنا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابيه عن جده قال
 ان رجلا اتى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف الظهور فدعا بماء فاني انا فغسل كفيه ثلاثا ثم
 غسل وجهه ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثم مسح برأسه وادخل اصبعيه السباحتين في اذنيه ومسح باجماعيه
 على خفي اذنيه وبالسبتين باطن اذنيه ثم غسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا وضوء من زاد على هذا او نقص
 فقد أساء وظلم وظلم واساء **ترجمہ** عمرو بن شعیب روایت ہوا انہوں نے سنا اپنی آپ کے رشیب بن محمد
 بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے اپنے دادا سے (عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے) بہت محدثین نے اس روایت
 کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکھا ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ
 وضو کیونکر کرنا چاہئے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پہرے کھنکھ کو تین بار دھویا
 پہرے دونوں ماتھوں کو تین بار دھویا پہرے سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کافون کے اندر کیا اور انگوٹھوں
 سے اُنکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کافون کے اندر کلمے کی انگلی ڈالکر مسح کیا اور باہر انگوٹھوں سے مسح کیا) پہرے دونوں
 پاؤں تین تین بار دھوئے بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑا ہو یا گھٹا ہو اُس نے بڑا کیا اور حد سے گزرا
 یا حد سے گزرا اور بڑا کیا **ف** شیخ ولی الدین نے کہا میں نے زیادہ بڑا تو کر دیا ہے مگر گھٹا کیونکر بڑا ہو گا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دھونا ثابت ہوا اور سب علماء نے اجماع کیا ہے ایک بار کے
 جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسنا صحیح اسکو عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب سکا یہ ہے کہ گھٹا نیکی لفظ وہم پر راوی سے احمد اور سنائی اور ابن ماجہ کی روایت
 میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑا ہو اُس نے بڑا کیا اور ظلم کیا اور یہ نہیں ہے جو اس سے گھٹا ہو اُس نے بڑا کیا۔ بعضوں نے
 کہا گھٹانے سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دھوے یا پورا نہ دھوے **باب** الوضوء مرتین دو دو بار وضو کرنا بیان
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو صاف مرتین مرتین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار **عن** عطاء بن یسار قال قال لنا ابن عباس انکھون ان ادیکم کیف

میرا اسکا ساتھ رہا اور میری اولاد یہی ہے اُس سے آپ نے فرمایا اسکو نہ بھلا کر اور سمجھا اگر اس میں بھلا کر دینا ہو
جاو گی اور ست مارا اپنی جو رو کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیت سے بچنا چاہیے
کو درست ہو اگر کہنے اور سمجھانے سے سمجھو ت میں کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کر وضو
کو اور خلال کر انگلیوں میں (ناک انگلیوں کے اندر سوکھانہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک میں مگر بھیج کہ توروزہ دا
ہو (اُس وقت ناک میں آہستہ پانی ڈال تا داغ میں نہ پہنچے)۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ لفیط بن مرہ
سردار تھے بنی النقیق کے وہ آئے حضرت عائشہ پاس آخر حدیث تک نہوڑی دیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آگے کو چمکتے ہوئے ف یعنی جلد چلتے ہوئے آئے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پلنے میں ہونے
بائیں جھپکتے جاتے تھے مگر صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ فرورون کی چال ہے اس روایت میں خزیرہ کی جگہ عصفیہ
ہے ف یعنی عصفیہ تیار کر نیکا حکم یا عصفیہ کے معنی اوپر گزر چکے تیسری روایت میں ابن جریج سے
یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تحلیل اللعیۃ داڑھی کے
خلال کا بیان **عمر انس بن مالک** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قوضنا اخذ کفامن ماء فاخذه
تحت حنکة فخلل به لحيته وقال هكذا امرني بربی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اسکو ٹھوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے داڑھی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم
کیا مجھ کو میرے پروردگار نے **باب** المسح علی العمامۃ عامہ پر مسح کر نیکا بیان ف اکثر علماء کے نزدیک
مسح عامہ پر درست نہیں جینک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے
عمر ثوبان قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابهم ان يمسحوا على العصابة والتساخين ترجمہ ثوبان سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا انکو سردی ہو گئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے تو آپ نے انکو حکم کیا مسح کر نیکا عامون اور موزون پر **عمر انس بن مالک** قال لما بعث رسول الله صلى
الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فدخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه فلم يقض
العمامة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹھنے دیکھا وضو کرتے ہوئے اور آپ کے
سر مبارک پر عمامہ قطریہ کا تھا (قطر ایک بقی ہے وہ ان کا بنا ہوا) تو آپ نے اپنا ہاتھ عامہ کے نیچے لیجا کر سر کے ساخو
کی جانب مسح کیا اور عامہ کو نہ توڑا **باب** غسل الرجل پاؤں دھونیکا بیان **عمر المستنجد** بن شداد
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قوض يداه اصابع رجله بخنصره ترجمہ مستنجد بن شداد
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تھے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو مٹھو تو

۳۸
 قال كنت فاذبحني المنفق الوفي وذبحني المنفق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدما
 الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصرفنا في منزله وصا دفنا عايشة ام المؤمنين قال فامرت لنا
 بخزيرة فصنعت لنا قال واثنين بائع ولم يقل ثيبه القناع والقناع الطبق فيه تمر ثم جاء رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فقال هل اصبت شيئا ادا مكره شيئا قال فقلنا نعم يا رسول الله قال فبينما نحن
 مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا اذ دفع الراعي غنجه الى المراح ومعه سحلة يعرف قال ما ولدت
 يا فلاح قال بهيمة قال فاذبح لنا مكانها شاة ثم قال لا تحسبن ولم يقل لا تحسبن اذا من اهلك ذبحناها
 لنا غنم مائة لا يزيدان تزيد فاذا ولد الراعي بهيمة ذبحنا مكانها شاة قال قلت يا رسول الله ان لي امرأة وان
 في لسانها سيدة اعني البذاء قال فظلمها اذا قال قلت يا رسول الله ان لها محبة ولي منها ولد قال فوها
 يقول عظمها فان يك فيها خير فستفعل ولا تضرب ففعلت كضربك اميتك فقلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء
 قال سبعة الوضوء وخلل بين الاصابع وبالع في الاستنشاق الا ان تكون صائما **ترجمہ** لقطب بن صبرہ سے
 روایت ہے میں سردار تھا ان لوگوں کا جو بنی منفق (ایک قوم ہے) میں سے آکر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس یا ان لوگوں میں تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہ میں نہیں میں کلام
 المؤمنین مابین انہوں نے حکم کیا ہمارے کھ خزیرہ تیار کر نکلا **ف** خزیرہ اسکو کہتے ہیں گوشت کے چھوٹے
 چھوٹے ٹکڑے کر کے چڑھا دیں بہت سا پانی ڈال کر جبہ پک جاوے تو اوپر سے آمادالین اگر نالٹا ہو گوشت نہ ہو تو
 اس سے سیدہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریر ہے بعضوں نے کہا اگر ادا اورگی کا بنا دیں تو حریر ہے
 اگر ہوس کا بنا دیں تو خزیرہ ہے **ت** وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ
 علیہ وسلم شریف لایا آپ نے فرمایا تم نے کچھ کہا یا یہ فرمایا تمہارے کہانیکے واسطے کچھ تیار کیا گیا ہے کھانا ان
 یا رسول اللہ لقطہ نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکایک چرواٹا بکریان مراح کی طرف لیکر
 چلا مراح اس مقام کو کہتے ہیں جہاں بکریان رات کو رہتی ہیں اور اسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا جی پیدا ہوئی آپ نے یہ پوچھا کہ نہ پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اس نے
 جواب دیا یا دیان ہوئی آپ نے فرمایا تو اسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے بچ کر ہر فرمایا لا تحسبن **ف** لا تحسبن **ف**
 مطلب یہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظ لفظ نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہاں تک کہ عرب میں
 یہی فرق نہیں کیا تھا یعنی تو یہ نہ سمجھ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے بچ کر کہتے ہیں بلکہ ہمارے پاس سو بکریاں
 ہیں ہر ہر نا نہیں چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اسے عوض میں ایک بکری کاٹ ڈالتے ہیں لقطہ نے
 کہا یا رسول میرے لیک بی بی ہے جسکی زبان دراز تو آپ نے فرمایا اسکو طلاق دیے لقطہ نے کہا انکے ساتھ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پیرا تو فرمایا تمہارے ایک کیا یا تم نے اچھا کیا؟ **عمر بن**
 سے بہت ہی مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جب نماز کا وقت نہ ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے بلکہ
 دوسری افضل کی اقتا کرتے پیچھے دست ہو تیسری پیچھے دست اور اپنے امتی کے پیچھے دست ہو بڑے
 ابو بکر صدیق سے مرفوع روایت کیا کہ کوئی نبی نہیں رہا جس کا امام ایک امتی اسکا ہو گیا چوتھی سبق جب
 اُٹھے کہ امام سلام پیر چکے علی ہذا۔ سو اس مقام کے اور ایک امامت جبریل علیہ السلام کی اور کہیں ثابت نہیں
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑھی ہو **عمر المغیرہ بن شعبہ** عن رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ترضاً وصحنا صیفة وقد فوق العمامة وفي رواية اخرى ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم کان
 یسبح علی الخفين وعلی ناصيته وعلی عمامته **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت میں ہے کہ مسح کرتے تھے آپ موزوں پر
 اور پیشانی پر اور علم پر **عمر المغیرہ بن شعبہ** قال کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیکۃ تمی
 ادا ان تفرج لاحتام اقبل فمناقیقہ بالامامۃ فافترخت حلیہ ففعل کفیہ ووجہہ ثم ادا ان یمخر ذرا
 وعلی عجبۃ من صوف من جباب الدوم ضیقۃ الکمین فضاحت فادعوا ادا انم اھون الی الخفین لا
 نزع ما فقال لی مع الخفین فانی ادخلت الخفین واما طاهران فمخ علیہما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سواروں میں میرے ساتھ ایک چھال گلی تھی
 آپ حاجت کو جا رہے میں چھال لیکر پہنچا اور پانی ڈالا آپ نے دونوں پہنچوں کو اور منہ کو دھوا پیرا میں کان پاتا
 اور آپ ایک دلی جبرہ دم کے جیون میں سے پھڑ پھڑے تھے جبکی آئینیں تنگ تھیں تو ہاتھ آپ کے انہیں سے نکل سکے
 آپ نے نیچے نکال لئے پیر میں بھکا موزے آپ کے پاؤں سے اُٹارے کو آپ کے فرمایا چوڑے موزوں کو
 میں نے انکو ہارت پر پہنا ہے **ف** موزوں پر مسح اُس وقت درست ہے جب پورا وضو کر کے با وضو کو پینے پر
 آپ نے موزوں پر مسح کیا **عمر المغیرہ بن شعبہ** قال یختلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر هذه القصة
 قال فاینما الناس عبد الرحمن بن عوف یصلی بسم الصبح فلما دارا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا ان یتلخ
 فامی الیہ ان یمضی قال فصلیت ما فانا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ رکعة فلما سلم قام النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فمضی الی رکعة التي سبق بها ولم یؤد علیہا شیئاً قال ابو داؤد ابو سعید الخدری وابن الزبیر ابو جہر
 یقولون من ادرك الفرد من الصلوة علیہ سجد السجدة **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک بار پیچھے رہ گئے جماعت سے پیر بیان کیا یہ سب قعدہ بعد اسے کہا جب ہم آئے تو کجا عبد الرحمن بن عوف
 لوگوں کی امامت کر رہے تھے فجر کی نماز میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ٹھٹھا چلا آپ فرمادے

ابن امام احمد کی روایت میں ہے کہ خلاص کرتے تھے **باب المسح علی الخفین** ف موزون
 الحسین - الحسن - جواز پر کیا ہے اور ابن البر نے کہا کہ میں نے کسی سے اسکا انکار نہیں دیکھا
 مگر امام مالک سے ایک روایت میں انکار منقول ہے کہ وہ روایت صحیح نہیں ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر
 ہیں کہ میں نے کہا جو اسکے جواز کا قائل نہ ہو اس پر کفر کا رد ہے۔ امام مالک کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر
 نہیں ہے جب تک موزونہ آثار مسح کر لیا جلا جاوے اور مجہور علماء کے نزدیک مسافر کو واسطے میں دن رات اور مقیم
 کے واسطے ایک دن رات تک درست ہے ہر آتا کر پانوں دھونا چاہیے **عن المغیر بن شعبہ** یقول عدل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فی غزوة بتول قبل الفجر فعلت معہ فاناخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فتبرز ثم جاء فسلکت علی یدہ من الخدود فسل کفہ ثم غسل وجہہ ثم حسر عن ذراعیہ فضاق کما
 جبہ فادخل یدیه فمخرجهما من تحت الجبة فمسلسهما الی المرفق ومسح برأسه ثم نضأ علی خفیه ثم کب
 فاقبلنا نسیر حتی غدا للناس فی الصلوة قد قدموا عبدا لوزع عن فضلی بهم حین کان وقت الصلوة
 ووجدنا عبدا لرحمن وقد کبر بهم رکعة من الصلوة الفجر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصف مع
 المسلمین فعمی وادع عبد الرحمن بن عوف الکعة الثانية ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی صلواتہ ففرغ المسلمون فاکثروا التسمیة اللهم سبغوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوة فلما سلم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لهم قد اصابتم اوقلا حسنتم ترجمہ معنیہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک میں قبل فجر کے میں ہی آپ کے ساتھ چلا اپنے اونٹ بٹھلایا اور
 پاخانہ پھرا پیرائے تو میں نے چھانگل سے پانی ڈالا آپ کے ہاتھ پر آپ کے دونوں پہنچوں کو دھویا ہر منہ کو دھویا
 پیر آپ نے دونوں ہاتھ استین سے نکالنا چاہے مگر استینیں تنگ تھیں اس واسطے آپ نے جسے کے نیچے سے ہاتھ
 نکال لئے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا کہیںوں تنگ اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پیر سوار ہوئے اور ہم
 چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہوں نے امام بنایا تھا عبد الرحمن بن عوف کو
 اور عبد الرحمن نے نماز شروع کر دی تھی معمولی وقت پر (یعنی جب وقت آپ نماز فجر کی پڑھا کرتے تھے وہ وقت آیا تو صحابہ
 نے نماز شروع کر دی) اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے فجر کی دو رکعتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں
 کے ساتھ صف میں شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے پڑھی پھر عبد الرحمن نے سلام پیرا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی پڑھنے کو کھڑے ہوئے مسلمان گھبرا گئے اس وجہ سے
 کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑھ لی تو انہوں نے تسبیح کہنی شروع کی **ف** اس خیال
 سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر دیں ہم پیر آپ کے پیچھے پڑھ لیں **ف**

قال المصنف علی الصغیر فی ثلثة ايام وللمقیم يوم وليلة قال ابو داود ورواه عن ابي بصير عن ابي بصير
 اللیثی بن عمار قال قال ابو داود ورواه عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير
 موزون کے جس کی مدت مسافر کو تین دن کی دہی اور شہر کے ایک دن کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ اگر
 ہر آپ سو زیادہ مدت لگتے تو آپ یا یہ دوسری حدیث ابو داود ورواہ عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير
 اللہ علیہ وسلم الغنمین انہ قال یا رسول اللہ اسو علی الصغیر قال نعم قال یوما قال ویوما
 قال ویوما قال ضلالتہ قال نعم وما شئت ترجمہ ابی بن عمار سے روایت ہے بھی ابی ابی سے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور ادھنوں نے دونوں قبلوں کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ نماز پڑھی تھی) یا رسول اللہ میں مسح کروں موزون پر آپ نے فرمایا ہاں پر بھی نے کہا ایک دن لگائے
 کہا ایک دن تک پر بھی نے کہا دو دن تک آپ کو کہا دو دن تک پر بھی نے کہا تین دن تک آپ کو کہا ہاں میں
 تک اور جہانگ تو چاہے کہا ابو داود نے دوسری روایت میں یہ ہے کہ بھی نے سات روز تک کہا
 ہاں فرمائے گئے اور یہی کہے کو جہانگ تو چاہے لیکن اس حدیث کی اسناد میں اختلاف ہے اور یہ روایت نویں
 ف بلکہ صحیح دہی ہے جو مسلم نے شیخ بن ہانی سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا موزون پر مسح کرنا کہ
 انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن میں راتیں مسافر کو واسطے مقرر کیں اور ایک دن رات معیم کے
 لئے اور روایت کیا اثرم نے سفن میں اور ابن خزمیہ اور دارقطنی نے ابو بکرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے رخصت ہی مسافر کے کو مسح کرنا تین دن میں رات تک اور معیم کو ایک دن ایک رات تک جب ضرورت کے ہوتے
 پہنچے حجازی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے۔ ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم نماز
 ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے موزے نہ اٹارنا تین دن میں رات تک اگر چاہتے
 لیکن پانچ دن یا پیشاب یا سونیسے موزی کا لگنے کا حکم نہ کرتے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے
 اللہ علیہ وسلم جراب پر مسح کرنا بیان ف قاموس میں ہے جراب کہو میں یا ان کے لغات کو جسکو حجازی
 میں جراب کہو میں مقصود اس سے یہ ہوتا ہے کہ پانچ سو سے پہلے عین الغنمین بن شعبہ ان سے روایت
 صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ لکھتے علی الجواب فی الغنمین ترجمہ خیر بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے وضو کیا اللہ کی جرابوں پر اور جوتوں پر ف مشابہ جراب کے اور پوچھا تو مسح کیا ان دو جراب پر یا نہیں
 کہ علیہ وسلم مسح کیا کہی جرابوں پر مسح کیا کہی جوتوں پر کہا ابو داود نے عبد الرحمن بن عوف سے اس حدیث کے
 بیان میں کہ تھے اس سے کہ یہ منکر ہے) شہر خیر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کیا

نے کہا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے چچو ایک رکت
 میں نے سلام پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکت ادا کی جو عبد الرحمن پہلے پڑھ چکے تھے
 اور پھر زیادہ نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا جو کچھ کے ساتھ طاق رکعتیں پادے (مثلاً ایک رکت یا تین رکتیں)
 تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تھے کہ دو سجدے کرے (پہو کے) مگر اکثر علماء کے نزدیک سجدہ ہو
 اس موقع میں لازم نہیں آتا **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف**
 یخرج یقعی حاجتہ فأتیہ بالما فی توفنا ویمسح علی عمامتہ ووقیہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف پوچھتے
 تھے بلال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نفل تھے حاجت کو جب حاجت سے
 ہوا تھے پھر پانی لاتا اپنے منہ کو کرتے اور مسح کرتے اپنے عامے اور موزوں پر **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف**
 جوید ابال شمس توفنا فمسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح
 قالوا اما کان خلک قبل نزول المائدۃ قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدۃ **ترجمہ** ابو زرہ بن عمرو سے
 روایت ہے کہ جریر بن عبد اللہ بکلی نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو مسح کیا موزوں پر اور کہا کیا وجہ ہے جو میں مسح نہ کروں
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا لوگوں نے کہا یہ نفل اچھا نفل سورہ مائدہ کے اترنے کے ہوگا
ف کیونکہ سورہ مائدہ آخر میں اتری ہے اور اسمین پانوں دھونیکا حکم ہے ت جریر نے کہا میں تو اسلام لایا
 بعد اترنے سورہ مائدہ کے **ف** تو یہ نفل آپ کا لامحالہ بعد سورہ مائدہ کے نزول کے ہوا اس سے معلوم ہوا
 کہ سورہ مائدہ میں جو آیت پانوں دھونیکلی ہے وہ خاص اس صورت سے جب پانوں میں موزے نہ ہوں اگر موزے
 ہونگے تو موزوں پر مسح درست ہے بلکہ دلیل حدیث صحیحہ متواترہ کے۔ ابو زرہ عمر کے بیٹوں اور عمر و جریر بن
 عبد اللہ بکلی کے بیٹوں نام ابو زرہ کا ہرم ہے یا عمر و یا عبد اللہ یا عبد الرحمن یا جریر ثقہ میں تابعین میں سے اہل کتب
 و اوا جریر بن عبد اللہ بکلی صحابی مشہور ہیں اس میں انکا استقال ہوا یا بعد اسکے **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف**
 ان البخاشی ہدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خنیز اسودین ساذجین فلبسہما ثم توفنا وسمی علیہما
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ بخاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
 سادے سیاہ آپ نے انکو پہنا پھر وضو کیا اور مسح کیا ان موزوں پر۔ کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو صرف **عمر بن عبد الرحمن بن عوف**
 نے نقل کیا ہے **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** **عمر بن عبد الرحمن بن عوف**
 انسیت قال بل انت نسیت بهذا موفی بی **ترجمہ** معمر بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مسح کیا موزوں پر میں نے کہا یا رسول اللہ آپ بھول گئے آپ فرمایا تو بھول گیا مجھ کو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
 مالک **ترجمہ** التوفیق فی الحج مسح کل دست کلایان **عمر بن عبد الرحمن بن عوف** ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بن عبد البر بن قتيبة
والد اعلم به عبد الله

بن عبد البر بن قتيبة
والد اعلم به عبد الله

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کیا جبریل بن برکات
 بن حنین ہے نہ قوی ہے البتہ جبریل بن برکات مسیح کیا ہے علی بن ابیطالب و ابن مسعود و ابن عباس و ابن
 ابی مالک و ابن ابی اسود و سہل بن سعد و عمرو بن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر
 محمد بن ابی اسود الثقفی نے دای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی کھانا کھانے قوم فتوحنا و مسیح
 علی غلیہ و قدیمہ و قال عباد مرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی کھانا کھانے قوم یعنی المیثاق و لم
 یذکر مسد و المیثاق و الکھانا تم انفقہ اشتقاق مسیح علی غلیہ و قدیمہ ترجمہ اس بن ابی اسود
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کھانے پر آئے (کھانا ان کو توڑ کر دیا کہتے ہیں جو ایک کے
 پاس ایک کہو دو جاوین اور ہر ایک میں سے پانی جانیکی راہ دوسرے میں پہنچا دیا جاوے یہاں تک کہ اخیر میں
 پانی زمین کے اوپر آجاوے) آپ نے وضو کیا اور مسیح کیا جو توڑ پر اور پاؤں پر مسد کی روایت میں کھانا کا ذکر
 نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ وضو کیا اور مسیح کیا دونوں جو توڑ اور دونوں پاؤں پر ف بخاری نے کتاب الوضو
 میں ایک باب منع کیا ہے اور اسکا ترجمہ اس لفظ سے کیا ہے باغسل الرجلین فی المنعین لا یسبح علی النعلین
 اور اس میں حدیث عبد اللہ بن عمر کی لایا ہے حافظ ابن جریر نے اس ترجمہ کے تحت میں لکھتے ہیں اشارہ کیا
 بخاری نے اس کے ساتھ اس چیز کی طرف جو روایت کی گئی ہے حضرت علی وغیرہ صحابہ سو کہ انہوں نے پہلوں پر مسیح
 کیا پہر ناز پڑھی اور روایت کی گئی ہے اس باب میں حدیث مرفوعہ بخاری کی اسکی ابو داؤد وغیرہ نے حدیث مرفوعہ بن
 سو لیکن ضعیف کہا ہے اسکا عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے آئمہ میں سے انتہی مانی القیہ بیان سے ثابت ہوا کثیر
 باب ضعیفہ و لایق احتجاج نہیں **باب** کیف المسح موزون پر کس طرح مسح کرنا چاہیے **مسح** المغنی بن شعبہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسح علی الخفین و فی روایۃ علی الخفین ترجمہ مغیرہ بن شعبہ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے ہوئے موزون پر دوسری روایت میں یوں مسح کرتے ہوئے موزون
 کی پشت پر ف یعنی ظاہر پر نہ باطن پر ظاہر موزیکادہ جانب ہو جو پاؤں کی پشت پر جو اور باطن موزیکادہ جانب
 جو ٹوکے کیے جو ہے **مسح** علی دھنی اللہ عنہ قال لو کان الذین بالولایۃ لکل اسفل الخف اولی بالمسح من اجلہ
 وقد روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسح علی ظاہر خفیہ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے انہوں
 نے فرمایا اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزوں کے نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا اور کی طرف سے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے تھے موزوں کے ظاہر پر۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں ہمیشہ تلوار کا دھونا
 مقدم سمجھتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزوں کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے۔ تیسری روایت
 میں یوں ہے اگر دین قیاس پر ہوتا تو تلوار کا مسح پاؤں کے اوپر کے مسح سے مقدم ہوتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ

کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں ابوداؤد کے اندرون کے چرایکا ذکر نہیں ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے پڑھتا ہے
 آسمان کی طرف اُٹھاتے اور کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک وہ کلمہ آسمان کی طرف اُٹھاوے کیونکہ ہمارا مالک
 اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے اسکی طرف توجہ ہو جاوے **باب الوضو بعد الصلوات**
 بوضو واحد کئی نمازوں کو ایک وضو سے پڑھتا ہے **عن ابی اسد محمد بن ع** عن ابی اسد محمد بن عرو قال سالت النبی
 ﷺ عن الوضوء فقال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم تیوضاً لکل صلوٰۃ وکنا نضی الصلوٰۃ بوضو
 واحد **ترجمہ** محمد بن عمر نے پوچھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وضو کاحال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے ابومہم لوگ کئی نمازوں کو ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے **عن ابی اسد محمد بن ع**
 عن ابی اسد محمد بن عرو قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء فقال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم تیوضاً لکل صلوٰۃ
 وکنا نضی الصلوٰۃ بوضو واحد **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پنج نمازوں کو ایک وضو سے پڑھا اور سچ کیا موزوں پر حضرت عمرؓ نے اُن کے
 کہا میں نے آج آپ کو وہ کام کرتے دیکھا جو کہیں آپ نہیں کرتے تھے یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑھنا حالانکہ جنت آپ پر
 نماز کے لئے وضو کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان بوجہ کر یہ کام کیا ہے تاکہ میری
 امت پر آسانی ہو **باب** دین الوضو وضو میں پیش شک رہ جائیکہ بیان **عن انس بن عجل** عن انس بن عجل
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قضا وتوکل علی قدمہ مثلاً موضع الخف فقال لا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اجمع فاحسن وضو **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کر کے اور لیکٹا خون برابر اُس نے سو کہا پوڑ دیا تھا اپنے پاؤں میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچھی طرح وضو کر کہا ابوداؤد نے یہ حدیث معروف نہیں ہے صرف ابن ابی
 نے اسکو روایت کیا اور حضرت عمرؓ سے ہی ایسا ہی مروی ہے اُس میں ہے پوڑ دیا جا اچھی طرح وضو کر
عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دای بجلہ یصلی فی ظہر قدمہ
 لمعة قدر الدھم لم یصلیہا الماء فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی الوضوء فی الصلوٰۃ
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے
 اور اُس کے پاؤں میں ایک دم برابر سو کہا یہ کیا تھا آپ اسکو حکم کیا وضو اور نماز ٹوٹانے کا ف اس حدیث کی
 اسانہ ضعیف ہے **باب** اذا شک فی الحدیث جب سوٹوٹے میں شک ہو تو کیا کرے **عن عبد اللہ**
 بن زید بن عامر المازنی عن ابی اسد محمد بن عرو قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوضو بعد الصلوات

ناتہ سے فارغ ہوئے ایک چلو یا لکیر شہر نگاہ پر چڑھ کر لیا **باب** ما یقول الرجل اذا قضا وضو
لہ اللہ یا عاریف عن عقبہ بن مرثد قال کثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدام انفسنا تقنا ویا ربنا
صایۃ الملائکات علی رعاۃ ابلہ وروحہ ہنک اشقی فاد رکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحط بالناس
فصعقتہ یقول ما منکم من احد یؤمن فی نفس المؤمن ثم یقوم فلو کم رکعتین یقبل علیہما بقلبہ ووجہہ
اخری فواجب فعلت یخرج ما اجد ہذا فقال رجل منہن یری النبی قبلہا یا عقبۃ ایمن منہا فظرت فاذا ہو
شیر الخطاب فعلت ما ہی یا ابا حفص قال لا قال انما قبل ان یجئ ما منکم من احد یؤمن فی نفس المؤمن ثم یقوم
حان ینزع من وضوہ اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ ورسولہ لا یفوت لہ
ابواب الجنۃ الثانیۃ یدخل من یدہا شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چراتے تھے یعنی اپنی اونٹوں کو الکیدن میری باری
تبی میں انکو لیکر چلا تیسرے پھر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں میں نے آپ فرماتے تھے
کوئی تم میں ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھ کر دل لگا کر
نگاہ نیچے کی ہوئے یعنی دل کو بھی متوجہ نہ رکھے اور مونہہ کو بھی ادھر ادھر نہ پھیرے نیچے دیکھتا رہے عرض
یہ ہے کہ قلب سے بھی خشوع و خضوع ہو اور اعصاب سے بھی **ت** اگر حجت اُسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا
واہ واہ کیا انہا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ میں
سے بھی بڑے کے تہا میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے میں نے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی)
انہوں نے کہا اہی تیرے آئیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو وضو
کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ ورسولہ
اللہم اعلنی من التواہین واجعلنی من المتطہرین **ت** مگر قیامت کے روز اس کے واسطے کہ وہ اسکا تہون و دعا
جنت کے کہلے ہوں گے جس روز اسی سے چاہو جاوے **ت** سنائی اور حاکم کی روایت میں اتنا ہے سچا کہ
اللہم و بجدک اشہدان لا الہ الا انت استغفرک التوب الیک پوری دعا کے معنی یہ ہیں کہ اہی بڑا ہو میں ہوں
کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلے اسکا کوئی شریک نہیں (نہ ذات میں نہ صفات
میں نہ اسکا سا کسی کو علم ہے نہ اسکی سی کسی کو قدرت نہ اسکی طرح کوئی نہ اسکا ہے نہ اسکی طرح کوئی دیکھتا ہے)
اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہیں اسلئے کہ یہ سچ ہوئے ہیں اسے خدا تو مجھ کو تو بہ کرنا والوں میں سے ہے
اور پاک ہو کر تیرے پاس سے کہ تو خود پاک ہے چہیت ہے اسے میرے ملک شکر ہے تیرا میں گاہی دیتا ہوں اس بات

عمر طلق بن علی قال قد من الله نبي الله صلى الله عليه وسلم جاء رجل كانه بدوى فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما توى في من الرجل ذكره بعد ما يتوضأ فقال هل هو الا مضعف لضعفه او قال بضعه منه سره
 طلق بن علی سے روایت ہے کہ ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ایک شخص آیا گویا بدو تھا اور پوچھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی نبی اللہ کے کیا کہتے ہیں جب کوئی شخص چھوٹے اپنی ذکر کو بعد وضو کے
 اپنے فرمایا نہیں ہے ذکر کر لیا ایک مچہ یا کمرہ اس کے بدن کے یعنی جیسے اوہ بدن چھوٹے وضو نہیں جاؤ کہ
 ہی ذکر کے پہی چھوٹے وضو نہیں جانا۔ محدثین کے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضوں نے بسرہ کی حد
 کو ترجیح دی ہے بعضوں نے طلق کے حدیث کو (وللناس فيما يشقون مذايب) ہر ایک آدمی کا عذاب اس کا
 اور طریقہ ہے عال بالحدیث کو گنجائش ہے وسعت اور راحت کی وقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور
 ضرورت کی وقت طلق کی حدیث پر چلے صحابہ ہی مختلف ہے اس مسئلے میں بعض قائل تھے اس امر کے کہ ذکر
 سے وضو لازم ہے جیسے جابر ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض
 کہتے تھے وضو لازم نہیں آتا جیسے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہو لہذا ان سے
باب الوضوء من اللحم الا لابل او نط گوشت کھا نیسو وضو لازم ہونی کا بیان **عمر البراء بن عازب**
 قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوضوء من لحم الا لابل فقال لا تضادوا منها وسئل عن لحم الغنم
 فقال لا تضادوا منها وسئل عن الصلوة في مبارك الابل فقال لا تضادوا في مبارك الابل فانها من الشياطين
 وسئل عن الصلوة في مبارك الغنم فقال صلوا فيها فانها باركة **سرحمہ** براء بن عازب سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر نیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اس سے
 اور سوال ہوا بکری کے گوشت کھا کر وضو کر نیسے آپ نے فرمایا نہ وضو کرو اس سے اور سوال ہوا اونٹوں کے
 بیٹھنے کی جگہ میں غازیٹھ سے آپ نے فرمایا نہ غازیٹھ ہوا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں وہ شیطانوں کی جگہ ہے
 فسد یعنی دنٹ شریر ہوتے ہیں ایسا ہو یہ غازیٹھ ہوتا ہو وہ اہلین حرکت کریں یہ دب جاو یا مار کہا دوسرے
 اور سوال ہوا بکریوں کے رہنے کی جگہ میں غازیٹھ سے آپ نے فرمایا غازیٹھ ہوا وہان وہ برکت کی جگہ ہے
باب الوضوء من اللحم النبی وفسلہ کچے گوشت چھوٹے یا کچے گوشت وغیرہ وضو لازم نہ آتا
عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بفلام وهو يسلخ شاة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
 تفم حتى ادرك ناد خل يداه فيز الحبل واللحم قد من به الحق فادت الى الابطم مضى فمضى الناس لم يتوضأوا
 قال ابو داود لا جد في هذا يعني لم يمس ماء **سرحمہ** ابو سعید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گندہ ایک
 پر جو کہا ال تار رہا تھا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا میں بتا ہوں آپ نے اپنا ہاتھ

حضرت عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص نماز میں ایسا شبر کرے کہ گویا وضو اس کا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز نہ توڑے جب تک تو ازانہ سنے یا بوزہ نہ سونگے **عمر ابیہ** بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا كان احدكم في الصلوة فوجد حكة في جبهه او حدث اولم يحزن فاشكل فلامنيصهف حتى يسبح صوتا او يجديحيا
 ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں سرین کے اندر کچھ حرکت معلوم ہو پھر یقین نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ تو اودھ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنی یا بوزہ نہ سونگے **باب الوضوء من القبلة** عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا **عمر عائشة** ان النبي صلى الله عليه وسلم قبلها ولم يتوضأ ثم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بوسہ کیا پھر وضو نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منقطع ہے ابراہیم تمیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا **عمر عائشة** ان النبي صلى الله عليه وسلم قبل امرأة من نسائه ثم خرج الى الصلوة ولم يتوضأ قال عروة قلت لها من حملك الا انت فحككت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کو بوسہ دیا پھر نماز کو نکلے اور وضو نہیں کیا عروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا وہ بی بی کون ہو گی سوا تمہارے تو وہ ہنسے لگیں۔ کھا ابو داؤد نے یحییٰ بن سعید القطان نے ایک شخص سے کہا تو مجھ سے نقل کر دو دون حدیثیں ضعیف ہیں ایک تو یہ حدیث اعمش کے مصیب سے بوسہ کے باب میں دوسرے مستحاضہ کے باب میں ثوری نے کہا حدیث ہے ہم سے صرف عروہ زہری سے حدیث بیان کی یعنی عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ کہا ابو داؤد نے لیکن حمزہ زیات نے حبیب بن اہنوں نے عروہ بن الزبیر سے انہوں نے عائشہ سے ایک حدیث صحیح نقل کی ہے **باب الوضوء من مس الذکر** ذکر کے چھو نہ وضو ٹوٹ جائیگا بیان **عمر عروہ بن الزبیر** يقول دخلت على مروان بن الحكم فذكرنا ما يكون منه قال فقال مروان ومن مس الذکر فقال عروة ما علمت ذلك فقال مروان اخبرني بسنة بنت صفوان انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مس ذكره فليتوضأ ثم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے میں مروان بن الحکم (جو حاکم تہادیمہ کا پیر آخر میں خلیفہ ہو گیا بی امیہ میں سے تھا) پاس گیا اور ہم نے بیان کیا اون چیزوں کو جن سے وضو ٹوٹتا ہے مروان نے کہا میں نے اس سے ہی عروہ نے کہا یہ مجھ سے معلوم نہیں مروان نے کہا مجھے بسو بنت صفوان نے خبر دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آپ جو مس کرے اپنے ذکر کو وہ وضو کرے **ف** یہی قول ہے احمد اور شافعی اہل مالک کا اور حق یہ ہے کہ یہ حکم استحباباً ہے نہ وجوباً اور وضو نہ کرنا نہ نیت ہے **باب الوضوء من مس الذکر** ذکر کے چھو نہ وضو نہ ٹوٹ جائیگا

فہرست ابواب پرہیز اور استنجائی کا و علیہ

باب	صفحہ	باب	صفحہ
۱۳ رات کو کسی برتن میں پیشاب کر لینے کا بیان	۱۳	۲ دیباچہ کتاب	۲
جن مقاموں میں پیشاب کرنا منع ہے	۱۴	۳ ابوداؤد کا حال	۳
پاخانہ سے نکل کر کیا کہے	۱۴	۵ تعریفات اقسام حدیث	۵
استنجے کے وقت ذکر کو دہنے کا تہہ نہ ہو نہ کپڑے	۱۴	۶ تتمہ احوال ابوداؤد رحمہ اللہ	۶
پاخانہ کی وقت پر وہ پوشی کرنا	۱۵	۷ مصطلحات مترجم	۷
جن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے	۱۵	۸ سند کتاب	۸
پتھروں سے استنجا کرنا کیا بیان	۱۶	۹ کتاب الطہارۃ	۹
پاکی کا بیان	۱۶	۱۰ حاجت کی واسطے تنہائی کی جگہ میں جانا	۱۰
پانی سے استنجا کرنا کیا بیان	۱۶	۱۱ پیشاب کے لئے جگہ ڈھونڈنے کا بیان	۱۱
استنجا کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑنا	۱۷	۱۲ پاخانہ میں جلتے وقت کیا کہے	۱۲
مسواک کا بیان	۱۷	۱۳ پاخانہ یا پیشاب کی وقت تبدیلی طرف موڑ کر نہ کرنا	۱۳
کس طرح مسواک کرے	۱۷	۱۴ مکروہ ہے۔	۱۴
ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے	۱۸	۱۵ اسکے اجازت کا بیان	۱۵
مسواک دھونیکا بیان	۱۸	۱۶ پاخانہ کی وقت ستر کب کہو لے	۱۶
مسواک پیدائشی سنت ہے	۱۸	۱۷ پاخانہ میں باتیں کرنا مکروہ ہے	۱۷
جورات کو بیدار ہو کر مسواک کرے	۱۹	۱۸ پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا	۱۸
وضو کا فرض ہونا	۲۰	۱۹ بغیر طہارت کے ذکر الہی کا بیان	۱۹
وضو پر وضو کرنا کیا بیان	۲۰	۲۰ جس مانگو بھی پر اللہ کا نام ہو اسے پاخانہ میں نہ بھجنا	۲۰
پانی کا بیان	۲۱	۲۱ پیشاب سے پاکی کا بیان	۲۱
بیر بضعہ کا بیان	۲۱	۲۲ کھڑے ہو کر پیشاب کا بیان	۲۲

سے اندر والا اسکا کہ نفل تک پہنچا گیا پھر آپ چلے اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا عمر کی روایت میں
 ہے یعنی پانی سے نہ دھویا یہ اسکا کہ الوضوء من مصلیٰ میت مَرُوے کو چھو کر وضو نہ کرینکا یا
 اسکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسوق داخلہ من بعض العالیۃ والذات کفنیۃ فرقیہ
 اسکا کہ میت قتنا ولہ فلخذ باذنیہ تم قال کہ یہاں ہذا لہ وساق الحدیث مَرُوحۃ تبارک
 و تعالیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزار میں سے آ رہے تھے عالیہ کے دیہات سے ف عالیہ وہ نو
 مین جو مدینہ کے اطراف میں ہیں بلندی کی طرف ف اور دونوں طرف لوگ آپ کے ساتھ تھے راہ میں
 ایک بکرہ لانا بچہ دونوں کان چوستہ ملا آپ اسکا کان پکڑ کر اسکا اٹھایا اور فرمایا کون شخص تم میں سے اسکو لینا چاہتا
 ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک ف صحیح مسلم میں پوری حدیث یوں ہے حضرت نے فرمایا تم میں سے کون
 چاہتا ہے کہ یہ بکری کا بچہ مردہ چھوئے کان والا اسکو ایک درم کے بدلے میں ملے صحابہ نے کہا ہم نہیں چاہتے
 کہ یہ ہلکے کسی چیز کے بدلے میں ملے اور ہم کیا کریں گے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے
 اصحاب نے کہا خدائی قسم اگر زندہ ہوتا تو اس میں عیب تھا کہ اسکا کان نہایت چھوٹا ہے میں یا ملے ہوں
 میں یا معقود میں یا کٹے ہوئے میں تو بھلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مردہ ہے اس میں
 جان نہیں حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر
 ذلیل اور خوار ہے یعنی اگر تم مُردار سے پتھر پکڑتے ہو تو دنیا سے
 زیادہ تر کیا رہ کر واسو اسکا کہ دنیا خدا کے نزدیک مُردار سے
 ہی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے بلکہ تمام ہوا پارہ
 پہلا سنن ابو داؤد کے بتقریب یاروں میں سے
 شکر ہو اللہ جل جلالہ کا اس شروع
 ہوتا ہی پارہ دوسرا سنن

افضل اور انعام پر اعتقاد کر کے

تَلْجِزْ لَّوْلَیْ یَسْتَلُوْهُ الْجَزَالُ الشَّانِیْ مِنْ تَجْنِیَةِ الْخَطِیْبِ

الجزء الثاني (دو سرا)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

باب في ترك الوضوء مما مست النار اگ کی پکی ہو کر کہا نیسے وضو لازم نہ آنا **ابتداء**
 اسلام میں یہ حکم تھا کہ اگ سے جو چیز پکے اُسکے کہا نیسے وضو جاتا رہتا تھا بعد اُسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا مگر اگ
 کے گوشت کہا نیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہ ہے **عن ابن عباس**
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كته شاة ثم صلى ولم يتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے
 روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبری کے دست کا گوشت کھا یا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **عن**
 المغيرة بن شعبه قال صفت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فامسح بجنب فشوى ولغذ الشفرة فجعل
 يحزلي بهامته قال فجاء بلال فاذهبه بالصلوة قال فالتقى الشفرة وقال ماله تربت يداي وفام يصيلي فاد
 ههبادي وكان شاذي وفي فقصه لي على سواك او قال اقصه لك على سواك **ترجمہ** مغيرة
 بن شعبه سے روایت ہو میں یہاں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپ نے حکم کیا کبری
 کی ایک مان بہونے کا وہ بہونی گئی اور آپ چھری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تھے اتو میں بلال
 آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپ نے چھری ڈال دی اور کہا کیا ہو گیا اسکو خاک آلودہ ہون مانتہ اُسکے او
 کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے انباری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میری مچھین بڑھ گئی تھیں آپ نے
 ایک مسواک جو مچھون کے تلے رکھے کر لگو کتر دیا **عن ابن عباس** قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
 كتف اشم مسويد بمسح كان تحته شم قام فصلى **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہو کہا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پہر پونچھ لیا اپنا مانتہ فرش سے جو اُسکے نیچے بچھا ہوا تھا پہر کھڑے ہو کر نماز
 پڑھنے لگے **عن ابن عباس** ان النبي صلى الله عليه وسلم انشمن من كتف اشم صلى ولم يتوضأ **ترجمہ**
 ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست میں سے کچھ گوشت کھا یا پھر نماز پڑھی
 اور وضو نہ کیا **عن جابر بن عبد الله** يقول قهرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزاً لحماً كل شم دعا بوضو
 فتوضأ به شم صلى الظهر شم دعا بعقل طعامه فاكل شم قام الى الصلوة ولم يتوضأ **ترجمہ** جابر بن عبد
 الصاری سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کھا یا
 بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پہر نماز پڑھی ظہر کی بعد نماز کے جو کھانا تھا اسکو سنگایا و کہا یا پھر کھڑے
 ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا **عن جابر** قال كان آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك
 الوضوء مع اخيرت النار **ترجمہ** جابر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہ تھا کہ اگ کی

عن ابن عباس قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما من مسلم الا وله من النار
 ما من مسلم الا وله من النار
 ما من مسلم الا وله من النار

باب	نمبر	باب	نمبر
ڈاڑھی کے خلال کا بیان	۳۹	جوپانی بوجھل کے سچ پر پنجس نہیں	۳۲
عامے پر مسح کرینیکا بیان	"	تنبے ہوئی پانی میں پیشاب کا بیان	"
پانوں دھونیکا بیان	"	گتے کے بہوٹے کا بیان	"
موزوں پر مسح کرینیکا بیان	۴۰	بلی کے چوٹے کا بیان	۴۳
مسح کی مدت کا بیان	۴۲	عورت کے بچہ ہوئی پانی سے وضو کرینیکا بیان	۴۴
جواب پر مسح کرینیکا بیان	۴۳	اسکی مخالفت کا بیان	"
موزوں پر کسطح مسح کرنا چاہیو	۴۴	سمندر کے پانی سے وضو کرینیکا بیان	"
شرنگاد پر پانی چڑک لینے کا بیان	۴۵	نمیزت وضو کرینیکا بیان	۴۵
وضو کے بعد کیا دعا پڑھے	۴۶	پیشاب یا پاخانہ لگا ہو تو پہلے حاجت سے فارغ	"
کئی نمازوں کو ایک وضو سے پڑھنے کا بیان	۴۷	ہو لیہ نماز پڑھے	"
وضو میں کہیں خشک رہ جائیکا بیان	"	وضو کیا دیکھ کر کتنا پانی کافی ہے	۴۸
جب وضو ٹوٹنے میں شک ہو تو کیا کرے	"	وضو میں مہر کا بیان	"
عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۴۸	وضو پورا کرینیکا بیان	۴۸
ذکر کے چھوٹے وضو ٹوٹ جائیکا بیان	"	دھنسی کے برتن میں وضو کا بیان	"
ذکر کے چھوٹے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان	"	دھوئے شہر و مین بہم اللہ کہنے کا بیان	"
اونٹ کے گوشت کھانسی وضو لازم ہوینیکا بیان	۴۹	پتھر سے کراہ ٹپ وہ ہاتھ دھو پیر بن میں ڈالے	"
بچے گوشت چھوٹے یا دھونے سے وضو لازم نہ آتا	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان	"
کا بیان	"	تین تین بار وضو کرینیکا بیان	۳۶
مردے کو چھو کر وضو نہ کرینیکا بیان	۵۰	دو دو بار وضو کرینیکا بیان	"
		ایک ایک بار وضو کرینیکا بیان	۳۷
		کھلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں جدائی کرینیکا بیان	"
		یہ روایت ضعیف ہے	"
		ناگ چھینکے کا بیان	"

باب الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضوء ٹوٹنے کا بیان **عن جابر قال** خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني في غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل من المشركين فخلفان **عن جابر** حتى اهرقوا ما في اصحاب محمد فخرج يتبع اثر النبي صلى الله عليه وسلم فانزل النبي صلى الله عليه وسلم منزله فقال من جعل يكلوننا فانتدب رجل من المهاجرين **عن جابر** من الانصار فقال كونا بكم الشعب فلما خرجوا الى الجبلان الى قسم الشعب المظيع المهاجري فقام الانصارى يصلي واقي الوجع فلما دأى شخصه عرف انه مريضة للقوم فرماهم بسمهم قومعة فيه فانزى حتى دما ببلادة اسمهم ثم ركب وسجد ثم انتبه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب ولما رأى المهاجري ما بالانصارى من الدم قال سبحان الله **عن جابر** اول ما رى قال كنت في سورة اقروها فلم احب ان اقطعها **عن جابر** من عبد الله بن روايت من هم رسول الله صلى الله عليه وسلم کے ساتھ نکلے غزوة ذات الرقاع میں ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کھائی میں باز نہ آؤں گا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کروں گا تو وہ ڈھونڈنے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک تیر میں آئے اور فرمایا کہ ہمارے حفاظت کریں گا ایک شخص ہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپ فرمایا جادو کہاٹی کے سر پر رہو دون آدمی کہاٹی کے سر پر بیٹھے وہاں جا کر مہاجر لیٹ رہا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکھ کر پہچاننا نہ محفوظ ہو قوم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ انکو لگا اور انہوں نے نکال لیا بیان کہ کہ اُس نے تین تیر مارے اسوقت انہوں نے رکوع اور سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اُس شخص کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہو گئے تو وہ بہاگ گیا مہاجر نے انصاری سے پوچھا تو نے پہلے تیر میں کیوں مجھے ہوشیار نہیں کیا انصاری بولا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میری جان نہ چاہتا توڑنے کو ف سبحان اللہ نماز میں اگر خضوع خشوع ہو تو ایسا ہر جب ادنیٰ ادنیٰ صحابیوں کا یہ حال تھا تو اجلہ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ وضوء ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء من النخوم سوئیے وضوء ٹوٹنے کا بیان **عن عبد الله بن عمر** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شغل عنها ليلة فاخرها حتى قدقنا في المسجد ثم استيقظنا ثم قدقنا ثم استيقظنا ثم قدقنا ثم خرج علينا فقال ليس احد ينظر الصلوة عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دیر کی عشا کی نماز میں یہاں تک کہ ہم سو رہے تھے سجدہ پڑھا گئے مگر سو رہے پھر سو رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سو اتھا رہے اور کوئی نماز کا انتہا نہیں کرتا ف پھر آپ نے نماز پڑھی عشا کی اور صحابہ نے بھی پڑھی مگر وضوء کیا **عن انس قال**

سے وضو نہیں کر رہے تھے کہا ابو داؤد نے یہ خلاصہ یہ حدیث اول کا **ع** علیہ
 المرادی قال قدم علينا من عبد الله بن الحارث بن خزيمة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
 فسمعتهم يحدث في مسجد مصر قال لقد سألني سبعة اوسادسة ستة مع رسول الله صلى الله
 عليه وسلم في دار بجل فمر بجل فناداه بالسلامة فخرجنا فمرنا بجل وبصرنا على النار فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اطابت بومتك قال نعم بابي انما يحى فتناول منها بضعه فلم يزل ياكلها
 حتى احرم بالصلاة وانا انظر اليه ترجمہ عبد بن خزيمة المرادی سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حارث
 بن جبرہ مصر میں ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تھے مسجد میں انہوں نے کہا مجھے سمیت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمی تھے یا چھ ایک گھر میں تھے میں بلال آئے اور غانہ کے واسطے بلایا ہم کچھ
 راستہ میں ایک شخص برگڈر سے جکی ہانڈی آگ پر پڑھ رہی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولاناں میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہوں آپ نے اُس گوشت میں سے
 ایک ٹیچہ لیا اور اُسکو چباتے رہے یہاں تک کہ تکیر کھی نازکی اور میں دیکھ رہا تھا **باب** التثديد في
 آگ کی ٹپکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **ع** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الوضوء مما انضجت النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم
 ہوتا ہے اُس کہانی سے جو آگ سے پکایا جاوے **ع** ابی سفیان بن سعید بن المغيرة انه دخل على
 ام حبيبة فسقته قد حاض من سويق فذاعا لم يمتص فقلت يا ابن اخي الا يرضان النبي صلى الله عليه وسلم
 قال نعموا اصحا غيرت النار او قال مما مست النار ترجمہ ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے
 وہ ام المومنین ام حبیبہ پاس گئے انہوں نے ایک پیالہ شہو کا ان کو پلایا پیر ابو سفیان نے پانی منگا کر کھلی
 کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیوں نہیں کرتا اسی بہانے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان
 کہانوں سے جو آگ سے پکے ہوں **باب** فی الوضوء من اللبن دودہ پی کر کھلی کر نیکا بیان **ع** ابن عباس
 ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فذاعا لم يمتص فقلت يا ابن اخي الا يرضان النبي صلى الله عليه وسلم
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پیر پانی منگا کر کھلی کی اور فرمایا امین چکائی ہوتی ہے
باب الرخصة في ذلك اس باب میں رخصت کا بیان **ع** انس بن مالك يقول ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فلم يمتص ولم يتوضأ وصلى قال زيد بن اسلم هذا الشيخ ترجمہ
 انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پیر نہ کھلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودہ پیکر کھلی کر دانا بہتر ہے اگر نہ کرے تو یہی درست ہے -

ترجمہ
 عبد بن خزيمة
 المرادی سے روایت ہے کہ
 عبد اللہ بن حارث
 بن جبرہ مصر میں ہمارے
 پاس آئے وہ حدیث بیان
 کر رہے تھے مسجد میں
 انہوں نے کہا مجھے سمیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ سات آدمی
 تھے یا چھ ایک گھر میں
 تھے میں بلال آئے اور
 غانہ کے واسطے بلایا
 ہم کچھ راستہ میں ایک
 شخص برگڈر سے جکی
 ہانڈی آگ پر پڑھ رہی
 ہوئی تھی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کیا تیری ہانڈی پک گئی
 وہ بولاناں میرے باپ اور
 مان آپ پر فدا ہوں آپ نے
 اُس گوشت میں سے ایک
 ٹیچہ لیا اور اُسکو چباتے
 رہے یہاں تک کہ تکیر
 کھی نازکی اور میں دیکھ
 رہا تھا

صحیح ہے کہ یہ اس مسئلے کے لیے اس خیال سے کہ یہ ایک موضوع نہ ہو تو اس کے بیان میں
 آئے اور کہا یہ نیرید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب متادہ پاسے پہنچے اور کچھ اعتبار نہیں کیا اس حدیث کا
 علی بن ابی طالب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکون لیسہ العینان فمن نام فلیتوضأ ثم حرج
 علی ابن ابی طالب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈانٹ گویا آنکھیں میں (یعنی جب تک
 آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے آپ میں رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے
باب فی الرجل یطأ الاذی برجله اور نبی خاستون پر چل کر جاوے تو کیا حکم ہے **عن شقیق** قال قال
 عبد اللہ کنا لا نتوضا من یطأ ولا نکشف شعرا ولا ثوبا ترجمہ شقیق سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا
 ہم نہیں بہتے تھے پاؤں راتین چل کر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤں نہ دھوئے تھے بجان اللہ ہمارے) بن
 کیا آسانی ہے، اور نہیں بیٹھتے تھے بالوں کو اور نہ کپڑوں کو نماز میں (گر دو عبا سے بچائیکے) **باب** امجدیث
 فی الصلاۃ نماز میں وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن علی بن ابی طالب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا نسا احدکم فی الصلاۃ فلیتوضأ ولید الصلاۃ **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلی بارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہے کہ لوٹے اور وضو کرے
 اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المدی مذی کے بیان میں **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے
 وقت نکلتا ہے اور اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ و کنار اور دایمی جماع
 کے وقت سر ذکر نظر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو
 بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کہی کل آتا ہے **عن علی** قال کنت رجلا مضاء فجلت اغتسل حتی تشق
 ظہری فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ کولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل اذا لیت
 المدی فاعسل ذکرک وقوضاً ونواک للصلاۃ فاذا فاضخت الماء فاعسل **ترجمہ** حضرت علی سے روایت
 ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں غسل کیا کرتا یہاں تک کہ پیٹ پھٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے
 نہاتے نہاتے پشت کی کپال ترشح گئی جیسے ہاتھ پاؤں سردی میں پیٹ جاتے ہیں) تو میں نے یہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب مذی نکلے تو ذکر کو دھو ڈال اور وضو کرے
 جیسے نماز کیا اسے وضو کرتے ہیں اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کرے **عن المقداد بن الاسود** ان علی بن
 ابی طالب رضی اللہ عنہ امر ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا قام من اہلہ
 فخرج منه المدی ماذا علیہ فان عندی ابختہ وانا استحبی ان اسالہ قال المقداد فسال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلیتوضأ فرجہ ولیتوضأ وضو للصلاۃ

بِتِلْكَ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ يَنْظُرُونَ الْعِشَاءَ الْأَخْرَجَ حَتَّى تَخْتَفِرَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يَصِلُونَ وَلَا يُؤْنَسُ
 الْكَلْبُ مِمَّا نَسَ رُبُّهُ رَوَايَتُ بَدْرٍ كَتَبَ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَارَ كَرْتَةً تَعَشَّى شَاكِي نَازِكًا يَهَانُكَ
 كَيْهَكَ جَلَسَ تَحْتَهُ سِرَّادُكَ (بَعْنِي مِثْلُ بَيْتِي جَانِي تَهِي) پھر ناز پڑتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے
 عَنِ ابْنِ مَالٍ قَالَ أَقْبَمْتُ مَلُوقَ الْعِشَاءِ ثُمَّ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَاجَةً فَتَقَامُ نِيَابِجِيه
 حَقَّ نَفْسِ الْقَوْمِ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ وَضُوهُ أَوْ رَجُلٌ ابْنُ مَالٍ كَتَبَ فِيهِ رَوَايَتُ بَدْرٍ
 كَيْهَكَ نَازِكِي كَبِيرُ جَوِي اتَّعَنَ مِنْ أَيْكٍ شَيْئًا كَبِيرًا هُوَ أَوْ بُولَا يُرْسِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ أَفْ سَوْ كُحْلًا كَهْنًا هُوَ أَوْ أَفْ سَوْ
 سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ
 كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي
 قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَلُوقٌ لَمْ تَتَوَضَّأْ وَذَنبُهُ فَقَالَ غَاوَالُ وَضُوهُ عَلَى مَنْ نَامَ مِنْهُمْ فَطَجَعَا زَادَ عَثَانَ وَهَذَا فَانْهَ إِذَا
 اضْطَجَعَا اسْتَخَرْتُ مَفَاصِلَهُ ثُمَّ رَجُلٌ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَ رَوَايَتُ بَدْرٍ كَتَبَ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ كَرْتَةً
 تَهِي أَوْ سَوْ جَانِي تَهِي يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ
 مِينَ كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ
 كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ
 جَوْرُ مِيلَ هُوَ جَوَانِي كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ
 كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ
 سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي كَرْتَةً كَلَامًا يَهَانُكَ كَيْهَكَ لَوْ كُ سَوَّ كُنْ سِرَّ كُوشِي
 اس شخص پر ہے جو کھڑے ہو کر وضو کرے یہ حدیث منکر ہے ف یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہیں کیا ف
 نہیں روایت کیا اسکو مگر یزید والانی نے قتادہ سے اور حدیث میں سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن کمال
 سے روایت کی یا یسین یہ مضمون نہیں ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے اس جواب سے
 جیسا لوگ خواجہ کرتے ہیں ف یعنی بطرح لہ گون کو غفلت ہو جاتی ہے سونے میں دینی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کہ نہ سونی تھی ف اور حضرت عائشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونوں آنکھیں جتنی
 میں پڑاں نہیں سوتا شعبہ نے کہا قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثیں سنیں میں ایک حدیث یونس بن
 سنی دوسری عیث ابن عمر ملاءہ میں تیسری حدیث القضاۃ ثلثہ چوتھی حدیث ابن عباس حدیثی رجال وضو نہ
 نہ ہم در عننا ہم عندی عمر ف یہ حدیث بھی قتادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث
 میں کہ منقطع ہے ف کہا ابو داؤد نے میں نے یہ حدیث یزید والانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی انہوں نے

اور مضرہ اوٹھانا درست ہے اور اس سے پہلے سچا افضل ہے کہ ابو داؤد نے یہ حدیث قویٰ میں ہے
 (اسکی سناد میں بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہے) **باب** فی الاکسال ذکر کوفج کے اندر نماز
 سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں **عن** ابی بن کعب **ان** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یجعل ذلك
 وخصۃ للناس فی اول الاسلام لثلاثة اشیاء **م** غسل ونحو من ذلك ترجمہ ابی بن کعب روایت
 ابتدائے اسلام میں یہ رخصت تھی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہوتا تھا کپڑوں کی
 کمی کی وجہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے انکار کیا گیا غسل نہ کرے پہلے یوں کہا کرتے تھے انما الماء
 من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اگلے یہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہو احکام سے بیداری کی حالت میں
 دخول ہوتی ہے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور میں جو رخصت مذکور کی علت قلت ثياب
 بیان کی گئی ہے وہ سمجھ میں نہیں آتی ہے فلیست فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیاء التي کانوا یفتنون ان الماء
 من الماء كانت رخصة رخصهم با رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاختصال بعد
 ترجمہ ابی بن کعب کہتے تھے یہ جو فتویٰ دیا کرتے تھے نہنا واجب جب ہوتا ہے کہ منی نکلے ایک رخصت تھی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام میں پہر اپنے حکم کیا غسل کرے یا عبادا سکے (مجرد دخول کے اگر
 انزال نہ ہو) **عن** ابی ہریرۃ **عن** النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قد بین شعبها الاربع والذی یلحقها
 بالختان فقد وجب الغسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد میٹھ
 جاوے عورت کو چاروں شاخوں میں (یعنی دو پٹلیاں اور دو رانوں کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت
 کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہو گیا **عن** ابی سعید الخدری
 ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء وكان ابو سلمة یفعل ذلك ترجمہ ابو سعید خدری
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہے (یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے
 اور ابو سلمہ ایسا ہی کرتے تھے) **ف** انکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہیں ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گواہین
 جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ **باب** فی الجنب یعود جناب غسل سے پہلے دوسرا جماع کر سکتا ہے **عن** انس
 ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نساءہ فی غسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتوں کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے **باب**
 الوضوء لمن اودان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لے **عن** ابی داؤد **ان** النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی **عند** هذا وعند هذا قال فقلت یا رسول اللہ **عند** هذا
 واحدا قلا هذا ذکی واطیبا **عن** ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقدادؓ اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر
 میں نے اس کو کھانا پانی بی بی پاس جاوے اور اس کو نخل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نخل میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں (حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا) اسوجہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہ مسئلہ پوچھنا
 میں مقدادؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسی کو تم میں سے
 ایسا ہو (یعنی مذی نخل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر لے اور وضو کر لے جیسا نماز کے لئے وضو ہونا
 ہے دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دھو ڈالے اور ابن ابی
 کی روایت میں فوطون کا ذکر نہیں ہے **عن** سهل بن حنیف قال كنت التقى من المذی شدة وكنت الكثر منه الا
 فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا يجزيك عن ذلك الا وضوء قلتي يا رسول الله فكيف بما
 يصيب ثوب منه قال يكفينك بان تلتذ لكفان ماء فتضع بها من ثوبك حيث توى انه اصابه ترجمہ
 سهل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تھی میں اکثر نہایا کرتا تھا آخر میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نخلنے سے وضو کرنا کافی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کپڑے میں
 جو لگ جاوے اسکو کیا کروں آپ نے فرمایا ایک چلو پانی لیکر اس پر چڑک دو جہاں پر پہنچے معلوم ہو
 مذی لگ گئی ہو **عن** عبد الله بن سعد الانصاری قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما
 الفصل وعن الماء يكون بعد الماء فقال لا المذی وكل فعل يذی فتعسل من ذلك فربك وانثيكا
 وتوضأ وضوءك للصلاة ترجمہ عبد اللہ بن سعد الانصاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہو اور جو پانی بعد نہانیکے ذکر میں سے نخل آوے تو کیا کرے آپ نے
 فرمایا اسی کو مذی کہتے ہیں ہرگز کی مذی نخلتی ہے جب مذی نخلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دھو ڈال اور
 وضو کر لے جیسے نماز کی واسطے وضو ہوتا ہے **عن** حرام بن حکیم عن عمه انه سأل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ما فعل من امرأتی وهي حايض قال لك ما فوق الا زادوك مواكلا لم اصيل ايضا قال لا
 ترجمہ حرام بن حکیم نے اپنی چچا سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب
 میری بی بی حایض ہو تو مجھے کیا درست ہو آپ نے فرمایا تہ بند سے اوپر پہنچے درست ہو **ف** یعنی بوسہ
 اور کنار اور مسحاتیوں وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہیں ہے **ف** اور بیان کیا حایضہ کو ساتھ کھانے کا
 اور ذکر کیا آخر حدیث تک **عن** معاذ بن جبل قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما
 من امراته وهي حايض قال ما فوق الا زادوك مواكلا لم اصيل ايضا قال لا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فائدہ اٹھانا درست ہے جب وہ حایض ہو اس کا ساتھ کھانا

قالت ربا او ترفي اول الليل و ربما او ترفي اخره قلت الله اكبر الحمد لله و من حسن
 في الامر سعة قلت رايت رسول الله صلى الله عليه و آله كان يحجر بالقران امر مخفت به
 قالت ربا جهده و ربما خفت قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة
 ترجمه غصيف بن حارث سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا تم نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب میں یا آخر شب میں
 حضرت عائشہ نے کہا کبھی آپ غسل کرتے اول شب میں اور کبھی غسل کرتے آخر شب میں
 میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہرین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اول شب میں وتر پڑھتے یا آخر شب میں حضرت عائشہ نے کہا کبھی آپ وتر پڑھتے تھے اول شب میں اور کبھی
 آخر شب میں میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہرین نے کہا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم قرآن پکا کر پڑھتے یا تہمتہ پڑھتے حضرت عائشہ نے کہا کبھی پکا کر پڑھتے اور کبھی تہمتہ پڑھتے
 میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب دم غالی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب ترجمہ علی ابن
 ابی طالب رضی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے
 جس میں صورت ہو یا کتا یا جنب ہو **ف** خطاب میں نے کہا مراد فرشتوں سے رحمت اور برکت کے
 فرشتے ہیں نہ حفاظت فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت میں جدا نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو
 غسل میں دیر کرنا ممنوع ہوا اگر مراد یہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنوں تک
 جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو غسل میں تاخیر کی ہے۔ اور کئی سے مراد وہ کتا ہے
 جو شکاری نہ ہو اور جانوروں اور کہیتوں کے محافظت کو ہی نہ ہو ورنہ درست ہے اور صورت سے
 مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چیت یا کپڑے پر اور بعضوں کو خاص کیا ہے مجسم
 عن عائشہ قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام وهو جنب من غير أن يمس ماء ترجمہ
 حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے جنابت کی حالت میں بغیر نہائے ہوئے
 کہا ابوداؤد نے مجسم حسن بن علی اسلمی نے بیان کیا کہا سنا میں نے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تھے یہ
 حدیث ہم ہے ابی اسحاق ہے **ف** ترمذی نے کہا حسن بن علی بن مسعود نے یہ حدیث ہے ابی اسحاق سبعی نے
باب في الجنبة جنبت کا نام اللہ نہ پڑے عن عبد الله بن مسعود قال دخلت على علي بن ابي طالب
 رجل من اجل من بني اسد احسب فيهما علي بن ابي اسد فقال انكما عليان فعا لجا عنديكما فقاما فحدثا

ہر ایک کے اس عمل کرتے تھے میں کہا یا رسول اللہ آپ سب فارغ ہو کر ایک
 میں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا ہرگز نہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہو یعنی ہر ایک جماع کے بعد
 غسل کرنا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث اس میں سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قی احدکم اھلکم ثم یبلاہ ان یعود فلیتوضا ینحاضاً وضوءاً ثم یرحمہ ابو سعید
 خدری سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرے
 یا دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے **باب** اگر نینام جب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے
عن عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصبیہ الجنابة
 من اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا وغسل ذکرک ثم نم ثم رجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
 ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانیکلی حاجت ہوتی ہے آنحضرت
 فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دھو لیا کر پھر سورہ بکر **باب** الجنب یا کھل جنب کہا نا کہا **عن** عائشہ
 قلت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وهو جنب قد وضأ وضوءاً للصلۃ ثم رجمہ
 حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا قصد فرماتے حالت جنابت
 میں تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں دوسری روایت میں یوں ہے واذا اراد ان یمسک جنب
 غسل یدیه جب یہ فرماتے کہ انیکا حالت جنابت میں تو دو نوں ہاتھ دھوالتے **باب** الجنب
 یتوضا جنب کو کہاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کان اذا اراد ان یمسک او ینام فوضأ لغتھی وهو جنب ثم رجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانیکا یا سونیکا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت میں **عن** عمار بن
 یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص الجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضا ثم رجمہ عمار بن یاسر سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کہاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی **باب**
 یعنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کہانا یا پینا سو رہنا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے (یہ اس نام منقول ہے) **عن** عمار بن
 یاسر اور عمار بن یاسر کی بی بی میں ایک شخص در ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 کہتے تھے جب جب کہانیکا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** فی الجنب یخرج الفسل جنب ہناتے
 میں بیکار نکلتے **عن** غصیف بن الحارث قال قلت لعائشہ اذایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل او فی آخرہ قالت رجا غتسل فی اول اللیل ورجا غتسل فی آخرہ فی اول اللیل
 الحمد للہ الذی جعل فی الامم سعة قلت اذایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقر اول اللیل ام فی آخرہ

قالت دہاوتی فی اقل اللیل و رہما وتزنی اخرہ قد علمنا من ہذا ہی
فی الامر سعة قلت ادایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا
قلت دہما جھربہ و رہما خفت قلت اللہ اکبر۔ صحابوں نے وضو کیا ایک مشرک عورت
ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ کھائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کر کے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ بھی آپ غسل کر کے۔
حضرت عائشہ نے کہا کہ بھی آپ غسل کر کے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ بھی آپ غسل کر کے۔
فی بئیرہا اللہ اکبر شکر اور خدا کا۔ تم داخل التبتی صلی اللہ علیہ وسلم اور یصنع لعمرو
شیئا رجاء ان ینزل تبارک۔ مخرج الیم بعد فقال وجها هذا البیت عن المسجد فانی
لا احل المسجد الخاضع لا جنب ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رحمہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو یکجا اصحاب گہروں کے رخ مسجد کے طرف میں۔ یعنی دروازے اوں گہروں
کے مسجد کی طرف میں تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جا سکیں اور ایک رخ والے دوسری رخ
والے مکانوں میں مسجد سے ہو کر چلے جا دیں۔ آپ نے فرمایا ان گہروں کا رخ مسجد سے پیرو
پیرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اسل میہ سے کہ شاہ
اون کے باب میں خصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہروں کا رخ مسجد
طرف سے پیرو دو کونکر مسجد کو میں حلال نہیں کرتا حیضہ و جنب کرو اسطے ف اور جب
گہروں کا رخ مسجد کے طرف ہو گا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتیں مسجد میں سے ہو کر ایک کمرے
دوسرے گہروں کو جانگی باب فی الجنب یصلی بالقوم وہو ناس جنب بیہول نماز
پڑانے کو کھڑا ہو جاوے تو کیا کرے عن ابی بکرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل اپنے
صلوة الفحن فارمی بین انکم ثم جاء ورأسه یقطر فصل ہم ترجمہ ابو بکرؓ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کر دی پھر اتار سے اشارہ کیا تم
اپنی جگہ پر رہو اور آپ چل کر گہروں میں) بہرائے اور مالوں سے آپ کی بائی ٹپک راٹھا۔ آپ
نہانا بیہول گزرتے اس واسطے نہا کر آئے۔ بعد ازاں آپ نماز پڑھائی۔ دوسری روایت میں یہ
ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تھے پھر جب آپ نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے
فرمایا میں بھی آدمی ہوں مجھے نہانے کی حاجت تھی تبسری روایت میں یوں ہے ابو ہریرہ سے
کہ آپ کہتے ہوئے مصلیٰ میں اور ہم نے انتظار کیا تکبیر کا اتنے میں آپ جلو اور فرمایا تم اسی طرح جھڑ

الحج فدا عما فاختد منه من غسل کرتے تھے میں کہا یا رسول اللہ آپ سے فارغ ہو کر ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ دیکھ کر کہہ دے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنی ہر ایک جماع کے بعد
بیچنے عن القرآن شیئ لیس الجنابة ترجمہ میں سے زیادہ صحیح ہے **عمر** ابی سعید الخدری عن النبی
کیا اور و آدمی میرے ساتھ اور تھے ایک بنی اسرائیل سے بلکہ ان یعادو فلیتوضا بیئہما وضوءا ترجمہ ابو سعید
دونوں آدمیوں کو ایک طرف بیجا اور کہا تم قوی ہو، فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرے
کو گئی ہو وہ ان سے آن کر باہمی شلوکایا اور ایک چلو سی منہ پوچھتے ہیں یا تم جب اگر غسل سے پہلے سونا چاہو تو کیا کری
علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بیخانہ سے حکم ملے گا کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اور کوئی امر آپ کو نہ دے گا قرآن سے سوا جنابت کے **باب** نہ محبت یصلح جنب صاف نہ
کے عن حفصہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فاهوی الیہ فقال انی جنب فقال ان المسلم
لا ینجس ترجمہ حدیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے تو اونکے طرف جھکے
یعنی صاف نہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حدیفہ نے کہا میں جنب ہوں آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہیں ہوتا یا مسلمان
نجس نہیں ہے **ف** یعنی جنابت نجاست حکم ہے اس سے کسی کا بدن یا پسینا نجس نہیں ہو سکتا
اسی واسطے جنبت کے ساتھ ملنا بیٹھنا کہا نا کہا نادرست ہے **عن** ابی ہریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی
علیہ وسلم فی طریق مرقا المدینۃ وانا جنب فاختست فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال
ان کنت ما اباحسن قال قلت فی کنت جنبا فکرت ان اجالسک علی غیر طہارتہ فقال
سبحان اللہ ان المسلم لا ینجس قال وفی حدیث بشرنا حمید حدثنی بکر ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ میں مدینہ کے اور میں جنب تھا تو میں پیچھی ہٹ
کیا اور طہا کیا غسل کر کے پہرایا اپنے پوچھا تو کہاں تھا ابی ہریرہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب
تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس میں ہوں غیر طہارت کر اپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہیں ہوتا
ف اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ
جل جلالہ کے انا المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یوں فرماتا فلا تمسوم یعنی تم سے سر
نکرو مالاناکہ یہ فرمایا وہ قریب نہیں گئے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت میں بتوں کو نجس فرمایا
فاجتنبوا الرجس من الاوثان اجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور الزام کو جس کا تفسیری
آیت میں فرمایا فاجتنبوا الرجس من الاوثان ورجس من عمل الشیطان فاجتنبوا۔ اگر کافر
نجس حقیقی ہوتا تو بدوں وہوتے بلکہ دھوتے سے بھی پاک ہوتا لاکہ وہ صرف اسلام سے پاک ہوتا

ن انما المسلم لا ینجس

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک یا عائشہ ومن ین یكون الشبه بترجمہ ام سلیم
 جو ان بن انس بن مالک کی کہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہیں شرم
 کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے میں ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہیز
 اپنے فرمایا مان ضرور غسل کرے جب پانی موجود نہ ہو حضرت عائشہ نے کہا میں ام سلیم پاس
 آئی اور کہا دایہ ہے نہجہ کو کیا عورت کو بھی مثل ایسی چیز کا قلام ہوتا ہوا تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آئے (میر کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگو تیرے داہنے ہاتھ کو اور عائشہ ف یہ کلمہ زبان عرب
 میں موضوع ہو بدعا کر لیتے بغیر تجھ پر حاجی آدمی اور فقیری مگر یہاں ہر راد بدعا نہیں ہے بلکہ تعجب
 ہے ف یہ کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو مان سے) ف یعنی کہی بچان
 کے مشابہ ہوتا ہے کہی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں کا نطفہ اوسین شریک ہوتا
 ہے جو غالب ہوا بچا دیکھے مشابہ ہوا یہ مضمون سلم کی روایت میں مصرح ہے یا باب
 مقلد الماء الذی یجزی بہ لغسل جتنا پانی غسل کے لیم کافی ہے اوس کا بیان عن عائشہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد هو لفروق من البجنا بترجمہ
 حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک
 برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے ف فرق وہ برتن ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے
 اہل حجاز کے تین صاع اوسین آتے ہیں یا بارہ مد قریب ساڑھے سات سیر پانی کے ہوا انس رضی
 کے سیر سے۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ البی برتن سے غسل کیا کرتے جس میں اتنا پانی
 آتا ہے مقصود نہیں کہ اوس بہر کر پانی سے نہا تر بغیر وہ کل پانی غسل میں صرف کرتے ورنہ منافی
 ہوگا دوسرے حدیث کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر
 آپ ایک صاع سے نہاتے ہوں گے کہہ ہی کسی وجہ سے ایک فرق سے بھی غسل کرتے ہوں گے
 یا حضرت عائشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک فرق سے نہاتے ہوں گے۔ جیسے
 کہا ابو داؤد نے معمر بن زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسین یہ ہے کہ میں اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تھا کہا ابو داؤد نو ابن
 عیینہ نے بھی مثل امام مالک کے روایت کیا ہے۔ کہا ابو داؤد نو میں نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے
 فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذئب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (یہی صاع ہی
 اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام اجل حدیث میں)

بن یونس کہ آپ ﷺ نے چہرہ شامہ کیا لوگوں کو منہ بہ منہ جاؤ آپ نے اور
 غسل کر کے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطاء بن سہار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے ایک نازکی تکبیر کھی آخر حدیث تک عمر بن حنفیہ قال اقیمت الصلوة وصف
 الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قام في مقامه ذكر ان
 لم يغتسل فقال للناس من كانكم ثم رجع الى بيته فخرج علينا ينطفئ نوره فداغتسل وغت
 صفوف وهذا لفظ ابن حزم قال عياش بن عبد الله بن رباح فلو نزل قیاماً منتظراً حتى خرج
 علينا وقد اغتسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نازک پڑی ہوئی اور لوگوں کو صفیں
 باندھ لیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام میں کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا
 میں نے غسل نہیں کیا آپ نے لوگوں سے کہا تم یہیں جمے رہو پھر آپ گہر میں گئے جب گہر سے آئے
 تو نہا کر آئے آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف باندھے کھڑے تھے یہ بن حزم کی روایت
 عیاش کی روایت میں یونس ہے ہم اوسط طرح کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جب تک آپ
 نکلے تو غسل کر کے نکلے باب فی الرجل یجد البکرة فی منامہ آدمی سو کر جب اوشھ اور ازار میں
 تری دیکھے تو غسل کرے عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
 الرجل یجد البکرة لا یدکر احداً ما قال یغتسل وعن الرجل یسکر انه قد احتلم ولا یجد البکرة
 قال لا یغسل علیہ فقال ام سلمة المرأة توفی لك اعلیها غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے پوچھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک
 شخص میں بیدار ہو کر تری دیکھو اور خواب یاد نہ ہو اپنے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو
 مگر تری نہ دیکھے آپ نے فرمایا او غسل نہیں ہے ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بھی مثل
 مرد کے دیکھے (یعنی او کو بھی احتلام ہوا اور تری پاوے) کیا غسل اور سپر لازم ہوتا ہے آپ نے فرمایا
 ہاں عورتیں توجوڑا ہن مردوں کی ف یعنی مثل مردوں کے ہیں خلقت اور طبیعت میں
 کیونکہ عورت مردی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدائی آفرینش میں باب المرأة تری
 ما یسکر الرجل عورت کو احتلام ہو نیکیا بیان عمر ام سلمہ لانس بن مالک قال
 یا رسول الله ان الله عز وجل لا یستحی من الحق راایت المرأة اذا لم تری فی النوم ما یزنی
 لا تغتسل ام لا قالت عائشة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلو اغتسل اذا وجدت الماء
 قالت عائشة فاقبلت علیها فقلت لك وهل تری ذلك المرأة فاقبل علی رسول الله

ثم اتفقا في غسل فرجه ^{المسد} د بفرغ على شماله ودعا كنت عن السج ثم يتوضأ وضوءه
 للصلاة ثم يدخل يده في لائنا فتمحّل شعرة حتى إذا رأى أنه قد صاب البشرة أو نقى البشرة
 انزع على رأسه ثلاثا فاذا غسل فغسله صبا عليه ^{ترجمہ} حضرت ام المؤمنين عائشة سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلے داہنے ہاتھ سے
 بائیں پر پانی ڈالتے سد کی روایت میں ہے دونوں ہاتھ دھوتے برتن کو داہنے ہاتھ پر ڈالتے پھر شرنگا
 دھوتے سد کی روایت میں ہے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے کہیں حضرت عائشہ نے شرنگا کو کنا
 کے طور پر بیان کیا ہے پھر وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دونوں ہاتھ برتن میں
 ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہو جاتا کہ پانی تمام بدن پر پہنچ گیا یا بدن صاف
 ہو گیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر جب قدر پانی بچ رہتا اس کو اپنے اذپر بہا لیتے عن
 عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكتفيه فغسلهما
 ثم غسل مرفقيه واما ناض عليه الماء فاذا انقأها اهو بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء
 ويفيض الماء على ^{البطين اليمنى} رأسه ^{ترجمہ} حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونوں ہونچوں کو دھوتے پھر جوڑوں کو دھوتے (جیسے
 چڑھیں اور کہنیاں اور بغلین جان اکثر میل جم جاتا ہے یہاں اس صورت میں ہے جب حدیث میں
 مرفغہ ہو جو جمع ہے رقع کی اور بعض نسخوں میں مرفغہ ہے یعنی کہنیاں کو دھوتے مگر پہلا نسخہ صحیح
 ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہو جاتا تو انکو دیوار پر ملتی پھر وضو شروع کرتے اور
 اپنے سر پر پانی ڈالتے عن عائشة قالت لان شتم لاسمك انريد رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في الحايطة حيث كان يغتسل من الجنابة ^{ترجمہ} حضرت عائشہ نے کہا اگر تم چاہو تو
 میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا نشان بتلا دوں دیوار میں جہاں آپ غسل
 کیا کرتے تھے جنابت کا عن ميمونة قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا
 به من الجنابة فاكفانا الماء على مية اليمنى فغسلها مرتين او ثلاثا ثم صب على فرجه فغسل
 فرجه بشماله ثم ضرب بیده الارض فغسلها ثم مضى استنشق وغسل وجهه ویدیه
 ثم صب على رأسه وجسده ثم نضح ناحية فغسل رجله فناداه المندیل فلبسوا خذ
 وجعل يفيض الماء عن جسده فذكرت ذلك لابراهيم فقال كانوا لا يرون بالمندیل باسا
 ولكن كانوا يكرهون العادة ^{ترجمہ} ام المؤمنين ميمونة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ

اور جب کہا صاع آٹھ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابو داؤد نے کہا میں نے امام احمد سے سنا کہ تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلوں سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اس نے پورا دیا لوگوں نے کہا صحابی (ایک قسم کی کھجور ہے دینے میں) بہاری ہوتی ہے کہا صحابی بہتر ہے کہا مجھے معلوم نہیں **باب فی الغسل من الجنابة غسل جنابت کیونکر کرے** **عن جابر بن مطعم** انہم ذکرہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھا انا فانیض علی اسی ثلاثا و اشاد بیدہ کلّیہا ترجمہ جابر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا میں تو تین چلو اپنے سر پر ڈالتا ہوں اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا **عن عائشة** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفہ فبداء بشیء واسد لایمن ثم لایسر ثم اخذ بکفہ فقال ہما علی راسہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودھ نچوڑنے کا برتن پھر پانی اپنے ہاتھ میں لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتی پھر بائیں جانب پر پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لیکر بیچ سر پر ڈالتی **ف** حلاب اس حدیث میں حار حطی سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے جس میں اوشی کا دودھ نچوڑا جاتا ہے بعضوں نے اس سے خوشبو مراد لی ہے پنا نچہ بخاری نے ترجمہ باب میں یہ بھی ذکر کیا ہے بعضوں نے اس کو حلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن جمیع بن عمیر** حد بنی نائم اللہ بن ثعلبۃ قال دخلت مع امی خالتی علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فسلما احدا نھما کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عائشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضاء وضوء الصلوة ثم یفیض علی راسہ ثلاث مرّات وغن فیض علی راسہ سنا خمساً من جل الاضفر ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ سے گیا اور مجھ سے ایک نے حضرت عائشہ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی نہیں اور نہ ہونے کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتے تھے چوتھوں کے سبب سے **ف** یعنی ہماری سر پر بال زیادہ ہوتے تھے اور چوتھیاں بند رہتیں تھیں اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتے تھے تاکہ پانی خوب بالوں کی جڑوں میں پہنچ جاوے **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة قال سلیمان پیدا فیض من علی شالہ و قال صمد غسل بیدہ یصب لانا علی یدہ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحت كل شعرة جنابة فاعسلوا الشعر فانقوا البشر
 ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلخ جنابت
 ہے تو دھو بالوں کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابو داؤد نے حارث بن وجیہ کے اسناد میں ضعیف
 ہے اور حدیث اس کی منکر ہے عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترك موضع
 شعرة من جنابة لم يغسلها فعليه عذاب النار قال علی فمن شمر عادت راسی من
 ثم عادت راسی فرفق عادت راسی کان یجز شعرة رضی اللہ عنہ ترجمہ حضرت امیر المومنین
 علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل
 جنابت میں اس کو جہنم کا ایسا عذاب ہو گا حضرت علی رض نے کہا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا
 دشمن ہوا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنا بال کترایا
 کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اسے باب الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان
 عن عائشة قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل ويصلي الركعتين وصلوة الغد
 ولا اذ لم يجد وضوءا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے اور صبح کی نماز پڑھتے تھے مگر میں اس کو غسل
 کے بعد ہر ترازہ وضو کرتے نہ دیکھنے بھی ف کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود ہی باب
 المرأة هل تنقص شعرها عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنا بال جو گندے ہوئے ہوں نہ
 کہوئے عن امرئسلة قالت ان امرأة من مسليين قال رهبرانها قالت يا رسول الله قلت امرأة اشد
 صفرا سى انا فقضه للجناة قال انما يكفئك ان تحصى عليه ثلاثا قال زهير بن يحيى عليه ثلاث
 حثيات من ماء ثم تقيض على سائر جسده فاذا انت قد طهرت ترجمہ ایک عورت
 نے یا ام سلمہ نے پوچھا رسول اللہ صلم سے یا رسول اللہ میں نے بنی جوئی مضبوط باندھتی ہوں کیا غسل
 جنابت کے لئے اس کو توڑوں آپ نے فرمایا نہجھکو کافی ہے تین چلو یا بنی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت
 میں ہے تین چلو ہر کرانی سر پر ڈال ہر سارے بدن پر پانی بہا پس نو پاک ہو گئی۔ دوسری روایت
 میں اتنا زیادہ ہے وغیری قرونك عند كل حفنة هر چلو ڈال کر انہی لون کو بخور ڈال عن عائشہ
 قالت كانت احدث انا اذا اصابها جنابة اخذت ثلاث حفنات هكذا تعني بكفيتها
 جميعا فنصب على سها واخذت بيد واحدة فصبتها على هذا الشق والاخرى على الشق
 الاخر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم میں سے جب کبھی کو نہانے کی

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہانے کا پانی رکھا جنابت سے نہانے کے واسطے اپنے برتن کو جہاں کر دیا
 ماتہ پر پانی ڈالا دو بار باتین بار اوس کو دھویا پر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ماتہ سے شرمگاہ
 کو دھویا پر اپنا بائیں ماتہ زمین پر ملکر دھویا پر کل کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ماتہ دھوئے
 پہر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوس کے اوس مقام سے جدا ہو کر اپنے پانوں دھوئے
 میں نے کپڑا یا بدن پہنچنے کو آپ نے نہ لیا **ف** اس لیے کہ پونچھنا افضل ہے یا جلدی کر لینے
 یا وقت گرمی کا تہا تراوت اوس وقت اچھی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے میں کچھ شبہ ہوگا۔ نجاست
 کا اس سے پونچھنے کی مانفت ثابت نہیں ہوتی **ف** اگر اپنے بدن سے پانی جہاڑنے لگے
 اعش کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچھا برا
 نہیں سمجھتے تھے لیکن اسکی عادت کر لینا برا جانتے تھے **عز شعبہ** قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل
 من الجنابة یغفر بید الیمین علی بید الیسر سبع مرار ثم یغسل فرجہ فمشی ثم یمشی فمشی ثم یمشی
 ثم یمشی فقلت لادری فقال لا املک وما یمنعک ان تدری ثم یتوضاء وضوءہ للصلوة
 ثم یغیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہر ترجمہ شعبہ
 سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا دھونے ماتہ سے پانی ڈالتے بائیں ماتہ پر
 سات بار پر شرمگاہ دھو کر ایک بار وہ بھول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجھ سے پوچھا میں نے کتنے بار پانی
 ڈالا میں نے کہا مجھے یاد نہیں ہے انہوں نے کہا تیری ماں نہ خوف یہ ایک کلمہ ہے عرب میں
 تعجب کے وقت کہا کرتے ہیں لا ام لک اب لک **ف** تو نے کیوں یاد نہ رکھا پھر وضو کرتے تھے
 جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پہر اپنے بدن پر پانی بہاتے تھے پہر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس طرح طہارت کرتے تھے **عز عبد اللہ بن عمر** قال کان من الصلوة خمسین والغسل من الجنابة
 سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال
 حتی جعلت الصلوة خمساً والغسل من الجنابة مرة وغسل البول من الثوب مرة ترجمہ عبد اللہ
 بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازین فرض ہوئیں تھیں اور جنابت سے سات بار غسل کر نیکاح حکم ہوا
 اس طرح پیشاب کپڑے میں لگ جاوے تو سات بار دھو نیکاح حکم تھا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی است پر تخفیف جاسکتے تھے) یہاں تک کہ نمازین پانچ
 رو گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار دھو گیا اور پیشاب سے کپڑا دھو نیکاح حکم ہوا **ف** اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دھو ڈالنا کافی ہے **عن ابی ہریرہ**

متعلق کچھ نہیں لکھا سیوطی نے رقاۃ القعود میں لکھا ہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی احسن
 کے یہ ہیں جب آپ کے بدن پر پاکیٹ پر مٹی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈالتے سپرد و سرا
 چلو لیکر اوس پر ڈالتے تاکہ خوب صاف ہو جاوے واللہ علم باب مواظۃ الحایض و جماعتها حایضہ
 عورت کو ساتھ کہانا کہا نایا اوس سے ملکر بیٹھنا درست ہے **عن ابن مسعود** انک ان الیہود کانت
 اذا حاضت منہم امراة اخرجوا من ابیوت وامویا کلواھا ولم یشاء ربی ہا ولم یجامعواھا
 فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسألونک عن الحیض
 قل هو اذی فاعزلوا النساء فی الحیض لا یرفعوا علیہن من شیء من ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعون فی البیت
 واصنعوا کل شیء غیر التکاح فقالت الیہود ما یرید هذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خلفنا
 فہم فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یدارسو اللہ ان الیہود
 تقول کذا وکذا انفلانکھن فی الحیض فتمعر جرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان
 قد وجد علیہما فخر جا فاستقبلتہما ہدیۃ من ابن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث
 فی اثارہما فسقاھا فظننا انہ لم یجد علیہما ترجمہ ابن مالک سے روایت ہے کہ یہود
 کی عورتوں میں جب کسی کو حیض آتا او سکوا گھر سے نکال باہر کرتے تھے او سکوا ساتھ کہلاتے تھے ساتھ
 پلاتے تھے او سکے ساتھ ایک گھر میں رہتے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں
 سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتیں اودارین پوچھتی ہیں تجھے لوگ حیض کو تو کہہ حیض
 ایک پلیدی ہے تو جبار ہو عورتوں سے حیض میں اور مست جماع کر دادن سے جب تک وہ پاک نہوں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او نکرا ساتھ رہو ایک گھر میں اور سب کام کرو (یعنی ساتھ کہاد
 پیو پیو ادھو پیو پیو پیو) سو جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
 چاہتا ہے کہ کوئی امر چھوڑے جس میں ہمارا خلاف نہ کرے اتنے میں اسید بن حضیر وعباد بن بشر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہودیسی ایسی باتیں کرتے ہیں اگر فرمائیے تو ہم
 حایضہ عورتوں کو ساتھ جماع کیا کریں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ
 اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھ کتاب معصیت کو جائز نہیں ہے ہر گمان ہو شاید آپ کو
 ان دونوں آدمیوں پر غصہ آیا بعد اسکے وہ دونوں جل نکلے او وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس کہیں سے دودھ کا دہریا آیا آپ فرما دیکو بلا ہیجا اور دودھ ملایا جب ہر گمان ہو آپ کا غصہ اودن
 شہرنا حکم عایشہ قالت کنتا نعرفا العظم انما حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حاجت ہوتی تو تین چلو دو نو ہاتھ لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتھ سے چلو لیکر ایک سر کے
 اس جانب پر اور دوسرے چلو کے اوس جانب پر ڈالتے **عن عائشة** قالت کنا نغتسل علینا
 الاقدام ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محلات محرمات **ترجمہ** حضرت ام المومنین
 عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون کے جانے کے لیے یا
 خوشبو کو واسطے یا ٹیپ یا نہری ہوتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرام میں اور غیر حرام میں **عن**
شیرج بن عبید قال افتاء فی جبیر بن نفیر عن الغنصی عن الجنا بتران ثوبان حدثهم انهم
 استفتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذاک فقال ام الرجل فلیت وراسه فلیغسله
 حتی ینال الشعر اما المرأة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلاث غرات
 بکفینہا **ترجمہ** شیرج بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھ سے فتویٰ دیا غسل جنابت میں
 یہ کہ ثوبان نے اوس سے حدیث بیان کی انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
 جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کوہلے اور بالون کو دھو دے یہاں تک کہ اپنی جڑوں تک
 پہنچ جاوے اور عورت کو سر نہ کھولنا برا نہیں ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دو نو ہاتھوں سو ڈال
 لیوے **باب فی الجنب یغسل راسه بالخطمی** یجزیہ ذاک جنب اپنا سر خطمی سے دھو ڈالو
 تو کافی ہے **عن عائشہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یغسل راسه بالخطمی ھو
 جنب یجتزی بذلک لا یصب علیہ الماء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے جنابت میں پہر پانی نہیں بہاتے
تہر باب فیما یفیض بین الرجل والمرأة من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بھے
اوس کا بیان **ف** یعنی مرد اور عورت نہا تو میں جو پانی ہاتھ سے لین اور وہ پانی بہ کر برتن یز
 بڑے تو نجس نہیں ہے۔ بعضوں نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مرد اور عورت کے لمنہ سے جو منی
 کپڑے وغیرہ میں لگ جاوے او کو کس طرح دھو دے **واللہ اعلم** **عن عائشہ** فیما یفیض بین الرجل
 والمرأة من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأخذ کفاه یمسح علیہ ثم یأخذ کفہا یمسح علیہا **ترجمہ**
 حضرت عائشہ سے روایت ہے اس باب میں جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بھرے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر او کو پانی ہی میں ڈال دیتے پھر دوسرے چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے
 تو چلو پانی سے وہ پانی چلو کا گندہ نہیں ہو گیا نہ اوس پانی کے برتن میں ڈالنے سے باقی پانی کو کچھ نقصان
 پہنچا۔ ہمارے ساتھ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے خطابی نے معالم السنن میں اس حدیث

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہوتے وقت تو آدھا دینار صدقہ دیوے **عبداللہ**
 بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال اذا
 وقع الرجل باہلہ وہی حائض فلیتصدق بنصف مینار **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سے حیض میں تو آدھا دینار صدقہ
 کرے۔ کہا ابو داؤد و ترمذی بن بریہ نے مقسم سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسل
 روایت کیا ہے اور ازاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے زبیری صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت کیا اور یہ معضل ہے **ف** کیونکہ روایت ساقط ہو گئی ہیں ایک مقسم دوسری ابن عباس **باب**
فی الرجل یصیب منها ما دون الجماع جماع کو سوا اور سب کام حایضہ سے کر سکتا ہے **عن** میمونہ قالت ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبأشر المرأة من نساءہ وہی حائض اذا کان علیہا ازادالی نصف
 الفخذین او الکبتین تحت ثوبہ **ترجمہ** حضرت میمونہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کو
 مباشرت کرتے تھے (یعنی اختلاط اور ساس وغیرہ) اور وہ حایضہ ہوتیں تھیں۔ جب ایک تہ بند باندہ لیتی تھیں
 نصف انہوں تک اگر ہتھکڑیاں تک آکر لیتی تھیں اس سے **عن** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یأمر احدانا ان نأخذ حائضاً ان تنز ثوبہا فیما جعنا وجعنا وقال مرۃ یأشہا **ترجمہ** حضرت
 عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو اسکو حکم کرتے تہ بند
 باندہ کا پہلو کے ساتھ بیٹھنے اور مباشرت کرنے کی اور کے خاوند کو اجازت دینے **عن** عائشہ تقول کنت انا
 ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبت فی الشعار الواخا انا حائض طامث فان صابہ منی شی غسل
 مکانہ ولم یعد ثوبہ صلی فیہ وان صاب تغنی ثوبہ منہ شی غسل مکانہ ولم یعد ثوبہ صلی فیہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں رات کو باکرے
 اور بن حیض سے تھے اگر میرا خون آپ کو بدن میں لگتا جاتا تو آپ صرف اسی مقام کو دھو دھو کر پھر نماز پڑھتے
 اور اگر کپڑے میں آپ کو لگتا جاتا تو آپ اسی جگہ کو فقط دھو کر پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھتے **عن** عمارہ بن
 غراب قال ان عیۃ لہ عد شہ انہا سالت عائشہ قالت احدا تعیض لیس لہا لز وجہا
 الا فراق احدی قالت اخبرک بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فمضی الی مسجدہ
 تغنی مسجد بیئہ فلم یصرف حتی غلبتہ عینہی او جعل لہ رد فقال ادنی منی فقلت انی حائض
 فقال وان کشفی عن فخذیک فکشفت فخذی فوضع خدہ وصدرة علی فخذی وحسب علیہ
 حتی فقی نام **ترجمہ** عمارہ بن غراب کی جو بھی نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ہم میں سے کون

فیضع فکله فی الموضع الذی فیه وضعتہ واشرب الشراب فاناوله فیضع فیه فی الموضع الذی
کنت اشریتہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے میں پانی چوستی تھی حیض کی حالت میں
پہر میں اس پانی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بھی اپنا سونہا دس پانی میں اسی مقام
پر لکھتے جہاں میں نے لگایا تھا اور میں پانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا سونہا دس
جگہ رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے پیا تھا عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع
واسہ فی حجری میضراً وانما حیض ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سہ مبارک میری گود میں رکھ کر (قرآن شریف) پڑھتے اور میں حیض ہوتی **باب**
الحایض تناول من المسجد حیضہ عورت مسجد میں سے کوئی چیز اوٹھائے باہر رہ کر تو درست **عمر**
عائشہ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانا لینی الخمر من المسجد فقلت انی حاضر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حیضک لیست فی یدک ترجمہ حضرت عائشہ رضی عنہا سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑھنے کا اوٹھائے میں نے کہا میں
حایض ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ماتھے میں نہیں ہے **باب** فی الحایض لا تقضی الصلاۃ
حایضہ عورت کو بعد پاک ہونے کو نماز کی قضاء پر نماز چاہیے عن عائشہ قالت عا دشتہ
انقضی الحایض الصلاۃ فقالت احرم یدک انت لقد کنا نجض بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما نقضت لا نوثر بالقضاء ترجمہ معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ سے
کیا حایض نماز کو قضا کرے اہوں نے کہا کیا تو حورور ہے **ف** یہ ایک قوم ہے نواہج میں سے اوکی
نزدیک حایضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب میں حور الکملہ جو ایک موضع پر قریب کوفہ سے
اور کاسر دار و صم خارجی تھا حضرت علی نے اون کا نام لیا کہ لانی **ت** یہ کہ دینا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم مضامین کرتے تھے مائیں جو حکم ہوتا تھا تو سب سے روایت میں یوں
ہے کہ حکم ہوتا تھا روزوں کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا یا حیض ہونے کا یا تناول الحایض حیض
میں جماع کرنا کھارہ عن ابن عباس عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع
قال یصدق بدینا وینصف دیار ترجمہ میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طاع کرے اپنی عورت سے حالت حیض میں وہ شخص ایک دینار عداؤت کرے
اذا دینا عن ابن عباس قال اذا اصابها فی ول الدم قد تیاروا اذا اصابها فی ول فطاع الدم نصف
دینار ترجمہ ابن عباس سے کہا اب طاع کرے عورت کے شہ رحمہا میں (حبہ خون مستأخر) تو ایک

رات اور کو حیض آیا کرتا تھا اور سکو شمار کر لے اور تینے دنوں ہر صبح میں نماز چھوڑ دیا کہ جب وہ دن گزر جائے تو غسل کرے پہر لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا اور نماز پڑھے **ف** اب نماز پڑھتے ہیں جو خون ٹھیکہ اس سر نہ وضو ٹوٹا بیگانہ نماز جاوے گی۔ دوسری روایت میں ہے جب وہ دن گزر جائے اور نماز کا وقت آوے تو غسل کرے **عن عائشہ** انھا قالت ان مہجیبہ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التمثین فقلت غایبہ زایت میر کہنا میلانج ما فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکنی قدر ہا کا نہ جیسے حیضتک ثم اغتسلی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہر ام حبیبہ نے سول کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخون آنے کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوکری پانی کا برتن خون سے بہا ہوا دیکھا (یعنی اس کثرت سرخون آتا ہے کہ یہی بند نہیں ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں تک بچے حیض نماز سے روکتا تھا اور دنوں تک رکی رہ پھر غسل کر ڈال **عن فاطمہ بنت ابی حبیش** انھا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت الیہ لدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرف فانظری اذا اتی قرق لوف لا تنصلی فاذا مضی لوف فطہری ثم صلی ما بین القری الی القری ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخون آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے **ف** یعنی یہ خون حیض کا نہیں ہے بلکہ کوئی رگ کھل گئی ہے اور سینے سے آتا ہے **ت** تو دیکھا کہ جب تیرے حیض کے دن آویں نماز مت پڑھ پھر جب حیض کے دن گزر جائے پاک ہو جا (یعنی غسل کر) پھر نماز پڑھا کر دوسرے حیض تک **عن عروہ بن الزبیر** قال حدثت فاطمہ بنت ابی حبیش انھا امرت اسماء واسماء حدثنی انھا امسنا فاطمہ بنت ابی حبیش ان تسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھان تفعلان لا یا لیتی کانت تفعل ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت محمد کا فاطمہ بنت ابی حبیش نے مجھ سے حدیث بیان کی انہوں نے حکم کیا اسماء بنت ابی بکر کو یا اسماء فرمادیں مجھ سے حدیث بیان کی اوکو حکم کیا تھا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے حکم فرمایا کہ جب دن پہلے حیض کے لیو میری تھی اب بھی بیٹھ بعد اسکے غسل کر لیوے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو قنات الزبیر بن الزبیر نے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استخاضہ ہو گیا آپ نے حکم کیا ایام حیض میں نہ زچہ پور دینے کا پھر غسل کرنے کا اور نہ زچہ پڑھنے کا کہا ابو داؤد نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت میں انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے اتنا نہ یادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استخاضہ تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا حیض کے دنوں میں کہا ابو داؤد نے

صلوات اللہ علیہ وسلم اور اس کے پاس جو رو اور خاوند کو لے کر ایک ہی چھوڑنا ہوتا ہر وہ گیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے چھوڑا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سنائی ہوں آپ گہرین تشریف لائے اور نماز پڑھنے کی جگہ میں چلے گئے پھر آپ
 فارغ ہوئے یہاں تک کہ میں نے دیکھ لی اور آپ کو سردی لڑستایا آپ فرمایا میری پاس اور میں حایضہ تھی (جب تک کہ)
 فتوہ آپ فرمایا اپنی رائیں کہول میں نے اپنی رائیں کہول آپنا مونہہ اور سینہ میری رائیں پر رکھ دیا اور میں آپ پر
 آپ پر جب تک کہ یہاں تک کہ آپ گرم ہو گئے اور سرد ہوئے **عن عائشہؓ قالت کنت ذاحضت نزلت**
عن المثال علی الحصد فلم یقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ حتی فطرہم ترجمہ حضرت
 ام المومنین عائشہ صدیقہ فرمادیت ہیں جب حایضہ ہوتی تھی میں پر سے بوسے پر چلی آتی پھر ہم آپ سے
 نزدیک نہ ہوتی جتنا کہ پاک نہ ہوتی **عن بعض اذواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ**
علیہ وسلم کان اذا اراد من الحایض شیتا التقی علی فرجھا ثوبا ترجمہ بعض بی بیوں نے فرمایا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی روایت ہو آپ جس بی بی سے حالت حیض میں کچھ کرنا چاہتے (یعنی سانس وغیرہ) تو اس کے فرج
 پر ایک کپڑا ڈال دیتے **عن عائشہؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنانی فوج حیضنا**
ان نتر من شیتا شینا وایکم یمک ادبہ کا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمک ادبہ ترجمہ
 حضرت ام المومنین عائشہ فرمادیت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے حیض کے شروع میں جب شدت
 ہوتی تھی تب بند یا غٹھنے کا ہر مہرے مباشرت کرنے نہ اور تم میں سے کون اپنی شہوت کا مالک ہو جیسے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار کرتے تھے **ف** اس میں اشارہ ہوا اس بات کی طرف کہ جو ان مرد کو جو بچہ
 رکھنے پر قادر نہ ہو حایضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہیں ہے ایسا نہ ہونہ رکے **باب فی المرأة فستحاض**
من قال تدع الصلوة فی عداۃ الا یتام النی کانت فحیض استحاضہ کا بیان اور استحاضہ کو ایام حیض میں
نماز میں چھوڑ دینے کا بیان **ف** استحاضہ خون ہے جو بند نہ ہو عیسیتہ یا کرے جو عورت اس بیماری
 میں مبتلا ہوا وہ اس کو چاہیے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنوں میں نماز ترک کرے پھر پڑھا کرے **عن**
ام سلمہؓ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ کانت تعرق الدماء علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاستفتت لھا ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عداۃ الیالی والایام لھا
 کانت فحیض من الشهر قبل ان یصیبھا الذی صابھا فلنکح الصلوة قد نزلت عن الشهر فاذا خلفت
 ذلک فلتغتسل ثم لتستتر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہؓ فرمادیت ہیں کہ ایک عورت کا خون
 بہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یعنی استحاضہ ہو گیا تھا) حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو چاہیے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینہ میں چھ دن اور

تم اسکو مکم کرتے دنوں کو شمار کرے جتنے دنوں کو ہر مہینے میں حیض آتا تھا جب حیض مسکارت
 تھا پھر کتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چھوڑ دے اُن دنوں میں بعد اُس کے غسل کرے
 اور ایک لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے **عمر** عائشہؓ قال لئن اُم حبیبہ ثقیبت حبش خنت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تحت عبد الرحمن بن عوف استعیضت سبع سنین فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا لیست بالمیضۃ ولکن ہذا عرق فاغتسلی وعلیٰ ترجمہ
 حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت حبش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سالی (زینب بنت حبش ام المومنین) عبد الرحمن بن عوف کے نخل میں تھیں اُنکا استحاضہ
 رہا سات برس تک آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے مگر ایک رگ ہو تو غسل کر اور نماز پڑھ کہا ابو داؤد
 دوسری روایت میں یوں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب چلا جاوے تو غسل کر
 اور نماز پڑھ لیکن اس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری میں سے نہیں کہا
 البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چھوڑ دے حیض کے دنوں میں مگر یہ وہم ہے اُن
 انتہی مختصر **عمر** فاطمہ بنت ابی حبش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ
 اذا کان دم حبضۃ فانه دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الخ
 فتوضائی وعلیٰ فانما هو عرق ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبش کو استحاضہ ہو گیا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہ ہے وہ سیا
 ہوتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑھ وہ ایک
 رگ سے آتا ہے کہا ابو داؤد نے کہا محمد بن ثنی نے پہلے اس حدیث کو ابن ابی عدی نے
 اپنی کتاب بیان کیا پھر حفط بیان کیا محمد بن عمرو سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ
 سے انہوں نے عائشہ سے مانند اسکے کہا ابو داؤد نے انس بن میرین ابن عباس سے روایت
 کیا مستحاضہ میں اذا طالت الدم البدرانی فلا تقصلی واذا طالت الطھر فلو ساعة فلتغتسلی
 یعنی جب خون دیکھے نہایت سُرُخ کثرت سے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی دیکھے اگرچہ ایک ساعت ہو
 تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ مکحول نے کہا عورتوں پر چھین چپا نہیں رہتا حیض کا خون غلیظ
 اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی غلظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ
 مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑھے۔ کہا ابو داؤد نے حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے روایت
 کیا انہوں نے عقیل بن حکیم سے انہوں نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے

حمنہ کے اما اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو دو کاموں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے جو تو کر لیوے کافی ہے اور جو دو دنوں کر سکے تو تجھے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہ ایک لات ہے شیطان کی لاتوں میں سے ف یعنی اسکے سبب شیطان تیری طہارت اور نماز میں فساد ڈالتا ہے اور نرسر نہجتا ہے ت تو پہلے دن یا سات دن اپنی حیض کے ٹھہرا جتنے خدا کے علم میں ہوں ف شاید وہ اپنے عادات کے دن پہول گئی ہوں گی یا انکو شک ہو گیا ہو گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہیں ٹھہرا دے اکثر عورتوں کی عادت چھ سات دن ہوتی ہے بلاد عرب میں اور بلاد ہند میں مختلف ہے جنوبی ہندوستان میں اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے اور شمالی غریبی میں چھ سات روز کی اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے ت پہر غسل کرے جب تک سچے میں پاک اور صاف ہو گئی تو تیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پائے یا چاند اوتیس کا ہو) یا چوبیس رات دن (اگر عادت چھ روز قرار پائی اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑھ اور روزے رکھے سچے کافی ہے ایسی طرح ہر مہینے میں کیا کرے جیسے اور عورتوں کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہیں اگر تجھ کو ہو سکے ظہر میں دیر کر اور عصر میں جلدی کر تو ایک غسل کر کے دو نمازین پڑھ لے ظہر اور عصر اور دیر کر مغرب میں اور جلدی کر عشاء میں پہر غسل کر لے اور جمع کر دو نمازین کو پہر غسل کر فجر کے واسطے اور روزہ رکھے اور اگر تجھے طاقت ہو تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی بہت پسند ہے ف کیونکہ یہ آسان ہے اس میں دو نمازین ایک غسل میں ادا ہو جاتی ہیں برخلاف امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر کے پہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو ایک دن ایک رات میں پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی میں تین ہی غسل ہوئے بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اسمین لمبی دشواری ہے آسان یہ مذہب ہے حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر لے پہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے بھی یہ آسان ہے کہ ایک وضو سے ظہر اور عصر پڑھ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب اور عشاء ادا کیا کرے جمع کرے ظہر عصر اور مغرب عشاء میں اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمر بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اس میں ہے کہ حمنہ نے کہا یہ امر مجھے بہت پسند ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باب ماردی ان لمستحاضۃ تغتسل لکل صلوۃ مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرے نیکایان عمن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ

نماز چھوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور سعی وغیرہ نے سعید بن
 المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض میں بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید
 سے انہوں نے سعید بن المسیب سے کہا ابوداؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب
 حایضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور
 تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہاتیمی
 نے میں پانچ دن سے کم کرنے لگا یہاں تک کہ دو دن تک پانچ قارہ نے کہا جب دو دن بڑھے
 تو وہ حیض ہی میں شمار کیا جاوے گا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا انہوں نے کہا عورتیں اسکو
 خوب جانتی ہیں **عمر حنظلہ بنت جحش** قالت کنت استحاض حیضہ کثیرہ شدیدۃ فأتیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی ذینب بنت جحش
 فقلت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض حیضہ کثیرہ شدیدۃ فما تری فیہا قد منعتنی
 الصلاۃ والصوم فقال انعت لك الکرسف فانه یدہب الدم قال ہوا اکثر من ذلک قال
 فأتخذی ثوباً فقالت ہوا اکثر من ذلک انما شیخ ثجا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سامرک بامرین ایہما فعلت اجزا عنک من الاخر وان قویت علیہما فانت اعلم فقال
 لہا انما ہذا رکضۃ من رکضات الشیطان فمعیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ
 ثم اغتسلی حتی اذا رایت انک قد طهرت واستقاءت فمعلی ثلاثا وعشرین لیلۃ او اربعاً
 وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی فان ذلک یجزئک وکذا ذلک فافعلی کل شہر کما تفضل لک النساء
 وکما یظہرن میقات حیضہن وکما یظہرن وان قویت علی ان تؤخر الظہر وتغلی العصر وتغتسلین
 وتجمعن بین الصلاۃین الظہر والعصر وتؤخرین المغرب تغلین العشاء ثم تغتسلین
 وتجمعن بین الصلاۃین فافعلی وتغتسلین مع الفجر فافعلی وصومی ان ذلک علی ذلک قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اعجابی امرین الی **مرحبہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا
 سے روایت ہے کہ ایک مجھ بہت سخت استحاضہ تھا تو امی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھوں
 میں ان سے اور خبر دوں میں انکو تو آنحضرت **مرحبہ** کو میری بہن کے گہر میں سے جتنا نام زینب بنت جحش
 بتایا پر میں نے کہا اے رسول خدا کہ مجھ بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہیں ہجرتوں
 نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھ مناسب معلوم ہوتا ہے تو روزی کہہا کردہ
 خون سکھا دیتی ہے **مرحبہ** نے کہا یا رسول اللہ مجھ بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا انکو کپڑا رکھا کر

تهرات الدمر وكانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 امرها ان تغتسل عند كل صلاة وتصلی واخبرني ان أم بكر أخبرته ان عائشة قالت ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المرأة تدرى ما يريد بها بعد الطهر انما هي وقال
 انما هو عرق او قال عروق **ترجمہ** یحییٰ بن کثیر سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو سلمہ
 انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا اور وہ عورت
 بن عوف کے کلخ میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ہر ایک نماز کے لئے غسل
 کرنے کا اور غسل کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو خبر دی ابو سلمہ نے کہا
 خبر دی مجھ کو ام بکر نے کہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس عورت
 کو جب وہ شک میں پڑے بعد طہر کے (یعنی حیض کے ایام گزر جانے کے بعد) جو خون آوے
 وہ ایک رگ ہے یا رگین ہیں۔ کہا ابو داؤد نے ابن عقیل کے حدیث میں دو امر (جن میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا) یہ تھی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہیں
 تو جمع کر لے جیسے قاسم نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے اور یہ قول مروی ہے سعید ابن جبیر
 سے انہوں نے حضرت علی اور ابن عباس سے روایت کیا **باب** من قال تجتمع بین
 الصلواتین وتغتسل لهما غسلا مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے ایک غسل سے **عن عائشہ**
 قالت استقیضت امرأة علی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت ان تعجل العصر و
 تؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا
 وتغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعز النبي صلى الله عليه وسلم فقال
 ۱۹ احدك عن النبي صلى الله عليه وسلم بشئ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک
 عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اُس کو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی
 پڑھے اور ظہر کی نماز میں دیر کرے اور دو دنوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور دیر کرے
 مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور دو دنوں کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لیے
 ایک غسل کرے شعبہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کرتے ہوا انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں نقل کرتا **ف** یعنی میں یہ نہیں کہتا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تھا مگر آپ کے زمانہ میں اُس عورت کو ایسا حکم ہوا
 تھا ایک نسخہ میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا تاہو **عن**

وسلم ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومخت
 عبد الرحمن عوف استقيضت سبع سنين فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه ليست بالحیضة ولكن هذا عرق
 فاغتسل وصلى قالت عایشة فكانت تغتسل في مركز في حجرة اخوتها زينب بنت جحش
 حتى تغسل وجهها بالماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبة بنت جحش
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں سات برس تک
 استحاضہ آیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا آپ فرمایا یہ حیض نہیں ہے
 ایک رگ کھل گئی ہے تو غسل کیا کر اور نماز پڑھا کر حضرت عایشہ کہتی ہیں وہ غسل کرتی تھیں ایک بڑے
 کونڈے میں اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے میں اور خون کی سُرخ پانی کے اوپر آجاتے
 دوسری روایت میں ہے قالت عایشة فكانت تغتسل لكل صلوٰۃ کہا حضرت عایشہ نے وہ
 غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے واسطے تیسری روایت میں ہے ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بھی ایسا
 ہی روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کر نیکا
 اَلْکُوْحَم دیا **عن** عایشة ان ام حبیبة استقيضت سبع سنين فامرها رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ان تغتسل فكانت تغتسل لكل صلوٰۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت
 ہے کہ ام حبیبة کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْکُوْحَم کیا غسل کر نیکا
 وہ غسل کرتی تھیں ہر نماز کے **لعمرو** **عن** عایشة ان ام حبیبة بنت جحش استقيضت في عهد
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها بالغتسل لكل صلاة وساق الحديث **ترجمہ**
 حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبة بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْکُوْحَم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کر نیکا اور بیان کیا آخر حدیث تک
 نہ ابوداؤد نے روایت کیا اس کو ابوالولید طرابلسی نے پر میں نے اُن سے نہیں سنا انہوں نے
 سنا ہے کہ عایشہ نے انہوں سے عروہ سے انہوں نے عایشہ سے کہا
 استحاضہ ہوا جب کہ عایشہ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا غسل کر ہر نماز کی واسطے اور
 بیان کیا کہ ابوداؤد نے روایت کیا اس کو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اُس میں ہے
 کہ وہ اس واسطے ہر نماز کے واسطے غسل کر لیا اور صحیح ابوالولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا
 ہر نماز کے **عن** یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال اخبرتني زينب بنت ابي سلمة اني سمعت

بنت ابی عبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں یہ ان کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل
 کر پھر وضو کیا کہ ہر نماز کیوں ملے اور نماز پڑھا کر **ترجمہ** عایشہؓ فی المستحاضة تغتسل یعنی موقوفہ
 شدہ توفیٰ الی ایا ما قدر انھا ترجمہ حضرت عایشہؓ نے مستحاضہ کے حق میں فرمایا ایک بار غسل
 کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پھر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عایشہؓ کہ
 ترجمہ حضرت عایشہؓ سے ایسا ہی مروی ہے کہ ابو داؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور
 یہ حدیثیں عایشہؓ رضی اللہ عنہا کی سب ضعیف ہیں مگر تین روایتیں صحیح ہیں ایک قمیر کی حضرت عایشہؓ سے
 اور ایک عمار مولیٰ بنی ہاشم کی ابن عباسؓ سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ
 موقوفہ ہیں اس میں وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پھر قمیر نے حضرت عایشہؓ سے ہر روز غرض
 کہ بلا بھی روایت کیا ہے اور ابن عباسؓ سے بھی غرض کہ معروف ہو انتہی **باب** من قال
 المستحاضة تغتسل من ظہری ظہر المستحاضة ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک صحیح
 میرزا نے کیا کرے **عن** سہمی مولیٰ ابی بکر ان القعقاع وزید بن ابی اسلمہ اسلما الی اسعیہ
 بن السیب یسألہ کیف تغتسل المستحاضة فقال تغتسل من ظہری ظہر المستحاضة لکل صلی
 فان غلبہ اللہ ما استشفرت بشوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلمہ نے سہمی کو بھیجا سعید بن
 السیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچھنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر
 تک اور دوسرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو ننگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا۔ کہا
 ابو داؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک
 اور ابی ہاشمی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے انہوں نے ایک عورت سے او انہوں نے قمیر
 سے انہوں نے عایشہؓ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر یہی مذکور
 ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطاء کا اور کہا مالک نے میں سمجھتا ہوں سعید بن السیب کی حدیث
 یون ہوگی غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک لوگوں نے اسکو ظہر کڈالا اور ہمیں وہم
 ہو گیا مسور بن عبد اللہ نے من ظہری ظہر روایت کیا ہے اور کہا لوگوں نے اسکو من ظہری
 ظہر کڈالا **باب** من قال تغتسل کل یوم مرة ولم یقل عند الظہر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل
 کیا کرے **عن** علی قال کستحاضة اذا الفضی حیضها اغتسلت کل یوم واتخذت فوطی
 فیہا سمن و زیت **ترجمہ** حضرت علیؓ نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گزر جائے تو ہر روز غسل
 کیا کرے۔ اور ایک کپڑا لکھی یا روغن زمیون لگا کر شراب گاہ میں رکھ لیں کہ کیونکہ

عیثہ قال ان سہلۃ بنت سہیل استحيضت فأتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا
 ان تغتسل عند کل صلاۃ فلا اجہد ہا ذلک امرہا ان تجمع بین الظہر والعصر یغسل
 بالمشاء یغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے
 کہ سہیل کہہ کر حاضر ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ نے حکم کیا غسل کرینکا
 کے واسطے جب پہلے پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کرینکا ظہر اور عصر میں ایک غسل سے
 اور مغرب و عشاء میں ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرینکا **عمر** اسماء بنت عیس قال ان
 قلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ بنت ابی حبیشہ استحيضت منذ کذا وکذا فلم تغسل فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا من الشیطان لتجلس فی مکن فاذا آت
 صفۃ فوق الماء فلنغتسل للظہر والعصر غسل واحد وتغتسل للمغرب والعشاء غسل واحد
 وتغتسل للمغرب غسل واحد **ترجمہ** اسماء بنت عیس سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیشہ کو استحاضہ ہو گیا ہے اتنی مدت تو
 اوس نہ نماز ہی نہیں پڑھی آپ نے فرمایا سبحان اللہ تو شیطان کی شر ہے ایک تہائی میں
 بیٹھ جاوے جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کے
 لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکو درمیان میں وضو کرتی رہے۔ کہا ابو داؤد
 نے اسکو حجاب سے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل اسپر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع
 کر لیا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم علیہ السلام اور
 عبد اللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طہر الی طہر ستحاضۃ حیض ہی پاک ہو تو غسل کرے
 پیر چھ بیس پاک ہو غسل کرے چھ بیس ہزار کیونکہ وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن
 حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المستحاضۃ تقدم الصلاۃ ایاماً قرائتھا تغتسل
 وتصلی والوضوء عند کل صلاۃ **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے اور انہوں نے
 اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے
 حق میں فرمایا نماز چھ روز دیوے ایام حیض میں پیر غسل کرے اور نماز پڑھے اور وضو کیا کرے
 ہر نماز کے واسطے کہا ابو داؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکھے اور نماز پڑھے **عمر**
 ان شہادت کہ جات فاطمہ بنت ابی حبیشہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر خبرھا
 ودارہا منہ غسل علیہا فہو یصلی لکھ صلاۃ وصلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ

یغشاھا زوجھا استخاضہ سے اسکا خاوند جلع کرکتاب ہے **عن عکرمۃ** قال کانت ام حبیبۃ
 تسقاض فکان زوجھا یغشاھا **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ ستخاضہ تھیں اور خاوند
 اُن کے اُن سے صحبت کرتے تھے **عن** جمنۃ بنت جحش انھا کانت سقاضۃ وکان جحاش
 یجامعھا **ترجمہ** جمنہ بنت جحش ستخاضہ تھیں اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تھے ۛ ۛ
باب ما جاء فی وقت النساء نفاس کا (یعنی اُس رخ کا جو زحلی کے بعد آتا ہے) بیان
عن ام سلمۃ قال کانت النفساء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقعد بعد
 نفاسھا اربعین یوماً واربعین لیلۃ وکان نفل علی وجوہنا الودس یعنی من الکلف **ترجمہ**
 ام سلمہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس
 دن یا چالیس راتیں زحلی کے بعد بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے مونہ پر ورس (ایک گہاس ہے
 خوشبودار) ملا کرتے تھے چہاں کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمودہوئی میں گرمی کی وجہ سے **عن**
 مسنۃ الازدبۃ قالت حججت فدخلت علی مسلمۃ فقلت یا ام المؤمنین ان سمرۃ بن
 جندب یا امر النساء تقضین صلاۃ الحیض فقالت لا نقضین کانت المرأة من نساء
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقعد فی النفاس اربعین لیلۃ لایاء مرھا التبتی صلی اللہ علیہ
 وقضاء صلاۃ النفاس **ترجمہ** مسنۃ الازدبہ سے روایت ہے میں نے حج کیا تو ام سلمہؓ پاس گئی اور
 میں نے کہا اے ام المؤمنین ہجر بن جندب رضی عنہ حکم کرتے ہیں عورتوں کو حیض کے نمازون کو قضا کرینیکا
 ام سلمہؓ نے کہا نہ قضا کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں کوئی عورت بیٹھی تھی نفاس میں
 چالیس اتون تک آپؐ کو نماز قضا کرینیکا حکم دیتے تھے **باب** الاغتسال من الحيض حیض کا
 خون کیونکر دھوے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عن** امیۃ بنت ابی الصلت عن امراۃ من
 بنی عفار قد سماھا لی قالت ارد فنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حقیبۃ ورحلۃ قال
 فواللہ انزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبۃ ورحلۃ فاذا ابھام
 منی وکانت اول حیضۃ حضرتھا قالت فنقضت الی الناقۃ واستقییت فلما رای رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ما بی وراى اللہ مقال لعلک نفسیت قلت نعم قال فاصلی من نفسك
 ثم خدی انا من ماء فاطری فیہ ملھا ثم اغسلی ما اما ابی الحقیبۃ من الدم ثم عودی
 لم رکبک قالت فلما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیار برقع لنا من الفی قالت کانت
 لا طھر من حیضۃ الا بعلت فی طھورھا ملھا وادھت بہ ان یصل بے غی ملھا حین ماتت

جبہ نین کو کم کر گیا اور عروق کی شیخ کو جو باعث ہو خون کھلنے کا نرم کر دیا **باب** من قال
 تغتسل بنی الايام مستحاضہ غسل کیا کرے در میان ایام کے **عمر** محمد بن عثمان اند سال
 القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلاة ایام اقدائها ثم تغتسل فتصلی ثم
 تغتسل فی الايام ترجمہ محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو اونہوں نے
 کہا ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے پھر غسل کرے ایام میں **باب**
 من قال توضع لکل صلوۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عمر** فاطمہ بنت
 ابی حبیش نہا کانت تستحاض فقال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الحیض
 فانه دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الاخر فوضی وصلی
 ترجمہ لمہ بنت ابی حبیش کو مستحاضہ آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا
 جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری
 طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑھ۔ شعبہ نے اس حدیث کو موقوفہ روایت کیا ہے۔
باب من لم یدک الوضوء الا عند المحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور
 نہیں مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عمر** علومۃ قال ان ام حبیبہ بنت
 حبش استفیضت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنظر ایام اقدائها ثم تغتسل
 وتصلی فان رات شیئاً من ذلک توضع وصلت ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ
 حبش کو مستحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کر نیکاً بغسل
 کر کر نماز پڑھنے کا اگر کوئی حدث دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے **عمر** ربيعة انه کان یروی
 علی المستحاضۃ وضوءاً عند کل صلوۃ الا ان یصیبها حدث غایرہ فوضوءاً ترجمہ
 ربيعة بن ابی عبد الرحمن کہتے تھے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے مگر جب اس کو کوئی اور حدث
 ہو جاوے سو مستحاضہ کے تو وضو کرے۔ کہا ابو داؤد نے مالک بن انس کا یہی قول ہے
 یہ مذہب سب زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأة تروی الصفرة والکدرة بعد الطهر
 عورت حیض سے پاک ہو جائے بعد زروی یا تیرگی میچے **عمر** عطیۃ وکانت باعیت النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرة والصفرة بعد الطهر شیئاً ترجمہ عطیہ
 سے روایت ہے اُس نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم زروی اور تیرگی کو
 حیض سے پاک ہو جانے کے بعد کچھ نہ سمجھتے تھے یعنی حیض میں شمار نہ کرتے تھے **باب** المستحاضہ

صَلَّی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ الا انہ قال فرصة ممسلة قال مسد دکان ابو عوانہ
 یقول فرصة وکان ابو الاوص یقول فرصة ترجمہ حضرت عائشہ نے انصاریوں کی عورتوں کا
 ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور کہا انکا احسان ہے سب پر ف سارے جہان کی عورتوں پر انہوں
 نے دین کی بات میں شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسائل
 پوچھے اور تحقیق کئے اور اور عورتوں کو بتائے ت ایک عورت اُن میں سے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے پاس آئی پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمہ مسکہ
 یعنی زینہ شک لگا ہوا کہا مسد دے ابو عوانہ نے فرمہ کہا اور ابو الاوص نے فرمہ یعنی تہوڑا سا
 لکڑی کا **عن عائشہ** ان اسماء سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصة ممسلة
 قالت کیف انظہر بها قال سبحان للہ تطہری بها واستدری بثوب و زاد و سالتہ عن
 الغسل من حیض قالت ف تاخذین ماء ک فتطہرین احسن الطهور وابلغہ ثم تصہین علی
 راسک الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شوؤن راسک ثم تفيضین علیک الماء قال
 وقالت عائشہ نعم للنساء نساء الا نضا لم یکن یمنعہن الحیاء ان یسألن عن الدین و
 یتفقہن فیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ اسما بنت شکیل نے پوچھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری پھر آپ نے فرمایا اپنا فرمہ لے جو شک
 لگا ہوا ہے وہ بولی کیونکر طہارت کروں اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کر لے اور
 ایک کپڑا ڈھانپ لے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپ نے
 فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے یعنی اچھا وضو کر پھر سر پر پانی ڈال پھر بالوں
 کو مل بیاتک کہ مانگوں میں پہنچ جاوے پھر اپنے پٹے پر پانی ڈال حضرت عائشہ نے کہا کیا جو
 عورتیں ہیں انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجھنے اور پوچھنے میں شرم نہ کرتیں تھیں **باب التیمم**
تیمم کا بیان عن عائشہ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر وانا
 سامعہ فی طلب قلاوۃ فاضلناہا عائشہ فحضرت الصلوۃ فضلوا بغیر وضوء فانوا النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فذکر و اذک لہ فانزلت آیت التیمم فزاد ابن نفیل فقال لہا اسید بن
 حضیر یرحمک اللہ ما نزل بہک امر تکھینہ الا جعل اللہ للمسلمین ذلک فیہ فرجاً
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگوں کو ان کے
 ساتھ بھیجا بالادھونہ میں کہ جو حضرت عائشہ سے گم کر دی تھی تو غازی کا وقت آگیا لوگوں نے نماز

ترجمہ صحیحہ بنت ابی صلت سے روایت ہے انہوں نے ایک عورت کو سنا بنی غفار میں سے
 نام اُنکا بلی تھا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے بھی
 اونٹ پر چڑھایا پالان کے حقیبے پر ف حقیبہ اُسکو کہتے ہیں جو اونٹ کے پیچھے پالان کے آخر
 میں باندھ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹھ جاوے تو بہر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت
 جب اُونٹ اپنے بٹھایا اور میں حقیبے پر سے اُتری تو اس میں خون کا نشان پایا اور یہ میرا سپہا جیفر
 تھا تو میں اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا
 اور خون ہی دیکھا تو فرمایا شاید تجھے حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اپنے اتنی درست کر لی
 یعنی کچھ باندھ لے کہ خون باہر نہ نکلے، پھر ایک برتن پانی کا لیکر آسین تک ملا اور حقیبے میں جو خون
 بہر گیا ہے اُسکو دھو ڈال پھر اسی جگہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیمہ کو فتح کیا تو
 ہم کو بھی ایک حصہ دیا مال غنیمت میں سے پھر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کر لی تو پانی میں
 نمک ڈالا کر تی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی میں نمک ڈالنا **عن عائشہ**
 قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل
 لحداننا اذا طهرت من الحيض قال تاخذ سدرا و ماء و تاتوضان ثم تغتسل برأسها و تدلك
 حتی يبلغ الماء احوال شعرك ثم تغتسل علی حبسها ثم تاخذ فرصتها فتطهر بها
 قالت یا رسول اللہ کیف انظہر بها قالت عائشہ فعرفت الذی یکفی عنہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقلت لها انت بعین بها اناد الدمر **ترجمہ** اسماء بنت شکیل انصاریہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیا کر غسل
 کرے آپ نے فرمایا بری ملا ہو اپنی نیکری پہلے وضو کرے پھر سر دھو دے اور اُسکو ملے یہاں تک کہ
 پانی بالوں کے جڑوں تک پہنچ جاوے پھر اپنے سارے پنڈے پر پانی ڈالیں پھر اپنا فریمہ لسیکر
 (فریمہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونٹنی کی پٹے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہیں بعضوں نے
 اُسکو فریمہ یا قرصہ ہی پڑھا ہے) اُس سے طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرو
 اُس سے حضرت عائشہ نے کہا میں سمجھ گئی اس طلب کو جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
 کائنات کے طور پر کیا تب میں نے اُس سے کہہ دیا جہاں جہاں خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال
 یعنی فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی ٹکڑیاں کو صاف کر ڈال **عن عائشہ** انفاذ کرت
 فناء انصار فانفتحت علیہن و قالت لهن معروفا قالت دخلت اسرہ منہن علی رسول اللہ

کو روک رکھا بیان تک کہ روشنی ہو گئی اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 پر غصہ ہوئے اور کھا تو نے لوگوں کو روک رکھا ہے اور ان کے ساتھ پانی نہیں ہے اس وقت
 اسد جلالت نے خاک پاک سے طہارت کر نیکی آیتیں اور تارین مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے اپنی ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ہاتھ اٹھائے مٹی نہ اٹھائی
 اور مونہ پر پیرا اور ہاتھوں پر مونڈ ہوں تک اور تہیلین سے مسح کیا بغلون تک **ف** ابن مسعود
 کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگوں کے فعل کا اعتبار نہیں ہے، کیونکہ
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سکھایا تھا کہ بغلون اور مونڈ ہوں تک مسح کریں انہوں نے
 اپنی رائی سے ایسا کیا ایک روایت میں دوبار ہاتھ مارنا بھی آیا ہے کذا فی الاصل **عن** شقیق قال
 كنت جالساً بين عبد الله و ابى موسى فقال ابو موسى يا ابا عبد الرحمن ادريت لوان رجلا اجنب
 فلم يجده الماء شهر الما كان يتيمم فقال لوان لم يجد الماء شهر ا فقال ابو موسى فكيف
 تصنعون بهذا الآية التي في سورة المائدة فلم يجدها و الماء فتيمموا صعيدا طيبا فقال
 عبد الله لو رخص لهم في هذا لا وشكوا اذا برء عليهم الماء ان يتيمموا بالصعيد فقال
 ابو موسى و انما اكرهتم هذا لهذا فقال نعم فقال لوان ابو موسى التسمع قول عمار لعمر بعثني
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فاجبت فلم اجد الماء فتمرغت في الصعيد كما تفرغ
 الدابة ثم انتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال انما كان يكفيك ان تصنع
 هكذا فغضب بده على الارض فتنفضها ثم ضرب بشماله على يمينه و بيمينه على شماله على الكفين
 ثم مسح وجهه فقال لعبد الله اذ لم تدع عمر لم يقع بقول عمار ثم رجعت شقيق سے روایت جو
 میں بیٹا تاج میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ابو موسیٰ نے کہا اے ابا عبد الرحمن
 رکیت ہو ابن مسعود کی کیا اگر کسی کو نہا کی حاجت ہو اور ایک مہینہ تک پانی نہ پادے وہ تیمم کیا کرے
 عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہیں اگرچہ ایک مہینہ تک پانی نہ ملے پر تیمم کرے ابو موسیٰ نے کہا پھر تم کیا
 کہتے ہو اس آیت میں جو سورہ مائدہ میں ہے فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا یعنی اگر تم سفر میں ہو
 یا جبار ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ پیر کر دے یا عورتوں سے ساس کرے پھر پانی نہ پادے تو تیمم کر دے پاک
 خاک پر عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگوں کو تیمم کی رخصت دی جاوے تو کہیں پانی ہٹا ہو
 تو وہ تیمم کرنے لگیں ابو موسیٰ نے کہا تو اس لئے تمہیں تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا **ف**
 اصل یہ ہے کہ عمر نہ کو جب کیوں اسے تیمم کا جائز ہونا معلوم نہیں ہو اوہ جب کے لئے غسل ضرور جانتے

پہنچے بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اسوا **ح** کہ تیمم کی آیت ابھی تک اُتری نہیں تھی
 اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص وضو کر سکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑھے لیوے چنانچہ بخاری
 نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
 بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اُتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حفصہ نے حضرت عائشہ سے کھٹا
 رحم کرے تم پر اسد جب تمہارے کوئی ایسا کام آئے پڑتا ہے جسکو تم پڑا جانتے ہو اسد تمہارے لئے اور مسلمانوں
 کے لئے اُسین بھلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت میں ہے پھر سب لوگ حل ہوئے وہ ملا
 حضرت عائشہ کے اونٹ کے لئے سے **خلا عمر** علی بن یاسر انھم تسموا وہم مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لاصعید لصلوة الفجر فضر بوابا کفهم الصعید ثم مسحوا وجوههم مسحة واحدة
 ثم عادوا فضر بوابا کفهم الصعید مرة اخرى فمسحوا بايديهم کلها الى المناكب والاباط
 بطون ایدیہم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ ٹہنی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتھیلیوں کو مارا مٹی پر اور مونہہ پر پھیرا
 ایک بار پھر دوبارہ مارا اور ہاتھوں پر پھیرا مونڈھوں اور بغلوں تک ہتھیلیوں سے **ف** شاید یہ
 اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حال نہیں ہوئی تھی۔ دوسری روایت میں ہے **ف** مام
 المسلمون فضر بوابا کفهم لالتراب ولم يقبضوا من التراب شيئا فذكر نحوه سلمان کھڑے
 ہوئے انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اٹھایا نہیں پھر ویسا ہی بیان کیا اور مؤندھوں
 اور بغلوں کا ذکر نہیں کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتھوں کا ہتھیلیوں سے اور پرتک **عن عثمان**
 بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس باولات الجیش ومع عائشة فاقتطع
 عمد لها من جزع ظفار فخبس الناس ابتغاء عقد هاذا لحتی اضاء الفجر وليس مع الناس
 ماء فتغبط عليها ابوبکر وقال حبست الناس ليس معهم ماء فانزل الله تعالى **علي رسول الله**
عليه السلام رخصة لظهر بالصعيد الطيب فقام المسلمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فضر بوابا
 كفهم لالتراب ولم يقبضوا من التراب شيئا فمسحوا بها وجوههم مسحة واحدة ثم عادوا
 الى المناكب من بطون ایدیہم الى الاباط **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق میں) رات کو اُترے اولات الجیش میں (ایک موضع ہے مکہ اور مدینہ
 کے درمیان بعضوں نے انکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپ کے ساتھ تھیں حضرت عائشہ تھیں اُن کے
 کھلے کی مالاہ ظفار عقیق کی تھی (ظفار ایک پستی ہے میں کے ساحل پر) یہ روایت اسکی تائید کرنے والی ہے

تھا جب تک پانی نہ پاتا تھا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تم کو یاد نہیں ہے جب میں اور تم اہل بیت
 میں تھے (یعنی جنگل میں) تو مجھ کو نہانے کی حاجت نہ تھی میں مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا یہ دو دنوں کا تھا اپنے زمین
 پر مارے پیرا گھوٹو لگایا اور اپنے مونہ پر پیرا اور دو دنوں کا تھون پر آدھی ہاتھ لگا حضرت عمر
 نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو میں اس حدیث کو کبھی
 بیان نہ کروں عمر نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کرے گا ہم اسکو تجھی پر ڈالیں گے **عمر** عمار بن ابی اس
 فی هذا الحديث فقال يا عمار انما كان يكفيك هكذا ثم ضرب بيديه الارض ثم ضرب
 احدهما على الاخرى ثم مسح وجهه والذراعين الى نصف الساعدين لم يبلغ المرفقين
 ضربة واحدة **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجھ کو کافی تھا یہ
 پیراے دو دنوں کا تھا اپنے زمین پر پیرا ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہ پر مسح کیا اور دو دنوں
 کا تھون پر آدھی ہاتھ لگا کہیں تک نہیں کیا اور ایک ہی بار ہاتھ مارا **عمر** عمار بھٹا القصة
 فقال انما كان يكفيك وضرب النبي صلى الله عليه وسلم بديه الى الارض ثم مسح فيها ومسح
 بها وجهه وكفيه شك سلمة قال لا ادري فيه الى المرفقين او الى الكفين **ترجمہ** ایک روایت
 میں عمار بن یاسر سے یہ ہے آپ نے فرمایا تجھ کافی تھا یہ اور مارا آپ نے ہاتھ اپنا زمین پر اسکو
 پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتھ سے مونہ پر اور دو دنوں پہونچون پر لیکن سلمہ کو شک ہے اس روایت
 میں پہونچون تک کہا یا کہیں تک **عمر** شعبہ باسنادہ بھذا الحديث قال ثم نفخ فيها
 ومسح بها وجهه وكفيه الى المرفقين او الذراعين قال شعبه كان سلمة يقول الكفين و
 الوجه والذراعين فقال له منصور ذات يوم انظروا نقول فانه لا يذكو الذراعين غيرك
ترجمہ شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس میں یہ ہے کہ آپ نے ہاتھ مار کر پہونکا اور مونہ پر
 مسح کیا اور دو دنوں کا تھون پر پہونچون تک یا ہاتھوں تک شعبہ نے کہا سلمہ کہا کرتے تھے پہونچون
 پر اور مونہ پر اور ہاتھوں پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجھ کر کہو سوائے تمہارے اور کوئی
 ہاتھوں کا ذکر نہیں کرتا **عمر** عمار فی هذا الحديث قال فقال يعني النبي صلى الله عليه
 وسلم انما كان يكفيك ان تضرب بديه الى الارض ومسح بها وجهك وكفيك وصلى
 الحديث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کافی تھا دو دنوں
 کا تھون مارنا زمین پر پیرا مونہ پر اور دو دنوں پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت میں ہے دو دنوں کا تھون زمین پر

عبد اللہ بن مسعود ہی اس مسلمان حضرت کے تابع تھے اور آیت لا تم لفتنا کو جماع میں محمول
 نہ کرتے تھے بلکہ بوس دکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضوں کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اس
 برخلاف تھا اور احادیث ہی جمہور صحابہ کے موافق ہیں تبسم محدث اور جنب و دونوں کو درست ہے۔
ت ابو موسیٰ نے کہا کیا تم نے عمار بن یاسر کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھ پر روانہ کیا کسی کام کو میں راہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو میں مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے جب
 آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا بھوکا فی تھا اس طرح کرنا پہر آپ نے اپنا ہاتھ زمین
 پر مارا اور مٹی پہونک دی پہر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر مارا اور دائیں کو بائیں پر دونوں پہونچوں
 پر پر مسح کیا منہ کا **ف** یعنی ایک ہاتھ زمین پر مارا اوس میں جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتھ
 کی ہتھیلی سے بھی لگا لیا اور پہونچوں پر مسح کیا پہر اونہی ہاتھوں کو مونہ پر پہر لیا۔ اس سے ثابت ہوتا
 ہے کہ تیمم میں ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونوں پہونچوں کا اور مونہ کا مسح کر کے کہنیوں تک
 مسح کرنا یا دو ضرب لگانا ضرور نہیں ہے **ت** عبد اللہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے حضرت عمر نے
 اس باب میں عمار کے قول پر قناعت نہ کی **ف** اسید واسطے حضرت عمر جب کیولے تیمم کو جائز نہیں سمجھتے
 تھے اور عبد اللہ بن مسعود ہی ایسا ہی کہتے تھے لیکن اور جمہور صحابہ نے اسکو جائز کہا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اسکا جو از ثبات ہے عمر اور عبد اللہ بن مسعود کے عمل نہ کرنے سے وہ حدیثیں غلط نہیں کہتی
 اسید واسطے جمہور علماء نے تیمم جب کے لئے جائز کہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ گہنی بڑے بڑے
 عالم اور مجتہدوں پر بعضی ادنیٰ بات مخفی رہ جاتی ہے حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت
 علم مشہور ہے باوجود اسکے یہ مسئلہ ان پر پوشیدہ رہا **عمر** عبد الرحمن بن ابی قال کت عند
 عمر فجاہ رجل فقال انا نکون بالماکان الشہر والشہین فقال عمر ما انا فاما کن اصلي
 اجدا الماع قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر انک کنت انا و انت فی الامبل فاما بقتنا
 جنابة فاما انا فتمکلت فانینا التبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذاک لہ فقال اضماک
 یکنیک ان تقول هکذا وضرب بیدہ الی الارض ثم نفخما ثم مع بهما وجہہ ویدہ
 انی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق اللہ فقال یا امیر المؤمنین ان شئت واللہ لم اذکرہ
 ابدا فقال عمر کلام اللہ لا ولینک من ذاک ما تولیت ثم حجبہ عبد الرحمن بن ابی رقیہ
 ہے میں حضرت عمر کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولاکہ میں ہکوا ایک ایک دو دو میں نے رہنا
 جوتا ہے (اور وہ ان جنابت ہوتی ہے اور پانی نہیں ملتا) حضرت عمر نے کہا میں تو نماز نہیں پڑھتا

اور مسح کیا، و نون ہاتھوں پر بعد اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا میں اس واسطے جواب نہیں دیتا تھا
 تجھ کو کہ میں طاہر نہ تھا۔ کہا ابو داؤد نے میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ کہتے تھے محمد بن ثابت نے
 یہ حدیث منکر روایت کی ہے ابو داؤد نے کہا احمد بن حنبل نے محمد بن ثابت کی متابعت نہیں کی اور وہ اب
 مارنا نقل نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر کا فعل روایت کیا ہے **عمر ابن عمر** فرما
 اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغائط فلقیہ رجل عند بئر جل فسلم علیہ فلم یرد
 علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الغائط ثم سمع وجہہ ویدیہ ثم رد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرجل السلام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم باغانہ ہو کر آئے ایک شخص آپ سے ملا پھر جل پاس اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہاں تک
 کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور ہاتھوں پر پھر آپ نے سلام کا جواب دیا اُس
 شخص کو **باب** عجب یتیم جب کو تیمم کرنا درست ہے جب یانی نہ ملے **عن ابی ذر قال**
اجتمع غنیمہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا ذر ابد فیہا خذوت الی الویذۃ
فکانت تصیب فی الجنابة فاکمکت الخمس والست فانیت التبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابد
فکنت فقال کتک امک ابا ذر لا مک الویل فذعلج بخراریۃ سوداء فجاءت بعس فیہا
فساوتنی بنوب واستنرت بالواحدة واغتسلت فکان فی القیت عفی جلا فقال الصعید
وضوء المسلم ولو لی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسح بجلدک فان ذلک خیر وقال
مسد وغنیمہ من الصدقة ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کچھ بکریاں جمع ہو گئیں آپ نے فرمایا اسے ابو ذر جنجل میں اُن کو لیجا میں جنجل کو گیا ربذہ کی طرف ربذہ
ایک قریب ہے مدینہ کے قریب) وہاں مجھے نہانے کی حاجت ہو کر تھی اور میں پانچ پانچ چہرہ چہرہ و
یون ہی رہا کرتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ہونیکلی وجہ سے اور غار پڑھ لیا کرتا) جب میں رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے یہ امر بیان کیا) آپ نے فرمایا ابو ذر میں چپ ہو رہا آپ نے فرمایا
کہو دے تجھ کو مان تیری اور خرابی ہو تیری ف یہ ایک مثل ہے عرب میں جو غصے یا رنج یا افسوس
کے وقت کہا کرتے ہیں اس سے بدو عام مقصود نہیں ہے آپ نے افسوس کیا اُن پر بغیر طہارت کے
تاز پڑھنے پر اور تم کہتے نہ پڑھنے پر ف آپ نے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے میں پا
لیکر آئی اُس نے ایک کپڑے کی آڑگی اور دوسری طرف سے میں نے اونٹ کی آڑگی او میں نہایا
گویا ہاٹ میرے اوپر سے اتر گیا پھر آپ نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لئے اگرچہ دس برس

مات اور انکو پہنچا **عن** عمار بن یاسر قال سالت لثبی صلی اللہ علیہ وسلم التیمم من
 ضربة واحدة الوجه والكفين ترجمہ عمار سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا تيمم کو آپ نے حکم یا ایک بار یا تین بار کیا مونہہ اور پہنچون کے لئے **ف** اہل حدیث
 نے اس حدیث پر ہے اور بھی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں کا قول یہ کہ دو ضرب
 کیا وہ ایک ضرب سے مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں پر کہنوں تک مگر دلائل
 اس سے **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی المرفقین ترجمہ
 عمار سے روایت ہے آپ نے فرمایا دونوں کہنوں تک اسکی اسناد بچول ہے قنادہ نے
 یہ بتایا کہ **باب التیمم فی الحضر** میں تيمم کرنا بیان **عن** عمر
 ابن عباس انہ سمعہ یقول قلت انا وعبد اللہ بن سیر مولى میں نے ذوج انتی صلی اللہ
 علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجهم بن العثر بن الصمة الا انضاری فقال ابو الجهم اقبل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من محراب رجل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ السلام حتی اتى محرابا فرفع وجهه ویدیہ ثم رد علیہ السلام ترجمہ غیر سے جو مولیٰ
 بن عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے میں اور عبد اللہ بن یاسر جو مولیٰ تھے حضرت میمونہ ام المؤمنین
 کے آگے آئے میں بن حارث بن صمہ انصاری پاس ابو الجهم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل
 (ایک موضع ہے یزید کے پاس) کی طرف سو آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یا از
 تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور دونوں ہاتھوں پر پھر سلام کا جواب دیا -
عن نافع قال استفت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس فقضى ابن عمر حاجته فکان من حید
 یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سكة من السك وقد خرج من
 غائط اوبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواردی فی السكة ضرب بیدیہ
 علی الحائط ومسح بوجہه ثم ضرب ضربة اخرى فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال
 انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام لانی لم اکن علی طهر ترجمہ نافع سے روایت ہے میں عبد
 بن عمر کے ساتھ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اسدن عبد اللہ بن عباس
 یہ حدیث بیان کرتے تھے ایک شخص گذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی گوچہ میں اور آپ پاخانہ
 یا پیشاب سے فارغ ہو کر کھڑے تھے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ میں
 غائب ہو جاوے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پیر پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پھر مارے دوسری بار

نماز پڑھ لیوے **عمر بن العاص** کہ حال احتلام میں لیلۃ بارودۃ فی غزوہ ذات
 السلاسل فاشفت ان اغتسلت ان اهلہ فتمت شمسیت باصحابی الصبح فذکروا
 ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمر صلیت باصحابک وانت جنب فکعبتہ
 بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم اللہ
 کان بکم رجیماً فضاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئاً **ترجمہ** عمر
 بن العاص سے روایت ہے مجھ کو احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل
 میں (جو ایک پانی کا نام ہے) میں ڈر اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا میں نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑھ لی
 اپنے ساتھ والوں کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا
 اسے عمر تو جنب تھا اور نماز پڑھ لی تو نے اپنی لوگوں کی سینے غسل نہ کر لیا سبب بیان کیا اور میں نے
 کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئیں اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نہیں لگے اور کچھ نہ کہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت میں اگر خوف ہو ضرر کا
 غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کر کے نماز پڑھ لیوے پھر دن بکھے غسل کر لے نماز قضا نہ کرے دوسری
 روایت میں ہے فغسل مغابنہ وتوضاء وضوء للصلوة ثم صلی بهم اپنے چڑھے دھوے
 اور وضو کیا اور نماز پڑھ لی اوزاعی کے روایت میں ہے تیمم کیا **باب** لجرح یتیم زخمی تیمم
 کر سکتا ہے **عمر بن الخطاب** برقیال خو جانی سفر فاصاب رجلاً منا حرج فشحہ فی راسہم احتلم فسأل اصحابہ
 فقال هل تجدون لی رخصة فی التیمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تعد علی الماء فقال
 فمات فلما قد منا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه فتلہم اللہ اے
 ساء لوالد لم یعلوا فاما شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یتیمم ویعصر او یعصب شاک
 موسی علی جرحه خرقة ثم مسح علیہا ویغسل سائر جسده **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ ہم
 سفر کو نکلے ہم میں سے ایک شخص کے پتھر لگا اس کا سر پھوٹ گیا پھر اس کو احتلام ہوا اس نے لوگوں
 سے پوچھا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہوں نے کہا نہیں تیمم کیونکہ درست ہوگا جب
 تو پانی پر قائم ہے اس نے غسل کیا اور مر گیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان
 کیا آپ نے فرمایا ناحی ان لوگوں نے اس کو قتل کیا اس کے قتل کر کے جب ان کو مسئلہ معارف پڑتا
 تو وجہ لینا تھا کیونکہ مجلس کے کا علاج پوچھنا ہے اس شخص کو کافی تھا تیمم کر لینا اور اپنے منہ پر ایک کپڑا
 باندھ کر اس پر مسح کرنا اور باقی سارے بدن دھو دینا اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی تھا اس کے ساتھ

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اسکو اپنے من پر لگا لے یہ بہتر ہے۔ مسد کی روایت میں
 ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین عن رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاہمنی فی
 فانیت ابا ذر فقال ابو ذر فی اجتوبیت لہذا فامری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا
 بغیر فقال لی اشرب من البانیہا قال ولہذا فی ابوالہا ہذا قول حماد فقال ابو ذر فسکتہ
 اغرب عن الماء ومعی اہلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طہور فانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نصف النہار وهو فی سرط من اصحابہ ہونی ظل المسجد فقال ابو ذر فقلت نعم حکمت
 یا رسول اللہ قال ما اہلک قلت انی کنت اغرب عن الماء ومعی اہلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی
 طہور فامری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لربما فجاءت بہ عبادۃ سوداء نعسن متخففت
 ما هو بملان فتسرت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا ابا ذر ان الصعید الطیب طہور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ
 جلدک ثم جمہ ایک شخص سے جو بنی عامر میں سے تھا روایت ہے (وہ ابو المہلب غرمی ہے)
 میں مسلمان ہوا مجھے دین کے کاموں کے سیکھنے کا شوق ہوا تو میں اباز پاس آیا اونہوں نے
 کہا مجھے مدینہ کی ہوا موافق نہیں آئی یا مجھے بیماری ہو گئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے حکم کیا چند اونٹوں اور بکریوں کے دودھ پیے کا حمد نے کہا مجھو شک ہے شاید یہ بھی کہا
 ان کے پیشاب پینے کا ابو ذر نے کہا میں پانی سے دور رہا کرتا تھا اور میرے ساتھ میرے گہر کے
 لوگ ہی تھے مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو میں نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دو پہر کا وقت تھا اور آپ چند صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے مسجد کے سایہ میں آپ جو
 فرمایا ابو ذر نے کہا ان تباہ ہو گیا میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیوں میں نے کہا میں پانی سے دور
 تھا میرے ساتھ میری بی بی بھی تھی مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو میں نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کو
 اپنے حکم یا میرے واسطے پانی منگو انکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے میں وہ ہل رہا تھا
 پیالہ ہرا ہوا نہ تھا میں نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اسے
 ابو ذر پاک مٹی پاک کر نیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن
 پر بہائے۔ کہا ابو ذر نے حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور اس میں پیشاب
 پینے کا ذکر نہیں کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث میں ہے جسکو صرف اہل بصیرت نے روایت
 کیا ہے **باب** اذا خافجنب البدن ایتیمم جب جنب کو سردی کا خوف ہو تو تمیم کر کے

یعنی ایک تو دیر میں آئے دوسرے یہ تصور کیا کہ نقطہ وضو کر کے چلے آئے (کیونکہ سنا نہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے ہو کہ آوے تو غسل کرے **عمر** ابی سعید
 الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وترجمہ
 ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے
 ہر بالغ پر **عمر** حفصہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وراح
 من راح الى الجمعة فغسل ترجمہ ام المؤمنین حفصہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور جو جمعہ کو جاوے اُس پر نہانا لازم ہے۔ کہا ابو ذر
 نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جائیگا اگرچہ وہ غسل جنابت
 کا ہو یعنی ہر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہیں ہے **عمر** ابی سعید الخدری وابی ہریرہ
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة ولبس من احسن ثيابه ومس
 من طيب ان كان عنده ثرا في الجمعة فله يتخطا عن الناس ثم صلى ما كتب الله له ثم انتم الفت
 اذا خرج امامه حتى يفرغ من صلاته كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة التي قبلها۔
 ترجمہ ابی سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دو دنوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنے کپڑے اپنے کپڑوں میں سے پہنے اور خوشبو اگر اُس کے
 پاس ہو تو لگاوے ہر جمعہ کے لئے (مسجد میں آوے) لوگوں کی گردنیں نہ پہاندے (یعنی جہان
 جگہ ملے وہاں ٹہر جاوے) پھر جو اس نے اُس کی قسمت میں لکھا ہے اُس قدر نماز پڑھے اور چپ رہے جب
 امام نکلے خطبہ کو بیان تک کہ فارغ ہو جائے تو وہ کفارہ ہو گا اُس کے گناہوں کا جو اس جمعے اور پہلے
 جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑھا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی
 ساعت تک جتنے گناہ ہوں گے معاف کر دے جاویں گے یہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا تین دن
 کے اور گناہ معاف ہوں گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہو گے
عمر ابی سعید الخدری ان التبتى صلى الله عليه وسلم قال الغسل يوم الجمعة على كل محتلم
 والسؤال ويمتن من الطيب ما قدر له ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور سو اک لازم ہے اور خوشبو لگاوے جو اُس کو نصیب
 ہو دوسری روایت میں ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو **عمر** اوس بن اوس الشافعی قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من غسل يوم الجمعة واغتسل بشمركه وبكفيه وبمشطه

بدن کا دھونا بھی ضرور ہو **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **باب جلا جح** فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ حنظل فامروا بالاعتساف فاعتسل فأت فبلغ ذلك **باب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قتلو قتلا لم الله اليكن شفاعة الي رسول
 ترجمہ عبدالبن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسکو احتدام ہو
 لوگوں نے اسکو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اسکو خبر پہنچی اپنے قریب
 مار ڈالا اسکو مارے اگر اللہ کیانہ جاننے کا علاج پوچھنا نہیں ہے **باب** یعنی آن لوگوں کو جنہوں نے
 خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تھا تو پوچھ کر حکم دینا تھا بے سمجھ پوچھ فتویٰ دیدیا اور ایک
 شخص کا خون ہو گیا **باب** المتيمم بعد الماء بعد ما يصلي في الوقت جو شخص تیمم کر کے
 نماز پڑھ لیوے پھر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے **عمر** ابی سعید الخدری قال خرج
 رجلا في سفر فحضر الصلاة وليس معهما ماء فتيما ما صعيد اطيبا فغسلوا ثم وجدا
 الماء في الوقت فاعاد احدهما الصلاة والوضوء ولم يعيد الاخر ثم اتيا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 فذكر اذ ذلك فقال للذي لم يعيد صليت السنة واجزاك صلاتك وقال للذي
 قومتا واعاداك الا جزؤين ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص سفر میں تھے نماز کا
 وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی ملا اور وقت باقی تھا ایک شخص نے
 وضو کیا اور نماز پڑھی دوسرے نے پھر نہ پڑھی بعد اُسکے دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
 آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑھی تو نے سنت پر عمل کیا
 اور تیری پہلی نماز کافی تھی اور جس شخص نے وضو کر کے پھر پڑھی تھی اُس سے فرمایا تجھے دوہرا ثواب ہے
باب اس سے معلوم ہوا کہ نماز پھر لو مانا ضرور نہیں ہے اگر پڑھ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے - ابو داؤد
 نے کہا ابو سعید خدری کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے ان کا
 نام نہیں لیا بلکہ اسکو مرسل روایت کیا ہے **عطاء بن یسار** سے **باب** فی الغسل للجمعة جمعہ
 کے غسل کا بیان **عمر** ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب بنی اھو یخطب یوم الجمعة اذ دخل حبل
 فقال عمر اغتسلون عن الصلاة فقال الرجل ما هو الا ان سمعت المناء فتوضاءت فقال
 عمر والوضوء ايضا ولم تسمعوا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول اذا اتى احدكم الى
 الجمعة فغسل فغسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کو روز
 اتنے میں ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رگ گم ہو شخص بول
 میں نے کچھ دیر نہیں گم اتنی ہے کہ اذان سن کر میں وضو کیا حضرت عمر نے کہا وضو ہی پر اتنا کیا

کے لئے نہاتے ہیں (یعنی خوب نہایا پاک صاف کر کے اور ہر جگہ پانی پہنچایا ہر دوپہر دھو کر اول وقت
 مسجد میں آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو سری گہری آیا تو اُس نے جیسی ایک گائی قربانی
 کی اور جو تیسری گہری آیا تو اُس نے جیسے سینک والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گہری میں آیا تو اُس نے
 جیسی مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گہری میں آیا تو اُس نے جیسے ایک اندھا خدا کی راہ میں دیا پر جب
 امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں
 فرشتے جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے
 اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد میں آکر کھڑے
 جتنا جلد آویگئے اتنا بہت ثواب پادینگے **باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة** جمعہ کے
 دن نہ نہانے کی اجازت **عن عائشة** قالت كان القس مهان الفسهم في روحون الى الجمعة يهتيم
 فقيل لهم لو اغتسلتم ترجمتم حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ
 کیا کرتے تھے تو جمعہ کے لئے اسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جانا کاش تم نے غسل کیا ہوتا تو بہتر تھا
عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاءوا فقالوا يا ابن عبدالمطلب الغسل يوم الجمعة واجب
 قال لا ولكنه اظهر وغدير لمن اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب ساخيركم كيف
 بذ الغسل كان الناس مجتهدين بلبس الصوف يعملون على ظهورهم وكان مسجدهم ضيقا مقارنا
 السقف انما هو عريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم حار وعرق الناس في ذلك
 الصوف حتى تارث منهم رايح اذى بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم
 تلك الموضع قال ايها الناس اذا كان هذا اليوم فاغتسلوا ولعسى حدكم افضل ما يجد من دهن
 وطيبه قال ابن عمر ثم جاء الله بالخير ولبسوا غير الصوف وكفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب
 بعض لذي كان يؤذي بعضهم بعضا من العرق ترجمهم عكرمة سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عراق کے رہنے
 والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے
 کہا نہیں لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہو نیک باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُس پر واجب نہیں ہے اور میں
 تم کو بتاتا ہوں کہ کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تھے کنبل ہنا کرتے تھے اپنے پیٹوں پر بوجہ
 لاتے تھے مسجد پر تنگ تھی چت اُسکی بھی تھی وہ تو ایک منڈو اتھا کچھ رکی شاخوں کا ایک بار
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگوں کو مکملوں میں پسینا آیا اور بدبو میں پسین
 ایک کو دوسرے کی وجہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بوجھ آئی آپ نے فرمایا اگر لوگو

یو کتب دنا من الاما فاستمع ولم یلغ کان لاجل خطوة عمل سنة احوسیا مہا و قیامہا
 اوس بن اوس ثقی سے روایت ہے سنائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص
 نہلاوے جمعہ کے روز اور نہلاوے رات یعنی بی بی سے صحبت کرے اسکو بھی نہلاوے آپ بھی
 نہلاوے پہر سویرے جاوے اور اول شام سے خطبہ پاوے اور پیل جاوے سوار نہ ہووے
 اور امام سے نزدیک ہو کر خطبہ سنے اور یہودہ بات نہ کہے تو اسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے
 روزوں کا اور شب بیداری کا **عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ان قال من اغتسل يوم الجمعة ومثل طيب مراته ان كان لها ولعین من ماء لم یثابہ شمل
 یقطر رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظة كانت كفلة لما ینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس
 كانت له نخل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو اٹکھو لگاوے اور اپنے کپڑے پہنے
 پہر لوگوں کی گردنیں نہ پہاندے نہ یہودہ باتیں کرے خطبے کی وقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہ
 کلمے جمعہ تک اور جو یہودہ بکے گا اور لوگوں کی گردنیں پہاندے گا وہ جمعہ اُسکے لئے ایسا ہوگا
 جیسے ظہر کی نماز **عن عائشة** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة
 ويوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل لمیت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے چار چیزوں سے ایک جانب سے دوسرے جمعہ کی واسطے
 تیسرے پچھریں لگا کر چوتھے میت کو نہلا کر **عن علی بن حوشب** قال سالت سکران عن هذا القول
 غسل و اغتسل قال غسل راسه وحبدہ **ترجمہ** علی بن حوشب نے کہا میں نے کچھول سے پوچھا
 (اوس بن ابی اوس کی حدیث میں ہے غسل اغتسل اسکے کیا معنی ہیں اوہنوں نے کہا وہووے
 اپنے سر کو اور بدن کو۔ سید نے بھی اسکے معنی ہی بیان کئے ہیں بعضوں نے کہا دونوں کے معنی
 ایک میں بعضوں نے کہا غسل کے معنی یہ ہیں دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہلاوے یعنی
 اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اور گیزا **عن ابن عباس** ہدیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قارب بدنة ومن راح في الساعة الثانیة
 ثم راح في الثالثة فكانما قارب كبشا اقرن ومن راح في الساعة
 الرابعة فكانما قارب جاجۃ ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قربیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة
 یسعون الذکر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہلا یا جمعہ کر دین جیسا پاکی

الجزء الثالث

پارہ تیسرا
بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الرجل یسلم فیومر بالغسل جو کافر مسلمان ہو اور اس کو غسل کرنا چاہیے عن قیس بن عاصم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اید الاسلام فامرونی ان اغتسل بماء وسدس ترجمہ قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے پیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن عثمان بن کلب** عن ابیہ عن جدانہ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اسلمت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک عنک شعر الکفر یقول اخلق قال واخبرنی آخر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا خرم معلق عنک شعر الکفر فاحتج ترجمہ عثمان بن کلب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سنا (کثیر سے) اُس نے کہا اُس کے رکبت کیونکہ اصل سب اس کا یہ ہے عثمان بن کلب اور کبھی نسبت کرتے ہیں داوا کیطیر تو اس کو عثمان بن کلب کہتے ہیں یہ راوی مجہول ہے سو ابوداؤد کے اور کسی نے اس سے روایت نہیں کی اور ابوداؤد نے ہی ہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اس کو ثقافت میں بیان کیا ہے کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کھامین مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالوں کو کا ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اس کے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال ڈال اور ختنہ کر

باب امرأة تغسل ثوبها الذی تلبسه فی حیضها عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض میں پہنتی تھی دھو دے یا نہ دھو عن معاذ بن عمار قال سألت عائشة رضی اللہ عنہا عن الخاء یصیب ثوبها الذی قالت تغسله فان لم یذهب اثره فلتغیره بشئ من صفرة قالت ولقد کنتم احیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثاً فجميعاً لا اغسل لی ثوباً ترجمہ معاذ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا اگر عافضہ کا خون کپڑے میں لگ جاوے انہوں نے کہا اس کو دھو ڈالے اگر اس کا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی زردی اسپر لگا دے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ

حضرت عائشہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو میں مین مین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دھوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑوں میں خون نہیں بہتا تھا جس کپڑے میں خون نہ لگا ہوا اس کا دھونا نہ دھو نہیں صرف اس خیال سے کہ حالت حیض میں وہ کپڑا پہنتا تھا کیونکہ عافضہ کا بدن اور سینا ناپاک نہیں ہے **عن عباد** قال قالت عائشة ما کان کاحدا انما الا ثوب واحد تمیض فیہ

نبی کریم ﷺ کا تو نہایا کرد اور اچھی سے اسے اہل باغ و بہشت میں رہنے کا حکم دیا کہ اب عباس کے کہا پہلے سے
لوگوں کو مالدار کر دیا اور سوا اکل کے اور کپڑے پہنے اور محنت بگلی (یعنی غلام لوطیوں کو کام لہنے لگے) اور یہی
ہی کشادہ ہوئی اور وہ جو پہنے کی ہوا ایک کو دوسرے پہنے ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی اس واسطے اب غسل میں اختیار کیا
غسل کرنا اولیٰ و لیکن واجب نہیں ہے عشرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ بها و نعت من غسل
فصل مترجمہ مدہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دون چھ کے تو تیزی) تو
نست کو لیا یا نزع کر لیا یا سنت کو لیا اور یہ غسل بھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ
سنن ابو داؤد کے بیس پاروں میں سے شکر ہے اس جملہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ نمبر آٹھ کے فضل اور انعام پر اعمادہ کر دے اللہ
تم لجن الثانی و تلوہ لجن الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۲	اگلی کی ہوتی چیز سے وضو کرنا	۶۳	جب مسجد میں نہ جادو	۸۲	ستحاضہ ہر نماز کے بعد وضو کرنا
۵۳	اگلی کی ہوتی چیز سے وضو لازم نہ ہوتا	"	جب نماز میں اگر نہ ہوا شروع کرے	۸۳	ستحاضہ بظہر کے وقت غسل کرے
"	خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے کا بیان	"	غسل تری دیکھنے سے بعد سو نیکے	"	ستحاضہ و ایک غسل کرے
"	دودھ پل کر کھلی کر نیک کا بیان	۶۲	سورت کو احتلام ہو نیک کا بیان	۸۴	ستحاضہ غسل کے بعد یا ام میں
"	اسباب میں رخصت کا بیان	۶۵	گتھاپانی غسل کے لئے کافی ہے	"	ستحاضہ ہر نماز کے بعد وضو کرے
۵۵	سوئیر وضو نہ ٹوٹے کا بیان	۶۶	غسل جنابت کیونکر کرے	"	ستحاضہ وضو کرنا بقدر اوجہ و رتھ کرے
۵۷	سجاست پر چلتا	۶۹	بعد غسل کے وضو نہ کر نیک کا بیان	"	زردی یا تیرگی بعد حیض کے بچو
"	نماز میں وضو ٹٹ جائیگا بیان	"	غسل میں سوسکے بال نہ کہوںات کرے	"	ستحاضہ وضو جامع درست ہے
"	غذی کے بیان میں	۷۰	جنب پناہ خطمی سے دھوے	۸۵	نفساں کا بیان
۵۹	جامع سے غسل کرنا	"	مرد وزن کے سچ میں پانی ہوا سکایا	"	حیض کا غسل اور خون دھونا
"	جنب کو پہرہ جامع کرنا	۷۱	حائضہ کے ساتھ کہا نا کہا نا	۸۷	تیسیم کا بیان
۶۰	جنب وضو کر کے جامع کرے	۷۲	حائضہ کو مسجد کو کچھ لہانا	۹۲	حضرین تیمم کر نیک کا بیان
"	جنب اگر غسل پہلے نہ لیا ہو تو کیا کرے	"	حائضہ ہر نماز قضا نہ لیا وے	۹۳	جنب کو اگر پانی نہ ملے تیمم کرے
"	جنب کہا نا کہا وے	"	حیض میں جماع کر نیک کفارہ	۹۴	جنب سوی میں تیمم کرے
"	جنب کو کہا نا وقت یا نہ وقت وضو کرنا چاہئے	۷۳	حائضہ سو غیر جامع سب کچھ کرے	۹۵	نظمی تیمم کرے
"	جنب نہانے میں دیر کرے یا نہ	۷۴	ستحاضہ حیض میں تانچوڑے	۹۶	تیمم اگر وقت میں پانی بے
۶۱	جنب کلام اللہ نہ پڑھے	۷۹	ستحاضہ ہر نماز کے بعد وضو کرے	۹۷	جمہ کے غسل کا بیان
۶۲	جنب صوفی کرے یا نہ	۸۱	ستحاضہ ایک غسل سے دو جامع کرے	۹۹	جمہ کرے غسل نہ کرے کی غصت

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے میں حیض کا خون لگا جائے تو کیا کرین تو یہ سب نے فرمایا جب تم میں سے کسی نے کپڑے میں حیض کا خون لگا جاوے تو اسکو چٹکیوں سے ملد یوسے پہر پانی سے دھو ڈالے بعد اُسکے کپڑے سے نماز پڑھے دوسری روایت میں یوں ہے حقیقۃً ثم اقویٰ حیضاً بالماء ثم الغسل یعنی کپڑے ڈال اسکو پہر پانی ڈال کر مل پہر دھو ڈال **عن** ام قیس بنت محسن تقول سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن من حیض یمکن فی الثوب قال حکمہ بضع واغسلہ بماء وسد ید ترجمہ ام قیس بنت محسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرین آپ نے فرمایا ایک لکڑی سے چھڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دھو ڈال ف خطاباً نے کہا لکڑی سے چھڑا نکھو اسواسطے کہا کہ وہ جاہوا خون چھٹ جاوے پہر پانی سے دھونے سے بالکل اثر جاتا رہے **عن** عائشہ قالت قد کان یکنی لاحدنا الدرع فیه تمیض فیه تصیدھا الجنابة ثم تری فیه قطرة من دم فتنصعب بریقھا ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اُسی کو حیض میں پہنچو اُسی میں جنابت ہوتی اگر کہیں اُس میں ایک قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تھوک لگا کر اسکو مل ڈالتی **باب** الصلوة فی کتوب الذی یمس بہ اھل فیه جس کپڑے میں اپنی بی بی سے جماع کرے اُسی کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے **عن** معاویہ بن ابی سفیان انه سال اختہ ام حبیبہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی یجا معھا فیه فقال نعم اذ المرید فیه اذی ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کپڑے سے نماز پڑھتے تھے جو پہنکر ان سے صحبت کرتے تھے ام حبیبہ نے کہا ہاں جب اُس میں سجاست معلوم نہ ہوتی **باب** الصلوة فی شعرا النساء عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرا او لحفاً ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شمار یا لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے ف شمار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے لحاف اور منو کی چادر کو کہتے ہیں۔ آپ نے اسواسطے ان کپڑوں پر نماز نہیں پڑھی شاید ان میں حیض کا خون لگ گیا ہو **عن** عائشہ ثلاثہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحفاً ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے ف یہ حدیث

فاذا اصابه شيء من دم بلبته بريقها ثم قصصها بريقها ثم حشمه مجاهد سے روایت ہے
 حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ایک ہی کپڑا تھا اسکو حیض کی حالت میں ہی پہنتے اگر سبز
 کہیں حیض کا خون بہر جاتا تو اسکو تھوک لگا کر لٹکتے ناخون سے ف کیونکہ وہ خون کا ٹڑا اور جھاہو
 ہوتا ہے تھوک لگانے سے تر ہو جاتا ہے پھر ناخون سے کرج ڈالو تو صاف ہو جاتا ہے عمر بیکار بنی بھی
 حدثتني جدتي قالت دخلت على ام سلمة فوسلتها امرأة من قريش عز الصلاة في ثوب للحائض
 فقالت ام سلمة قد كان يصيبنا الحيف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لجدتي
 ايا حيفها ثم تظهور فتنظر الثوب الذي كانت تغلب فيه فان اصاب الدم غسلا له وصليها
 وان لم يكن اصابه شيء تركناه ولم ينعذ ذلك من ان يغلب فيه وانما المشقة فكانت تلحظ
 تكون متمسطة فاذا اغتسلت لم تتركه منقذ ذلك ولكنها تحض على راسها ثلاث خففات فاذا اذا
 البلل في اصول الشعر دكته ثم افاضت على سائر جسدھا ثم حشمه بکار بن سحی نے کہا میری
 داوی حضرت ام المومنین ام سلمہؓ پاس گئی ان سے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے
 کپڑوں میں نماز پڑھنے کا ام سلمہؓ نے کہا ہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا تھا
 کہ حیض آیا کرتا پھرے رہتی جب پاک ہو جاتی تو ان کپڑوں کو دیکھتی جو پہنی رہتے اگر اس میں کہیں خون
 لگ گیا ہوتا اسکو دھو ڈالتی پھر انہیں کپڑوں میں نماز پڑھتی اور جو کچھ نہ لگا ہوتا تو چھوڑ دیتی اور انہی
 میں نماز پڑھا کرتے اور جس عورت کے بال گندے ہوتے وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کہو لیتی
 البتہ تین لب پانی کے لیکر اپنی سر پڑالتی جب تری بالوں کے جڑوں میں پہنچ جاتی تو ملتی ان کو پھر
 سامے بدن پر پانی بہاتی عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت امرأة تسأل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم كيف تصنع احدا اذا نبجها اذا رأت الطهر لتصل في قال تنظرف ان رأت فيه حوما فلتفر
 بشئ من ماء ولتضع الماء لتصل فيه ثم حشمه اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے میں نے سنا ایک
 عورت نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ہم عین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑوں
 کو کیا کرے ان میں نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ان کپڑوں کو دیکھ لیوے اگر ان میں خون لگا ہو تو مل ڈالو
 ناخون سے پیر دھو ڈالے پانی سے اور جہاں خون معلوم نہ ہو وہاں پانی چھڑک دے پھر انہی کپڑوں
 میں نماز پڑھے عن اسماء بنت ابی بکر انھا قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقالت يا رسول الله انا اذا اصاب ثوب بالدم من الحيضة كيف تصنع قال اذا اصاب
 احدا من الدم من الحيض فلتفر ثم لتضع بالماء ثم لتصل ثم حشمه اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے

چاہئے **عشر** ام قیس بنت محض انھا انت لما بن لها صغیر لم یأجل الطعم المالی رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم فاجلس رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی حجره فبال علی ثوبه فذاع لماء فذوه
 ولم یفسد ترجمہ ام قیس بنت محسن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تھا اور اپنی کہانا نہیں کہاتا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکڑ میں آپ نے اُس کو دین بٹایا اُس نے آپ کے کپڑوں پر
 پشیا کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اُس پر چڑک دیا اور اُس کو بیا نہیں ف یہ حدیث اور اسکے سوا
 بہت حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ چوڑی کا کہانا نہ کہاتا ہو اُس کا پشیا ایسا نجس نہیں ہے
 جس سے کپڑا دھونا پڑے صرف پانی چڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اس سلسلے سے عورتوں کو ضرور دُعا
 رہنا چاہئے کیونکہ وہ سمجھتی ہیں بچے کا پشیا بالکل نجس ہے بغیر دھوئے ہوئے پاک نہیں ہوتا اور
 دھونے کے وقت سونا ز قضا کر دیتے ہیں **عشر** لیلۃ بنت الحارث قالت کانت حسین بن علی
 رضی اللہ عنہ فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علیہ فقلت البس ثوبا و اعطنی اذلاک
 حتی یغسل قال انما یغسل من بول الا نثی ویضع من بول الذکر ترجمہ لیلۃ بنت الحارث سورت
 ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آپ پر پشیا
 کر دیا میں نے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہ بندھے دیجئے میں دھو ڈالوں آپ نے فرمایا لڑکی کے
 موت سے دھونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چڑک دینا کافی ہے **عشر** ابی السمع قال کنت
 اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان اذا اراد ان یغتسل قال ولنی فاولیہ قفانی فاستد بہ فاتی بجز
 او حسین رضی اللہ عنہما فبال علی صدرہ فحمت اغسلہ فقال یغسل من بول الجارية و یش من بول
 الغلام ترجمہ ابوالسمع راخانام آیا ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے (سے روایت ہو میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹ مو
 کر کپڑا جو جامین پیٹ مو کر کپڑا ہوتا اور آٹکے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پشیا کر دیا میں دھونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا لڑکی کا پشیا دھونا چاہیے
 اور لڑکے کے پشیا پر پانی چڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پشیا سب
 برابر ہیں **عشر** علی رضی اللہ عنہ قال یغسل بول الجارية و ینفع بول الغلام و ما لم یطعم ترجمہ حضرت علی رضی
 نے کہا لڑکی کا پشیا دھونا چاہیے اور لڑکے کا پشیا (دھونا ضرور نہیں) پانی اس پر چڑک دینا کافی
 ہے جب تک وہ کہانا نہ کھادے دوسری روایت میں ما لم یطعم نہیں ہے اور اس قدر زیادہ ہے قضا
 نے کہا یہ حکم جب تک ہو دو دن کہانا نہ کھاتے ہوں جب کہانا کھائے لگین تو دو دن کا پشیا دھونا

خلیفہ ہے اس وجہ سے محمد بن سیرین نے حضرت عائشہ سے تو سننا ہی نہیں اور جس سے سنا
 اسکا حال معلوم نہیں کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حاکم بن سعید بن ابی صدقہ سے سنا انہوں نے محمد بن سیرین
 سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے بیان نہیں کیا اور کہا میں اسکو ایک مدت ہوئی سنا تھا معلوم نہیں
 جس سے سنا تھا وہ ثقہ ہے یا نہیں تو اسکی تحقیق **باب** الرخصۃ فی ذلک عورتوں کے کپڑوں پر
 نماز پڑھنے کی اجازت **عن** میمنہ ان العنبر **صلی اللہ علیہ وسلم** صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض اعداء
 منہ وہی جلیض ہوا علیہ ترجمہ میمنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نماز پڑھی ایک چادر اوڑھ کر جبکہ ایک بی بی آپ کی اوڑھی ہوئیں تھیں اور وہ حایضہ تھیں
 یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اوڑھی تھیں اور کچھ تھیں سے آپ اوڑھے ہوئے نماز پڑھی
 تھے **عن** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل انا الی جنبہ وانا جلیض
 وعلی مرط وعلیہ بعضہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
 نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو میں تھی اور ایک چادر تھی کچھ میرے پر پڑھی
 تھی کچھ آپ پر **باب** المنی یصیب الثوب منی کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن**
 ہمام بن المنذر قال کان عند عائشہ فاحتلم فابصر نجا ریحہ لعائشہ **وہو** یغسل انزل الجنابة من
 ثوبہ او یغسل ثوبہ فاخبرت عائشہ فقالت لقد رايتنی وانا افركہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ترجمہ ہمام بن حارث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتا ہوں کہ میں نے حضرت عائشہ
 کی انگوٹھ لیا کپڑا دھوئے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عائشہ سے کہہ دیا وہ انہوں نے کہا تو نے
 یہ کہہ کر یہاں تا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسکو مل ڈالتی تھی یعنی کہرج ڈالتی
 تھی کیونکہ آپ کی منی گاڑھی ہوگی۔ اکثر علما کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑھی اگر ہو تو اسکا کہرج ڈالنا
 کافی ہے اور رقیق کو دھونا چاہئے اور بعض علما کے نزدیک منی پاک ہے جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی
 قول ہے **عن** عائشہ قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرج ڈالتی
 تھی پھر پانی کپڑے سے نماز پڑھتے تھے **عن** عائشہ تقول انہا کانت تغسل المنی من ثوب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثم اری فیہ بقعۃ او بقعۃ ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی تھی پھر وہیں ایک نشان یا کئی نشان آپ
 سے بچتے بن دیکھتی تھی **باب** بول الصبی یصیب الثوب اگر بچہ کا کپڑے پر مٹی یا گھاس کر دی تو کیا کرنا

سونا درست ہو باب الاذی یصیب الذین یخافون نجاستہما جائیکما بیان عن عمر رضی اللہ
 عنہما ابو اہیم بن عبد الرحمن بن عوف انہما سألتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 انی امرأتہ اطلت ذیلی وامشی فی المکان القذر فقال لہم سلمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یطہر ما بعدہ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ابو اہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا پلو
 بہت لمبا لٹکاتا رہتا ہے اور میں پلید مکان میں چلا کرتا ہوں ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا بعد اُسکے جو پاؤں زمین آتی ہے وہ اُسکو پاک کر دیتی ہے ف یعنی اُس پلید جگہ کے
 آخر پاؤں جگہ بھی آویگی وہاں بھی پلو لگیا پاک ہو جاوے گا جیسے پھلی جگہ سے ناپاک ہو گیا تھا اس حدیث
 بڑی آسانی عورتوں کے لئے نکلی عن امراء من بنی عبد الاشہل قالت قلت یا رسول اللہ ان
 لنا طریقاً الی المسجد منتنة فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدہا طریق ھٰی طیب منھا قالت
 قلت بلی قال فھذا بھذا ترجمہ ایک عورت نے بنی عبد الاشہل میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا راستہ مسجد میں جائیکہ غلط ہے تو ہم کیا کریں جب پانی بہت سے آپ نے فرمایا اُس سے
 اگے پہرہ کی پانچ راستہ یہی ہے پسے کہا ہاں آپ نے فرمایا پس یہ اسکا جواب ہے ف یعنی اُس راستے
 میں چلنے سے کپڑا پاک ہو جاوے گا جیسے پھلوں سے ناپاک ہو گیا تھا باب الاذی یصیب النعل
 جوتی میں نجاست لگ جاوے تو کیا کرے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
 وطئ احدکم بנعلہ الاذی فان التراب لہ طہر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی ف جوتی
 میں کسی قسم کے نجاست پہرہ جوتی سے پاک ہو کر زمین پر گر دیا وہ پاک ہو گیا اُسکو پنکڑ غازیٹ پر ہنا درست
 ہے بھی مذہب ہے علماء محققین کا عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال اذا طئ
 الاذی بنعلہ فھما التراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب تم میں سے کسی کے موزوں میں نجاست ہو جاوے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی حضرت عائشہ سے بھی یہی
 ہی روایت ہے باب الاحادیث من الغاسۃ یکن فی الثوب نجاست پہرہ کپڑے سے چلا کر پلیدی
 کا بیان عن ام حیدر العامریۃ انہا سألت عائشہ عن عرج مکیض یصیب الثوب فقال کنت مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا شعائرنا وقد القینا فوقہ کساء فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اخذ الکساء فلبسہ ثم خرج فصلی الغداة ثم جلس فقال رجل یا رسول اللہ ھذا لمعة من دم
 فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما یلہا فنبعث بها الی مصرونۃ فی دبر الغدۃ فقال غسلی

مَرْوِي عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ الْمَسْجِدَ فَقَصَبَ عَلَى بُولِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَأَخَذَ
 غَسْلَهُ وَكَانَتْ تَقْسِلُ بُولَ الْغُلَامِ تَرْجِمَةً لَهَا
 ابن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے دیکھا
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پیشاب پر پانی پڑا دیتی تھیں جب تک وہ کہنا نہ کہتا تھا جب کہنا نہ کہتا
 لگتا تو اسکو دھوئیں اور لڑکی کے پیشاب کو **باب** اور بچوں کے **باب** الارض یصیبھا البول زمین پر پیشاب
 پڑھا وہ تو کیا کرنا چاہتی **عن ابی ہریرۃ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں
 فصلی قال ابن عبد البر کتبتین شرف قال اللہم ارحمہن ورحمہن معنا احکما فقال النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم لقد تجرت واسعا ثم لم یلبث ان بال فی ناحیة المسجد فاسرح الناس الیہ ففہا حم السبب
 صلی اللہ علیہ وسلم وقال فما بعدتہ میسر فیہ لم یبعثوا معیشرا صلی اللہ علیہ وسلم ما اوقال ذنوبا
 من ماء ترجمہ الی ہریرہ سے روایت ہے ایک اعرابی مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیٹھے ہوئے تھے اُس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا یا اللہ رحمہ کر محمد پر اور مجھ پر اور کسی پر چارے ساتھ
 رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کسادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب
 کو شامل تھی اسکو خاص کر دیا دو آدمیوں سے) تھوڑی دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک کونے میں مسجد کے
 اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اسکے منع کرنے کو نیکو یا نکلنے کو) آپ نے لوگوں کو منع کیا
 اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے کا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اس پر تو ایک ہی جگہ گندی
 ہوئی یا پیشاب رکھنے سے اسکو کچھ عارضہ ہو جاوے گا اور فرمایا تم اس واسطے بھیج گئے کہ تسانی کر دو گو
 پر اور اسلئے نہیں ہو کہ دشواری کر دیا ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہا دو وہ فیضین کی روایت میں
 ہے آپ نے اسکو پھیلایا اور کھاسجد میں پیشاب پانیخانہ کے واسطے نہیں بنی ہیں وہ تو اللہ کی یا لکھ
 اللہ عز و جل نے آپ کے واسطے بنائی گئیں ہیں **ت** دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا
 وہاں کی مٹی اٹھا کر پھینک دو اور اسجگہ پانی بہا دو مگر یہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا **باب** طہی الارض اذا یسبست زمین سوک کر پاک ہو جائے ہے۔
عن ابن عمر قال کنت فی المسجد فوجدت فی الارض بولاً فقلت فی شاة فابعدت
 روایت الدلیل بولی فی المسجد فوجدت فی الارض بولاً فقلت فی شاة فابعدت
 بیت جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رات کو مسجد میں راکر اور میں جو ان مجرہ ہوتا اور کتے
 تہے جاتے مسجد میں پیشاب کرتے تھے کوئی ان پر پانی نہ بہا تھا **ف** اس حدیث میں معلوم ہوا کہ زمین میں
 اگر پیشاب وغیرہ پڑ جائے پھر وہ زمین سوکھ جاوے تو پاک ہو جاتی ہے اور یہی معلوم ہوا کہ مسجد میں

علیہ السلام الصدقة قال فهل ملو غیرها قال لا الا ان یطوع فادبر الرجل وهو یقول والله لا ازید
 علی هذا ولا انقص فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم افعل ان صدق تر جمہ طلعہ بن عبد اللہ روتہ
 ہر ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بجا کارہنے والا تھا بیکٹ ہے عرب میں اس کے سر کے بال پڑن
 تھے اس کے آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تھی پر بات سمجھ میں نہ آتی تھی یہاں تک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
 ہوا کہ سلام کو پوچھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں میں رات دن میں اس
 کی پوچھا اس کے سوا اور کچھ نماز کے اپنے فرمایا نہیں مگر نفل اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
 واجب نہیں ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہر اکثر علماء محققین کا **ف** راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس کو رمضان کے روزی بتلائے اس نے پوچھا اس کے سوا اور بھی کوئے روزہ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر
 نفل راوی نے کہا پھر آپ نے اس کو روزہ بتلائی اس نے پوچھا اس کے سوا اور بھی کوئے صدقہ مجھ پر ہے آپ نے
 فرمایا نہیں مگر نفل اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہیں ہے سنت ہے **ف** راوی نے کھا پھر
 شخص پیچھے دوڑ کر چلا اور کھڑکھا قسم خدا کی میں نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم اپنے فرمایا اگر کچھ کہتا ہے تو مراد پائی۔ دوسرے
 روایت میں ہے اگر کچھ کہتا ہے تو مراد پائی قسم میرے باپ کی دخل ہوگا جنت میں قسم میرے باپ کے اگر کچھ کہتا ہے
ف خطاب نے کہا شاید یہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہا کی یا قبل ہے کے ورنہ دوسری حدیث میں ہے بت
 قسم کھاؤ اپنے باپ وادوں کے جس شخص کو تم میں سے قسم کھانا منظور ہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کھاوی یا چاہے
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کھانا شرک نہیں ہے بلکہ جب خدا کی مثل اپنے بزرگ جا کر قسم کھاوی
 تو شرک ہوگی جیسے اس نے میں بعض لوگوں کو اللہ کی قسم کھانی میں کچھ پاک نہیں ہے پر میری قسم کھانی میں بڑی احتیاط
 کرتے ہیں یہ لوگ وحقیقت مشرک ہیں اور مطلق غیر اللہ کے قسم کھانا کیونکر شرک ہو سکتی ہے جب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کھاتے البتہ جب سرے حدیث میں آپ نے سوا خدا کے اور چیزوں
 کی ساتھ قسم کھانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہو گئی **باب** المواقیف نماز کے وقتوں
 کا بیان **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جبرائیل علیہ السلام عند
 البیت مرتین فصلی فی الظہر حیز زالت الشمس کانت قدر الترات وصلی بے العصر
 حیز کان ظلہ مثله وصلی بے یغنی للغرب حیز افطر الصائم وصلی فی العشاء
 حیز غاب الشفق وصلی بے الفجر حیز حرم الطعام والشراب علی الصائم
 فلما کان الغد وصلی بے الظہر حیز کان ظلہ مثله وصلی بے العصر
 حیز کان ظلہ مثله وصلی بے المغرب حیز افطر الصائم وصلی بے العشاء

حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی کراہت کی مگر
حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب سالتاب کو کم قی اس واسطے کہ نبی پھر اس ولایت کو مسند کی ساتہ بیان کرنا شروع کیا
عروہ فی کہا بشیر بن ابی سحوب سے سننا کہ کہتے تھے میں نے ابو سحوب سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تھے حضرت جبریل اتری اور اوہنوں نے مجھے نماز کی حالت بتلایا میں نے اونکو ساتھ نماز پڑھی پھر اونکی ساتھ
نماز پڑھے پھر اونکی ساتھ نماز پڑھے پھر اونکی ساتھ نماز پڑھی اور انکی ساتھ نماز پڑھی اپنی شمار کیا پانچ نمازوں کا
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ظہر کے نماز پڑھی آفتاب ڈھٹے ہی اور کچھ دیر کے جب گرمی کی شدت ہوئی
اور میں نے دیکھا آپ کو عصر کے نماز پڑھوئی اور آفتاب بلند تھا سفید دس میں زردی نہیں آئے تھے آوی عصر کی نماز سواپ
کر ساتھ فارغ ہو کر ذوالکلیفہ میں پہنچ جانا آفتاب ڈھٹے سے پہلے **ف** حالاکہ ذوالکلیفہ دو فرسخ ہے مینوسی یعنی جبریل **ف**
اور مغرب کی نماز پڑھتے آفتاب ڈھٹی ہی اور عشا کی نماز پڑھتے جبکہ دن میں آسمان کے سیاہی جاتی اور کبھی عشا میں بکری
لوگوں کے جمع ہونی کی لہی اور فجر کی نماز پڑھتے اپنا سیکر میں ایک بار روشنی میں پڑھی مگر بعد اسکو آپ ہمیشہ اندھیری میں پڑھا
رہے یہاں تک کہ وفات تک آپ نے کبھی رات میں نہیں پڑھی **ف** ایک بار آپ نے روشنی میں پڑھ دی بیان جواز کے لیے پھر شیعہ
افضل وقت میں پڑا کیے **ع** ابو موسیٰ سے اسناد اسناد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ید علیہ شیا حلتہ ام بلالہ افاقم
انفس حین نشو الفجر فلی حین کان الرجل لا یعرف وجه صاحبہ او ان الرجل لا یعرف من تحت ثوبہ فم امر بالانکسار
فاقام الفجر حین کانت الشمس حلتی قال القائل انتصف النکاح وهو اقل من بلالہ افاقم العصر التمسیر فیضا تنفع
وامر بلالہ افاقم المغرب حتی غابت الشمس وامر بلالہ افاقم العشاء حین غابت الشفق فلما کان من العشاء صلی الفجر
وانصرفت فقلنا اطلع الشمس فاقام الظہر فی وقت العصر لکن کان فیما ولما صلی العصر قد انصرفت الشمس
قال امی صلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء لکن لیل ثم قال ای السائل عن وقت الصلوات
الوقت فیما یزید بن مکر حمیہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے وقتوں کا) پوچھا آپ نے
جواب دیا اور بلال کو حکم کیا پھر نماز پڑھی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دو رکعت کو نہ پہچان سکتا یعنی اور کابو نہ
نہ پہچان سکتا اندھیری کو جب سے (یا پھر پھلو میں جو شخص تیرا دس کو نہ پہچان سکتا پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں نے قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈھل گیا یہاں تک کہنے والی نے کہا کیا دیکھ کر ہو اور آپ خوب جانتے تھے یعنی آفتاب ہتی ہی نماز ظہر کے شروع کی یہاں
تک کہ بعض لوگوں کو شجہ ما دو پھر بہت کچھ پوچھ کر لے پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں نے قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید تھا
پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں نے قائم کیا مغرب کو جب آفتاب دُوب گیا پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں نے قائم کیا عشا کو جب شفق دُوب
گیا جب دھڑلہ ہوا تو آپ نے فجر کی نماز پڑھے بعد فرغت کریم کہتے تھے کیا آفتاب نکل آیا آپ نے دو رکعت فجر کی نماز آخرت
پڑھی تعلیم کیوئے (اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت پہلا دو عصر کے پڑھی تھو اور عصر دس وقت پڑھی جب تک نہ گیا

الثالث لللیل وصلی فی المجلس فاستقر ثم التفت الی الخصال یا محمد اھذا وقت الہدایہ من قبلک
 الوقت ما بین ہذین الوقتین ثم رحمہ ابن عباسؓ ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امارت کے
 میری جبریل نے خانہ کعبہ میں دوبارہ تو آپؐ کی حضرت جبریل علیہ السلام کے پیچھے پڑھو یا ایک بار عجب الرحمن
 بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت میں گذرا اور کسی پیچھے پڑھنا ثابت نہیں ہی **ف** تو نماز پڑھی طھر کے کعبہ
 پہل گیا اور سایہ جوئی کے قسم کو برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اور سکا اوس کو برابر ہوا **ف** یعنی ایک مثل کے بعد
 اسے صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہی **ف** اور نماز پڑھی مغرب کے جس وقت روزہ دار روزہ کو ہوتا
 ہو اور نماز پڑھی عشا کی جب شفق غائب ہو گئی **ف** یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی آگئی **ف** اور نماز پڑھی فجر کی جب
 دار کو کہا نا پڑنا حرام ہو جاتا ہو یعنی صبح صادق کی نکلتی ہے پھر دوسری روز نماز پڑھی طھر کے جب ہر چیز کا سایہ اوس کو برابر
 ہوا **ف** یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہو گیا سایہ صلی سمیت اور **ف** اور نماز پڑھی عصر کے جب سایہ ہر چیز کا ٹوٹا
 ہوا اور نماز پڑھی مغرب کے جب روزہ نہ نہ کہوت ہی اور نماز پڑھی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑھی فجر کی شہر میں چکر
 طرف متوجہ ہوئی (حضرت جبریل علیہ السلام) اور کھایا محمدؐ بھی وقت ہی تیری پہلے اور پھر فجر کا اور نماز کا وقت ان دونوں
 وقتوں کے درمیان میں **ف** ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام فی سب نمازوں کو اول وقت پڑھا دوسری روز آخر وقت
 اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور ختم معلوم ہو جوی **عن ابن شہاب** ان عمر بن عبد العزیز کان قاضیاً لعلہ من فاضل
 العشرینا فقال لہ عروۃ بن الزبیر اما ان جبریل علیہ السلام قد اخبر محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بوقت الصلوۃ
 فقال لہ عمر احمہ ما تقول فقال عروۃ سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابی مسعود کان اتصالاً یقول
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی بوقت الصلوۃ فصلیت معہ
 ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ بحسب ما بعد خمس صلوات فی آیت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر حین تزل الشمس وریما اخذ حاجین تشد الحرام وریا یدعی العصر الشمس ترفعہ
 بیضاء قبل ان تدخا الصفرۃ فیضع الرجل من الصلوۃ فیاخذ بالحلیفۃ قبل غروب الشمس ویصلی المغرب
 حین تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود کافق وریما اخرها حین یجمع الناس ویصلی الصبح حین یطلع
 ثم صلی معہ اخبر فاستقر ما کان صلاتہ بعد ذلک التعلیل حتم مات لم یعد الی ان یسفر ثم رحمہ
 ابن شہاب ہی روایت ہی حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منیر پڑھیں جوئی تھے انہوں نے عصر کی نماز میں دیر کر عروہ
 بن ہریرہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں حضرت جبریل علیہ السلام فی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن عبد العزیز نے
 کہا بھلا کہہ **ف** عمر بن عبد العزیز کو شبہ ہوا اس روایت میں کیونکہ عروہ نے اوس کو بلا سند بیان کیا یا یہ شبہ ہوا کہ
 کہیں روایت ضعیف ہو یا یہ شبہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا توشہ ثابت ہوا میں قبلے

یا شام ہو گئی اور مغرب میل شفق قلب ہوتی ہے اور اس وقت کو کسی بڑی پھر فرمایا کہاں ہو وہ شخص جو نماز کو اوقات
 پوچھتا تھا وقت نذر کیے چمن ہر ف ایک روز نماز کے بعد بنائیں اہل وقت پڑھیں دوسرے روز سب سے وقت پڑھیں تا
 لوگوں کو نماز کی وقت کا ابتدا اور تمام معلوم ہو جاویں۔ اہل علم کیوں سطر تھا پھر کچھ آپ نے فجر و شنی میں نہیں پڑھے نہ ظہر کی
 تاخیر کے اس قدر عصر کے مغرب کے کھا ابو داؤد نے سنایا بن موسیٰ نے عطا سی انہوں کو جابر سے انہوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب میں ایسا ہی روایت کیا کہ ایک نماز پڑھی عشا کی تھائے رات تک یا نصف رات تک اور ایسا
 روایت کیا ابن ہریرہ نے اپنے آپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ**
وسلم انه قال وقت الظہر ما تحضر العصر وقت العصر ما تصغر الشمس وقت المغرب ما یسقط نور الشمس و
 وقت العشاء ان یضئ لللیل و وقت النجوم تطلع النجوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نہ ڈوبے اور مغرب کا وقت جب تک
 ہے کہ کائنات کے روشنی نہ جاوی اور عشا کا وقت نصف شب تک ہے اور فجر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نکلے **باب**
 وقت صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کیف کان یصلیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتوں کا بیان اور کیوں کر
 آپ پڑھتے تھے اور کاجواب تھا اوس میں ملے وقت کا بیان تھا اوس کے اول اور آخر کا اوقات متوجہ کا بیان ہوتا ہے
 جزق قون من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتی تھے اور اون وقتوں میں نماز پڑھنا افضل ہے **عن محمد بن عمر**
بن الحسن قال سالت جابرًا عن وقت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظہر بالمہاجرین والعصر
 الشمس حبیبة والمغرب غریب الشمس العشاء اذا اکتل الناس عمل واذا اقلوا اخر الصبح یصلی ترجمہ محمد بن عمر بن حسن
 روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ظہر کے
 نماز دوپہر ڈھیر تھیں اور عصر کی نماز اوس وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب میں جان ہوتی تھے یعنی اوسکو تیزی اور حرارت باقی
 ہوتی تھی اور مغرب کے نماز آفتاب ڈوبی ہی پڑھتے تھے اور عشا کی نماز جب آدمی بھٹ ہوتی تھی تو جلدی پڑھتے تھے اور جب
 کہ ہوتے تھے تو دیر میں پڑھتے تھے اور سب کو اندھیری میں پڑھتے تھے **عن ابو ہریرہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصلی الظہر اذا اذلت الشمس یصلی العصر اذا لیل الذہب الى اقصر المدینة ویرجع الشمس حبیبة ونسید المغرب
 وکان یصلی تاخیر العشاء الثلث اللیل قال ثم قال الشطر اللیل قال وکان یرکع النعم قبلھا والحديث بعدھا
 وکان یصلی الصبح واما غیرہا فاجل اللہ کان یصلیہا وکان یقرؤ فیہا من السنین الى المائۃ ترجمہ محمد بن ہریرہ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ظہر کی جب آفتاب ڈوب جاتا اور نماز پڑھتے تھے عصر کے اوس وقت کہ ہم میں کہ
 کوئی آدمی مدینہ کے کنارے پہنچ کر آ جاتا اور آفتاب نہ ہوتا دیر صاف اور تیز تھا اور بھول گیا میں فجر کی اور عشا کی دیر
 کرتی ہیں انکو بات تھا تھائی رات تک کہ کسی آدمی سات تک اور بڑا جاتے تھے آپ نے کو عشا کی نماز سے پہلے **ف**

کی آگ صرف جنگ خندق میں آپؐ کی مدینہ منورہ کے گرد خندق کہوئی تھی آپؐ لشکر صحابہؓ اس میں تھوڑا اور کھارواں سکی رہی تھی
بیشب اگرچہ آپؐ کی پہلی کمی نماز میں تھا ہر گزین ظہر عصر مغرب ہر آپؐ کی اون سب کو عشا کی وقت میں پڑھا۔ کلام اللہ میں
حافظوا علی الصلوٰۃ والصلاۃ الوسطیٰ و قواموا اللہ قالہ تفسیر محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ کی نماز پر اور کھڑے ہو
الکھو اس طرح چپ چاپ یا حضورؐ خوش سے۔ علما کا اختلاف ہو کہ صلیب الوسطیٰ بیچ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہو۔ اکثر کہ نزدیک
عصر کی نماز تصور ہے جیسا اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے اور بعضوں کہ نزدیک فجر کی نماز مراد ہو اور بعضوں کے نزدیک مغرب کی
اور بعضوں کہ نزدیک عشا کی اور بعضوں کے نزدیک ظہر کے غرض ہر محل میں اسوۃ مطہرہ ہر نماز کو صلوٰۃ الوسطیٰ سمجھیں اور ہر جگہ
سکی حفاظت کہیں عن ابی یونس موالشطنہ قال امرت فی انکتابہا صلیباً و قالت اذا بلغت حدہ کا تہ
فادہ حافظوا علی الصلاۃ والصلاۃ الوسطیٰ ظاہر تھا بلغتھا اذ انتھا فاملت علی حافظوا علی الصلاۃ والصلاۃ
الوسطیٰ و صلاۃ العصر قواموا اللہ قاتین شتم قالت عائشہ سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ محمدؐ ہے
یونس مولیٰ حضرت عائشہ کہ کہتے ہیں محمدؐ حضرت عائشہؓ کی ایک کلام اللہ سمجھنے کا حکم کیا اپنے اسوۃ مطہرہ اور کہا جب تو اس آیت پر پہنچ
حافظوا علی الصلوٰۃ والصلاۃ الوسطیٰ تو مجھے خبر دینا جب میں اس آیت تک پہنچا تو میں نے اون سے کہا انہوں نے کہا یوں کچھ
حافظوا علی الصلوٰۃ والصلاۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر محافظت کرو نمازوں کی اور بیچ والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پھر حضرت عائشہؓ
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اس سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز نہیں ہے اور کوئی نماز ہی
عزید بن ثابتؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل الظهر بالانحاجۃ ولہ یکب یصل صلاۃ عائشہ علی
اصحابہ وسلم اللہ علیہ وسلم منھا فقلت حافظوا علی الصلاۃ والصلاۃ الوسطیٰ قال ان قبلہما صلاۃین بعدھا
صلاۃین ثم رحمہ یدین ثابتؓ روایت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دیکھ کر پڑھا کرتے تھے اور یہ نماز سب لوگوں پر
نمازوں کے دیا وہ غرض ہے اس وقت یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوٰۃ والصلاۃ الوسطیٰ (تو صلوٰۃ وسطیٰ ظہر کے نماز تھری) زید
نے کہا یہ وسطیٰ اسوۃ مطہرہ کی اس سے پہلی دو نماز میں ہیں ایک شام دوسری فجر اور اس کے بعد دو نماز میں ہیں ایک عصر دوسرے مغرب
عزید بن ثابتؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أدرك من العصر کعبۃ قبل ان تغرب الشمس فقد أدرك ومن
أدرك من العصر کعبۃ قبل ان تطلع الشمس فقد أدرك ثم رحمہ یدین ثابتؓ روایت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص عصر کے ایک کعبہ پہنچے پہلی پہلی کعبہ پہنچے اور جو شخص فجر کی ایک کعبہ پہنچے پہلی پہلی کعبہ پہنچے پہلی پہلی کعبہ پہنچے پہلی پہلی کعبہ پہنچے
کوفہ میں فجر اور عصر دو نماز میں اور بھی چار دیکھئے نہ تھا۔ اس حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت آفتاب دو تہ تک ہوتا ہے پھر مغرب کا
وقت شروع ہوتا ہے اگر بعد آفتاب کے نزدیک پہنچے ہے اور غروب تک پہنچے ہے اگر آفتاب میں مدی نماز کو سفید و صاف اور بلند
رہی۔ ابو حنیفہؒ نے عصر کی نماز میں اس حدیث سے اتفاق کیا ہے مگر فجر کی نماز میں خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی تھی
وہ اس قابل نہیں ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اس سے روا رکھی جاوے اسوۃ مطہرہ کو اس باب میں اپنا حکم قول ترک کرنا اور بیچ پر

گرمی کی شدت ہو نہاد کو شہنشاہی دقت پڑے ہو **عمر ابن ابی بکر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذ انشد الحمد فابعدوا عن الصلاة فان شدة الحر من في جحيم ثم رحمه ابو بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب گرمی بہت ہو تو نہنشاہی دقت نماز پڑھو کیونکہ اگر کسی کے شرارت جہنم کے وبال سے ہو **ف** بعضوں نے اسکو معنی دیا اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت میں مصححین نے جہنم کی آگ کی شکایت کی پروردگار سے میری بعض اجزا بعض کو کہا گئے (شدت گرمی کو اور گہمت سے) پروردگار نے اسکو اجازت دی دوسانے کے ایک جاری میں ایک گرمی میں جاری میں مانس اندلیتی ہے اور گرمی میں باہر لیتی ہو۔ بعضوں نے کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہے یعنی دنیا کی گرمی جیسے جہنم کا ایک لمونہ ہے اس وقت میں نماز پڑھنے کو آگے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز میں خشوع نہیں ہوتا۔ ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کی شدت میں ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے اور مکمل تکمیل کے مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے اس لیے کہ حدیث میں مقصود یہ ہے کہ نسبت دوسری کیچھ بندک مجاوی اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہے تو دوسری کی نسبت کیچھ نکلی ہو جاتی ہے یہ بخین غرض کہ بائیس بندک ہو جاوی وہ تو شام تک بھی نہیں ہوتی البتہ دوسری رات کو بعد ہو جاتی ہے **عمر جابر بن سمرہ** نے انہی کا بیان کیا کہ اذ حضرت الشمس تشرحمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہلال بھاؤان دیا کرتی تھی ظہر کے جاقب بڑھ جاتا **باب** وقت العصر نماز عصر کا وقت **عمر ابن مالک** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر الشمس من بعد ان تفتت حیاة ویدخل الظل الی العوالی والشمس من تفتت تشرحمہ ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور بلند نہ ہو تا تھا اور آدمی غار عصر کی پڑھ کر عوالی کو جاتا روٹان پھوچ جاتا صحیحین اور آفتاب بلند ہوتا **عمر النعمی** قال والعوالی علی مبلین اور ثلاثہ قال واحسبہ قال وابتعد تشرحمہ ہر نے کہا عوالی درینہ سو ویسل میں ابین میل میں رادی نے کہا شاید جا ویسل بھی کہا **ف** عوالی اول قریون کو کہتے ہیں جو درینہ بلند یوں پر واقع ہیں صحیحین میں ہے کہ وہ درینہ سو جا ویسل پر ہیں یا ننداسلی مجملہ الجار میں ہے کہ عوالی میں قریب سے قریب جو قریب وہ جا ویسل آکر اور دوری دور بخد کی طرف آہٹ میل پر **عمر عائشہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس جیسے تھا قبل از ظہر تشرحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کے دور دور چھ مینے درو اور دن پڑھتے تھے **ف** اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے **عمر ابن شیبان** قال قد منعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ منۃ فکان یصلی العصر امد الشمس من بعد ان تفتت تشرحمہ ابن شیبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ دیر کرتے تھے عصر پڑھنے میں جب تک آفتاب سفید اور صاف رہتا **ف** یہاں تک کہ زمین کیچھ تابت نہیں ہے **عمر علی بن ابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق جئنا فی صلوۃ الواسطی صلوۃ العصر الا اللہ یموتہم وھو ھم قال** تشرحمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی دوسرا دیا روکن یا سکو نہ ہونے کا فزون فی صلوۃ الواسطی عصر کی نماز سے بھر دیوی اللہ کی گہر دن کو اور قرون کو جہنم

رہی یا سلی حالت پر پہنچی جب مغرب میں دیر گزین کے ناز و پیش آنی تک **باب** وقت اعتشاء الاخریٰ عشا کی
 کا وقت **عن النعمان بن بشیر** قال انا علم الناس بوقت هذه الصلوة صلاة العشاء الاخریٰ کان رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا السقطی القمری الثالثہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت میں خوب بانٹا ہرن عشا کی غنا
 کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات گئے اسکو پڑتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند دوتا ہے **ف**
 یغزوی کبیرت تخمیناً **عن عبد اللہ بن عمر** قال مکشادات **عن** انتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة
 العشاء فخرج الیما حیدر جب ثلث اللیل وبعده فلاندری سے مشغول ام خیر خالک فقال جین خیر انتظر
 هذه الصلوة لولا ان تنقل علی امتی لصليت ثم هذه الساعة ثم امر المؤمن فاقام الصلوة ترجمہ عبد
 بن عمر سے روایت ہے ایک رات کو ہم میٹر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتی ہوئی عشا کی ناز و پیش آپ کے تہا ہی
 رات پر یا کچھ زیادہ معلوم نہیں آپ کے کام میں مشغول تھو یا یونہی دیر کے جب آپ نکلے تو آپ نے فرمایا تم انتظار کر رہو میں
 ناز کا الزمیری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں اس وقت یہ ناز پڑا کرتا پھر آپ فی حکم کیا موزن کو اس نے تعبیر کرنا دے
عن معاذ بن جبل یقول بقینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ العتمة فنا حترتہ نظر الظان انه لیس بخارج
 الغائل منا یقول صلی فان اکلک حترتہ **عن** النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا له کما قالوا فقال لهم اعمقوا هذه
 الصلوة فانکم قد فضلتم بها علی ظلم الامم ولم تصلوها قبلکم ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی ناز میں اپنے دیکھی بیات تک کہ گسینی سمجھا اپنے نکلیں گے اور کسیر کھا آپ پر چوکرم اس حال
 میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کلر لوگوں نے جیسا کھ رہی تھی آپ بے کھا اپنے فرمایا دیر کر کی پڑھو سن رکھو تم اس ناز کی جو
 فضیلت دیر گئی سب امتوں پر کہے آتے تھے تمہاری پہلی اس ناز کو نہیں پڑا **عن** اوسمید اللہ عتمة قال صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العتمة فلم یخرج حتی مضی فخر من شط اللیل فقال خذوا مقامکم فاخذوا مقامہا
 فقال الناس قد صلوا ولخذوا مضاجعہم وانکم لرتن الوا فی صلوۃ ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعیف
 وسقم السقیم کا غرت هذه الصلوة الشطر اللیل ترجمہ ابی سعید رضی سے روایت ہے ہم نے ناز عشا کی پڑھنا چاہی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلے جیانتاک کہ آدھی رات کو قریب گزری بعد اس کے کلر اور فرمایا اپنی اپنی جگہ پر
 رہو ہم میں میٹر رہی تھیں اپنے فرمایا لوگوں نے (یعنی اور بندوں نے خدا کو سوا اس کے ناز پڑہ لی اور اپنی سونے کی جگہوں میں
 سو کر اور تم ناز ہی میں سو گے جب تک ناز کا انتظار کرتی ہو گے اور اگر مجھ ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہو تو یہ
 اس ناز میں دیر کرنا اور رات تک **باب** وقت الصبح فجر کا وقت **عن عائشہ** انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یصلی الصبح فیہ فصر النساء وملتفقاً بمر وطعن ما یخرج من العنق ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑتے تھے فجر کی ناز بعد اس کی عورتیں ناز سے فارغ ہو کر بیٹھتی تھیں چادر میں لپیٹ کر ہو چھانی نہ بائیں نہیں

کرنا چاہی عنہ علامہ زبیر علی جمیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ نماز میں صلوٰۃ کا ذکر کرنا
 فضیل الصلوٰۃ و ذکر ما فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول تلا الصلوٰۃ المناقیز تلا الصلوٰۃ المناقیز تلا
 صلوٰۃ المناقیز جملہ صلوٰۃ صغیرہ و کبیرہ کی بات بیز قوی شیطان و علی قوی الشیطان قام فطر بعا
 لاین کر اللہ فیہ الاقلید لا کر حمہ علامہ بن عبد الرحمن بن ابی نعیم نے فرمایا کہ اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 جب نماز سے فارغ ہوئی تو ہم نے ذکر کیا کیا نماز اول وقت پڑھ کر کیا انہوں نے ذکر کیا اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا اپنی جتنی یہ منافقون کی نمازی پڑھنا مقنون کی نماز ہے بغیر قوم میں سے کوئی بیٹا ہر جب اپنا بیٹا ہو
 اگلی اور شیطان کر دو نوچوٹوں کے بیچ میں آ جاویں یا اس کی جو چوٹوں پر ہو **ف** خطاب نے کہا علما نے اس کا دلیل میں اختلاف کیا یہی
 جھوٹوں کہا یہی حقیقت شیطان غیب کی قوت اور ظہور کی قوت اپنا رآفتاب پر کہہ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اوسکو واقع
 ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنی ہو مخالفت ہوئی تبصروں کے کہا شیطان (جو چوٹوں سے مراد اوسکی قدرت اور طاقت ہے) جتنی
 وہ اس وقت منکون پر قدرت اور طاقت کہتا ہے کہ اوس آفتاب کو سجدہ کرتا ہے تبصروں کے کہ اسکی جو چوٹوں سے مراد اوسکی تابعدار
 جو آفتاب کو بچتے ہیں **ف** اوس وقت کھڑا ہو اور چار ٹکریں لگا لیں یا چار ٹونجیں لگا لیں **ف** جس پر بندہ ہو گدین کے پلے
 لگا تا ہے پس میں جسے تانہیں لیا ہے دو سجدوں کو پس میں نے کھڑے ہو گیا ایک ہی سجدہ ہو چاد کہتوں میں چار سجدے ہو **ف**
 اس کی یاد نہ کری اور میں اگر تہی **ف** جلدی کرو و جہ اور بی غنتی سے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لکنہ فتوتہ صلوٰۃ العصر کانتا و ذکر اہلہ و مالہ کر حمہ عبد ربہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جس شخص کے عصر کی نماز جاتی ہو **ف** میں آفتاب زندہ ہو دی یا دوت بے **ف** گویا اوسکی لوگ تباہ ہو گئی اور اوسکا
 مال لٹ گیا **ف** میں جتنی مصیبت اس میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسی ہی نماز عصر کی نماز فوت ہوتی
 میں بھی اوس سے بچے اور اوسے آدمی سے روایت کیا عمر حاتی رہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہو پ زندہ ہو جاوے **باب**
 وقت المغرب مغرب وقت **عن** ابن مالک قال کنا فی المغرب مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم فی فیری حدیثا من ضعیفہ
 کر حمہ ابن مالک سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیرا تھی تو کھڑے ہو کر
 کی جگہ کھڑی رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع المغرب شمس انوارا جاجا جبھا
 کر حمہ ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر آفتاب غیبی ہو گیا اور کہا نہ اوسکے منہ میں جب عبد اللہ قال لکنہ
 ابلیس خانیا و عقبہ بن مرثد علی صلا المغرب الیہ ابو یوسف فقال احذوا الصلوٰۃ باحقہ فقال شغلنا قال استمعوا
 اعلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکنہ صلا المغرب الیہ ابو یوسف فقال احذوا الصلوٰۃ باحقہ فقال شغلنا قال استمعوا
 اہل کو قصہ آئے اور عقبہ بن مرثد نے کہا کہ ہم کو حکم تھا کہ ہم انہیں مغرب میں لے کر آوے کہ ہم نے کہا یہ کیا نماز ہے عقبہ نے
 کہا ہمارے یہ کیا ہو رہا ہے کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتی تھے ہمیشہ میری بہتری سے

معہم ما قبل القبلة ترجمہ بیصرین قاص سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جگہ پر ایسی سر زمین
 جو نماز دیرین پر میں گئے وہ نماز تھاری کی فائدہ ہو گئے رکھو تم اپنے نماز اول وقت پڑھ چکے ہو گے اب انکو ساتھ چڑھتی ہو میں
 فرما ہو گا اور ان پر وبال ہو گے دن کو ساتھ نماز پڑھا کرنا جب تک وہ قبل کے طرف نماز پڑھیں **باب فی بیان**
عز صلوۃ اولیہا جو شخص عبادی نماز سے یا بھول جاوے اور سکو تو کیا کرے **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
چیز فصل مرغیہ خیدر اے خیدر! کہنا اگر کسی عرس و قال باللیل کلا لانا اللیل قال غلبت بلا لا جیناہ
 و من سئل ان یصلی فلم یستیعظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بادل ولا احد من اصحابہ حتی ضیعتہم الشمس
 فكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولہم استیعفا کا فقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بادل فقال
 اخذ بفسطیئتہ احد بنفسک یا بنی ایت و اقی یا رسول اللہ فاقادوا راولہم شیئا ثم نوحنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و امر بلا لا فاقام الصلوۃ و صلی بعد الصبح فلما قضی الصلوۃ قال من نسے الصلوۃ فلیصلہا اذ ذکرہا
 فان الله تعالی قال اقم الصلوۃ للذکر قال یونس و کان ابن شہاب یقول انک قال احمد قال عنہ یعقوب
 عن یونس فہذا الحدیث للذکر قال احمد لکن النعاس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب بے غم و غمیر سے تورات کو چلی جب ہم کو نیند آئے مگر تو آپ اور پڑی حیرات میں اور بال سے فرمایا تم جاگتے رہنا اللہ
 کا خیال رکھنا بال کے بھی انکھیں لگ گئیں وہ اپنے اوتھ کھیر لگائی ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور بال
 ہوشیار ہوئے اور کوئی صحابہ میرے سوا گاہا نہ تھا کہ وہ سو پڑتی تھی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آگے کر کے
 بال کو بلار ابلال نے کہا پھر کہا میری جان کو امشخص نے جس نے روک کھا آپ کے جان کو **ف** اپنے پروردگار عالم نے
 آپ کو بھی سزا دیا اور غافل کر دیا بھی ہے اسی سزا دیا یا نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا پھر بے غلبہ کیا **ف** فدا ہوں میرے پاس
 مان آپ پر رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک اپنا اونٹوں کو دان ہو سیکر چلی بعد اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو
 کیا اور بال حکم دیا انہوں نے تیرے پھر نماز پڑھائی صبح کی جینے پر چلے تو آپ نے فرمایا جو شخص پہل جاوے نماز کو تو پڑھو
 اسکو سبب یا فاقوی اسکو کہ اسے جل جلالہ فرما ہے قائم کرو نماز کو جب یاد ہو تو جہ کو ابن شہاب یونس ہی پڑھتے تھے اس
 آیت کو یعنی بجای لیز کری کے لیز کری پڑھتی تھی۔ مشہور قدرت میں یونس کہ لیز کری یعنی قائم کرو نماز کو میری یاد کیو نہ
عن ابی ہریرۃ فہذا الخبر قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحلو اعنکم انکم الذی اصابتکم
 فی الصلوۃ فاقام بلا فادن واقام و صلی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو اسی حدیث میں کہ پھر آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اوجگہ سے چلنے کو فرمایا جان یہ غفلت ہوئی تھی پھر حکم کیا بال کو کہ ہونٹ اذان ہی اور کبیر کی اور نماز پڑھ
 اپنے۔ کہا ابو داؤد و فی حدیث کیا اس حدیث کو مالک سفیان بروید نے اور او زعی اور عبد الرزاق فرماتے ہیں
 فی کسی نے اذان کو نہ نہیں کیا دہری سو گلو دہری اور ابان نے مگر **عن ابی قتادۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

[illegible]

فی روایت کہ نماز گزار کہ در وقت نماز کھڑا ہو اور اذان نہ پڑھے نہ اقامت نہ ہو اور وضو کیا ہو
 بلند ہو گیا آپ بھی کھڑے ہوئے اور غار پڑھی دوسری روایت میں ہے آپ نے وضو
 کیا بآفتاب بند ہو گیا اور نماز پڑھی **عمر بن قنادة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في النجوم انما التقط في
 القطة ان تؤخذ صلوة حتى يدخل وقت آخره ثم حرمه اوقاده في رواية رسول الله صلى الله عليه وسلم في رواية رسول الله
 في قصور منين بله قصور جاك منين ہے کہ نماز میں پیر کی یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوی **عمر بن قنادة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 صلى الله عليه وسلم قال من نسي صلاة فليصلها اذا ذكرها لا كفاة لها الا ذاك ثم حرمه ان يركب بالاسكندرية في رواية محمد بن
 رسول الله صلى الله عليه وسلم نے جو شخص نفل نماز کسی نماز کو تو جب یا وادی اسکو پڑھ لیا سو اسکو اور کچھ کفارہ اسکا نہیں **ف**
 اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دو گھنٹہ وقت پر پھر اسکو پڑھنا واجب نہیں ہے **عمر بن قنادة** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عمر بن قنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في النجوم انما التقط في القطة ان تؤخذ صلوة حتى تستقبل الشمس او تمشي
 فاذن فصله ركعتين قبل الفجر ثم اقام ثم صلى الفجر ثم حرمه عمر بن قنادة في رواية رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم سفر میں تھے لوگ دوسری فجر کے نماز کو نہ پڑھتے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تھا گے پھر تھوڑی دیر پہلے کہ آفتاب بند ہو گیا
 بعد اسکے آپ نے مؤذن کو حکم دیا اوس نے اذان پڑھی پھر اپنے دو رکعتیں سنت کی پھر میں پھر اوس تکبیر کے آپ فی فجر کی نماز
 پڑھی **عمر بن قنادة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اصنافه فاما عن الصلوة حتى طلعت
 الشمس فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تسخروا عن هذا المكان قال ثم امر بلالا فاذا نتم توضؤا و
 صلوا ركعتي الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوة فصلوا بهم صلوة العتيق ثم حرمه عمر بن قنادة في رواية رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ہم رسول الله صلى الله عليه وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کو نہ پڑھتے تھا کہ آفتاب نکل آیا پھر آگے
 آپ فی فرمایا یہاں تک جلد و بعد اسکو اپنے حکم کیا بلال کو اذان پڑھی کا پھر اپنے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتیں سنت ادا کیں پھر
 بلال کو حکم دیا انہوں نے فجر کے اپنے صبح کی نماز پڑھی **عمر بن قنادة** عن النبي صلى الله عليه وسلم
 في هذا الخبر قال فتوضأ يعني النبي صلى الله عليه وسلم وضوء الميكة عنه التراب ثم امر بلالا فاذا نتم
 قام النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين فوجد بلال اقام الصلوة ثم صلى الفجر ثم حرمه عمر بن قنادة في رواية رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ثم حرمه في فجر الحبشي خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم کے سے قصہ میں روایت ہے آپ نے وضو کیا استغاثہ پانی سے کہ زمین میں
 کچھ نہیں جو پھر حکم کیا بلال کو اذان پڑھنی اور دو رکعتیں پڑھیں بغیر جلدی کے پہل بلال سے فرمایا کہ میرے
 پھر وضو پڑھے بغیر جلدی کے **ف** یعنی آہستہ آہستہ ہرگز اطمینان سے پڑھی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے فاذا نتم
 وهو حين عمل اذان دي بلال في فجر جلدی کے **عمر بن قنادة** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ثم من بعد بيته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم

فیصلہ فرمایا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقعہ فقال انظر فقلت هذا ابراهيم بن ابيان حكاه النعماني
 من اسبغت فقال اغضوا علينا صلواتنا يعني صلوة الفجر فاضرب على اذانهم فما انقطع صبح الاخر الشمس
 فقاموا فسادوا هنيهة فمزلوا فاقصوا واواذ زيل ال فصلوا وكعت الفجر ثم صلى الفجر مريوا فقال بعضهم
 لبعض قد نزلنا صلواتنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم انه لا تقرب في النوم انما التقرب في اليقظة فاذا سجد
 احكم من صلوة فليصلها حين يدركها ومن الغد قلت ترجمہ بتوقادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سفر میں تھی آپ ایک رات کو ماٹل ہوئی میں بھی اسی وقت چلا آپ فرمایا دیکھ میں نے کہا یہ ایک سواری ہے دو مہینے تک یہ
 یہاں تک کہ ہم سات آدمی ہو گئے آپ نے فرمایا بخیر کی نماز کا خیال رکھنا اور کھانا بند ہو گئے (یعنی سو رہے) کسی حنفی نے انکو جوہر لگایا
 مگر آفتاب کے تیزی نے پھر داغی اور تھوڑی دیر میں بعد اوس کے اتر کر اور وضو کیا اور بلال نے اذان پڑھی اور فجر کی دو تہ کو پڑھنے پر
 پھر فرض پڑھی اور سواری اب ایک آدمی کی کہنہ لگا ہم نے وضو کیا نماز میں آپ نے فرمایا سو فیہ کچھ قصور یعنی قصور بھی ہو جا سکتا
 ہو اور پڑھنے سے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو سب وقت یاد کری اوسکو پڑھ لیں اور دوسرے دن بھر اپنی وقت پر پڑھو یعنی
 پھر دوسرے دن احتیاطا وقت پر ہی اوسکو پڑھ لیں اور جب کا کوئی قائل غنیمت ہو یا ملخص ہو کہ دوسرے دن خیال رکھو ایسا
 ہو کہ پھر قضاء ہو جاوی یا قضاء کر نیکی عادت ہو جاوے **عن ابی قتادہ** انما انصرتہ فارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا لامر ابیہ ذہ القصة قال فلم توفظنا الا الشمس طالعہ فقمنا وھذا نزلنا فقال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیدار ویدل احق اذ اتوا الشمس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من كان منکم من رجع وكعت الفجر
 ظلمکم ما فقام من كان رجعہم فمزلہم یکنر کعبہ ما فر کعبہ ما ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزیادۃ بالصلوات فمزدی
 بها فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل بنا هذا النص قال لا انا محمد الله فاما انكر في شيء من اموال الدنيا بشغلنا
 غصلا وانا وکبر وانا کانت بيد الله عز وجل فارسلها اني شاء فمزدرك منكم صلواته الغدا فمزدرك من غد صا لما خلع
 معهما حملها ترجمہ بتوقادہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجا اور بھی قہبان کیا بتوقادہ نے
 کہا ہاں کسی حنفی نے سواریا نہیں لیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اٹھ کھڑے ہوئے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا شھر و پھر وہاں تک جب
 آفتاب بلند ہو گیا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے فجر کی سنتوں کو پڑھا کرتی ہے وہ اوہین اور پڑھیں تو سب گ کھڑے ہو گئے جو پڑھا کرتے
 تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے اور سنت اولی بعد اوس کے اپنے حکم دیا اذان نیو کا اذان می گئی پھر آپ نے سہری اور نماز پڑھائی جب نماز ہو
 نماز کر آپ نے فرمایا آگاہ ہو تم شکر کرتے ہیں اسدیل جلالہ کا ہم کسی نبی کے کام میں نہیں پھنسے ہو جس نے نماز کو سزا دیا کہ ایک سو چھتر
 اسدیل جلالہ کو تھمیں تین تین جب اس نے چاہا چھو تو جو شخص تم میں سے کل صبح کے نماز پڑھو وقت پر پاؤز و دل کے نماز کر سنا ہے کیا
 نماز پڑھی ہے **عن ابی قتادہ** اذ اتوا فی هذا الخبر قال قلت لعلہ قبضار و حکم حین شد و مدھا حین شد ثم فاذن ما
 فقاموا فظلموا **احمد بن حنبل** النعمانی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بالباس ترجمہ بتوقادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا چہرہ وہی صلی اللہ علیہ وسلم تھا جس کی علامت میں انھوں نے مسجد کعبہ میں ایسے بنایا
 ایک قلم ہے جس کا انس بن مالک رضی اللہ عنہم قال قد سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فخر
 فاعلم المدینۃ فی حقیقۃ فقال لہم بنو عمر بن عوف فاقام فیہم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل انبی النجار
 فجاءوا متقلبا بن مسیح فقال انس فکنا فی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلۃ وابو بکر
 ردفو ملا بنی النجار حوالہ حتی القیہ بفناء البقیع وكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی
 حیث اذ رکعۃ الصلاۃ ویصلی فی مراحض الغنم وانه امر بنی النجار ان یصلی الی بنی النجار تا منوا فی
 بجائکم هذا فخالوا واللہ لا ینزل ثمنہ الا الی اللہ عزوجل قال انس وكان فیہ ما اقول لکم
 كانت فی قبور المشرکین وكانت فی حرب وكان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بقیع المشرکین فنبتت وبالبحر فسویت وبالنخل فقطع فصنفا النخل قبلۃ المسجد
 وجعلوا اعضاءہ حجارة وجعلوا ینقلون الصخر وہم یمنجدون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم معہم وہو یقول + اللہم لا خیر الا خیر لا آخر + فانصر الانصار والمہاجر ترجمہ
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے رکعۃ
 سے ہجرت کر کے تو مدینہ کے بلند جانب میں اوترے ایک محلے میں جب کو بنی عمر بن عوف کہتے تھے
 وہاں چودہ راتیں رہے پھر آپ کے کیکو بنو النجار کے پاس پہنچا وہ آئے اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے
 انس نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ
 آپ کے پیچھے ساتھ سوار تھے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تھے یہاں تک کہ آپ اوترے ابو ایوب
 کے صحن میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں نماز کا وقت آجاتا تھا نماز پڑھتے تھے
 ابو بکر یوں کے رہنے کی جگہ میں ہی نماز پڑھ لیتے تھے پھر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے
 بنی النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اور ہون نے کہا قسم خدا کی ہم اس کی قیمت نہ لین گے اگر ہر
 جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین میں جو چیزیں تھیں وہ میں تم سے کہی دیتا ہوں اوسہیں قبریں
 تھیں مشرکوں کی اور کئی گہورے تھے اور کچھ درخت تھے کچھ کے آپ نے حکم کیا مشرکوں کی قبریں
 کہو دی گئیں (تا کہ اوس میں سے اونکی ہڈیاں نکلوا کر پھینک دیے جاویں) اور گہوری صفا کی گئی
 اور درخت کاٹے گئے اون کی لکڑیاں مسجد کے سامنے لگائی گئیں اور اس کے دروازے کچھ کھٹ
 پتھروں سے بنائی گئی صحابہ سب پیچھا اوٹھلتے جاتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ان کے ساتھ تھے اور فرماتے تھے اے پروردگار کوئی بہتری کچھ نہیں

[illegible]

میں کسکریان لا کر زمین پر بچھا تا تھا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پڑھ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے **عمر** اے صالحی قال کان یقال ان الرجل اذا
 اخرج الحصى من المسجد ینا شدہ ترجمہ ابو صالح رضی نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریوں
 کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کسکریان او سکوکسم دیتے ہیں (اور کہتے ہیں ہکونہ نکالو) سبحان اللہ
 کسکریان جو جاد ہیں او سکوکسم سے اس قدر الفت اور اندھیل جلا رکھی یاد سے ایسا ذوق ہے پر
 انسان کو جو عقل اور سمجھ رکھتا ہے اتنی بھی الفت نہیں بڑے افسوس کی بات ہے **عمر** ابی ہریرۃ

رضی اللہ عنہما النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحصى لتناشد الذی ینخرجہا من المسجد
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری تم
 دیتی ہے اوس شخص کو جو او سکوک نکالتا ہے مسجد سے **باک** کنس المسجد مسجد میں جھاڑو دینے

کا بیان **عمر** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی ابی
 امیۃ حتی القذا لا ینخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب اکتے فلم ارذنا اعظم

من سوادۃ من القصران وایۃ او یتھا رجل شتم نسیھا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کی یہاں تک
 کہ گڑھی اور خاک کا مسجد میں سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیو گئے میرے گناہ میری ہمت
 کے تو نہ دیکھائیں نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو بہر
 او سکوک ہلاوے دینے دیکھ کر بھی نہ بڑھ سکے **باب** اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال

مسجد میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا **عمر** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم لو نزل عننا هذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابی عمر حتی مات قال

غیر عبد الوارث قال عمر ہوا صحیح ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ روایت عبد الوارث کی ہے اور وہ نے کہا حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے اس دروازے کے ہم عورتوں کے لیے جوڑ دین

تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہ نہ کسک عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہر اوس دروازے سے کہی نہ گئے مرنے

دم تک۔ دوسرے روایت میں نافع سے یہ ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے

عمر نافع رضی اللہ عنہما قال ارعہ من الخطا ب رضی اللہ عنہما کان یمنعہ ازیدخل من باب النساء

ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردوں کو باب النساء میں نہ گھسے

سوا آیت کے بہتری کے تو مدکر انصار اور محاجرین کے **عمر انس بن مالک رضی اللہ عنہ** قال کان

موضع المسجد حائطا لبني النجار فیه حوث ونخل وقبوا المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه

واله وسلم فامتنوا به فقالوا لا نمنع به ثمنا فقطع النخل وسقوا الحث وانبش قبوا المشركين

وساقوا الحديث وقال فاغفر ما كان فانصر ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد

نبوی کے گلہ ایک باغ تھا بنی نجار کا اوس میں زراعت بھی تھی اور کھجور کے درخت بھی تھے اور مشرکوں

کی قبریں بھی تھیں آپ نے اوس سے فرمایا مجھ سے اسکی قیمت لے لو انہوں نے کہا ہم قیمت نہیں چاہتے

تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبریں کھود ڈالیں باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا

اوپر گزر اگر اس حدیث میں مدکر کے گلہ بخش تو ہے یعنی آپ فرماتے تھے بخش تو انصار اور محاجرین

کو بآ **اتخاذ المساجد** اللہ و ما گہرون میں مسجد بنانے کا بیان **عمر عائشہ رضی اللہ عنہا** قالت امر رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم ببناء المساجد الدكاوان تنظف وتطيب ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنانے کا گہرون میں یعنی نماز کی گلہ بن کر

کا دوسری حدیث میں ہے اپنے گہرون کو قبر میں بناؤ اور اونکو پاک اور صاف رکھنے کا اور معطر کرنے کا **عمر**

سمرة بن جندب اللہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يامرنا بآ

المساجد ان نصلحها فودورنا ونصلح صحناتها ونظفها ترجمہ سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو

کہا بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہکو حکم کرتے تھے مسجد میں بنانیکا اپنے گہرون میں

اور اوسکو درست اور پاک رکھنے کا **ابن السراج في المساجد** میں چراغ جلانے کا بیان **عمر ميمون**

رضي مولاه النبي صلى الله عليه وآله وسلم انها قالت يا رسول الله فليتقوا في بيت المقدس فقال رسول الله صلى الله عليه وآله

فصلوة فيوكانت لبلاد اذ ذالحر بان لم تاتوه واصلوا فيه فابعثوا ببيت يسرج في فناديله

ترجمہ ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس میں آپ کیا حکم دیتے ہیں ہکو

آپ نے فرمایا وہاں جاؤ اوس نیاں پڑھو اور اوس مائے میں سب شہروں میں لڑائی پسلی ہوئی تھی آپ نے

فرمایا اگر وہاں نہ جاسکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو تیل پہچھو اوسکی قندیلوں میں جلا یا جاوے یا **ابن حصك**

المسجد مسجد کے گنگریوں کا بیان **عمر ابو الوليد** قال سألت ابن عمر عن الحصة الذي في المسجد فقال طرنا

ذات ليلة فاصبحنا الارض مبتلة ففعل الرجل يا **ابن حصك** فوثق به فيسبط تحت فلما قضى رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم الصلاة قال ما احسن هذا ترجمہ ابی ابو لید سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے

پوچھا مسجد کے گنگریوں کو او انہوں نے کہا اکر اکر اکر کو باقی برسا تو زمین گیلی ہو گئی ایک شخص بنو کرب

کہ کر وہ دروازہ مخصوص کر دیا گیا تھا عورتوں کے جانے آنے کے واسطے) **باب ما یقول الرجل عند**
دخوله المسجد بعد من مات کہے **عن ابی حمید** **والسید الانصاری** یقول **قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم
 یقل اللهم افح لے ابواب حمتک فاذا خرج فقل اللهم انی اسألك من فضلك ترجمہ ابی حمید یا ابی
 اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے
 تو سلام بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہرے کہے اللهم افح لی ابواب رحمتک پروردگار کہو کہ میرے لیے دروازے
 اپنی رحمت کے پہرے کھلے تو کہے اللهم انی اسألك من فضلك پروردگار میں تیرے فضل چاہتا ہوں **عن جوف**
بن مریج قال لقیعت عقبہ بن مسلم فقلت له بلغنی انک حدیث عن عبد اللہ بن عمر بن العاص عن
 النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ کان اذا دخل المسجد قال اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم و
 سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلک قال الشیطان
 حفظ منی سائر الیوم **ترجمہ** حیوۃ بن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عقبہ
 بن مسلم رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے اون سے کہا مجھے خبر ہو چکی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی
 ہے عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے اوہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب
 آپ مسجد میں تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جو برابر ہے اور ساتھ رکے
 منہ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتھ اس کے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے
 کہا بس اتنا ہی میں نے کہا مان عقبہ نے کہا جب کوئی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجھے سچ گیا
 تمام تک **باب ما جاء فی الصلوة عند دخول المسجد تحیۃ المسجد** کا بیان **عن ابی قتادہ** قال ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان
 یجلس ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
 سے کوئی مسجد میں جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے **عن ابی قتادہ عن النبی صلی اللہ**
وسلم نحوہ زاد ثم لیقعد بعد انشاء ولیدھجج جتہ ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے مثل اسکی اتنا زیادہ ہے جو جب رکعتیں پڑھ چکے
 ہوں اگر چاہے بیٹھ جائے یا نہ کرے **باب فضل القعود فی المسجد** میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا یصل علی احدکم ما دام فی مصلی الا ینصلي فیہ ما لم یجدت لہ یوم اللهم اغفر لہم **ترجمہ**
 اگرچہ یہ حدیث صحیح ہے مگر اس میں اضافہ کر دیا کہ اگر کوئی شخص بیٹھ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی
 یہاں تک کہ وہ نہ بیٹھ جائے نہ کھڑے ہو جائے **عن ابی ہریرۃ** قال ان رسول اللہ

ہاتھ میں ایک مٹھی تھی اس طلب کی جواب تک تم کے کچھ رہے آپ نے دیکھا تو مسجد کو قبلی میں بلغم لگا ہوا ہے آپ نے اسکو پھڑک دیا لڑکوں
 سے کچھ فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اسداوسکی طرف سے منہ پھیر لی پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کھڑا ہو تو اسداوس
 اسکی سامنی ہوتا ہے ریحہ بکند کا اسکی سامنی ہوتا ہے۔ خطابی انوسامنی نہ ہونے کے نہ دہنی طرف بلکہ ہونے کا میں طرف ہوتا
 پانوں کوئی اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑے سے اسداوسکی پھر کپڑے کو اپنے منہ پر رکھا پھر اسداوسکو مل یا بعد اسکو فرمایا علیہ السلام کہ میں
 اٹھا دوڑتا ہوں گیارہ مہین اور اپنی نیلی میں خوشبو لیکر آیا رسول اسداوس علیہ وسلم نے اسکو لیکر نیلی کے نوک میں لگا دیا وہ
 جہاں بلغم لگا ہوا وہاں مل دیا جا برے لگے اسداوس وسطی نمازی مسجدوں میں خوشبو لگایا کرتے ہوئے اسداوس علیہ السلام بن
 بن خلا د قال احمد بن محمد بن حنبلہ رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا من اهل الشام قوما فقصوا في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم
 ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ من الصلاة ان يصلي لكم فاراد بعد ذلك ان يصلي لهم منعوا واخبره يقول
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت اني قال انك اذيت الله
 ورسول الله صلى الله عليه وسلم سب بن خلد (احمد نے کہا صحابی میں) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امامت کے ایک قوم کو
 تہرکا قبلہ کی طرف رسول اسداوس علیہ وسلم دیکھتے ہی تمہیں جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے قوم سے کھدیا اب تمہاری امامت
 لڑکر بعد اسکو دوسنے امامت کا قصد کیا لوگوں نے منع کیا اور کہا رسول اسداوس علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہر دوسرے رسول
 اسداوس علیہ وسلم نے ذکر کیا آپ نے فرمایا ان میں سے منع کیا ہے راوی نے کہا جب لوگ ان کے آپ نے بھی فرمایا تو نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم اور اسکو رسول کو عن طرف عن ابيه قال التبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فبنو قنقذ الجرس
 ثم حمير طرف سے روایت ہے انہوں نے سنا پھر آپ (عبداللہ بن شخیر بن حوف) سے میں نے رسول اسداوس علیہ وسلم پر
 آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہوا کہ اپنی بائیں قدم کے تلے دوسری روایت میں بھی پھر ہے رسول اسداوس علیہ وسلم قال
 رليت واثلثة بن الاسقع في مسجد مشوق بصف على البوص ثم مسحه بوجه فقيل له لم فعلت هذا قال اني است
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سبى في رواية من في وائل يسق كويحسا دمشق کے مسجد میں انہوں نے تہرک دیا اور کچھ
 پر کچھ پانوں سے مل ڈالا لوگوں نے ان کو کہا تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا اسواسطی کہ میں نے رسول اسداوس علیہ وسلم کو
 ایسا کرتی ہوئے با و ملاحظہ في الشرايد دخل المسجد مشرك مسجد میں جا سکتا ہے وقت اسداوس علیہ وسلم نے جو فرمایا انا
 المشركون نحن فلا تفرقوا المسجدا الحرام وہ بطریق وعدہ اور پیش گوئی کے ہے پھر اب مشرکوں کا عمل اور تصرف مسجد حرام میں ہے
 ہونا کہ بطور مٹھی کے اسے طرح پر نجاست سے مراد نجاست معنوی ہے جو اسداوس علیہ وسلم نے نبی کی نجاست دینے کی ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی مشک سے وضو کیا فقیر اسکی کلام اسداوس علیہ وسلم نے سری جگہ موجود ہے فاجتنبوا عن
 الاوثان بچو تم نجاست سے بتوں کے آئینہ تیرے کو بچو فرمایا حالانکہ دون میں کوئی نجاست ظاہری نہیں ہے عن ابن عباس
 دخل جبل من جبل فاناخه في المسجد ثم عقده ثم قال ايكم محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فمضى فظنوا

۱۳۰
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی نماز کو کھڑا ہو یا نماز پڑھے تو اپنی آگے اور دھڑی طرف نہ تھکے لیکن بائیں طرف اگر کھڑا ہو تو تھکے
 لیوے یا بائیں قدم آگے تھکے اگر کھڑا ہو تو دھڑی کے سر پر رکھ کر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر دعا پڑھے اور دعا پڑھنے کے بعد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر دعا پڑھے
 فی قبلة المسجد فتعین علی الناس حکما قال ولحسبہ قال فداہان عنہما فاطمہ بہ وقال اللہ تعالیٰ
 قبل مسجدکم اذا صلی فلا یذین باین ید یدہ ترجعہ عبد اللہ بن عمر سورہ ایتیک ایماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خطبہ پڑھ کر تو ایک ہی ایک قبلہ کی دیوار میں بیٹھ گیا ہو اور کھجواں اس حدیث میں قبلہ سے مراد محراب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت
 اگر محراب میں اور صحابہ شہیدین کزدانی میں محراب بنایا کرتے تھے اس وقت تک کہ وہ محراب ہی اول محراب کو گھر
 میں مسجد الفزنی فی محراب جب بنوی کو اگر کراڑے تو تعمیر کے ولید بن عبد الملک کے دانی میں ت آپ غصہ ہوئی تو لوگوں
 پر چبڑاؤ کو گھر چلا آلا اور عنان نکلا کر اس میں تعمیر دی اور فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ منہ کو سنانی ہوتا ہے جب کسی تم میں سے
 نماز پڑھ رہی ہو اس کے جہت سامنی ہوتی ہے جیسے دو سر روایت میں ہے فان الرحمن تو جہت غلطی / تو اپنی سامنی نہ تھکے
 عن سعید الخدک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب العرجین ولا ینال فیدہ منها فدخل المسجد فالتفت
 فی قبلۃ المسجد کما انہم اقبل علی الناس مغضبا فقال لیحدکم ان یصوت فی وجہہ از لکم اذا استقبل القبلة
 فانما یستقبل بہ خروجہ والماک غریبہ فلا یتفل غریبہ ولا فی قبلتہ ولیدبصوت یکسا اذ تہت
 قدہ فان جعل بہ امر فلیقل حکذا وصفنا اربع الامان ذلک ان یتفل فثوبہ ثم یرجع صمدہ علی بعض
 ترجمہ میں ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کے شاخ کو نہ پتہ کیا کرتی تھو اور ہیشہ پتہ تھو میں کچھ شاخ
 بہتی ایک تھو میں آپ کو قبلہ کی طرف بیٹھ گیا ہو اور کھجواں آپ کی آگے لوگوں پاس آؤ غصہ میں اور فرمایا کیا تم کو چٹا
 معلوم ہوتا ہے پھر منہ پر چٹا جب تم میں سے کوئی قبلہ کی طرف نہ کرے تو اپنی رجب نہ کرے بلکہ طرف منہ کرے یا اور فرشتہ کو دہنی طرف
 پر ہرگز نہ تھکے اور دہنی طرف اور نہ سامنی قبلہ کی طرف بلکہ تھکے بائیں طرف یا اپنی قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو ہر طرح سے ابن عباس
 کو یوں بیان کیا کہ آپ پر کس میں تھکے اگر کوئی کراڑی کر ڈالی عن عمار بن العابد بن عبادۃ بن الصکاک عن عبد اللہ بن
 یعنی صمد اللہ وهو فی مسجدہ فقال انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجدنا هذا وفیدہ حرجون ابوطاب
 ففطر اری فی قبلۃ السجدة فاقبل علیہا فختہا بالعرجون ثم قال ایماہ علیک بعرض اللہ عنہ ثم قال ان
 احکم اذا قام یصل فان اللہ تعالیٰ قبل وجہہ فلا یصتقر قبل وجہہ ولا غریبہ ولینزق غریبہ
 ثم یقبل الیہ فی فاجعلت بہ بادرۃ فلیقل ثوبہ حکذا ووضعہ علی فنیہ ثم دیکہ ثم قال روئے عن
 فقام منی منی الی اللہ فجاء فجعلو فی راحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلو فی راحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 العرجون ثم لطم علی الخماۃ قال جابر فہذا جعلہم الخلق فی مسجدکم ترجعہ عبادہ بن ابیہ بن روئے
 ہم ائی جابر بن عبد اللہ بن ابیہ بن روئے مسجد میں تھو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز اس مسجد میں نہ تھکے اور آپ کے

اور فرمایا وہ زمین جنت کو گئی ہر **ف** کی کہ وہ ان بڑی بڑی کا فر بادشاہ ہو اور اللہ غضب آنے نازل ہو اور وہ شہر تباہ ہو گیا خطابی نے
 کھسا اس حدیث کو اسناد میں گفتگو ہو اور میں نہیں جانتا کہ کسی عالم نے بابل کے زمین میں نماز کو حرام کیا ہو اور معارضہ اس کی حدیث صحیح
 کل روئے زمین میں نماز پڑھنا درست ہوتا ہے بعضوں نے کہا شاید اس حدیث سے مقہور ہو کہ بابل میں سکونت اختیار نہ کرے بعضوں نے
 کھایہ ممانعت خاص تھے علیٰ غایہ کہ یہ کچھ آیت جانتے تھے کہ وہ ان کو گونہ علیٰ کو ضرر پہنچا چنانچہ وہ اسی ملک میں ابن عمر
 کے ہاتھ سے شہید ہو چکے اور اہل بیت پر آپ کو اسی ملک میں بڑی بڑی حد پہنچی **عن ابن مسعود** رضی اللہ عنہ **صلی اللہ علیہ وسلم**
قال لا تمضوا من المسجد الحرام والمقبرة ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری میں
 نماز پڑھنے کی جگہ ہر سو احرام اور مقبرہ کے **باب النجی عن الصلوة فی مہلک الہلال** اثرون کے بشیرو کی جگہ میں نماز پڑھنے کے
 ممانعت **عن البراء بن عازب** رضی اللہ عنہ **قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوة فی مہلک الہلال فقال لا تصلوا فی**
مہلک الہلال فانما من الشیطان فی مثل عن الصلوة فی مہلک الغنم **قال صلوا فیہا فانہا کما تہرم** ترجمہ
 براء بن عازب سے روایت ہے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں نماز پڑھنے کا آپ نے منع فرمایا وہ ان
 نماز پڑھنے سے کیونکہ وہ شیطان کے جگہ ہے **ف** وہ ان نماز پڑھنے میں خوف ہو صدے پہنچے گا کوئی اونٹ اور بکریاں
 مارے تو نمازی کو تکلیف ہوگی یا نماز ٹوٹ جاوے گی **ت** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا ان
 نماز پڑھنے کی جگہ ہے **باب متوجہ الغلام بالصلوة** لڑکے کو نماز پڑھنے کا حکم کیا جاوے **عن ابن مسعود**
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الصبی بالصلوة اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیہا ترجمہ
 سہر بن عبد جہنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑھنے کا جب تک برس کا ہو اور جب تک برس کا ہو تو نماز
 پڑھنے کے لیے **اردف** بچہ حکم لڑکے کے اولیا کو ہر اس طرح لڑکی کا بھی حکم ہے **عن عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم اولاد کہ بالصلوة وہم ابنا سبع سنین وامنہم وہم ابنا عشر سنین وہم ابنا عشر سنین وہم ابنا عشر سنین
 المناجیح ترجمہ عبد اللہ بن عمر و بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑھنے کا جب
 سات برس کے ہوں اور مارو انکو نماز کی وطر جب تک کہ برس کے ہوں (اور نماز پڑھیں) اور جہاد اسلاؤ انکو **و**
 روایت میں اتنا یاد ہے ہر واذا زوج احدکم خادمہ عبدہ اولجیک فلا یضطر المادون المسرة وفوق الذکرتہ ترجمہ اور
 بیچنا کہ روکو کوئی تم میں سے اپنی نوٹری کا اپنی غلام یا نوکر سے پھر اس کی نفات کر بی اور گھنٹوں کو اور نہ پھر **عن عثمان بن**
سعد رضی اللہ عنہ **عن ابن عبد اللہ بن جعفر** رضی اللہ عنہ **قال دخلنا علیہ فقال لا ملئتمہ بصلی العصبیہ فقال کان جلد مثلاً**
 ینک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن ذلک فقال ادع فیہ من مثله فزود بالصلوة ترجمہ شام میں
 روایت ہے کہ معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر اپنے عورت سے کہا لڑکا کیا پڑھ رہا ہے وہ بولی ہم میں سے کوئی شخص مان کر آتا تھا کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سوال ہوا آپ نے فرمایا جب وہ اٹھا ہاتھ تیز کرنے لگے بائیں ہاتھ سے اس وقت اسکو نماز کا حکم کرو **+**

میں نے کہنے میں شرم کی۔ اور میری لوگوں نے مجھے حدیث بیان کر کے پہلے جب کوئی شخص مسجد میں آتا اور دیکھتا جماعت ہو چکی ہے
 تو پشیمان کرتی کھینچتے ہیں میں **ف** اوش شخص سے جو چیتا جو پہلے مسجد میں آیا ہے لیکن مجھے نماز میں شریک نہیں ہوا یا نماز پڑھنے
 والے سے جو چیتا اوش شخص تک نماز میں باک کرنا درست ہو گا **ف** پھر وہ ہتھ پڑھ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کیچھے لوگوں کے حال غفلت ہو کر کھڑے ہو کر کوئی شخص میں ہو کر کوئی آپ کے ساتھ پڑھ رہا ہے **ف** حاصل یہ ہے
 کہ مسنونہ نماز میں کوئی نماز دا کر کے پھر آپ کے ساتھ شریک ہوتا یا نہ تھا کرتی ہے امام ساتھ شریک ہو کر جب امام سلام پڑھ کر دوبارہ وقت گئی ہوئے
 نماز ادا کر لی ہو تو اتنی میں معاذ ہیں بل اٹھے انہوں نے کہا میں تو جب حال میں بل اٹھنے سے بعد علیہ سلم کو دیکھوں گا وہی کرونگا
 یعنی اٹھے ہی نماز میں شریک ہوا ہنگام (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذی تمنا ہو واطمئنت متفرکی تو ایسا ہی کیا کرو **ف**
 جب کچھ توروہر اگر مسنونہ نماز میں شریک ہو جاوے پھر امام کی خدمت کو مسجد باقی نماز پڑھ لیوی **ف** اور میری لوگوں نے
 مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹے میں تشریف لائے تو سکو تین روزوں کا حکم کیا پھر منڈان کو روزی نہیں چھوئے اور
 اوان لوگوں کو روزوں کی عادت نہ تھی روزہ دن پر پختایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ دیکھتا وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا **ف**
 اوائل اسلام میں چند روز تک روزہ فرض تھی ماری ماخوہ روزہ رکھی یا فدیہ ہی بدلے کے بعد حکم منسوخ ہو گیا **ف** پھر یہ آیت اتری
 جو شخص تم میں سے رمضان کا مہینہ پڑی وہ روزے رکھو پھر حضرت زہری مگر بعض اور سادہ کو دوسلم باقی سب لوگوں کو روزہ کر کے ہر کا حکم
 اور میری لوگوں نے جیسے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام میں جب کوئی آدمی روزہ رکھ کر سو مہتا اور کھانا نہ کھاتا تو پھر دوسری روزی
 کی افطار تک اوسکو کھانا درست نہ ہوتا یکبار حضرت عمرؓ نے اپنی بی بی کو صحبت کا قصہ کیا وہ بولی میں گھوٹے **ف** روزہ کہوں کہ
 تو اب طی نماز ہے **ف** حضرت عمرؓ بھی مجھ سے نہ کرتی ہی انہوں نے اوش سے جاء کیا اور ایک مرد نصاریٰ نے کہا میں کا ارادہ کیا
 بعد افطار کے لوگوں کو کھانا نہ پھر وہم کھانا گرم کر لینے ہو گیا تب جب ہوئی تو یہ آیت اتری حل لکم لیلۃ التضایم الایۃ فی حلال ہر
 وہ طی روزوں کی راتوں میں جا کر نما اپنی عورتوں سے **عمرؓ** عن ابن عباس قال لیلۃ الصلوة ثلاثۃ لیلوں ولحیل التضایم
 ثلاثۃ لیلوں وما وقع لحدیث بطولہ ولا تقبل اللشۃ من قصۃ صلاۃ ثم خوبیت المقدس قط قال الحال الثالث ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصل فی غریبۃ المقدس ثلاثۃ عشر مہرا فانزل اللہ تعالیٰ ہذہ الایۃ
 قدزی تغلب وجعل فی السماء خلقا لیتک قبلۃ منہا فاول وجہک من المسجد وام وجہک منکم فاول
 وجہک منکم فوجہ اللہ تعالیٰ الی الیۃ کعمۃ وتم حدیثہ وسمی نصر صلاۃ النبویۃ قال عطاء عبد اللہ بن زید
 رجل من الانصار قال فیہ فاستقبل القبلة قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد انک لا الہ الا اللہ
 اشہد انک رسول اللہ اشہد انک محمد رسول اللہ علی الصلوة من بنی حوطی الفلاح من بنی اللہ اکبر اللہ اکبر
 ثم لیل غنیۃ ثم قام فقال مثلہا الا انہ قال ناد بعد ما قال علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قام الصلوة قال
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقمہا بالالا فانہا بالال قال فی الصوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

کان یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر ویصوم یوم عاشوراء فانزل الله تعالی کتب علیک الصیام کما کتب علی الذین من
 قبلکم الی قوله عام مسکین کان منشاء ان یصوم صام منشاء ان یفطر ویطعم کل یوم مسکینا اجزاء ذلك
 مناصول فانزل الله تعالی شھر رمضان الذی انزل فی القرآن الی ایام اخر فثبت الصیام علی من شهد الشھر علی السطر ان
 یقفی وینبت الطعام الشیخ الکیبیر الغنی اللانیز لا یتطیع ان الصوم وجاد صمت وقد عمل بویه وساق الحدیث
 ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نماز کی تین جال بدلی اسطرچہ روزی کو تین جال کچھ حدیث بیان کی اوسطرچہ طول و اس
 ثنی نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا قصبان کیا تیسہ حال پھر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ من شریف لا آپ نے
 بیت المقدس کی طرف تیرا مہینی تک نماز پڑھی پھر اس جال جلادہ فی یہایت اوناری ہم تیرا نظرا دہنا آسمان کی طرف دیکھتے ہیں اب
 ہم بدلی تیرے تیرا وہ قبلہ جبکو تو پسند کرتا بھی تو پھر نہ اپنا مسجد ہم کی طرف اور جہان پر ہم ہوا طیفت منہ پیر و تو اس جال
 فی منہ آپ کا کسی کی طرف کر دیا تمام ہو گئی حدیث ابن ثنی کی اور نصرت بھابری خوابت کہنی والے کام لیا تو کہا عبد اللہ بن ابی
 شخص تھے انصار میں سے اس روایت میں یہ کہ اس شخص نے منہ کیا قبلہ کی طرف اور کہا اس کے کبر اس کے شہدان لا الہ الا اللہ
 ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ
 پھر عورتی دیر تک ٹھہرا بعد اسکی کھڑا ہوا اور ایسا ہی کھا مگر جب سے عوا افلاح کے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کھادی
 فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کہا بلال کو بھیج کھا دو بلال اذان دی اور روزی میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم مجھ سے تین سو روکھا کرتی اور عاشوراء کو دن بڑھ کر ہمتی تر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوناری فرض ہوئی تیسرے روزی جسے فرض
 ہوئی اون لوگوں پر جو تم سے پہلی تھے تاکہ جو تم گناہوں سے چند دنوں تک جو شخص تم میں سے ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرے اور
 دنوں میں اسے حساب ہے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دین ایک کسین کا کہنا پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا چاہتا تھا
 روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا رکھتا تھا ہر روزی کو بدلی میں ایک کسین کو کہنا کہ اہل بیتا ایک الکی می حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ
 فی بحکم اقرار شھر رمضان الذی انزل فی القرآن الایۃ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا عرش سے آسمان دنیا پر
 رکھا گیا ہر ہدایت ہر لوگوں کو واسطہ اور دلیلین میں ہدایت کے اور فرق کی درمیان حق باطل کے جو شخص تم میں سے ہو اس مہینی کو
 وہ روکے کہے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرے اوتنی دنوں کے حساب ہے اور دنوں میں پھر فرض ہو گیا روزہ ہر ایک شخص پر
 جو بادی ہر رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہو گیا بڑے باہر ہوا کو یہ جو روزہ نہ سکے سکتے ہوں آخر حدیث تک
باب فی الاقامۃ تکریم بیان میں عن انس قال امر بلال ان یشہم الاذان ویوتر الاقامۃ زاد حماد فی حدیثہ
 الاقامۃ ترجمہ انس سے اسے روایت ہو بلال کو حکم ہوا ان دنوں جنت کہنے کا اور جو طاق کہنے کا **ف** یعنی ایک بار کہنے کا نیز ہر
 صی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین میں اور میں قرآنی مالک اشافعی **ف** حماد کی حدیث میں تان زیادہ ہو تو متعجب کہ **ف**
 انصاری نے کہا کہ وہ دوبارہ اس طرح تکریم بھی اول و آخر میں دو دوبارہ کہی باقی سب کے ایک ایک بار بطرح اس کے کہنے

آئے بعد اسکی بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب فی الدعاء بین الاذان والاقامة** اذان اور قامت کو پہنچنے کا طریقہ بیان کیا

ابن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **لا اذان ولا اقامة** ترجمہ اذان اور اقامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور قامت کو پہنچنے کے عار و نہیں کیا جاتے یعنی ضرور قبول ہوتی ہو دنیا میں یا آخرت میں اسکا قبول ہی

باب ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دی **عمر بن عبد السلام** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم

الدعاء فقولوا مثل ما يقول المؤذن ترجمہ اہل ہند سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مؤذن اذان کہے تو جیسا مؤذن کہے ویسا تم بھی کہو **فمن** جو کلمہ مؤذن کہتا جاوی وہ تم بھی کہتے جاؤ **مؤذن** جن کو علی الصلوۃ کہے یا علی الفلاح تو

سنتی الاحول ولا تواتر الا بالصلی العظیم کہنا وجبت الصلوۃ خیر من النجوم کلمہ تو سنو والا صحت و برت و بالحق نفقت (مراقا)

عمر بن عبد السلام عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا **احل** فانه

مرصع علی صلوۃ صلی اللہ علیہ وسلم انتم سألوا الله في الوسيلة فانها متروكة في الجنة لا ينبغي العبد من عباد الله ولرجوان كونه من سأل الله في الوسيلة حلت عليه الشفاعة ترجمہ عبد اللہ بن عمر و ابن عباس نے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اذان کو کہے جو کہتا ہو مؤذن پھر دو دو مجھ پر میری اور جو شخص میرے اور پھر کیا درو بھیجے گا اللہ جل جلالہ اس پر دین یا دینی امت نازل کرے گا بعد اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیلہ کو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

میں جو کیا کہے ہو ایک نبی کے اور بھی امید ہے وہ بندہ میں ہوگا **ف** یا رب ادرت فرمایا تا جب آپ پر وحی نازل تری تھی اس کے آپ کو غلام ہو گیا کہ وسیع میری ہو واسطی ابنا سے یہ فائدہ ہے کہ اس وحی میں اور تری ہو نووی نے کھا دیل لیکھا

مرتبہ جو جیسی وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عمر بن عبد السلام** عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول

رسول الله صلى الله عليه وسلم قل كما يقولون فاذا انتهوا فقل قطعہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر و روایت ہے ایک شخص نے کھایا یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہے (تو کہو می کوئی کام بتائی جبکہ وجہ سے ہم انکی وجہ کو پہنچیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جیسا وہ کہتا ہے جب ان ختم ہو جاوی تو دعا کر جو مانگے کا تجھ کو ملے گا **عمر بن عبد السلام** عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال من قال حين سمع المؤذن والاشهاد لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمد عبده ورسوله رغبته الله **عمر بن عبد السلام** عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول

ترجمہ محمد لا وبلا سلام مینا غفرلہ ترجمہ عبد بن عمر و قاس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنے یا

یکھی میں ہی گواہ ہوں اس بات کا کوئی سچا سچو نہیں سوائے اس کے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد بندہ اور بھیج میری میں ہے ہوا میں اللہ کے رسول ہی اور محمد کے رسول ہوئی سی اور اسلام میں ہوئی اس کے گناہ بخشتی جا رہے **ف** جو قوت شہادت میں ہے

یہ دعا ہے **اشھد ان لا اله الا الله الخ** **عمر بن عبد السلام** عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوت میں ہے گواہ ہوں میں ہے **عمر بن عبد السلام** عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال الله اكبر الله اكبر فاد قال

ہوتی ہر تیشمان بیٹھ کر باؤتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان سنے جب ان ہوتا ہے کہ چہ آتا ہے جب سیر ہوتی ہے بیٹھ کر چلا جاتا ہے
 جب سیر ہوتا ہے ہر آتا ہے آدمی کو دل میں اور دوسرے کے خیالات و التا ہر جا و سکو کسی نہ آتی یہاں تک کہ ہر آتا ہے کہ تعین پھر میں ہا
 ہر آتا ہے اللہ عزوجل اللہ عزوجل کو وقت کا خیال کہنا چاہیے **عبدالرحمن** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ونامنزل اللہ من فی النجوم ارشاد لایمة و اغفر الذنوب **ترجمہ** ابوہریرہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی نامنزل من فی النجوم کی نماز کی صحت اسکے نماز کی صحت پر موقوف ہے اور سکو چاہیے ہر گز میں احتیاط کریں تو اگر
 نماز کے اچھے طرح اور اگر دیر اور نہیں ہے کہ دوسرے پاوان لازم ہوگا اور مؤذن کی نمانت پر وہی **ف** لوگ اسکے اوپر اعتماد کر
 میں نماز پڑھتی ہیں روزہ کہول لیتے ہیں اسکو چاہیے وقت کا غائبی اسکو وقت سے پہلے اذان دینا دیر کریں **ت** ای پروردگار
 ہدایت کرتا ہوں کو (ذقیقہ) کو علم اور عمل کے) اور بخشدہ مؤذنوں کو (جوان) سے قصور چاہیے ہول چوک میں) **باب**
 انوار المیزان **عبدالرحمن** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الفخر فی سبیل اللہ علی سبیل یظفر اللہ فی اللہ فاذا اذاع قطع فی اللہ اذا قطع واستعینک علی تیشان یقیمو دینک
 خاتمہ یوفی قالہ فی اللہ ما علیہ کائنات کمالہ و احدا هذه الکلمات **ترجمہ** ایک حدیث ہے نبی مجاہد روایت ہے ہر ایک
 مردان میں جو مسجد گوہری اونچا بنا اور بالادین ان کے بزرگ اذان پکارتے تھے **ف** اسکی معلوم ہوا کہ بلند ہو کر اذان دینا عیسے
 یسار پر شہت تاکہ آواز دور تک پہنچی **ت** تو وہ پچھلی سے انکرمان بیٹھ کر صلیج صلیج چلی انکری لیتی جا ہی رکھو بیٹھ کر
 بہتاتے تھے پھر فرماتی ہے پروردگار میں تیرا شکرت کرنا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں قریش بتا کہ وہ قائم کریں تیری دین کو
 ایسی مسلمان ہو جاؤں (پھر اذان پڑھتی تھی قسم خدا کی میں نے کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کھینے یعنی ہر بات کو یہ دعا مانگتی تھی کہ
 ناغہ میں نے تھے **ف** قریش انہوں نے میں سے کہے ملک میں نہایت قوی اور غرور قوم تھی اگر شک لوگ دن میں کا فخر اسکو پڑیں
 اسلام کو قوت نہ ہوتی تھی بلکہ ضرر پہنچتا رہتا تبس کو اسد جل جلالہ فی بھد دعا قبول کی اور بہت دن میں ہر مسلمان سچا اور یکساں ہو
 کچھ ذیل وغیرہ ہوتی کہ فتح ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی **باب** اللہ عزوجل یستدیر فی ذلک مؤذن افان میں گھوم کر یا نہ گھوم کر
رحمہ اللہ **عبدالرحمن** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی حرم من ازم فخرج بلال فاذا فکنت التبع فمہمنا و ہمنا
 قالہم **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جملہ حرم لو برو دیمانیہ قطری وقال معی قال لایت بلال اخرج الی لا یخرج
 فاذا نزل علی الصلاۃ علی الفلک لوی عنقہ عینا و شملہا ولم یستدنا ثم دخل فخرج العنق و ساق
 حدیث **ترجمہ** ابو جعفر و بن عبد اللہ بن سہیل معروف **الکتاب** (سروایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کو میں آتا ایک
 بیری میں جو جبرئیل چڑھتا بلال کو انہوں نے اذان کی میں انکی منہ کو پکھلتا تھا اور وہ ہر دو طرف پھرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آئے آپ سر جو پٹائی میں چلے جادین میں کی گویا قطر کی بنی ہو میں تمہیں اور میں خود موسیٰ بن اسماعیل کی روایت میں یہی مبنی بلال
 دیکھا وہ اٹھ کر طیف نکلی جب علی الصلوۃ حرم علی الفلاح پر ہو جو تو پٹی گردن اپنی بلیں پیر سے اور گھومی ہیں پھر گئی اور جبرئیل

کو یہ حدیث ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو جبرئیل علیہ السلام اذان پڑھتے تھے اور وہ ان کی منہ کو پکھلتا تھا اور وہ ہر دو طرف پھرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ سر جو پٹائی میں چلے جادین میں کی گویا قطر کی بنی ہو میں تمہیں اور میں خود موسیٰ بن اسماعیل کی روایت میں یہی مبنی بلال دیکھا وہ اٹھ کر طیف نکلی جب علی الصلوۃ حرم علی الفلاح پر ہو جو تو پٹی گردن اپنی بلیں پیر سے اور گھومی ہیں پھر گئی اور جبرئیل

مغرب کے کھان کے وقت یا کبھی بچہ وقت مگر سیریا لوت آئی کا اور تیر دن جانے کا اور تیر دن
 میں تیر دن پکارنے والوں کی تو بخش مجھ کو۔ خاہر یہ ہے کہ یہ دعا بجز جواب
 دینے اذان کے پڑھنا یا شاعری جواب میں پڑھنا۔ فقط فقط فقط
 تمام سو بار پڑھنا۔ سنن ابو داؤد کے بتیلار دن پڑ
 کر شکر ہے بعد جل جلالہ کا بکثرت نفع
 ہوتا ہے بارہ چوتھا اور
 فضل اور نفع ہر عباد
 کر کو دینی نفع
 کر تیرا
 اور دینی تمام کرنے والا ہے

الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع از شاء الله تعالیٰ

فخصرت ابواب بارہ سو سنن ابو داؤد علیہ السلام

باب	باب	باب	باب
۱۰۱	جو کافر مسلمان ہوا اس کو غسل کرنا چاہیے	۱۰۲	دو کا کپڑی پریشیا کے دو تو کیا کرنا چاہیے
۱۰۲	عورت اپنی اس لباس کو جو حالت حیض میں پہنے	۱۰۳	زمین پر پریشیا پڑ جاوے تو کیا کرنا چاہیے۔
۱۰۳	تھے دھووی یا نہ دھوے	۱۰۴	زمین سو کہہ کر پاک ہو جاتی ہے۔
۱۰۴	جس کپڑی میں اپنے بی بی سے جملہ کری سسٹیکر	۱۰۵	ہو میں نجاست لگنے کا بیان۔
۱۰۵	میں نماز پڑھنا کیسا ہے	۱۰۶	جو حق میں نجاست لگ جاوے تو کیا کرے
۱۰۶	عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۰۷	نجاست بھر کر کپڑے سے نماز پڑھ لینے کا بیان۔
۱۰۷	عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کی اجازت	۱۰۸	ہنر کر کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرے
۱۰۸	مٹی کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے		

بخز الرابع

پارہ چوتھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اکتان الاجل التاذین اذان پر اجرت لینے کا بیان **عن عثمان بن عفان** قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انت امامهم واخذوا منكم اذاناً لا يخذون منكم الا اذاناً اجراً ثم حرمه عثمان بن عفان العاص نے کہا یا رسول اللہ مجھے امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو اذان کا امام ہے لیکن اجرت نہ دے گی اور وہ **ف** یعنی جو مقتدیوں سے زیادہ ضعیف ہو اس کی اجرت سے قنات کیا کرے وہ بھی اجرت میں شریک ہو کر پھر چوٹی چوٹی سوتلے پڑا کر مقتدیوں کی حالت اور قنات اور منصف کے لحاظ سے **ف** اور مؤذن میاں سے کہ اذان پر اجرت لینے کا **باب** اذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے

اذان میں تو کیا کرنا چاہیے **عن ابن عمر بن الخطاب** قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادي اذاناً ان العبد نام لا ان العبد نام زاد موسى فرجع فنادى اذاناً ان العبد نام ثم حرمه ابن عمر سے روایت ہے بلال بن اذان دی فجر تک کسی پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کو حکم کیا پکارو بھیندہ سگیا تیار رہندہ سگیا تیار اسوجہ و فطمی کوئی موسیٰ کو روایت میں آنا زیادہ ہے کہ بلال نے اذان اور بھی پکارا **عن مؤذن** لعمر بن الخطاب قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادي اذاناً ان العبد نام ثم حرمه ابن عمر سے روایت ہے بلال بن اذان دی فجر تک کسی پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کو حکم کیا پکارو بھیندہ سگیا تیار رہندہ سگیا تیار اسوجہ و فطمی کوئی موسیٰ کو روایت میں آنا زیادہ ہے کہ بلال نے اذان اور بھی پکارا

عن بلال بن اذن قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادي اذاناً ان العبد نام ثم حرمه ابن عمر سے روایت ہے بلال بن اذان دی فجر تک کسی پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کو حکم کیا پکارو بھیندہ سگیا تیار رہندہ سگیا تیار اسوجہ و فطمی کوئی موسیٰ کو روایت میں آنا زیادہ ہے کہ بلال نے اذان اور بھی پکارا **عن مؤذن** لعمر بن الخطاب قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادي اذاناً ان العبد نام ثم حرمه ابن عمر سے روایت ہے بلال بن اذان دی فجر تک کسی پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کو حکم کیا پکارو بھیندہ سگیا تیار رہندہ سگیا تیار اسوجہ و فطمی کوئی موسیٰ کو روایت میں آنا زیادہ ہے کہ بلال نے اذان اور بھی پکارا

حیث اذن المؤمن للعصر فقال ابو هريرة اما هذا فقد عصي ابا القاسم عليه السلام ثم حرمه اب القاسم سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں آئے ہر سیدہ کو ساتھ کسی ایک شخص جب مؤذن اذان کھڑا کہ عصر کے متباہ چلا ابو ہریرہ نے کہا اس نے تافانی کے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** مؤذن منتظر امام مؤذن بعد اذان کے نام کو آنی کا انتظار کرے **عن جابر بن عبد الله** قال

كان لا يؤمن ثم جعل فاذا ارى النبي صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلوة ثم حرمه جابر بن عبد الله سے روایت ہے بلال بن اذان دی فجر اذان دیکھ کر پھرتے جب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تو بکیر کر **باب** التثويب تنزیہ کا بیان **ف** تنزیہ کہتے ہیں اذان کے بعد پھر لوگوں کو گاہ کرنا نماز کی اصطلاح میں اس نے میں دستور ہے مؤذن امر یا حکام کے در و اذان پر پھر کھڑے ہیں الصلوۃ حکم اللہ یا مسجد میں اذان اور قنات کریمین لوگوں کی طرح کہتے ہیں کسی تنزیہ بکیر کھی کھی میں کبھی تصانیف میں سن النعم کو لیکن بکیر تو ہر نماز کے واسطی سنت ہے اور الصوة خبر

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۰۸	کتابک الصلوٰۃ	۱۳۱	مشرک مسجد میں جا سکتا ہے
۱۰۹	فرض نمازوں کا بیان	۱۳۲	اون مقاموں کا بیان جہاں نماز پڑھنا منع ہے
۱۱۰	نماز کے وقتوں کا بیان	۱۳۳	اونٹوں کی میٹھنے کے جگہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت
۱۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت نماز پڑھتے تھے	۱۳۴	ڑکے کو نماز پڑھنے کا حکم کب کیا جاوے۔
۱۱۳	ظہر کا وقت	۱۳۵	اذان کی پندرہ شروع ہوئی۔
۱۱۴	عصر کا وقت	۱۳۵	اذان کی پندرہ دینا چاہیے۔
۱۱۶	مغرب کا وقت	۱۳۶	تعمیر کے بیان میں۔
۱۱۷	عشاء کا وقت	۱۳۷	ایک شخص اذان کی دو سہرا بجیر کہے تو درست ہو گا کہ
۱۱۸	نماز کی محافطت کا بیان	۱۳۸	یہ جو جوان اذان کی دہائی تکبیر کہے
۱۱۹	جب نام نماز میں پڑھ کر تو کیا کرنا چاہیے	۱۳۹	بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان
۱۲۰	جو شخص غلابی یا بھول جاوے نماز کو وہ کیا کرے	۱۴۰	مؤذن کو وقت کا خیال کہنا چاہیے
۱۲۱	مسجد کے بنائیکہ بیان	۱۴۱	مینار کے اوپر اذان مینے کا بیان۔
۱۲۲	گہروں میں مسجد بنانے کا بیان	۱۴۲	مؤذن اذان میں گہر کا بارے یا نہ گھوڑے
۱۲۳	مسجد میں چراغ جلانے کا بیان	۱۴۳	اذان اور قامت کو بیچ میں دعا کیا بیان
۱۲۴	مسجد کے کتب کو دیکھا بیان	۱۴۴	افان کا جواب کیونکر دے
۱۲۵	مسجد میں جہاز دینے کا بیان	۱۴۵	جب قامت سنئے تو کیا کہے
۱۲۶	مسجد میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا	۱۴۶	اذان کے بعد کیا دعا پڑھے
۱۲۷	مسجد میں ماتے وقت کیا کہے		
۱۲۸	مختصر مسجد کا بیان		
۱۲۹	مسجد میں بیرونہی کے فضیلت کا بیان		
۱۳۰	مسجد میں گئی ہوئے چیز نہ ہونا چاہیے		
۱۳۱	مسجد میں قہر لے کے کراہت۔		

تمت

تحقیق مسجد و نمازین۔ یعنی فجر اور عشا بہت بہاری ہوئی میں نمازون میں منافقوں پر اور اگر جانتو تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونوں میں اللہ
 اتنی تم ان دونوں نمازون کو پورے گنتھنوں کے بل چلو ہوئی اور تحقیق پہلے صفت مثل دشتوں کی صفت کی ہے۔ یعنی ثواب میں اور اگر جانتو تم کتنا
 ثواب ہے اور کمال البتہ جلدی کرتے تم اس میں پہونچو کر لیے اور نماز ایک شخص کے دوسرے کو ساتھ بہتر ہے کیلوسی اور نماز اوسکی دوسری
 شخصوں کے ساتھ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ ہر اور جب قدر جماعت کثیر ہو اوسی قدر اس کو زیادہ پسند ہے **عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ**
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء فجماعة كان كقيام نصف ليلة ومن صلى العشاء والجمعة فجماعة
 كان كقيام ليلة من رمضان بن عثمان بن سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص عشا کی نماز جماعت سے ادا کرے
 گویا اوس نے اتنی رات نماز کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے ادا کرے اوس نے گویا ساری رات عبادت کی **باب**
ما جاء في فضل الشئ إلى الصلوة نماز کو پیدائنیکی فضیلت **عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ** غلبت علیہ وسلم قال لا بعد لاجل بعد
 من المسجد اعظم اجر اترجمہ ہے ہر سیکہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد سے دور ہو تا ہے ہر سیکہ قدر ثواب
 بڑھتا ہے **ف** کیونکہ اوس قدر مسجد میں اُسے میں قدم دیا وہ ہوتا ہے اور نیکیاں دیا وہ بھی جتنے ہیں **عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ** قال کان
 من اجل اعلم احدنا الناس من قبل ان يبعث الله رسوله صلى الله عليه وسلم من ذلك الرجل وكان لا يخطئه
 صلاة في المسجد فقلت لو اشتريت حمارا تركته في المسجد والظلمة فقال الحبيب من ذلك الرجل فقلت
 انشدني يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذلك فقال ارموت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اقبل الي
 المسجد وجرع لي اهل اذا جرد فقال اعلم الله ذلك كله انما الله جل عن ما احببت له اجمع **ترجمہ** ابی بن کعب
 روایت ہے ہر میری نظر میں میرے کے لوگوں میں نماز یوں ہیں کیسا کہ اگر نماز مسجد سے دوتا دور تھا جتنا ایک شخص کا تھا اس پر میری دوسری جہات
 مانگوں ہوتی تھے ایسا میرے نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدا خرید لو اوس کو سوار ہو کر آیا کر و گھر میں یا یا کر کے میں تو مناسب ہے اوس نے
 کہا میں نہیں جانتا ہوں میرا گھر مسجد سے ملا ہوا ہے کچھ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھے بچے اپنے آپ نے اوس شخص سے پوچھا
 تیری نیت اس کلم سے کیا تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض یہ تھی کہ مجھے مسجد میں آئیگا اور پھر لوٹ کر نماز کا ثواب اپنے ذمہ
 اس بل جلالہ نے مجھ پر عین نیت فرمایا جو تو نے خدا کی واسطہ کیا **عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ** قال ما من رجل من المسلمين
 من صلى الصلوة المكتوبة فاجره كما يجالج الحرم ومن صلى من غير الاستسجاء لم ينصبه الا اياه فاجره كما يجالج الحرم
 صلوة علق الصلوة لا لغوین ہر کتاب ہے **حلیہ** **ترجمہ** ابی امامہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز
 گھر سے وضو کر کے فرض نماز کو اپنی نعلی کا تہہ کو نماز ثواب لے لیا جیسے حج کر لیا تو نعلی احرام باندھے ہوئی اور جو شخص طہارت کو نماز کی نعلی کو
 کے لیے تکلیف دہا دی اوس کو عذر کرنے والی کا ثواب لے لیا اور جو نماز ایک نماز کے بعد پھر میں کوئی برا کام نہ تو نہ گھر جاوے گی طہیز
ف علیین ایک نفر سے خداوندیکہ ہم جس میں حال صالح ہو جائے میں اور چاشت کی نماز جبکو صلوۃ الغھر کہتے ہیں مراد اوس سے
 وہ فعل نماز ہے جو بعد بلند ہو آفتاب کے چڑھنے کے بعد ہو جس کو میں لوگ شراق کے نماز کہتے ہیں اور وہ نماز جب رات کو بڑھ کر کی میں اس کو

نماز کا ثواب ملتا ہے گویا نادر پڑھ رہا ہے تو کوئی نفل نہ مانتا نماز کے ٹکڑے کی ضرورت نہ ہو **عمر سعید بن المستیق** قال **رحمہ اللہ**
 من الانصار اثنو فقال فی ذلک کم حدیثا ما احدثکموا الاحتسابا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضأ
 احکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوة لیرفع قدہ الیمین الا یتبہ فی رجل المہضنة ولم یضع قدم الیسر الا حط
 اللہ عز وجل عنہ سیتہ فلیتھر لحدکم ولیم بعد فان اقی المسجد فلی فی جماعة غفرلہ فان تے المسجد قد صلوا فلیتھر
 وبقی بعض صلوا ادرن وانتم ما بقی ذلک فان اقی المسجد قد صلوا فاقم الصلوة کان ذلک **مرحمہ سعید بن المستیق**
 روایت **مرکبہ** در نصاریٰ کے لکھا اوس نے کھامین نے تم سے ایک سیٹ بیان کرتا ہوں خدا کو اور طرح حکموں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا آپ اتی تھے جب کوئی تم میں سے اچھ طرح وضو کر کے نماز کو نکلے تو دہنہا قدم اوٹھاتی وقت اوکھلی اسدیک
 نیکی لکھ لگا اور بایان قدم کہہ وقت ایک برائی اوسکے سیٹ لگا اب اختیار ہے تم میں ہر جس کا چاہے مسجد کو دروازہ باز رکھے
 یعنی دو چیز میں ثواب زیادہ ہے جتنی قدم زیادہ ہوں گراؤنی نیکیاں زیادہ کھجی دینگے اور اتنی سی برائیاں جو ہوں گے
 پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت کو نماز پڑھی بخشد یا جاو لگا اگر مسجد میں اس وقت آیا کہ جماعت شروع ہو گئی تھی اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
 تھے اور کچھ باقی تھے اوس نے جتنی باقی جماعت کو ساتھ پڑھی جتنی پڑھ پائے اوسکو بعد پڑی تب پھر بخشد یا جاو لگا اگر مسجد میں اس وقت آیا کہ
 جماعت بالکل ہو گئی اور اوس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخشد یا جاو لگا **باب** فی من خرج یرید الصلوة فیتوبھا جعفر
 نماز کے لیے جاوی چھوڑ کر کبھی جماعت ہو گئی ہو تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملے گا **عمر ابو ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجہ الناس قد صلوا عطا اللہ جمل عن مثل اجر من صلاھا وحضہا کا قصہ
 ذلک من احسنہم شیدا **مرحمہ ابو ہریرہ** روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھ طرح وضو کرے پھر کچھ چلے جائے
 پہونچے تو کچھ جماعت ہو چکی ہو اسجل جلالت و سکوت ناہی ثواب ہو گا جتنا اوس شخص کو ملا جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس کے کچھ
 نہ ہو گا **باب** ما جاء فی خیر من النساء **الاصح** مسجد میں عورتوں کا جانا **عمر ابو ہریرہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال لا تمنعوا امماءہن من الصلوات **وکن** **بخیر** **من** **تقلات** **مرحمہ ابو ہریرہ** سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیاہ
 منع کر اسد کی لونڈیوں کو مسجد میں جانے سے لیکن وہ جب نکلیں کہ خوشبو لگا کر مین ہوں **ف** عورت کو خوشبو لگا کر نکلتا نا جائز
 ہے اور غیر خوشبو لگا کر نکلتا مختلف فیہ ہر بعضوں نے مطلقا جائز کہا ہے بعضوں نے جو ان عورتوں کو منع کیا ہے برسر کو جائز
 رکھا ہے بعضوں نے فجر اور عشا کی نماز میں جائز کہا ہے بعضوں نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہ مانہ فساد کا ہر دور جو یہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فی من عورتوں کا جانا سائلین کیچہ کی ایسی ضرورت تھا اب ضرورت باقی **مرحمہ ابو ہریرہ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا امماءہن من الصلوات **مرحمہ عبد اللہ بن عمر** سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیاہ
 منع کر اسد کی لونڈیوں کو اسد کے مسجد میں جانے سے **عمر ابو ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا امماءکم
 من الصلوات **وہو** **ممن** **ممن** **مرحمہ عبد اللہ بن عمر** سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاہ منع کر اپنی عورتوں

چاشت سہتر میں احادیث صحیحہ سے نہیں **عمر** و ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلات الرجل شجاعة تنزيه على
 صلاته وفيه صلاة فلو شمسها عشر درجة وذلك بالعلم اذا توفى فاحسن الوضوء والاقبال السجد بريد
 الا الصلوة ولا يهره الا الصلوة ثم يخط خطوة الا فرغ له بها درجتها وخطبها خطيعة حتى يدخل المسجد فاذا
 دخل المسجد في صلوته ما كان للصلوة من حبس الا انك لا يصلي على احد من ما دام في المسجد الذي صلى فيه يقول
 اللهم ارحم الله عليا ما لم يوثق فيه او يحد فيه **مرحمہ** ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے
 نماز کا ہر حصہ بہتر ہے اس کی گیلی نماز پڑھنے سے یا بازار میں نماز پڑھنے سے **ف** نیز ہر دوکان میں جہاں تجارت کے لیے بیٹھتا ہے
ت پچیس سے زیادہ کیونکہ تم میں سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نمازی کی سطر نماز کسی کام کے لیے تو اب
 ہر ایک تم کو بدل میں اس کا ایک حصہ ملے گا اور ایک گناہ معاف ہو گا جب تک مسجد میں بھیجو جب مسجد میں پہنچا تو گویا وہ نماز پڑھ رہا ہے
 نماز کی سطر نماز کا ہر حصہ اور فرض سے دعا کرتی ہیں اس کی ہر ایک جگہ شامی جان اس نے نماز پڑھ کر کہیں اور پروردگار بخش دی اس کو اور ہر دوکان
 اور کاروس پر ہی ہر دوکان قبول کر تو ہر ایک جب تک کیونکہ آدمی **ف** نیز لڑی یا جھگڑی یا گالی دی یا مار کر بیٹھے **ت** یا مندر
 دلوئے **ف** جب تک کیونکہ آدمی یا وضو نہ کرے یا وضو کرے یا وضو کرے اور کھینچا یا چلا جائے تو فرشتوں کی دعا موقوف ہو جائے گی
عمر و ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة في جماعة تعدل خمسين صلاة فاذا صلاها
 في جماعة فامركوها وصحها بلغ خمسين صلاة **مرحمہ** ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت
 کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جب نماز چلے میں پڑھی جاوے اور کوع اور سجدہ اچھے طرح سے ادا کیا جاوے تو پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا
ف جب نماز اور قنات مکرر نماز پڑھے اس سطر کرے اور ساتھ شریک ہو جائے **بلک** جملہ اللہ والشیء الا الصلوة
 والظلم اندیری روایت میں مسجد میں جانا بیکر فضیل **عمر** و ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انزل الشان في الظلم الى الحد
 بالنظر التام يوم القيامة **مرحمہ** ابو ہریرہ روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی کہ اندھیری میں مسجد جانا بیکر کو قنات
 کو دن بھری آگ کے **ف** یہاں اشارہ ہے اس آیت کی طرف اور ہم سب میں یہ حکم دیا جائے کہ تقویٰ بجا آئے اور نماز پڑھیں اور نماز پڑھیں اور نماز پڑھیں
 مومنوں کے اور دہنوں کی کہیں گے اور ہر ہمارے پورا کر ساری لیے ہر ہمارا **بلک** جملہ اللہ والشیء الا الصلوة جنتی مکرر
 مسجد کو نماز کے لیے جاویں تو سطر جاویں **عمر** و ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انزل الشان في الظلم الى الحد
 قال فرجك وانا مشيدك فها وخرناك وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انزل الشان في الظلم الى الحد
 فاحسن وضوءه ثم خرج حاملا الى المسجد فلا يشكك يديه فانه في صلوته **مرحمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ کعب بن جریج نے آؤ کو
 پایا مسجد میں جاتے ہوئے اور وہ شبیک کے پہرے میں ایک ٹھکانے کی دھندلیوں کو دھڑک رہا تھا کہ اٹھیں میں
 دانا چٹھانے کو میرا بیکار یا سستے کہ **ت** انھوں نے منع کیا اس کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
 سے کوئی اچھوٹا ہر دوکان کے مسجد سے نکلے تو شبیک کرے کیونکہ وہ گویا نماز کی **ف** نیز جو کئی نماز کے وقت سے نکلا اس کو

فرمایا اگر اوس در روز کوثر عورتوں کے لیے چھوٹا دین تو مناسب ہے تاہم فی کہا اوس روز سے عید منہ عمر مرقی تم تک اور وہ روز
 نہ گئی **ف** سبحان اللہ کیا اعتقاد تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشاد کی۔ کہا ابو داؤد و ذہبی نے کیا
 اوسکو سمجھل بڑا بڑا ہم نے یوسف نے انھوں نے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے یہ کہا اگر اوس سے کوثر
 عورتوں کو چھوڑ دین تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب التعلیل لصلوة نماز کو طہر و درنا تھا ہے** **عن ابن عمر** قال سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول اذا قیمت الصلوة فلا تاتوا حاسعون وانفوا متشوقون وعلیکم التکینة فلا
 ادکم فقلو وما فاتکم فامتلوا **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا کہ جب یہ
 ہو نماز کی نوبت آو اور تم نے ہوئی بلکہ آؤ جلتے ہو کر طہینان سے جو مجاہد کو پڑھ لیا وہ جتنی جاتے ہیں اوسکو پڑھ کر **عن ابن عمر**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیوا الصلوة وعلیکم التکینة فقلو ما ادکم واقضوا سبقکم **ترجمہ** ابو ہریرہ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اؤ تم نماز کے لیے طہینان سے پڑھ جتنی پڑھو پڑھ کر اوسکو جو جاتی ہے **باب**
الجمیع السجدتین مسجد و دو بار جماعت کا بیان **عن اوس** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی لایا
 وحدہ فقال لا رجل یصلد علی هذا فیصل معہ **ترجمہ** ابو سعید خدری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہیں دیتا نیز اسکی ساتھ نماز پڑھے **ف** گویا ہمیں نازنوں کا
 ثواب اوسکو صدقہ یا اسکو طہر کے جامع سے نماز پڑھنے میں سنا میں نے ان کا ثواب کہا جاتا ہے **باب فیہ صلی و نماز**
ادراک الجماعة یصل معہم جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے کر جاوے **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 انہ صامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هذا لام شاف لہما صلیا اذا جلا ان یمیلیا وناحیہ للجد فذابہما
 ففی یصل احدہما فواضہما فقال امنعکما ان یصلیا معنا کالاقدمیلینا فوجنا فقال لا تفعلوا اذا صلی احدکم
 ورحلہ فہم ادراک الامام ولم یصل فلیصل معہما فقالہ ناقلہ **ترجمہ** ابو سعید خدری روایت ہے کہ اوس نے نماز پڑھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندر وہ جوان لڑکا تھا جب آپ نے نماز پڑھی تو دو آدمی مسجد کے کوئی میں بیٹھ رہے انھوں نے
 فی نماز نہیں پڑھے آپ نے انکو بلایا وہ آئی اوکی پہلے کا گوشت پھر کھا ہوا (دنگے) آپ نے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز
 کیوں نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے پھر گھر دن میں اپنے فرمایا ایسا مت کیا کہ جب تم میں سے کوئی پڑھ کر نماز پڑھ کر
 پھر نام پائے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اوسکو ساتھ پڑھو یہی وہ نقل ہوا دیگر **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوة فجلس ولم یصل معہم فی الصلوة قال فانصرف حلینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای
 ابن ہشام فقال السلامین ید قال لی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما منعک ان لا یصل مع الناس فی صلاتہم
 قال ذلک صلیتے منزلی وانا احسب قد صلیتہ فقال اذا جئت الی الصلوة فوجہ الناس فی صلاتہم
 وانکنت قد صلیت تکملک ناقلہ **ترجمہ** ابو سعید خدری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو مسجد میں جانی سے لیکن انکو گھر ان کے لیے بہترین **ف** نماز ادا کرنیکی واسطہ مگر طواف جبریا عمرہ کا کرنا ضروری ہو اور اگر وہ مسکین
 جانا چاہے اس حدیث کو ابو داؤد و ترمذی نے بیان کیا نہ سنذری فی بلکہ حاکم نے کہا صحیح میں بخین کے شرط پر حضرت مجاہد **قال** قال عبد اللہ
 بن عمر **قال** النبی صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا النساء المساجد باللیل فقال انزلہ واللہ لا ناذر لهن فی غنم نہ
 دخلوا واللہ لا ناذر لهن قال فضیلہ وخصیلہ **اقول** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا لهن وتقول لا ناذر
 لهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اجازت دو عورتوں کو مسجد میں جانکی بات کو
 ایک بیٹا (ابو داؤد) بولتا تم خدا کی قسم کبھی اجازت نہ دیں گے اذکو وہ مکرنگی (رات کو مسجد کے پہاڑی مسکین جابا رنگی) قسم خدا
 کی قسم کبھی اجازت نہ دیں گے عبد اللہ بن عمر فی اسکو بہت سخت سست کہا اور خصیہ مہربانی کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
 بیان کرتا ہوں اذکو اجازت نہ دے گا کہ ہم اجازت نہ دیں گے **ف** گویا تو خدا کا کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو میں
 کفر کا خوف ہے افسوس ہوا فی میں لوگوں کو کچھ پاک نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل باقوان بیان کر دو جو اس لیے اس صفا
 کی مخالفت بہت بعد ہوئی میں اور صاف کہتے ہیں ہم اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ہمارے امام فی اس پر عمل نہیں کیا۔ میرے نزدیک
 یہ لکھتے ہیں کہ بہت کچھ تخریج من افہم ان یقولون الاکذبا۔ اذکو اماموں کا خود بھی قیل تھا جب حدیث پاؤں میرے قول پر جو وہ نہیں
 نہ مانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو۔ ایسی تقلید پسو امام کے طریق پر برگزین نہیں ہیں وہ تو صرف اس پر امام کے ساتھ
 خلاف کرتی ہیں جس کے دل میں امام کی قول کے وقعت حدیث سے زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اس وقت قابل اعتقاد سمجھ کر اس کے امام کے ساتھ
 ہو نہ قابل اعتقاد نہ سمجھ رہے بالکل کافر ہے اس کا دین میں کچھ خط نہیں ہے **ع** عائشہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء من اللہ کما منعه نساء بنی اسرائیل قال عیسیٰ قلیلت لعمری انی انا
 بنی اسرائیل قلت تم ترجمہ حضرت عائشہ فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حال کی طرح عورتوں کو نکالا ہے (و خوشبو لگانا
 زینت کرنا بی پردگی) البتہ نہ کر دیتا اذکو مسجد میں اپنے سے جیسے منہ کی گوتھیں بنے اسرائیل کے عورتیں بھی بی کہا میں نے عمرہ کی کہا کیا
 بنی اسرائیل کے عورتیں منہ کی گوتھیں نہیں نے کہا ہاں **ع** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما **قال** صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا للرب فی بیتہما
 احصل من صلاتھا فی حجر تھا و صلاتھا فی حجر تھا افضل من صلاتھا فی بیتہما ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری میں بہتر ہے اس کی نماز گھر میں اور نماز اس کو چرخانے میں بہتر اور اس کے
 نماز کو کوٹھری میں **ف** یعنی جہاں تک پردہ اور مڑو کی دین تک بہتر اور گھر سے زیادہ کوٹھری اور کوٹھری سے زیادہ چرخانہ ہو جو
 چھٹی کوٹھری ہوتی ہو اس کے اندر مسجد بطورانی نے روایت کیا امام حمید مدینی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں کہ کہا میں
 جانتا ہوں آپ کے ساتھ نماز پڑھا کر ان آپ نے فرمایا تو جانتی ہو تیری نماز کوٹھری میں بہتر ہے جو کسی اور جگہ میں بہتر ہوگی ہے اور
 اگر میں نے کچھ کہہ دیا ہے تو اس کی مسجد اور گھر کی مسجد میں بہتر ہے جامع مسجد سے **ع** ابو جریج **قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لعنتمنا هذا لما لبسنا قال فی علم یصل معہ ابرہہ حتی مات ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا اور انکو ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا جب نماز سے فارغ ہوئی آپ فی زید کو بیٹھا دیکھ کر بلایا اور کہا
ای زید تو مسلمان نہیں ہوا میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ میں تو اسلام لایا ہوں آپ نے فرمایا پھر تو لوگوں کے ساتھ نماز میں
کیوں شریک نہیں ہوا میں نے کہا میں اپنے مکان میں نماز پڑھ چکا تھا اور مجھ کچھ گمان تھا کہ لوگ بیٹے چکر ہوں گے آپ نے فرمایا
جب تو لوگوں پاس ہو اور انکو نماز پڑھتے ہوئی دیکھے تو انکے ساتھ نماز پڑھ لے اگر تو پہلے پڑھ چکا ہو گا وہ نقل ہو گا وہی گے

یہ فرض ہو گے **عن ابن عباس** عن عبد بن حنفیۃ عن ابي ابيوب انہ سأل ابا ایوب لانہما یصلان فقال ایا احدنا منہما یصل الصلوة ثم

یا الی السجود فقال الصلوة فاصلی معہم فاجبت عنہ من ذلک شیئاً فقال ابویوب سبنا عن ذلک النبی صلی اللہ

علیہ وسلم فقال ذلک لہم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنو اسد بن ہریر میں سے ہے) روایت ہو میں نے ابویوب سے

سے پوچھا ایک شخص مس میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لے وہی پھر مسجد میں آوے وہاں کبیر مگر میں انکو ساتھ پھر نہیں تو میری دل اس میں

ایک شبہ ہوتا ہے ابویوب نے کہا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اسکو کسی ایک حصہ ہر غنیمت کا سینے

اور زیادہ ثواب کچھ قناعت نہیں ہے **باب** اذا صلا فی جماعة ثم ادرك جماعة بعدک لکما یصلون نماز پڑھ چکا ہو

تو پھر دوبارہ دوسری جماعت میں شریک ہو یا نہ ہو **عن سلیمان بن عوف** عن ابي عبد اللہ عن ابي ابيوب انہ یصلون

فذلک الاصل معہم قال قد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا مع الصلوة فیوم

ترتیب **ترجمہ** بیان جو مولیٰ میں میمونہ کے روایت ہو میں نے ابی عبد اللہ عمار بن ابی ایوب سے ایک مقام پر مدینہ میں اور لوگ

نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا آپ کیوں نہیں پڑھتے انکو ساتھ انھوں نے کہا میں پڑھ چکا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنا اپنی ذاتی نماز ایک دن میں دوبارہ پڑھتا ہوں **ف** و اقلنی نے کہا متفرق ہوا ساتھ ساتھ **عن ابن عباس** عن رسول اللہ

شعبی سے تقریباً ہے کہ حدیث بن ذکوان علم بصری ثقہ و مکرّمی ہم اسکو موتا ہوا بھیجی نے کہا اگر کچھ حدیث صحیح ہو تو مجھ کو بھیج دے

اوس صورت میں باہر بھیجا جاوے گا نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اسکو پڑھنے میں کہتا ہوں عارض ہے اسکو حدیث صحیح بخاری

ابو جہر غنی کو جس میں آپ نے فرمایا کہ اس حدیث کو پڑھنا ہے کہ دوسری بار جماعت کرنا شریک نہ ہونا

چاہیے اگر شخص اکیلے پڑھتا ہو تو اسکی ساتھ شریک ہو سکتا ہے **باب** فی جماع الامامة و فضلها امامت کے

فضیلت کا بیان **عن عبد بن حمزہ** عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف

عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف عن ابي یوسف

تھے جو شخص امامت کرے تو لوگوں کی بوقت پر تو اسکو بھی نوابی کا اور مقتدیوں کو بھی اور جو وقت میں نہ کرے تو اسکا گناہ امام پر ہو گا

نہ مقتدیوں پر **باب** فی کمال اللہ عن الامامة امامت کرنا میں ایک دوسرے سے مجھ سے نہیں **عن سلیمان بن عوف** عن ابي یوسف

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من غلبہ الساعۃ انیت ان یرجع الی اہل السجۃ لا یجوز ان یرجع الی اہل

بہم **ترجمہ** امامت بنی الحزمی روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرمائی تھی تم لوگوں کے نشانے پر کیا جائے

قرآن کہاں گیا یعنی آنحضرتؐ نے یہ کیوں فرمایا وہ امانت کبریٰ جو تم دونوں میں سے قرآن (یا وہ جانتا ہو) ابو ظاہر نے کہا قرآن
 جانتے میں دونوں برابر تھے **عمر ابن خطابؓ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیثوذن لمخفیاکم ولیموتکم قراؤکم
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ ہیں تم میں سے جو بہتر ہوں سزاؤں کو خوب
 پہچانتے ہوں اور پرہیزگار ہوں اور امانت وہ لوگ کریں جو قرات کو خوب جانتے ہوں قرات میں کم سو کم عبادتوں
 کی رعایت ضرور ہے ہر ایک بیکہ کہ حرف کو اپنی محابہ سے نکالی دوسری عید کہ اخلاص اور طہار وغیرہ کی رعایت بخوبی کچھ اور اوقات کو خوب
 پہچاننے کا مخصوص وقت لازمہ کو جہاں پر وقت نہ کرے کسی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر لادفات تمیز و تفریق
 بہت کیا کرتی تھی اکثر حرف میں تیز آسان ہر کوضا میں ان ظاہر میں کثیر لوگ تیز نہیں کہتے اگر ضاد کو طحی مجھ کے مشابہ پڑ ہی تو نا
 ہو جاتی ہے کیونکہ یہ دونوں حرف صفات میں بھٹ مشابہ ہیں مگر بعض لوگ ضاد کو وال مخم اور اگر تے میں یا باکل وال پڑتے ہیں یہ غلط ہے
 اس میں نماز جاننا کثرت ہے جس کو کسی ضاد بھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اس کو طحی بھی کہیں پڑی ہو۔ اس نے میں یہ بلا بہت ہے رسول
 اکثر لوگ اکثر ضاد کو وال پڑتے ہیں یا اس کو تھوڑا سا پر کر دیتے ہیں یا لاکھ بھی صوت ضاد کو کسی صورت سے صحیح نہیں ہو سکتی
امام الشافعیؒ عورتوں کی امانت کا بیان **عمر ام و قتیبت** **نوفال بن عبد اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا بکدا قال قلت لرسول
 اللہ ائذنی فی الغزو معکم ام مع ضاکم لعل اللہ ان یرقی شہادۃ قال قرئی بیئتک فان اللہ تعالیٰ یرقی
 الشہادۃ قال فکانت تسمی الشہیدۃ قال کانت قد قرأت القرآن فاستأذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تتخذ فوطی
 مؤذنا فاذا نزلھا قال کانت برب غلاما لھو لحایۃ فھا الیمام باللیل فھا ابقہ بقیۃ لھا احتمات و ذہبا فاصبح
 فقام والناس قال من عندہ من ہذین علم ومن اھل فلیحی بھی فاما من بعد فکھدیا کھکانا ول مصلوب بالمدینۃ
 ترجمہ عمر و قتیبت نازل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کی لڑائی میں گھر میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے کہ آپ کو ساتھ
 جہاد میں چلوں گی جو مجاہدین میں سے بیمار ہوگا اس کی خدمت کروں گی شاید عبداللہ بن جراح بھی شہادت عنایت فرما دیں آپ نے فرمایا
 تو اپنے گھر میں بیٹھے رہو عبداللہ بن جراح تجھے شہادت عطا کرے گا راوی نے کہا اُس روز سے
 اذ نکا نام شہید ہو گیا انہوں نے قرآن پڑھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی
 اپنے گھر میں مؤذن مقرر کرنے کی آپ نے اجازت دی انہوں نے ایک غلام اور ایک کنوڑی کو مدبر کیا تھا
 اپنے اپنے مرنے کے بعد اذ نکا کو آکر دیا تھا وہ دونوں رات کو کھڑے ہوئے اور ایک چادر سے اذ نکا کو گھونٹا
 یہاں تک کہ وہ مر گئیں پھر دونوں چل دیے (یعنی بہاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمرؓ نے کہا (اذ نکا)
 خلافت کا زمانہ تھا لوگوں میں جس شخص کو ان دونوں کا حال معلوم ہو وہ اذ نکا کو لاوے پھر وہ پکڑے
 ہوئے آئے حضرت عمرؓ نے حکم کیا دونوں سوئے دیے گئے مدینے میں پہلے سوئے انہی کو
 ہوئے دوسرے روایت میں عیادت سے و کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچھل

جابر بن عبد الله سے کہتی تھی معاویہ بن جبل نماز پڑھ لیتو تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتی اور اپنی قوم کی آیت
 کرتی **یا ایہا المدینہ** یعنی اے مدینہ! **امام بیہق** کہ نماز پڑھ کر تو مقتدی کیا کریں **عمر ابن الخطاب** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہتے تھے صاف صاف عتہ تجھ شفق لایمیں فصلی صلوٰۃ من الصلوٰۃ وهو قاعد صلینا وراہ قعودا اھل انفس
 قال فما جعل الامام لیوثم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ
 لمحمدہ فقولوا ربنا والک الحمد واذا صلی جالساً فصلوا جالساً اجمعون ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری گھوڑی پر پھر گھڑی آپ گھوڑی سے پہل گئی دہنی کر دے اپنی نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے
 بی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے اہل مدینہ! اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کیجاؤ جو جب کہری ہو کر نماز پڑھو
 تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ جب امام کھڑے ہو کر تم بھی کھڑے ہو کر اور جب رادھاؤ اور جب سجدہ کرنا
 تو تم بھی سجدہ کرنا اور جب بیٹھ کر نماز پڑھو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو **خطابی** نے کہا ابو داؤد نے اسباب میں جتنی حدیث
 بیان کیں وہاں ان میں کہ جو مشہور علماء کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث میں موت کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کو بھی کھڑے ہو کر پڑھی نقل بخیر کے حالانکہ اکثر فقہاء کا بھی یہ ہے مگر احمد و داؤد نے بھی یہ قول ہے
 کہ امام جب بیٹھ کر نماز پڑھی تو مقتدی بیٹھ کر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو **عمر جابر** قال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فرمایا بالمدینۃ فصر علی جدم نخلة فانفکت قدماہ فالتیدانہ نعقوا فوجدناہ فمشریتہ لعاشتہ یسعی
 جالساً قال فمنا خلفہ فکنا ثم التیدانہ مرة آخری نعقوا فصلی اللہ توبۃ جالساً فقننا خلفہ فاشار الیہ
 فقعنا قال فلما قضی الصلوٰۃ قال اذ صلی امام جالساً فصلوا جلوساً واذا صلی امام قائماً فصلوا قیاماً
 ولا تقبلوا کما یفعل اھل فارس یظن انھا ترجمہ عاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری گھوڑی پر مدینہ میں
 اُس نے اپنا گرا دیا ایک سخت کے جڑ پر آپ کا پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپ کی عیادت کو واسطوئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کو بلوا کر
 تسبیح پڑھنے میں بھیجو ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ بیٹھ کر پھر دوسری بار عیادت کو آئی تو آپ نے فرض نماز میں بیٹھ کر اسی ہم
 لوگ آپ کو پھر کھڑی ہو کر آپ کی اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ کر تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھاؤ جب امام
 کھڑے ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ ایسا مست کرو جیسو فارس کو لوگ اپنے سرواڑوں کو کر کے پیرن **ف** وہ بیٹھ کر پڑھاؤ لوگ
 کھڑے رہتی ہیں **عمر ابو ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما جعل الامام لیوثم بہ فاذا کتب فکبروا وای لا کتبوا
 حتی یکبروا واذا رکع فارکعوا ولا تنکحوا حتی یرکعوا واذا قال سمع اللہ لمحمدہ فقولوا اللھم بنا والک الحمد قال سلم
 والک الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی تسجدوا واذا صلی قائماً فصلوا قیاماً واذا صلی قاعدا فصلوا
 قعوداً اجمعون ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل مدینہ! اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کیجاؤ جو جب کہری
 ہو کر تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ جب امام کھڑے ہو کر تم بھی کھڑے ہو کر اور جب سجدہ کرنا تو تم بھی سجدہ کرنا اور جب بیٹھ کر نماز پڑھو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو

نماز سے فارغ ہوئی تو قبلہ کی طرف سے پھر کر **عن البراء بن عازب** قال کنا اذا صلينا اخلا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يكون غيبه فقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جئنا راي بن عازب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نماز پڑھ کر
تو پھر بھی پڑھ کر آپ کی دعا کی طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلہ کی طرف پڑھ کر تے) **باب**

الامام یطعم فی مسکنہ امام نبی جہان فرض پڑھی ہر دو ان نقل پڑھ ہے **عن العنبر بن شعبه** قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يصلي الامام في الموضع الذي صلى فيه حتى يتناول ثم جئنا راي بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی فرمایا جب تک امام نماز پڑھا تو پھر وہاں نماز پڑھ ہی جب تک اوجھڑ کر ہٹ جاؤ۔ کہا ابو داؤد دینی عطا خراسانی نے غیر
بن شعبہ سے نہیں سنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الامام یخذ بعد الصلح راسه جب امام خیر کھت کو مسجد کی سی فافہ کو کر

اٹھاوی اور بیٹھا جو سے پھر اس کو حدیث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں **عن عبد الله بن عمرو** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اذا صلى الامام الصلوة فقد فاض قبل ان يركع ثم قد تم صلاته ومن كان خلفه ممن اتى الصلوة ثم جئنا راي بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکا اور قعدہ خیرہ کر کر پھر اس کا وضو ٹوٹ جاؤ کرنا
کر کر صلی اس کی نماز تم ہو گئی اور مقتدیوں کو نماز بھی تم ہو گئی جو پورا کر چکے ہیں اپنے نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
سلام فرض بخیر ہے مجھے ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے ذیل از کو وہ حدیث جو ذکر آئی ہے **عن**

عليه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور ونحوه التكبیر فی الصلوة التسلیم ثم جئنا راي بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی کبیر ہے **ف** میں جب کبیر کر
تو جو کام نماز کے نافی تھی وہ حرام ہو گئی اس لیے اس کو کبیر کہتے ہیں **ف** اور تحلیل نماز کے سلام **ف** میں جب سلام
پہرے تو اب تک بنی کام حرام ہو گئے تو وہ سب حلال ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما یؤمر بہ

الامام من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **عن معاوية بن أبي سفيان** قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا ينادي روني بركوع ولا بسجود خانہ معاً اسبقك مره اذا ركعت لمكوفي به اذا رعت او فلان بنت
ثم جئنا راي بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے آگے رکوع اور سجدہ مت کرو جب میں تم سے اول رکوع
پڑھتا ہوں تو تم پلوں گے جب میں تم سے پہلے سجدہ پڑھاؤں گا کیونکہ میں نماز پڑھا ہوں **ف** تو جب تک میں سر رکوع کو اٹھاؤں
گا تم کو ہی میں رہو گی یہ عرض ہو جاؤ گا تم قدر دیر کا جو تم میرے رکوع میں گھر کر **عن البراء بن عازب** کانوا اذا رعدوا

من الركوع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قاموا قياماً فاذا رآوه قد سجدوا ثم جئنا راي بن عازب سے روایت ہے کہ جب
معاویہ کو رکوع سے اٹھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہوتی تھیں جب تک کہ پھر سجدہ میں گھر کر اوجھڑ کر تھیں
عن البراء بن عازب قال كانا نصلی مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو يخلو احد منا ظهراً حتى ياتي رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع
ثم جئنا راي بن عازب سے روایت ہے کہ نماز پڑھ کر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے بیت خم نہ کرتا تھا رکوع کو کھڑے ہو کر جب تک کہ

۴۲

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع میں **عن ابن ابراہیم** کانوا یصلون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رکع رکوعا قال
 سمیع اللہ لرحمہ لعلہ نزل فیما یمشی ورنہ قد وضع خبثتہ بالارض ثم یقول صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ہر بار بن نماز کے رکوع
 ہر صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتی تھی وہ بھی رکوع کرتی تھی اور جب آپ سمیع اللہ من حمد کہتے تھے
 کہتے تھے کہ سمیع اللہ کہتے تھے جب سجدہ میں جا لیتے تو اس وقت وہ بھی سجدہ کرتے تھے **باب** التشدید فی رفع رفع قبل الامام ورفع
 قبلہ جو غلط نام کے پہلے سر اٹھانے کا حکم اور اس کو غذاب کا بیان **عن ابو ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یغشی
 الامام یغشی لحدکم اذا رفع رأسہ ولا امام ساجدان یحول اللہ رأسہ واسجدوا وصوتہ صوۃ جملہ ترجمہ
 ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں تم میں سے کوئی جب اٹھتا ہے سجدہ کی اور امام سجدہ میں ہوتا ہے اس
 بات سے کہ اسے جل جلالہ اس کا سر گدھ کی یا اس کی صورت گدھ کی صورت ہو جاوے **وف** تیرے قیامت کے روز دنیا میں نقل کر
 اکر ایک شخص نے امتحان کیا کہ یہ علم ایسا ہی کیا اسی وقت اس کا منہ گدھ کی سا ہو گیا غرض کہ اس نے **باب** جیز بصرہ قبل
 الامام امام کو پہلے اٹھ کر چلو جانے کا بیان **عن انس بن مالک** صلی اللہ علیہ وسلم حضہم علی الصلوۃ وھاہم ان یصر فواللہ
 یقل انصر افرض الصلاۃ **ترجمہ** انیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غنیمت دلائی جماعت کو نماز پڑھنے کی اور نہ کیا ان کو
 امام سے پہلے جانے سے **وف** آپ نماز پڑھ کر بٹھکے تھے جب عورتیں چل جائیں اور توت آیا بٹھکے اور مرد بھی بٹھکے تاکہ مرد عورتوں سے چل جائیں
 نہ ہوں اور مردوں کو کہ پڑھ کر اٹھنے سے منع کیا خطابی **باب** علی الخواص یصل فیہ کتنی کثرون میں نماز پڑھتے تھے
عن ابو ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الصلوۃ فوجہد فقال لا یصل علی اللہ علیہ وسلم او کلکم التواضع **ترجمہ**
 ابو ہریرہ روایت ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا ایک پڑی میں نماز پڑھیں تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس بکری نہیں **وف** نووی
 کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پڑی میں نماز درست ہے اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے لیکن دو کثرون میں نماز پڑھنا افضل ہے **عن**
ابو ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصل احدکم فی الثوب الواحد لیصل علی منکبہ منشی **ترجمہ**
 ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھیں کوئی تم میں سے ایک کچھ میں اس طرح کہ کندھے پر اوپر کو کچھ ہو **وف**
 بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اس میں ایسا کر جیسے کہ حدیث میں آتا ہے **عن ابو ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 صلی احدکم فلو لبس الخفاف بطرفہ علی عاتقہ **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی
 تم میں سے ایک کپڑا پڑھیں تو اس کو دھنی کنارے کو بائیں کسے پڑا لے اور بائیں کدھ پر پڑھیں **عن ابن عمر** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل فی ثوب واحد الخفافینہ علی منکبہ **ترجمہ** ابن عمر ابی سلمہ روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک پڑی میں نماز پڑھتے ہوئے اس کپڑے کو پیٹ لیا تھا اس طرح کہ بائیں کنارہ اوپر بائیں کدھ پر پڑھیں
 لیا تھا اور دھنی کنارے پر دو رو ہوا کنارہ اس کا دھنی پر پڑا لیا تھا اس کی مثال کہ میں نے اس کو تو سجدے میں کبھی نہیں
 کنارہ کو دھنی کنارے پر گدھ کی طرح پڑا لیا تھا **عن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حياء علی اللہ ما فیہ

جوابی ازار لگا دی **ف** وضو کا حکم السوط دیا کہ دل اسکا نایک تھا کبر و غرور کی بجائے آپ فی طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ
وہ عیب بظہارت باطنی کا بھی **باب** فی فصل المرأة عورت کتنی کڑون میں ناز پڑہ سکتی ہے **ع** محمد بن یحییٰ بن محمد
عن ائمة انما سلمت بعد ان تصلی فبیده المرأة من الشیاب فقال فی فصل فی الخمار والدفع السامع الذی یغنی عن
قدیمہ ترجمہ محمد بن زید کی ان فی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ سے پوچھا عورت کتنی کڑون میں ناز پڑہ سکتی ہے عرضون کہ ایک
سہ ہزار میں اور ایک کڑی میں پڑہ سکتی ہے جب وہ کڑ پورا ہو اور نیچا آتا کہ پانوں دسکے چپے میں **ع** ام سلمہ انھا کسا اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتصل المرأة فی مدح و تحار لیس علیہا ازار قال اذا کان الکلیع سابعاً یغنی عن قدیمہ ترجمہ ام سلمہ نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت ناز پڑہ لی ایک سہ ہزار اور ایک تے میں اپنے فرمایا ان جب کڑ پورا ہو چپا اسکے پانوں
(تو اگر کھضرورت نہیں ہے ازار ناز پڑہو گی ورنہ ازار ضرور) کہا ابو داؤد فی اس حدیث کو الکنافس اور کبر بن مضر ارجح غلیظ اور
اسمیل بن جعفر اور ابن ابی ذیب اور ابن سحاق نے محمد بن برید سے روایت کیا انہوں نے اپنی ماں انہوں نے ام سلمہ سے سونوا کسی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول ان نہیں کیا **باب** المرأة تصلی یغنیہا عورت کو بغیر سہ ہزار کو ناز درست نہیں ہے **ع**
حادثہ عن ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا یقبل اللہ صلوة حائض الا فی حائضہا ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہیں بول کر تا ناز جو ان عورت کی بغیر سہ ہزار کے **ف** کیونکہ عورت کا ستر
ابو داؤد فی کھا سفید ایسے عورہ بنی قنادر سے اس نے حسن السعدیث کو مرسل روایت کیا ابن ابی شیبہ صلی اللہ علیہ وسلم **ع** محمد بن
حائشہ نزالت علی صغیۃ ام طلحہ الطحلت فرائبناھا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی حائشہ
بحیلة فالتقی حقو قال شقیہ بشقیۃ فاعطی ہذہ نصفاً وافتتاکا التی عندہما سلم نصفاً فانی لا اراھا
الا بعد ما حدثت ولا اراھا الا بعد ما حدثت ترجمہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے میں منیہم علیہا پس انکو کر لیون کو دیکھا
کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجری میں شریف لانی میری پاس ایک لڑکی تھی آپ فی اپنی لنگی مجھے عور اور کہا اسی پہاڑ
دو ٹکڑی کر ایک ٹکڑا اس کے کو دی اور دوسرا ٹکڑا اس کے گھر و جام سلمہ سے ہے کیونکہ میں دسکویا ان فلون کو جو ان بھائیوں
باب اللہ فی الصلوة سدل کو مانعت **ف** خطاب نے کہا سدل یہ کلمہ کہی کو چوڑو کہ وہ زمین تک لٹتا رہے غرور
اور ترجمہ سے نمایاں ہے سدل اسکو کہتے ہیں کپڑا پر سے اوڑھ کر چوڑی جیسے بھو دی کیا کہنے میں بعضوں نے کہا ستر پر جاؤڑھ
کرو سکو لنگی دی کل نہ اری بعضوں نے کہا سدل میں یہی کلمہ کہو اور لے اور اٹھ استیون کے اندر نہ کری **ع** ابو یوسف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سدل فی الصلوة و لا یغنی الیہا ترجمہ محمد بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے منہ کیا ستر نہ کر نیکی نہیں **ف** جیو کجا عورت ستر پڑاؤ باندھ لیا کرتے تھے ابن جریج نے کہا ستر
حاکم و یحییٰ کہتے تھے ناز میں ستر کو کڑو جاتے تھے کہ صلی پر اور کہہ ستر **باب** الصلوة فی ستر النساء عورت کو کپڑا ناز پڑنا **ع**
عائشہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی ستر و لھما قال عبداللہ شان ابی ستر محمد حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندوئی کپڑوں یا چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے یہ حدیث کتاب الطہارت میں ہے
باب الرجل یصلی اقامۃ اشعرہ کوئی شخص جو راباندہ کرنا پڑے تو کیسا ہی **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ**
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ بحسنہ علیہ السلام وهو یصلی قائمًا وقد غرض نصرۃ وفتحاہ ابوہ فی القنقہ
حسن الیہ معصبا فقال ابورافع قبل ان یصلی انک لا تعذبنا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک
کفل الشیطان یعنی غرض نصرۃ ترجمہ ابورافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھی امام حسن علیہ السلام پر گزرا اور وہ کھڑا
نماز میں انھوں نے اپنے بالوں کا جوڑا اگر دن کو بچھ باندہ لیا تھا ابورافع نے اسکو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اسکو طرٹھکھڑا کیا
ابورافع نے کہا نماز پڑھو اور غصہ کرو کہ یہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائیے لیکن ان کی ہنسیکے **عن عیسیٰ مولى**
ابی بنیاس عبد اللہ بن عباس سے عبد اللہ بن الحارث یصلی اس پر معقوف ورائہ فقام ورائہ فجعل یجلا ورائہ
الاخر فی انصرف قبل ان یصلی فقال لک وای قال اذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل هذا
مثل الذی یصلی معکونف ترجمہ یہ ہے جو مولیٰ بن عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے فی عبد الحارث
کو نماز پڑھتے دیکھا اور انکو سر میں بچھو جڑا بندہ تھا عبد اللہ بن عباس انکو بچھ کھٹے ہو کر جڑا کہہ کر لگے وہ چپے ہوئے نہایت سرفراز ہوئے
ابن عباس پائے اور کھاتم فی میر سر کیوں چھو انھوں نے کھامین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وفاق فی ترجمہ شخص بالذکر جڑا
باندہ کرنا پڑے اسکی مثال اسکو ہی جیسے کبھی ماتہ بچھی بند ہی بن اور وہ نماز پڑھتا ہے **باب** الصلوۃ فی الغل جرتی اوتا
کر اور جرتون سمیت نماز پڑھنی گمان **عن عبد اللہ بن السائب قال** راوی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم القمہ و وضع
علیہ غریضہ ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتی تھے کہ جرتون
ہوا اور جرتی اور بنی بنی طرٹھے تھے یہ حدیث کی مناسبت سے ظاہر ہو اور اسکی بعد کے حدیث میں جس کے مناسبت سے
بیان کی گئی یا اسکی کہ روایت ضعیف ہے کہ یہ دوسری روایت میں جو چند لوگوں نے عبد اللہ بن السائب سے روایت کیا جرتی اوتاتی
کا ذکر نہیں ہے **عن عبد اللہ بن السائب قال** صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم الطہر عباک فاستفتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سبحانک یا ذا کرمی وھا روئے او ذکرمی و عیسیٰ بن عبد اللہ بن السائب او یغنی الختان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سبحانک یا ذا کرمی و عبد اللہ بن السائب حاضر لذلک ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح کی نماز پڑھنے میں جس دن کہ تم ہو تو شروع کیا آپ کو مومنون کو محب سے اور ماروں کو قصور پہنچائی یا عیسے کو راوی کی شہادت سے
فی اختلاف سے شامی ابن ابی بکے اس روایت میں تین شیخین انہوں نے اختلاف کیا ہوگا تو آپ کو کہا نہیں ہے آپ کی قدرت چھوڑ
اور کہوئے کیا عبد اللہ بن السائب اس وقت ہر جرتی **عن ابی سعید الخدری قال** سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ
اذ یخلع علیہم فوضہم اعرسہ فلما لم یزل ذلک اقوم القوانع اطم فلما افضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ
قال اما حکمکم علی انکم تعالکوا قالوا لا یلاک القبت فعلیک قال قینا فاعلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

او کہ عرض میں اذکار جیسا تو روایا **عن النبی ع** از قبیل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحل الصنف من ناحیۃ الناحیۃ
 یصح صمدنا و مناکبنا ویقول لا یختلفوا افتخاف قلوبکم کان یقول ان الله و ما لا یکنہ یصلو علی الصنف و لا یقول
 ثم حمیمہ برابن عادیسے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفت کو اندازتی تھی اور اوہ ہر سر اور ہمارے سینوں اور نوڈھوں کو
 برابر کرتی تھی اور فرماتی تھی کہ تم تجارتی آل پہ مختلف چلو گے اہل فرما فی تھو اللہ جل جلالہ اپنی رحمت پہ تجاویز اور فرشتے و عاکر تے
 میں پہلے صنف پر **عن النعمان بن بشیر** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنف صنفنا اذا قمنا للصلوة فاد استبق
 کتب ثم حمیمہ بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھی ہمارے صنف کو جب ہم کھڑے ہوتی تھی نماز کیلئے صنف پر
 برابر ہوجاتی آپ کبیر **عن عبد اللہ بن عمر** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیمو الصنف و احاذوا من الذکاب و سدوا
 الخلل و لیکنوا بالید اخوانکم لعل یقل عیسو بالید اخوانکم و لا تذر و اخرجوا للشیطان و من محل صفا و صلہ اللہ و من
 قطع صفا قطع اللہ ثم حمیمہ بن عرسے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قائم کرو صنفوں کو اور برابر کرو نوڈھوں
 کو اور بند کرو اذان و جگہ جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاو اپنی ہاتھوں کو ہاتھوں میں ف یعنی اگر کوئی تم کو تھکے تو تیرا دوسرے
 یا کچھ شادی تو تیرا جاو یا ہت جاو سختی نہ کرو و اور شہیدان کی طرح صنفوں کو کچھ چھوڑو اور جو شخص صنف کو لا دیکھا
 اللہ ہی و سکھو لا دیکھا اپنی محبت سے اور جو صنف کو کاٹی گا اللہ ہی اپنے محبت سے اسکو کاٹ دیکھا **عن ابن مالک** عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا صنفکم و قاربوا بینہما حاذوا بالاعناق فوالدی نفسہ بیدانی کادی الشیطان یخلف
 من محل الصنف کھا الخلف ثم حمیمہ بن انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا خوب کھڑے ہو صنفوں میں
 اور ایک صنف دوسرے صنف سے نزدیک کہو اور گردنوں کو بھی برابر کہو تم اوش شخص کے جسکے مقبر میں میری ٹان ہے میں دیکھتا ہوں علیکم
 صنف کو اندر جو جگہ خالی ہوتی ہے وہاں ہی گھسناں گویا وہ بکری کا بچہ ہے **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سقوا صنفکم فان شربہ الصنف تمام الصلوة ثم حمیمہ بن عرسے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا برابر کرو صنفوں
 کو کہ نہ صنف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے ف یعنی صنف برابر کرنا فضول ہے جو صنف کے برابر کرنا ہوتا ہے وہاں تک کہ
 اہتمام کرو افسوس کہ حرمین میں انتہیل نہ کر لیتے تھے کہ بکری حدیث پرہ دیتا ہے مگر اسکی موافق تعمیل نہیں ہونے لگی صنف برابر
 کرنے کے لیے مقررین بار ہا حرمین میں بھیجا گیا ہے کہ پہلی صنفوں میں جگہ بقی ہے اور لوگ پہلی صنفوں میں کھڑے ہیں اور صنفین
 بھی بیٹھے ہیں یہ سب کچھ حرمین میں جا بجا فرمائی گئی نہیں بوجہ تہا نہ اسکا اہتمام کرتا ہے **عن محمد بن مسلم** ان السائب بن جریج
 قال صلیت لے جذائب بن مالک فقال اهل تادی لم یصح هذا المعنى فقالوا لا والله قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یضع یدہ علیہ فیقول اهلوا صنفکم ثم حمیمہ بن سلم بن ابی سے روایت ہے میں نے نماز میں اس کی مالک پہلو میں
 انہوں نے کہا تم جو معلوم ہے پڑھو کیونکہ حرمی میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ کسی پر رکھتے تھے اور
 فرماتی تھیں برابر ہو جاو اور سیدہ کو صنفوں سے دوسرے روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام للصلوة فاستبق

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طاقت نہیں کہ اگر سنا تہ نہ پڑا کروں اور اس نے اپنے واسطے کہا تیار کیا اور پھر یہ پایا اور
 کہا یا رسول اللہ یہاں آپا پڑ رہے تاکہ مجھ کو معلوم ہو جاوے آپ طرح نماز پڑھیں میں آپ کو پوری کیا کروں پھر لوگوں نے ایک بیوی کا کنارہ
 دہرایا آپ نے کھڑے ہو کر اور سپرد و رعیتین پر میں ابن الجاندو نے ان کے کہا کیا آپ صلوٰۃ الصبح پڑھیں تھی انھوں نے کہا میں نے تو آپ کو سوا
 اور سب کی کمی تھی نہ دیکھا **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** کان زولم سلام فندکاکہ الصلوٰۃ احیاناً فیصل
 علیہ وسلم لانا وحوصلہ تنصیف بالاء ترجمہ از ابن ابی شیبہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیارت کرتی تھی اور ہم سلم کی کمی نماز
 کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرض پر جو بوری کا تھا نماز پڑھ لیتے اور ہم سلم کو پانی سے دھو دینے **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یصل علی الخصر والفرج والذنب ترجمہ یہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوری پر
 اور چڑی پر جو داغت کیا ہو ہوتا نماز پڑھ لیتے **باب فی الخصر والفرج والذنب** ترجمہ یہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوری پر
 فعلی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فندکاکہ الصلوٰۃ احیاناً فیصل علیہ وسلم لانا وحوصلہ تنصیف بالاء ترجمہ از ابن ابی شیبہ
 انہیں بابک سے روایت ہے کہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کر شدت میں جب کسی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا تھیں
 (گرمی اور جی) تو اپنا کپڑا بھا کر اوپر سجدہ کرتا **باب تسبیح الصفوف** صفین برابر کرنا بیان **عن جابر بن سمرقہ**
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصفون کتصرف الملائکۃ عندہم فلما وکیتصف الملائکۃ عندہم قال
 یتقوا الصفوف المقدمۃ یتراہون فی الصف ترجمہ از ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں
 انھیں باندھے تھے صفین باندھ کر میں ان پر دو گار کے پاس ہم لوگوں کو کہا فرشتے کی صفیں پڑھیں ان پر دو گار پاس
 آپ نے فرمایا پہلے پور کرتی میں صف اول کو پھر دوسرے بعد والی صف دوسرے بعد والی کو سطر طم اور صف میں یکدھڑ سے بلکہ کھڑی
 ہوتی میں **عن النعمان بن بشیر** یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التاب بعجبہ فقال یتوا صفوفکم ثلاثا واللہ
 اعلم منہم اولی الف الف واللہ بین قلوبکم قال فرأیت الرجل یذوق منکبہ بمنکب صاحبہ وکبت منکب صاحبہ
 وکعبہ بکعبہ ترجمہ از ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئی لوگوں پر اور فرمایا میں برابر کر دو صفین
 کو قسم خدا کی تم اپنی صفیں برابر کرو ورنہ تمہاری دلوں میں بھٹ ڈالیں گے انما کھڑے میں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
 منڈی سے منڈی کا اور گھٹنے سے گھٹنا اور گھٹنے سے گھٹنا ملا کر کھڑا ہوتا **عن النعمان بن بشیر** یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یسوی الصفوف کما یقول المقدمۃ اذا نظر ان هذا خذا ذاک عنہ وفتحا اقبل ذات یوم بن جعفر اذا جل
 من بعد بصرک فقال التوا صفوفکم اولی الف الف واللہ بین وجہک ترجمہ از ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 برابر کر دیتی تھے صفیں برابر کرتی میں تیر کی کھڑی کو جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم کبھی نہ دیکھا کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھا تو
 ایسا شخص اپنا سینہ لگا لی ہوئی آپ نے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفیں کہ نہیں تو ان کے بھٹ ڈال دینا تمہارے اور ان میں **ف**
 کیونکہ مخالفت ظاہر ہوئی مخالفت باطنی کو اور ذریعہ عداوت کا۔ افسوس اس زمانے میں لوگوں نے صفوں کا اہتمام چھوڑ دیا اللہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **الصلوات** اولها وثنها اخرها وخيرها **الصلوات** اخرها وثنها اولها
 ترجمہ ہے کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو صفوں میں بہتر پہلے صف ہو کہ کچھ وہ زیادہ دور ہو اور تون ہو اور پھر
 پہلی صف ہو کیونکہ وہ نزدیک ہو اور تون ہو اور تون کو صفوں میں پہلے صف ہو کہ کچھ وہ زیادہ دور ہو اور تون ہو (مردوں کے)
 اور اچھی پہلی صف ہو (کیونکہ وہ دور ہے مردوں کے) **عن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال قوم
 يتأخرون عن الصلوات الا قل حتى يفتح الله في الناس ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہر قوم کی صف اول سے پیچھے تون رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم میں سے بھیج کر دیکھا **ف** وہ ان کو عذاب کی شدت زیادہ ہو گے
 یہاں تک کہ ان کے اسی صف اول میں شریک ہو کر ان کی کفرت کی گواہی دی جائے **عن اسعید بن الحدادی** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما في محابة تأخر فقال لهم تقدموا فاقولوا وليا تم بكم منكم ولا يزال قوم يتأخرون يؤخرهم الله
 عز وجل ترجمہ ہے سعید بن اسعد روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے تون رہی فرمایا اگے
 آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہاری پیروی میں اور بعض لوگ پیچھے پیچھے رہ کر اللہ تعالیٰ ان کو جہنم میں بھیج کر دیکھا
باب مقام الامام من الصف امام کس مقام پر کہہ اس صف کے اگے **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم وسطوا امام سدا للخلل ترجمہ ابورسید روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروں کو کہہ کر فرمایا کہ وہ درندہ گرد اور اعلیٰ
باب الرجل يصلي خلف الصف وحده جو شخص صف کو پیچھے الگ کھڑی ہو کر نماز پڑھے اس کو نماز درست نہیں ہے **عن عائشة**
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي خلف الصف وحده فامر به ان يصعد قال سئمت المقلوبة ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کو پیچھے الگ کھڑی نماز پڑھتا دیکھا آپ اس کو نماز دوہرنے کا حکم کیا **ف** کیونکہ جو شخص صف میں کھڑے
 ہوئے شریک ہو اور پیچھے الگ کھڑی ہو کر پڑھے اس کی نماز درست نہ ہوگی امام احمد بن حنبل نے فرمایا یہ فقیر تہم میں درست ہو جاوے گی
 مگر مردہ ہے **باب** الرجل يركع دون الصف امام کو رکوع میں پیچھے الگ کھڑی کے بارے میں صف سے پیچھے کھڑے نہ کرے **عن**
ابن مسعود قال دخل المسجد فوجد النبي صلى الله عليه وسلم راكع قال فركعت من الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم زادك الله حرصا
 ولا تعد ترجمہ ابوبکر روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے دیکھا تو حضرت رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے کھڑے ہو کر رکوع کر لیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اسے شکوہ اس سے زیادہ حرص نہ کر (نیکی کے) پھر سنا کہ **عن ابن مسعود** قال جاء رجل من بني تميم
 ولم يركع دون الصف ثم مشى الى الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال قوم يتأخرون يؤخرهم الله عز وجل
باب الرجل يركع دون الصف امام کو رکوع میں پیچھے الگ کھڑی کے بارے میں صف سے پیچھے کھڑے نہ کرے **عن**
ابن مسعود قال دخل المسجد فوجد النبي صلى الله عليه وسلم راكع قال فركعت من الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم زادك الله حرصا
 ولا تعد ترجمہ ابوبکر روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے دیکھا تو حضرت رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے کھڑے ہو کر رکوع کر لیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اسے شکوہ اس سے زیادہ حرص نہ کر (نیکی کے) پھر سنا کہ **عن ابن مسعود** قال جاء رجل من بني تميم
 ولم يركع دون الصف ثم مشى الى الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال قوم يتأخرون يؤخرهم الله عز وجل
باب الرجل يركع دون الصف امام کو رکوع میں پیچھے الگ کھڑی کے بارے میں صف سے پیچھے کھڑے نہ کرے **عن**
ابن مسعود قال دخل المسجد فوجد النبي صلى الله عليه وسلم راكع قال فركعت من الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم زادك الله حرصا
 ولا تعد ترجمہ ابوبکر روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے دیکھا تو حضرت رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے کھڑے ہو کر رکوع کر لیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اسے شکوہ اس سے زیادہ حرص نہ کر (نیکی کے) پھر سنا کہ **عن ابن مسعود** قال جاء رجل من بني تميم
 ولم يركع دون الصف ثم مشى الى الصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال قوم يتأخرون يؤخرهم الله عز وجل

کہ صفحہ پہچ سو رکوع کر لی بلکہ تنبیہ صغیر شریک نہ ہو جاوے کہ عمر **باب** ایست لصلیٰ ستر کا بیان **عن** طلحہ بن عسید اللہ
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جعلت يديك مثل مؤخرة الرجل فلا يصح من يديك **ترجمہ** طلحہ بن عسید
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تپاں پر سانس نہ رکھ کر پاؤں کو پچھلے کٹھری کے برابر ابھجھ سانسو سے جالیکہ نقصان نہ بخاؤ
حکایت غیر تہری نماز نہ توڑیگا اگر چہ سانس نہ جاتی والا گدایا کہ تلک عورت ہو۔ امام احمد مدظلہ کے نزدیک عورت اور گدہ کو سانس نہ گزرنی سے
 نماز شکوکہ جاتی ہے اور کلامی کے سامنے جانیسی نماز فاسد جاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدہ کو کئی تینوں کے سامنے جانیسی
 نماز فاسد جاتی ہے مگر مجھو علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانیسی نماز فاسد نہیں ہوتے پر سانس نہ جانی والا اگر آدمی ہو تو گتھارہتا ہی۔
 ستر نہ کرنا ہی صحیح ہے بیان موقوف ہو جاتی ہیں نماز پڑھنے والی کے نماز پڑھنے کے لئے اور سانس نہ جانی والا جو ستر کو مابعدی
 گتھارہ نہیں ہوتا **عن** عطاء قال اخرجه الرجل راعي فاقوه **ترجمہ** عطاء کہتا ہے کہ ایک تہہ کی ہوتی ہے ایسی کچھ زیادہ

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج يوم العيد امر بالمحنة فتوضع يديه **فصل** الیھا والتماس
 وکذا یفعل ذلک فی السفر من ثم اتخذها الامم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یکے
 سے ملتی + حکم کرتے چہاں لائی کا دکانے کھڑا کیا جانا آپ کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ پچھو پچھو ہوتے لیکن آپ پچھو پچھو کرتے جاکر باز
 فی ستر وہی ہے پر جہاں ستر نہ کرنا اختیار کیا ہو **ف** اور نماز کو چھوڑ دیا گیا خوب جو چیز اصل تھو وہ بھول گئے اور جو تہمتی اور سکھو نہ سمجھ لیا
 اس حدیث سے معلوم کہ امام کے سامنے اگر ستر ہو تو کافی مقتدیوں کیو سطر ہی **عن** ابن حنفیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

بالطحا وینزل یدیه خذرة الظهر کتبتین والصکر کتبتین من خلف العنزة المرأة والحمد **ترجمہ** ابن حنفیہ سے روایت ہے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی بطحا میں اور آپ کے سامنے ایک برجھی تھے ظہر کی دو کتبتین اور عصر کے دو کتبتین برجھی کے اس بار عورت چنے
 تھیں اور گدہ ہے جانی **باب** الخط اذا لم یحصل **ترجمہ** جب کوئی نہ ہو تو ایک پیر کی زمین پر **عن** ابو حنیفہ **ترجمہ** رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا لم یحصل کل من فلیجعل خلفه جمعة شیئا کان لم یجد فلیضع یمنه فان لم یجد مع عصا
 فلیخط خطا ثم یدفعه مامر امامہ **ترجمہ** ابو حنیفہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں نہ ہو نماز پڑھ
 تو پڑھنے کے لئے کوئی چیز رکھ لےو اگر کچھ نہ ہو تو ایک لکڑی کٹھری کے لے اگر کٹھری بھی نہ ہو تو ایک کھیت پھیر لےو اگر کھیت پھیر سانی
 سو جادی کی اور کو نقصان نہ پہنچا دیگی **ف** یہ حدیث ضعیف اور مضطرب اس میں بھی بعض علما کا عمل اس پر ہے اور بعضوں کے
 نزدیک یہ کہ بیضا کافی نہیں ہے کھیر کی کیفیت یہ **مصلی** یا یہ **مصلی** کہ اسفیان **ترجمہ** زکریا بن یحییٰ

بانی جنس ہے احمدیث کو مضبوط کریں اور یہ حدیث ضعیف ہی ہے مگر اس سے ہمارا **عن** سفیان **ترجمہ** ابن حنفیہ **قال** ایت شریک صلی اللہ
 فی حدانہ العصر وضع یمنه یمنه یعنی فریضة حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہے یمن شریک کو کھچا۔
 اہل یمن نے ہمدی ساتھ ایک خانہ میں عصر کے نماز پڑھی تو اپنی ڈپلی سامنے رکھ کر **باب** الصلوة فی اللیل **ترجمہ** اوتھ کی طرف نماز پڑھنے کا
 بیان **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العشاء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ستر اونٹ

اداوی ہو انہوں نے ایک خط لکھا اوس سے حال چھا وہ بولایں تم ہی ایک بات کہتا ہوں ڈیڑھ ایک تھک میری مذہبوں تم کو کسی کہان میں نہ کرنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ میں اور تم کی ایک بحث کی تو میں اور آپ نے فرمایا یہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی اور طرف میں آیا وہ ہمارا قبلہ
 کرتا تھا یہاں تک کہ انھیں اور وقت کے چمچ میں کہ ہو گزری آپ نے فرمایا تمہاری اس نماز ہماری کاٹ دی انہوں اس کا اوس سے میں کھڑا نہ
 ہو کر رہا ہو گیا **باب** سنہ ۱۱۸۸ مسند منہج منہج امام کا سرہ عقیدہ یونہی کفایت کرنا ہے **عمر عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما قال
 حبنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر الخیر حضرت الصلوٰۃ فی فیصل الی الجدة فخذہ قبلہ وخذ خلف الجدة
 بنی بنیہ فنادی یدار حوا حق بطنہ بالحدس ومرت من ورائہ اوکا قال سنہ ۱۱۸۸ مرحومہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی کھاتی سے (ایک عام کچھ دینے کو دیا) نماز کا وقت گیا آپ نے ایک دیوار پر کھڑے ہو کر
 اور کچھ کچھ کھڑے ہو کر ایک پایہ یا سانسوی چاہیہ کو روکے رہے یہاں تک کہ اپنے اپنا پیٹ دیوار پر لگا دیا تاکہ وہ سانس نہ لے سکے اور نہ
 کچھ سے چلا گیا **عمر عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما قال کان یصل فی فذہ جب تک کہ بنی بنیہ فیصل اتقیدہ مرحومہ میں سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک بھری کا پیر سانسوی جانی لگا آپ کو کھڑے رہی **باب** **عمر** رضی اللہ عنہما
 الصلوٰۃ عورت کے سامنے جانی ہو نماز نہ تو کرے یا بیان **عمر عائشہ** قالت کنت بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبنی القبلۃ قال فجعلہا حسبہا
 قالوا انک ظفر رحمہ حضرت عائشہ کہ روایت ہے کہ میں میان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی شعبہ لکھے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہی کہا
 اور میں اس وقت عائشہ تھی کہہ ابوداؤد اور بہت لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا اور میں یہی نہیں سمجھتا میں عائشہ تھی **عمر عائشہ** رضی اللہ عنہما
 صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل صلاۃ من اللیل معہ عرفتہ بینہ بین القبلة راقۃ صلوٰۃ الذی میں قد حلب حتی اذا اراد
 ان یقنن ایقظھا فاذا نمت سر رحمہ حضرت عائشہ کہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتا کرتی اوروہ آپ کو قبلہ کی بیچ
 میں لیٹ کر رہتا میں سمجھتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر آپ پر پڑھنا چاہتی تھی تو اس کو جو گلا دیتے وہی تو پڑھ لیتیں **عمر**
عائشہ قالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ما حد لقونا بالمحار واکمل القدر انیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ منہ بینہ فاذا اراد
 ان یسجد غمنا ففی فہمنا لانی تم سجد کر حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے برابر کر دیا ہو گدہ کی اور تو کے رحم نے یہ کہا کہ عورت اور
 گدہ ہوا کرتی کہ سانسوی لکھانی ہو نماز جاتی رہتی ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتا رہتا ہے آپ اور میں بیکر سانسوی لکھانی تھی جب تک کہ
 ان کو ہماری پاؤں پاؤں میں پاؤں نہ لگتی آپ سجدہ کرتی **عمر عائشہ** انھا قال کنت اکون نائمۃ و جلائی بنی ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم وحوالہ من اللیل فاذا اراد ان یسجد فہمنا لانی فہمنا لانی فہمنا لانی حضرت عائشہ کہ روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
 میر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھی اور آپ کو نماز پڑھتا کرتی جب تک کہ نماز پڑھتا رہتا ہے میں نے ان کو سمیٹ لیا تھا
 سجدہ کرتی **عمر عائشہ** انھا قال کنت انا وانا معہ منہ فبقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصل الی الجدة فخذہ قبلہ وخذ خلف الجدة
 انھا اذا اراد ان یقنن غمنا لانی ثم اتفقا قال تھی مرحومہ حضرت عائشہ کہ روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
 اور میں اس کی طرف آپ نماز پڑھتا کرتی اور میں ان کی طرف تھی جب تک کہ نماز پڑھتا رہتا ہے میں نے ان کو سمیٹ لیا تھا

فہرست ابواب پارچہ ہارم سنن ابوداؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۴۷	اذان پر اُجرت لینے کا بیان	۱۵۶	امامت کی فضیلت کا بیان
~	وقت پر پہلی اذان میری تو کیب لاری۔	~	امامت کی زمین بیکہ دوسری سو جھگڑی انہیں۔
~	اندھ ہے کے اذان کا بیان	۱۵۷	امامت کا متحی کون ہر
~	بعد اذان کے مسجد میں کل جانا منع ہے	۱۵۸	عورتوں کے امامت کا بیان
~	موتوں بعد اذان کو امام کو اُسے کا انتظار کرے	۱۶۰	بجانب ہی ناراض مہر کی امامت سے تو امامت کرنا
~	تثویب کا بیان	~	اوسکو درست نہیں ہے
۱۴۸	جب تکیر ہو جاوے اور امام اُچھو تو لوگ بیٹھ کر امام کا ہاتھ لگائے	~	ہر ایک کے پیچھے نماز درست ہو نہ کیا بیان
۱۴۹	جماعت کی تاکید	~	اندھ کی امامت کا بیان
۱۵۰	جماعت کی فضیلت کا بیان	~	جو شخص ایستقام کے ملاقات کو لپی آوے وہ ذکی المذکر ہے
۱۵۱	نماز کو پیدل جانے کی فضیلت	۱۶۱	امام بلند جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی بیٹھ کر پڑھیں
۱۵۲	اندھیری راتوں میں مسجد جانا کی فضیلت	~	جو شخص نماز پڑھ کر آوے پھر جس نماز اپنی لوگوں کو بخیر پڑھو
~	جب وضو کر کے مسجد کو نماز کو لپی جاوے تو اُسے تہ	۱۶۲	امام مسجد نماز پڑھ کر مقتدی کیا کریں
~	ایمان سے جاوی	۱۶۳	جب دو آدمیوں سے ایک امامت کرے تو وہ
۱۵۳	جو شخص نماز کے بعد اُسی پھر دیکھی جماعت ہو گئی ہو تو	~	کہاں کھڑا ہو۔
~	اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملے گا	۱۶۴	جب تین آدمی ہوں تو کوئی نہ کھڑے ہو
~	مسجد میں عورتوں کا جانا	~	بعد سلام کو امام قبلہ کی طرف سے پھر جاوے
۱۵۵	نماز کو پہلے دوڑنا نہ چاہیے	۱۶۵	امام فی جہان فرض پڑھو ہی ومان نفل پڑھو ہے
~	مسجد میں دو باز جماعت کا بیان	~	جب امام غیر رکعت سے سر اٹھاوے اور بیٹھ جاوے
~	جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کہی ہو	~	پھر اوسکو حدت ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں
~	تو دوبارہ پڑھ لیرے	~	مقتدی کو امام کے متابعت کرنا چاہیے
۱۵۶	اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوبارہ دو جماعت میں پڑھو	۱۶۶	جو شخص امام کے پیچھے سر اٹھاوے یا اگر ہر دو کی غذا کا بیان

۱۸۳ الجزء الخامس پارہ پانچون

واللہ اعلم

بیت

باب افتتاح الصلوة نماز شروع کرنا بیان **باب فتح اللہ** و رواۃ تہادہانی کا بیان **ف** احادیث میں
سے حضرت علیؓ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہادہا تہادہا کسی مقاموں پر ثابت ہے پہلے تجھیر تحریر کی وقت دوسری رکوع کرنی وقت تیسری رکوع سے
کھڑی ہوئی وقت چوتھی تیسری رکعت کا تہادہا نہ ہونے سے پہلے اور جو روایتیں اس کے خلاف میں آئیں ہیں وہ ضعیف ہیں دوسری یہ کہ کوئی ایسا
رفعیہ میں گاندہا بعض اوقات میں ثابت ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ رفعیہ میں درست نہیں ہے بلکہ صحیح روایات اور وقت ہمارے
خلاف ہوتے ہیں جب ہم رفعیہ میں کہ جب یا فرض یا نفل تو اس کو مستحب ہے میں پھر استحباب ثبوت صحت میان ہے جیسا حدیث صحیحہ
گونا گوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخبر فی ثبوت ہے **عن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استغنی
الصلوة رفع یدیه حتی یجد یدہ منکبہ و اذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع راسہ من الکرع و قال سفیان مرفوع و اذا رفع
رأسہ و اکثر ما کان یقول و بعد ما یرفع راسہ من الکرع و لا یرفع یدہ فی الصبح و تین و خمس و بعد ما یرفع راسہ من الکرع و لا یرفع یدہ فی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جانتا شروع کرتے دو تہادہا تہادہا تے مؤمن ہوں کہ اسی طرح رکوع کے اور جب تہادہا رکوع
اور نہیں تہادہا تے تھرو دو سجدوں کرنے میں **عن عبد اللہ بن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام للصلوة
رفع یدیه حتی تکلوا منکبہ ثم کبر و حاکم لک فیہ ثم اذا اراد ان یرفع صلیہ رفع ما حتی تکلوا منکبہ
ثم قال سمع اللہ لرحمہ و لا یرفع یدیه فی الصبح و یدفعهما فی کل تکبیر یکبر ما قبل الکرع حتی تنقض صلاتہ
ثم **عن عبد اللہ بن عمر** سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب کے لیے کھڑی ہونے دو تہادہا تہادہا تے مؤمن ہوں تاکہ تجھیر
کھڑی اور تہادہا میں ہوتے ہر رکوع کرنی پر جب اور تہادہا رکوع سے ماتھوں کو تہادہا تے مؤمن ہوں تاکہ پھر فانی سمع اللہ من حمدہ اور
نہیں تہادہا تے تھرو دو سجدوں میں بلکہ تہادہا تے تھرو رکعت میں جب تجھیر کھڑی رکوع کرنا کسی بنا تک کہ پوری ہو جاتی ہاڑا کے
عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر رفع یدیه قال ثم التحف ثم لغد ثم اللہ
بیمینہ و اخل یدیه فی فویہ قال فاذا اراد ان یرکع لرفع یدیه ثم رفعهما اذا اراد ان یرفع راسہ من الکرع رفع
یدیه ثم یجعل منہم و جمیعہ یزکف یدیه و اذا رفع راسہ من الصبح و اذ یضع یدیه من صلاتہ قال محمد
فذكرت ذلك الحسن بن الحسن فقال صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلها من فضله و قد كنت في مكة ثم خرجت
بن حجر سی روایت ہے میرے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہادہا تے جب یہ کہی دو تہادہا تہادہا تے مؤمن ہوں تاکہ پھر فانی سمع اللہ من حمدہ اور
کے **ف** یہ تہادہا تے تھرو دو سجدوں کو باہر نکالا کہ تھرو پھر باہر نکلتا اندر کھڑی رکوع کے سب سے پھر داتا
تہادہا میں تہادہا کو کھڑا اور دو تہادہا تھرو کی اندر کہیے جب رکوع کرنا چاہا تو دو تہادہا تہادہا تے مؤمن ہوں تاکہ پھر فانی سمع اللہ من حمدہ اور

نفا	باب	صفحہ	باب
۱۶۶	امام سے پہلے اونٹھ کر چلے جائیگا بایان	۱۶۵	جو شخص ایسا صاف کچے پیچھے نماز پڑھے اور سلا بیاں
"	کھٹنے کپڑوں میں نماز درست ہو	"	امام کو رکوع میں لگا کر چلے جائیگا صاف کچے پیچھے نماز پڑھے
۱۶۷	ایک شخص کسی کو پڑھنے کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے	۱۶۶	بستر پر کابیان
"	تو کیا۔	"	جب لکڑی ہو تو زمین پر ایک بیکر کھینچ لے
"	ایک شخص نماز پڑھے ایک لکڑی میں جس میں سے کچھ دھڑ	۱۶۷	اونٹ کی طرف نماز پڑھنے کابیان
"	شخص پر ہو۔	"	سجڑے کو کس چیز کے مقابل ہو۔
"	ایک کڑی سپین کر نماز پڑھنا کیا ہے	"	بات کرنیوالے یا سونے والے کے پیچھے نماز
۱۶۸	جب کپڑا رنگ ہو تو اس کے رنگ بد کرے	"	پڑھنے کابیان
۱۶۹	عورت کتنی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے	۱۶۷	سجڑے سے نزدیک کپڑی ہوئی کابیان
"	عورت کو بغیر سر ڈھانچے نماز درست نہیں ہو	"	لڑکوں کی نمازی کے سامنے ہو جائیگی تو اونٹ
"	سدل کے مانفت	"	لوکے۔
"	عورتوں کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا	۱۶۸	نمازی کے سامنی جانبی مانفت۔
۱۷۰	کوئی شخص جوش باندھ کر نماز پڑھے تو کیا ہا	"	کس چیز کے سامنی جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہو۔
"	جونی اوتار کر اور جوتون سمیت نماز پڑھنے کابیان	۱۶۹	امام کا سر مقتدیوں کو بھی نکالتا کرتا ہو۔
۱۷۱	نمازی اگر اپنے جوتون کو اوتاری تو کہاں کہے	"	عورت کے سامنی جانے سے نماز ٹوٹتی کابیان
"	چھوٹی برہیے پر نماز پڑھنے کابیان	"	گدھے کے سامنی جانبی نماز نہ ٹوٹنا
"	بور سے پر نماز پڑھنے کابیان	۱۷۰	کھٹے کے سامنی جانے سے نماز نہ ٹوٹنا
۱۷۲	کپڑے پر سجدہ کرنے کابیان	"	کسی چیز کے سامنی جانبی نماز نہ ٹوٹنا
"	صفین برابر کرنے کابیان	"	
"	امام کے قریب نہا سنب ہے	"	
"	ٹوکے کہاں پر کھڑے ہوں	"	
"	عورتوں کے صفوں کابیان اور صفت اول میں	"	
"	شریک نہ ہونی کابیان	"	
۱۷۳	امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے۔	"	

ثم الف من الجنب الرابع
بعون الله تعالى

تو نماز ٹوٹتی ہے

اور بایان تہذیب کے لئے اور کثرتِ ظاہر حدیثِ محلِ از سونے کھلتے ہر جگہ بخاری و روایت کیا **ع** جو بیدار ہو کر صبح ہو
 علیٰ رضی اللہ عنہ بمسک شمالہ ہمیدہ علی الرصغ فوق السترة **م** رحمہ جریشی ہر روایت ہر حضرت علیؓ کو کہا وہ
 بائیں ہاتھ کو داہنی ہاتھ پر گرتی تھے پہنچی کونان کے **و** پر ف یمنونات کو پورا و سینہ کے نیچے شامی کا بھی مذہب ہے۔ کہا ابوہریرہ
 فی سعید بن جبیر سے ناک کو اوپر روی ہے اور ابوہریرہ نے ناک کو نیچے کہا ہے اور ابوہریرہ بھی اس باب میں ردی ہر گروہ تو ہی ہیں
ع ابن ابی قحطاف ابوہریرہ اخذہ اکفہ **ا** کفہ فی الصلوۃ تحت السترة **م** رحمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوہریرہ
 کہا پہنچی پر پہنچا کہنا نماز میں ناف کے نیچے چاہیے **و** اسکی اسناد میں بھی عبدالرحمن بن اسحاق ہے۔ کہا ابو داؤد فی میں نے احمد
 بن حنبل سے سنا وہ ضعیف ہے تو عبدالرحمن بن اسحاق کو فی **ب** ما یکتفی فیہ الصلوۃ من اللحاء نماز شروع کرنے
 سے چارہ ہی جاوے **ع** علی بن ابی القابل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجہتی فی
 الذی فطر السموات والارض ضیفا وکما انما من الشریکین ان صلاتی وضحای وحق فی اللہ رب العلمین لا شریک
 لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللهم انت الملک لا اله الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت فی و اعترف بذنوبی
 فاغفر لی ذنوبی جمیعاً لا یغفر الذنوب الا انت واهدنی احسن الاطلاق لا یهدی الا حسنہ الا انت وامن عی سبھا
 لا یقصر سبھا الا انت لبدیک مسدد الخیر کلہ فیدیک انا بک والیک تبارک و تعالی استغفرک و اتوب الیک
 و اذا رکع قال اللهم رکعتک مذنبک اسلمت شیعیک سمعی و بصری و عظامی و عصبی و اذ ارفع
 قال سمعنا للرحمن ربنا وک الحمد مالا السموات والارض و ما بینہما و مالا ما شئت من شیء بعد اذ اسجد قال
 اللهم لك سجدت و باعدت و بالاسلم بعد و جمی للذی خلق صلوۃ فاحسن صلوۃ و شوق سمعہ و بصری و
 تبارک الله احسن الخالقین و اذا سلم من الصلوۃ قال اللهم اغفر لی ما قدمت و ما اخرت و ما استترت و ما اعلنت
 و ما اشررت و ما انت احلم به منی انت المقدوس المتواضع لا اله الا انت **م** رحمہ حضرت علیؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہونے پر پھر پھر ذاتی و جہت وہی للذی فطر السموات والارض اخیر تک میں نے اپنا منہ کیا اسکی
 طرف جس نے بنائی آسمان اور زمین ایک طرف کا ہو کر اور نہیں ہوں میں سا بھرا کہنہ لون میں سے **و** یعنی سوا خدا کے
 کسی طرف میں توجہ نہیں کرتا نہ میں اور کا شریک بھی کسی نہ سمجھتا ہوں **ت** میری نماز اور قربانی اور عینا اور منہ اللہ سے
 کوئی ہے جو مالک ہر ساری جہان کا کوئی اور کا شریک نہیں مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں سب سے پہلے تاجدار ہوں اے خدا تو ہی
 ہے کوئی بدو نہیں چاہتا تیرے تو میرے ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے ظلم کیا اپنے جان پر اور اتوار کرتا ہوں اپنے گناہ کا بخشد تو
 میرے گناہوں کو تمہیں بخشتا اور مجھے بنا تو تک خصلتیں کوئی نہیں بتا تا تک خصلتیں سوائے تیرے اور درگجہ میری عادتوں
 کو کوئی دو نہیں کرتا میری عادتوں کو سوائے تیری خدمت میں اور بجا لاتا ہوں تیرا حکم جتنی پہلانی ہے تیرے
 اختیار میں ہے میں تیرا ہوں اور میرا تمکا تیرے ہی پاس ہے تو تیری برکت والا ہے اور بہت اونچا و بالا ہے بخش چاہتا ہوں

۱۶۴

اور اذیت و تک باوجود اسکی شک نہیں ہو کہ سید عبد اللہ بن مسعود کے کثرت اور وسعت علم میں اور اتقہ ہونی میں رہی ہو اسلئے کہ
 اور تمام صحابہ۔ دوسری روایت میں ہر فرغی یدیدہ فی اقل ثلثہ وقال بعضهم مرة واحدة یعنی ایک ہی بار ہاتھ اٹھایا یا
 پہلے بار میں ہاتھ اٹھایا یا **عمر الدین** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذاعتی الصلوۃ رضی اللہ عنہ یدیدہ لاقرب الاذین
 کا یعنی ترجمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور ہاتھ اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اپنے کاندھوں کے قریب پھرتے تھے
ف اس حدیث کو ضعیف کیا بن مینی اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کیا اور سلوک بخاری فی اور اسکی اسناد میں شریک بن
 انظر غلطی کیا کرتا ہے اسی فی غلطی میں لایعود کا لفظ کہہ دیا سفیان فی روایت کیا یزید بن اسد میں نہیں جو ثم لایعود و سفیان
 فی کہا بعد کو یزیدی کہا کہ میں ثم لایعود کہا ابو داؤد فی روایت کیا اس حدیث کو مشیم اور خالد اور ابن ابی اسیر نے یزید بن اسد
 لایعود نہیں کہا بخاری فی کتاب رفع الیدین میں کہا کہ وہم کیا اس حدیث میں سفیان نے ثم لایعود کے نقل کرنی میں اور ابن القطار
 فی بھی کہتے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دارقطنی نے کہا ثم لایعود کی زیادت منکر ہے۔ مگر سفیان ثوری ثقہ میں اور زیاد
 ثقہ کی مقبول ہوتی ہے **عمر الدین** جانب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ حین اذاعتی الصلوۃ ثم
 لہر یدھما حتی انصرف ترجمہ برابر بن مازب سے روایت ہے کہا دیکھا میں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ اٹھانی
 جب نماز شروع کی پھر نہیں اٹھائے نماز شروع ہوتی تک **ف** ابو داؤد فی کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر اسکی صحیح ہونی کے
 کوئی وجہ بیان نہیں ہے **حسن البیہقی** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ رضی اللہ عنہ مائتہ مرتبہ
 سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے کہ **باب** وضع الیمن علی الیسر
والصلوۃ و اٹھنا بائیں ہاتھ پر کہنا نماز میں **عمر بن سعید** بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صدق القدر مدون
الید علی الیسر ترجمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن الزبیر سے سنا کہ ہاتھ برابری رکھنا تو بخاری اور ہاتھ کو
 ہاتھ پر رکھنا سنت ہے **عمر بن سعید** انہ کان یصلی فوضع الیسر علی الیمین فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ
 علی الیسر ترجمہ بن مسعود سی روایت ہے وہ نماز پڑھتی انہوں نے اپنا بائیں ہاتھ دائیں کے اوپر رکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دیکھا تو اودھکا دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا **عمر بن حفص** قال سمعتہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال سمعتہ عن
 الکف فی الصلوۃ **حسن البیہقی** ترجمہ بن مازب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا سنت ہے رکھنا پہونچ کا دھری
 پہونچ پر نماز میں ناف کے نیچے **ف** روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد میں عبد الرحمن بن اسحاق
 کوئی ہے اور وہ ضعیف ہے امام الکرامہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑھنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ساتھ اپنے پنا دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا سینے پر اور معارض ہے اسکی وجہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے
 کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ناف کے نیچے۔ بحر مال میں ہے ہاتھ بائیں ہاتھ سے
 صحیح ہے ثابت ہے مگر کیفیت اسکی یہ ہے کہ پورا دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا ہے کہ وہ اپنی ہاتھ کی پچ کی اوپلی بائیں ہاتھ کے ہتھ

[illegible]

اور جب زمانہ ہونے لگا تو جب اس کو جب رکعت تہجد کی تو نے السلام لکھتے اختیار کیا۔ اور خدا میں تیری لکھی ہوئی جگہ لکھی ہوئی تھی لایا اے بعد از تیرے لکھنے
 جانبری میں تیرے تیرے لکھنے میری اور دماغ میرا اور دہمی میری اور پھر میری اور جب رات بھائی تو فرائی السلام لکھنے
 اختیار کیا تھا اس کے بعد اس شخص نے اس کی تعریف کر کے اور دیکھا کہ تیرے لکھنے میں اس کا لکھنا تھا اور میں بہادر انسان نہیں کے
 بیچ جو کچھ ہو اس کے بعد اور میں بہر تو چاہی بعد اس کو اور جب سجدہ کرتے فرائی السلام لکھتے سجدت اختیار کیا اور دیکھا کہ میں تیرے لکھنے
 امانت میں پر رکھ دیا تھا پھر لکھنے لایا اور تیرا بعد از ہوا میرا منہ زمین سے لگ گیا اور اس شخص کو یہ طے ہو گیا کہ اس کو یہ لکھا اور اس کو
 صحت بنائی لیکن صحت بنائی اور کان آنکھ کو بولی بڑی برکت والا ہے اس کے بعد چاہنا تھا والا اور جب لکھتے تھے فرائی
 السلام غفر لی ما قدرت اختیار کیا اور خدا بخش میری لکھی اور پہلی اور پھر دیکھا کہ گناہ اور جو زیادتی کے میں نے اور جب تو مجھ سے زیادہ تیرا
 تو نے لکھنے والا ہے تو ہی چھوڑ کر لکھنے والا ہے کوئی سچا مسعود نہیں سوا تیرے **عمر** علی عز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذ اقام
 الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويضع مثل ذلك اذا قضى قراءته واذا اراد ان يسكن
 ويضع يدا من الركوع وكابر يديه فشيء من صلاته وهو قاعد واذا قام من السجدة نيز رفع يده كذلك
 وكبر وما نحو ذلك عند الغزير في الدعاء يزيد وينقص الشيء ولم يدرك الحنفية في ذلك والنسب اليك
 وزا حقيقه ويقول عند انصرافه من الصلوة اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت واسررت واخفيت انت ارحم الراحمين
 الاما لکے حمزہ حضرت علی ثری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو پڑھتے تھے تو یہ کہتے تھے اور دونوں ہاتھ ہاتھ میں
 لگ اور ایسا ہی کرتے جب اس سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی اور ایسا ہی کرتی جب کسی سے سوال کرتے اور وہ کسی کو کھاتے
 ہاتھ اوٹھاتے اور جب کھینچتے تھے کہ کھینچتے تھے دو ہاتھ اس طرح اٹھاتے اور کھینچتے تھے اور دعا مانگتے جیسی اور گزری کچھ کم
 بیش اس میں بھی نہیں ہے بلکہ اس میں یہ کہ اس میں ایک اور میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اس سے فارغ ہوتے تو کہتے تھے اللهم اغفر لی ما قدرت
 وامننت اسررت واعلمت انت اعلمی الالہات **عمر** شعیب بن ابی حمزہ قال قال ابن ابی شیبہ ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من قضاہ اهل المدينة فاذا اقبلت ذاک فقل وانام المسلمین یضع قلمہ وانما اول المسلمین **عمر** شعیب
 بن ابی حمزہ روایت ہے مجھ سے بن سکر دار بن ابی فروہ اور سوا لکے اور مدینہ کے فقیہوں نے کہا جب تو اس کو پڑھتی توجائی وانا اول
 المسلمین کے وانا من المسلمین **وف** اسلم کہ اول المسلمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ شخص **عمر** ابن مالک از اصحاب
 جاء الى الصلوة وقد حفره النفس قال الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا تمام اقصي رسول الله صلي الله عليه وسلم
 صلوة قال انكم لتكلموا بالحديث فانه لم يقل باسا فقال الرجل ان ايا رسول الله جئت قد حفرني النفس فقال
 قال القدر مايت انت خسر ما كابتد وتعا ايعم برضاها وزاد حميد بن سواد اجاء احدكم فليمش نحو مكانا يجتبه
 فليصل ما ذكره وليقض ما سبقه **عمر** حمزة بن اس بن اس روایت ہے کہ شخص گناہ کو اس کی سانس بھول گئے تھے روڑتا
 ہوا آیا تھا وہ بولا کہ سب الحمد للہ الحمد للہ کثیرا طيبا مبارکاً جليل الحمد للہ تادم تادم پڑے فرمایا اس نے یہ کھاتا اس نے کچھ

وہندہ تم یقیناً ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی سطر تک پہنچتے تھے کہ
 سبحانک اللہ وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جہدک ولآ الہ غیرک پھر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اور خود بار
 السبعین سلیم الشیطان الارجیم من ہمزہ ونغہ ونفثہ بعد اس کے قرات کرتی۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث علی بن علی کے حسن سے
 مرسل صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کو اسناد میں بخیر بن سعید کلام کرتے
 تھے علی بن علی وفاقی مین اور کہا احمد نے نہیں صحیح ہے یہ حدیث اشعری مگر توشیح کے علی بن علی کے وکیع اور ابن عیینہ اور
 ابو زرعہ نے اور روایت کیا جعفری نے اس دعا کو انش اور عائشہ اور جابر اور عمر بن سعد سے **عن عائشہ قالت کان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوة قال سبحانک اللہ وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جہدک
واللہ غیدک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی فرمائی سبحانک اللہ
 وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جہدک ولآ الہ غیرک۔ کہا ابو داؤد فی اس حدیث کو عبد السلام بن جب سے کسے نے روایت نہیں
 کیا سو طلق بن غنیم کما دریدیل سے سو عبد السلام کو اور لوگوں نے نماز کا حال نقل کیا اس میں یہ دعا نہیں ہے **ف** عبد السلام
 بن جب کو تقریب میں کہا ہے ثقہ حافظ منا عبد السلام ثقہ ہے حافظ ہی مگر چند حدیثیں خلاف ثقات کی روایت کرتا ہے
 شاید یہ حدیث بھی اون میں سے ہو اور شاید نہ ہو یہ سطر صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروز آبادی نے **باب السکنت عند**
الاختلاج نماز کی شروع کرنی وقت سکتہ کرنا بیان **ف** سفر السعادت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جبکہ
 چپ ہوتے ایک میان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری میان فاتحہ اور سورہ کے پہلے سکتی سی یہ غرض ہے کہ مقتدی نیت
 کر لین اور تکبیر کھ لین اور انکو فرغت ہو جاوی پوری فاتحہ کے سننے کی سطر دوسری سکتی سی یہ غرض ہے کہ مقتدی اس
 سکتے میں سورہ فاتحہ پڑھ لین بعضوں نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرات کو متاثر کرے کہ یہ پہلے ہی مذہب ہے امام حماد و سحاق
 اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے بعد تکبیر میرے ثاؤر بن کلید سطر **عن الحسن قال**
سمرة حفظ سکتین فی الصلوة سکتہ اذا کبر الامام حتی یقرا وسکتہ اذا فزع من فاتحۃ انکنا وسکتہ
عند الکرمی قال فانکر علیہ عمران بن حصین قال قلت لابی ذاک المذنبۃ الی ابی فصدق سمرة ترجمہ
 حسن سے روایت ہے کہ اسمرہ نے دو سکتے پڑھ رکھے۔ یعنی دو جای چپ ہونا نماز میں ایک چپ رہنا تکبیر میرے بعد قرات
 تک دوسری جہاں فاتحہ اور سورہ سے فراغت ہو کر کرمی عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسباب میں کہا ہدف
 میں ہے کہ جب کو انہوں نے تصدیق کر سمرة کہ **عن سمرة بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** انہ کان بسکت
 سکتین اذا استفتح واذا فزع من الفاتحة کلتھا ترجمہ سمرة بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو
 کرتی ایک شروع نماز میں دوسری جب قرات سے بالکل فزع ہوتے **عن الحسن ان سمرة بن جندب** و عمران بن حصین
 تذکر الخدمت سمرة بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتین سکتہ اذا کبر اذا کبر سکتہ

[illegible]

کہیں ان حصہ کعبہ اشرف حصہ یاسا تو ان حصہ پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا نصف اور ستر تو کچھ جاتا ہے **ف** میں جو بیرون
 کی طرف کا قصد اور اگر شرائط ادا کران یا حضور یا شروع میں ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہیں کچھ جاتا بلکہ ثواب کم جاتا ہے
 کہیں نماز باطل اولت کریمہ پر پینک دی جاتی ہے غرض بائینہ **باب** تخفیف الصلوة نماز کو ہلکا کرنے کا بیان **عن**
 جابر کا معاذ مصلیٰ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیتقونا قال امرة ثم یرجع فیمصل بقومہ فاخل النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لیلۃ الصلوة وقال امرة العشاء فمصل معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یوم فرحمہ قمر البقرة
 فاعتزل جابر النبی فمصل فمصل ما فقت یا فلان فقال انا فقت فانی سئل اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذ
 معک ثم یرجع فیتقونا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نحن نواضع ونعمل یا ایڈنا وانه جاء یومنا قمر البقرة
 البقرة فقال معاذ امانت انت اقدان انت اقرا بکذا قال بکذا قال بکذا قال بکذا قال بکذا قال بکذا قال بکذا
 فذکرنا لعمری فقال راہ خدا کے ترجمہ روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ کی ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر لوٹ
 کر ہماری امامت کیا کرنی یا لوٹ کر اپنی قوم کے امامت کیا کرنی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والی کے اقتد انصاف میں ہو
 کہ پھر درست ہو **ف** ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں دیر کی ایک روایت میں ہے عطا کی نماز میں میری معاذ بنی رسول اللہ
 کی ساتھ نماز پڑھی پھر اپنی قوم کے امامت کرنی اتنی تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص حاضر سے اٹھ ہو گیا اور سلام پڑھا
 (اس نے) نماز پڑھ لی (اکیلی) لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا اس نے کہا میں کہہ منافی نہیں ہوا اشجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ تیرے ساتھ نماز پڑھ کے بیان ہو جاتی ہیں اور ہماری امامت کرنی ہر اور ہم لوگ دیکھنا تو ہوں
 سر مانی پیچھے ہیں اور ہاتھوں کو محنت کر رہے ہیں (تھکے ماندہ ہو رہے ہیں) انہوں نے آج سورہ بقرہ شروع کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سر فرمایا اے معاذ تو لوگوں کو قنہ میں ڈال دیا تو لوگوں کو قنہ میں ڈال دیا پڑھ فلاں فلاں سوت البواہیر علیہ السلام کہ
 الاصلی اور دلیل افیشی **ف** صحیحین میں ہے واشترک فیہا اور دوسری روایت میں ہے اذا سمعتم فطرت اولیائکم
 انشقت اور بروج والطارق **ف** صحیحین میں لایز کو انہی فی معاذ بن جبل وہو یصلی بقوم صلوة المغرب فی ہذا
 الخبر فقال لیس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن قنہ فانا فاندہ یصلی اولت الکیس الضعیفہ وذو الحاجۃ المشر
 ترجمہ حمزہ بن عبد بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل سے کہے اور وہ نماز پڑھا رہے تھے مغرب کے اسے حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسی معاذ تو قنہ میں ڈال لوگوں کو تیرے پیچھے بیٹھی اور ضعیف اور کامیاب والی اور سافر نماز پڑھتے ہیں **عن** بعض اصحاب النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوة قال اتشهد اقول اللہ فی اسأل اللہ الخ
 واعز بک عن النکاح اما انی لا احسن ذلک وکان ذلک معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن ذلک
 ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز میں کیا کہتا ہے وہ یحییٰ بن شہد پڑھتا ہوں پھر کہتا ہوں
 یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ جنت کو اور پناہ مانگتا ہوں تیرے جہنم سے لیکن نہیں سمجھتا آپ کے آواز کو نہ معاذ کی توار کو۔

مثل ذلک وکان لا یزال من اقل ما انزل علیہ المدیة وکان یبلغ من اخلاصه من الخلق کانه یقتله
 مشبه بقصتها فظننت انها منهن فمکنک وضعتما فی السبع الطول والکتاب فیما سطر شیم الله
 الرحمن الرحیم ترجمہ نیز یہ فارسی روایت ہے کہ سنا ابن عباس سے کہتے تھے میں نے حضرت عثمان کو کہا تم فی سورہ
 برات کو جو میں نے پڑھا ہے وہ سورہ ہے جو کہتے ہیں جبکہ آیتیں دوسری زیادہ ہیں **ت** انفال سے ملاوایا
 وہ ثانی میں ہے **ف** ثانی دوسریں جو میں نے چھوٹی میں **ت** اور تم انفال سے سورہ تون میں کر دیا **ف**
 جنکو ہم طوائف کہتے ہیں تہرہ - آل عمران - تہرہ - مائدہ - انفال - آعراف - تہرہ - یا یونس - طہ
 کہ سورہ انفال چھوٹی سورہ تھی اسکو بھی سورہ تون کی طرح میں کیوں کہدیا **ت** اور انفال اور برات کو کہیں ہم کہیں
 یہ بھی حضرت عثمان کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیتیں تھیں کہ توبہ کو باقی اور اس سے ذوقی اس آیت کو خلا فی سورہ
 کہ جو میں نے ان قصہ کو پڑھا ہے اور آپ ایک ایک دو آیتیں اور اگر تین آپس میں ہے فرمایا کرتی اور انفال مدنی کو آج کو پڑھا ہے اور
 اور برات آخر میں دوسری اور برات کا قصہ انفال کے مشابہ ہے (دونوں سورہ تون میں جہاد اور تعلقات جہاد کا ذکر ہے)
 اسوجہ بیان ہوا کہ یہ روایت شاید انفال میں داخل ہے اسلئے میں نے انفال کو ہم طوائف میں کہا اور دونوں کے میں ہم کہیں
 الرحمن الرحیم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم سورہ صدق کی خبر ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اور
 چھوڑ دینی پر جواب یہ ہے کہ اسے خبر ہونا نہیں نکلتا بلکہ ہم انفال کے لیے مقرر ہوئی تھی جیسا آگئی آتا ہے۔ دوسری روایت میں
 فقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیدین لنا انھا منھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں
 کیا کہ سورہ برات انفال میں ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا شعبہ اور ابوالکاک اور قتادہ اور ثابت بن عمر نے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی بسم اللہ نہیں پڑھا تھا کہ سورہ نخل اور تری **ف** کیونکہ ہم سورہ الرحمن الرحمن سورہ نخل کے خبر ہے
 نہ اور سورہ تون کے **ع** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف فصل السجۃ حتی تنزل علیہ شیم الله
 الرحمن الرحیم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد شروع ہونا نہیں سمجھتا تھا کہ بسم اللہ الرحمن
 الرحمن آپ پڑھتے تھے **باب** تحقیق الصلوۃ للامم محمد کوئی حادثہ نماز میں پیش آئے تو جلدی پڑھ لینا درست
ع ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف فصل السجۃ حتی تنزل علیہ شیم الله
 بکمال الصبی فاجنس کراہید ان اشترط علی امہ ترجمہ فی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے پڑھا
 میں نماز میں اور قصہ کہتا ہوں قرأت زیادہ کرنا کہ میں طول صلوۃ کا پھر مجھ کا فرمانا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شارق
 نہ گزری اور ان **باب** ماجاء فی فضل الصلوۃ نماز میں کی بڑی کیا بیان **ع** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان النبی یفرض ما کتب اللہ فیہ صلاتہ تسعھا اثنتی عشر اسبوعا اسبوعا یا بھا
 نلتھم فیما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی نماز پڑھ کر پڑھا ہوا نماز رسول

میں سے ملے ہیں آپ اور معاذ کون ہو؟ عاتق بن عمرو نے کہا: میں نے آپ (فرمایا) میں نے جنت
میں گئے کہ وہ میری من و عنایت کی قسم کی دعا مانگتے ہیں جس کا حاصل جنت کا طلب ہے اور وہ نہ ہو نہ ان کا کمال
بے غرضتہ تھا کہ ان کا یعنی ان کے لیے صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مانگتے ہیں یا ان کے لیے دعا مانگتے ہیں یا ان کے لیے دعا مانگتے ہیں
اللہ تعالیٰ وہ من اللہ والی کا اذی ماد نہ تکت وکاد نہ تکت معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان فی معاذ رسول اللہ وغیرہ ان ترجمہ ہے روایت ہے انہوں نے معاذ کا قصہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان
نہ نہ جو جانی کے تو کیا کرتا ہے؟ کیا نہ پڑھتا ہے؟ وہ بولا میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے
ناہ مانگا ہوں لیکن میں نہیں سمجھتا آپ کے آواز کو اور معاذ کی آواز کو آپ نے فرمایا میں اور معاذ دو نو ہوں اگر وہ میں ایسا کرنا نہ
پڑھتا ہے تو میں پڑھتا ہوں صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی العبد للناکس فلیخفف فان فیہم السقیم والشیخ الکبیر
نہ نہ ان کے ترجمہ ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا دی تو ہلکی نماز پڑھو
اور وسط کے مقتدیوں میں بعض یا موقوفی میں بعض نہ پڑھیں بعض ضرورت والی **باب** الفریقة فی الظہر ظہر کی قرات کا
بیان ہے صلی اللہ علیہ وسلم ان اباءہم سے دعا کہ ان کے لیے صلوٰۃ پڑھا اس معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس معاذ کہ وہ اس کے لیے اخیلنا اخیلنا علیکم ترجمہ ہے عطار بن ابی رباح روایت ہے ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
میں نہ کرتے تھے جس میں آپ نے ہلکا کر پڑھا اور ہلکا نہ کیا ہم نے بھی نہ کیا اور حسینؓ نے ہلکا نہ کیا ہم نے بھی ہلکا نہ کیا
ان کے بعد ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الظہر العصر والکعبین الاولین بغلقۃ الکتاب وسورۃ
وہیہ من الایۃ لیماننا وكان یطویل الركعة الاولى من الظہر یقصر الثانیۃ وكذلك فی العشاء ترجمہ ہے تو قیامہ روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا تھا تو طویلہ اور عصر میں پچھلے دو رکعتوں میں فاتحہ اور ایک ایک پڑھتا تھا پھر پڑھتا تھا کہ ایک آیت سناؤ تو قرآن
جوں ہی تمہاری میں پکار کر لکھا تو قصیدہ اب جہر نہ کرتی تو ظہر اور عصر میں **ف** اور پہلی رکعت ظہر کی نبی ہوتی دوسری رکعت سورہ اسیا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے **ف** تاکہ لوگوں کو جماعت مجاہد کی صلوٰۃ پہلے رکعت میں قرات زیادہ کرتی تھے اور دوسری رکعت میں کم دوسری رکعت
میں نماز زیادہ کرتے تھے اور ان کے لیے فاتحہ انتخاب پڑھتی تھیں دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس روایت میں بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پہلی رکعت کرتے تھے اور سنا دوسری رکعت میں نہیں کرتے تھے اور اسیا ہی عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں کرتے تھے **عمرانی فتاویٰ**
قال غلطنا اندمید بذاک ان یماک الناکس رکعة الاولى ترجمہ ہے تو قیامہ روایت ہے کہ پہلی رکعت میں طویل کرنا یہ غرض تھی کہ لوگ
پہلی رکعت بالیرین **عمرانی فتاویٰ** قال غلطنا لک رکعة الاولى ترجمہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان فی الظہر والعصر قال نعم قلنا ہم کنتم
تخرجون قال انظر لک عینہ ترجمہ ہے سرور روایت ہے میں نے جناب سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرات کرتی تھی اور
نہ نہ ان میں نے کہا نہیں کہ یہ کہہ دے انہوں نے کہا آپ کے پیش مبارک ہستی **عمرانی فتاویٰ** قال غلطنا لک رکعة الاولى ترجمہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی رکعة الاولى من صلوٰۃ الظہر لا یسمیہم فیہم ترجمہ ہے عبد اللہ بن ابی ذر روایت ہے رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم

[illegible]

مرحومہ عمر بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے پوچھا کہ جو کچھ تم ربک الاعلیٰ پر فرمایا ہے نماز کو فارغ ہوئی فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ کو فرمایا میں نے سہا - تم میں سے کس نے نماز پڑھی؟
 حصین نے کہا ابو الولید کی روایت ہے کہ میں نے کہا میں نے قنادر سے کہا کیا سعید بن نہیں کہا جب لوگ پڑھا جاوی تو جب پہلے نہ ہوں
 نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوی ابن کثیر کی روایت میں ہے کہ میں نے کہا قنادر سے شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھا جاتا تھا وہ

نے کہا اگر پڑھا جانتے تو اس سے منع کرتے **عمر بن حصین** ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم الغفر انما فعل
 قال ایکم قرأ سبحان ربك الا على فقال الجبل انما قال حلت بعضكم خالفني هارم بن حمزة عمر بن حصين روى
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فراغت پائی تو پوچھا سبحان اسم ربک الا علی کس نے پڑھا ایک شخص بولنا کہ
 پڑھا آپ نے فرمایا میں نے سہا گویا مجھ سے کلام اللہ پڑھا جاتا ہے **باب** ما یجوز لا یجوز الا بحکم من قبل اللہ امی اور عجمی کو
 کتنی قرات کافی ہے **ف** امی وہ شخص جو ان پڑھے اور عجمی وہ جو عرب کا نہ ہو الا انہیں ہے اور ملکہ کا ہے **عمر بن حصین** روى

قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرأ القرآن وفيهنا الاعرابي والعجمي فقال قروا فكل حسن و
 سيعي اقوم يقيمونه كما يقام القدح يستجملونه ولا يتاجلونه **مرحومہ جابر بن عبد اللہ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ہماری ادھر نکلی اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں عربی و عجمی لوگ بھی تھے اور پرہیزی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو
 اچھا ہے قریب ایسی قومیں پیدا ہونگی جو قرآن کو تیرے کیرے دست کر لیں گے یعنی بنو مدین مبالغہ کر لیں گے جلدی پڑھیں گے اور ٹھٹھ
 کر پڑھیں گے اور جلدی دنیا میں اور کلا بدلا پڑھیں گے اور آخرت میں ان کو ثواب نہ ملے گا **عمر شہل بن سعد** الشاهد قال خرج علينا
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما وخرقت ري فقال الحمد لله كتاب الله ولحد وكم الامر وكم الاميض وكنتم

الاستا قوۃ قبل ان يقرأه اقوم يقيمونه كما يقيمون القدح يستجملونه ولا يتاجلونه **مرحومہ جابر بن عبد اللہ** سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑھنے والی ستم ہے اور یہ
 اور سیاہ طبع لوگوں میں پڑھاؤں کو سبھل کر کئی قومیں آؤں گی اور قرآن کو مضبوط کر لیں گے جیسی تیرے دست کیا جاتا ہے ہر دنیا میں
 اور کلا بدلا لیں گے عتبہ کے لیے نہ کہ ہمارے **عمر بن حصین** روى قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني

استطيع ان اخذ من القرآن شيئا فلعنني ما يجذبني منه فقال قل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر
 ولا حول ولا قوة الا بالله قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الله فاما قل اللهم ارحمني وارحم قومي وحافظي
 فاما قال هذا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فقد صلا الله من الخبيث **مرحومہ جابر بن عبد اللہ** سے روایت
 ہے کہ روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ میں قرآن یا دعائیں کہتا کچھ بھی تو مجھ کو بھی بتلائی جو قرآن
 میں کافی جواب دے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ اللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف
 ہے میری قاعدہ کو لینی بتلائی آپ نے فرمایا کہ اللهم ارحمني وارحم قومي وحافظي اے پروردگار مجھ کو اور مجھ کے رشتہ داروں کو اور مجھ کے

لابی قلابہ کیف صلواتی مثل صلواتی شیخنا هذا یعنی عمر بن مسعود امام مہم و ذکر لہ کا ادا فرما دے اس سے
 والکعبۃ الاولیٰ فقہا قلم محمد بن ابی قلابہ روایت ہے ابو سلیمان مالک بن الحورث ہماری مسجد میں گئے انہوں نے کہا تمہاری میر
 نماز پڑھنا اور میں نہیں پڑھتا ہوں اگر اس ارادہ سے کہ تم کو دیکھاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ نماز پڑھتے تھے ابوب فی کہا میں نے
 ابو قلابہ سے پوچھا پھر کونکر نماز ہے مالک بن الحورث فی انہوں نے کہا جیسے ہماری امام عمر بن مسعود پڑھتے ہیں انہوں نے یہ بھی مان کیا
 کہ جب وہ اپنا کھڑا ہوا تو دوسرے مسجد کی پہلی رکعت کو توبیخ کرکھڑی ہوتے **عمر ابو قلابہ** قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحورث
 الی مسجدنا فقال انی لا صلواتی واما الی الصلوۃ وکنی اری ان ابیکو کیف رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقد
 والکعبۃ الاولیٰ حیرتہ رضی اللہ عنہ من الصلوۃ الاخرۃ **محمد بن ابی قلابہ** سے روایت ہے ہماری مسجد میں مالک بن الحورث آئے اور کہا نماز
 پڑھنا اس نیت سے کہ تم کو دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہوا ہے کہ وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتا تھا
 اخیر مسجد سے **عمر مالک بن الحورث** نے راوی ابی قلابہ سے کہا کہ اگر وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتا تھا
 محمد بن ابی قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پہلی تیسری رکعت سے ادھرتے تو کھڑے نہ ہوتی جب تک کہ یہ تیسری
 لیتے **باب** لا تعاد بین التبعاتین دونو سجودن کرپچھین اتھا کر کیا بیان **ف** خطاب نے کہا یہ ان اتھا سیر اور
 کہ مسجد سے اوٹھا اطمینان سے نہ بیٹھ بلکہ دوسرے کو ایڑیوں پر رکھ کر اور بچوں کو کھڑا کرے۔ مشہور معنی اتھا کر یہ کہ میں دونوں پہلو
 اور ان میں کھڑی کر دی اور سر میں سے نکادی۔ بہر حال اکثر علماء فی اس فعل کو نماز میں کر دہ رکھا ہے اور تاویل کے ہے اس حدیث
 کی جو آگے آئی ہے اس طرح کہ زمانہ سیری اور ضعف میں یہ فعل مجبوری سے ہوا ہو گا دلیل اس کا یہ بھی جو روایت کیا ترمذی فی حضرت علی
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای علی میں جو اپنی لپٹ پسند کرتا ہوں تیرے واسطے پسند کرتا ہوں اور جو اپنی لپٹ برا جانتا ہوں
 تیرے واسطے برا جانتا ہوں تو اتھا کر دینا کہ وہ دونو سجودن کرپچھین **عمر طائوس** یقول قلنا لا نعید فی الاضواء علی القنادین
 فی المسجد فقال السنۃ قال قلنا انما النزلہ جفا بالرجل فقال ابن عباس **محمد بن ابی قلابہ** سے روایت ہے کہ ہم نے کہا تمہاری میر
 طائوس سے روایت ہے کہ ہم نے کہا تمہاری میر نے کہا یہ سنت مجرم فی کہا ہم تو اس کو ظلم جانے تو یہی مانوز
 پرف کیونکہ پانوں پر سارا زور پڑا ہے اور بھی کھڑی رہنی کو سب سے پانوں کو تکلیف ہوتی ہے **وف** ابن عباس نے کہا سنت
 ہے تیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** ما یقول اذا دفع راسہ عن الکوعبی جب کسی سر دھارے تو کیا کھڑے **عمر عبد اللہ**
 بن لہجہ و فی یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دفع راسہ عن الکوعبی یقول سمعنا اللہ لہ الحمد والثناء ربنا اللہ
 ملا السمیع و ملا الاضر و ملا ما شئت منی بعد **محمد بن ابی قلابہ** سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم جب رکوع سے اترتا تھا تو فاتی سمع اللہ من حمد اللہ ربناک الحمد لہ السموت و ملا الارض و ملا ما شئت من شئ بعد **عمر**
 ابن عبد اللہ بن ابی قلابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول سمعنا اللہ لہ الحمد والثناء ربنا اللہ الحمد لہ السموات
 ممل ملا السموات و ملا الارض و ملا ما شئت من شئ بعد اهل الثناء و الحمد و ما لا الحمد و کنا عبدک الامانہ

ہے اس روایت پر عمل نہیں ہو سارا کوشی سر اوٹھانی کی قوت اور حجت میں انکسب رکھنا ثابت ہو **باب منع رکبتہ قبل**
 رکبتہ قبل کہ نہ سجدہ کرتی وقت پہلے گھنٹوں کو زمین پر رکھو یا ہاتھوں کو **ف** مالک اور داؤد علی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب
 یہ کہ پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھو پھر گھنٹہ بٹخو اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور حاکم علیہما کا قول یہ ہے کہ پہلے گھنٹوں کو
 زمین پر رکھو پھر ہاتھوں کو سجدہ کرتی وقت **عن ابن ماجہ** قال **ابن ماجہ** **صلی اللہ علیہ وسلم** اذا سجد فضع رکبتہ قبل
 یدہ واذ انھض رفع یدہ قبل رکبتہ **ترمذی** دائل بن حجر سے روایت ہے زمین فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جیسا کہ
 سجدہ کرتے تو دونوں گھنٹوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھ پہلے اٹھاتی گھنٹوں سے دوسری روایت میں ہے فلما
 سجداً قعد رکبتا کہ لا یعرف قبل ان یقعدا کھا کہ جب سجدہ کرتی تو پہلے گھنٹوں زمین پر پہلے پڑتی ہاتھوں سے ایک ثابت میں ہو واذ
 انھض علی رکبتہ قعد علی خدہ نیز جب سجدہ کرے تو تڑپا کرتے اپنے دونوں ہاتھوں پر اور گھنٹوں پر اور ہاتھوں سے **ابن ماجہ**
قال **ابن ماجہ** **صلی اللہ علیہ وسلم** اذا سجد فضع رکبتہ قبل یدہ **ترمذی** دائل بن حجر سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی تم میں سے سجدہ کری تو اونٹ کی طرح تڑپ کرے ہاتھوں کو پہلے کہے **ف** یہ حدیث مالک اسافری
 کی دلیل ہے کہ زمین سے اسکو صغیف کیا مگر صغیف نہیں ہو سکتی مجال اسکو ثقات میں خطاب نے کہا کہ حدیث دائل بن حجر کی اس سے
 زیادہ صحیح ہے۔ اگر کوئی کھڑی دائل کی حدیث کو اسناؤ میں شریک مانتی ہے جو صغیف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ شریک سے روایت کیا مسلم فی
 اور توثیق کی اسکی ائمہ حدیث میں پر یہ کہا وہ کثیر غلط ہے اور اس حدیث کو دوسری اور تیسری طریق میں شریک نہیں ہر سفر السعادت
 میں ہی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مخالف ہے آخر اسکا اسکا اول سے اسکی کہ جب ہاتھوں کو گھنٹوں سے پہلے کہے گا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہو گا اسکی کہ
 اونٹ پہلے ہاتھوں سے کہتا ہے جواب یہ ہے کہ چار پاؤں میں اندر چاروں پاؤں گز جاتے ہیں عوف کو عتبار کی وجہ سے پہلے کہی
 اونٹ سے شہادت ہوئی اسباب میں کہ وہ بھی زمین پر پہلے اپنی پاؤں کہتا ہے جسکو تم میں ہاتھ سمجھاؤ۔ بعضوں نے ابو ہریرہ کی حدیث
 کو فخر کہا ہے ابن خزیمہ نے سعد بن ابی قحاص سے روایت کیا پہلی ہم ہاتھ گھنٹوں کو پہلے کہتے تھے پھر حکم ہوا گھنٹوں کو کہنے کا وہ
ابن ماجہ **صلی اللہ علیہ وسلم** اذا سجد فضع رکبتہ قبل یدہ **ترمذی** دائل بن حجر سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز میں سطر بیٹھا ہے جس طرح اونٹ بیٹھا ہے **باب** **الضعیف**
الفرد پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر سطر اوٹھی **ف** جب پہلے اور تیسری رکعت کا اخیر سجدہ کرے سر اٹھاوی تو تھوڑی دیر بیٹھا جوی کھڑ
 کھڑا ہو اس حکم کو طے سترحت کہتے ہیں شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ کرنا ہر گز بیٹھنا بجا ہے
 بلکہ سید کھڑی ہو جانا چاہیے اگرچہ نا صحابہ کے اسباب میں موجود ہیں پر کوئی حدیث مرفوعہ صحیح سی ائمہ ثلاثہ کے قول کو تسلیم نہیں کرتے
 ایک ابو ہریرہ کی حدیث ہے جسکو ترمذی نے رد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قدموں کے کنارے پر اوٹھی تھی کھڑا ترمذی
 فی اسیر عمل سے اہل علم کا مگر حدیث صغیف ہے بسبب غلطی بن ابی اس کے **عن ابن ماجہ** **صلی اللہ علیہ وسلم** اذا سجد فضع رکبتہ قبل یدہ
ابن ماجہ **صلی اللہ علیہ وسلم** اذا سجد فضع رکبتہ قبل یدہ **ترمذی** دائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صلی اللہ علیہ وسلم**

[illegible]

[illegible]

میں سر پہ جب رکوع کری تو پڑ دو ہتھیلیوں کو اپر گھنٹیوں پر رکھو اور اپنی پیٹ کو پہیلا دو بار رکھو اور جب سجدہ کری تو ٹھہ جا سیکو
 سجدہ میں جب سجدہ کرنا ہو تو بیٹھ کر بائیں پاؤں پر - تیسری روایت میں سر کو رفاعۃ بن رافع غلبتہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند
 القصة قال اذا انت قمت فمصلانک فکبر الله عزوجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فاجلس
 في وسط المصلوة فاطمته وافترش فخذك اليماني ثم تشهد ثم اذا قمت فقل ذلك حتى تفرغ من صلاتك ثم حميم
 رفاعۃ بن رافع سے بھی قصہ دس میں ہے جب تو نماز کو کھڑا ہو تو بخیر کھدے اور جو مل کے پہر جو کچھ آسانی سے ہو سکو قرآن پڑھ کہامادی
 نے جب بیٹھ تو پہلے قدر میں تو طینان سے بیٹھ اور بائیں پاؤں کو کچھ ادا کر پھر شہد پڑھ پھر جب کھڑا ہو تو ایسا ہی کر یہاں تک
 کہ فارغ ہو نماز سے۔ جو تھی روایت میں سر کو رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصص هذا الحديث
 قال فيه هو ضا كما امر الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به ولا فاحدا لله عزوجل وكبر
 وحملته وكافيه وان انتقص منه شيئا انتقصت من صلاتك ثم حميم رفاعۃ بن رافع سے بھی قصہ دس میں ہے
 اپنے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجھ کو حکم دیا پھر شہد پڑھ بعد اس کو بخیر کھدے اور اندر سے کھدے اگر تعجب قرآن یاد ہو تو پڑھ
 ہنیں تو کھدے اندر سے لالہ الا اندکھ اگر تو نے اس میں کچھ کم کیا تو پڑ نماز میں سے کم کیا اس حدیث سے معلوم ہوا
 جس کو سورہ فاتحہ اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہیں ہو سکتی ہو تو اس کو کچھ سکھا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ
 الا اللہ اللہ اکبر یہ تمام مقام قرآن کریم کے بعد پڑھنا چاہیے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رفاعۃ بن رافع
 وافترش السجدة وان يوطئ الرجل الكف في السجدة كما يوطئ النعمان ثم حميم رفاعۃ بن رافع سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کسی کی طرح ہتھک مارنی نہ ہو یعنی جلد ہی سجدہ کرنا پھر جلدی سے دوسرے سجدہ کر میں تا
 ت اور درندہ کی طرح بازو دھپانے سے ف یعنی سجدہ کر میں دو نو ہاتھ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بھی ان سے ملا لیا
 اور سجدہ میں ایک جگہ مقرر کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے ہر روز اسی جگہ پڑے دوسری جگہ نہ پڑے سجدہ کر دے
 بعضوں نے کہا مراء بعد کراؤٹ کی طرح سجدہ کر میں پھر دو گھنٹی بجا دی پھر اٹھ اور اسکا بیان تفصیل سے اوپر کر چکا ہے
 سلم البراء قال اتينا عقبه بجمع الانصارى بابا مسحق فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فكان يقرأ في السجدة فكمركي وضع يده على كتفه وجعل اصابعه أسفل من ذلك وجا في بين يديه
 حتى استقر كاشي عنده ثم قال سمع الله لحن حمد لا مقام حتى استقر كاشي منه ثم كبر سجد ووضع يديه
 على الارض ثم جاني بين يديه حتى استقر كاشي منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كاشي منه ففعل
 مثل ذلك ايضا ثم صلى اليعلى كما مثل هذه الركعة فصل الصلاة ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ثم حميم رفاعۃ بن رافع سے بھی قصہ دس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں
 نماز تباؤ دہا کر سامنے کھڑے ہوئے مسجد میں اور کبیر کی جگہ رکوع کیا دو نو ہاتھوں کو دو نو گھنٹیوں پر رکھا اور اوٹ گھنٹیوں کو

پھر ایسا ہی کر ساری نماز میں قہنی کی روایت میں ہے جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہو گئی اور جو تو نے اس میں کچھ کیا تو ہی
 نماز میں نہ کر گیا اور اس میں کچھ بھی ہے آپ فرمایا جب تک کہ کھڑا ہو تو پورا کر و صلو کو **ف** اس حدیث سے تعیل ارکان کا فرض نماز
 ثابت ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے **ان رجلا دخل المسجد فذكر نحوه قال فيه قال النبي صلى الله عليه وسلم انه لا**
تتم صلوٰة لاحد من الناس حتى يتوضا فيضع الوضوء عن موضعه ثم يكبر فيحمد الله عز وجل ويثني عليه و
يقرأ بما شاء من القرآن ثم يقول الله اكبر ثم يركع حتى تطمئن مفاصله ثم يقول سمع الله من حمده حتى يستوي
قاماتم يقول الله اكبر ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يقول الله اكبر ويرفع رأسه حتى يستوي قاعداتكم
يقول الله اكبر ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يرفع رأسه فيكبر فاذا فعل ذلك فقد تم صلوٰة من رحمه
 ایک شخص مسجد میں آیا پھر ایسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہیں ہوتی جب تک کہ وضو کرے پورا وضو پھر کھڑے
 اور اس جمل جلالہ کی تعریف کرے اور اسکو سر پر اور پر ہر جتنا چاہے قرآن میں سے پھر اللہ اکبر کہے اور اسکو کم کرے **اطمینان سے**
 اس طرح کہ جب وہ اپنی جگہ پہنچے جاوین پھر سمع اللہ من حمده کہے اور سید یا کثر ہو جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے **اطمینان سے**
 جوڑوں کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اٹھاوے یہاں تک کہ سید یا کثر ہو جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے **اطمینان سے**
 پھر سر اٹھاوے اور تکبیر کرے جب ایسا کر چکا تو اس کے نماز پوری ہو گئی **عمر فاضل بن یزید** **قال قال رسول الله صلى الله**
عليه وسلم انه لا تتم صلوٰة احدكم حتى يسبح الوضوء كما امره الله تعالى فيسبح وجهه ويديه والرفقين ومسح برأسه
وجلبه الى كعبتين ثم يكبر الله عز وجل ويحمد ثم يقرأ القرآن ما اذله فيه ويتنزل كركع حمدا قال ثم
يكبر فيسجد فيمكن وجهه قال هام واما قال جهم بن حنبل من الارض حتى تطمئن مفاصله وتستريح ثم يكبر
فيستوي قاعدا على مقعد وقيم عليه فوصف الصلوٰة هكذا رابع **كما حجة** **فرغ لا تتم صلوٰة احدكم حتى**
يفعل ذلك **محمد بن رافع بن اعنف** سے ایسا ہی روایت ہے اس میں پھر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے تم میں سے نماز پورا
 نہیں ہوتی جب تک کہ وضو پورا نہ کرے جیسا اس جمل جلالہ نے اسکو حکم کیا پھر وہ وضو کرے منہ اپنا اور ہاتھ کو کہیں تک اور سر کو کہیں تک
 اور (دہودی) دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کے اور تعریف کرے اور اسکی پھر جہاں تک ہو سکے قرآن پڑھے
 پھر ایسا ہی بیان کیا بعد اس کے کہ پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگا دے **اطمینان سے** یہاں تک کہ جوڑ
 آرام پاوین اور وہ پہلی ہو جاوین پھر تکبیر کہے اور سید یا کثر ہو جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے **اطمینان سے** یہاں تک کہ جوڑ
 کہیں تک کو فارغ ہوئی تک نہیں تمام ہوتی نماز کسی کے تم میں سے جب تک ایسا نہ کرے دوسری روایت میں ہے **عمر فاضل بن یزید**
بهذه القصة قال انه فوجئت الى القبلة فكبر ثم قرأت القرآن وبما شاء الله ان تغتسل واذا ركعت
فضع راحتي على كعبيك ولمد ظهرك وقال اذا سجدت فكن لسجوات فاذا رعت فاقعد على فخذ اليسرى
ثم ركع فاعب بن اعنف **سبحي** قصہ اس میں پھر ہی جب تو کھڑا ہو اور منہ کو قبل کی طریقت تکبیر اور وضو فاتحہ پڑھ اور جو اس پر قرآن

لکھا اور وہ دو مہینے تک لاکر جو رکوع رکھتا تھا اس میں اس وقت تکچھ ماہوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہارِ کرامت اور اہل اسلام میں ایسا ہی حکم تھا پھر پھر نہ ہو گیا اور ہندوؤں پر ماہرہ کہنیکا حکم تھا اور عبد اللہ بن مسعود کو بچا ہی حکم پایا اور اہل اسلام
 الہی فی رکوعہ و سجودہ اونی رکوعہ اور سجودہ میں ایک کہے **عن عقبہ بن عامر** قال الترتل فبسم رب العظیم قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوها فی رکوعہ فلما الترتل سبج اسمہ الاعلیٰ قال اجعلوها فی سجودہ کہ **عمر حمہ عقبہ بن عامر**
 روایت ہے جب یہ آیت اتری فبسم رب العظیم یعنی رب العظیم کہ اپنے فرمایا اسکو رکوع میں کہا کہ وجب یہ آیت اتری ہے
 اسم ربک الاعلیٰ یعنی رب العظیم کہ اپنے فرمایا اسکو سجود میں کہا کہ **عقبہ بن عامر** معنہ زاد قال فکان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وحمدہ ثلثا واذا سجد قال سبحان ربی العظیم
 سبحانہ ثلاثا قال ابو داؤد وھذا الزیادۃ فحاذان لا تکن محفوظۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے ایسا ہی آیت ہے اور
 یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتی تین بار سبحان ربی العظیم و حمد کہتے اور جب سجد کرتے تین بار سبحان ربی العظیم و حمد کہتے
 ابو داؤد نے کہا کہ خوف ہے کہ مجھ کی یاد میں محفوظ نہ ہو **عن حدیث** انہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول
 فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی العظیم و ما ربنا یرحمہ الا وقت عندھا فہا لایات عذاب
 الا وقت عندھا فقہ ترجمہ حدیث ہے روایت ہے انہوں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ رکوع میں کہتے
 سبحان ربی العظیم اور سجود میں کہتے سبحان ربی العظیم اور جب آیت میں عذاب کا ذکر تو وہاں تھرتے اور عذاب پہناہ **البحر**
 حاشیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ رکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ
 حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجود اور رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **عن**
 بن مالک الاشجعی قال فسمعت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقام فقرا آسوا البقرۃ لایمرنا یرحمہ الا وقت
 فقال لایمرنا یرحمہ الا وقت فقعد قال ثم رکع بقدر ما یرحمہ رکوعہ سبحان ربی العظیم والجموت والملکوت
 والکبریا والعلیۃ ثم سجد بقدر ما یرحمہ ثم قال فی سجودہ مثل ذلک ثم قام فقرا بال عمران ثم قرأ سورۃ
 سورۃ ترجمہ عوف بن مالک بھی ہے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کلمات کو کہہ رہا تھا آپ نے سورہ بقرہ پڑھی
 جب کسی جنت کی بات پر گزرتی تو وہاں ہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی بات پر گزرتے وہاں ہرتے اور پناہ مانگتے پھر
 اپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تھا آپ رکوع میں کہتے سبحان ربی العظیم والجموت والکبریا وعلیۃ پھر سجد کیا
 جتنی دیر تک قیام کیا تھا پھر سجود میں ایسا ہی کہا بسم رب العظیم کہتے ہوئی اور سورہ آل عمران پڑھی پھر ایک ایک سورت پڑھی **عن**
 حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذوالملکوت والجموت
 والکبریا والعلیۃ ثم استفتح فقرا البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ فخر من قرأہ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی
 العظیم ثم رکع من رکوع فکان فیما یصلی من رکوعہ یقول رب العظیم ثم سجد فکان سجودہ فخر من قرأہ

یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایسا ہی کرتے تھے اور اس میں آیت ہے

دن سے بچا کر کہا اور کہیں تو بخود رکھا یا نہ تاک کہ ہر ایک عنقریب مقام پر چم گیا پھر سب سے پہلے جہاد کے لئے نکلے
 تم گیا پھر اس کے بعد کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھا اور کہیں جہاد کے لئے نکلے کہ ہر عضو تم گیا پھر سب سے پہلے جہاد کے لئے نکلے
 یا نہ تاک کہ ہر عضو تم گیا پھر سب سے پہلے جہاد کے لئے نکلے کہ ہر عضو تم گیا پھر سب سے پہلے جہاد کے لئے نکلے
 علیہ السلام کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا یا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لایتمھا صاحبھا تھ من تقویٰ
 جسکی فرض ناقص ہو گے تو وہ نقصان نقلوں میں ہو گا اور کیا جاوے گا **عز النبی حکیم الضبی قال** خاوص من زیاد اوبن
 زیاد فاذا لدینہ فلق باھرمیۃ قال فمسنبتی فانتسبت لہ فقال لایق لا احداثک حدیثا قال قلت لعلی اللہ
 قال یونس ولحسبہ ذکرہ غالبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ازاول ما یحاسب الناس یوم القیامۃ من اعمالہم
 الصلوۃ قال یقول بنا غرض جعل للملائکۃ ھو اھل انظر واھل صلوۃ عیبک اتمھا ام نقصھا فان کانت تامة
 کتبت لہ تامة وانما انقصھا شئنا قال انظر اھل عیبک من تطوع فان کان لہ تطوع قال تموا عبدک
 خرفیۃ من تطوع شئ توخذ الاحمال عن ذلک ترجمہ انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یا زیاد کا خوف کر کے دین میں آئے
 وہ ان ابو ہریرہ سے انہوں نے اپنا نسب لے کر لیا وہ ان سے ملے اور ایک دن ابو ہریرہ نے ان سے کہا اے حواری میں تجھے سو ایک
 حدیث بیان کرو ان میں سے کہا کیوں نہیں بیان کر دیتے پھر رحم کر یوں نے کہا میں بھی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپ نے فرمایا اول سب علموں میں قیامت کے دن نماز کا سوال ہو گا تو ہمارے پروردگار
 جل جلالہ فرشتوں سے فرما دے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکھو میرے بندے کی نماز کا کیا نقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب کھا جائے گا
 اور جو ناقص ہو گے تو اسے جل جلالہ فرشتوں سے فرما دے گا دیکھو میرے بندے یا فضل میرے اگر نقل ہوں تو وہ فرض نقلوں میں سے
 ہو گا اگر دیکھ کر تمام اعمال کا بھی حال ہو گا مثلاً زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نقل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نقل روزوں کے
 اور سبکی تکمیل ہو گے **عز النبی صلی اللہ علیہ وسلم** بعد النعمی قال ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم توخذ
 الاحمال لحسبہ ذلک ترجمہ میرے داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر زکوۃ کا بھی حال ہو گا پھر
 تمام اعمال کا حساب سے طور سے ہو گا یا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دو ٹوٹے ہونے پر ہاتھ کھنکھار کر عین عجز مصعب
 بن سعد قال صلی اللہ علیہ وسلم فی کعبۃ فہما فی عذاک ففتت فقال لا تصنع لھذا فانما کانما لھما
 قہمنا عن ذلک لفران نضع یدینا علی الرکبتین ترجمہ میرے بعد روایت ہے میں نے نماز پڑھی اپنی بائیں پہلو میں
 تو میں نے دونوں ہاتھ کو دو ٹوٹے ہونے پر رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہیں) میرے بائیں بعد بن قیس نے مجھ سے کہا اس سے
 پھر میں نے ویسا ہی کیا انہوں نے کہا استراہیسا پھر ہم بھی ویسا ہی کرتے تھے بعد اوس کو ہاتھ مانت ہوئی اس کو اور حکم ہو گا کہ
 ہاتھ کھنکھارے **عز النبی صلی اللہ علیہ وسلم** فی کعبۃ فہما فی عذاک ففتت فقال لا تصنع لھذا فانما کانما لھما
 اختلاط اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب کہ میں نے ہاتھ کو کر کے تو دونوں ہاتھوں کے

فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاليلته فليست اليه جسد فاذا هو ساجد وقد راى خصوصيات وهو يقول الحمد
 برضاك من بخلتك واعوذ بمعاذك من عقوبتك واعوذ بامتك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک کورسول احمد علیہ السلام کو تہ پایا مسجد میں ڈھونڈتا تو آپ سجدہ کر رہے تھے
 اور کہہ رہے ہوئے تھے آپ فرماتی تھی اعوذ برضاک من بخلک الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری غصہ سے تیری رضا سے
 اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب سے تیری غصہ کی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری مین تیری تعریف کرتا ہوں کتنا تو ایسا ہی جیسی
 تو نے آپ سے تعریف کی ہے **باب الدعاء في الصلوة نماز میں دعا کا بیان عن عائشہ ان رسول الله صلى**
الله عليه وسلم كان يدعو في صلواته اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من غفلة مسيح اللعاب واعوذ بك
من غفلة المسحاة اللهم اني اعوذ بك من الماشم والمغمم فقال انا اكل ما اكثر ما استعبد من المغمم فقال
 الرجل ما غفم من هذا فكن زوجا خلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول احمد علیہ السلام نماز میں یہ دعا پڑھتے
 تھے اللہ اے عذاب الہی پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بفرک عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے
 اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ
 اکثر قرض سے پناہ کیوں مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے یا قرض دہتا ہے تو اس سے وعدہ خلافی کرنا ہے **عن**
ابن عباس قال صلواتي خير صلوات على رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة تطوع فسمعتة يقول اعوذ بالله من النار ويل للنار
النار ترجمہ ابو بکر راول کا بال یا بیل یا داؤد یا سیار یا اوس ہے اس روایت میں فرماتا ہے رسول احمد علیہ السلام
یہ لو میں نفل نماز میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ويل للنار پناہ مانگتا ہوں میں جہنم سے خرابی کو جہنم کو
عمر ابن حریز قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة وقنا معك العراب في الصلوة اللهم احسن محمدا
وكان هم معنا احدا فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا اعراني محمدا ولا اعراني محمدا ولا اعراني محمدا
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول احمد علیہ السلام نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز میں مانگی اور پوچھا
کہ تم مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی سپاہی سے ہم نے کہ جب رسول احمد علیہ السلام نے سلام پیرا تو اس اعرابی سے کہا تو
اس کی رحمت کو جو وسیع تر ہے تاک کہ یا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبحي اسم ربك الا اقول
سبحان ربی الا اقل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول احمد علیہ السلام جب یہ دعا پڑھتا تھا سبحان ربی الا اقل
عمر بن ابی حاشیہ قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة فقام فقال يا رسول الله اني سمعتك تقول سبحان ربك
فما اقله عندك فقال خال سمعتك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ سے ہے عائشہ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا
یہ نماز پڑھتا تھا جیسے آیت پر ہوتا ہے سبحان ربی الا اقل بقادر طر ان یہی اللہ تو سبحان ربی کہتا لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی اس نے
کہا میں نے رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا امام احمد نے بھی یہاں معلوم ہوتا ہے کہ میں نے دعا پڑھنا شروع

وكان يقول

فریغی کرا بخیر فی ضمی الیہ رکعات خضر اہم من البقرة وال عمران والشاء والمائدة ولا انعام شاشعبہ
 سر محمد عذیفہ روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کورات کو نماز پڑھتے ہوئے اپنے انکب برقین ابرکھا ذوالملکت والعبوت اکبر
 انکبہ پھر اپنے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکی رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ جان کے انکبہ سیم جان کے انکبہ تیرہ ہی
 پیر اپنے رکوع سی سرودھایا تو قریب قریب اتنی ہی دیر تک کہڑی رہی کہڑی اچھڑا کر سجود کیا قریب قریب قیام کر اور
 سجود میں سجان بنی الا علی کہا کیوچھ سجود سرور دھایا اور اتنی دیر تک بیٹھ رہے قریب قریب اوسکی جتنی دیر تک سجود میں رہے
 تم اور اب اغفر لی رب اغفر لی کہڑی دیر اسطرچہ اپنے چار رکعتیں پڑھیں اور اول میں سورہ بقرہ اور اول عمران اور سار اور مائدہ یا
 انعام پڑھی تک ہی شعبہ کو یا اللہ تعالیٰ اکر کوعی والسجود رکوع اور سجود میں دعا کر لیا بیان عمرانی صریح ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جلیکون العبد من ربه وهو سبک فاکثر والدعاء ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے جو سجدے میں توبہ عادیہ کیا کرے اور اس میں **ف** سجدہ بڑی بات ہے اور اس میں احتجاج بڑا کرنا وضع اور انحصار ہے اس واسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے کہ اس کو گوارا نہیں کہ سجدہ سوا اس کے کرے اور اگر کوئی کیا جاوے جب تک فی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اس کو پروردگار سے نہایت قریب نزدیک حاصل ہوتا ہے جو اس پر اس وقت ضرر نہ ہوگا

كرويه كقبول مهدي عن ابن عباس رضي الله عنهما وسلم كشف الستارة والناس صفوف خلف أبي بكر فقال يا أيها

الناس لم يميز بين الغبوة إلا الرعي بالصالحين بها المسلم وترى له وانتهيت ازواركها وسلياً

فَأَمَّا الْكُرُوعُ وَالْقَبَاقِبُ فَلَهُنَّ أَصْحَابُهُنَّ وَلَهُمُ السَّجُودُ وَجَاهُكَ فِي الدَّعَاءِ فَتُجَابُ بِمَا تَسْتَعِجِلُ بِهِ ثُمَّ تَرْجِعُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی ہمایری میں حضرت عائشہ کو مجھری کا جس میں آپ شریف کہتے تھے) دیکھا

لوگو! صف باندھو، ہنس اُبھارو، کہے سچی آپ نے فرمایا اس لوگوں کو نبوت کی خوشخبری دیں، دلی جنہوں سے اب کوئی خبر نہ رہی (کیونکہ

نبوت ہی ختم ہو گئی) سو انیخا کے جسکو سلطان آدمی دیکھ رہا اور اسکو دہسلی دوسرا دیکھ رہا اور جبکہ ممانعت ہوئی کلام (سید پر مشتمل) کے کلمے

یا سجد کر زمین رکوع مین پروردگار کی دوا سے بی بیان کرد اور سجد کر مین کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول فرماوے عن عاشق علیہ السلام

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر ان يقول في ركوعه ويخوض سبحة اللهم ربنا وحمدك اللهم اغفر

بِناو القرآن ترجمہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رگوں کا درد بردہ بن جراحؓ کو دینا چاہا کہ

العلم اخف من النور في القرآن كدبها من كرتي في غير القرآن من جوايا من منبر محمد بنك مستغفروا يا كرايندرك تعريف من اور

سَمِعْتُ نَائِكَ سَيِّدَ أَوَّلِي عَمِّي خُزَيْمَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَبْسِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي تَجْوِيدِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ذِي بَنِي

حقه و جلد و اوله و آخره ناد ابن السرح و علانیت و سر قرجمه و تبریک روایت بر رسول الله و علی و علیهم السلام

سجدتین یہ دعا ستر الم غفر لی الخ یا خدا بخش فرمیر و گناہ چہنی اور نبری اور اعلیٰ اور بعلی اور کمالی اور عظیمی عن خاشعہ قال

باب مقدار رکوع و سجود رکوع اور سجود میں کتنی رکعات کرنا چاہیے عن الشیخ عبد اللہ بن مسعود قال سمعت
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاتہ فکان یقول فی رکوعہ وسجودہ ثلاثاً یقول سبحان اللہ وبحمدہ ثلاثاً ثم یسجد ثلاثاً
 او ثوباب یا چاچا سنا (او سکر باب یا چاچا کا نام معلوم نہیں ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع اور سجود
 میں اتنا کرتے تھے کہ تین تین بار سبحان اللہ کہتا تھا اور کہا جوی **عن عبد اللہ بن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال
 الحمد فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی لعظیم وذلك لانه اذا سجد فلیقل سبحان ربی لاجل اننا وذلک انہ ترحمہ
 بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو چاہے کہ سبحان نبی عظیم میں بارہ کہے یا چار کہے
 اور جب سجدہ کرے تو چاہے کہ سبحان نبی الاعلیٰ میں بارہ کہے اور یہ نہ نا اسکا ہے **عن ابی ہریرۃ** یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم منکم والذین والذین فانتھوا الی اخرھا البس اللہ باحکام الحاکمین فلیقل بلی وانما حدیثک من الشاہدین
 ومن ثم اقامہ بیوم القیامۃ فانتھوا الی البس الذل الی البس الذل علی وجہ التمس فلیقل بلی ومن قرأ المزلزلۃ فبلغ فیما یحتاج
 بعد ان یؤمنون فلیقل انما اللہ قال اسمعیل ذہب عبد اللہ بن عمر بن الخطاب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول
 لم یحفظہ لحدیث ستمین حجۃ ما منہما حجۃ الا وانا اعرف البعبع الذل **عن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول
 فی فرمایا جس شخص تم میں سے دو تین بار سجدہ کرے اور پھر اس کی آیت تک نیچے لیس البس اللہ باحکام الحاکمین تک پہنچے تو اسکو بس بلی وانا
 علی ذلک من الشاہدین کہو اور جو شخص آتیم بیوم القیامۃ پر ہے پر لیس بقا در علان بخیر الموتی تک پہنچے تو اسکو بس بلی کہو اور جو مسلمات
 پر ہے پھر اس آیت پر پہنچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اسکو بس کہو انما بس اللہ سمعیل سے کہا یہ حدیث میں فرمایا عربی سوسنی
 (اسکا نام معلوم نہیں تو سنا و محمول ہے) تو پھر میں دوبارہ اسکو پاس لیا تاکہ پھر اس حدیث کو سنوں اور اسکی غلطی کو ازادوں وہ
 عربی بولا ای میری بہانے بیٹے تو جہنم سے میں بھول گیا حالانکہ میں نے ساتھ میں کہہ دیا اور ہر ایک حج میں جس اونٹ پر میں چڑھتا تھا
 اسکو بھی پتا ہوں **عن ابن مالک** یقول ما صلیت وراہ احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبهہ صلاۃ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من هذا الفتنۃ یعنی بن عبد الغزیز قال فخرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات **عن ابی ہریرۃ**
 مالک سے روایت ہے کہ میں نے جو ان کو سیکھو ایسی نماز نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ عجب بن عبد الغزیز سے کہتے ہیں
 کہا ہم نے رکوع کا اونچا اندازہ کیا تو سب سے بڑا اور سجدہ کا سب سے بڑا **عن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول اذا سجدت فلیقل
 تو کیا کری **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فلیقل سبحان ربی لعظیم ولا تعجلوا شئنا
 وذا ذلک لکعتہ فذلک الصلاۃ ترحمہ ابو ہریرۃ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجب کا کیوسطہ کہو اور ہم سجدہ کرتے ہیں
 توجہ کر لو کہ وہ شمار میں نہوگا ریمز اوس کعت کو پھر پورا پڑھنا پڑھو گا وہ جملہ حساب میں نہ آوے گا اور جس شخص نے رکوع کیا اوس نے
 نماز پائی **ف** یعنی وہ رکعت پالی میں مذہب ہے جہو کا اور قرات فاتحہ او کو ذی سر ساقط ہو جوی گی اور بعضوں کے نزدیک کہ عکس
 سر وہ کعت نہیں بلکہ جب تک سورہ فاتحہ پڑھو اور عکس پڑھو تو کعتیں کے ایکجا کعت کو نزدیک اور تفصیل اسکی کے قاضی محمد

لاریحۃ اودلت ان تم تحت یدہ مرت ترجمہ سیدہ سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت سجدہ کرتی دونوں ہاتھوں
 وبلون سجدہ کرتے اتنا اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کیے بچہ سے جلا جاوے **عن ابن عباس** قال ان فی جملۃ اللہ علیہ السلام
 من خلفہ فرس یبلیض ابطیہ وھو حج قد فرج بیزیدۃ ترجمہ ابن عباس سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
 (آپ سجدہ کرتے تھے) میں نے اپنی ہاتھوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کر دی ہوئی تھے پسلیوں سے اور اپنی پٹ کو کٹھالی پر کر
 تھے زمین سے (ظالمی) انی بچہ کے سخی دیکھ میں کہ سرین کو اٹھائے ہو موشی اور ایک طرف کو دیکھا جاکر ہوئی تھی **عن ابن عباس**
 صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذا سجد جانی عضدہ عن جنبہ حقناویۃ
 ترجمہ سیدہ سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتی تو دونوں بازوؤں کو اپنی ہاتھوں سے جدا کرتے یہاں تک کہ ہاتھوں جلا جاوے آپ کی
 تکلیف اور شفقت پر **عن ابیہریرہ** علیہ السلام قال اذا سجد احدکم فلا یضع شریبہ افتل الشاکب
 ولیفہم خذ یہ ترجمہ ابو ہریرہ سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس پر ہاتھ لگاتی کی طرح نہ بجاوے اور دونوں
 راتوں کا رکھ **باب الاختصاص فی ذلک** سجدوں میں کہنیوں کو زمین پر لگانے کی جانب **عن ابی ہریرہ** قال الشکر لحدی
 المنی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ البیض علیہم اذا انفرجوا فخل استعینوا بالکب ترجمہ ابو ہریرہ سر روایت ہر صاحب
 فی ثبات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سجدہ کر میں ہاتھوں تکلیف ہوتی ہے جب ہم یہ سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاتھوں پر کیا یا
 کرو یا **باب التخصیص** لافہام کہ پانچ رکعت نماز میں منہ ہی **عن زیاد بن صبیح** الخفی قال صلی اللہ علیہ وسلم جنتہ عن فوضت
 یدی علی خاصری فلما صلی قال هذا الصلۃ فی الصلۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن ترجمہ زیاد
 بن صبیح سر روایت ہر میں نے عبد اللہ بن عمر کی پہلو میں ڈھیری تو میں نے اپنا ہاتھ پر رکھا عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ صلیب نماز
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ کرتی تو صلیب یعنی سولی کی شکل پر جو سولی پر چڑھتا ہے اس کو ہاتھ ملے ہوئے رکھ جاتی ہیں **باب**
الکھاف فی الصلوۃ نماز میں نے کہا بیان **عن عبد اللہ بن النخعی** قال ایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلو فی
 صدرہ اذین کا زوال من لکاء ترجمہ عبد اللہ بن النخعی سے روایت ہر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ وہ
 تھے اور آپ کو سنی میں سے ایسے آواز آتی تھی جیسے جلی کی آواز دونی **سوف** احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز میں تھے تو آپ
 کو اندر سے آواز آتی جیسے دیک جوش راتی ہے بغیر دتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہی سر نماز میں جاتے **باب**
کرہیۃ الوستور وحده النفس فی الصلوۃ دل میں سے روئے خیال اُن کے کہ است نماز میں **عن زید بن خالد** الخفی
ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قوضا فاحسن وضوۃ فہم صلی کہتین لیس ہو فیہ ما خفر لہ ما تقدم من
 ذنبہ ترجمہ زید بن خالد جنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے جو طرح پھر دو کہتین میں سے اول
 میں کہتین بہوے اس کو اگر گناہ بخشد یا جائے میں **عن عتبہ بن یحییٰ** الخفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
 لاحد یوضا فیحس الوضو ویصل کہتین یقبل نقبہ ووجعہ علیہما الا وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عتبہ بن یحییٰ

دیکھا کہ نماز پڑھائی اور امامت بنی العاص کی گردن پر سوار تھیں جب آپ سجدہ کرتے اونکو مٹھا دیتے۔ کہا ابو داؤد نے بخیر ہے
 اپنی باپ سے صرف ایک حدیث سنئی (تو یہ حدیث مرسل ہے) **عن ابن عباس** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما
 نحن بشر مثل رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوة والنظف والعصر وقد حاه بالليل الصلاة إذا خرج اليها وامامته
 بنى العاص بنت بنته علي بن عبد الله صلى الله عليه وسلم ومصلاته وقضا خلفه وهو في مكانها
 الذي هي فيه قال أكبر فأكبر قال حتى إذا راد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يركع لغيرها فوضعا ثم رجع يسجد
 حتى إذا فرغ من سجود ثم قام لغيرها فركعها فمما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع بها ذلك في
 كل ركعة حتى فرغ من صلاته صلى الله عليه وسلم ترجمہ ہے قتادہ سے روایت ہے ہم انتظار کرتے ہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر یا صحر کے
 اوپر اور بال آپ کو بلا چٹائی نماز کے لیے اتنی میں آپ نکلا امامہ اپنی نو سے کو گردن پر سوار کی ہوئے رسول اللہ اپنی جگہ میں
 کھڑے ہوئے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئی لیکن امامہ سے جگہ پر زمین بعد اسکے آپ نے تحیر کھی جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو امامہ
 کو اتار کر پیچھے بٹھار یا پھر رکوع کیا اور بعد کیا جب جدی سے فارغ ہوئے اور کھڑی ہوئے تو امامہ کو پھر زمین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
 رہے آپ ہر رکعت میں یہاں تک کہ فارغ ہوئی نماز سے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا المشركين
 في الصلاة الحديثة والعقب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارو اور دو کا لون کو سانپ کے چوک نماز
 میں **ف** دو کا لونکو ہو طر فرمایا کہ کالاسانپ اور کالابچھو زیادہ ہر وار ہوتا ہے اونکا مارنا بہت ضروری ہے معلوم ہوا کہ سانپ
 اور بچھو کو مارنی سے نماز نہیں ٹھٹھے بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کرے **عن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 علي وسلم يصلي والبا عليه مغلجتي فاستطقت فتشقي فتشقي ثم رجع الى مصلاته وذكر ان الباج كان في
 القبلة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دروازہ بند تھا میں آئی دروازہ کھول کر
 کہا اپنے چکر دروازہ کھولا پھر انہی مصلے میں اگر نماز پڑھنے لگا اور دروازہ کھولا کی طرف تھا **ف** ان حدیثوں سے صاف معلوم
 ہوتا ہے کہ ضرورت کیو سط کو چلا جانا یا دروازہ کھولنا یا لامٹی اتار کر سانپ بچھو مارنا یا رکے کو گود میں اٹھا لینا پھر شجہ دینا یہ سب
 افعال نماز کو نہیں ٹوڑتے جن لوگوں نے انہی حدیثوں کی بھتاویل کے یہ کشاید فعل کثیر ہو آؤں پوچھنا چاہی کہ یہ لوگوں کو
 ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہے پھر یہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنی اور صدق کیا ہے خود تم لوگ فعل کثیر کے معنی میں اختلاف
 کثیر کرتے ہو اور ہر ہی تعب کے یہ ثابت ہے کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جائیگا جو قابل میں ہے اس بات کو قابل میں کہ جب نماز میں حدیث
 ہو جاوی تو وضو کر کر آؤی اور پھر بنا کرے نماز پر اب دن سے کہنا چاہی کیا وضو کرنا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وضو کرنا
 اور کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا یا پھر فعل کثیر میں **باب الصلاة والسلام** **فصل في الصلاة والسلام** **باب الصلاة والسلام** **فصل في الصلاة والسلام**
 قال كنا نسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة فيرد علينا أطرا رجعنا من عند الجاشعي سلمنا
 إليه فلم يرد علينا وقال في الصلاة لا تشعلا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے

اوسکو بتلایا مہتملی کو پچھ گیا اور اسکی پشت کو اوپر عزرا بنیہ علیہ السلام اللہ علیہ وسلم لاغیر ہے

صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی ہمارے ان لا تسلیم ولا تسلیم حلیک و غیر الرجل بصلواتہ فیصلہ
وہو فیہا شاک مگر حمہ ابے ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نقصان ہے نماز میں اور
سلام میں ف امام احمد نے اسکی تفسیر بھیجے کہ ہے سلام میں نقصان بھی ہے کہ تو کسی کو سلام کرے وہ جواب دے نماز میں
نقصان بھی ہے کہ آدمی کو شک ہو میں نے تین گتیں پڑھیں ہیں یا چار پھر وہ اکثر ٹوٹا لی اور نماز سے لوٹ آوے حالانکہ
اوسکو شک رہے۔ بعضوں نے کہا سلام میں نقصان بھی ہے تھبہ کو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اسکی جواب
میں لہنا ہے کھدے و علیک السلام بھی نقصان ہے چاہیے اوتنا ہی کہنا و علیک السلام

ورحمۃ اللہ یا زیادہ و علیک السلام ورحمۃ اللہ ویرکاتہ بعضوں نے کہا نماز میں غسرا یہ ہے کہ سوجاؤ

اوسکا رکان ہو غفلت کرے و اسد اعظم۔ کہا ابو داؤد

نی دوسری روایت میں یوں ہے

لاغر فی تسلیم و لا ملوۃ

مگر افضل نے

روایت کیا

عبدالرحمن بن محمد کی طرح موقوفہ انہریرہ پر۔ شکر ہے اسبجل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پنچواں ابو داؤد کے متنبس اپون میں
ابن شہرہ ہوتا ہے پارہ چہٹا اوسکے فضل اور احسان مجھ سے پر جگہ طاقت کچھ نہیں ہے نجیب راوی مد کے فقط فقط

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَتَبْلُوهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ انشاء اللہ تعالیٰ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۸۳	نماز شروع کرنے کا بیان	۱۹۱	نماز شروع کرتی وقت کیا دعا پڑھے
۱۸۴	دو نوما تہہ ادا ہونے کا بیان	۱۹۲	سجناک اللہ سے نماز شروع کرنا
۱۸۴	نماز کے شروع کرنے کا بیان	۱۹۵	نماز کے شروع میں کچھ کا بیان
۱۸۹	رکوع کی وقت اتمہ نہ ادا ہونا کیا بیان	۱۹۶	بسم اللہ پکار کر نہ پڑھنے کا بیان
۱۹۰	واہنا اتمہ یا میں پر باندھنا	۱۹۷	بسم اللہ پکار کر پڑھنے کا بیان

حضرت نماز پڑھتے ہوئے آپ جواب کہو دیا کرتے جب ہم غاشی (راہ شاہ حبش) کے پاس سے روٹ کر اے تو ہم فی آپ
 کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز میں تھے) آپ نے جواب دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز میں ایک شغل ہوتا ہے
 عبد اللہ قال کنا سلم فی الصلاة ونا من یحاجتنا فقدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو
 یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فلخذنی ما تدم ومحدث فلما قصی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة قال ان اللہ عز وجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالیٰ قد احدث
 ان لا ینکحوا فی الصلاة فرد علی السلام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے پہلے ہم نماز میں سلام کیا کرتے
 تھے اور آپ کو کام کاج کے باتیں کر لیتے تھے میں آیا رہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑھ رہے تھے
 میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھے شک رہا یہی پوچھنے پر انے اور نئی باتوں کی رہیں کیا قصہ کیا جواب آپ نے جواب دیا
 جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم آتا ہر اب اس نے نیا حکم کیا ہے نماز میں
 باتیں نہ کرو پھر میری سلام کا جواب دیا عن صحیحہ ابی قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی
 فسلمت علیہ فرد اشارۃ قال لا احدث الا ما قال اشارۃ با صبعہ ترجمہ صحیحہ روایت ہے میں گزرنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا ف اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا درست ہے اور اشاری ہی سلام کا جواب دینا بھی درست ہے عن جابر قال ارسلنی نبی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الیہ الصلوة فانتیہ وہو یصلی علی عیبرہ فکلنتہ فقال لیسیدہ ہکذا فثم
 کلنتہ فقال لے بیدہ ہکذا وانا اسمعہ یقرأہ یومئذ اسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک
 فانہ لم یمنع عن ان کلک الا کنت اصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
 الصلوة میں جب میں روٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے قرآن پڑھنے اور پڑھنے میں نے آپ کی بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا
 پھر میں نے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں سن رہا تھا آپ کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کرتے تھے (رکوع
 اور سجود کیو اسطر) جب آپ فارغ ہوئی تو آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا اس کام کو جو حکم نبی میں نے تم کو بھیجا تھا اور میں نے
 تم سے اسو سط بات نہیں کی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا عن عبد اللہ بن عمر یقول لخصیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الی بلد یصلی فیہ قال لجماعۃ لا تنصروا علیہ وهو یصلی قال قلت لبلال کیفایت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیہم حین کانوا یصلون علیہ وهو یصلی قال یقول ہکذا ووسط جعفر بن عون
 کفہ وجعل یطنہ اسفل وجعل ظہرہ المرفوع ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد قبل میں نماز پڑھنے کو گئے انصار آئی اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بلال سے کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا یا جب انہوں نے سلام کیا اور آپ نماز میں تھے انہوں نے کھا اسطر جعفر بن عون نے

جزء السادس

پارہ چہٹا

بسم الله الرحمن الرحيم

باب تسبیح طس فی الصلوة نماز میں چنیک کا جواب دینا چاہیے عن معاویۃ بن الحکم السدی قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فماذا القوم بأبصارہم فقلت واشکل میاء ما شانکم تنظرون الخ فجو ایضاً یوز بایدیم عن الخادم فحرفت انهم یصمتون فقال عمار فلما رأیتهم یسکتون کنت سکت قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بای واتی ما ضربہ بنو کاکر فی ولاستبنی ثم قال ازہد فی الصلوة لا یجلی فیہا شی من کلام الناس هذا انما هو التسیب والتکبیر وقرأ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انما قوم حدیث محمد بجاہلیتہ و قد جاءنا اللہ بالاسلام و منار جال یا تون الھان قال فلا تالیھم قال قلت و منار جال یتطیر من قال فان شئ یجدہ فی صدقہم فلا یصدھم قلت و منار جال یخون قال کان نیب من الانبیاء یخطئ و وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لک انت ترعی غنیمت قبل احد و الجوانیت اذ لا طلعت علیہا اطلاۃ فاذا الذئب قد ذہب شاة منها وانا من بنی ادم اسفک ما یاسفون کنت صمکت ما صمکت فظہم ذاک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقھا قال ائتنی بها قال فحشنتہا بها فقال ابن اللہ قالت فی السماء قال من انما قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ ثم حمیہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ دفتہ ایک شخص نے چنیکا قوم میں سے تو میں نے کہا یہ حکم اللہ تو اس پر مجھ لوگ کہو نے گئے۔ یعنی نماز میں چنیک کا جواب دینے کے سبب تو میں نے کہا۔ یعنی اپنے دل میں گم گجیو تجھ کو ان تیری رہیہ بدو ہا ہی اپنی لہو یعنی تو مجاوی اور تیری مان چھو بدوی) تمہارا کیا حال ہو کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگوں نے اپنی راہوں پر تہارتنا شروع کیا تو میں نے جانا کہ یہ لوگ مجھ پر تہیہ کو کہتے ہیں چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو خدا ہون میری باپ و زن نے اپنے مجھے مارا نہ ڈانسا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہ نماز اس میں بات کرنا درست نہیں اس لیے یہ انجیر قرآن پڑھنے کے باوجود اس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نیا مسلمان ہوا ہوں اس لیے جلالت نے ہمو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم میں سے بعض لوگ جو میوں پس جاتے ہیں اپنے فرمایا تورت جاو انجو پاس میں کہا جس میں جس شگون بدیہ میں اپنے فرمایا یہ اونکی دونو کا ہم ہے (اور یہ بالکل غلط ہے) تو انہی کام سے باز نہ ہوں (یعنی جو ارادہ ہو اس کو اگرین شگون برکے ڈرسو اس کام سے روک جاوین) میں نے کہا بعض لوگ ہم میں سے کبھی کبھی ہیں فی غیر خطوط کبھی کبھی

۱۹۸	کوئی حادثہ ہو جاویں (عجلہ کی تمام کرے۔	اوسکی نماز نہیں ہوتے۔
۱۹۹	نازین کھسے ہوئے کا بیان۔	۲۱۳
۲۰۰	ناز کو ہکا کونے کا بیان۔	۲۱۵
۲۰۱	ظہر کے قرائت کا بیان۔	۲۱۶
۲۰۲	پہلے دو رکعتوں میں طول نہ کرنا۔	۲۱۷
۲۰۳	ظہر اور عصر میں کون سے سورتیں پڑھے۔	۲۱۸
۲۰۴	مغرب میں کون سے سورتیں پڑھے۔	۲۱۹
۲۰۵	مغرب میں چوٹی سورتیں پڑھنا۔	۲۲۰
۲۰۶	پہلی رکعت میں جو سورتیں پڑھی اور دوسری رکعت میں جو سورتیں پڑھی۔	۲۲۱
۲۰۷	مغرب میں کون سے سورتیں پڑھی۔	۲۲۲
۲۰۸	جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے یا قرات نہ کرے اس کا حکم۔	۲۲۳
۲۰۹	جمعہ کی نماز میں قرات نہ کرنے کا بیان۔	۲۲۴
۲۱۰	جب جب نہ ہو تو قرات کرنا چاہیے۔	۲۲۵
۲۱۱	امی اور عجمی کو کتنے قرات کا فی ہر۔	۲۲۶
۲۱۲	مکبر کون کون سے مقام پر کبھی نماز میں۔	۲۲۷
۲۱۳	سجدہ کرتی وقت پہلے کھنکھونڈ میں پرکھو یا ہاتھوں کے۔	۲۲۸
۲۱۴	پہلی اور دوسری رکعت پر نہ کر طرح ادا ہے۔	۲۲۹
۲۱۵	دو نو سجدوں میں اٹھا کرنا۔	۲۳۰
۲۱۶	جب کو عجمی سر اٹھا دے تو کیا کھو۔	۲۳۱
۲۱۷	دونوں سجدوں کے درمیان کون سی دعائیں مانگے۔	۲۳۲
۲۱۸	عورتیں جب جماعت میں ہوں تو مردوں کے بعد۔	۲۳۳
۲۱۹	اوتھا دین سجدہ کی۔	۲۳۴
۲۲۰	رکوع سے اوتھ کر کتنی دیر تک کھڑی اور دو۔	۲۳۵
۲۲۱	سجدوں کے چہین کس قدر۔	۲۳۶
۲۲۲	جو شخص نماز میں اچھے طرح نہ کر رکوع اور سجدہ۔	۲۳۷

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

میں دریافت کرتے ہیں مراد علم جزو یا راجح ہے اپنے فرمایا یہ مجھ سے تھا ایک پیغمبر کا اور میں ادا نیال علیہ السلام کا
 اب جس کی کا خط ادسکو موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہے **ف** اور موافق ہونا ہر بار ممکن نہیں اسوہ طرکہ وہ مجھ سے تھا کیوں کہ
 قاعدہ چھ طرح معلوم نہیں ہے اگر کبھی اتفاق ہو موافق ہو جاتا ہے تو صحیح ہے یا اگر غلط نکلتا ہے میں نے بھت سوالوں
 کو کیا اور انکو امتحان کیا کچھ اصل نہ پائی۔ بعضوں نے کہا خط کہیں نہ ہو سی مراد یہ ہے کہ عرب میں یہ دستہ کوئی شخص فار
 لگانے کو یہ طرہ موافق پاس نہ آوے ایک کے کو کم کرتا ریت پر کیرین کرتا پھر دو دو کو ٹھانا شروع کرتا اگر دو چھین قفال نیک سمجھتے
 سلطان بڑی کا یقین کرتے جو ایک کیچے تو نامرادی کا یقین ہو جاتا۔ اس خیال کو اپنے غلط کر دیا اور بیان فرمایا کہ یہ عجیب
 تھا ایک منہبہ کا دوسری کو حاصل نہیں ہو سکتا **ف** میں نے کھامیری ایک لوٹدی بکریاں چرتی تھیں اُردو جوانیہ (اردو)
 ایک پہاڑی مشہور اردو جوانیہ ایک مقام کا نام ہے) پاس ایک بار میں جو وہاں پہنچا تو دیکھا ایک بکر کو بٹہ پالی گیا ہے آخر میں کڑ
 تھا مجھ پر بڑھتا ہے جیسے کہ میں سوچتا ہوں اگر تار ہے میں نے اسکو کچھ فیر کڑ دیا پس کڑاں گزرا بھیہ حضرت پر پس اپنے کیا میں
 اسکو ڈرا کر دے اپنے فرمایا اس لوٹدی کو میری پاس لے آئے اسکو آپ کے پاس لگایا آپ نے پوچھا خدا کہاں ہے **ف**
 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ سوال درست ہے خدا کہاں ہے اور کبھی ہے **ف** وہ بولی اُسمان پر ہے **ف** میں نے اُسمان
 کے اوپر عرش پر اس حدیث سے ذات الکی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پھر اپنے پوچھا میں کون ہوں بڑے آپ رسول
 میں کہنے آپ نے فرمایا اسکو ڈرا کر دی بھیہ میں ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم اور صاحب سن نے اُ
 ذہبی نے کتاب الرش والعلوم میں اس حدیث کو متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے **عن معاوية بن الحكم السلمي قال اقامت**
عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم حلت اموا من امور الاسلام فكانت مما حلت ان قال لي اذا عطس فليحمد الله
واذا عطس العاطس فليحمد الله فقل برحمتك الله قال فبينما انا قائم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
الصلاة اذا عطس رجل فحمد الله فقلت بركات الله راها بها صوفى فماني الناس يا بصارهم حتى اقول حققت
ذلك فقلت لكم تنظروا الى ابي عبيد بن جراح قال فسمعوا فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة
قال من لکم قبل هذا الا عرابي فذعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي انما الصلاة لغير الله
وذكر الله جل وعز فاذا كنت فيها فليكن ذلك شاملك فماديت معلما فطره من رسول الله صلى
الله عليه وسلم رحمه معاوية بن الحكم سلمي سے روایت ہے میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو میں نے چند باتیں سلام
کی کہ میں ایک اون میں بیٹھا جب تجھے چہنیک آوے الحمد للہ کھ اور جب سہرا چہنیک آوے الحمد للہ کھ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں میں ایک شخص چہنیک آوے الحمد للہ کھ میں نے یہ حکم اسلئے آواز نہ کیا لوگوں نے
میری طرف دیکھا شروع کیا مجھ پر معلوم ہوا میں نے کہا تم کو کیا میری طرف لکھیوں گے دیکھتے ہو انہوں نے سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر اپنے فرمایا کس نے نماز میں بات کہی تھی لوگوں نے اس امر پر

یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی انیکہ اکثرتم من الت صغیر من نابہ شیء فی صلاتہ فلیسبح فاقۃ
 اذ اسبح التفت الیہ واما الت صغیر للنساء ترجمہ سہیل بن سعد روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی عمر
 بن عوف (جو ایک یمنی قبیلہ دوس میں سے) کے پاس گئے اور محمد درمیان صلح کرانیکو راؤ کی آپس میں کچھ لڑائی ہوئی تھی
 اسی میں نماز کا وقت آگیا اور دونوں رہال ابو بکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑھائی ہو میں تجسیر کہوں ابوکھ
 نی کہا مان پھر ابو بکر نماز پڑھانے لگے اسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے
 آپ صغیر کو چیرتی ہوئی صفت اول میں آکر کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیم کہ ابو بکر باطل ہو
 جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انسی **ت** مگر ابو بکر نماز میں کیطرف خیال نہ کرتی تھی جب لوگوں نے نجات لیا
 بجائیں انہوں نے مکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اٹا ہ کیا اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے **ف** یعنی نماز پڑھاؤ اس
 حدیث سے ابو بکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابو بکر نے دونو ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شک کیا
 اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑھانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا
 مانگنا درست ہے **ف** چھپ چھپ کر آئی اور صفت میں شریک ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر گئے اور اپنے نماز پڑھا
 جب آپ نماز سے فارغ ہوئی فرمایا ای ابو بکر تم کیوں اپنی جگہ پر قائم نہ ہو جب میں نے تمکو اشارہ کیا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ
 کو بیٹھے کا درجہ چھین نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھاوی **ف** ابو قحافہ ابو بکر کے باپ کا نام تھا۔
 ہر چند ابو بکر کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ وہ رہے کہ کھڑے رہنے کا تو انکو امانت درست ہو گئی مگر تو انہم اور انکے پیروں نے انکو
 رسالت مآب کو سامنے کسی کو متحفظی تھا جو ابو بکر نے کیا اور الامرو فوق الادب صحیح ہے مگر یہاں قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری
 تھا جب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صغیر کو چیر کر صفت اول میں آئے اور آپ کا جی امانت کو چاہتا تھا ابو بکر نے جو آپ کی دل میں تھا وہی
 پر عمل کیا **ف** پھر آپ لوگوں سے فرمایا کیا ہوا تم کو میں نے دیکھا بہت لیان بجائی ہو کہ کوئی حادثہ نماز میں پیش آوی
 تو قبیر کو جب تسبیح کہو گے اور ہر خیال ہو گا اور تالی چاہو رتوں کیو ہر ہی **عمر** **سہیل بن سعد** قال کان قتالین
 بنی عمر و بن عوف فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانام فی صلیبہ ۵ بعد الظہر فقال لبلال ۶ تضرع
 صلاۃ العصر ولم تلک فاما بکر فلیصل بالناس فلما حضرت العصر اذن لبلال ثم اقام ثم ابکر فقدم قال
 فی اخرہ اذا ناکم شیء فی الصلاۃ فلیسبح الرجال فلیصغیر النساء ترجمہ سہیل بن سعد روایت ہے عمر بن عوف کے
 آپس میں کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ **عمر** پاس صلح کرانیکو گئے پھر کے اور بلال کے
 فرمائی اگر نماز کا وقت آجادی تو ابو بکر سے کہنا نماز پڑھاویں جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان پڑھ کر میری اور ابو بکر کو حکم
 کیا نماز پڑھانی کا وہ آگے بڑھے۔ پھر وہی حدیث بیان کی مگر اس میں پھر آپ نے یوں فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آو
 نماز میں تو مرد و سبیر کہیں اور عیدین مسلک دین **عمر عیسے بن ابوقال** قولہ الت صغیر النساء تضرع لیسعی

امین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نام امین کہو تم ہی امین کہو کہو
 جسکی امین فرشتوں کو امین ہو اور عباد کی اوسکو اگلی گناہ معاف ہو جاوے گی ابن شہاب نے کھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے امین کہا کرتے تھے **عزیر** قال رسول الله لا تسبقني بأمين ترجمہ بلال سے روایت ہے نہون
 فی کہا یا رسول اللہ مجھ سے آگے امین نہ بجا لیجیے **ف** غیر اتنی مہلت دیا کیجیو کہ میں سورہ فاتحہ سو فارغ ہو جاؤں تو
 آپ کی درگیری امین ساتھ ہو کر ہی **عزیر** مصیبت المقرئی قال لکما نجل علی ابی ذہیر النیری وكان من الصالحین
 فحدثنا حسن الحدیث فاذا دعا الخیر مثاب دعاء قال ختمه بامین فان امین مثل الطامع علی الصیفة قال
 ابو ذہیر خبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی حل قد ارجع فی المسئلۃ
 فوقف فی صلی اللہ علیہ وسلم یتعم منه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او حاک ختم فقال یصل من القوم بائنی شیئ
 یختم قال امین فقد اوجب **الصلوۃ** لکما سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی الوجل فقال ختم یا ذالان ملین
 وابترها **الفاظ** صحیحی ترجمہ امینی صبح المقرئی سے روایت ہے ہم بیٹھا کرتی تھے ابو ہریرہ نیری پاس جو صحابی تھے اور حمیر
 اچھی حدیثیں سنا کرتی تھے ایک بار ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی انہوں نے کہا ختم کرو اسکو امین پر کیونکہ امین مثل مھر کی کتاب
 پر ابو ہریرہ نے کہا میں تمکو اسکا حال سنا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلی ایک شخص کے پاس پہنچے جو بہت
 عاجزی و دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر سننے لگے آپ نے فرمایا اوسکو دعا قبول ہوگی اگر ختم کر لیا ایک شخص نے
 پوچھا یا رسول اللہ کس چیز پر ختم کر لیا آپ نے فرمایا امین سے اگر وہ امین پر ختم کر لیا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے یہ شکر ادا کر شخص میرا جو دعا کر رہا تھا اور اس سے بولا ختم کرو تو اپنی دعا کو امین پر اور خوش ہو جا۔ کہا ابو ذہ
 فی منراعی ایک قبیلہ حمیر میں سے **باب التصفیق فی الصلوۃ** نماز میں دستک نہ لکنا بیان **عزیر** ابی حمیرہ قال قال
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم التصفیق للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مرد و بیکو طہر تسبیح ہے اور عورتوں کو طہر دستک **ف** جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آوے مثلاً کوئی بکاری یا کچھ لکھا
 آئے ہو تو سب جان اسکا کہن اور عورت ایک پہیلی کو دوسری اٹھ کی پشت پراردی **عزیر** سعد بن سعد ان رسول الله صلی
 الله عليه وسلم ذهب الى بني عوج وبعثهم بصلواتهم وحانت الصلوة فجاء المؤمنون الى ابي بكر رضي الله عنه فقال التصل
 بالناس فافهم قال نعم فصل الى ابي بكر فجاء رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ ففصل حتى وقف في الصف
 فصفوا الناس وكان ابو بكر لا يلتفت في الصلوۃ فلما اكثرت الناس التصفیق التفت فرأى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم فاشكر الله رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انما كنت مكانك فرفع ابو بكر يديه فحمد الله صلى الله عليه وسلم
 الله صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استأخر ابو بكر حتى استوفى في الصف وتقدم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فصل
 خلفه انصرف قال يا ابا بكر ما منعك ان تلتفت اذا مررت قال ابو بكر ما كان لابن ابی قحافة ان يصوب بين

مجلس نے مجھ سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک سو گنا

مصلے میں کھڑا کر لیا اور اس پر ٹیلا لٹاکے نماز پڑھتے تھے **باب** النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقامۃ نماز میں بات

کر تکی مانتے تھے **عمر** زید بن اسلم قال کان احدنا یحکمہ الرجل الجنبہ فی الصلاۃ فقلبتہ وقلبتہ مولیٰ

فانتہی فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے

برابر والی سے بات کیا کرتا اور سوکت پیدائے اور تری و ترو آتھ فاشین۔ کئی سو گنا کیوں کہ چپ چاپ ہو کر کھڑے

کا حکم ہوا اور مانتے ہوئی بات کرنی کی **باب** فصلاۃ القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان **عمر** عبد اللہ

برعمر قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ فانتہی فوجہ

بہم لجالسا فوضعت ہدی علی راسی فقال لا یأبداک یا عبد اللہ نزعہم وقلت تحدث رسول اللہ انما قلت

صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ وانت قعلا قاعدا قال اجل ولكنی لست کا حکم **ترجمہ** عبد اللہ بن

عمر سے روایت ہے میں نے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے تو میں آپ پاس آیا

اگرچہ کچھ بڑھ کر نماز پڑھتے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا تعجب سے آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبد اللہ بن عمر میں نے

کہا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں آپ نے فرمایا ہاں

سچ ہے لیکن میں تمہاری کسی کے مثل نہیں ہوں **ف** **ترجمہ** بیٹھ کر نماز پڑھنے میں مجھے پورا ثواب ہے یہ آپ کی خصوصیت

میں ہے **عمر** عمران بن حصین ان سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا فقال صلاۃ قائما

اقل من صلاۃ قاعدا وصلاتہ قاعدا اقل النصف من صلاۃ قائما وصلاتہ قائما اقل النصف من

صلاتہ قاعدا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز

پڑھنے کو آپ نے فرمایا کھڑی ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل اور بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑی ہونیکا آدھا ثواب دیتا ہے

اور لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب دیتا ہے **ف** خطابی نے کہا میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جس نے

تقل نماز لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس سے بیکار کی نماز ہو جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے آخر میں بتایا

ہو کہ یہ روایت صحیح ہے مگر مراد اس سے نقل نماز ہو وہ کھڑی اور بیٹھ کر اور لیٹ کر سب طرح درست ہے لیکن خواب میں کی اور بیٹھ کر

عمر عمران بن حصین قال انی الناصح فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصل قائما فان لم تستطع فجلی

جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آپ نے فرمایا کھڑی ہو کر

نماز پڑھا اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر رو پڑھ **عمر** عائشہ قال انما یأتی رسول

م نماز میں

و عنهما الشيخان ترجمہ عیسیٰ بن اربعہ نے کہا دستک سے بھر دو کہ وہ مٹی یا گھاس کی دوا دے گا یا اس
 کے تھیلے کی باری **باب** الاشارة في الصلوة نماز میں اشارہ کرنا کیا بیان **عن ابن عباس** ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل فی الصلوة ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز میں **عن**
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسمیۃ للرجال فی الصلوة والتصفیق للنساء من اشار
 فی صلاتہ اشارۃ تقوم عنہ فلیعدها یعنی الصلوة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دیا یا سہلنا اللہ کہنا ردوں کی دھڑکی اور دستک مارنا عورتوں کی واسط میں جو کوئی اشارہ کرے ایسا اس
 سے کوئی مضمون سمجھا جاوے گا وہ اپنی نماز کو مادی - کہا ابو داؤد نے یہ حدیث وہم **باب** اسکا احتیاج نہیں ہے
 مخالف ہے حدیث صحیحہ کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرتے تھے اور مخالف ہے صحیحہ
 کی جواب دہ گزیرین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام کا جواب اشارہ ہی دیتے تھے **باب** مسح الخفاف فی
 الصلوة نماز کے اندھ لکڑیاں بٹانے کا بیان **عن ابی ذر** النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم
 فی الصلوة فاذا رجمتہ فوجہہ فلا یمسح الخفاف **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اس کو سامنی ہوتی ہے چاہے کہ لکڑیاں بٹانے والے **عن**
 معیق بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمسح و انت قلیل فان كنت لا بد فاعلا فواحدة تسویۃ
 الخفاف **ترجمہ** معیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کم لکڑیاں بٹانے نماز پڑھتے ہیں اگر ضرورت
 ہو تو یکبار بٹانے **باب** الرجل یختصر کمرہ یا تہد کہنا نماز پڑھنے کا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاختصار فی الصلوة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کرنا پتھر لکھنا پڑھنے سے **باب** الرجل یختصر فی الصلوة علی عاصی نماز میں بکھری پڑھنا لکھنے کا بیان
عن ہلال بن یساف قال قد متلقت فقال لی بعض صحابی ہلک فی جبل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال قلت عنی فذہنا الی وابستہ قلت لاصحابیہ اذ قد نظر الی دلت فاذا علیہ فانسوۃ لا
 ذات اذ نیر ویرس خرا غیر و اذا هو معقد علی عاصی فی صلاتہ فقلنا بعد ان سلمنا تسال احدہما
 فیربت محمد بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسر علی اللہم اقدن عودا فی صلاتہ بعد حاکم
ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ میں نے کہا ایک بستی جو شام میں میری ایک باری کہا تو کسی صحابی
 سے کہنے کے آرزو میں نے کہا کیوں نہیں غنیمت ہے پھر ہم کو وہاں سے پاس میں لے آئے جو ساتھی سے کہا پہلے ہم اس کی
 دفعہ دیکھیں تو وہ ایک ٹوپی سے چکی ہوئی دوکان والے پہنے تھے اور ایک باران پوش خزر کا خاکی رنگ کا کپڑا
 تھوڑا نماز میں بٹھکا لگا ہی ہوئی تھے ایک لکڑی پر جب ہم فی سلام پھیرا تو اس کی وجہ چوہی آہنوں کی کہا اتم نہیں بنت

کورات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتا نہ دیکھا یہاں تک کہ آپ ضعیف ہو گئی تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس تہن
 جاتین کھڑی ہوتی ہیں اور انکو پڑھ کر رکوع کرتی **عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم** کان یصلی جالساً فقرأ
 وهو جالس واذ بقی من قرآنہ قد ما یكون ثلاثین واربعة ایات قام فقرأها وهو قائم ثم رکع
 ثم سجد ثم یفعل فی الکرعة الثانیة مثل ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑھا کرتی جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں کھڑی ہو جاتے پھر اون آیتوں کو
 پڑھ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں اس طرح کرتے **عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
علیہ وسلم یصلی طویلاً قائماً ولیدلاً طویلاً قاعداً فاذا صلی قائماً رکع قائماً واذا صلی قاعداً رکع قاعداً
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات تک کھڑی ہو کر نماز پڑھتا اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے جب
 کھڑی ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑی ہو کر کرتی اور جب بیٹھ کر پڑھتا تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن عبد اللہ بن شقیق**
قال سألت عائشة اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السورة فی رکعة قالت المفصل قال قلت فکان یصلی
قاعداً قالت جزیلہ الناس **ترجمہ** حمید بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں انہوں نے کہا ہاں مفصل میں سے پھر میں نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے
 انہوں نے کہا جب لوگوں نے انکو بدھا کر دیا تو بیٹھ کر پڑھنے لگے **باب کیف الجلس فی القشہ تشہد**
لیکر سطر بیچ عن ائیل نجس قال قلت لانتظرت الصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قائم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکبر فرفع یدیه حتی حاذی ثابا ذنیہ ثم اخذ شمالہ
 بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعها مثل ذلک قال ثم جلس فافترش بجلہ الیسری ووضعی ید الیسر
 علی فخذه الیسری وحد مرقد الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض شیمین وحلق حلقہ ورایت یقول
 حکذا وحلق یشی لا یہام والوسطی وأشار بالنسبابة **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے کہا میں نے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا کہ آپ کیونکر پڑھتے ہیں تو آپ کھڑی ہوئی اور آپ نے منہ کیا قبلہ کی طرف اور بکبیر
 کہی اور دونو ہاتھ اوٹھائی کا نون تک سب پر بائیں ہاتھ کو دایہ ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا اسادہ کیا دونو ہاتھوں
 کو اوٹھایا کا نون تک یہاں تک کہ آپ بیٹھ کر اپنے بائیں ہاتھ کو دایہ ہاتھ سے پکڑا اور بائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور دایہ ہاتھ کو دایہ
 ران سے اوٹھا ہوا رکھا اور دونو ہاتھوں کو بند کر لیا یعنی چھٹک لیا اور اوپر بائیں ہاتھ کی انگلی اور دایہ ہاتھ کی انگلی اور
 انگوٹھے سے اور میں نے دیکھا انکو اس طرح کرتی تھی پھر بشری انکو بتایا پھر کی انگلی اور دایہ ہاتھ کی انگلی سے حلق کیا اور حلق کے
 انگلی سے ہاتھ رکھا **کیا** اس حدیث سے اور متفق حدیثیں اشارہ کی باب میں ان میں دن بھی ثابت ہوا ہے کہ شروع
 سے آپ اسی طرح بیٹھتے تھے اشارہ کی شکل پر نہ یہ کہ اس بعد ان لالہ اللہ پڑھنے لگے **باب من ذکر اللہ**

اب کی حیات میں اسلام علیک ایہا النبی کہتے تھے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہتے آئے ابن عمر
کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہوا بغیر شک کے **عمر بن عبد اللہ** قال کنا لاندی ما نقول ذلجلستنا
فی الصلوة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد علم فذكر نحوه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
پہلے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب پیغمبر نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا پر ویسی ہی حدیث
بیان کی **عمر بن عبد اللہ** بمثلہ قال کان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمنا من کما یعلمنا التشہد
اللهم انت بقلوبنا واصلح ذات بیننا واهدنا سبیل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجبتنا
القوا حشر ما ظہر منها وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا
وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاكرین لنعمتک مثنیز بها قابلیہا وائمها علیہا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اوس میں یہی اور مجھے یہ کلمہ آپ نے سکھائی لیکن اس طرح نہیں سکھائے
جیسے تشہد سکھایا وہ یہ **عمر بن عبد اللہ** قال اخذنا منک فی ذکر ذوات
عبد اللہ بن مسعود لخذ بیدہ وان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد عبد الله فعمل التشهد في
الصلوة فذكر مثل دعاء حديث لا تمسحوا بغيره اذا قلت هذا او قضيت هذا فقد قضيت صلوتك ان شئت
ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد **ترجمہ** قاسم بن مخیرہ سے روایت ہے ہر علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا
عبد اللہ بن عمر وہی میرا ہاتھ پکڑا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر کو کانا تہ پکڑا اور ان کو تشہد
پڑھنا سکھایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہ پڑھ چکا تو تیری نماز پوری ہوگئی۔ اب چاہی اوکھڑا ہو اور چاہے
بیٹھا رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہیں ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے **عمر بن عمر** عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم في التشهد الصلوات الطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
قال قال ابن عمر عزرت فيها وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهدان لا اله الا الله قال ابن
عمر عزرت فيها وحده لا شريك له واشهدان محمدًا عبده ورسوله **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا التحیات لہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابن عمر نے
کہا برکاتہ میں فی برکاتہ دیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین شہدان لا الہ الا اللہ ابن عمر نے کہا میں فی برکاتہ
وحده لا شریک لہ واشہدان محمد عبده ورسوله **عمر بن عثمان** بن عبد اللہ الوائلی عن ابن عمر عن رسول الله
فلما جلس في آخر صلوة قال رجل من القوم اقرب الصلوة بالبر والذكوة فلما انقضى ابوموسی اقبل على القوم
فقال لکم القائل کذا وکذا فادم القوم فقال لیکم القائل کذا وکذا فادم القوم قال فقلت
یا حبان ظننتها قال قلتها ونقلت حديث ان تکفین بها قال فقال رجل من القوم ناطق بها وما اردت بها

[illegible]

میں فقال ابو موسیٰ اما تهلون کیف تقولون فی صلاتکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا فعلنا
 وبیننا سنتنا وعلنا صلاتنا فقال اذ صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احکم فاذا کبر فکبروا واذ اقرأ
 غیر المغضوب علیہم لا تضلوا امین یحییٰکم اللہ واذ کبر و رکع فکبروا واذ کبروا فان الامام یرکم
 قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتلتک بتک واذ اقال سمع اللہ لمن حمله فقولوا اللھم ربنا
 لك الحمد یسمی اللہ لکم فان اللہ تعالیٰ قال علی السان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمله واذ کبر وسجد فکبر
 وسجد فان الامام یسجد قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتلتک بتک فاذا کان عند
 القعدة فلیکمن اقل قول حدکم ان یقول الخیات الطیبات الصلوات السلام علیک ایھا النبی رحمہ اللہ
 وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد عبده ورسوله لم
 یقل احد برکاتہ ولا قال واشھد قال وان محمدًا ترجمہ حطان بن عبد اللہ قاشی ہر روایت ہر ابو موسیٰ شمری
 فی نماز پڑھائی جب اخیر نماز میں بیٹھو ایک شخص بول اوتھا نماز مقرر کی گئی ہو نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسیٰ نماز سہ لوٹی تو
 لوگوں سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تھا سب نے گپ ہو رہی پھر انہوں نے پوچھا سب لوگ چیپ ہو رہے ابو موسیٰ نے کہا اگر حطان
 شاید تو نے کہا حطان نے کہا میں نے نہیں کہا میں تو ڈرتا ہوں کہ میں تم مجھ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوتھا میں نے کہا اور
 میری بیعت بہتر تھی ابو موسیٰ نے کہا تم نہیں جانتی کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنکرت بایا اور سکہایا اور طریقہ
 دکھلایا اور نماز تسلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھو کا قصد کرو پہلو صفوں کو درست کرو پہر کوئی تم میں سے امارت کرے جب
 تکبیر لکھی تم بھی تکبیر کھو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا تضلوا امین کہو اللہ قبول کر لیا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کر تو تم بھی
 تکبیر کھو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کر لیا اور تم سے پہلے سر اٹھا دیا رسول اللہ نے فرمایا ہر اس کا عوض دہر آ جا لگا
 نہیں تم رکوع میں امام کے بعد لڑو گے تو سر اٹھا فی من امام سے دیر کرو گے اوتنا ہی رکوع تم کو ملے گا اور جب نماز میں پڑھا ہے رکوع میں تم
 تکبیر لکھو گے اور جب امام سمع اللہ من حمدہ کہو تو تم اللہ ربنا لک الحمد کہو کہ تم سن لیا گیا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنی بنی کے زبان
 پر ارشاد فرمایا سمع اللہ من حمدہ اللہ تناسلہ اسکی جو کوئی اسکو قرین کری اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی
 تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کر لیا اور تم سے پہلے سر اٹھا دیا آپ نے فرمایا ہر اس کا عوض ہو جا لگا
 اور جب امام تم سے پہلے ہی کہو الخیات الطیبات الصلوات للسلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسلام علینا وعلی
 عباد اللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان محمد عبده ورسوله امام احمد کی روایت میں یوں ہے السلام علیک ایھا النبی
 ورحمۃ اللہ اسلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ ان محمد عبده ورسوله - دوسری روایت میں یہی ہے
 اگر تانا ویا دہ ہے فاذا اقرأ فاقصتوا جب امام قرات کرے تو تم چپ ہو اور اشھد من تانا ویا دہ ہے بعد اشھدان لا الہ الا اللہ
 وحده لا شریک لہ - کہا ابو داؤد نے اختلاف کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف اسکو سلیمان ثقی نے نقل کیا ہے اس حدیث میں **عین**

بن جبریل علیہ السلام کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر درود پڑھنے کا کوئی نذر و نصیب نہیں ہے آپ
 آپ پر درود پڑھنا تاکہ کہ میں نے فی الحال کیا کاوش پوچھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ پوچھا ہی بیان کیا جیسا اور اگر نہ کہ میں بن
 عمر کے روایت میں نے اپنے ہاتھ سے دیکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر درود پڑھنے کا کوئی نذر و نصیب نہیں ہے
 علی محمد النبی الامی وعلی احمد محمد بن حرمہ عقبہ بن عمرو بعد هذا الخبر قالوا اللهم صل
 علی النبی الامی وعلی آل محمد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سترہ انکنا لبالکمال
 الا و فی اذا صل علینا اهل البيت فليقل اللهم صل علی محمد النبی واذ واجدنا من المؤمنين وذریئہ وعلی
 بینہ کما صلیت علی ابیہم انک حمید مجید ثم حمیہ ابوہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جب
 جس شخص کو بعد معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا و نہ ہو پورا ثواب ملنا ہل بیت پر تو یوں کہو۔ اللهم صل علی النبی واذ واجدنا اہل
 المؤمنین وذریئہ وعلی بیتہ کما صلیت علی ابیہم انک حمید مجید عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الا انکض فلیتعوذ باللہ من اربع من عندہم ومن عند البقیۃ
 من فتنۃ الحیاء واما من شہد الدجال ثم حمیہ ابوہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جب
 کوئی شخص قرآن میں سے خیر شہد فرما دے ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے ایک جہنم کا عذاب دوسرے قبر کی عذاب تیسری زندگی
 اور موت کو قسمی جو قسمی میرے دجال کے قسمی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول بعد التشہد
 اذا عوذتک من اربع من عندہم واعوذتک من فتنۃ الدجال واعوذتک من فتنۃ الحیاء
 والملك ثم حمیہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ بعد اللہ کی اعوذتک من فتنۃ الدجال
 قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فاذا هو یجل قد قضی صلاتہ وهو تشہد وهو یقول اللهم انی
 استکلت یا اللہ احد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد ان تغفر لہ ذنوبی انک انت
 الغفور الرحیم قال فقال قد غفر لہ قد غفر لہ ثلاثا ثم حمیہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد میں تشریف لائی دیکھا تو آنحضرت نماز پڑھ چکا ہی شہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللہم انی اساک یا اللہ احد الصمد الذی لم
 یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد ان تغفر لہ ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ کی فرمایا جیسے جیسے یا گیا یا گیا تیرے بارگاہ
 اخلاک التمشہد تشہد پڑھنا عن عبد اللہ قال من السنۃ ان یحیی التشہد ثم حمیہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہی تشہد کا آہستہ پڑھنا باب الاشارة والتشہد او کلی سے اشارہ کرنا بیان عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال را فی عبد اللہ بن عمرو انا عبت بالحیۃ فی الصلوۃ فلما انصرف فہانی وقال انکم کما کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یحیی فقلت وکنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع قال ان اذا طرحت الصلوۃ وضع
 کفہ المینوی فخذ الیمین ووضا صلیہ کلوا و اشار یا صبرہ التی تالی لہم موضح کفہ الیمین علی فخذ الیمین

شریک ہون کی کافی ہر ایک تم میں کو اس طرح پر کرنا اور بشارت کیا آپ فی اپنی اولاد سے سلام کر رہی ہیں اس کے بعد
کو اور بائیں طرف والی کو۔ دوسری روایت میں ہر ایک کے لئے ایک رکعت اور بعد میں ان بیعت پر علیؑ خذہ خذہ سلم
حلی الخیہ من عنینہ ومن جہ شمالہ کیا کافی نہیں ہے تم میں سے کسی کو اپنا ہاتھ رکھے رہے ران پر اور سلام
کرے اس شخص کو جو اس کے دہنی طرف ہے اور اس شخص کو جو اس کے بائیں طرف ہے۔ دوسری روایت میں ہر عمر بن حباب
بشیر ؓ قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس راہوا لیدبہم قال انہیں اہاہ قالے الصلوۃ
فقال انکم راہوا لیدبہم کانہا اذا خیل فمما سکنوا فی الصلوۃ ترجمہ جابر بن عمر ؓ روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پاس آئے اور لوگ اپنا ہاتھ دہنی ہوتے تھے (زیر فی کہا میں سمجھتا ہوں نماز میں) آپ فرمایا کیا
ہو میں تم کو دیکھتا ہوں ہاتھ دہنی ہوتے ہو گویا وہ زمین میں شریک ہون کی نماز میں سکون اختیار کر رہے تھے ہاتھ حرکت نہ کرنا
ان حدیثوں میں سلام کی وقت ہاتھ دہنی کو منہ فرمایا یہ یحییٰ بن اوس ہے کہ رکوع کی وقت یا رکوع ہی کا وقت ہاتھ نہ دہنا
بعض شیعہ نے جنکو علم حدیث سے نہیں ہے ان حدیثوں کو رد فرمادینے میں صرف رکوع کی مانع میں ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان
حدیثوں کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ **باب** الر علی الامام امام کو سلام کا جواب دینا عن عمر ؓ قال امرنا بالنبیؐ
صلی اللہ علیہ وسلم ان نزد علیؑ امام وان اصحابہ ان یسلم بعضنا علی بعض ترجمہ جابر بن عمر ؓ روایت ہی رسول اللہ
فی ہر کو حکم کیا امام کے سلام کا جواب یہ کہ **کاف** جو شخص امام کے دہنی طرف ہو وہ بائیں سلام میں اور جو بائیں طرف ہو
دہنی سلام میں امام کی نیت کرے اور جو امام کی پیچ ہو وہ پہلے سلام میں امام کی نیت کرے۔ بعضوں نے کہا میں سلام کو
ایک سانس ہی امام کو اس کے سلام کا جواب دیوں دوسرا دہنی والوں کو میرا بائیں والوں کو **کوف** اور آپس میں دوستی کھنڈ
کا اور ایک دوسرے کو سلام کرنی کا عن ابن عباس ؓ قال کان یصلی اللہ تعالیٰ صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکبیر
ترجمہ ابن عباس ؓ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اور وقت معلوم ہوتا ہے جب سیر ہوتی **ف**
بعد نماز کے لوگ ڈاکہ لگتی کرتے پکار کر اور وقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑھ چکے لیکن اکثر لوگوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور صحابہ
بالذکر کو بعد نماز کے مکرہ کہا ہے مگر ابن خرم ظاہری نے منون کھانہ عن ابن عباس ؓ قال کان یصلی اللہ تعالیٰ صلوۃ
بالذکر حبزین صوف الثامن المکتوبہ کان خالت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس
قال کنت لعلم اذا انصر فوابدک واسمعک ترجمہ ابو عبیدہ جو مولیٰ ابن عباس ؓ ہیں روایت ہی انہوں نے کہا پکار کر
ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانی میں تھا اور ابن عباس ؓ کہتے تھے مجھے اس ذکر کے شکر
معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے اور میں اس کو سنا کرتا عن ابن عباس ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ
السلام سنۃ ترجمہ ابو ہریرہ ؓ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ختم کرنا سنت ہے **ف** نے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز پڑھ کر کہی دوس میں مد نہ کری **باب** اذا احدث فی صلوۃ نماز میں وضو کرتے

سبک یدیه قال انبصر تلك صلاة الغصن عليه ترجمہ اسماعیل بن فضالہ روایت ہے کہ
 ناف سے پہچا اگر کوئی شخص نماز پڑھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر (یعنی اس ہاتھ کی انگلیاں اوس ہاتھ کی انگلیوں
 میں ڈالے اور اوس ہاتھ کی اس ہاتھ کی انگلیوں میں) ہاتھوں کی انگلیوں نے عمر نے کہا یہ نماز مغضوب علیہم کی ہے اور
 یعنی اون لوگوں کی جن پر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہیں یا اور کوئی قوم مراد ہے **عمر ابن عبد الرحمن** رضی اللہ عنہ
 رجلا یتک علی بده اليسرى وهو قاعد في الصلاة وقال هارون بن زيد ساقط على شقة الایس
 ثم اتفقا فقالا اجلس هكذا فان هذا المجلس للذين يعدلون ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن ابی اسحق بن علی بن
 بائین ہاتھ پریشیے دیکھا نماز میں ہارون بن زید کی روایت میں ہے بائیں کر وٹ پر پڑھا دیکھا تو کہا مت بیٹھ اس طرح یہ
 اون لوگوں کی نشست ہے جو خدا پرستی جاؤنگے **باب** في تخفيف القعود قعدہ اولیٰ من تخفيف کا بیان **عن**
 عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم كان في الركعتين الأولىين كانه على الوضوء قال قلنا
 حتى يقوم قال حتى يقوم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلو سے کھڑے ہو کر پڑھتے
 پڑھتے تھے گھڑی ہوئی تک **ف** یعنی جلدی اونٹ کھڑی ہوتی تھے اس واسطے کہ صرف شہد پڑھتے تھے یا شہد اور درود
 پڑھتے تھے دعا نہ کرتی تھے بر خلاف قعدہ اخیرہ کے اوس میں شہد اور دعا اور درود سب ہوتی **باب في السلام**
 سلام پہنچا بیان **عن** عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم على يمينه وغشماله حتى يرى بياض
 خده السلام عليكم ورحمة الله والسلام عليكم ورحمة الله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سلام پہنچاتی تھیں دائیں اور بائیں طرف یہاں تک کہ آپ کی رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اسلام علیکم ورحمة اللہ والسلام
 ورحمة اللہ وحنفیہ اور شافعیہ وحنبلہ واکثر علماء کا یہی مذہب ہے کہ سلام دائیں اور بائیں طرف پہنچے اور بعضوں کو
 نزدیک ایک ہی سلام سنی گزیر پھر تھوڑا سا دائیں طرف مڑ جاوی **عن** وائل بن جندب قال صليت مع النبي
 صلى الله عليه وسلم فكان يسلم غمينة السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وحنشماله السلام عليكم
 ورحمة الله ترجمہ وائل بن جریس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ دائیں طرف سلام
 پہنچتی کہتے اسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف کہتے السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ **عن** جابر بن سمرة قال كنا اذا
 صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم احدا انشأ يمينه من عن يمينه ومن يسار فلما صلي
 قال انا بالاحكام برمي بيده كانها اذا نأخيل شمسنا يكفي احدكم والا يكفي احدكم ان يقول هكذا و
 انشأ يمينه من عن يمينه ومن عن شماله ترجمہ جابر بن سمرة ہی روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پھر ہم میں سے کوئی سلام پہنچاتا تو اشارہ کرتا اپنا ہاتھ سے دائیں والی اور بائیں والی
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فرمایا کیا حال ہے تو ہمارا ہاتھوں کی اشارہ کرتا ہے ایک ہم میں لگایا دوسرے میں

یا رسول اللہ ان سیتام قصرت الصلاة قال لم یسلم تقصر الصلاة قال بل نسیت یا رسول

اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القوم فقال اصدق ذو الیدین فاموا ینعم

فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مقامہ فصلی الکتبتین الباقیتین ثم سلم ثم کبیر سجد مثل سجدہ

واطول ثم رفع وکبیر سجد مثل سجدہ واطول ثم رفع وکبیر قال فخیل ل محمد سلم فی السجود

فقال لہ احفظ علی ہریرۃ وکن بنکت ان عمران بن حصین قال ثم سلم ثم رجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذان و دو نمازوں میں جو دو پھر ڈھنر کے بعد پڑھی جائیں میں نے یہ نظر و عرصہ میں

سے کوئی نماز پڑھائی مگر وہی رکتیں پڑھ کر سلام پیر دیا پیر آپ ایک لکڑی کی طرف جو سجد کے احوال رکھی تھی گئی اور

دو نماز تھیں اور اوپر سے کہے آپ کو پھر یہی اور وقت غصہ معلوم ہوتا تھا جو لوگ جلد باز تھے وہ تو (مسجد کے دروازے کے)

نکل کر چلے گئے (جلد باز سے مراد یہی کہ سلام پڑھتے ہی چلے جاتی تھیں بعد نماز کی ذکر اور دعا کو اپنی سجد میں نہیں بھرتی تھے)

اور باقی لوگ کہہ گئی نماز کم ہو گئی گھٹ گئی (بجای چار رکعتوں کے وہی رکتیں رکھیں) اور لوگوں میں ابو جراح و عمر

بھی تھے وہ دونوں کے ماری انحضرت سے عرض کر سکے کہ کیونکہ اس وقت آپ غصہ میں تھے انکے شخص کہہ اے ابو جراح و عمر (صلی اللہ علیہ وسلم)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کرتے تھے (ذوالیدین یعنی دو ماہہ الا او سکے ماہہ بڑی بڑی تھی اسلئے سجدہ کا نام ہو گیا) اور اب

یا رسول اللہ آپ پہلے گئے یا رسول اللہ اس وقت آپ لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا ذوالیدین یہ کہتا ہے لوگوں کی شان

سے کہنا ان آپ پھر امامت کی جگہ پر آئی اور دو رکتیں جو باقی رہ گئی تھیں پڑھیں پھر سلام پیر اے ابو جراح و عمر (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور سجدہ کیا مانند اور سجدہ کی یا کچھ لینا پھر سر اوٹھایا اللہ بکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدہ کی یا کچھ لینا پھر

سر اوٹھایا اللہ بکبر کہہ کر تھکے پوچھا محمد بن سیرین جو اس حدیث کی راوی ہیں کیا سجدہ سہو کر کے پھر سلام پیر انہوں

کی کہا ابو ہریرہ سے تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھ خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ فی سلام پیر دوبارہ سجدہ

سجدہ سہو کے) دوسری روایت میں ہر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ یقل بنا ولم یقل فاموا

قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم یقل وکبیر سجد مثل سجدہ واطول ثم رفع وثم

حدیثہ لم یدکر ما بعدہ ولم یدکر فاموا الاحمد بن یزید ثم رجمہ آپ فی نماز میں پھر نہیں بھرتے تھا کہ ہماری اتھ

پڑھی نہ یہ کہا لوگوں نے اشارہ کیا بلکہ لوگوں نے ان کہا پھر اپنے سر اوٹھایا اور یہ نہیں بھرتے تھا کہ اپنے اللہ بکبر کہا پھر

اللہ بکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدہ کے یا کچھ لینا پھر سر اوٹھایا پس حدیث پوری ہو گئی اسکی بعد مضمون پھر نہیں پڑا

کیا اور ہر ایک ذکر کسی نے نہیں کیا سناؤ گئے۔ دوسری روایت میں ہر عن ابن عمر قال صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی وسلم بمغنی حد کلاہ الآخر قولہ ثبت ان عمران بن حصین قال سلم قال قلت فالتشہد قال

لم المصع فی التشہد ولحب الی ان یتشہد ولم یدکر کما یسمیہ ذالیدین ولا ذکر فاموا ولا ذکر القصد

صیانا کما یسمیہ آپ کو نماز میں پڑھنا نماز میں پڑھنا نماز میں پڑھنا

یہ روئے عن ابن طلحة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ افسا احدکم فی الصلوة فلینصرف
 قلبہ فوجدوا بعد صلاتہ ترجمہ علی برہلق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں
 مارے تو چلا جاؤ اور وضو کر لی پھر دوبارہ نماز پڑھی و غیرہ سے پڑھے یا وہی نماز پڑھا کر لیوی اگر کسی سے
 بات نہ کی ہو جیسی تھی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے **باب فی الرجل یقطع فمک اند اللہ صلی علیہ**
الکتوبہ جہاں پر فرض ٹھون وہاں نفل پڑھے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 احدکم قال عن عبد الوارث انہ قدّم اویتا خسر وغیرہ نہ او عن شبلہ زاد فحدیث حمدا
 فی الصلوة یعنی فی السجۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے
 کوئی ایسا ہے جو غریبی کہ اگر بڑے جاوی یا پیچھے ہٹ جاؤ یا وہی طرف یا بائیں طرف چلا جاؤ نفل کے نماز پڑھ کر کہو **و**
 یعنی جہاں پر فرض پڑھی وہاں نفل نہ پڑھے اگر پیچھے یا دہرائیں بائیں ہٹ کر پڑھے **عن ارزق بن قیس** قال صلی اللہ علیہ وسلم
 ینکف یا آدمۃ فقال صلیت هذه الصلوة او مثل هذه الصلوة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان
 ابوبکر وعمر یقومان فی الصف للمقدم غیریہ نہ وہاں جل قد شہد التکبیرۃ الاولى من الصلوة فصل فی النبی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تم سلم غیریہ نہ وہاں حتر انبا یا خضتہ نہ انقتل کاقتل ابی ہریرہ نہ
 نفسہ فقام الرجل الذی ادک مع التکبیرۃ الاولى من الصلوة یشفع فوثب الیہ عمر فلخذ بمنکبہ
 فہرم ثم قال احطی فانہ لم یھلک اھل الکتاب لانہم لم یکن یابین صلواتہم فضل خضر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 مصرہ فقال اھل اللہ ہک یا ابن الخطاب ترجمہ ارزق بن قیس سے روایت ہے کہ ہمارے نماز پڑھائی امام فی جہا
 نام ابوبکر ہمیشہ تھا پھر اس نے کہا میں نے یہی نماز پڑھا یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی کہا اس نے ابوبکر
 اور عمر پہلے صف میں کھڑے ہوتے تھے وہی طرف اور انھیں تجسیر دی پھر کہا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے
 آپ فی سلام ہر ادائیگی طرف اور بائیں طرف یہاں تک کہ ہم فی اکبر گاؤں کی سفیدی دیکھی پھر آپ اور بکھڑے ہوئی جیسے
 ابوبکر شہادہ کھڑا ہوا اب وہ شخص جس نے تکبیر دی پائی تھی گاؤں کا نہ پڑھنے حضرت عمرؓ کی کو دکر اس کو موڑ دی پھر کھڑا ہوا
 ہا کر شہادہ دیا اور کہا اھل کتاب رہو اور نصاریٰ اسی اسطو تباہ ہو گئی مہنوں نے کہا ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا تھی
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور فرمایا اس نے تجھے شیک بائیں کی تو یقین دی انہی خطاب کے ہی **باب**
التمہ فی المسجد تبین سجدہ صحرا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد صلا
 العشی الظھر والمصر قال فصل بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الخشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدہ علیہما
 احدہما علی الخضرۃ یعرف فی وجہہ الغضب ثم خرج سر جان الناس وہم یقولون قصرت الصلوة وفی
 الناس یومئذ عمر فہما باہ ان یرکب لہما فقام جمل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسحہ ذالک یذین فقال

بولا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپ غصہ میں نکلا چادر کھینچتے ہوئے اور پوچھا یہ سچ کہتا ہے لوگوں کی کہان آپ نے
 اس وقت کو جو رہ گئی تھی پڑا پھر سلام پھر انحر و سجدہ کیے پھر سلام پھر اباباد اصل میں تھوڑے لمبے
 تو کیا کری عن عبد اللہ قال صلی اللہ علیہ وسلم انظر خمسا فقيل له اريد في الصلوة قال فماذا
 قال صليت خمسا فبعد تین بعد ما سلم ثم رجمہ عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں
 پڑھیں لوگوں نے کہا کیا نماز میں کچھ بڑھ گیا آپ نے فرمایا کیونکر کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ نے دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے
 اختلاف ہے سجدہ سے قبل سلام کے کری یا بعد سلام کو شاخیں نے قبل سلام کہا ہی ابو حنیفہ نے بعد سلام کہا ہی مالک نے
 زیادت کی صورت میں بعد سلام کے اور کمی کی صورت میں قبل سلام کے کہا ہے۔ ہماری مشائخ کو تو یہ اختیار بھی ہے کہ جن مقامات
 میں سجدہ ہو تو حضرت ہاتھ ہی وہاں جیسے آپ نے کیا ہے ویسا ہی کر کر قبل سلام کی کیا ہی تو قبل سلام کے بعد سلام کے
 کیا ہی تو بعد سلام کے سوان کے اور مقامات میں اختیار ہی چاہی قبل سلام کے کری یا بعد سلام کے عن ابن اہیہ عن
 علقمہ قال قال عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراہیم فلا ادری انما دام نقص فدا سلام
 قبل اللہ رسول اللہ حدث فی الصلوة شیء قال فماذا قالوا صلیت کذا وکذا فثنی جله وابل
 القبلة فبعد سجد تین ثم لم فلما انفتل اقبل علینا بوجہہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث
 فی الصلوة شیء انما انما بشرا انشی کما تمشون فاذا نسیت فذكرونی وقال اذا
 شئت احدکم فی صلوتہ فلیقل الصواب فلیتمہ علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد یسجد تین ثم رجمہ ابراہیم غصہ میں ہوتا
 ہے انہوں نے سنا علقمہ انہوں نے سنا عبد اللہ کہ نماز پڑھی رسول اللہ نے ابراہیم کی کہانیں معلوم آپ نے اس میں
 زیادہ کر دیا یا کم کر دیا یہ ہولی سے اسباب سلام پھر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں گنتی بات ہوئی فرمایا آپ نے کہا انہوں نے کہا
 آپ نے تین رکعتیں پڑھیں آپ نے اپنا پانچون جہاں یا اور قبل کی طریقت سمجھ لیا اور دو سجدہ کی پھر سلام پھر اجابہ ہوئی تو ہمارے
 طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو میں تم کو خبر کرتا لیکن میں بھی آدمی ہوں بہر حال تاج
 جیسے تم بہر حال تے ہو جب میں ہول جا یا کروں مجھ یا دو لا دیا کرو اور فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی شک کرے نماز میں تو سوچو
 ہشام کہا یہ پھر اسی حساب سے نماز کو پورا کر لیجئے اور سلام پھر پھر دو سجدہ کری۔ دوسری روایت میں ہے فاذا نسیت
 احدکم فلیسجد سجد تین ثم حول فبعد سجد تین جب تم میں سے کوئی ہول جاوی تو دو سجدہ کری پھر آپ نے
 اگر اور دو سجدہ کیے عن علقمہ قال قال عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انما بشرا انشی کما تمشون ثم رجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ
 فوشوش القوم بینہم فقالوا انما انما بشرا انشی کما تمشون ثم رجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ
 خمسا فاقتل فبعد سجد تین ثم سلم ثم قال انما انما بشرا انشی کما تمشون ثم رجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ
 بن سنان نے کہا نماز پڑھائی ہمدوسا پھر رسول اللہ نے تین پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہیں ہیں شر ہوئی

وحدیث القرب ادم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہر نماز پڑھائی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل سبائت
 ہمارے کے اختراع کیا پھر آپ نے کہا انہیں یاد نہ ہوئی کہ امین نے تہجد میں کیا نہیں سنایا لیکن میری نیک
 تہجد پڑھنا بہتر ہے لیکن اس روایت میں ذوالیہدین نام رکھنے کا ذکر نہیں ہے نہ اشارہ کا ذکر ہے نہ غصہ کا اور حدیث
 حماد کی پوری ہے۔ چوتھی روایت میں ہر گتہ ششم کبھی سجدہ تکبیر کو تہجد تکبیر کہے پھر سجدہ کیا۔ مگر کسی نے نقل
 نہیں کیا سوا حد کے شام سے۔ پانچویں روایت میں ہر ولم یسجد السجدۃ فی اللہ وحق یقنہ اللہ ذلک اپنے سجدہ پر
 نہ کیا یہاں تک کہ انکو یقین ہو گیا (دو رکعت نہ پڑھنے کا) ایک روایت میں ہر ولم یسجد السجدۃ تین التین تہجد ان دانشک
 حق لقام الناس آپ نے سجدہ شکر کے نو کچے جب تک لوگوں نے تہجد بیان نہیں کیا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ان اللہ علیہ
 وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقضت الصلاة فصلی رکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہر کی نماز پڑھی دو رکعتوں کی بعد سلام پڑھا دیا لوگوں نے کہا نماز گہٹ گئی یا آپ نے
 گہٹادی آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور دو سجدہ کر کے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ان اللہ علیہ وسلم انقض من الرکعتین
 مرجعہ المکتوبۃ فقال لرجل اقصت الصلاة یا رسول اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم اقل قال اللہ
 قد فعلت ذلک یا رسول اللہ م فرمایا رکعتین جن میں ششم انقضت ولم یسجد السجدۃ فی اللہ ہر ترجمہ
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کر پڑھی ایک شخص بولا کیا نماز گہٹ گئی
 یا رسول اللہ آپ نے بول گئے آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں کہ میں نے لوگ بولی یا رسول اللہ آپ نے یہ کیا (یعنی کہ پڑھنا نماز کو)
 آپ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوئے سجدہ سمجھیں کیا کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
 بن الحصین نے ابو سفیان بن ابی جہش نے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی قصہ اس میں بھی ذکر کیا ہے
 دو سجدہ کی کہ بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ہذا الخبر قال ثم سجد سجدۃ فی اللہ بعد سلام
 ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہر میں حدیث اس میں یہ پھر آپ نے دو سجدہ کر کے سلام عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین فہذا خبر حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال ثم سجد سجدۃ
 سجدۃ فی اللہ و ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھی دو رکعت کو بعد سلام پڑھا
 میں قصہ بیان کیا اور کہا پھر آپ نے سلام پڑھا اور دو سجدہ سہو کر گئی عمر عثمان بن حصین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلم بن الحجاج قال یقول فی اللہ سبحانہ کان طویل الیدین
 فقال اقصت الصلاة یا رسول اللہ فخرج مقتضبا یجوز لہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی ثلث الرکعت ثم
 سلام ثم سجد سجدۃ ینہا ثم سلام ترجمہ عمر بن حصین رضی اللہ عنہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثین رکعت عصر کی
 پڑھ کر سلام پڑھا اور دو سجدہ کر کے نقل کیا پھر آپ مجری میں جا گئی ایک شخص کھڑا ہوا جبکہ نام غراب تھا اور اس کی دونوں تہجدیں

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں پھر اوسکو یاد مذہبی میں نے
تین رکعتیں پڑھیں یا چار رکعتیں پڑھیں تو ایک رکعت اور پڑھ لی اور دو سجدہ کر لی جیسے پہلے سلام پہلے اے اگڑو
رکعت و حقیقت پانچویں ہونگے تو یہ دو سجدہ کر لے کر ایک دو گانہ سجدہ کرے اور اگر چوتھی ہو گے تو دو سجدہ کر لے کر ایک دو گانہ
سجدہ کرے

عز زید بن اسلم باسناد مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوۃ فان

استیقن ان قد صلی ثلثا فلیقم فلیتم رکعتہ سبحوہا ثم یجلس فی تشهدہا فاذا فرغ فلم یبق الا ان

یسلم فلیسجد سجدتین وهو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنی مالک ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں اگر یقین ہو جاوے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں تو

اگڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑھ کر پیچھے تشهد پڑھے پھر جب فارغ ہو (سب کاموں سے) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو

سجدہ کرے پھر سلام پڑھے۔ پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث میں گزرا **باب** من قال یتیم علی اکثر خلقہ

جسکو شک ہو وہ غلبہ ٹھن پر عمل کرے **عز** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت

فی صلوۃ تشککت فی ثلاث او اربع واکبر خلعت علی اربع تشهدت ثم یسجدت یسجدتین وانما یسجد

قبل ان یسلم ثم تشهدت ایضا ثم یسلم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب نماز میں ہو اور شک کرے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہو ہیں میں تو شک ہے پڑھ پھر دو

سجدہ کرے پھر سلام کے پھر تشهد پڑھے پھر سلام پڑھے یہ حدیث عبد الواحد موقوفہ زایت کی اور ابو نفیقہ کے

عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسلم نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث میں اور سند نہیں کیا اوسکو۔ ابو سعید

ابن مسعود نہیں سنا اسوطی منقطع ہوئے۔ اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ بعد سجدوں سھو کے تشهد پڑھے پھر سلام پڑھے

اور بعد غیر ہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک تشهد پڑھنا ضرور نہیں ہے سجدوں سھو کے بعد سلام پڑھ کر

ابو سعید الخدری سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلم یدر ما دام نقص فلیسجد سجدتین

و هو قاعد فاذا اتاه الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الاما وجعل یحاج بانفہ

او صوابا ذنہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے

پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑھی ہے یا کم تو دو سجدہ کر لے پیچھے کہ جب شیطان آوے اور اس سے کہے۔ (یعنی دل میں کوسہ

دلی) تیرا وضع ٹوٹ گیا تھا تو کہے تو جہاں کر جب ناک ہو تو نہ سمجھو یا کان سے آواز نہ رہے تو وضع ٹوٹ جاوے یا گھٹن

ابو سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلیسجد حتی

لا یدری کہ صلی فاذا وجدا حد کہ ذلک فلیسجد سجدتین وهو جالس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکو پس آتا ہے اور اوسکو گھٹاتا ہے

آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہے آپ نے فرمایا نہیں لوگوں نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا
 پڑھیں آپ مڑی اور دو سجدہ کر کے پھر سلام پھیرا بعد اوس کے فرمایا میں آدمی ہوں ہر لحاظ ہوں جسیر ہوں ہول جاتی ہوں عین
 معاینہ بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیہ وسلم وقد بقیت من الصلوۃ رکعتہ فادھر کہ
 رجل فقال نسیت من الصلوۃ رکعتہ فجعل قد دخل المسجد من بلا لا فاقام الصلوۃ فصلی الناس رکعتہ
 فاخبرت بذلك الناس فقالوا لا تعرف الرجل قلت لا الا ان اراه فربی فقلت هذا هو فقالوا هذا
 طلح بن عبید اللہ ترجمہ معاویہ بن حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا
 حالانکہ ایک رکعت باقی تھی (اور آپ چلے) ایک شخص ایسے جا کر ملا اور بولا آپ ایک رکعت بھول گئے نماز میں آپ لوٹی اور سجدہ میں
 آئی اور حکم کیا بل کو انہوں نے تحریر کی آپ نے ایک رکعت ادا کی میں نے یہ لوگوں سے بیان کیا انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ شخص
 کون تھا میں نے کہا نہیں البتہ اگر دیکھوں تو پچھان لوں گا پھر وہی شخص میری سانس ہی پر گزرا میں نے کہا یہ شخص تھا لوگوں نے
 کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ **باب** اذا اشاک فی الشنہ او الثلاث من قال یلیک الشاک جب شک ہو دو رکعتیں
 پڑھیں عین یاقین (یا ایک پڑھی ہو یا دو) تو شک کو دور کریں اس مقام میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ جب شک ہو تو دو
 رکعات میں تو دو سجدہ کر لی بھی کافی ہے یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرا یہ کہ شک کو دور کر کے کم کو اختیار
 کری عین ایک اور دو میں شک ہو تو ایک سمجھ دو تین میں شک ہو تو دو سمجھ تین چار میں شک ہو تین سمجھ چھ مذہب یاقین صحیح
 اور مختار اور مختار و تیسری یہ کہ قلبہ ظن پر عمل کرے ورنہ کم کو اختیار کری **عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوۃ فلیقلل الشاک و لیزعل الیقین فلذا استیق القام سجد
سجدتین فان کانت صلاتہ تامۃ کانت الرکعتہ ناقلة والسجدتان وان کانت ناقصۃ کانت الرکعتہ تمامۃ
 لصلوۃ و کانت السجدتان مرغمتی الشیطان ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں تو شک کو دور کرے اور یقین بنیاد ڈالے جب اس کو یقین ہو جاوے نماز
 پوری ہو جائیگا تو دو سجدہ کرے اب دو صورتیں ہیں یا نماز اسکی درحقیقت پوری ہو چکی ہو تو یہ رکعت نفل ہو جاوے گی اور
 سجدہ بھی نفل ہو جائیگا یا نماز پوری نہیں ہوئی تھی تو اس رکعت سے پوری ہو جاوے گی اور دو سجدہ شیطاں کو دلیل کریں گے
 اس لیے کہ اس کو یہ کہنے سے کچھ نقصان نہیں ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدہ نہ لگا تو اب زیادہ **عن ابی سعید الخدری**
صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ فی السجود مرغمتی الشیطان ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
 سجدہ مرغمتین رکھا یعنی ذیل کرنا یا شیطاں کے **عن عطاء بن یسار** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک
 احدکم فی صلوۃ فلا یرمیکم صلی ثلثا واربعاً فلیصل رکعتہ و لیسجد سجدتین و هو جالس التسلیم
 فان کانت الرکعتہ التي صلیہا مشغوباً بها تین و کانت باقۃ فالسجدتان مرغمتی الشیطان ترجمہ عطاء بن یسار

ہوئی تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد و فی سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین
 اور عمار بن قیس اور عمار بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز نے ایسا ہی کیا ہے تو فرمایا **عمر بن**
 ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل سجدہ بعد ان بعد ما یسلم ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سجدہ کے لیے دو سجدہ میں بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی ہنا و ضعیف ہے اگر صحیح ہوگا
 تو بعد سلام کے سجدہ پھر گناہ چھوڑنا **باب** بعد من الشہو وہما انتہا قد تسلم سجدہ ہو کر کھڑے ہو کر
 پھر سلام ہے **عمر بن حصین** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فہما یسجد سجدہ ثم یسجد سجدہ ثم یسجد سجدہ
 ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر بول گئے تو دو سجدہ کی بعد اذکی
 تشہید پھر سلام پیرا **باب** اخذ النساء قبل الرجال من الصلوة پہلے عورتوں کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا
 چاہیے بعد اسکے مردوں کو اوٹھنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتیں مردوں کے ساتھ دوشنبی میں بیٹھ جاتی ہیں جو کاحتمال ہے نظر پڑنے کا
 یا کسی عضو کے مس ہو جانیکا **عمر ام سلمہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم صلی اللہ علیہ وسلم
 یرون ان ذلک یکما یفقد النساء قبل الرجال ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلام پڑھ کر پھرتے تھے تو یہ دیکھ جاتی لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتیں مردوں کے پہلے چلی جائیں۔ **باب** کیف
 الاصل من الصلوة نماز سے فارغ ہو کر طرف اوٹھنا چاہیے **ف** نیز دائیں طرف جانا چاہیے یا بائیں طرف
 حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کان یصرف عن شقیہ ترجمہ یہ روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دونوں طرف پھرتے **ف** نیز نماز سے فارغ ہو کر دائیں طرف اوٹھ کر چلے
 جاتی کہیں بائیں طرف **عمر عبد اللہ** قال لا یجعل احدکم نصیباً للشیطان من صلاتہ الا ان یصلی فی موضع
 یمنہ وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما یصرف عن شقیہ قال عمارۃ امیت المدینۃ بعد
 قرأت من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سیدہ ترجمہ عمارہ سے روایت ہے کوئی تم میں سے ایک صبح انبیاء
 میں سے شیطان کو نہ دی بیٹھ خواہ مخواہ جب ہو تو دہنی طرف اوٹھ کر چلے **ف** اسکا الزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی
 حرکت ہے **ف** حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائیں طرف اوٹھ کر جاتے تھے کہ میں نے
 میں ان میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کے بائیں طرف دیکھا اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائیں طرف اوٹھ کر جاتے تھے
باب صلوۃ الرجل الطویل فی صلاتہ نقل گھر میں بیٹھنا بہتر ہے **عمر ابن** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم وکلمتکم خذوا حقہا **ف** ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اور جو کلمہ بت بناؤ **ف** میرے قبیلہ میں نماز نہیں ہوتی دیکھو
 جب گھر میں نماز نہ ہوئی وہ بھی تیسرے گھر گیا **عمر بن** ثناب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ المرء و فیہ

یہاں تک کہ وہ کیا نہیں رہتا اکثر کھتین پڑھیں جب ایسا ہو تو میں اس کی کوئی دوسری جگہ دوسری روایت
 میں ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے تیسری روایت میں ہے علی سجد سجد تین قبل التسلیم ثم التسلیم دو سجدے
 کرو سلام سے پہلے پھر سلام کری **باب من قال بعد التسلیم سجدہ ہو سجدہ سلام کر نیک بیان عن عبد اللہ**
 بن جعفر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شاک فی صلاتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم ثم رجمہ
 عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے کہ نماز میں تو دو سجدہ کر کے بعد سلام **باب**
 من قام من ثلثین لم یشہد جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کر اٹھاد شہد نہ پڑھے وہ کیا کری **عن عبد اللہ**
 بن جعفر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین شام قائم یجلس فقام الناس معه فلما
 قضی صلوٰتہ وانتظرنا التسلیم کبر فبعد سجدتین وهو جالس قبل التسلیم ثم سلم ثم رجمہ عبد اللہ
 بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کر اٹھاد شہد نہ کیا لوگ کہتے
 آپ کو ساتھ اٹھ کھڑی ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پیرنے کے منتظر تھے آپ نے تمہیں کھی اور دو سجدے
 کیے پھر قبل سلام کے پھر سلام پیرا دوسری روایت میں ہے کہ وہ کلاص التثہد فی قیامہ بعض لوگوں نے ہم سے
 کھڑے کھڑے شہد پڑھا کہا ابو داؤد ابن الزبیر نے بھی دو سجدہ کر کے دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کر اٹھاد شہد نہ کیا لوگ کہتے
 آپ کو ساتھ اٹھ کھڑی ہوئے **باب من شہد ان یشہد وهو جالس** جو شخص یہ کاقعدہ پہلے عادی وہ کیا کرے
ف یہ بعینہ ہی باب ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اس کے پہلے سے دوبارہ ذکر کیا بعضوں نے کہا مادی ہے کہ
 بیٹھ لیکن شہد ہو جاوی اگرچہ معنی ظاہری اس کی مقتضی میں ہے حدیث میں نہیں ہے **عن المغیرہ بن شعبہ**
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الامام فلو رکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما یجلس
 فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتین السجود ثم رجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب امام دو رکعت پڑھ کر اٹھ کر اٹھاد سجدہ کرے پہلے تو بیٹھ جاوی اگر سیدھا ہو جائے کہ
 بعد یاد آوی تو نہ بیٹھ اور دو سجدہ کر لی **ف** اگرچہ حدیث ضعیف ہے اس کے ساتھ ابن جابر بن زید بن جابر
 جعفری ہے جو روایتی ہوئے کہ علاوہ تمام بالکذب ہے اور ابو داؤد ابن الزبیر نے کتاب میں جو اس مقام کے اور کھد جعفری سے
 روایت نہیں کیا لیکن شاید اس کے حدیث عبد اللہ بن جعفر کی جو اوپر گزری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آگے **عن**
 زیاد بن حلاقتہ قال صلی بن المغیرہ بن شعبہ فمضی رکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومضی فلما اتیم
 صلوٰتہ وسلم یسجد سجدتین فلما انصرف قال نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما عنبت
 ثم رجمہ زیاد بن حلاقتہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اٹھ کھڑی دو رکعت پڑھ کر اٹھ کر اٹھاد شہد نہ کیا
 اللہ انہوں نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑھی تھی جب پڑھ کر اٹھ کر اٹھاد اور سلام پیرا تو دو سجدہ کر کھڑی ہو گیا جب فارغ

ہر کھڑے تہمت کو پکڑا اور کھانچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہؓ فی پھر میں محمد بن عبد بن سلام
 ملا اور میں نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا میں جانتا ہوں اس ساعت کو میں نے کہا ہر
 بتاؤ عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہر جمعہ کے دن میں نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یوں فرمایا جو مسلمان بندہ اس کو پالیوی نماز پڑھتے ہوئے اور اخیر ساعت میں نماز کب پڑھ جائے عجب بد
 بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ نہیں فرمایا جو شخص مٹھا ہے نازکی انتظار میں وہ نماز ہی میں
 ہی جب تک نماز شروع نہ کرے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا پھر شی بھڑو ف یعنی نماز پڑھتے ہوئے سے یہ روایت
 ہے کہ درحقیقت اس وقت نماز پڑھتا ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے۔ اس ساعت میں
 بڑا اختلاف ہے۔ بعضوں نے عبد اللہ بن سلام کے قول کو صحیح کھا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے وہ ساعت اناہم جب خطبہ کے
 واسطے پڑھنا شروع ہوتی ہی نماز کے تمام ہونے تک یہ حضرات خود حدیث میں مصرح ہو اور اسی کو صواب کہا ہے
 اکثر علماء نے بعضوں نے کہا ہے غرض اس میں بالیس فیل میں جو فتح الباری میں مصرح میں مطلب کو چاہئے
 سمجھ ہے کہ جمہور کو سارا ان عبادت اور دعائیں مشغول ہو سکتے ہیں اور اس کا احوال اللہ جل جلالہ وسلم

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فی خطبہ و فیہ قبض و فیہ المنفخۃ و فیہ الصعقۃ فاکش و اعلیٰ

من الصلوۃ فیہ فاصلا تکم معروضۃ علی قال قالوا یا رسول اللہ و کیف معروضۃ اتنا علیک

وقد ادرمت قال یقولون بلیت فقال لا اللہ عز وجل حص علی الامراض جساد الانبیاء ثم حمیمہ اوسرہ اوسر

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا

ہوئے اسی دن ان کا انتقال ہوا اس میں صدمہ پہونکا جا دیگا اس میں سب لگے بیہوش ہونگے اس میں اوسیدہ پھر درود

بہت پہنچا کر دیکھو کہ تمہارا درود میری سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پیش

کیا جاوے گا جب آپ کا بدن ٹکرا خاک ہو جاوے گا ف یعنی بعد وفات کے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبروں کو بدن

زمین پر حرام کر دیے ہیں ف تو وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں کلام اور سلام سنتیں ہیں اعمال ان کی بہت کے دنوں پر پیش ہو جاتے

ہیں مدد و شریف سامنے لایا جاتا ہے وہ خوش ہوتے ہیں دعا کرتے ہیں۔ اگرچہ باقی اہل قبور بھی بر بنیادی مذہب صحیح اہل سنت

و جماعت سنتیں مگر یہ مستند ان کا صرف روحانی ہے اور انبیاء کی حیات روحانی اور جسمانی دونوں طرح کے مگر اس میں

اور دنیا کی حیات میں ایک فرق زمین ہے جسکو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا نہ اسکو بیان کی یہاں گنجائش ہے یا لا اہل بیت

ساکتہ ہی فی یوم الجمعة ساعت جمعہ میں غا قبول ہوتی ہے کہ وقت ہے عجب جابر بن عبد اللہ عن رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یوم الجمعة ثنتا عشرین یلک ستا لا یوجد مسلم یسأل اللہ عز وجل

شیئ الا انما اللہ عز وجل قال تسوا ان ساعت بعد العصر ثم حمیمہ جابر بن عبد اللہ ہی روایت ہے رسول

اور جس شخص نے جمعہ کے دن اپنی ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی سچو رہا اور جس نے بیہودہ کہا اس کے جمعہ کا ثواب کچھ نہ ملے گا۔ یہ روایت
 اخیر میں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا **باب التثلیل فی ترک الجمعة** جمعہ کے دن بڑھ کر عذاب عمن
 بالجمعة الضمیر وکانت له صحبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك ثلاث جمع تها ونا بها طبع
 الله على قلبه ترجمہ ابی جعفری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعہ چھوڑ دیگا
 سستی ہو گا اور دیکھا اس کے دل پر **باب کفارۃ من ترک الجمعة** جمعہ کو نہ جانا کا کفارہ **عن سمرۃ بن جندب**
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعة من غیر عذر فلیت صدق بدنیار فان لم یجد فصدقت
 دینار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
 ایک دینار صدقہ دی اگر ایک دینار نہ ہو تو نصف دینار صدقہ دی **عن قتادۃ بن مبرقہ** قال قال رسول الله صلی
 الله علیه وسلم من فاتته الجمعة من غیر عذر فلیت صدق بدنیار او نصف درهم او صاع حنظلہ او نصف
 صاع ترجمہ قتادہ بن مبرقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تضرک دی جمعہ کو بغیر عذر کے
 تو ایک درم یا دو درم صدقہ دی یا ایک صاع گیہون یا دو صاع گیہون صدقہ دی۔ اگر روایت میں ہو صدقہ او نصف
 مدّ ایک مد صدقہ دی یا دو مد۔ دو درصاع کا بیان کتاب الطہارۃ میں گذرا **باب من تجب الجمعة** جمعہ کون
 لوگوں پر جمعہ واجب ہے **عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم** انها قالت کان الناس یستأبون للجمعة
 من منازلهم ومن العالی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتے اپنی پر مکانوں سے اور محلے
 سے آتے وہ عوامی چند دیہات میں مدینہ کے اطراف میں بعض شہر میں پر بعض پانچ میل پر بعض سب سے بہ زیادہ **عن**
عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعة علی کل من معہ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس شخص پر ہے جو اپنے اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
 وہ ان اذان کی آواز نہ جاویں اور جمعہ جب نہیں ہے اگر چہ آوی تو ثواب ہی **باب الجمعة یوم الطہر** جس دن
 پر ہوتا ہو جمعہ کو آنا و جب نہیں **عن ابن مسعود** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الخنین کان یوم مطہراً **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 منادیہ ان الصلوة فی الجمال ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیاہی سنا (اسامہ بن عسیر نے) سے کہ غنیم
 کہ فدائی بن بنی قریظہ حکم کیا سادی کو پکارا جو کھانا اپنا پیو دیو بن بنی ابواللیم سے روایت ہے ان دن کا کہ یوم عتیقہ دن جس کا تھا
عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الخنین کان یوم مطہراً **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** ان یوم الخنین کان یوم مطہراً
 ترجمہ ابی یحییٰ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 انی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمعہ کے روز اوس دن بارش ہوئی مگر اتنی کہ لوگوں کے جوتوں کو نمی بھی نہ پہلے آپ نے حکم کیا ادا کر اپنے
 اپنی ہیکلون میں نماز پڑھ لیں **ف** سچاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کدہ شہقت اور آسانی اپنی اہم پڑھو رکھی کہ وہ

... فرمایا جبکہ دن بارہ ساعت کا ہوتا ہے اور ان میں ایک سے سیاعت ہی جہین کوئی شہان السیاحین
 اللہ کی پناہی مگر اسد اوس کو دیوی اوس ساعت کو ڈنڈہ ہر بعد عصر کے **عن ابن عباس** رضی اللہ عنہما قال قال
 لعبد اللہ بن عمر سمعت ابانہ عیسیٰ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشان الجمعة یعنی العطلة قال قلت نعم
 سمعته يقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ہما ینان مجلس الامام ان یقضی الصلوة ترجمہ ہے
 ترجمہ اشعری سے روایت ہے مجہد عبد اللہ بن عمر نے پوچھا تم نی اپنی باپ کے پڑنا ہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حدیث روایت کرتی تھے جمعہ کی ساعت کی باب میں میں نے کہا ان میں نی اپنی باپ سے سنا وہ کہتے ہو میں نی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے جمعہ کے ساعت امام کو نمیزیشی سر نماز کے ختم ہونی تک ہی **باب فضیلت الجمعة**
 جمعہ کی فضیلت کا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضا فاحسن الوضوء ثم
 اذ الجمعة فاستمع وانصت غفرلہ ما بین الجمعة الى الجمعة و زیادۃ ثلاثۃ ایام ومن سیر المحصر فقد
 اذ ان ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص چپے طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لیے اؤڑ اور خطبہ سنے اور چپے
 تو اس مجہدی دوسری جمعہ تک کو گناہ اوسکو بخش دی جاوے گی بلکہ تین دن یادہ کے اور جو شخص کن کران مٹا دے اوس نے
 بیہودہ حرکت کی **عن عطاء الخراسانی** عن مولی امرئہ ام عثمان قال سمعت علیا رضی اللہ عنہ علی منہ
 الکوفۃ یقول اذا کان یوم الجمعة غدت الشیاطین بنیاتیہا الی الاسواق فیرمون الناس بالترابیت
 او الریث و ینبطلون عن الجمعة و تغدو الملائکۃ فیجلسون علی ابواب المسجید فیکتبون الیہم
 من ساعۃ والرجل من ساعۃ ینحی حتی یخرج الامام فاذا اجلس الرجل مجلسا یمکن فیہ من الاستماع و
 النظر فلغنا ولم ینصت کان لہ کف من و زو من قال یوم الجمعة لخصم لہ صدہ فقد لغنا و من لغنا
 فلیس لہ فی جمعة ثلاث شیعہ ثم یقول فی الخی لک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 ذلک ترجمہ عطاء الخراسانی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی بی بی ام عثمان کے مولیٰ (غلام آزاد) سے اوس نے کہا
 میں نے سنا ابی ہریرہ سے روایت ہے آپ فرماتی تھیں کہ کونے کے نمبر پر جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنی جہنمی لیکھا بارہ
 بیج جاتے ہیں اور نوگون کو روکتے ہیں ضرورتوں اور حاجتوں میں جمعہ میں آنے سے اور فرشتے سویر سے مسجدوں کو دروازی
 پر آن کر بیٹھتے ہیں اور کھڑکیوں کو نوگون کو پہلی ساعت میں لایہ دوسری ساعت میں آلیہا تک کہ امام نکلتا ہے پھر عباد
 اس کو جگہ مٹتا ہے جہاں سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ سکتا ہے اور چپ رہتا ہے کوئی بات بیہودہ نہیں کرتا تو اوس کو
 دھڑنوب مٹا ہی را یک نہم میں اتنی عبارت اور ہی **فان لے وجہ** ... فانصت ولم یبلغ کان لہ
 کف من لاجس اگر وہ بیٹھا جہاں خطبہ سنائی نہیں دیتا پھر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اوس کو کچھ ثواب مٹا دے
 اگر اسی جگہ بیٹھا کہ خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ سکتا ہے لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ ہوا تو اس کو کچھ گناہ کا لا دیا جاتا ہے

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص چپے طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لیے اؤڑ اور خطبہ سنے اور چپے
 تو اس مجہدی دوسری جمعہ تک کو گناہ اوسکو بخش دی جاوے گی بلکہ تین دن یادہ کے اور جو شخص کن کران مٹا دے اوس نے
 بیہودہ حرکت کی

اسی ستر میں اپنے سر کا آپ نے فرمایا تم میں سے جو کجا جی جا ہے اپنے ٹہکانے میں یا زہری **عمر عبد اللہ بن الخطاب** ابن
 محمد بن سیرین ابن زعمہ تاس قل اللہ وہ فی یوم مطیر اذا قلت انہما ان محمد رسول اللہ فلا تغفل محمد
 علی الصلوۃ فاصلو فی یومئذ کہ کان الناس استنکرو اذک فقال قد فعل امن هو خیر منی ان الجمعۃ
 عنہ وانک ہت ان اخر حکم ففتنوا فی الطین والمطر ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے اپنے مؤذن کو کہا بار
 کی دن جب تو محمد رسول اللہ کو تو توحی علی الصلوۃ نہ کہہ بلکہ یوں کہہ صلوا فی تو یکم نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں لوگوں
 فی اسکو پڑھانا ابن عباس نے کہا یہ اوش شخص نے کیا جو مجھ سے بہتر تھا (رسول اللہ ص) جمعہ فرض ہو لیکن مجھے براہم
 ہوا انکو تکلیف دینا کچھ اور پانی میں نہارا چلنا **باب الجمعۃ للملوک والمرأة عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہیں**
عمر طارق بن شہاب علیہ السلام قال الجمعۃ واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الاربعۃ عشر عید
 اول امر لہ وصبی و مدیض ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہو رسول اللہ نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت کو
 مگر چار آدمیوں پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر **ف** پانچویں مسافر پر اتفاق علماء کہا ابو داؤد
 فی طارق بن شہاب فی رسول اللہ کو دیکھا مگر وہ اس کو سنا نہیں (تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اس کو مستدرک
 کیا ہے طارق بن شہاب سے اس نے ابو موسیٰ سے اور دارقطنی نے جابر سے ایسا ہی روایت کیا **باب الجمعۃ القری**
 کا نو میں جمعہ یعنی کا بیان **عمر ابن عباس** قال ان الجمعۃ جمعۃ فی الاسلام بعد جمعۃ جمعۃ فی مسجد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدينة لجمعۃ جمعۃ بحران اخریہ من قری البیعت قال عثمان قریہ من قری عبد
 القیس ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی پچھلا جمعہ جو پڑا گیا اسلام میں بعد اس جمعہ کے جو پڑا گیا مسجد نبوی میں
 مسجد جو پڑا گیا جو انامین (جو انامیک کا نون و بحرین کے کا نو میں سے عثمان نے کہا وہ کا نو ہی عبد القیس کے کا نو میں سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کا نون میں پڑھنا درست ہے مگر یہ بعد لال ہو قوت ہی اس بات پر کہ جو انی کا نون
 ہونا ثابت ہو جاویں خفیہ ابو عبیدہ بکر بن عقیل کیا ہے کہ جو انی ایک شہر شہر ہی بحرین میں عبد القیس کا اور جو ہری نے صحابہ
 کہا ہے کہ جو انی ایک قلعہ بحرین میں اور ایسا ہی کہا ابن اثیر نے نہایت میں مگر و کیم نے جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو قویہ کہا
 اور قریہ کا اطلاق ان عرب میں کا نون و شہر دونوں پر ہوتا ہے پس اس قلعہ سے اس حدیث سے استدلال تمام بخیر ہو سکتا
عمر کتب مالک انہ کان اذا سمع النداء یوم الجمعۃ ثم لا یسعد بن زبارة فقلت له اذا سمع النداء
 ان جمعۃ لا یسعد بن زبارة قال لا ند اول من جمعنا فی عصر من البیت من حرة بنی لصدۃ فی قیام الخیمات
 قلک انکم یومئذ قل اللہ بوعن ترجمہ کتب بن مالک جب جمعہ کے دن ان بن ستر تو سعد بن زہارہ کی طرح دعا مانگتے تھے
 انکو مٹی نے کہا کیا وجہ ہے جب تم ان ستر ہو سعد بن زہارہ کی طرح دعا مانگتے ہو انھوں نے کہا اس طرح کہ پہلے جو بنوین
 فی قائم کیا ہر زم البیت (ایک موضع بحرین میں بنی سیاض کے زمینوں میں ہے) میں ایک قیم میں (نقیع وہ مقام ہے جہاں

باب الخلاف في الحائض في الليلة الباردة سرور من شب كوجاعت من ناعن

ابو عبد اللہ ابن عمر نزد بعجنان فیلیہ بارہ فاعلم المنادی فتادیان الصلوة فی الحال قال ایتوب
 وحدثنا نافع عن ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی لیلة بارہ او عطیفة امر المنادی بخاتم
 الصلوة فی الحال ثم حمم ایتوب روایت ہوا ہون سننا نافع ہی کہ عبد اللہ عمر بعجنان ایک مقام ہی در میان
 کو اور مدینہ کے میں وتری ہشت بہشت میں اہنون فی حکم کیا منادی کو نہ کر نہ کیا نماز پڑھ لو پھر پھر شکانون میں کہا ایتوب نے
 مدیہ بیان کی نافع فی ابن عمر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روی یاربش کے رات میں منادی کو حکم کرتے ہو اور اگر
 کا الصلوة فی الحال میں پڑھ لو نماز اپنی شکانون میں حکم نافع فانادی ابن عمر بالصلوة بعجنان ثم نادى

صلوا في حالكم قال فيه ثم حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يامر المنادي فينادي
بالصلوة غنيادي ان صلوا في حالكم في الليلة البتة وفي الليلة المطيرة في السفر ثم رحمه نافع بن عبد
بر بن عمر في اذان في نماز کی مسجد میں پھر رکار کہ نماز پڑھ لو اپنی اپنی ٹھکانوں میں پھر حدیث بیان کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ حکم کرتی تھی اذان مبنی والیکو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر رکار دیتا نماز پڑھ لو اپنی اپنی ٹھکانوں
میں سرودی کی رات یا بارش کی رات کو مغربین - دوسری روایت میں ہے في السفر في الليلة البتة والمطيرة سنن

سہری کی رات یا بارش کے رات میں عمر بن عمر مرثیہ ثانی بالصلوة بغضبان لیلة ذات بر ویرھی فقال

فی اخر ندائے الاصلو فی الحال ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان من المؤمن اذا كانت ليلة
 اربعة اوقات مطر فبقول الاصلو في حالكم ثم حميد بن عمر سمرقندي روى في اذان صفيان بن
 مردی اور انہی کے رات میں پھر بعد اذان کہیہ کہا ای لوگو پڑھ لو نماز اپنی اپنی ٹھکانوں میں بعد اسکے کہا کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم حکم کرتی تھے مؤذن کو سوزی یا بارش کے رات میں پھر میں بھی کہنیکہ ای لوگو نماز پڑھ لو اپنی اپنی ٹھکانوں میں عن
 اخیان ابن عمر رادن البصلوة فی لیلة ذات برح ویرحم فقال الاصلو فی الحال ثم قال ان رسول الله صلى

اللہ علیہ السلام کان یا مہر المؤمن اذا كانت لیلۃ بارکۃ او ذات مطر یقول الا صلوا فی الحال ثم حیمۃ فانه سرور
ابن عمر فی اذان ہی سردی ورازی ہی کے رات کو جب تک کہا گیا ہو نماز پڑھ لو اپنی ہڈی ٹھکانوں میں بچے کہا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ حکم کرتی سردی یا پیش کے رات میں یہ کہنے کا جو نماز پڑھ لو اپنی ہڈی ٹھکانوں میں رکھو۔

دو حکماء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بذات فی المدینۃ فی اللیلۃ الطویعۃ والقد اذ القریۃ ترجمہ ابن عمر
ایک ہجرت رسول اللہ کے مدینہ میں ایسی ہی خالی بارش کے رات میں پاسر دی کی منجھ میں دوسری روایت میں ہے

عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال لما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فظننا هلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليصل من شاء منكم في رحله ترجمه جابر بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

یہاں تک کہ نماز پڑھی عمر کے **ف** یعنی عید اور جمعہ دونوں میں گواہ کر لے **عمر بن عمر** رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انہ قال اقد اجتمع فی یومکم ہذا عیدان فمن شاء اجزاہ من الجمعة وانا جمعتہم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
 رسول اللہ نے فرمایا اگر کسی دن دو عیدین جمع ہو گئی ہیں جو شخص چاہے جمعہ پڑھی ہمس تو پڑھیں گے **ف** اس حدیث معلوم
 ہوا کہ جمعہ پڑھنا بہتر ہے اگر نہ پڑھی صرف عید کی نماز پڑھ کر تکفاری تو بھی درست ہے مگر ظہر پڑھنا ضروری اگر علماء کی نزدیک
 بوضوں کے نزدیک جمعہ عیدین داخل ہو جاویگا یعنی عید کے دو عیدین جمع سے بھی کافی ہوں گی۔ اب ظہر پڑھنا ضروری نہیں ہے
 ابن جریر کی روایت میں گزرا **باب ما یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعة** جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کون سے
 سورت پڑھی **عمر بن عباس** رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت ہے کہ صلوۃ الفجر یوم الجمعة متن بل
 السجدة وھل اتی علی الانسان حین من اللہ اس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فجر میں صبح کے روز اتم تنزل السجدة اور ہل اتی علی الانسان حین من اللہ ہر پڑھتے تھے۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے
 اور جمعہ کے نماز میں سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑھتے تھے **باب اللبس للجمعة** جمعہ کے کپڑوں کا بیان **عمر بن**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن ابن الخطاب رضی اللہ عنہما عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ھذہ فلیستہا یوم الجمعة وللوفد اذا اقلوا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ
 من اخلاقہ فی الاخرۃ ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلق اعطی عمر بن الخطاب منہا
 حلقہ فقال عمر کسوتینہما یا رسول اللہ وقد قلت فی حلقہ عطار دما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انی لم اکسکھا التلبسہما فکساھا عمر خالہ مشرکاً بکلتہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے
 ایک کپڑا لٹھی مسجد کے دروازے پر بٹھا ہوا دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اس کو خرید لیں اور پھر ان میں سے جمعہ کے روز
 اور جب لوگ آیا کریں آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہن کر جاکو آخرت میں کچھ حصہ ملے گا پھر
 اسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ان میں سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کھا
 یا رسول اللہ آپ مجھ پر کپڑا پہن کر دیتے ہیں حالانکہ پیشتر آپ نے عطار کے کپڑے میں فرمایا تھا عطار دما تھا اس شخص کا جو
 وہ کپڑا بیچتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو اس سطر میں دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا ان کو ایک
 بہائی کو جو مشرک تھا اور کہے میں ہوتا تھا پہن کر کو دید یا **عمر بن عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما عن ابن الخطاب رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تابع بالشوق فاخذھا فاتی بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتبعی ھذہ تحمل بہا اللعید و
 للوفد ثم ساق للحديث والا ولانتم ترجمہ عید اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر کی ایک کپڑا لٹھی بازو میں تھیں
 ہوا پایا وہ اس کو لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اس کو خرید لیجی زینت کیو لیس عید کو پہنا لیجی واجب لوگ آپ پاس آیا کریں پھر ان
 کی حدیث کو پڑھ کر **عمر بن عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقل احدکم کھان جدا وکھان

پانی پھیرا ہوتا ہے جس کا نام نفع الحضرات تھامین فی پوچھا اوس دن تم کتنی آدمی قمر انہوں نے کہا چالیس آدمی **ف** حدیث
 سے بھی پھر اہر اچھی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ جمہور نو مین دست ہی کیونکہ ہر مہر النبیت متعلقات میں بھی اتنا نہ ظاہر ہو سکتی کہ
 اچھا طریقہ استدلال کا پھر کہ جمہور کی فضیلت آیت اور حدیث سے مطلق ثابت ہو اوس میں بشعر کی قید نہیں ہر پھر شعر کی قید
 ہر نامہ زیادتی ہی کتاب اسد سلار وہ نہیں جائز ہی مگر حدیث مشہور سے حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت
 علی سے کہ نہیں تشریح ہو اور جمہور مگر شعر میں روایت کیا اوسکو عبد الرزاق در ابن ابی شیبہ نے اوسکو خلاف روایت کیا خضرنا
 عمری کہ جمہور پر ہوتا ہے جو صحیح کہا اوسکو ابن خثیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نے حضرت عمر سے اویسی بھیقی نے فرقا
 روایت کیا کہ جمہور جب ہی ہر کا نوں پر اگرچہ انہوں اوس میں سوا چار کے اور ایسا ہی نقول ہو ابن سعد سے اور صحابہ سے و جمہور
 جنگ اور شہر دونوں جگہ میں ثابت ہو بھی قول ہر اہل حدیث اور شافعی اور احمد اسحاق کا **باب** اذا وقع قولہ
 یوم عید جب عید و جمعہ ایک دن ہی ہو کیا کرنا چاہیے **عن** ایاس بن ابی لہ الشامی قال شہدت معاویہ بن ابی
 سفیان و ہوسیا ان ید بن زرقم قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین جمعہ و یوم قال نعم فیکف
 حدیثی قال صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی قلیل من جمعہ ایاس بن ابی لہ سے روایت ہے
 میں موجود تھا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن زرقم سے تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ کے ساتھ یکدن میں کیا
 ہو انہوں نے کہا ان معاویہ نے پوچھا آپ نے کس طرح کیا زید نے کہا آپ نے عید کی نماز پڑھ لی پھر جمعہ میں نہایت ہی زیادہ
 جس کا جی چاہے جمعہ ہی **ف** اور جب کا جی نہ چاہے نہ پڑھی مگر ظہر پڑھا ضرور ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خثیمہ نے اور
 صحیح کہا اوسکو اور حاکم نے اور صحیح کہا اوسکو ابن المدینی نے مگر بعض لوگوں نے اسکا انساؤ میں کلام کیا ہو جو ابیاس بن ابی لہ کے اور
 کہا وہ بھول ہی **عن** عطاء بن ابی باح قال صلی اللہ علیہ وسلم ان ید بن زرقم عید فی یوم الجمعۃ اول الھما رشم رحنا ل
 الجمعۃ فلم یغن جہ الینا فھلینا و حدانا و کان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلك فقال صلی اللہ علیہ وسلم
 تمر جمہور عطا بن ابی باح سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر نے نماز پڑھائی عید کی جمعہ کے دن سویری پھر جب ہم آئی مجمع کے وسط
 تو وہ نہ کھلی انہوں نے کیلے پڑھ لیا **ف** جمعہ کو ابن عباس کا مذہب ہے کہ جمعہ کیلے لا صحیح ہے اور ابراہیم بخاری اور داؤد
 اور اہل ظاہر کا یہ ہے کہ وہ آدمیوں کی جماعت کا فی ہر ایک امام ہو ایک مسند دی اور اکثر علماء کے نزدیک وہ آدمی سوا امام
 یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہیں **ف** ابن عباس اور وقت طائف میں تھوڑے تھے تو ہم نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے
 کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافق کیا **عن** ابن جریج قال اعطاء اجتماع یوم جمعۃ و یوم فطر علی عام
 ابن الزبیر فقال عیدان اجتماع فی یوم واحد فجمعہ و جمعہ اصلا ہما کہتین یکما لم یزد علیہما کتے
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ ابن جریج سے روایت ہے عطا بن ابی باح جو اور عبد اللہ بن الزبیر کے نامی میں
 انہوں نے کہا وہ عید میں جمعہ میں ایک دن میں انہوں نے دونوں نماز پڑھ لیا صحیح کو دو کہتین میں زیادہ کیا ان پر

ہر روز جمعہ و عید کے دن میں نماز پڑھنا چاہیے

کیا اور کہا کہ لوگو میں نے یا رسول اللہ کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری قوم نماز پڑھنا سیکھو **باب** عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنیم لکما لا تأخذ لک منبر یا رسول اللہ یجمع اجمع عظامک قال بلی فانخذ له
 منبر امرقا تین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بوٹی ہو کر تھیم داری تھے اور یہ کہ کیا میں آپ کے
 دھڑکے ایک منبر تیار کروں یا رسول اللہ جواب دیا کہ بوجھ دھبایا کری آپ نے فرمایا مان اہنوں نے ایک منبر بنایا دوسرے منبر کا **باب**
 موضع النبی بنیہ حجابہ پڑھنا چاہیے **عن** سلیم بن اکوع رضی اللہ عنہ قال قال ابن عمر رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم
 یدخل الحاکم کھدس ممر الشاة ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذبیحہ دیوار مسجد کے پیرین
 ایک بکری کے جانی کی راہ **عن** یحییٰ بن یحییٰ کبیر دیوار سے لگا ہوا نذہ تھا بلکہ تھوڑا سا فاصلہ تھا **باب** الصلاة یوم الجمعة
 قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑھنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کہہ الطلوع
 نصف النھل الا یوم الجمعة وقال **عن** یحییٰ بن یحییٰ کبیر دیوار سے لگا ہوا نذہ تھا بلکہ تھوڑا سا فاصلہ تھا **باب** الصلاة یوم الجمعة
 مسلم قی منہ کیا دوپہر کو نماز پڑھو سنی اگر جمعہ کے روز اور فرمایا کہ جمعہ روز مسکایا جائے اگر جمعہ کے روز **عن** قوسو اجمعی اور
 دنوں میں دو پھر کو نماز پڑھنا کر وہ صحیح اور جمعہ کے دن کر وہ نہیں **باب** وقیل لک الجمعة جمعہ کی قیامت کا بیان **عن**
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعة اذا حال الشمس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قناب دھڑکے پڑھتے **عن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہ جب جمعہ کے روز کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے
 جیسے ظہر مگر امام احمد رضا کی نزدیک جمعہ پڑھنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اس طرح مروی ہے **عن** ابن مسعود اور جابر اور سعید اور وہ
 سے اور دلائل ان کے قوی ہیں **عن** سلیم بن اکوع رضی اللہ عنہ قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة فی ثمن
 ولیل الجحیم طمان ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کے پھر ٹوٹا کہ
 آتی تھے اور دیواروں کا سایہ ہوتا تھا **عن** یحییٰ بن یحییٰ کبیر دیوار سے لگا ہوا نذہ تھا بلکہ تھوڑا سا فاصلہ تھا **باب** الصلاة یوم الجمعة
 نفیل ویتعد بعد الجمعة ترجمہ یحییٰ بن یحییٰ کبیر سے روایت ہے کہ ہم قیلو لہ روز کا کہاں بعد جمعہ کے کہتے تھے **عن** یحییٰ بن یحییٰ کبیر
 کہ قیلو لہ کرتے تھے قیلو لہ کہتے ہیں ان کے سنیکو **باب** انذاد یوم الجمعة جمعہ کی افان فیہ کا بیان **عن** آنحضرت
 اور ابو بکر اور عمر کے مانی تک جمعہ میں صرف ایک افان ہی جاتی تھے جب امام بنیہ پڑھتا خطبہ پہنچے کہ یو پھر تعبیر ہوئی نماز شروع
 ہوئی وقت رخصت عثمان ذہنی خلافت میں ایک اور افان کا حکم کیا اس وقت سے کہ لوگ بخت ہو گئے تو اور مسجد سے دور دھڑکے
 تھے تو سب کو نمانی اطلاع ہو جاوے پھر بعد افان اب تک طبری ہے حالانکہ یہ صحیح ہے کیونکہ فعل غلط ہے پھر راشد کا اگر کوئی ترک کرے اور
 ایک افان پرتفاعت کہ تو وہ متبع ہے سنت نبوی اور میری ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا **عن** الثعلبی بن نید ان الاذان
 کا اول حین یجلس الامام علی النبی یوم الجمعة فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی بکر و عمر رضی اللہ عنہما
 افلا کا خلافت عثمان کے الناس عثمان یوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن بده علی الزوراء فثبت لک

کرتے ہوئے جابر بن سمرہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یقعہ قعدا لا یشکر وساء الحدیث
 ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے نبیؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھتے ہوئے کھڑے ہو کر پھر بیٹھتے ہوئے تھے کسی
 سبب سے کہتے تھے **وَابِ الْجَلِ یُحْطَبُ عَلٰی فِیْسٍ کَانَ یُزِیْدُکَ دِیْکَیَ خُطْبَہِ** **عَنْ شُعْبِ بْنِ رَزِیْقٍ**
الطَّائِفِ **قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی رَجُلٍ لِّهِ صَحْبَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقَالُ لَہِ الْحَکَمُ بْنُ حَزَنٍ**
الْحَکَفِیُّ **فَاَنْشَأَ یُحَدِّثُنَا قَالُوْا وَفَدَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعِیْنِ سَبْعَ اَوْ سَعِیْنِ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ**
فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرٰکَ فَاَدْعُ اللّٰہَ لَنَا بِخَیْرِ فَاَمَرَنَا بِاَنْ یُّنْشِئَ مِنَ التَّوْحِیْدِ الشَّارَءَ اِذَا ذَاکَ دُوْنَا قَمِیْنَا بِہَا
اِیَّامًا شَہِدْنَا فِیْہَا الْجَمْعَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَتْ وَکَلَّ عَلَیْہَا عَصَا اَوْ قَوْسٍ فَعَلَّی اللّٰہُ وَتَحٰی عَلَیْہِ
کَلَامًا خَفِیْفًا طَیِّبًا مَّارَکًا ثُمَّ قَالِیْہَا اَلَا اَنْتَ لَکَ تَطْہِیْقُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا کَلَامًا مَرْتُوْبًا وَلٰکِنْ سَدَّدُوْا بَیْنَہُمْ
سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ قَالَ یَنْتَنٰی فِیْ شَیْءٍ مِنْہُ لِعَصْرٍ **عَنْ شُعْبِ بْنِ رَزِیْقٍ طَائِفِیٍّ** **یَرْوِیْہُ یَوْمَئِذٍ اِیْنِیْ شَخْصٌ یَّیْہُ**
 جو صحبت میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ہم سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا
 تھے یا تو آدمی جب آپ سے ملے تو کہے کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کی زیارت کی آپ ہمارے دلوں کو بہتری کی دعا کیجیے آپ نے فرمایا کہ جو میں نے
 اور اس وقت میں مسلمان کا حال تکلیف کا تھا ہر چہ خیر و زبردستی میں ہی جمع ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ پڑھا آپ ایک
 عصا یا کمان پڑھنا دیکھ کر کہتے تھے جو آدمی اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور تمنا بیان کی چند کلون سے جو نہایت ہلکے اور
 پاکیزہ اور مبارک ہو پھر فرمایا اگر کوئی تم کو ہرگز طاقت نہیں کہ جو بھالائی کی لیکن مضبوط ہو اور خوشخبری سناؤ **فَ**
یَعْنِیْ اِذَا کَرِیْ حَکَمٌ مِنْ تَصَوُّرٍ ہُوَ جَاہِلٌ جَلَّ جَلَالُہُ کِی رَحْمَتِ سَیَاسِیْہِمْ اِنْہِیْ سَیَاسِیْہِمْ جَاہِلٌ کِی حَسْبِیْ اِذَا رَاسُ کِی رَحْمَتِ اَوَّلِ
فَضْلٌ یَّہْمُ سَارَ کَبُوْشٍ یَّہْمُ عِیْنِ **ہَاہُنَا صُغُوْا نَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا شَہَدَا الْحَجَّ لَیْسَتْ جَنَہُ**
لَفَتْغُفَکَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا نَفْسَا مِنْ ہِیْدَءِ اللّٰہِ فَلَا مَضَلَّ لَہُ وَمَنْ یَضَلَّ فَلَا ہَادِیَّ
لَہُ وَاشْہَدَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاشْہَدَنَّ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ اَوْ سَلَّمَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَ
نَذِیْرًا مِیْنَنَا یَا سَاعَۃَ مِنْ طَیْبِ اللّٰہِ سَلَّمَ فَقَدْ وَفَدَّ وَمِیْنًا **عَنْ شُعْبِ بْنِ سُوْدُرٍ** **رَوٰیہُ یَوْمَئِذٍ اِیْنِیْ شَخْصٌ یَّیْہُ**
 پڑھتے تھے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَنُسْتَغِیْذُہُ** سب تعریف ہو اللہ کو اسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اسی سے حضرت چاہتے ہیں پناہ مانگتے ہیں
 ہم اپنے نفس کی برائیوں سے جسکو اللہ ہدایت کرے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت
 نہیں کر سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اللہ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نبی اور رسول ہیں اللہ نے ان کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا خوشی ساقی میں اور ڈر تو میں قیامت
 آنے سے پہلے اللہ اور اسکو رسول کی اطاعت کر دے یہی راہ ہے اللہ جو اللہ کی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیکھا
 اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا دوسری روایت میں ہے **وَیْنِیْ لَعْنٌ** **وَاللّٰہُ دِیْنًا اِنْ یُحْلِلُنَا مِنْ طَیْبِہِ**

اے اللہ ہمارے لیے ہدایت دے اور ہمارے لیے گمراہی سے بچاؤ

بن یزید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے نماز میں پہلی اذان سمجھ کر اوس وقت
 پہنچ کر امام منبر پر بیٹھا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی اور لوگ بیت ہو گئے انہوں نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زور پر
 دی گئی پہری حکم راف زور اور ایک گھر کا نام ہو جو مدینے کا زار میں تھا۔ تیسری اذان سمرا یہ ہو کہ بکر کو پہلی اذان
 مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھا ہو اذان ہو تو ہی اوسکو دوسری اذان اور اُسکو پہلی تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان
 سب سے پہلے ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان یؤذن باین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس
 للنبر لئلا یسمع علی باب المسجد ابی بکر عن عمر ساق فحوادث یونس یعنی اذان ہوتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے تھے کہ روز مسجد کو دروازہ پر پہرہ بکر کے سامنے پہرہ کو سامنے پڑھایا ہی کیا اخیر تک تیسری
 روایت میں ہے کہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاموذن واحد بلا تعدد کو معناه یعنی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تھا سوا اہل کو باب الامام یکلم الرجل فی خطبہ امام کو خطبہ میں بات کرنا
 درست ہے عن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة قال جلسوا فسمع ذلك
 ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فزارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعالیٰ عبد بن مسعود ترجمہ جابر سے روایت
 ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے کہ دروازے پر آپ کو لوگوں سے فرمایا بیٹھا جاؤ عبد اللہ بن مسعود اور وقت مسجد
 دروازہ پر تھے یہ سنکر مسجد کو دروازہ پر اس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو فرمایا اوہ ابی عبد اللہ بن مسعود
 ف آئے عبد اللہ بن مسعود کو در بیٹھا گوارا لکھا اور خطبہ میں بات کہہ کر انکو اپنی پس بلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن
 مسعود کی ثابت ہوئی باب الجلس اذا صعد المنبر پہلے امام منبر پر جا کر بیٹھو عن ابن عمر قال کان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ ارادہ المؤذن ثم یقف
 فی خطبہ ثانیہ ثم یقول ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے پہلے منبر پر
 بیٹھتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پہر کھڑی ہو کر خطبہ پڑھتے پہر بیٹھتے کسی سے بات نہ کرتے پہر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے
 باب الخطبۃ قائما کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کا بیان عن جابر بن سمرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما
 ثم یجلس ثم یقوم فی خطب قائما فحدثک اندکام ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
 ہو کر خطبہ پڑھتے پہر بیٹھ جاتے پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے جو ترجمہ سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تو وہ جو تھا قوم خدا
 میں نے ایک مرتبہ دو ہزار نماز و نذرانہ پڑھیں میں نے فادون میں پچاس جمعوں میں بیٹھتے تھے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ دو ہزار جمعہ سے
 زیادہ ایک مرتبہ پڑھیں کیونکہ دو ہزار جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کے وفات تک ہی نہیں ہوتی عن جابر بن سمرہ
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب ان یجلس بہما یقرأ القرآن ویدکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اون کو پہلے میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں آپ ان پڑھتے تھے لوگوں کو نصیحت

یخطب

یخطب جالساً فقلدک ذب شغلہ واللہ

صلیٰ اللہ علیہ وسلم اکثر من اھی صلوٰۃ

کرتے اور پھر کے دھلی اور انہوں نے اس خطبہ کی توف اندو حدیثوں سے خطبہ میں اتنا ہٹا کر دعا مانگو کہ فی الصلوات
 ہوئی اگرچہ استقامت وغیرہ استقامت میں بعض مقاموں میں آپ سے دو نو ہٹا کر دعا مانگنا ثابت ہو جیسا استقامت کا باب میں
 گزرا **باب افضل الخطب** خطبہ چوتھا پڑھنے کا بیان **عمر** عباس بن عباس امیر مومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بافضل الخطب ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھا خطبہ پڑھنا
 مسلم فی روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لینی پڑھنا اور خطبہ چوتھا پڑھنا علامت ہے دنیاوی
 کی قبولیت اور نماز کو اور کو تاہر خطبہ کو ۔ اسوس ہوا میں نے جابلوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ خطبہ پڑھ کر پڑھیں
 پڑھیں اور نماز کو تاہر جلدی سے پڑھ لیتے ہیں **عمر** جابر بن سمرہ السوائی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یصل الموعظة يوم الجمعة انما ھو کذلک یسیرات ترجمہ جابر بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خطبہ کو طول نہیں دیتے تھے جمعہ کے دن جب تک کہ پڑھتے تھے **باب الدنوی من الامام عند الموعظة** خطبہ کے وقت امام کے
 ساتھ نزدیک بیٹھنے کا بیان **عمر** سمرہ بن جندب انہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادنو من الامام
 فان الرجل لایزال یتباعد حتی یقع فی الجنة واذ دخلها ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو خطبہ میں اور نزدیک رہو امام سے کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہے جنت جاتی وقت بھی دور رہے گا اگر
 جنت میں جاوے گا (پرسے کے بعد جاوے گا کیونکہ دنیا میں بھی وہ کبھی پیچھے رہتا تھا) **باب الامام یقطع الخطب للامام**
 یعنی اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کر سکتا ہے **عمر** بريدة قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فاقبل الحسن والحسين علیہما قیصان احمران یعثران ویقومان فقتل فاخذہما فقصہا بعد بھاشم
 قال صدق اللہ انما امرکم واولادکم فتنة رأیت لھذا من فلاحہا صبیہ اخذ فی الخطبة ترجمہ بريدة
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے تو میرا ام حسن واما حمین علیہما السلام آؤد کو نے سر پہنچائی کہ
 پڑھتے ہو (پچھو کی وجہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا چھوڑ دیا اور اولاد کو دینا اور اولاد کو دینا پھر پڑھ کر فرمایا پھر ارشاد
 کیا اللہ جل جلالہ فی تعالیٰ ال اور اولاد کو دینا میں نے انہوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا پھر اپنے خطبہ شروع کیا پھر
 الاحتماء والا امام خطبہ امام صبر کرتے خطبہ پڑھتا ہو گوٹ مار کر نہ بیٹھے **و** نشست یہ ہے کہ دو نو بانوں کو کھڑا
 کر کے پیٹ سوزانہ لیوی یا ہاتھوں سے حلقہ دی لیوی ۔ اسکی منع فرمایا کیونکہ اکثر اس نشست میں فتنہ آ جاتی ہے وضو
 جانا ہو غیر نہیں ہوتی **عمر** معاذ بن اسحاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامی عن الحیوة يوم الجمعة والا امام
 خطبہ ترجمہ معاذ بن اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعہ کے روز جب امام
 خطبہ پڑھتا ہو **عمر** جیل بن شداد بن ابی قال شہد مع معاوية بن الحکم جمع بنا فخطرت فاخذ بجل
 من المسجد خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا یتیم معیتین والا امام خطبہ ترجمہ جیل بن شداد سے روایت ہے

خطبہ کی اور دو نو سوزانہ سے دو نو بانوں اور بیٹھ

صلواتہ وسلم خطبہ الاصلیت شیئا قال قال صل رکعتین متجوئز فیہما ترجمہ
 ہو سیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہی تو آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحتیہ السجود) وہ بولا ہاں میں نے
 نے فرمایا اوشعہ دو رکعتیں پڑھ لو مکی دوسری روایت میں نماز زیادہ ہو کر اقل علی الناس قال اذا جاء احدکم فاما خطبہ فلیصل
 رکعتین یتجوئز فیہما ترجمہ پھر آپ کو کون کون کی طرف توجہ ہوئی اور فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھ
 رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھ لو مکی خطبہ رقاب الناس یوم الجمعة جمعہ کو دن کو کون کے گروہ میں نہ بیجا نہ عنانی
 الزاہر یتوقا لکنامع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة فجاہد رجل یتخطی رقاب الناس فقال
 عبد اللہ بن مسعود جاد رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعة والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی
 اللہ علیہ وسلم اجل فقل اذا بیات ترجمہ ابی زاہر یہ سنے وایت ہو ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ جو صحابی تھے پڑھ رہے تھے جمعہ کے
 روز اتنی میں ان کی شخص آیا تو کون کی گروہ میں پھانٹا ہوا عبد اللہ بن مسعود نے کہا ان شخص اس طرح گروہ میں پھانٹا ہوا مجھے کو آیا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی تو گو کہ **باب الرجل یعسر الامام یتخطب**
 امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ آوی تو کیا کرے **عمر ابن عمر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول اذا نعر احدکم وهو فی المسجد فلیتھول من جلسہ ذلک الی غیر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت میں ہے
 سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا تو جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگو مسجد میں تو او بھگہ سے اونگھ کر دوسری جگہ بیٹھ جا **ابا داؤد**
 یتکلم بعدا ینزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب برسر او تری تو بات کر سکتا ہے **عمر ابن قیس** قال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ینزل من المنبر فیرضی لہ الرجل فی الحاجة فیکوم مع حق یتقاضی حاجتہ ثم یقوم
فیصلہ ترجمہ ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اترتے پھر
 کوئی شخص ان کا کام آپ سے بیان کرتا آپ اس سے (باتیں کرتے ہوئے) کہڑی دیتی یہاں تک کہ اس کا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑی
 ہوتے نماز کو پڑھ **باب من ادھرک من الجمعة رکعتہ بوشخص جمعہ کو ایک رکعت یا دو اور اس نے جمعہ پایا عن** ابی ہریرہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادھرک رکعتہ من الصلوة فقد ادرک الصلوة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پائے اوس نے وہ نماز پائی کہ اگر ایک رکعت ہو کہ پادری تو چار قریب ہی ظہر کی
 سی پہلی مالک اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کو نزدیک دو پہی رکعتیں پڑھو اگرچہ شہد یا سہو کو مسجد میں سے لیکن
 مذہب مالک اور شافعی کو وہی ہے اور اوسنی کے قائل ہیں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور امام احمد بن حنبل وغیرہ میں سے
 حضرت عائشہ سے **باب یتقرأ فی الجمعة** جمعہ میں کوئی سورہ تین پڑھیں **عن النعمان بن بشیر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کا یتقرأ فی العید ویوم الجمعة بسم اسم ربک الاعلیٰ وعلیٰ حدیث الغاشیة قال مر بما
 اجتمعوا فی یوم فقرأ بہما ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید میں پڑھیں سورہ بسم ربک الاعلیٰ

میں ہادیہ کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے جمعہ پر ایمین کو دیکھا تو اکثر لوگ مسجد میں رسول اللہ کے اصحاب میں سے تھیں
 اور کوٹ مار کر بیٹھ رہے تھے جب امام خطبہ پڑھ رہا تھا۔ کہا ابوہریرہؓ اور ذوالنورینؓ اور ابن عمرؓ اور ابی بن کعبؓ اور انس بن مالکؓ اور
 شریکؓ اور مصعب بن عمیرؓ اور سعید بن المسیبؓ اور زبیرؓ اور کھولؓ اور اسماعیل بن محمدؓ اور سعید بن مسعودؓ اور سعید بن مسعودؓ اور سعید بن مسعودؓ
 کچھ قیامت نہیں اور مجھ نہیں پہنچا کینہ کر دیا جانا ہوا سکو مگر عبادہ بن نسر نے **باب الکلام والامام خطب**
 خطبہ کی قیامت بات کر نیکی ممانعت عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت انصت واما
 یخطبہ لغوت ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تم کھڑے ہو اور امام خطبہ پڑھتا
 ہو تو تو فی نہو کا کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیو بعضوں کے نزدیک جب سے
 امام بخرو عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحضر الجماعۃ ثلاثۃ نفر من حاضرہا
 بلغو وھو خطبہ منہا ورجل حضرہا یدعو فہو رجل دعا اللہ عز وجل انشاء اعطاه وانشاء منعہ و
 حضرہا انشاء وسکوت لم یحضر قریبۃ مسلم ولم یؤذ احد فی کلمۃ الی الجماعۃ التی تلیمہا وزیادۃ ثلاثۃ ايام
 وذلك بان اللہ عز وجل یقول من جاء بالحسنۃ فله عشر امثالہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے میں تین طرح کے آدمی آتھیں ایک وہ شخص جو ایمان آکر بیہودہ بات کرے اور سکا
 حصہ یہی ہے (یعنی اسکو کچھ ثواب نہیں) دوسرا وہ جو ایمان آنکر دعا کرے اب اللہ جل جلالہ کو تیار ہے اس کی عاقبول
 کرے یا نہ کرے تیسرا وہ شخص جو ایمان آنکر چکا ہے نہ لوگوں کی گردن بہانہ نہ کیسکو تکلیف دے اور گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین
 دن زیادہ پہنچے شیخ جاوین کو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کرے گا اس کو دس گنا ثواب ملیگا **باب الاستمذان**
 الحدیث للامامہ جبکہ وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کہو کہ کبریا کے واسطے عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا احدث احدکم فی صلوۃ فلیاخذ بانفر شملہ ینصرف ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنا کمر کھینچ کر چلا جائے اس امام سمجھے
 جاوے گا اور سکا وضو ٹوٹ گیا اور لوگوں کو معلوم ہو کہ اس کی کسی بھڑکائی شرم کی بات چھپانا بہتر ہے **باب اذا دخل**
الرجل والا فلیخطب امام خطبہ پڑھ رہا تھا اسوقت کوئی آدمی تو نفل پڑھنے یا نہ پڑھنے کی شافی اور اچھا اور یکجہات محمد شین
 کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آدمی تو دور رکھتے تھے اسے پڑھ کر بیٹھو اور ابو حنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری
 اور ایک جماعت صحابہ کے نزدیک خطبہ کی قیامت نماز پڑھنا چاہیو بلکہ چھپتے کہ خطبہ سننا چاہیو **عز جابر بن عبد اللہ یوسف**
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقل اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارک ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے
 ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کہو کہ لو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپ نے
 فرمایا وہ پڑھ پڑھ دو رکعتیں عن جابر ابی ہریرۃ قال جاء سلیک الغطفانی ورسول اللہ

امر بذلک ان لا توصل صلوٰۃ بصلوٰۃ حتیٰ تکلم او یتخرج ثم رجمہ عطار بن کعب الخوارزمی روایت ہی واقعہ میں ہے
 از کتبہ سجاد صاحب بن یزید پاس ایک بات پوچھ کر جو معاویہ بن ابی سفیان فی دیکھا تھا انکو کہنے ہوئی نماز میں ہالینے کھا
 میں نے معاویہ کے ساتھ نماز پڑھی مسجد کے محراب میں جب میں فی سلام پھیرا تو اونہرے سبب کچھ نماز پڑھ کر چلا گیا جب کہ میں
 تو ایک آدمی کو میری پاس بھیجا اور کہا پھر ایسا کرتا جتنے جمعہ پڑھ لیتی پھر اس کے ساتھ دوسری نماز پڑھ جتنا کہ تو بات کر
 یا دن نہ کل نہ جاوی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیا اس بات کا کوئی نماز دوسری نماز سے ملانی نہ جاوی جتنا کہ
 تو بات نہ کر کر یا کل نہ جاوی فی غیر جمعہ کے فرض پڑھ کر مسجد سے چلا آؤ اور گھر میں انکر سنتیں نہ کرے پھر تو بخایت چلا
 ہر اگر مسجد ہی میں ادا کرے تو جہاں فرض پڑھی ہو وہاں سے اونہرے دوسری گھر میں جا کر سنتیں پڑھے یا پھر میں کسی ہی تہیز
 کرے **عمر ابن خطاب** کا اذان کا یہ کہ **صلی اللہ علیہ وسلم** تقدّم فصلی کعتین ثم تقدّم فصلی واحدًا کان اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی البیتہ فصلی کعتین ولہ فصلی البعد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یفعل ذلک ثم رجمہ عبد بن شمر جبکہ میں ہوتی تو جمعہ پڑھ کر آگے کو پڑھ کر تاکہ گھر بل مادی پھر دو کعتیں پڑھتے پھر آگے
 کو پڑھ کر اور چار کعتیں پڑھتے اور جب یزید میں ہوتی جمعہ پڑھ کر اپنے گھر میں چلا آتی اور دو کعتیں پڑھتے گھر میں مسجد میں
 پڑھتے لوگوں فی اسکی وجہ پوچھ کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتی تھی **عمر ابن خطاب** سے **قال** قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان مصلیا بعد الجمعة فیصل البعد و تم حدیثہ وقال ابن عباس اذا صلیت ثم یصل بعد
 اربعًا قال فقال لے ابی ایسی فان صلیت فی المسجد کعتین ثم اتیت المنزل او البیت فصلی کعتین ثم رجمہ
 ابی ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زما یا جو شخص بعد جمعہ کی نماز پڑھنا چاہے تو چار کعتیں پڑھے یا اس پر دس
 روایت میں پھر پھر جب تم جمعہ پڑھ کر آؤ اس کے بعد چار کعتیں پڑھو۔ میری باپ نے پوچھا کہ کیا ایسا اگر تو مسجد میں پڑھے یا نہ پڑھے
 پھر گھر میں آؤ تو دو کعتیں اور پڑھ **عمر ابن خطاب** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل بعد الجمعة کعتین
 فی بیتہ ثم رجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو کعتیں پڑھتے تھے اپنے گھر میں **عمر ابن**
 جبکہ اخیر عطاء نے راہ **ابن عمر** صلی اللہ علیہ وسلم بعد الجمعة فیدخل من صلوٰۃ الا ان کھلا فیہ الجمعة فلیک
 غیر کتیں قال فی کھ کعتین قال ثم یتمشی فی کھ فیکرم اربع کھات قال لعطاء کہ رأیت ابن عمر یصنع
 ذلک قال من کہا ابن عمر سے روایت ہے محمد بن زید عطائے انہوں نے ابن عمر کو دیکھا جمعہ پڑھ کر آؤ گھر سے تھوڑا
 سا سرکاتی دو کعتیں پڑھتے پھر دو چکر جاتی اور چار کعتیں پڑھتے میں نے عطائے کو کھاتم فی کسی بار اس کو پڑھ کر دیکھا
 انہوں نے کہا کسی بار دیکھا **احادیث** جمعہ کے بعد دو کعتیں اور چار کعتیں اور چار کعتیں ثابت ہیں۔ تیسری شایعہ
 کی نزدیک مختاریہ ہے کہ اگر مسجد میں پڑھی تو چار کعتیں پڑھے اور گھر میں پھر دو کعتیں پڑھے یا **ابن عمر** صلی اللہ علیہ وسلم
 عید میں کی نذر کا بیان **عمر ابن خطاب** قال قدّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللدینۃ ولحدیثہ یومان یلعبن فیہما فقال عطاء

[illegible]

قبل بالخطبة قبل الصلاة فقام رجل فقال يا من انزلت السنة اخرجت المنس في يوم
 يكن بخير فيه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال ابو سعيد الخدري من هذا قالوا فلان بن قلاب
 فقال اما هذا فخذ فضي ما علي به منعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انزلت السنة اخرجت المنس في يوم
 ان يعين بيرة فليعين بيرة فان لم يستطع فليسا نه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان
 ثم رحمه ابي سعيد في رواية مروان في منبر كالا عيد كے روز اور خطبہ کی پہلے پڑھا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا کہ
 مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر کالا عید کے روز حالہ کہ کبھی منبر بخین نکالا جاتا تھا اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ابو سعید خدری
 نے کہا یہ شخص کون ہے کہ کون نے کہا فلان مینا فلان کا ابو سعید نے کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز میں کسی کام خلاف شرع کی دیکھ پھر اس کو تھ سے مناسکتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دی اگر ہاتھ سے
 نہ ہو سکے وہاں سے مٹا دی اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے اوس کو بوجانی یا دینی درجہ پر یا ان کا ف بے گزربری بات کو منع فرما
 زبان سے قادر نہ ہو تو دل سے اوس کو بوجانی اگر بھی نہیں ہو تو یا ان کا نشان دس میں نہ رہیگا **عن جابر بن عبد الله**
 يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قام يوم الفطر فخطب فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ من خطبته
 صلى الله عليه وسلم انزل قاتل النساء فذكرهن وهن يتوكل على يد بلال وبلال ان اسط ثوبه تلقى النساء
 فبهد الصدقة قال تلقى لهن فختها ولباقين تلقين وقال ابن عمر فختها ثم رحمه جابر بن عبد الله روى
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كثر من عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ فرما رہے ہو تو وتر پور
 عورتوں کو نصیحت کرنی چلی اور بلال کے ہاتھ پر آپ کا ٹکڑا لگای ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پسلیا ہی ہوئی تھی عورتوں میں اس میں
 ڈال میں تبین کوئی اپنا چھلکا لاتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی **عن ابن عباس** معناه قال فظن انه لم يسمع النساء
 لانهن وبلال مع فوعظن وامرهن بالصدقة فكانت المرأة تلقى القرط والحاحد في ثوب بلال ثم رحمه جابر بن عبد الله
 بن عباس سے بھی ایسا ہی فرمایا ہے او میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ کیا کہ خطبہ کے آواز عورتوں کو نہ پہنچے ہوگی آپ کی
 طرف چلی اور بلال پر کچھ ہاتھ تھراپے او کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی حورت اپنی نالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی بلال کے
 کپڑے میں ۔ دوسری روایت میں ہے کہ جعل المرأة تعطي القرط والحاحد وجعل بلال يجعله في كسائه قال فظن
 علي فخر آية المسلمين ثم رحمه جابر بن عبد الله روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كثر من عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ فرما رہے ہو تو وتر پور
 بانٹ دیا **باب** بخط جابر بن عبد الله روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كثر من عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ فرما رہے ہو تو وتر پور
 يوم العيد قوسا فخطب عليه ثم رحمه جابر بن عبد الله روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كثر من عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ فرما رہے ہو تو وتر پور
 ثوبا كثر خطبته **باب** ترك الاذان في العيد عید میں اذان نہ پڑھی کا بیان **عن عبد الرحمن بن جابر** قال سال
 رجل ابن عباس اسم هذا العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولو لا من لحي منه ما شهدته

یوم عاشوراء قالوا لعلنا نلعب بها فی الجاهلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد ابدلکم بہا خیرا
منہما یوم الاضحی یوم الفطر ثم رحمہ اللہ اس سر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومین تشریف لائی اور دون
لوگوں کی دودن کھیل کود کے یوم مقرر فرمایا آپ نے پوچھا یہ دودن کیسی ہیں انہوں نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ میں اندونون میں
کھیل کود کرتے تھے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تمہیں اندونون کے بدلے میں وہ دودن عنایت فرمائی جو ان کے بہترین
ایک یوم الفطر دوسری یوم الاضحی **باب** وقت الخیر فی العید عید کی نماز کا وقت **عمر بن زید بن خنیس** لیں حبشی
قال خرج عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فی یوم عید فطر واوضح فی انک
ابطا الامام قال انکنا قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التشیع **ترجمہ** زید بن حنیس سر روایت
ہی عبد اللہ بن بسر جو صحابی تھے لوگوں کے ساتھ عید فطر یا عید اضحیٰ میں کھڑے ہوئے برا کہا امام کے دیر کر نیکو اور کھا تو
اس وقت فارغ ہو جاتی تھے نیز مشرق کی وقت عید کی نماز سے **باب** خروج النساء فی العید عورتوں کا عید کی
جنا **عمر بن الخطاب** قال ایسرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تخرج ذوات الخمر یوم العید قبل ان تخرج
قال الشہد ان الخمر دعوة المسلمين قال فقالت امرأۃ یا رسول اللہ لہ یکن کما حدیثت فوب کیف تصنع
قال تلبسھا حاجتھا طافۃ مرفیھا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا متواتر
کہ نکالو عید کے روز آپ سے پوچھا گیا عائشہ عورتوں کو بھی نکالیں آپ نے فرمایا انکو آنا چاہیے بھری کچھ مین اسلام
کی دعائیں شریک ہونا چاہیے۔ دوسری روایت میں ہے والحیض ین خلف الناس فیکبرن مع الناس حال عید میں
لوگوں کے پیچھے ہٹتی ہیں اور کھینچتے ہیں لوگوں کے ساتھ **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے کنواریوں کو بھی نکالو عید
میں حکم فرمایا۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عید میں کونسی عورتوں کو بھی نکالنا سنوں ہے اور بھی قول ہے ابو بکر اور
علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت **عمر بن الخطاب** ام عطیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینہ جمع نساء
الانصاف فیہ فیرسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی ابائہم علیہم السلام ثم قال انما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الیکن و امرنا بالعیدین ان تخرج فیہما الخیض والعق و لا جمعة حلینا و نہانا عن اتباع
الحنائش **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومین تشریف لائی آپ نے ہنسا کی عورتوں کو
ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو انکو پاس بھیجا وہ روزی پر کھڑے ہوئی اور عورتوں کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا
بعد اوسکو کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تھا ہر پاس کا ہوں اور حکم کیا کہ عید میں من حائضہ عورتوں
کنواری عورتوں کو نکالنی کا اور جمعہ پر نہیں ہے اور منع کیا کہ عید میں کونسی عورتوں کو بھی نہیں
ہیں جنازہ کی ساتھ جاؤ گی تو روٹی مینیں کی بڑی انعام ہے کچھ نکالیں گے اور کچھ بھی پریشان کریں گے **باب**
الخطبہ یوم العید عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان **عمر بن الخطاب** قال خرج مروان المنبر فی یوم

سنن کے شرط پر **عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسیر فی القصر

الاولى سبعاً و ثمانين في كل سنة يقوم فيها اربعة اشهر يقبل فيه من كل

روایتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں پہلے گھٹ میں سات تکبیریں پڑھتے پھر قزوات کرتے پھر تکبیر کہتے اور گھٹ میں

پہر دوسری رکعت کو کھڑے ہوتے پہر چار یکسیرین کہتے پھر قنوت کرتے پہر رکوع کرتے کہا ابو داؤد دینی روایت کیا اس حدیث کو

وکیعہ اور ابن المبارک فی مہنون نے پھلار کعت میں سات اور دوسری کعت میں چار تکبیریں کہیں عجزاً و عاشتہ

جليل في حرمه از سعید بن العاص سال ایا موی لاشعری و حذیفه ابن الیمان کیف کان سؤ ال

صلى الله عليه وسلم يكبر ولا يضيء الفطر فقال ابو موسى كان يكبر اربعاً تكبيرة على الجنازة فقال احدى

فقال لهم كذا كنت أكبر في البصرة حيث كنت عليهم قال ابو عانثة وانا حاضر سعيد بن العاص

ترجمہ: ابوجائشہ سحر وہیت ہر سخیہ العاص نے ابو موسیٰ اشعری اور حذیفہ بن الیمان کے چوتھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا۔

تغیر کہتے تھے عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں ابو موسیٰ نے کہا چار گنبدیں کھڑی تھیں جن کو جازریہ کہتے ہیں ان میں سے ایک ہے ابوجہر

فی کہامین اتنا ہی تجسیرین کہا کرتا تھا بصری میں جیسا دن پر حاکم تھا کہا ابو عاصشہ نے میرے سامنی سعید بن اعاص نے پوچھا

ف یہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ چار تحفیروں سے مراد پہلے رکعت میں دو تحفیر کر دینے سے کہ اگر کسی نے اسے

اعت میں معتبیر کلام کے مگر اس حدیث کا اسناد میں عبد الرحمن بن ثوبان ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو عاصمہ مجہول ہے پرین

سب سے صحیح ثابت ہی کہ پہلی رکعت میں پانچ تمغیں ہیں کھم تمغہ کبیر تحمیر اور کوع کے اور دوسری رکعت میں چار تمغیں کوع کا اور

ظاہر ہے کہ یہ ہر قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتا تو ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرنی دیکھا ہو گا اور اس علم سے

ما يقرأ في الاضحية والقطر عيد من كون سوزمين شهر محرم عيد الله بن عبد الله بن علي بن مسعود

من الخطا بسا ايا واقرة الليثي ما ذا كان يقر به رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤمنين والفطرا فان يقرر

فِيهَا بَقَاةُ الْقَزَائِمِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ثُمَّ كَفَّمَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَوْفَةَ

روایت ہے حضرت عمرؓ نے ابوہریرہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کون سے کھانے پکارتے تھے؟

تقریباً وہی کہہ گاتے ہیں اور قرآن مجید اور اقرب الساعۃ وشن القمزمی ہے باب العلومی المحطبة

سنہ ۱۰ کے لیے لوگوں کا پیشرو رہنا **عن عبد اللہ بن السائب** قال شہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید

بالصلوة قال الخطيب فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس من احب ان يذهب فليذهب ثم رحمه الله

اسی طرح روایت ہر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں یا جب آپ سارے پورے چور آپ کی فرمایا خطبہ میں

جس کا یہ چاہر خلیہ سنو کے لیے بھیجی اور بس کا یہ چاہر چلا جاوے **باب** الخرج الی العید من طریق ورج و

پنج گزینہ عالیہ کتب فی تفسیر احمد ابن حنبل علیہ السلام علی ہدیہ جہاد سہری

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم العبد الذي عند ركنه الصلوات فليقل عليه السلام

ولا اقامة قال ثم امر بالصلاة قال فاجعل النساء يشربن الى اذان من وجوههن قال فارموا الا فانا هنش ربحي الى النبي صلى الله عليه وسلم ترجمه عبد الرحمن بن عباس سے روایت ہے کہ شخص نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کی نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ہاں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میری قدر و منزلت نہ ہوتی تو میں آپ کے پاس جاؤں لیکن ابوجہم سننے کے بعد اسے عبد اللہ بن عباس سے ماننے میں کٹھن لڑا کہ تو انکو امام کے پاس کس طرح جگہ کر سوسو رہو گون نے پس کھٹکھٹ کر ہونی دیا وہ لوگ اب تشریف لائی اوس نشان کے پاس ج کثیر بن الصلت را گھر کے باقیہر آپ کی نماز پڑھی پھر غلبہ دینے کا حکم دیا محمد بن ابیہر کا لون اللہ گون کی طرہ ہشاد و کرنی تھیں۔ آپ نے نکال کر حکم کیا وہ عورتوں کے پاس سے (صدقہ لینے کو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس صدقہ لیں کہ چلو گئی عمر ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

العید بلا اذان لا اقامة وابو بکر وعمر وعثمان شایع ہے ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید کی نماز پڑھی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابو بکر اور عمر یا عثمان نے بھی اس طرح پڑھی عمر جابر سے سمرقہ قال

صلوات مع النبي صلى الله عليه وسلم غير مترجة ولا هي تبين العیدین بغیر اذان لا اقامة ترجمہ جابر بن سمرقہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کچھ ایک دو باغضین ٹپ سے (بلکہ بہت بار پڑھی) دو نو عیدوں کی بغیر اذان اور

باب التکبیر فی العیدین بکثیرات عیدین کا بیان ف بکثیرات عیدین میں اختلاف ہے اکثر اسے جیسے مالک اور احمد اور ابو کی نزدیک پہلی رکعت میں سات تیسیرین ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تیسیرین لیکن مالک اور احمد کو نزدیک پہلی رکعت میں سات تیسیرین اور دوسری میں پانچ تیسیرین کے گرد و دور رکعتوں میں قرات تیس پہلے پچھ تیسیرین کہنا چاہی اور شافعی کے نزدیک پہلے رکعت میں سات تیسیرین تیسیرین کی اور دوسری میں پانچ تیسیرین قیام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سات تیسیرین پہلی رکعت میں قبل قرات کو سو تیسیرین تیسیرین دوسری رکعت میں بعد قرات کو سو تیسیرین کو کے۔ ہمارے شاخ مال

حدیث کو نزدیک مالک شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہے عائشہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکتب فی القنطر ولا یص فی الاول سبع تکبیرات وفي الثانية خمساً ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں اور عید الفطر میں پہلی رکعت میں سات تیسیرین کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تیسیرین کہتے تھے دوسری روایت میں اتنا

دیا وہ ہے سو رکوع کی تیسیروں کی ف مگر یہ حدیث ضعیف ہے اسکو اسناد میں ابن حبیب سے کہا حاکم نے تنقید میں اساتید حدیث میں اسے وہ ضعیف ہے عمر عبد اللہ بن عمر و بن العاص قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی القنطر سبعی

الاولی خمس فی الاخری والقرآن بعد ما کلتھما ترجمہ عبد اللہ بن عمر و ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید الفطر میں سات تیسیرین ہیں پہلی رکعت میں پانچ تیسیرین ہیں دوسری رکعت میں اور قرات دو رکعتوں میں بتکبیرین کو ہی ف تریزی نے نقل کیا ہے بخاری سے کہ یہ حدیث صحیح ہے مگر پھر بھی بخاری کی شرط پر نہیں بلکہ اصحاب

نہایت احوال اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا ہے

نہایت احوال اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا ہے

بخسرو السابغ

پارہ ساتوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب

اذا لم يخرج الامام العید من یوم یخرج من العید اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو دوسری دن پڑھ

یوم یخرج من العید من یوم یخرج من العید اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو دوسری دن پڑھ

یشہد من انھم رائے والھلال بالامس فامس ان یغفر فا و اذا اصبح یغفر المصلاہم ثم یرحمہ فی ہر نی پڑھا پڑن سے شہادہ صحابہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور انہوں نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ فی حکم کیا تو گوگو روزہ کہو لڑائی کا اور جب صبح ہو تو عید گاہ کو گور کا

عن بکر بن بشار قال کنت اعد مع صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلی یوم الفطر

ویوم الاضحی فسلط بطن بھان حقانی المصلی فمصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرحمہ بطن

بطحان الیوننا ثم یرحمہ بکر بن بشار الاضاری سے روایت ہے میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احباب ساتھ

عید گاہ کو جاتا عید فطر اور عید فصح کے روز تو بطن بطحان سے ہو کر عید گاہ کو جاتی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ساتھ نماز پڑھتے پھر اسی بطن بطحان سے ہو کر پڑھتے وہاں میں تھے ف بطن بطحان ایک واوی گاہم ہے مدینہ میں -

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس سے عید گاہ کو جاتا وہی اس سے ہی اگر بوٹا ہو تو کچھ بابت نہیں ہے باب الصلوۃ

بعد صلوۃ العید قبل ابعاد نماز عید کے نقل نہ پڑھنے کا بیان ہے ابن عباس قال اخرجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یوم فطر فصل رکعتین لم یصل قبلہما ولا بعدہما ثم اذ النساء ومعہ بلال فامرہن بالصدۃ فجعل الیہما

تلفی خیرہما وخطبہما ثم یرحمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے کی دن باہر نکلا آپ فی

دور کعتین پڑھیں نہ اذکی پہلے کوئی نقل پڑھا نہ اون کو بعد پھر آپ عورتوں پاس آئے اور انکو صدقہ کی کا حکم کیا کوئی ایسی کان

کا بالا والہ نہ گئے کوئی گلی کا مار ف ابن اشفاق فی مجمع میں نقل کیا کہ ایک شخص عید گاہ میں عید کی نماز پڑھ کر نقل پڑھے

لگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسکو نہ کیا وہ شخص بولا امیر المؤمنین میں خوب جانتا ہوں اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہیں کرے گا -

آپ فی فرمایا میں خوب جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کبھی فضل پر ثواب نہ دے گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا کرتا ثابت نہ ہو یا اپنے

اور پھر غنیمت نہ دلائی ہو تو میری نافرمانی ہوگی اور عیب حرام کی شاید امتحانی ہو چو کہ کوئی نافرمانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی عجز و عتاب کری باب یصلی الناس فی المسجد اذا کان یومہ صحر جب اپنے رستا ہو تو عید کی نماز مسجد میں پڑھ کر

عن ابی حمیرۃ انہ اصابہم مطر فی یوم عید فصل یرحمہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العید المسجد

ترجمہ اس پر یہ روایت ہے کہ عید کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عید کی نماز مسجد میں پڑھے

يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى فاستسقى وحول رداءه حين استقبل القبلة **ترجمہ**
 عبد اللہ بن یسیر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کو گواہ استسقا کو لے کر آپ فی ابی جاؤ اور اسی دریا فی طلب
 کیا جب منہ کیا قبلہ کی طرف **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن کثانہ قال ارسلنی الولید بن عتبہ قال اعفان
 ابن عتبہ وكان امير المدينة الى بن عباس اساله عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقا
 فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذرا متواضعا متضرعا حتى المصلى زاد عفان فوقف على
 المنبر ثم اتفقا ولم يخطب بكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير ثم صلى ركعتين
 كما يصلى في العید **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن کثانہ ۲۱۰ است ہے مجھ کو ولید بن عتبہ یا ولید بن عتبہ نے جو روایت کیا
 حاکم تھا بن عباس پانچ نماز استسقا کا حال پوچھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ادا کی ہوا بن عباس نے کہا آپ
 نماز میں پہلے کیلے جانے اور زاری اور سہاٹا کہ اگر عید گاہ میں پھر نہ پڑھتی تو عید کو خلیہ پڑھتے ہوتے یہاں خطبہ نہیں پڑھا
 لیکن عاؤ زاری اور تجسیر کرتے ہے پھر دو رکعتیں پڑھیں جسے عید میں پڑھتے ہیں **باب** منہ المیدینے الاستسقا
 استسقا میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا پڑھنا **ترجمہ** عین مولیٰ بنی ابی اللہم اندر ہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی دعا پڑھنا
 انزلت قریب من الزود قائمید عویستسقی رافعا یدہ قبل وجعک یجاؤد ہمارا سے **ترجمہ** عیر سے جو مولیٰ بنی
 ابی اللہم کا روایت ہے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتی تھی نزدیک اجار الزیت (ایک موضع قریب
 بئر کی) کے قریب زوراء کے (زوراء بھی ایک مقام سے مدینہ کو پاس) کھڑی دعا پڑھتی تھی استسقا کرتی تھی دونوں ہاتھ اٹھا کر
 منہ کے سامنے لیکن ہر سی اونچا نہ کرتے تھے تاہم **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن کثانہ قال ات اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کی
 فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريحا ناهيا غير ضار عاجلا غير آجل قلل فاطمىقت عليهم السمكة
ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس لگ روٹی پٹو آئے (پانی نہ بئر کی رحسی) آپ نے
 فرمایا یا اللہ بلا سکو ایسا منہ جو ہماری فریاد بھادی ہلکا پہلکا (جلدی ہضم ہونے والا نقل نہ کرے) یا نیک انجام دلا ستا کر نیکو
 غلہ لکھو لا فائدہ دینی والا نہ نقصان پہنچائے والا جلدی آئے والا نہ دیر نہ لالہ - جابر نے کہا یہ کہتے ہی بادل چھا گیا
 اور پھر **ف** ایک شخص میں یون ہی اتی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یو کی یغیر میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ
 دونوں ہاتھ خوب ہاتھ اٹھائی ہوئی لٹکا کر سوئی دعا کر رہی تھی **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن کثانہ قال کان یوم فی بدینہ
 فی شمس من الشمس لا فای الاستسقا فانه کان یوم فی بدینہ حتی یومک بیاض بطیہ **ترجمہ** انس روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے دعا کرتے تھے وقت مگر استسقا میں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی انگلیوں
 کی سفیدی دکھائی دیتی **ف** یعنی اور مقاموں میں ایسا بلند نہ اٹھاتے تھے جتنا استسقا میں اٹھاتے تھے کہ نہ ہاتھ اٹھاتا
 اور دعا دین میں بھی احادیث صحیحہ و ثابت ہے **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن کثانہ قال کان یستسقی هكذا یعنی

ہستی کا گمناہ کا بیان

ف جب پانی نہ برسی تو پھر نماز پڑھ جاوی **عزیم اللہ** نر زید بن عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خروج بالناس من المسجد فصلى بهم ركعتين جهرا للبراءة فقام رجل من حوله ورفض يديه فزعوا واستغفروا
واستقبل القبلة ثم رجمه عبد الله بن زيد بن مسعود اذ هو رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لوكون كساته فاني انحنى ليدرك
تود وكنت ابي بئر ثامن بياض كوارت كى انين اور چادر کو پھیرا **ف** یعنی اوٹا اس طرح کہ اوپر کا رخ منہ ہو گیا اور نیچے کا
اوپر اور دھن اٹھارہ بائیں طرف ہو گیا اور بائیں اسی طرف **ت** اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور قبل کی طریقت منہ کیا
عزیم اللہ للمازنی انه سمع عمه وكان ابن ابي اس رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خرج رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یوم میستقی محول الناس ظہرہ یدعو اللہ غریباً قال سلیمان بن داؤد لست قبل
القبلة وحول رداءہ ثم صلی کعتین قال ابن ابی خثیبہ وقرأ فیہما ردا بن السرج یرید الیہ من حجرہ
مباہ بن نیم الماذنی کہ روایت ہوا ہونہ فی سناہنی چچا عبد اللہ بن دین بن عاصم کہ وہ صحابی تھو ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ استسقا کو لے گئی تھی اور لوگوں کی طرف پیٹ کر کے اللہ جل جلالہ سے دعا کرتی تھی۔ سلیمان کے
روایت میں ہے کہ آپ نے کیا قبلہ کی طرف پھر دو رکعتیں پڑھیں وہ دونوں میں قرأت کی ابن ہریرہ کا جھری عن محمد

بسم هذا الحديث يسناده لم يذكر الصلوة وحول رداءه فجعل عطاءه الايمن على عاتقه الايسر جعل
عطاءه الايسر على عاتقه الايمن ثم مد عا الله غفر وجل ترجمه محمد بن مسلم كى رويت من نماز كا ذكر نهين بيك بن عاير
په نيز كا ذكر نهين بيك بن عاير او كا باين كند هي پر كليا اور باين كنداره دهنر كند هي پر كليا پهره كا كى اسد جل عاير
عن عبد الله بن زكريا قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وسلم خميسة سوحاء فامراء رسول الله صلى

اللہ جلّیٰ سلم ان یلخذ بایضا فیجعله اعلیٰ ما فلما اقلعت قلبها علی عاتقہ تحرّجہ عبد اللہ بن
سیر رایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استفاق لکھلی اب ایک کپڑا سیاہ اڑ رہی تھی تو اپنے قصیہ او سکونہ کی پکر کا پیر
کر لینے کا **ف** اور اوپر کا جانب نیچ کر لینے کا یعنی اوٹنے کا قصد کیا **ت** لیکن بھلا شکر معلوم ہو آپ نے او سکونہ کا نہ ہون پر
بٹ لیا **ف** چادر اوٹنے کا یہ طریقہ ہی کہ وہ اپنے ہاتھ سے چادر کی نیچے کا بائیں کونہ اور بائیں ہاتھ سے نیچے کا دایاں کونہ پکڑ کر پٹ
کی پیمبر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھرادی اس طرح سے کہ کونہ دایاں ہاتھ سے پکڑا ہے وہ دایاں کا نہ ہی چادری اور جو بائیں ہاتھ سے پکڑا ہے
وہ بائیں کا نہ ہی پرا چادی **عن عبد اللہ بن مسعود** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلیٰ یستسقی ولما

لما اراد ان يمدحوا مستقبل القبلة ثم حول مكة ثم حرمه عبد الله بن ربيع في رواية هو رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنه فانه لو استقام في ذلك لم يجرى جيب ابي الارادة كما دعا كاسه فيقول كيف يجرى جيبه لو كانا جيبا وكرادنا حرمه الله بن ربيع

بہانے جاتی تھائی میں پانے کے بجائے کیو بطور آپ نے کیا تاک کہ چلیاں آپ کے کھل گئیں اور فرمایا میں گوہی نیاموں
 بات کی کہ اسبیل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اسکا منہ ہوں اور رسول اسکا - کہا ابو داؤد نے یہ حدیث غریب ہے
 لیکن سنا دوسکا عمدہ ہے اور میری والی ناک یوم الدین پڑھیں یہ حدیث ابوی یس ہے **عمر اشع الاصاب اہل**
 المدینۃ فخط علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا ہو خطبنا یوم جمعۃ اذا قام رجل فقال یا رسول
 اللہ ھلک الکراع ھلک الشاء فادعی اللہ ان یسقینا فمدیدہ و دعا قال السوان السماء مثل الزجاج
 فھاجت لیج فداثات سحابہ ثم جمعت ثم ارسلت السماء غل الیھا فخرجنا نھض الماء حتی اتینا منازلنا
 فلم یزل المطر الی جمعۃ الاخری فقام الیہ ذلک الرجل وغیرہ فقال یا رسول اللہ ھدمت البیوت فادعی
 اللہ ان یجسبہ فلبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبین ثم قال حوالینا لا علینا فقطرت الی السحاب یتصدح
 المدینۃ کانہ اکلیل ثم رحمہ انس سے روایت ہے اہل مدینہ تخطوین منہ منہ موخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ
 میں آپ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنی میں انھیں کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ ابور کر گزرا اور بکران گزرتے تو دیکھتے
 خدا کی پانی برسادی آپ نے دونوں تہہ ڈھائی اور دعا کی - کہا انس نے آسمان مثل آئینہ کی صاف تھا (ابرا کا نام نہ تھا) اتنے
 میں ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا اٹھو وار ہو اچھپ پھیل گیا اوسا سا کھٹ اپنا دانہ کہو لد یا ہم جو کھلے (نادیدہ کر) تو پانے
 میں ہو کر گھر آئے گھر دن تک پھر دوسری جمعہ تک پانی پڑتا رہا پھر وحی شخص مایوس انھیں کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
 گھر گئے اسد سے دعا کیجی پانی ہم جاوی آپ سننے لگی پھر فرمایا خداوند ہمارے اس پس پانے پر بھی اور ہم پر نہ برسے اور
 فی کہا میں نے ابر کو دیکھا مدینہ پر سے پھٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا **اکلیل** کہتے ہیں گھیسے اور طعنے اور جھکے کو بھینون فی
 کہل وہ حلقہ جو اہرات سے بنا ہوتا ہے اور بادشاہ سر پہ لگاتی ہیں - حاصل یہ ہے کہ ابراہیم کے فراتی ہی مدینہ سے پھٹ گیا تو پھر میں
 اوس کی گردہ ہو گیا - پیرا مہجر تھا آپ کے بھوت میں تے - دوسری روایت میں ہے فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
 بجلاء وجہہ فقال اللہ اسعدنا وساق تحوہ آپ نے اپنے اپنے دونوں تہہ ڈھائی زمین کے سامنے اور فرمایا خداوند پانی پلاس ہم کو
عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال - اللھم
 اسق عبادک وجھا تمک وانشر حمتک واجعل ملک المیت ثم رحمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص من ہر روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتا پانی پر سننے کیو بطور فرماتی خداوند پانی پلاس ان پر بندہ کو اور ان پر جانور کو اور پھر اسکا
 رحمت انہی اور جلا دی ان پر مردہ شجر کو **باب** صلوۃ الکسوف نماز کسوف کا بیان **عمر** معبد بن عمر بن ابی حنیفہ
 من اصدق وظننت انہیں یذاثتہ قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فقاما شدید ایقوم بالناس ثم یقوم ثم یقوم ثم یقوم ثم یقوم ثم یقوم ثم یقوم
 رکعتین فی کل رکع ثلاث رکعات یرکع الثالثہ ثم یسجد حتی ان جاء الیوم ثم یبغض علیہم ثم اقام

رکوع ہو بعد ازیں تین رکعتیں پڑھا کر رکوع اپنے قیام کے برابر تھا پھر آپ پچھڑے نماز میں صغیرین بحر آپ کے ساتھ تھے
 آپ کی بڑی اور اپنے جگہ پر جا گئی لوگ بھی اگڑے گئے **ف** بعضوں کی کہنا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پچھڑے رکعت کی حرمت
 اور خوف سے پھر حجت نمودار ہوئی آپ اگڑے ہی اس میں سے سیوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت میں ہے **ف** پھر آپ نماز سے
 فارغ ہوئے جب تک اوقات صیاف ہو گیا تھا پھر فرمایا اے لوگو سوچو اور جان دو وراثت انبیاء میں اس کی نشانیں میں کوئی نہیں
 کہ نہیں اوں میں گھن نہیں گنا جب تم اس کو بکھو تو نماز پڑھو جب تک وہ روشن ہو **عمر** جابر قال کشف الشمس علی عقد
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم شديد الحر فصل رسول الله صلى الله عليه وسلم باصحابه فاطال الله
 حتى جعلوا يخرون ثم كعب فاطال ثم رفع فاطال ثم ركع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد فاطال ثم قام فصنع
 نحو امر ذلك فكان أربع ركعات وادبع سجدة وساق الحمد بيت ثم حميه جابر روایت ہے سوچ جہنم میں لگا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کئے تین گری کے دنوں میں آپ فی نماز پڑھی اصحاب کے ساتھ بڑی تیر تک کھڑی رہی یہاں تک کہ لوگ گڑ
 لگی پھر آپ فی رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھائی ہی بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی تیر تک پھر سر اٹھائی ہی بڑی دیر تک
 پھر دوسرے رکوع کی بعد اس کھڑی ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا توکل جاہد کوئی اور چار سجدہ کی **عمر** عائشة زوجہ النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسف الشمس في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه
 وسلم الى المسجد فقام فكبّر فصرفت الناس وراءه فاقترأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طيلة ثم
 كبّر فركع ركوعاً طويلاً ثم رفع رأسه فقال سمع الله لرحمته ربنا ولك الحمد قام فاقترأ قرأ طويلاً
 ثم رآه من القعدة الأولى ثم كبّر ثم ركع ركوعاً طويلاً لا هود في منزل كعب الأول ثم قال سمع الله لرحمته
 ربنا ولك الحمد ثم فعل في الركعة الأخيرة مثلاً لك فاستكمل أربع ركعات وادبع سجدة واحدة وانجلت
 الشمس قبل ان ينصرف ثم حميه حضرت عائشة روایت ہے سوچ جہنم میں لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئے تین گری کے دنوں میں آپ
 کھڑا اور کھڑی ہوئی اور تبیر کسی لوگوں نے آپ کے پیچھے صفت کی آپ فی بڑی بڑی چڑی قرات کی پھر کبیر کبیر کہنا رکوع کیا پھر
 اٹھایا اور سمع اللہ من حمدہ ربنا ولك الحمد کہا پھر کھڑی ہو اور ایک لمبی چڑی قرات کی کبیر قرات سے کچھ کم تھی پھر کبیر
 کہی اور لٹکایا رکوع کیا ایسے رکوع کے کچھ کم تھا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ من حمدہ ربنا ولك الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں
 نبی ایسا ہی کیا تو سب جاہد کوئی اور چار سجدہ کیے اور آفتاب روشن ہو گیا آپ کو فارغ ہوئی پہلے **عمر** عبد اللہ بن
 عباس کا محدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم في كسفة الشمس مثل حديث عروة عن عائشة عن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم انه صلى كعتين في كل ركعة ركعتين ثم حميه عبد الله بن عباس بھی مثل حضرت عائشہ کے
 روایت کرتی تھی کہ آپ فی سوچ گھن میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کی **ف** جمہور علماء عیشیہ اور مالک روایت
 اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک سوچ گھن کی دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع اور دوسرے چار نہیں بعضوں کو تو ایک رکعت

عن سبيل الماء لتصلح لهم يقول اذ ركع الله اكبر واذا رفع سمع الله من حده حتى تجلج الشمس

قال الشمس القمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما ايتان من ايات الله عز وجل يخوف الله بها عباده
فاذا كسفا قافوا الى الصلوة ثم حميم عبيد بن عمير روایت ہر چہ خبر دوی اُس شخص نے جب گویں سچا جانتا ہوں
عطا دی کہا شاید عائشہ ثرا دین کہ سو گز گن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے من آپ کھڑے ہوئی بہت تیرک
لوگوں کے ساتھ پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئی پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئی پھر رکوع کیا اسی طرح دو رکعتیں میں ہر رکعت میں
تین رکوع تھیں تیسرا رکوع کر کے آپ سجدہ کرتی تھیں تاکہ کہ بعض لوگوں کو اوسدن غشی بھی ہوگی کھڑے کھڑے اور پانی کے قطر
اوپر ڈال کر جب رکوع کرتی تو آپ اللہ اکبر کہتے اور جب اڑھتے سمع اللہ من حمد کھڑے تاکہ کہ آفتاب روشن ہو گیا بعد
اوپر فرمایا سوچ اور چاند میں کسی کی رستے یا جنتی گہن نہیں لگتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے پروردگار کی اس سے بڑا ہی جند و کون۔

فیعرف قیامت کا نمونہ ہر قیامت کربیب ہی آفتاب اور چاند کا نور جاتا رہے گات جب ایسا ہو تو گن گئی چاند نیل
میں تودو و نماز پڑھنے کو **باب من ظلالہ اربع رکعات نماز کسوت میں تین رکوع یا دو رکوع ہر رکعت میں کہ نہ کیا گیا**

عن جابر بن عبد الله قال سفت الشمس على محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ذلك اليوم الذي صعد فيه

ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما كسف الموت ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما

كسفت لمتوا ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم فصل بالاسست ركعات في اربع

سجرات كبش ثم قرأ طال لقراءة ثم ركع نحوهما قام ثم رفع رأسه فقروا دون القراءة الاولى ثم ركع

نحوهما قام ثم رفع رأسه فقروا للقراءة الثالثة دون القراءة الثانية ثم ركع نحوهما قام ثم رفع رأسه

فأخذ من السجود فوجد سجدتين ثم قام فركع ثلاث ركعات قبل ان يسجد ليس في ركعة الا التي قبلها

اطول من التي بعد الا ان ركوعه نحو من قبلها قال ثم تأخر في صلاته فآخرت الصفوف معتم تقدم

فقام في مقامه وتقدم الصفوف ففض الصلاة وقد طلع الشمس فقال يا ايها الناس ان الشمس والقمر

ايتان من ايات الله عز وجل لا ينكسفان لموت بشر فاذا رايتما شيئا من ذلك فصلا حتى يخلفا وما وافقتم

الحديث ثم حميم جابر بن عبد الله روایت ہر سو گز میں گن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہا زمین او سر زمین
ابراہیم حضرت کا حاضر دوی نے کہا فرمایا لوگوں نے یہ سہا کہا کہ ابراہیم کا گزنی سو گز میں گن لگا آپ کھڑے ہوئی اور لوگوں

کی ساتھ چہ رکوع کی اور چار سجدی کی پہلے تیر کھڑی اور قرأت کی بڑی لہنی پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے

ہے تو پھر اٹھایا رکوع ہی اور قرأت کی پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئی پھر رکوع

بار میں پھر اٹھایا اور قرأت کی تیسری بار دوسری کچھ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئے پھر رکوع

تیسری بار پھر اٹھایا اور سجدہ کر کے اٹھ چکے دو سجدہ کی پھر کھڑے ہوئی اور تین رکوع کی سجدہ کی پہلے ابراہیم

بخاری نے کہا حدیث عائشہ کی جھجک کے باب میں بہت صحیح ہے۔ روایت کیا اسکو دارقطنی نے اپنی کتاب میں سورہ عنکبوت۔

دوسری میں دوم زعمی۔ ابن قیم نے بھی جھجک کو ترجیح دی ہے۔ ہر کو کو کیا بہت لہجہ چڑا ہے سجدہ کیا بہت لہجہ چڑا ہے ہم کوئی آواز آپ کے نشانی پھر دوسری کثرت میں بھی ایسا ہی کیا۔ اس حدیث کو معلوم ہوا ہے کہ ہر کثرت میں ایک کو کیا ہے۔ اس سہرہ نے کہا جب آپ دوسری کثرت پڑھ کر پھر تو آفتاب روشن ہو گیا پھر آپ فی سلام پھر اور کثرت ہوئی اور اس حدیث کی تشریف کی اور شکر کیا اور کہا اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمدا عبده ورسوله پھر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط بیان کیا عن قبصة الهلالی قال کسفت الشمس علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فرقا

یخرج ثوبہ وانما معہ یومئذ بالمدینۃ فضلی کعتین فاطلال فیہما التقیام ثم انصرفت وانجلت فقال انما

ہذہ الایات یخوف اللہ غر وجعل ہما فاذا راہتہما فاضلوا کا حدیث صلوۃ صلیتموها من اللہ کتوبہ ترجمہ یہ صلی علیہ وسلم کی روایت ہے سوچ میں گھس لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ گھر اگر چاہو کہ پھر ہوئی کثرت میں آپ کی ساتھ تھے تھامیہ میں آپ فی دو کعتیں پڑھیں یہی تریک قیام کیا اور ان میں پھر نماز سے فارغ ہوئی اور آفتاب روشن ہو گیا بعد اسکو فرمایا یہ اس حدیث کی نشان دہی میں ڈرائیو اس سے بند کھول دیکھو تو نماز پھر صلیتم سے سب سے نئی نماز پڑھی ہے فرض کے بعد یغیر کے اول جو نماز پڑھی ہو فرض اتنی ہو دو کعتیں پڑھو اگر دو پڑھیں ہوں دو پڑھو چار پڑھیں ہوں چار پڑھو اکثر روایت میں دو کعتیں گھس میں میں میں ویرانی شمار ہو عن حال من عالم ان قبصة الهلالی حدثہ ان الشمس کسفت بمعنی حدیث ہو قال حدیث التبعی ترجمہ ہلال بن عامر نے قبصہ ایسا ہی نقل کیا اس میں یہ آفتاب کو گھس لگا یہاں تک کہ تاریک ہو گئی اور یوں گئی باب القرائۃ فی صلوۃ الکسوف گھس کی نماز میں قرات کا بیان عن عائشہ

قال کسفت الشمس علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بالناکس

فقام فخرت قرات قرات نہ قرات سقۃ للبقرۃ وساق الحدیث ثم سجد سجد تین ثم قام قال القرائۃ فخرت قرات قرات نہ قرات سقۃ ال عمران ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سوچ میں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی میں آپ کھڑے اور لوگوں کو ساتھ نماز پڑھ کر کھڑے ہوئے میں فی اندازہ کیا آپ کے قرات کا معلوم ہوا کہ آپ نے سو بقرہ پڑھی اور بیان کیا حدیث کو پھر آپ نے دو سجدہ کی پھر کھڑی ہوئی یہی تریک طول کیا قرات کو میں فی اندازہ کیا معلوم ہوا

سورۃ ال عمران میں عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرائۃ طویلۃ فجعل یخرج یعنی فی صلوۃ الکسوف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے آپ فی کسوف کی نماز میں قرات کی البقرہ پڑھی پکار کر کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے اسی میں محمد بن علی حدیث قال کسفت الشمس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیام طویل

یعنی سورۃ البقرۃ ثم سجد سجد ساق الحدیث ترجمہ ابوبکر یہی روایت ہے گھس سورج کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نماز پڑھی آپ یہی تریک پڑھ کر سورہ بقرہ کے پھر آپ فی قرات کی پھر کو کیا اور بیان کیا

چاہتے ہیں جنہوں کو نزدیک چار رکوع بعضوں کو نزدیک پانچ رکوع بعضوں کو نزدیک ایک رکوع خفیف یا بی قراری ہے
 لیکن قرأت تو جہر کرنا چاہیے۔ احمد اور مالک اور اسحاق کو نزدیک اور اہل حدیث کو نزدیک بھی چار رکوع اور ترک کرنا چاہیے
 اور ابو حنیفہ کے نزدیک۔ چاند گہن کا بھی حکم ہے **عمر بن ابی بن کعب** قال انکسفت الشمس علی محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فقرا بسواہ من الطول و رکعت خمس رکعات و بسجد بسجد تین ثم قام الثانیۃ فقرا بسواہ من الطول
 و رکعت خمس رکعات و بسجد بسجد تین ثم جلس کما هو مستقبل القبلة یدعو حتی یخفی کسوفها ثم رحمہ بنی بن حبیب
 روایت ہے سوچ گھن گھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئے الی مین آپ فی نماز پڑھی اور ایک نسی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کی
 اور دو سجدہ کی پھر دوسری رکعت کو لکھڑی ہوئی اوس میں بھی ایک نسی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کی اور دو سجدہ کی پھر
 قبلہ نہ ٹھیک دعا کرتی رہی بہانہ کہ گہن جاتا رہا **عمر بن ابی بن کعب** عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ صلی فی کسوف
 فقرا ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف کی نماز پڑھی تو قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر
 رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑھی **ف** یعنی اوس میں بھی چار رکوع کی
عمر بن ابی بن کعب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ صلی فی کسوف ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت ثم رکعت
 من کل انصار من رزی غرضین لما احتی اذا كانت الشمس فیکدحین اقلانہ فی غیر النازل من الاقاسودت حتی صفت
 کا تھا کہ موت فقال لاھذا صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شازھذہ الشمس لرسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فامتنہ حدنا قال فذھنا فاذا اھوا بئر فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلاۃ قط
 لانسمع لہ صلی اللہ علیہ وسلم ما سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوۃ قط لانسمع لہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعت الاخری مثل
 ذلک قال فواللہ تجلے الشمس جلوسہ فی الرکعت الثانیۃ قال ثم سلم ثم قام محمد اللہ و انشی علیہ فشهد الالہ
 لا الہ الا اللہ و شہد انہ عبدا و رسولہ ثم ساق احمد بن یونس خطبۃ انسبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحمہ ثعلب بن عباد
 العبیدی سر روایت ہے جو بصر لکھا رہا ہوا اس نے ایک خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے سمرہ بن کہا میں وہ ایک لڑکا انصار میں
 نشانی مادرہ بھی (تیرے) جب آفتاب دوزخ یا زمین نیریز برابر ہوا تو پھر وہ ایک کونزدیک فقیر سے واقف آسمان کے کنارے کو کہتے
 ہیں، دفعہ سیاہ ہو گیا تو یہ تنور ہو گیا تو مزہ ایک گھاس ہے یا بل بسیا ہی) ہم دونوں فی ایک دوسری ہو کہا چلو مسجد کو
 قسم خدا کی پھر آفتاب کا کالا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت میں کوئی طاقت لاویگا جو زمین ہم آئی دیکھا تو رسول اللہ
 بائیں گل آئے ہیں گھڑی، آپ اگر پڑھی اور نماز پڑھی اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن کثرت بائیں ہم فی آپ کی آواز دشنی **ف**
 یہ ناشی اور جو سید کی دلیل ہے اس بات پر کہ آپ فی کسوف میں قرأت آہستہ سے کرے۔ شاید سمرہ صفوں کو چھوڑ کر ہون کیونکہ اگر
 قہی راؤ کو آواز نہ آئی ہو مگر آپ نے جہر کیا جو سمرہ ترمذی اور طحاوی اور دوقطنی اور ابن خزیمہ فی حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے۔

شک ہو نماز کا وقت ہوا یا نہیں ہوا پر نماز پڑھ لیو تو درست ہے **عن** الصحاح بن مویق قال قلت لابن مالک
 حدثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنا اذا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر
 فقلنا انزل الشمس ولم تنزل صلى الله عليه وسلم ان نحل ترجمہ صحاح بن مویق روایت ہے میں نے اس بن مالک سے
 کہا بیان کرو ہم سے جو تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا ہم جب ہم ایک ساتھ ہوتے سفر میں تو کہا کرتے آفتاب ٹپکایا
 نہیں آپ ظہر پڑھ کر کوچ کر دیتے **عن** ابن مالک يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نزل منزلا
 لم ينحل حتى يصلي الظهر فقال رجل وان كان ينصف النهار قال ان كان ينصف النهار ترجمہ ابن
 بن مالک روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتی تو کوچہ نہ کرتی جب تک ظہر پڑھ لیتے یا بخشش دلا کر
 دو پھر ہوا وہوں نے کہا اگرچہ دوپہر ہو **باب** الجمع بين الصلاتين دونما ونحو جمع کرنے کا بیان **ف**
 جمع کی دو صورتیں ہیں ایک جمع تقدیم دوسرے جمع تأخیر۔ جمع تقدیم یہ ہے کہ ظہر کی وقت میں عصر یا مغرب کی وقت میں
 بھی پڑھے۔ جمع تأخیر یہ ہے کہ عصر کی وقت میں ظہر اور عشاء کی وقت میں مغرب پڑھے دونوں طرح کی جمع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ثابت میں پر جمع تأخیر کو بعضوں نے راجح کہا ہے۔ یہ جمع درست ہے سفر میں اکثر علماء کے نزدیک اور حضرات اختلاف ہے اس
 اربعہ کے نزدیک درست نہیں۔ ہمارے مشائخ محدثین اور ایک طائفہ سلف کے نزدیک حضرت میں بھی درست ہے مگر جدا جدا
 پر پڑھنا افضل ہے جن لوگوں کے نزدیک جمع درست نہیں ہے ان کو دلائل ضعیف ہیں اور جمع بزرگندہ النون کو دلائل ثابت
 قوی ہیں جو آگے آتی ہیں **عن** معاذ بن جبل انہم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك
 فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلاة يومئذ
 خرج فصلي الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج فصلي المغرب والعشاء جميعا ترجمہ معاذ بن جبل
 روایت ہے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بکسر غزوہ تبوک میں آپ جمع کرتے تھے ظہر اور عصر میں مغرب اور عشاء میں ایک ایک اپنے
 نماز میں دیر کے پھر آپ ظہر عصر ساتھ پڑھتے **ف** یعنی جمع تأخیر کے بعضوں نے جمع میں مراد جمع صدوی رکھا ہے یعنی
 ظہر کو آخر وقت پڑھا اور عصر کو اول وقت خطابی اور ابن عبد البر نے کہا کہ جمع شروع ہوئی ہو آسانی کیو اسطر اگر ضروری مراد
 ہوتے تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہے کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیق پہچاننا نہایت دشوار ہے کسی نہیں پہچانتا
 پھر حلیہ کی پھر نیکو دینو نہ ہو نیکو کی تمام راویوں نے بعضوں نے دخل سے مراد لیا ہے کہ خبر میں جو گڑ اور خرج سے یہ کہ خبر
 نقلی اور منقول کو ساتھ پڑھا **عن** ابي انعم استصرح على صفة وهو مكية فسد حتى غابت الشمس
 وبدا الغيم فقال النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عمل به امر في سفر جمع بين هاتين الصلاتين فصار
 حتى خال الشفق فنزل جميعا ترجمہ ابن مہدی سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کو خبر بنی صفیہ کے موت کی لڑائی
 ہتھین عبد اللہ بن عمر نے اور وہ کسی میں تھے تو چلے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا امداد کی روشنی ہو گئی پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب الثانی فقال عجب مما عجب من منکر ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صدق
 تصدیق اللہ بها علیکم فاقبلوا صدقہ ترجمہ علی بن ابیہر روایت ہے میں نے عمر بن الخطاب سے کہا تم
 ہو لوگ برابر (ہر سفر میں) قصر کیا کرتی ہیں حالانکہ اسد بن جلادہ قصر کو اس وقت فرماتا ہے جب کا فرد کا خوف ہو تو
 تو اب گزر گیا۔ حضرت عمر نے کہا تمہیں جو تعجب ہوا وہی تعجب مجھ کو ہوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان
 کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے اس کے جو اس نے تم کو دیا قبول کر دے صدقہ اس کا ہے یعنی ہر چند قصر صرف خوف کی قوت میں
 درست تھا پر اس نے اپنے غنا سے افضل کر لیا کیونکہ ہر سفر میں قصر درست کر دیا اب تک قصر کا ضرر ہی باب
 منی بقصر المسافر ساؤنکتی سافت میں قصر کری عزیحی بن زید الہناتی قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قصر الصلوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال وثلاثۃ فمرح
 شعبۃ شک یصلی رکعتین ترجمہ بحر بن زید نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا نماز کو قصر کو انہوں نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے راہ پر جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے تھے شعبۃ میں میل کہا تین
 فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہاء اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیث اور داؤد اعلیٰ مذہب یہ
 کہ قصر دو منزل ہو کم میں درست نہیں اور جو سیٹھ اور اہل کوفہ کو نزدیک تین منزل کو کم میں درست نہیں اور دلائل ہر ایک
 کی موجود ہیں لیکن صحیح اور مختار قول اسباب میں جس پر ہمارے مشائخ ہیں یہ ہے کہ جب کثرت میں سفر کہیں اس میں قصر
 ہے اگرچہ وہ تین میل ہو بھی قول ہے داؤد ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور دلیل انہی ہی حدیث انس کی ہے کہ
 میں سب حدیثوں سے بہتر می عمر انس بن مالک یقول صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظل صلی
 لمدینۃ اربعۃ والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ ظہر دینے میں پڑھی چار رکعتیں اور دو رکعتیں پڑھیں ذو الحلیفہ میں ف ذو الحلیفہ دینے سے پہلے ہے
 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب شمس کی آبادی ہو نکلی جادوی اور وقت قصر کری اور یہ نہیں ثابت ہوتا کہ پہلے میں قصر کر
 کیونکہ آپ دینے سے ذو الحلیفہ جانی کو توڑی نکلی تھے بلکہ حجۃ الوداع کیو اس طرح تھے (زر قانی) باب الاذان
 السفر سفر میں اذان نیز کا بیان عمر عقبۃ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العجب
 منکم من اذاع غم فی راس ظہیر یصل یؤذن بالصلاۃ ویصل فیقول اللہ عز وجل انظروا الی عبدی
 ہذا یؤذن ویقیم للصلاۃ یناف منی فقد غفرت لعلکم وادخلتہ الجنۃ ترجمہ عقبہ بن عمرو روایت
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ پروردگار تمہارا بکریاں جو انیالی ہو جو ایک پہاڑ کی چوٹی میں کہ داد
 دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میری بندگی کو اذان بھی اوقات کہتا ہے نماز کیو اس طرح ہمارے ہر وقت
 فرماتا ہے مجھ سے میں نے اس کو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا باب المسلم صلی صلوۃ

مین ذکر کیا ہے وہاں صحیح حدیث میں کے معارض نہیں ہو سکتی جن کو جمع کرنا ثابت ہوتا ہے بغیر اور بغیر
 بارش کے۔ تبصرون فی تہ تاویل کے ہے کہ شاید یہ مرض کے سبب سے ہو اور نووی نے اس تاویل کو قوی کیا ہے۔ لیکن اگرچہ
 توبہ تاویل ہی غلط ہے۔ اس واسطے کہ اگر مرض تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گا نہ اور صحابہ کو۔ دوسری یہ کہ اگرچہ
 عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے حرج نہ ہونا تھا اپنی امت کو صبر منائی ہو اس کے۔ اور ابن مسعود جو مروی ہے کہ انہوں
 نے آنحضرت کو جمع کرنے نہ دیکھا سوائے ذوالفقہ کے تو یہ شخصات فنی پر اور وہ مقبول نہیں ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اس کا
 ثابت ہے ابو جلی نے روایت کیا ابی اہلی سے اسے ابو قیس ازدی سے اسے ابن مسعود کہ آنحضرت ۲ جمع کرتی تھی وہاں
 دونوں کے سفر میں اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود کہ رسول اللہ نے جمع کیا درمیان میں ظہر اور عصر اور مغرب عشا
 کے لوگوں نے سب اب میں آپ کو کہہ بیٹھے رسول اللہ سچ آپ نے فرمایا میں نے یہ اس واسطے کیا کہ میری امت کو تکلیف نہ ہو

نافع وعبد اللہ بنی اقدان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سرحت اذا كان قبل غيب الشفق نزل فصلة
 المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق وصلى العشاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عمل اهل الصلوة
 مثل الذي صنعت فصلة في ذلك اليوم والليله مسير ثلاث ثم رجمه نافع وعبد اللہ روایت ہے کہ عبد اللہ بن
 عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا وقت آگیا انہوں نے کہا ابھی چلو پھر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اذنی اور مغرب کے نماز پر ہی پھر تہوڑی
 دیر ٹھہر ڈو ہے یہاں تک کہ غائب ہو شفق اور عشا کی نماز پر ہی بعد اس کا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بلدی ہوتے
 کہ کام کی تو ایسا ہی کرتے میرے میں نے کیا ہی پھر اوس دن اور رات میں ٹہرن کے راہ چلے۔ دوسری روایت میں ہے سرحت اذا
 كان عند غاب الشفق نزل فجمع بينهما ثم رجمه بنفق غائب ہوئی گو ہوئے اذنی اور دونوں نمازوں کو جمع کیا

ابن عباس قال صلى الله عليه وسلم بالمدینة فکانا وسبعاً الظهر العصر والمغرب والعشاء
 یقول سلیمان ومسلم بن حمرہ بن عباس سے روایت ہے نماز پڑھائی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان
 میں کھینچ کر ظہر اور عصر کے اور رات رکعتیں مغرب اور عشا کی ایک ساتھ صلی کی روایت میں ہے کہ فطی مطلقاً بغیر
 کے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خابت له الشمس فجمع بينهما بسق ثم رجمه جابر روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا کہ میں اپنے مغرب اور عشا سرف میں جا کر پڑھی ف سرف ایک موضع
 ہے کہ جسے شیل پر عن هشام بن سعد قال جمع بينهما عشرة اميال ثم رجمه شام بن سعد کہا سرف اور کرمین میں شیل

کا فاصلہ ہے عن عبد الله بن دينار قال غابت الشمس وان عند عبد الله بن عمر فرائضنا فرائضنا قد امسى
 فلما الصلاة فسرحت حتى غاب الشفق ونصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلواتين جميعاً ثم قال انيت

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جده السير صلى صلاة في هذه يقول يجمع بينهما بعدليل ثم رجمه
 عبد الله بن نيار روایت ہے کہ آفتاب ڈوب گیا اور میں عبد اللہ بن عمر میں تھا پھر ہم چلے جب ہم نے دیکھا رات ہوئی

رجب کی کیم کی جلدی ہوتے سفر میں توجہ کر لیتو ان دو نمازون میں پھر کوئی بیانیہنگ کہ شرفائے ہو گئی بعد اسکے کہ
 جمع کیا منبر اور عشا کہ **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوة تبوک اذا مراغت الشمس قبل
 ان یرحل جمع بین الظهر والعصران یرحل قبل ان یتغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر و فی المغرب مثل ذلک
 اذا غابت الشمس قبل ان یرحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرحل قبل ان تغیب الشمس لغرب حتی ینزل للعشاء
 ثم جمع بینہما ثم حمیہ ما زین جبل سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب پہاڑا کو چڑھے
 پہلے تو ظہر اور عصر تہہ پہاڑا کو چڑھا اور جو آفتاب ڈھنسی پہلے آپ کو چڑھا جاتی تو ظہر میں دیر کرتے جب عصر کو چڑھا تو دینی اوس
 وقت ظہر ہی پڑھ لیتا اور مغرب میں بھی ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشا کو ساتھ پڑھ لیتے
 اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کر دیتی تو مغرب میں دیر کرتی جب آفتاب کو چڑھا تو اترتے اوس وقت مغرب ہی پڑھ لیتا **عن ابن**
قال اصاح جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر کما قرأہ ثم حمیہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مغرب و عشا میں جمع نہیں کیا مگر الجبابر نے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث موقوفہ مروی ہے۔ اس طرح ابو
 عمر نے جمع نہیں کیا سفر میں مگر الجبابر اوس بات کو جب صفیہ کے موت کی خبر آئی تھی اور نافہی روایت ہے انہوں نے ابن عمر کو جمع
 کرتی ہوئے الجبابر یاد دہا رہا **عن** عبد اللہ بن جابر قال صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی اللہ علیہ وسلم
 والمغرب والعشاء جمعاً فی غیر خوف ولا سفر ثم حمیہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا بغیر خوف اور سفر کی۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کی وقت ہو گا۔
 کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر میں تھا تو
 کے **ف** زرقانی نے کہا ایک جامعۃ ائمہ سطون لکھی کہ جو جمع کرنا درست ہے حضرت بشیر طحید اسکی عادت نہ کر لے اور بھی قول
 ہے ابن ہشیر بن ابی الدردیہ اور شہب اور ابن اللندہ اور قتال کہہ رکھا اور کچھ حدیثیں بھی ہیں کہ صحیحہ اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے کہ
 کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام بن علم حدیث کے۔ اور ناویل مالک کے کہ یہ جمع بارش میں تھا
 غلط ہے اوس حدیث سے جو آگئی تھے **عن ابن عباس** قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء
 بالمدينة من غیر خوف ولا سفر **عن** ابن عباس قال المراد ان لا یجوز جمعہما من غیر خوف ولا سفر
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر مغرب اور عشا میں نہ کہ اند بغیر خوف اور بغیر بارش کے لوگوں
 فی ابن عباس سے کہا اس سے کیا مقصد تھا انہوں نے کہا تاکہ حرج ہو اپنی امت کو **ف** جن لوگوں کو اشتغال بہت ہیں یا کھند
 میں مبتلا ہیں انکو کمانی ہو دینی یکبارہ وضو کر کے ظہر اور عصر پڑھ لیں پھر وضو کر کے مغرب اور عشا پڑھ لیں۔ ترمذی
 فی ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو جمع کری دو نمازون کو بغیر غند کے تو وہ ایک روز و دوسرے روز میں گیا
 بڑی گناہ ہو گا دو نمازون میں سے اوسکی ہمسایہ میں غش جس میں ای صغیف ہے آئین جوزی نے اس حدیث کو وضو عات

ایک راویین سفر میں انہوں نے دو کتھن پہن پھر آئے تو لوگوں کو کھڑی ہو کر دیکھا دیکھا کیا کرتے ہیں تو لوگوں
نفل پڑھتی ہیں عید السد بن عمر نے کہا کہ اگر میں نفل پڑھتا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑھتی کرتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہا سفر
میں آپ نے دو کتھن پر زیادہ کیا **ف** نفی نفل نہ پڑھی صرف فرض پڑھ لی قصر کر کے یہاں تک کہ اسد جل جلالہ
اونکو بلا لیا پھر میں ابو بکر کے ساتھ ہا انہوں نے بھی دو کتھن پر زیادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اسد فی اونکو بلا لیا + پھر میں عمر
کے ساتھ ہا انھوں نے بھی دو کتھن پر زیادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اسد اونکو بلا لیا پھر میں حضرت عثمان کے ساتھ ہا انہوں
نے بھی دو کتھن پر زیادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اسد نے اونکو بلا لیا اور اسد جل جلالہ فرمایا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا بہتر ہے

باب التطوع علی الرحلة والوتر اونٹ پر نفل اور وتر پڑھنے کا بیان عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یسبح علی الرحلة ای وجہ توجہ و یؤتی علیہا غیلانہ لا یصلی الا کتوبۃ علیہا ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نفل پڑھتے تھے خواہ کسی طرف اوکلا نہ تھے اور وتر بھی اوس طرح پڑھتے تھے
فقط فرض نہیں پڑھتے تھے **ف** اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئی۔ ایک یہ کہ نفل نماز سواری پر درست ہے۔ دوسری یہ کہ
ضرور نہیں اوس سواری کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ تیسری یہ کہ وتر نفل ہی کو بخیر اگر واجب ہوتا تو اوس کو بھی آپ سواری پر پڑھتے

چوتھی یہ کہ فرض سواری پر نہ پڑھنا چاہی **عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر**
فامراد ان یطوعا استقبل بناقته القبلة فکبر ثم صلی حیث وجہہ رکابہ ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبار کرتی اور سفر میں نفل پڑھنا چاہتے تو اپنی اونٹ کا منہ قبلہ کی طرف کر کے تکیہ کرتے پھر نماز پڑھ
کرتی چاہے جدہ وہ جانا **عن عبد اللہ بن عمر** انہ قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی حملہ

و هو متوجہ الخبیر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ
اور آپ کا منہ خبیر کی طرف تھا **ف** حالانکہ خبیر مریخی قیلہ کی طرف نہیں ہے **عن جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم فحاجة قال فحجت وهو یصلی علی رحلتہ نحو الشرف والبعو اخفض من الركوع ترجمہ جابر

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا میں آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اونٹ پر پورب کی طرف اور جہدہ
رکوع سے ذرا بچا کرتی تھی **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشاری کرتے تھے مگر رکوع میں جتنا جھکتے تھے سجدہ میں
اوس سے زیادہ جھکتے تھے **باب الفریضۃ علی الرحلة** اونٹ پر فرض پڑھنے کا بیان **عن عطاء بن باح** انہ

سال عاشتہ حمل خیر النساء ان یصلی علی الدلب قالت لم یصلی فی شدة ولا رخاۃ قال محمد لهذا
فان کتوبۃ ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ سواری پر نماز درست ہے
انہوں نے کہا ہائیں کسی وقت میں درست نہیں پڑھائی کا وقت ہوا ایمان کا۔ محمد نے کہا ہا فرض نماز **باب مفتی**
یتم لافعل مسافر نماز کو گوب پڑھتی **ف** سنیاں فدی بدل کو نہ کا رہے ہیں کہ مسافر جب پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت

سے یہ کہ یہ چلے گئے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اور تاریک ہو گیا اور وہ غروب کو ساتھ ساتھ بعد اس کے کہ میرے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلایا جاتا تو ایسا ہی کہ تے میں جمع کرتی دو نو نمازون کورات میں جمع
 انبیر مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل قبل ان تریغ الشمس اظلم الوقت العصر
 تزل فجمع بینہما فاذا غابت الشمس قبل ان یحل صلی الظہر خم رکعت صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجمہ انس بن مالک
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ کرتی آفتاب ڈھنسی پہلے تو ظہر کی آخر کرتے عصر تک پہرہ کرتی اور دونوں کو
 جمع کرتے اگر آفتاب کو چہ پہلے ڈال جاتا تو عصر پرہ کر اپنا ہوا جاتی۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وہی و یوخی
 المغرب حتی یجمع بینہما وین العشاء حین یضیق الفیق اور دیکرتے آپ مغرب میں یہاں تک کہ شفق ڈوب جاتی پہر مغرب عشاء
 ملا کر پڑھتے **عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوة تبوک اذا دخل قبل ان تریغ الشمس**
اخذ الظہر حتی یجمع ما لی العصر فیصلیہما جمیعاً واذا دخل بعد فجمع الظہر صلی الظہر والعصر جمیعاً ثم ساداً
 اذا دخل قبل المغرب اخر المغرب صلیہما مع العشاء واذا دخل بعد المغرب جعل العشاء فصلاً ما جمیع المغرب
 ثم رجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کہ کرتی آفتاب ڈھنسی پہلے تو ظہر میں دیکرتے
 عصر تک پھر ظہر عصر کو ملا کر پڑھ لیتے اور جب کہ کرتی آفتاب ڈھنسی کے بعد تو ظہر اور عصر پڑھ کر چلتے اور جب کہ کرتی مغرب سے
 پہلے تو مغرب میں دیکرتی پھر عشاء کے ساتھ مغرب پڑھ لیتے اور جب کہ چلتے تو عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھ کر چلتے کہنا
 ابو داؤد نے اس کو حفظ مکتبیہ نے روایت کیا ہے۔ تو یہ حدیث غریبہ **باب** قصر قراۃ الصلوۃ فی السفر سفر میں
 قرات کم کرنا **عن البراء قال** خر جناح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فصل بنا العشاء الاخرۃ فقرأ فی
 احدی الکعتین بالثین والذینون ثم رجمہ براء سے روایت ہے ہم تکمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں اپنے عشاء
 کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں اثنین الذینون پڑھی **باب** التطوع فی السفر سفر میں نفل پڑھنے کا بیان **عن البراء بن**
عازب قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانینۃ عشر سفر اذ ایتہ ترک رکعتین اذا لغت الشمس قبل
 الظہر ثم رجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اٹھارہ سفر میں کبھی میں نے آپ کو کعتین
 بعد زوال کے قبل ظہر کے ترک کرتی نہ دیکھا **عن حصین بن عمار** بن الخطاب قال صحبت ابن عمر فی طریق قال
 فصلی بنا رکعتین ثم اقبل فرأی ناساً قیاماً فقال ما یصنع هؤلاء قال یسبحون قال لو کنت مسبحاً لکن
 صلاتی یا ابن اخی انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فلم یرد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ
 غروب و صحبت ابیکر فلم یرد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ غروب و صحبت عمر فلم یرد علی رکعتین حتی
 قبضہ اللہ تعالیٰ و صحبت ثمان فلم یرد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالیٰ و قد قال اللہ عز وجل لقد کان لکم
 فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ثم رجمہ حصین بن عمار بن خطاب سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کو ساتھ تھا

بارہ صلوٰۃ بقصر جب دشمن کے ملک میں پڑا ہو تو قصر کیا کرے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقبول عشرين يومًا يقصر الصلوة ثم حميمه جابر بن عبد الله روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ میں
 بیس دن تک رہے نماز قصر کرتی ہی۔ کہا ابو داؤد فی نہیں سنتا کیا اس حدیث کو عمر بنی باب صلوٰۃ الخوف خوف کے اندر
 کا بیان ہے اس نماز کی کیفیت میں بہت اختلاف ہے۔ صحیح ترین جابر بن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من گریہ حضرت بھٹ
 صحیح ہے وہ یہ کہ مقتدی نصف کرین اور سب امام کہنا پچیس رکھیں جس پر رکوع کرین بعد اس کے امام سجدہ کرے اور اگر والی صفت
 سجدہ کرے اور پچھلے صفت کھڑی رہے گا فزون کو دیکھتے ہوئے سب امام اور اگلی صفت سجدہ دن سے خارج ہو کر کھڑی ہوں تو پچھلی صفت
 سجدہ کرین پھر آگے کی صفت پھر اچادی اور پچھلی آگے بڑھ جاوی جب امام رکوع کرے سب امام کرین پھر امام سجدہ کرے اور آگے
 کی صفت والی سجدہ کرین اور پچھلے صفت کے پچھلی رکعت میں آگے تپے کھڑی ہوں مخالفت کرتی ہوئی جب امام اور اگلی صفت والے
 سجدوں سے خارج ہو کر بیٹھ جاویں پچھلے صفت امام سجدہ کرین پھر سب بیٹھ جاویں اور ایک ساتھ امام سب پر سلام پھیری (ابو داؤد فی کہا
 سفیان کا یہی قول ہے **عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الزُّرْقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** بعسفان علی المشرکین خالد بن
 ولید فصلینا الظھر فقال المشرکون لقد أصبحنا غزاة لقد أصبحنا غزاة لو كنا حملنا عليهم وهم في الصلاة
 فنزلت آية القصص **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَاتُوا الصَّلَاةَ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلة
 والمشرکون امامہ فخذف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفت صفت بعد ذلك الفصفص اخر فرجع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وركعوا جميعا ثم سجدوا سجدتين **اللَّهُ يَبْلُغُهُ** وقام الاخرون يحسبونهم فلما صعد
 هو كرا السجدة تين وقاموا سجدوا الاخرون الذي تركوا انوا خلفهم ثم داخل الصنف الذي يليه الى مقام الاخرين
 وتقدم الصنف الاخير الى مقام الصنف الاول ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم وركعوا جميعا ثم
 سجدوا سجدتين **اللَّهُ يَبْلُغُهُ** وقام الاخرون يحسبونهم فلما جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم والصنف
 الذي يليه سجدوا الاخرون ثم جلسوا جميعا فسلم عليهم جميعا فصلاها عسفان وصلاها يوم بني
 سليم ثم حميمه ابی عیاش بنی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان بن رصفان ایک منہ
 ہی کے اندر میں کے درمیان اور مشرکوں کے سرداران دنون من خالد بن لیستہ جب ہم فی نماز پڑھی ظہر کی مشرکوں
 فی کہا ہم سے غفلت ہو گئی ہم سے جو کہ ہو گئی اگر ہم اون پر حملہ کرے نماز میں تو بہتر ہوتا اور سوت آیت قصر کے ظہر اور عصر
 اور زی **ف** وہی آیت قصر آیت خوف ہے یا تین ایک ہی وقت میں اور بن **ف** جب عصر کا وقت آیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑی ہوئے اور مشرکوں پر کو سامنے تھے تو آپ کے پیچھے ایک صفت کھڑی ہوئی اور اس صفت
 کو پچھلی ایک اور صفت کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب لوگوں فی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور پچھلی
 صفت والوں نے سجدہ کیا اور پچھلے صفت والے آگے بڑھ گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب آپ کی ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقبول عشرين يومًا يقصر الصلوة ثم حميمه جابر بن عبد الله روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ میں بیس دن تک رہے نماز قصر کرتی ہی۔ کہا ابو داؤد فی نہیں سنتا کیا اس حدیث کو عمر بنی باب صلوٰۃ الخوف خوف کے اندر کا بیان ہے اس نماز کی کیفیت میں بہت اختلاف ہے۔ صحیح ترین جابر بن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من گریہ حضرت بھٹ صحیح ہے وہ یہ کہ مقتدی نصف کرین اور سب امام کہنا پچیس رکھیں جس پر رکوع کرین بعد اس کے امام سجدہ کرے اور اگر والی صفت سجدہ کرے اور پچھلے صفت کھڑی رہے گا فزون کو دیکھتے ہوئے سب امام اور اگلی صفت سجدہ دن سے خارج ہو کر کھڑی ہوں تو پچھلی صفت سجدہ کرین پھر آگے کی صفت پھر اچادی اور پچھلی آگے بڑھ جاوی جب امام رکوع کرے سب امام کرین پھر امام سجدہ کرے اور آگے کی صفت والی سجدہ کرین اور پچھلے صفت کے پچھلی رکعت میں آگے تپے کھڑی ہوں مخالفت کرتی ہوئی جب امام اور اگلی صفت والے سجدوں سے خارج ہو کر بیٹھ جاویں پچھلے صفت امام سجدہ کرین پھر سب بیٹھ جاویں اور ایک ساتھ امام سب پر سلام پھیری (ابو داؤد فی کہا سفیان کا یہی قول ہے **عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الزُّرْقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** بعسفان علی المشرکین خالد بن ولید فصلینا الظھر فقال المشرکون لقد أصبحنا غزاة لقد أصبحنا غزاة لو كنا حملنا عليهم وهم في الصلاة فنزلت آية القصص **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَاتُوا الصَّلَاةَ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلة والمشرکون امامہ فخذف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفت صفت بعد ذلك الفصفص اخر فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وركعوا جميعا ثم سجدوا سجدتين **اللَّهُ يَبْلُغُهُ** وقام الاخرون يحسبونهم فلما صعد هو كرا السجدة تين وقاموا سجدوا الاخرون الذي تركوا انوا خلفهم ثم داخل الصنف الذي يليه الى مقام الاخرين وتقدم الصنف الاخير الى مقام الصنف الاول ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم وركعوا جميعا ثم سجدوا سجدتين **اللَّهُ يَبْلُغُهُ** وقام الاخرون يحسبونهم فلما جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم والصنف الذي يليه سجدوا الاخرون ثم جلسوا جميعا فسلم عليهم جميعا فصلاها عسفان وصلاها يوم بني سليم ثم حميمه ابی عیاش بنی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان بن رصفان ایک منہ ہی کے اندر میں کے درمیان اور مشرکوں کے سرداران دنون من خالد بن لیستہ جب ہم فی نماز پڑھی ظہر کی مشرکوں فی کہا ہم سے غفلت ہو گئی ہم سے جو کہ ہو گئی اگر ہم اون پر حملہ کرے نماز میں تو بہتر ہوتا اور سوت آیت قصر کے ظہر اور عصر اور زی **ف** وہی آیت قصر آیت خوف ہے یا تین ایک ہی وقت میں اور بن **ف** جب عصر کا وقت آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑی ہوئے اور مشرکوں پر کو سامنے تھے تو آپ کے پیچھے ایک صفت کھڑی ہوئی اور اس صفت کو پچھلی ایک اور صفت کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب لوگوں فی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور پچھلی صفت والوں نے سجدہ کیا اور پچھلے صفت والے آگے بڑھ گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب آپ کی ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ

[illegible]

سلام پیرا۔ ایک کہایت روایت محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بن عقیل عن ابي عبد الله عليه السلام ان يوم الجمعة
 من اصحابه وطائفة موجهة العذر وفكرهم الامام ركعتين وسجدتين بالذين جمعوا ثم يقوم فاذ استوت قوائمنا
 ثبت قائما واتموا لانفسهم الركعة الباقية ثم سجدوا وانصرفوا والامام قائم فكاحوا وجاء العذر فقبلوا بالخروج
 الذين لم يصلوا فبكروا وراى الامام فيهم ركعتين وسجدتين ثم يسلم فيقومون فيركعون لانفسهم الركعة
 الباقية ثم يسلمون ثم يجلسون محمد بن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي جعفر عن ابي عبد الله عليه السلام ان يوم الجمعة
 كثر ابو ذر نماز کے لیے آؤدوسر گروہ دشمن کے سامنے ہر پہلے امام ایک رکعت پڑھی اور سجدہ کر کے اپنی ساتھیوں کو ساتھ
 سجدہ کی کھڑی ہو کر رکعت ہی ہی اور مقتدی کیلئے ایک رکعت ایک اور رکعت پڑھ کر اپنی نماز پوری کر لیں پھر سلام پیرا اور
 چلے جائیں دشمن کے سامنے اور امام اسی طرح کھڑا رہے دوسرا گروہ جس نے نادہین پڑھی وہ آوی اور تکبیر کہیں امام کو پیچھے
 پیر امام رکوع کر کے دم سجدہ کر کے اون کے ساتھ پیر سلام پیرا اور مقتدی کھڑی ہو کر ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی اور اگر
 پیر سلام پیرا رکعتیں ہوں جن میں کہیں کہیں اگرچہ پشت قبل کیطرت ہو پیر ایک گروہ ساتھ
 امام ایک رکعت پڑھی بعد اس کے وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جاوے اور دوسرا گروہ آوی وہ پہلے کیلئے ایک رکعت پڑھ کر امام کی ساتھ
 شریک ہو پیر امام اون کو ساتھ ایک رکعت اور اگر وہ گروہ آوی جو پہلے ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور ایک رکعت باقی اور اگر
 اور امام جب تک میٹھا رہے ہر سجدہ کے ساتھ کھٹا سلام پیرا محمد بن عروان بن الحکم نے سال باہر میرے ہل صلیت مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الخس قال بوجہ میرے نعم قال من وان متی فقال ابو ہریرۃ عام غزوۃ نجد
 قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الى صلاة العصر فقامت طائفة وطائفة اخرى مقابل العذر فجلسوا
 الى القبلة فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبروا جميعا الذين معه فاذل من مقابل العذر ثم رجع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ركعتين وحده وركعت الطائفة التي معه ثم سجد فبجد الطائفة التي تليها والاخرون قيام
 مقابل العذر ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقامت الطائفة التي معه فذهبوا الى العذر فجلسوا
 واجبت الطائفة التي كانت مقابل العذر فركعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم كما هو ثم قاموا
 فركع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ركعتين اخرى وركعوا معه وسجدوا معه ثم اجابت الطائفة التي كانت
 مقابل العذر فركعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد ومن معه ثم كان السلام فسلم رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم وسلموا جميعا فكان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ركعتين ولكل رجل من الطائفتين ركعة
 ركعتين ثم جئنا برمان بن عمار بن ابي جعفر عن ابي عبد الله عليه السلام ان يوم الجمعة في ابي جعفر
 في کہا ان مروان بن محمد ابوبکر کے کہا جس سال بخد پیرا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کی نماز پڑھ کر کو کھڑے ہوئے
 آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا ان کی پشت قبل کیطرت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے صفت والوں کی (جو پہلے رکعت میں پھر صفت میں تھوڑے کے ساتھ سجدہ کیا اور پچھلے صفت والی (جو پہلے
رکعت میں آگے صفت میں تھوڑے حفاظت کرتی ہوئی کہڑے سے چپا پ سجدن ہو فارغ ہو کر بیٹھو اور پہلے صفت والے
ہی سہمی تو پچھلے صفت والوں کی سجدہ کیا پھر سب بیٹھ کر سجدہ کر کے اپنے سب پر سلام پھرا پھر اپنے اسی طرح نماز پڑھی
میں اور نبی سلیم میں **باب** بعضوں نے کہا ایک صفت اتم کر ساتھ ہی اور ایک صفت دشمن کے سامنے رہی پہلے اتم
اولوں لوگوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ ہیں۔ ایک رکعت پڑھی پھر امام کہڑا رہی اور وہ لوگ ایک رکعت اور (کیا کیلئے) پڑھ کر بغیر
سلام پھری (پہلے جاوین اور دشمن کے سامنے صفت لگا دیں اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تھے ان کے ہاتھ میں امام ذکر ساتھ
ایک رکعت پڑھی پھر امام بیٹھا رہی اور وہ لوگ (کیا کیلئے) ایک اور رکعت پڑھیں پھر امام رکے ساتھ سلام پھری **عن**
سہل بن ابی حمزة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجمع خلفہ صفین فصلی بالذین یلوند رکعة ثم
قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہم رکعة ثم قد موا و تاخرا الذین کاوا قد اہم فصلی ہم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رکعة ثم قد حتی صلی الذین تخلفوا رکعة ثم سلم ثم حمیہ سہل بن ابی حمزة سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پھر صحابہ کو نماز پڑھائی خوف کی تو ان کی دو صفیں کھینچنے پہلے آگے کی صفت والوں کو ساتھ ایک رکعت پڑھی
پھر آپ کہڑا رہی اور پچھلے لوگ ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھ رہی یہاں تک کہ جو لوگ پچھلے گئے تھے انہوں نے ایک رکعت اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھ رہی یہاں تک کہ جو لوگ پچھلے گئے تھے انہوں نے ایک رکعت اور
پڑھی پھر آپ نے سلام پھرا۔ کہا ابو داؤد بن یحییٰ بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن مان کی ہے جو آگے
آئی ہو مگر سلام کا فرق ہے دینو بھیجے نے یہ کھا کہ جو لوگ ایک رکعت پہلی امام کو ساتھ پڑھ چکے تھے وہ ایک رکعت کیا پڑھ کر سلام
پہر کر گئے اور یزید بن مان کی روایت میں سلام کا ذکر نہیں ہے اور عبید اللہ کی روایت مثل مجاہد بن سعید کی ہے کہ آپ کہڑے
رہی سعید **باب** بعضوں نے کہا امام جب ایک گروہ کو ساتھ ایک رکعت پڑھ لے تو امام کہڑا رہی اور وہ لوگ کیا کیلئے ایک رکعت
پڑھ کر سلام پھرا کہ دشمن کے سامنے علی جاوین **عن** **صلی اللہ علیہ وسلم** مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات
الرقاع صلاۃ الخوف ان طائفة صفت معہ طائفة وجاہ العد فصلی بالتمعہ رکعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم
ثم انصرفوا وصغروا وجاہ العد و جہا الطائفة الاخری فصلی ہم الم رکعة التي یقیت من صلاتہ ثم ثبت قائما
واتموا لانفسہم ثم سلم ہم ثم حمیہ صالح بن خوات سے روایت ہے اوس نے سنا اوس شخص سے جس نے نماز خوف کی پڑھی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عزہ و ذم الرفاعین (مسلمان و گروہ ہو گئی) ایک گروہ کی صفت پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایک رکعت آپ نے پڑھی اس گروہ کو پڑھائی جواب کے ساتھ تھا پہر آپ کہڑے رہی لیکن ان گروہ
کے لوگوں نے اپنا نماز کیا کیا پوری کر لی اور نماز سی فلم ہو کر دشمن کے سامنے تھو پڑھ دوسرا گروہ آیا ان کو ساتھ آپ
نے ایک رکعت پڑھی جوابی ہوئی بسدا و کو پڑھی ہی اور اس گروہ کی لوگوں نے ایک رکعت اند پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر پچھلے

کیا ہے وہ مسجد کیا بحث بندی اور پھر ہی کسی حضور پر ہی میں نہ کیا پھر آپ نے سلام پھر آپ نے سلام پھر آپ نے سلام
 اللہ صلعم کھڑے ہوئے پھر آپ نے آپ کی ساتھ نماز شروع ہوئی اور آپ کے شریک ہی نماز میں **باب** جنہوں نے کہا ہر ایک گروہ کے
 ساتھ امام ایک رکعت پڑھ کر پھر امام سلام پڑھ کر اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کرین **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم رکعت والٹا ثلث لا خیر فی مواجہۃ العدۃ ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک
 اولئک فصلی بہم کعۃ ثلث ثم سلم علیہم ثم قام ثلث رکعات ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرے گروہ دشمن کے سامنے کھڑے ہو کر پھر ایک
 چلا گئی ایک رکعت پڑھ کر اور وہ لوگ اُنی انہوں نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اس کو آپ نے سلام پڑھا اور ان لوگوں نے
 کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی پھر ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی۔ کھا ابو داؤد فی ابن عباس اور ابو موسیٰ سہمی ایسا
 ہی منقول ہے **باب** بعضوں نے کھا امام + ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھی پھر سلام پڑھ دی اب جو لوگ
 سلام کر وقت اس کو پھر ہوں وہ دوسری رکعت ہی پڑھ کر اپنی نماز پوری کر لیں پھر پہلا گروہ آوے وہ بھی ایک رکعت جہاں ہی
 رہے گئی تھی پڑھی **عن عبد اللہ بن مسعود** قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف فقاموا صفا خلف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحفہ مستقبل العدا فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتہ ثم
 جاءوا اخرین فقاموا مقامہم واستقبل ثلث رکعات فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتہ ثم قام
 ثلث رکعات فصلوا لانفسہم رکعتہ ثم سلوا ثم ذهبوا فقاموا مقام اولئک مستقبل العدا ورجع اولئک علی
 مقامہم فصلوا لانفسہم کعۃ ثم سلوا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر
 تو ایک صف آپ کو پھر کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پھر گروہ کے
 ساتھ پھر دوسرے گروہ آیا اور ان کو جگہ پر کھڑا ہوا درپے دشمن کے سامنے چلا گئی۔ آپ نے ان کو ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے
 سلام پڑھا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت کیا اور آپ نے سلام پڑھا پھر کھڑی ہو گئی دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا تھا
 آیا اور انھوں نے ایک رکعت کیا پڑھ کر سلام پڑھا **باب** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تو دو نصفوں کی تعبیر تھی عبدالرحمن بن عمر جب بل بن جہاد کے لیو گئی تھے وہ ان انہوں نے بیٹھ کر ہی نماز پڑھی گھر میں گئے
 اخیر میں امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی وہ امام کے سلام کے بعد غمزدگی سے چلا گئی اور پہلا گروہ آیا اور اس نے ایک رکعت پڑھی تھی
 تھی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اور اس نے ایک رکعت پڑھی **باب** من قال صلی کل طائفتہ رکعتہ ویتوضون
 بعضوں نے کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کی ساتھ پڑھ لے پھر دوسری رکعت پڑھنی کو حاجت نہیں **عن ثعلبہ بن جابر**
 قال کنا مع عبد بن العاص بن جابر بن سنان فقام فقال یکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف
 فقال حدیثنا فصلی ثلث رکعات ویتوضون رکعتہ ولم یوضوا ترجمہ ثعلبہ بن جابر روایت ہے کہ ہم ہمیں

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پہلا حج کیا تو اس کے ساتھ آپ کی بیوی حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ اور دو بیٹے حضرت یحییٰ و زکریاؑ بھی تھے۔ آپ نے حج کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کی بیوی نے کہا کہ میں اپنے گھر میں رہتی ہوں اور میرے بچے بھی گھر میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میرے ساتھ جاؤ۔ آپ نے حج کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کی بیوی نے کہا کہ میں اپنے گھر میں رہتی ہوں اور میرے بچے بھی گھر میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میرے ساتھ جاؤ۔ آپ نے حج کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کی بیوی نے کہا کہ میں اپنے گھر میں رہتی ہوں اور میرے بچے بھی گھر میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میرے ساتھ جاؤ۔

بنی کہا ایک شخص ہون جو کب رہو والا میں نے یہ خبر سنی تم اس شخص سے (یہ جو محمدؐ) نے کیے اس کو شکر مجھ کو
یہی کام کو تمہاری پاس آیا (تاکہ شکر میں داخل ہوں) اوس نے کہا ان میں اس کی شکر میں ہوں میں اس کو ساتھ جیتا رہا
بڑی دیر تک جب میں نے موقع دیکھا تو اپنی تلوار اوس پر رکھ دی یہاں تک کہ وہ ہنسنا شروع کیا **باب** تضرع ابواب
تطوع و رکعات السنۃ سنتوں کا بیان **عمر** ام حبیبہ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم فتنے
عشر کفۃ تطوعا بنی لہ بہزبت فی الجعدۃ ترجمہ حضرت ام حبیبہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ایک دن میں بارہ رکعتیں نفل پڑھے اس کا بدلہ اوس کو کسی ایک گھر بنا دیا جنت میں **ف** دو تین فجر کے اور چار ظہر
لی اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے **عمر** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشہ عن صلوة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التطوع فقال کان یصلی قبل الظہر بچار فی سبۃ ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی
بیتہ فیصلی رکعتین وکان یصلی بہم العشاء ثم یدخل بیتہ فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فبین
الوتر وکان یصلی لیلًا طویلًا قائمًا ولیلًا طویلًا جالسًا فاذا قرع وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واداء
قرآن وهو قائم رکع وسجد وهو قائم کان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوة
الفجر صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن شقیق روایت ہر میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل
نمازوں کا حال انہوں نے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے میرے گھر میں پھر باہر جاتی تھیں اور لوگوں کو نماز پڑھاتی تھیں پھر
گھر میں آتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے اسی طرح آپ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے پھر گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے تھے
اور رات کو نور رکعتیں پڑھتے تھے اور اس میں دو تہی تھا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور بڑی تہی
دیر تک بیٹھ پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھٹے ہو کر کرتے تھے پھر سجدہ کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی
بیٹھ کر کرتے پھر سجدہ کرتے اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتیں پڑھتے پھر باہر نکلتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے جنت
پہنچ کر رسول اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صلی قبل الظہر رکعتین وبعدا
رکعتین وبعدا المغرب رکعتین فی سبۃ وبعدا صلوة العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعة حتی یصلی
فیصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد
ظہر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں پھر میں اور بعد عشا دو رکعتیں اور جمعہ کی بعد کچھ نہیں پڑھتے تھے جب عصری قاف
ہو کرتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے **عمر** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعًا قبل الظہر فی رکعتین قبل صلاۃ
الغداۃ ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نافہ
نہیں کرتے تھے **باب** رکعت الفجر فجر کی سنتوں کا بیان **عمر** عائشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ام یکن علی شئ من النوافل الا شد معاہدہ منہ علی رکعتین فیصلی العتیم ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہر میں نے

[illegible]

بخاری سنن ابی داؤد ابن ماجہ ابی حنبلہ ابی یوسف ابی داؤد ابی حنبلہ ابی یوسف ابی داؤد ابی حنبلہ ابی یوسف

قبل الصبح یصلح علیہ قال المرفوع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی العشاء قال لا یصلح علیہ
فحدیثہ قال لا قال فخرجت من عندہ قال لا یصلح علیہ قال لا یصلح علیہ قال لا یصلح علیہ قال لا یصلح علیہ
قال لا یصلح علیہ قال لا یصلح علیہ قال لا یصلح علیہ قال لا یصلح علیہ قال لا یصلح علیہ
ابو ہریرہ کہنا کہ مسجد تک چلنا کہانی نہیں ہے عتبک دہانی کر دے دینے عسید اسد کہ روایت میں ہے ابو ہریرہ کہنا نہیں
یہ خبر پہنچی ابن عمر کو انہوں نے کہا ابو ہریرہ بہت کیا پوچھنے کے لئے کہ اگر حدیث میں ہاں کہ تھے میں اگر کھو غلط ہو تو ہر بار ادا کی ذات
ہریرہ کو (ابن عمر سے) کہا گیا کیا تم ابو ہریرہ جو کہتے ہیں اسکا انکار کرتے ہو ابن عمر نے کہا نہیں ابو ہریرہ کی جرأت کی اور تم خون
کیا جب ابو ہریرہ کو اسکی خبر پہنچی انہوں نے کہا میرا کیا قصہ ہے اگر میں نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے تو میں میری روایت نہیں
اس وجہ زیادہ میں کہ میرا حافظہ چاہتا جو میں نے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور لوگ بھول گئے۔ بخاری سنن ابی حنبلہ ابی یوسف
کر دے پر لینا سنو (ابن عمر) ظاہری کی نزدیک و صریح اور مالک کے نزدیک بیعت ہے مگر صحیح ہے کہ بیعت کہنا اسکو غلط ہے

اور یہ امر ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عایشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلاۃ فوضعت اللیل

نظر فانکنت مستقیمة حتی تخرجت فائتہ ایقظ و صلی الکرعین ثم اضبط حقی لایتہ الخون فیؤذنه بصلۃ

الصبح فیصلی الکرعین حتی یفتین ثم یرج الصلاۃ ثم یرحمہ حضرت عائشہ کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شب
شب میں نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اگر میں گاتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتی اگر سوئی ہوتی مجھ کو دیر اور دو کہتیں یہ کہ روایت جاتی یہاں تک

کہ نوزن آتا اور نماز مجھ کے لیے بلانا پھر آپ دو کہتیں علی پہلی بڑے کرنا رکھ جاتے عیسیٰ بکریہ قال لا یصلح علیہ

اللہ علیہ وسلم اذا صلی العشاء فانکنت فائتہ اضبط حقی لایتہ ثم یرج الصلاۃ ثم یرحمہ حضرت عائشہ کہ روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتوں سے فارغ ہوتا ہے تو اگر میں سوئی ہوتی تو آپ مجھ سے بات کرتے ہیں اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے پیچ میں بات کرنا منع نہیں ہے عیسیٰ بکریہ قال لا یصلح علیہ

لصلۃ الصبح فانکنت فائتہ اضبط حقی لایتہ ثم یرج الصلاۃ ثم یرحمہ ابو ہریرہ کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم کہتا ہے صبح کی نماز کی لیے آپ جب کسی کو سناؤ کہتے ہیں اسکو بکار دیتی ہاں کہی یا یا نون ہاں دیر باب اذ ادرك کلما

و یصلی کتے فجر کی جماعت بڑی ہو تو اوپر موت سنتیں بڑے عیسیٰ بکریہ قال لا یصلح علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی الکرعین ثم یرج الصلاۃ ثم یرحمہ حضرت عائشہ کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھتے تھے اس دو کہتیں ہیں پھر جماعت میں شریک ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو نماز پائے تیری ٹکون سے تیری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انعام بیان فرمایا کہ جو کسی چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور اسے اپنے پاس رکھ لیا تو اسے پانچ سو سال کی عمر عطا فرمائی جائے گی۔
 خبر کی سنتوں کا بیان عمن عائشہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخفف الرکعتین ویکمل صلوۃ
 الفجر حتی یرى قول قرآن فیما یام القرات ثم یرحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر بخیر فرماتے تھے
 کہ جو شخص نماز میں پڑھے آپ کی سورہ فاتحہ پڑھے یا نہین عمن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ
 فی رکعتی الفجر قل یا ایہا الکافرون وقل ھو اللہ احد ثم یرحمہ ابھیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر
 کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھے عمن بلال انہ انزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیثونۃ
 بصلوۃ الفجاء فشغلت عائشہ رضی اللہ عنہا لایا یام سالتہ عنہ حتی یتضح الصبح فاصبح جدا قال
 فقام بلال فاذنہ بصلوۃ وتابع اذانہ فلم یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبرہ
 ان عائشہ شغلت یام سالتہ عنہ حتی یتضح الصبح عائشہ ابطا علیہ بالخرج فہما قال فی کنت رکعتی الفجر
 فقال رسول اللہ انک اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت لکنتما ولجسنتما واجلعتما
 ثم یرحمہ بلال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ صبح کی نماز کو اپنی بلانیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پھر نکالے
 اور آپ کی نماز پڑھائی بلال نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے فجر باتوں میں لگا دیا یہاں تک کہ فجر کی روشنی
 ہو گئی لیکن آپ نے کلمہ میں دیر کی آپ کی فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھتا ہوں بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بہت دیر کی آپ نے
 فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ دیر ہوتی تب بھی میں اندر رکعتوں کو اچھے طرح خوبصورتی سے پڑھتا ہوں عمن ابی ہریرۃ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوہا وانظرہ تکمل الخیل ثم یرحمہ ابھیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر پڑھو
 فجر کی سنتوں کو اگر تم کو کھڑی روز دہر میں عمن عبد اللہ بن عباس ان کثیرا ما کان یقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی رکعتی الفجر بامنا باللہ وما انزل اللہ فی الایۃ قال ھذہ فی الرکعت الاولی وفي الرکعت الاخضرۃ بامنا باللہ
 واشھد باننا مسلمون ثم یرحمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتوں میں آمنا باللہ
 وما انزل اللہ فی الایۃ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ ثم یرحمہ عمن ابی ہریرۃ انہ سمع النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل ھذہ فی الایۃ وما انزل اللہ فی الایۃ الاولی وفي الرکعت الاخضرۃ بامنا باللہ
 الایۃ ربنا اکملنا ما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین او انارسلناک بالحق نبیا وندیرا ولا
 قتلناک ثم یرحمہ شک الدرداء دینی ثم یرحمہ ابھیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی
 سنتوں میں پڑھتے تھے قل ھذہ فی الایۃ وما انزل اللہ فی الایۃ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں ربنا اکملنا ما انزلت وندیرا ولا
 قتلناک ثم یرحمہ شک الدرداء دینی ثم یرحمہ ابھیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی

ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس عبد الرحمن بن زید بن اسلمہ الی عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انما علیہا السلامنا جمیعاً وسلمنا عن کتبنا بعد العصر قل انا اخبرنا انک تصلیتہما وقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فمیں ما دخلت علیہا قبلتہا ما ارسلتوبہ فقالت سلام سلمۃ فخرجت الیہم فاخبرتهم بقولہا فودونی الی
 ام سلمۃ بمنزل ما ارسلتوبہ الی عائشہ فقالت ام سلمۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عنہما ان یرتے یصلیہما لما
 حین یصلیہا فانہ صلی العصر ثم دخل عندک نسوة من بنی الحرام من الانصاری فصلیہا فارسلت لیلہا الجاریۃ
 فقلت قوی بجنبہ فقولہ تقول ام سلمۃ یا رسول اللہ اسمعلت عنہ عن ہاتین الرکتین ان الرکتین ما فاضلہما
 بیدہ فاستأخری عنہ قالت ففعلت الجاریۃ فاضار بیدہ فاستأخرت عنہ فلا انقص قال یا بنت ابی امیئلت
 عن الرکتین بعد العصر انہ اتی منہ عبد القیس بالاسلام من قومہم فشقوا فی عن الرکتین اللتین بعد الظهر
 فہما حاتان مترجمہ کرب علی ابن عباس سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ابی ہریرہ اور سہیل بن عمرو
 بہیجا حضرت عائشہ کو پاس اور کہا کہ طرف سے سلام کہنا اور اس کے پوچھنا کہ پھر پوچھی ہے تم دو رکتیں بعد عصر کے پڑھا کرتی ہو اگر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو پوچھا کہ کچھ منع کیا اس کے کہہ گئے ہیں میں حضرت عائشہ کو پاس گیا اور ان لوگوں کو پیام پہنچایا انہوں
 کی کہانی بی ام سلمہ سے پوچھیں ان لوگوں کے پاس گیا یعنی عبد اللہ بن عباس وغیرہ پاس جنہوں کی نعم پہنچا تھا (اور چاہا
 گیا انہوں نے کہانی بی ام سلمہ سے چاہی اور میں پیام پہنچا (جب میں ام سلمہ سے گیا) انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
 سے منع کرتی تھی پھر میں نے دیکھا کہ ایک بڑے بڑے ہوئی وہ کب ایک روز آپ عصر پڑھ کر میری پاس آئی اور میری پاس لگی اور میں نے جی
 کی جو انصار میں سے ایک تھیں میری ہمیں آپ کی یہ دو رکتیں پڑھنا شروع کیں میں ایک چور کر کے کہہ گیا اور کہا آپ
 پھلوں میں کھڑے رہے اور کہہ ام سلمہ کہتے ہیں یا رسول اللہ میں نے سنا کہ ایک بڑے بڑے ہوئی ان دو رکتوں کے پھر آپ اسکو پڑھتے ہیں اگر
 آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پڑھنا اور اس جھوکے میں ایسا ہی کیا آپ کی ہاتھ سے اشارہ کیا چلائی جب نماز سے فارغ ہوئی اپنے
 فرمایا اے ابی امیئہ کہ بیٹے ابو امیئہ حضرت ام سلمہ کے باپ کا نام تھا تو نبی مجھ سے پوچھا تھا دو رکتیں پڑھ کر کب عصر
 حال میں میری کہ میری پاس چند لوگ عبد القیس کے اس کلمہ خیر لکھ کر آئی تھی اپنی قوم کی اسی دہان میں میری دو رکتیں جو بعد ظہر پڑھتے
 ہیں گنیں میں نے ان کو جواب پڑھ لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت کو نقصان نہ پہنچے طحاوی کی روایت میں اتنا زیادہ
 ہے کہ کہا یا رسول اللہ ہمارے یہی پیکر سنیں غت ہو تو میں تو نقصان کریں یا نہیں اپنے فرمایا نہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ
 انھیں صاف سے کہتا اور کہہ کہ جب نماز پڑھنا وقت نہیں جب تک آفتاب ڈوب جاویں یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور داؤد ظاہری کے
 نزدیک مطلقاً تینوں تھوڑے ہیں نماز درست ہے یعنی بعد فجر اور بعد عصر در دو چھ کے وقت اور شافعی کے نزدیک بلا غزل پڑھنا ان
 اوقات میں درست نہیں اگر کوئی سبب ہو نہ ٹھانڈا رکھا اور اگر نماز پڑھنا ہو کہ نماز کی تو درست ہے اور مجھ کا وہ یہ حدیث سے مستثنیٰ
 ہے اس طرح کہ ہر مسجد میں ہر وقت نماز درست ہے **باب** من رخص فیہ اذا کانت الشمس فی قفۃ جب آفتاب بلند ہو

الاصل بعد العصر کعتین تحریر ہے سو اور سرور فرمایا کہ ہم ہی تیرے ہیں کہ حضرت عائشہ فی کہا کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد کعتین نہ پڑھتے ہوں **ف** بعضوں نے کہا یہ خصوصیت تھی اگر کسی کو نفل بعد عصر کی درستہ نہیں پڑھتا تو جب تک کتاب
 ذوب جاوی بعضوں نے کہا ظہر کی سنت کی قضا تھی جس کو تم سلیہ کے حدیث میں گزرا۔ تبصرون کہ نزدیک نفل پڑھنا اوقات ثلثہ پڑ
 دیتے **حسن** ثبت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **صلی** بعد العصر بھی عنہا دیو اصل میں **حسن** الوصل
 تحریر ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے نماز پڑھتے تھے لیکن اور نہ کو منہ کرتی تھی اور نہ کہ روزی کرتے تھے
 لیکن اور نہ کو منع کرتے تھے **باب** قبل مغرب کے سنت پڑھنے کا بیان **حسن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صلوا قبل المغرب ثلث خاشعۃ یستجدها الناس منہ **تحریر** ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کے اول دو کعتیں پڑھو جس کا جو چاہی اس سے کہ کہیں لوگ کو سنت نہ سمجھ لیں **ف** سلف نے اختلاف
 کیا قبل مغرب کے نفل پڑھنے میں ایک شجاعہ اور تابعین کے نزدیک درست ہے جیسے عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس و جابر
 وغیرہم اور ویل اور بھی حدیث ہے اور بھی منہب توی وراچہ اور ایک کثرت صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے قبل مغرب کے اول نفل
 نہیں پڑھا اور بھی مسلک ہے اکثر فقہاء اور علماء کا **حسن** ابن مالک قال صلیت الکرعتین قبل المغرب کعتھما رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال انہما من انما فام یامنا ولم یصلھما **تحریر** ہے ابن مالک روایت
 ہے میں نے دو کعتیں پڑھیں مغرب پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مختار بن فضل نے کہا ان کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے تھے
 دیکھا تھا انہوں نے کہا ان پہلو کا حکم کیا ہے اس سے منع کیا **حسن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یذکر الذانین صلوۃ بین کل الذانین صلوۃ لمن شاء **تحریر** ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہر دو اذانوں
 کے درمیان میں نماز جس کا جو چاہی پڑھے اور دو اذانوں سے مراد اذان و اذان ہے **حسن** طاؤس قال سئل عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
 فقال اذیت احدا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھما وخصنی الکرعتین بعد العصر **تحریر** ہے طاؤس روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ انہوں نے فرمایا میں نے نماز پڑھتے تھے
 دیکھا لیکن اجازت دی انہوں نے عصر کے بعد دو کعتیں پڑھنے کی **باب** صلوۃ الضحیٰ جاشت کی علامہ کا بیان **ف** اکثر لوگوں کے
 نزدیک جاشت کی نماز وہی اشراق کے نماز ہے جو آفتاب کے اُکھانے کے بعد پڑھتی ہے یا دوسری بار پڑھتی ہے یا تیسری پڑھتی ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک جاشت یہ ہے جو
 بجائے اشراق کو پڑھی جاوی قریب دیر بچھڑ کر ساری میں ایک روایت ہے جو مؤید ہے اس کے۔ اکثر علماء کے نزدیک طہیث کی نماز سنت ہے اور بعضوں
 نے اس کو جت کہا ہے یہ دعوت کہنا غلط ہے اور احادیث متعدد سے سنت پڑھنا ثابت ہوتا ہے **حسن** ابی ذر غنیمت رضی اللہ عنہ
 وسلم قال یصلی علی کل سلامی من ابن آدم صدۃ تسلیمۃ علی من لقی صدۃ وامرہ بالعرف صدۃ ونہیہ عن المنکر
 صدۃ واملاہ الا ذی عن نعلین صدۃ وبضعۃ اہلہ صدۃ ویخیر من ذلک کلاہ کعتان من الضحیٰ نماز
 ابن مسعود رضی اللہ عنہما قالوا یا رسول اللہ لحدنا یقضی سہوۃ ونکولہ صدۃ قال رأیت لوضعہ فی غیر

اور عصر کی بجا نہ دیتا ہی **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز الصلوٰۃ بعد العصر لا والشمس مرتفعہ **ترجمہ حضرت ابو ہریرہ**
 علیؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عصر بعد نماز پڑھنے کی کہ قیام بند ہو سکے علیؓ کا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صلوٰۃ مرتبہ رکعتیں الا بغیر العصر **ترجمہ حضرت علیؓ** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ بعد دو رکعتیں پڑھتے ہو سو فجر اور عصر کے **عمر ابن عباس** قال شہد عندک رجال مرئیون فہم عن الخصال ولہ صلاہم عند
 عمر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ بعد صلوٰۃ الصبح تطلع الشمس صلوٰۃ بعد صلوٰۃ العصر تقر للشمس
ترجمہ عبد اللہ بن عباس روایت ہے کہ یاس کو عمرہ آویس کو گواہی ہے کہ سب بن عمرہ بن میں حضرت عمرؓ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے نماز بعد فجر کی نماز کے یہاں تک کہ آفتاب نکل آوے اور نہیں ہے نماز بعد عصر کے یہاں تک کہ آفتاب دوبارہ چلتا
 عمر بن عبد اللہ قال قلت لرسول اللہ امی اللیل اسمع قال جوف اللیل الا فی فصل واشتد فی الصلوٰۃ مشہودۃ
 مکتوبۃ حتی تطلع الصبح ثم اقص حق تطلع الشمس فتقف قیسر حج اور عین فانہا تطلع بیز قونی شیطان یصل
 لہا الکفار ثم صل اشکت فان الصلوٰۃ مشہودۃ مکتوبۃ حتی بعد الریح ظلمہ ثم اقص فان جہنم تبصر و
 تقیح ابوابہا فاذا اذغ الشمس فصل اشکت فان الصلوٰۃ مشہودۃ حتی تطلع العصر ثم اقص حتی تطلع الشمس فانہا
 تعرب بیز قونی شیطان یصل لہا الکفار قصص بنی کطوبلا قال العباس ہذا حدیث ابو سلا عن ابی امامۃ
 الا ان اخطی شئنا لا اریدہ فاستغفر اللہ واتوب الیک **ترجمہ عمرو بن عبسہ سلمی** روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
 رات کو کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے کہ اپنے فرمایا آخر حصے میں اس وقت جتنے چاہے تو نماز پڑھ کر کہ
 نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کہ جنت ہے بن فجر کی نماز تک پھر عجا آفتاب کے طلوع تک متبک آفتاب تک پہنچے یا دو چہرے برابر اونچا
 ہو کہ نہ کہ آفتاب شیطان کی دو چہرے ہوں کہ چہرے میں نکلتا ہی اور آفتاب سے است اس وقت اس کی بوجا کرتی ہیں پھر تہ چاہے تو نماز پڑھ کر کہ
 نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کہ جنت ہے بن یہاں تک کہ چہرے کا سایہ اس کے برابر چلاوے نصف النہا تک پھر پھر چاہے کہ جہنم اس وقت کہ
 میں ہاں اور اس کے دروازے کھلتے ہیں جب آفتاب نکل جاوے پھر عین چاہے نماز پڑھ کر کہ نہ کہ نماز میں شے حاضر ہوتی ہیں عصر کی نماز تک پھر
 پھر عجا آفتاب تک کہ نہ کہ آفتاب دو تہا ہی شیطان کو دو چہرے ہوں کہ چہرے میں اور آفتاب سے است اس وقت اس کے برابر چا کرتے ہیں اور بیان کیا ایک
 قصہ طویل ہول کہنا عجا آفتاب سے ہی حدیث بیان کی چہرے ہی اس کا نام ابو امامہ سی رجوئی قصہ کے مجھے یہ ہول چوک ہو گئی ہو تو اللہ سے
 اس کے معافی چاہتا ہوں اور اس کی طرقت تو بہ نامہوں **عمر بن عباس** قال راوی ابن عمر وانا اصلہ بعد طلع الفجر فقال یارسول
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج حلینا وغن فصلیٰ ہذہ الصلوٰۃ فقال السیلغ شاہدکم غائبکم لا تصدوا ب
 الفجر لا یجدن **ترجمہ سیارہ بولی ابن عمر** روایت ہے کہ جب لوگوں نے دیکھا نماز پڑھنے کی جگہ پر جگہ کے لوگ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ
 آئی اور ہم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ تم میں سے حاضر ہیں وہ دن لوگوں کو جو غیر حاضر ہیں خبر دین جب فجر نکل آوے تو سوا کتبوں
 اور کوئی نماز نہ پڑھو **عمر بن الخطاب** وقرق لا شہد علیا کشتہ انہا قال عامر بن مویہ یاتی علی ابی صلی اللہ علیہ وسلم

بعد سلام پیرنی تہ عن ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احدنا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصل الفصیح فی رمضان

ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومفح مکتہ اغتسل فی بیتہا و صلی فان کلمات فایم واحد صلاہ من بعد صلاہ
ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ کسی کبھی نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے چاشت کی نماز پڑھ کر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نے دیکھا
فی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر دیکھا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں اور جب تک پھر کسی نے دیکھا

ما پڑھتے نہ کیا عن عبد اللہ بن شعیبہ قال سالت عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل الفصیح فقالت
نہی عنہ فیہ فقل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینهما السجۃ قالت من لفصل مرحمہ عبد

بن من سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تو وہ ہونے لیا کہا نہیں
جب سرگئی تو نماز پڑھتی تھیں کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا فصل میں (جبرائیل علیہ السلام) عن

عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت سبغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبغہ الضحی قط وانی کاسجھا و
الکاز علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمل و هو یحب ان یعمل بیاہنکس فیہ فیض علیہ وسلم مرحمہ حضرت

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی کبھی لیکن میں نے پڑھ کر دیکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک گام کو پڑھتے۔ اس وقت سے کہ لوگ اسکو کر فی لیلین اور وہ فرض ہو جاوے لیکن دل سے اسکو دوست رکھتے

ان دونو حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی مگر سلم نے روایت کیا عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت
کی نماز چار رکعتیں اور زیادہ پڑھا کرتے تھے اور حضرت عائشہ کے حساب میں مختلف اقوال منقول ہیں عن سمان قال قلت لابی

بکرہ کذا فی السیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا فان لا یقوم من مصلاۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العداۃ خفیہ
تطوع الشمس فاذا طلعت قال صلی اللہ علیہ وسلم مرحمہ سمان سے روایت ہے کہ جابر بن سمرہ سے کہا کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

کی ساتھی نہیں دیکھی کہ ان اکثر شہادتیں آپ جگہ جگہ کی نماز پڑھتے وہ ان کو نہ دیکھتے جب تک انکے ہاتھ نہ ملتا جب انکے ہاتھ نہ ملتا تو پھر وہ پڑھتے
رنا و اشراق کے لیے اختلاف ہے صلوۃ الضحی کی رکعات میں بعضوں نے دو کہا ہے بعضوں نے چار بعضوں نے آٹھ

یہ سب منقول ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا زیادہ کی حد نہیں ہے جتنی رکعتیں ہو سکیں پڑھی (زند قانی) الحمد للہ
تمام ہوا پارہ ساتواں سنن ابی داؤد کے متبیین اپون میں سے۔ اب شروع ہوتا

پارہ آٹھواں اسکو فصل اہل الطاف پر پھر صاگر کے

دہی مد کلہ ہی۔ دہی میں جیم۔ خدا کا
مد دکر تباری اس کتاب کے

پہلے کہ فی بن ابی ہریرہ

ثم الجبر السابم و تیلوہ الجبر الثامن انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست پانچویں سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

باب	باب	باب	باب
۱۸۵ اگر امام عید دن کسی کو نہ نازد	۲۸۶ مسافر کتنی مسافت میں قصر کرے	۱۸۶ پانچویں صورت	۱۸۷ جب آفتاب بلند ہو
۱۸۶ چکر تو دو سران پر بیوی	۲۸۷ سفر میں اذان پڑھنا کا بیان	۱۸۷ چھٹی صورت	۱۸۸ نو عصر کے بعد نماز کی
۱۸۷ قبل اے بعد نماز عید کے نفل پڑھنا	۲۸۸ مسافر تک کو ہر نماز کا وقت	۱۸۸ ساتویں صورت	۱۸۹ ہونا کا بیان
۱۸۸ کا بیان	۲۸۹ ہوا یا نہیں ہو چھ پر روزہ	۱۸۹ آٹھویں صورت	۱۹۰ قبل مغرب کے صحت
۱۸۹ جب طبع ہو تو عید کی نماز بخیر	۲۹۰ پڑھ لیوی تو درست ہے	۱۹۰ جو کسی کا روزہ مارنے کے	۱۹۱ پڑھنے کا بیان
۱۹۰ پڑھ لیوی عید کا کوہنا ضرور نہیں	۲۹۱ دو نمازوں کو جمع کرنے	۱۹۱ پھر بھی وہ نماز کس صورت	۱۹۲ چار شت کی نماز کا بیان
۱۹۱ استسقاء کی نماز کا بیان	۲۹۲ کا بیان	۱۹۲ کسی پر ہے	۱۹۳ قمت
۱۹۲ استسقاء میں دو یا تین یا چار نماز	۲۹۳ سفر میں قرات کرنا	۱۹۳ سنتوں کا بیان	
۱۹۳ نماز کو صوف کا بیان	۲۹۴ سفر میں نفل پڑھنا کا بیان	۱۹۴ فجر کے سنتوں کا بیان	
۱۹۴ ہر رکعت میں تین کو دم یاد کرے	۲۹۵ اونٹ پر نفل اور وتر	۱۹۵ پڑھنا کا بیان	
۱۹۵ کر نیک کا بیان	۲۹۶ پڑھنا کا بیان	۱۹۶ فجر کے سنتوں کے	
۱۹۶ نماز کو صوف میں قرات کا بیان	۲۹۷ اونٹ پر فرض پڑھنے	۱۹۷ بعد لیٹر کا بیان	
۱۹۷ نماز کو صوف کے لیے دو گون کو باندنا	۲۹۸ کا بیان	۱۹۸ فجر کی جماعت پڑھی ہو	
۱۹۸ کو صوف میں قرات کا بیان	۲۹۹ مسافر نماز کو کب پورا	۱۹۹ تو اس وقت سنتیں	
۱۹۹ بروہہ آزاد کرنے کا بیان	۳۰۰ پڑھی	۳۰۰ نہ پڑھی	
۲۰۰ نماز کو صوف میں ہر رکعت میں	۳۰۱ جب دوسرے ملک میں	۳۰۱ فجر کے سنتیں اگر فوت	
۲۰۱ ایک رکوع کرنے کا بیان	۳۰۲ پڑھا ہو تو قصر کیا کرے	۳۰۲ ہو جاوین تو کب اون کرے	
۲۰۲ تاریکی اور اندھیر کی وقت نماز	۳۰۳ خوف کی نماز کا بیان	۳۰۳ ادا کرے	
۲۰۳ پڑھنے کا بیان	۳۰۴ پہلے صورت	۳۰۴ قصر کی سنتوں کا بیان	
۲۰۴ جب کوئی حادثہ ہو تو مسجد کنا	۳۰۵ دوسری صورت	۳۰۵ قصر کے سنتوں کا بیان	
۲۰۵ چاہیے خداوند کریم کو	۳۰۶ تیسری صورت	۳۰۶ بعد عصر کے نماز پڑھنا	
۲۰۶ سفر کے نماز کے احکام کا بیان	۳۰۷ چوتھی صورت	۳۰۷ کا بیان	

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قال اذا فعل احدكم في الصلوة فليذكر حتى يذبح عنه النعم فان احدكم لم يذكر
 وهو يصلي عليه يذبح عنه يغفر في نفسه ترجمہ حضرت عائشہ سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی تم میں سے کوئی
 اگر نماز میں تو سو ہی بھیتا تک کہ اس کی نیند ہو جاوے کیونکہ اگر وہ بخیر میں نماز پڑھی گا تو شاہد ہو کہ استغفار کرئی گی اور بد میں تو برا
 نکلیں گے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا قدام احدکم من اللیل فاستبجھ لقلبان علی
 لسانہ فلام یذکر ما یقول فلیضطجع ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جب کوئی تم میں سے
 رات کو کھڑا ہو کر نماز کے لیے ابھر تو ان اس کی زبان پر پڑھ کر دیکھو کہ وہ کچھ کہتا ہے تو چاہیے کہ سو ہی ف
 پڑھ کر سو جاتی ہے تاکہ جانتا ہو اور نیند نہ آئی ہو تو کلام اللہ پر زبان نہیں چلی گی تاکہ اگر کچھ کہے وہ اس کی حالت میں نہ
 ضرور نہیں سو جانا چاہیے عن انس قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد جبل بمكة فبينما يتبين فقال
 ما هذا الجبل فقيل يا رسول الله هذه حمئة انبتت فخصصله فاذا اعيدت فليقتبه فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم لتصلن ما طاقن فاذا اعيدت فليخلصن قالن اذ اذ فقال ما هذا قالوا اني نبتت فليقتبه فقال اكلت اوقرت
 امسكت به فقال حلوه فقال البصل احكم نشاطه فاذا اكلت اوقرت فليقتبه ترجمہ انس سروریت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے دیکھا تو ایک سے بندھی ہوئی ہی دوستوں کے بیچ میں پوچھا یہ کیوں لوگوں نے کھا
 یا رسول اللہ یہ سی گھنٹہ بچش کے ہر وہ نماز پڑھا کرتے ہیں جب تک جانی ہیں تو اس سے کچھ تک جانی ہیں پر یہ کچھ نہیں
 پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی طاقت ہو وہ ان تک نماز پڑھ کر جب تک باہوی تو بھیجا ہو۔ زیادہ کی رویت میں میں نے کچھ
 پوچھا یہ کسی کو گھنٹہ کہا زینب کے ہر وہ نماز پڑھا کرتے ہیں جب تک جانی ہیں تو اس کو کھانا ہم نے پڑھنا کہ
 میں نے فرمایا اس کو کھول ڈالو ہر ایک تم میں سے جہاں تک غصہ سے جی گزرا نماز پڑھ کر جب تک جانی ہو تو بھیجا ہو یہ
 من نام عن حذیہ جش شخص کا وظیفہ یا غیر جوادی وہ کیا کری عن ابن الخطاب یقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من اعجز به او غش منه فقرأ ما بين صلوة الفجر و صلوة الظهر كتبه كما فقرأ من الليل ترجمہ حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا روزہ پڑھ کر سو جاوے پھر سو جاوے کہ اس کو فجر اور ظہر کے درمیان میں پڑھ لیتی
 تو یہاں ہی کہا جاوے گا اور صبح رات کو پڑھا باب من نوى القيام فام جش شخص کے نیت یا تم کو دشمن کی قسمی پھر اور
 نہ سکا اس کو توبہ کا بیان عن عائشہ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من امرئ يكون له صلوة بيليل غلبها
 نوم الا كتبه بجر صلوته وكان نموه عليه صدقة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سروریت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
 آدمی ایسا نہیں ہے جس رات کو نماز پڑھا کر تا ہو پھر ایک رات اوپر نیند غالب ہو جاوے اور اوٹھ نہ سکے مگر اس کی دوسری نماز کا ثواب
 لکھا جاوے گا اور سو ایک صدقہ ہو گا باب اى اللیل افضل رات کا کونسا حصہ رات کے لیے افضل ہے عن ابی ہریرہ ان رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قال غزل و بنا غزل كل ليلة الى السماء الدنيا حين يسبح ثلث الليل الا اخر فيقول من يدعوني فاستجب اليه

یہ علی و سلم صحابہ اہل بیت کے ہمارے ہمارے شروع کرتے ہیں اور قوم قیاسی یہودی کی ریت کا وقت بہت چھائی
 کلام اللہ سمجھنے کیلئے دیکھو کہ اس وقت غل شور نہیں ہوتا دل گھٹا ہر قرآن کا مطلب بخوبی سمجھ میں آتا ہے اور یہ جو کہا انک
 فی النہار سجا طویلا اسکو منہ میں کہہ دو کہ عجب بڑی فرصت اور ذہانت ہوتی دنیا کے کام کا یہ کہو طہرات کو عبادت
 میں صرف کیا رکھیں ابن عباس قال انزلت اول المرسل کا وہ انھیں مون نحو امن قیامہم فی شہر رمضان حتی ل
 اخراھا وکان بیننا ولھا واخرا سناہم رحمہ عبد اللہ عباس سے روایت ہے جب سورہ نزل کا شروع ہوا تو لوگوں نے
 کہ کھڑی ہو ختم رمضان میں کھڑے رہے ہیں تا تک کہ اسکا آخر آئے اس میان میں ایک برس کا فاصلہ ہوا **باب**
 قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گزار کی بیان **حسن** ابصرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعد الشیطان
 علی فانیۃ راس لحد کہ اذا ہوناشتم تلحقہ بضر من کان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقدان استقیظ
 فذکر اللہ لخل عقدۃ فان قوضا لخل عقدۃ فان صلی لخل عقدۃ فاصبح منشیط طیف النفس ولا اصبح
 خبت النفس کلان **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمھاری ایک گدی چب
 وہ چاہا ہی نہیں کہ میں لگتا ہے **ف** تہجد بھی ہے جادو کی گرہوں کی یا حقیقت یہ ہے کہ **ب** ہر گز پر یہ بات جاوے
 ابھی بڑی رات پڑی ہو سو نہ چھوڑے اگر شخص جاگا اور کئی وقت بعد چلا جائے یا ایک گز گھل جائے ہر گز نہ سو گیا تو دوسری گز
 گھل جائے یہی گز نا ز پڑی تو تیسری گز گھل جائے ہر گز نہ سو گیا تو دوسری گز گھل جائے ہر گز نہ سو گیا تو دوسری گز گھل جائے
 بزانی قیہ یقول قال عائشہ لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعہ وکان اذا مضی وکل
 صلی قاعدا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا است چھوڑا کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسکو بغیر چڑھتے تھے جب بیدار ہوتے یا است ہوتی تو بیٹھ کر پڑھتے **حسن** ابصرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رحمہ اللہ رجالا فام من اللیل فصلی وایقظ امرأۃ فان ابنت نغم فی وجعہا الما رحمہ اللہ امرأۃ قامت من اللیل
 فصلی وایقظت تر وجعہا فان ابنت نغم فی وجعہا الما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رحمہ کر کے سوس مرد پر جرات کو اور پڑھو اور نماز پڑھو اور اپنی عورت کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اسکو نہ پڑھو پانی چھڑک دی رحم کر مٹی
 سوس عورت پر جرات کو اور پڑھو اور نماز پڑھو اور اپنی عورت کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اسکو نہ پڑھو پانی چھڑک دی **ف** کیونکہ پانی
 چھڑک کر مٹی مٹی کی تو نماز پڑھو گا تو اب یاد رکھا **حسن** ابصرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا ایقظ لمرجل اھل من اللیل فصلی اوصلی رکعتین جمیعاً کتب فی الذکرین والذکرات **ترجمہ** ابو ہریرہ
 اور ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگادی یا کہ عورت کو نماز میں نہ لگایا
 میں لگایا اور عورت ذکرات میں نہ لگایا کلام اللہ میں ذکرین اور ذکرات میں فرمایا اعدہم منفرۃ و**ب** انھیں انھیں
 اور پڑھو پڑھو پڑھو **باب** النکاح فی الصلوۃ نماز میں اور پڑھو پڑھو پڑھو **حسن** ابصرہ ان رسول اللہ صلی اللہ

پیش نماز تو نماز پڑھنے کے کثرت تاکہ نماز کی برکت سے وہ بڑھ کر ہو جاوی اور تکلیف دفع ہو جاوی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کسی عت
 صیبت آدمی کو لاحق ہو تو نماز شرع کی آدمی اسد جل جلالہ افضل کریم فرمادے گا **عن** ربیع بن کعب السدسی عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اتید بوضوئہ وحاجتہ فقال سلتی فقالت مراققتک والجنة قال لا وغیرہ لک قلت هو
 ذاک قال فاعنی علی احکامک بکثرة التبحر ترجمہ ربیع بن کعب السدسی سے روایت ہے کہ تیرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذکر کرنا
 اونکو وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کی وضو کی باریک بینی فرمایا ناگ مجھ سے کیا نامتنا ہے میں نے کہا آپ کا ساتھ چاہتا ہوں
 جنت میں آپ فرمایا اور کچھ سوال کی میں نے کہا میں بھی آپ فی فرمایا تو چھپا مدد کر میری اس وضو کی سجدہ بیت کہ کثرت
 یعنی چھپ میں تیرے سرشارش کرونگا اور اس کے ساتھ جنت میں کہن کی وضو کو کوشش کرونگا کہ عبادت ضروری ہے بعد وضو بیت کیا کر
عن ابن مالک فی هذه الآية تتجافى جنبونهم عن المضاجع يدعون بعم خوفًا وطمعًا ومما رزقناهم
 ينفقون قال كانوا يتفقظون ما بين المغرب والعشاء يصلون قال وكان الحسن يقول قیام اللیل ترجمہ
 بن مالک سے روایت ہے یہ جو اسد جل جلالہ فی فرمایا جدا تیرے میں کہ وٹیں اونکو بچو چون کہ رجا لے تیرے میں اپکار تے ہیں اس پر وہ کہ
 کوڑی تیرے میں امید کرتی ہوئی مراد یہ ہے وہ لوگ جا لے تیرے مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھتے تھے اور جس کہتے تھے تیرے بعد **عن**
 انس بن مالک قال كانوا اقليلًا من اللیل **عن** ترجمہ ان بن مالک سے روایت ہے یہ جو اسد جل جلالہ نے فرمایا کہ ان کا قلیل اللیل لایا ہے
 تہوڑی رات سو یا کرتی تہوڑی مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشا کے درمیان میں نماز پڑھ کر تھی یہ بھی کہ روایت میں ہے ایسا ہی تھا فی جہنم
 سے بھی مقصود ہے **عن** ابیہیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیصل رکعتین
 خفیفتین ترجمہ ابیہیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اٹھ کر تو پہلے دو رکعتیں پڑھے
 پھل کر پڑھے شاید تھکتے وضو مراد یہی ہے تیرے بعد کری دوسری روایت میں ہے کہ بعد ما شاء پھر چلتا جا
 طول کرے **عن** عبد اللہ بن حبشہ **عن** ترجمہ عبد اللہ بن حبشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز میں
 ترجمہ عبد اللہ بن حبشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز میں
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود بہتر ہے بہت سے رکعتیں پڑھو سی افضل ہے کہ دو رکعتیں پڑھو بڑی برکت میں
 یعنی بی سوڑیں پڑھی اور بڑی کثرت سے بھگت کرنا کثرت سجود افضل ہے **باب** صلوة اللیل مفتی منہ رات کی نماز
 دو رکعتیں میں **عن** عبد اللہ بن عمر بن جراح جلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوة اللیل اقل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة اللیل مفتی مفتی فاذا خشی احدکم ان یصلی رکعتہ وصلوة تو ترہ ما قد صلی
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ شخص نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں میں
 اگر میں کسی کو خوف ہو تو پڑھانی کا تو ایک رکعت پڑھ دو سب نماز کا طاق کی کوئی **باب** اگرچہ اس میں کیا نکاح نہیں ہے کہ ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تبارک
 پروردگار ہمارا (عشر) آسمان نیا پر جب بغیر کی تہائی رات بانی ترہ جاتی ہے پھر فرماتا ہے کون شخص عاکر تہا پر جس پر میں عاؤں کی قبول کرتا
 کون شخص انجمن ہے جس پر میں اس کو بدن کون شخص معافی چاہتا ہے جس پر میں معاف کر دوں اس کو گناہوں کو کف ہل سنت اور
 جماعت محققین میں اہل حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق پر ہیں کہتے ہیں کہ اس قسم کی حدیثیں اہل
 بتیین جن میں پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہیں جس پر اور تبارک پر نہایت تعجب کرنا دیکھنا سننا عرش پر نہایت گریہ پڑھنا
 یہ سب دیکھنا ہر پرچہ میں گزشتہ بتیین میں مخلوق کی صفات کے جسے فرات پروردگار کی مشابہت نہیں ہے مخلوق کے ذات سے
 اور تاویل کرنا ان خصوص بعیدہ کی احتمالات جیسے قرین احتیاط نہیں ہے بلکہ خوف ہے کہ گمراہی اور غیبا کا جیسے ہے حدیث
 کی بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پروردگار کی رحمت اور ترقی ہو یا اور حکم اور تہا ہو حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہے کسی طور حدیث
 کے الفاظ پر جو نہیں کہنی کیونکہ اگر رحمت اور ترقی یا امر اور تہا تو وہ یکہ کسی کہتا کہ جو جسے عاکر کی کا میں قبول کر دنگا جو نام کی کا میں کھا
 جو استغفار کر لیا مغفرت کر دنگا یہ تو خاص شان کبریا کی ہے دوسری جہ کہ رحمت اس کی ہر جگہ موجود ہے فرماتا ہے رحمتی رحمت کل
 شئی تو خاص تہا رات پر اور ترقی کو کیا معنی تیسری یہ کہ رحمت اگر اور تہا آسمان نیا کہ رہ گئی تو ہکوش میں کیا فائدہ ہوا اگر ہم
 تہا کے تو البتہ کچھ نفع ہوتا اور جن لوگوں سے پر منقول ہیں کہ ان خصوص کو معافی ظاہر ہر پرچہ میں اور ان کی معافی ظاہر ہے
 وہ معافی میں جو تعارف میں مخلوقات میں نیز مخلوق کی صفات میں ظاہر معنی معنی چنانچہ نوری میں اور ان کی معافی ظاہر ہے
 وان ظاہر المتعارف فی متنا غیر مراد یعنی ظاہر ہی جو ہم لوگوں میں شہور ہے ہر ماہ میں ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنے مقارن
 میں خوف فکر اور تامل سے بھی ماہ پر جلد ہی اور گمراہ کر نہ والوں کو پسند ہے کہ یہ نہایت مقامات بہت نازل ہیں ہر پرچہ میں سو دہون اور
 ملاؤں کو اگر میں دیکھتا ہوں تو کیا ہے اور معنی لہذا اور ہمیں کہ یہ دوسرے ہیں و اعلمنا ان لا یبلغ اگر اس حدیث کے پورے تفصیل اور تہا کسی کو
 کو محض مظهر ہو تو کتاب النزل نیر الاسلام بن یہیکے ملاحظہ فرمائی **باب** وقت یام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وقت اور تہا تہا **عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیوقظہ اللہ
 غر وجعل اللیل فایحیی السجی حتی یفسخ من جزیبہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح ہوتی کہ آپ صبح و طیفی سے فارغ ہو جاتی **عمر** مسروق قال سالت عائشہ عن صلوة رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہا ای حیز کان یصلی قالت کان اذا سمع الصبح قائم فصلی ترجمہ مسروق سے روایت
 ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ کو وقت نماز پڑھتی تھی انہوں نے کہا جب صبح و طیفی کی آواز سن کر تو کھڑی ہو کر نماز شروع
 کرتی **عائشہ** قالت ما اظہار السجود الا اذا ثاقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر تہا ہی تو صبح کو سوتی ہوتی تھی **ف** آپ تہا پڑھ کر آرام فرمائی تھی پھر جب صبح ہوتی تو شکر نماز کو جاتی تھی **عمر**
 حدیثہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احینہ امر صلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی حاجت

دن میں نوافل کے دو دو کھتین اور چار چار کھتین پڑھ سکتا ہی مگر اختلاف اس میں ہے کہ افضل کیا ہے شافعی کے نزدیک رات اور دن میں دو کھتین پڑھنا بہتر ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک رات دن میں چار چار کھتین پڑھنا بہتر ہے اور محمد بن الحسن اور یحییٰ کے نزدیک رات کو دو دو کھتین اور دن کو چار چار کھتین پڑھنا بہتر ہے۔ دلائل ہر ایک کے موجود ہیں پر پہلے شافعی نہیں کہتے مگر پھر صاحبین کے پھر ابوحنیفہ کے واللہ **باب رفع الصوت بالقراءة** و صلوة اللیل تجد من قرات بکراک پڑھنے کا بیان عن ابن عباس قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمع منه من في المحبة وهو في البیت ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح قرات کرتی تھی کہ میں کہ باہر کے کو آواز سنائی دیتی عن ابی ہریرۃ انه قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم باللیل برفع لهما ونخفض طویلاً ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرات کرتی کہ بہت آواز سنائی دے اور قرات ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا هو بالی بکری یصلی یخفض من صوته قال من بعد من الخطاب وهو یصلی رافعا صوته قال فلما اجتمعوا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت بک وانما تخفض صوتک قال قد سمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال قال عمر مررت بک وانما ترفع صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واجرد الشیطان نزل الحسنی حدیثہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر رافع صوتک شیئا وقال عمر یخفض صوتک شیئا ترجمہ ابوقتاہ و روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو نعلی انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ چکر مار پڑہ رہی ہیں اور عمر کو دیکھا بلند آواز سے قرات کر رہے ہیں جب دونوں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچھا ای ابوبکر میں جو تمہاری اس گویا تو دیکھتا ہوں کہ چکر مار پڑہ رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اس کو سناتا تھا جو کاناپہوسی بھی سن سیتا ہی (یعنی خداوند کریم کو) پھر آپ نے فرمایا اگر عمر میں جو تمہاری اس گویا تو دیکھتا ہوں کہ بلند آواز سے پڑہ رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں سو کو جگاتا تھا اور شیطان کو بھگاتا تھا رعبی پکار کر پڑھتا ہی یہ عرض ہے کہ جو لوگ یہی ہیں نماز کو نہیں پڑھتے وہ بھی آواز سن کر خوفک جادین (حق کی نیت میں تیار دیا رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوبکر تم اپنی آواز نہ پڑھو بلکہ اداسی عمر تم اپنی آواز نہ پڑھو بہت کر دے کیونکہ اس جلالہ نے فرمایا ولا تجھر بصلواتک ولا تخافت بہا و اتجرب بینک اسبیلہ نہ بکار کر پڑہ نماز اپنی بالکل چپکے پڑھ چکی راہ اختیار کر دوسری روایت میں عن ابی ہریرۃ بهذا القصۃ لم یذکر فقال لا یجوز رفع شیئا ولا عمر یخفض شیئا زاد وقد سمعتک یا ابا بلال وانت تقر آمزہذا السوۃ ومنہذا السوۃ قال کلام طیب صبر علیہ بعضہ البعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلام قد اقبل نہ آپ نے ابوبکر سے آواز بلند کر لیا کھا عمر سے آواز پرست کر لیا بلکہ بلال سے آپ نے فرمایا میں نے سننا تمہارا اس سورت میں ہے پڑھو مٹی اور تھوڑا اس سورت میں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لک ان تسمع من ابوبکر کہ وہ دوسری سورت پڑھتا ہے آپ نے فرمایا تم نے شیک کر لیا عن عائشۃ انہ صلا قائم

عن ابی ہریرۃ

عن ابی ہریرۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صحیحہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی قیام رمضان من قبل ان یلزمہ من غیرہ ثم یقول عن قیام رمضان
 ایمانا ولحسابا بخیر ما تقدم من ذنبه قوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا من حل ذلك ثم کان لا من حل ذلك فی خلا
 ابوکہ وصدا من خلا قد عمر صلی اللہ علیہ وسلم عنہما ترجمہ ابوہریرہ روایت ہر رسول اللہ لوگون کو تربت والا ہر رمضان میں کھڑے
 رہنے کیوہر ترادیمین اگر حکم نہیں کیے تھے خواہ عزاہ اب کرد اپ ذواتی تھو جو شخص رمضان میں کھڑا ہو یا ان کے ساتھ خلوص سے خدا کی راہ
 اوسکی اگر گناہ بخشدیہ جاوین کے پھر رسول اللہ کی وفات ہو گئی اور یہی صورت رہی ہر ابوہریرہ کی خلافت میں بھی حال اود شروع
 خلافت میں عمر بنی کی ایسا ہی ہا ف پھر حضرت عمر بنی لوگون کو مسجد میں جمع کر کے ایک نام کو بھیج کر دیا اور فرمایا یہ عیت اچھی ہر اسی
 اور شہر شامی اور ابوہریرہ اور سید اور انظر طاک نزدیک ترادیمین جاوین کے پھر سنا منقل کر اور ابوہریرہ اور مالکیہ کے نزدیک گھر میں رہا
 ہر ہر ہر ہر عین ابیہرہ یہ بیلغ یہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صائم رمضان ایمانا ولحسابا بخیر ما تقدم من ذنبه
 من قاصد لیلۃ القدر ایمانا ولحسابا بخیر ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ روایت ہر رسول اللہ کی فرمایا جو شخص
 روز کی رمضان میں ایمان کے ساتھ خدا کیوہر اوسکی اگر گناہ بخشدیہ جاوین کے اور جو شخص شب میں کھڑا ہو (مازمین) ایمان
 ساتھ خدا کیوہر اوسکی اگر گناہ بخشدیہ جاوین کے عین عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی المسجد فصلی بصلوۃ ناسخ من الغالبۃ فکثر الناس من لجمۃ من اللیلۃ الثالثۃ فلم یخرج الیہم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فلما أصبح قال قد آتیت الذکریۃ فلم یمنع من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تفرق علیکم
 وذلك فی رمضان ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہر رسول اللہ کی نماز پڑھی (ترادیمین) مسجد میں آپ کے ساتھ لوگون نے بھی پڑھی
 پھر دو کھرات کو بھی آپ نے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوئے جب یہی رات کو لوگ الٹے ہوئے کو آپ نے فرمایا مجھ بہا حال
 معلوم تھا لیکن میں صرف اس خیال سے نہ نکلا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے یہ رمضان میں تھا ف جو کہ بے فرض ہو گیا خوف نہیں ہے
 اس واسطے کہ تراویح ہمیشہ ہر میں کوئی قیامت نہیں ہے۔ اختلاف ہے کہ رسول اللہ کی تراویح کی کتنی رکعتیں تھیں صحیح یہ روایت ہے کہ کچھ
 رکعتیں تھیں اور بھی صحابہ سے اور خلفاء سے نہیں ہے سو منقول ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیس رکعتیں تھیں گروہ روایت
 سند اور ضعیف ہے قابل اعتماد نہیں ہے عین عائشہ قال کان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان اذ انما فامری
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصر بیلہ حصیرا فصر علیہ فی القصر قال فیہ قال لغوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ایہا الناس اللہ ما بیت یدتی ہذا لجمۃ اللہ غافلا ہ ولا تخف علی مکا لکم ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ روایت ہے
 لوگ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے رمضان میں جدا جدا رسول اللہ کی جھکے حکم کیا میں نے آپ کیوہر ایک بویا بچھایا آپ نے اوپر نماز پڑھی
 پھر بھی قصبان کیا آپ نے فرمایا تم خدا کی میں رات کو اس کے فضل کا قائل نہیں ہوں تمہارا حال مجھ سے چھایا عین ابوہریرہ قال
 صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان فلم یقم بنا شیئا من الشهر حتی یقع سبع فقام بنا حتى ذهب ثلث اللیل
 فلما کان الثانیۃ لم یقم بنا فلما کان الثانیۃ قام بنا حتی ذهب ثلث اللیل فقلت ین رسول اللہ لو فقلت نا قیام

نور تین باقی رہیں (یعنی کیسویں شب کو) اور چھتیاں راتیں باقی رہیں (یعنی تیسویں شب کو) اور جب پانچویں باقی رہیں
بچیسویں شب کی **باب میں** قال لیلۃ احدى وعشرين کیسویں شب شب قدر **عمر ابو سعید الخدری** قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاوسط من رمضان فاعتکف عاماً حتی اذا كانت لیلۃ احدى وعشرين وهو یلتزم
یخرج فیہا ما یصلح اذا قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاوسط وقد رایت هذه اللیلۃ ثم انسمیتها
وقد رایتہ ابجد صبیغہا فی فناء وطین فالتمسوها فی العشر الاوسط والنسوا فی کل وتر قال ابو سعید
لمطرت اللہ آتتک اللیلۃ وكان المسجد علی عرش فوق المسجد فقال ابو سعید فابصر عینای رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی جہتہ ولفظہ انزل الماء والطین من صبیغۃ احدى وعشرين ثم رحمہ بے سعید ہی روایت ہے
رسول اللہ رمضان کی ہجرت کے ہی میں عکاف کرتی ایک سال اپنے عکافات کیا کیسویں رات ہوئی جو عکافات سے باہر تھی
کی رات تھی پھر فرمایا جن لوگوں نے میری سائہ عکاف کیا ہے وہ اخیر دسویں ہی۔ عکافات کریں اور پانچ شب قدر کو دیکھ لیا
یعنی جان لیا پھر میں بلایا گیا اور میں نے دیکھا اپنے تئیں شب قدر کی صبح کو کچھ نہیں اور پانی میں سجدہ کرتی ہوئی تو تم کو
دیکھو نہ دیکھو خیر دسویں رات میں ابوسعید نے کہا پھر اسی رات دسویں کیسویں رات کو باقی برسا اور مسجد کی جہت دیکھتے
کی شاخوں کی بھی وہ نیکی ابو سعید نے کہا میں نے انھوں سے دیکھا رسول اللہ کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کچھ کا
نشان تھا کیسویں رات کی صبح کو **عمر ابو سعید الخدری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا فی العشر الاوسط
من رمضان والتمسوا فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا ابا سعید انکم تعلم بالاعد من اقل الجمل
قلت ما التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت واحد وعشرون فالتی فیہا التاسعة واذا مضت ثلاث
عشرون فالتی تلیہا السابعة واذا مضت خمس وعشرون فالتی تلیہا الخامسة ثم رحمہ ابو سعید ہی روایت ہے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو دیکھو نہ دیکھو رمضان کو اخیر دسویں اور دیکھو نہ دیکھو سکونین اور ساتویں اور پانچویں
رات میں ابونصرہ نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے کہا تم شام خوب جانتے ہو انھوں نے کہا ہاں میں نے ان ساتویں اور پانچویں کی یاد
ہے انہوں نے کہا جب کیسویں رات گزر جاوی تو اس کے بعد کے پانچویں رات کو جب ہمینہ کے اخیر کو گنت اور جب تیسویں شب
گزر جاوی تو اس کے بعد کی ساتویں رات اور جب پچیسویں رات گزر جاوی تو اس کے بعد کی پانچویں رات پر ہر تین طاق ہنر
ہیں حالانکہ اوپر کی حدیث میں گزرا کہ دیکھو نہ دیکھو طاق راتوں میں شاید اس سے تبارہ طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ
راتیں بھی طاق ہیں **باب من روی انہا لیلۃ سبع عشر** ستر سوین رات شب قدر **عمر ابو سعید** قال قال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوا لیلۃ سبع عشر من رمضان والتمسوا فی العشر الاوسط وعلی عینہم تمسکت
ثم رحمہ ابن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ستر سوین رات میں سفیان کو دیکھو نہ دیکھو کیسویں رات کو دیکھو نہ دیکھو
پھر آپ نے پچیسویں رات میں **باب من روی فی الشیخ الاوسط** ولفظہ شب قدر کا اخیر کی رات راتوں میں ہونا **عمر ابن مسعود** قال قال رسول اللہ

انہوں نے کہا جو سال بھر رات کو عبادت کرو وہ شب قدر پاؤ گے ابی بن کعب نے کہا کہ میں نے اسے ابی عبد الرحمن کہتے ہیں سو گئی (ابو
 بکر) وہ جان چکے ہیں کہ شب قدر رمضان میں ہر لیکن انہوں نے یہ بھی جانا کہ لوگ ہر دو سادہ کسین یا دبیر یا ہانا ہر دو کسین کو **ف** جب کوئی
 معلوم ہو جاوے گا شب قدر رمضان میں ہر تو اسی شب کو عبادت کرے اور راتوں کو عبادت کرنا موقوف کر دیں گے **ت** قسم خدا کو
 شب قدر رمضان میں ہر ستائیسویں رات کو اس سے باہر نہیں ہر میں نے کہا اسی او سندر کہتے ہیں ابی بن کعب (کہ تم نے یہ کہہ کر جانا
 انہوں نے کہا اونٹنی کی جو جھکڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلای (حاصم نے کہا) میں نے زور کہا وہ نہ لکھا گیا ہے انہوں نے کہا ناشانی یہ ہے کہ
 شب قدر کی صحیح کو انساب کی طرح لکھا ہے اس میں شاع نہیں ہے اونچا ہوئی تاک **عن عبد اللہ بن ابی نعیم** قال کہتے ہیں مجلس
 بنی سلمہ وانا اصغرہم فقالوا منیسا لانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر وذلك صبیحة احد وعشرون
 من رمضان فخرجت فرایت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب ثم قبلت بیتی فربی فقال ادخل
 فدخلت فاتی بشاءہ فرائی کف عظمہ مرقلۃ فلما فرغ قال وانی نعلی فقام وقیمعہ فقال کان لیلۃ
 قلت لعل ارسلی الیک رھط من بنی سلمہ یسئلونک عن لیلۃ القدر فقال کم اللیلۃ فقلت ثلثین ثمان وعشرون قال
 ہی اللیلۃ ثم رجعت فقالوا القابلۃ یرید لیلۃ ثلاث وعشرون ترجمہ عبد بن نیس سے روایت ہے میں نے بنی سلمہ کی مجلس میں
 بیٹھا تھا اور میں بنی سلمہ میں چھڑا تھا لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون پوچھ لیا ہمارے بڑے شرف کو اور اسے اکیسویں تاریخ تھی
 رمضان کی میں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کے نماز پڑھی پھر آپ کے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جب آپ آئے تو فرمایا اندر چل
 میں اندر گیا شام کا کھانا ساڑیا میں کم کم کھانا تھا کیونکہ کھانا توڑا تھا صاحب آپ کھانی سے فارغ ہوئی تو مجھ سے فرمایا میرا جو تہہ
 پھر آپ کھڑے ہوئی میں بڑا آپ کے ساتھ کھڑا ہوا آپ نے فرمایا شاید تجھے کچھ کام ہے میں نے کہا ہاں مجھے بنی سلمہ کے لوگوں نے بھیجا ہے
 آپ پاس وہ پتھر میں شب قدر کو آپ نے فرمایا آج کون سی رات ہے میں نے کہا اکیسویں رات آپ نے فرمایا یہی شب ہے پھر فرمایا
 اکر عبد کی رات نیز تیسویں رات **عن عبد اللہ بن ابی نعیم** ہی قال قلت یا رسول اللہ ان لی بادیۃ کون فیہا وانا
 اصلی فیہا یحسد اللہ فی لیلۃ انزلہا الیہذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلاث وعشرون فقلت لیسہ کیف کان ابولابہ نع
 قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج منہ حاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح یجعل لیسہ علی باب
 المسجد فلیعلیہا فلیخبر بادیۃ ترجمہ عبد بن نیس سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے گل میں بیٹھا ہوں اور میں
 نماز پڑھتا ہوں اسے کہ فضل کہی کوئی رات ایسی بتلای جس میں سجد میں انکریں آپ نے فرمایا تیسویں رات کو اگر محمد بن
 نے کہا میں نے عبد اللہ بن نیس کے بیٹے سے پوچھا تھا رسی باپ کیا کرتی تھی انہوں نے کہا عصر کو بیت مسجد میں تھے پھر کھڑے ہوئے پھر
 کی ناز تک جب تک کی نادرہ ملک تو مسجد کے دروازے پر جانور کو کوئی تھی اور سوار ہو کر انچل کچل جاتی **عن ابن عباس** عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال التسموہا فی العشر الاواخر من رمضان فی تسعۃ تنفی فی تسعۃ تنفی و فی خاصۃ
 تنفی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو دسویں یا پندرہویں رمضان کو اخیر میں جب

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم قال لیلة القدر فی السبع الا واصل ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا و ترجمہ
شب قدر کو انہی کی سات راتوں میں **باب من قال سبع عشرون سنا میوں بات کاشت قدر ہونا عزم علیہ** باب
سفیان ابن یمان صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ القدر قال لیلة سبع عشرون ترجمہ سفیان بن یمان روایت ہر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا شب قدر میوں بات ہر **باب من قال ہی فی کل رمضان سار و رمضان میں شب قدر ہونا عزم**
عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع لیلۃ القدر فقال ہی فی کل رمضان ترجمہ عبداللہ
بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا شب قدر کا آپ نے فرمایا ہر رمضان میں ہر **ف** اگرچہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے
مگر صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان میں ہر پچھترے روز کے رمضان کے اخیر روز میں ہر پچھترے غائب ہے کہ طاق راتوں میں ہر پچھترے روز کو کہتے ہیں
رات ہر و اللہ **باب فی کل یقر القرآن** قرآن شریف کم کر کم گنتیوں میں ختم کر **ع** عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اقر القرآن فی شہر قال فی احد فوة قال اقر فی عشرين قال فی احد فوة قال اقر فی خمس عشرة
قال فی احد فوة قال اقر فی عشرين قال اقر فی سبع ولا تن بدین علی ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت
روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اون سے کہ قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے فرمایا آپ نے میں دن میں
ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے
آپ نے فرمایا تین دن میں ختم کیا کر اس سے مت بڑا **ف** بعض رات دن کو کم میں ختم کر اسی طرح اب کلام اللہ کی سات روزہ میں ختم کر
میں اگر ایک منزل روزہ کی راتوں دن میں ختم ہوا ہے مگر پندرہ دن میں ختم کر اسی طرح اب کلام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم من کل شہر ثلاث ايام و اقر القرآن فی شہر فیا قصہ و فیا قصہ فقال اتم یوما و اتم یوما
قال عطاء و اختلفنا عنہ فی فقال بعضنا سبعة ايام و بعضنا خمساً ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا پچھترے دن روزہ رکھا کر قرآن مہینہ پچھترے دن میں ختم کیا کر پچھترے دن میں ختم کیا کر
میں ختم کی مدت کم کر ناچاہتا تھا اور روزہ زیادہ کھنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتے تھے اور روزہ کم کرنا چاہتے تھے ایک
سخن میں فیا قصہ و فیا قصہ صواب ہے جو یہ جواب میرا کلام توڑی ہے اور میں نے کلام پر اصرار کرتا تھا **ف** آپ نے فرمایا
بچھا ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن انظار کیا کر۔ عطائی کہا میرا جواب ہے لوگوں نے اختلاف کیا روایت میں بعضوں نے
کلام اللہ ختم کر نیکی مدت سات دن بعضوں نے پانچ دن **ع** عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اقر القرآن
قال فی شہر قال فی اقل من ثلاث ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلا ہوا کہ تین روزہ میں کلام اللہ
ختم کروں آپ نے فرمایا ایک مہینہ میں انہوں نے کہا مجھ سے اس سے کم میں ہر کتنا ہی طرح روزہ بدل رہا تھا تکلیف نے فرمایا
سات روزہ میں ختم کر انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ سب کو

۴۴
دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ سے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا

[illegible]

مذہب کے سید و صاحبین سے نوکرانے (یعنی مریدانہ)

اس ہی غرض سے کہ جبکہ میں نے ابو القاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 جاؤں **باب السجود فی حق من من سجده کرنا بیان عن ابن عباس** قال لیس من قرأ الحمد السجود وقدرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس میں سجده کرتے تھے **باب** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 حل النبر من فلما بلغ السجدة نزل فوجد سجدة الناس معه فلما كان يوم آخر قرأها فلما بلغ السجدة
 تشن الناس للسجود فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هو توبة بنى فمكفى ما ابتكم تسكنتم للسجود
 فذلك فوجد سجدة ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 جب سجده کی آیت پر پہنچ کر لوگ سجده کے لیے تیار ہوئے آپ نے فرمایا یہ سجده توبہ ہے ایک منبر کی (داؤد علیہ السلام کے) گرداب
 تم متعدد ہو گئے سجده کے لیے توبہ آپ اذری اور سجده کیا لوگوں نے بھی آپ کو ساتھ سجده کیا **باب** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 وحق اکبر جو شخص سوار ہو اور سجده کی آیت سن کر گویا کری **عن ابن عمر** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأها فلما بلغ السجدة
 فوجد الناس كلهم منهم الركعتين السجدة الا من حضر من الركعتين سجدة عبد الله بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجده کی آیت پر بھی جس آل کے ہاں وہاں لوگوں نے سجده کیا بعض نے ہر گاہ ایک منبر کی (داؤد علیہ السلام کے) گرداب
 ہاتھ پر سجده کیا **عن ابن عباس** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا السجدة قال ابن عمر في حق صلاة ثم
 اتفقا فيسجد سجدة مع جنتي لا يجدا حدا مكا نالموضع جهنم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ فاتی کہو بغیر نماز پر آپ سجده کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجده کرتے یہاں تک کہ کیسے کہ میں نے سوائے پیشانی
 کہ نہیں کچھ گھڑنے متی **ف** تو وہ انہی تہذیبان پر یاد رکھ کر کثرت پر سجده کر لیتا **عن ابن عباس** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا السجدة
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علينا القرآن فاذا امر بالسجدة كبر وسجد سجدة نأقلا عبد الرزاق وكان الشافعي
 یسجد سجدة هذا الحديث قال ابو داود یسجد سجدة لا تسجد سجدة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 قرآن سنایا کرتے جب سجده کی آیت پر پہنچتے تو بخیر کھڑے سجده کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجده کرتے۔ کہا عبد اللہ بن عباس نے
 یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسند تھی کیونکہ اس میں بکیر کا ذکر ہے **باب** ما یقول اذا سجده سجدة ثلاث من
 کیا کہ **عن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في سجدة القرآن بالليل يقول في السجدة ثلاث
 سجدة حمی عن خلفه وشو سمعه ونصره بحوله وفوته ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من مات کوئی کئی بار فاتی۔ مجذبی للذی خلقه وثق سمعه وبصره بحوله وفوته سجده کیا کہ
 طے اوش شخص کو جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکو لان کھنڈائی پہنچا فاتی اور فاتی **باب** فیمن یقرأ السجدة
 بعد من جو شخص بعد منہ کی نماز کے سجده کی آیت پر پڑھ کہ سجده کری **عن ابن عباس** قال لیس من قرأ الحمد السجود وقدرت

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا کہ اگر تم ہر گاہ ایک گناہ کا

[illegible]

ایسا نہ ہو جہاں اللہ عز و جل کا وقت گذر جائے اور عمر لوگ اُنہوں کی شکل کام کو اختیار کیا جس میں طاعت جاوید بہتر تھی اور جبکہ ہر روز
شب میں ایک روز کہ مرنے کی آخری اور توحید والی آخر میں تیرہ روز ایک جمعہ جس کو وہ ہوا اچھے کھانے کا ہر روز نہ ہو وہ بکول شربت پڑھ لی پھر گھر
آئے تو تھک چکے تھے لیکن تیرہ روزہ نہ پڑھی جیسا کہ انہوں نے پہلے شروع میں دیکھا **باب** فوفت النبی و زکرت کا بیان عن مسروق
قال قلت لعائشة من کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لا اذ لک قد فعل او تراو اللیل و وسطه و اکثرہ لکن
انھي و قد حین مات الی الصحیح ثم حمید بن عروایت ہرین نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے وقت پڑھتے تھے انہوں نے کہا
ہر وقت کہیں اول شب میں نبی خیر میں لیکن ناس کے قریب و ترک و جگر کی تربیت کرتی تھے **عن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال باصر ابی طلحہ و ثنی ثم حمید بن عبد اللہ بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی پڑھو و تر صبح و جاوید پہلے **باب** ف
صبح ہوئی پھر و تر و رات بھی قبل سے عطا اور احمد اور مالک اور یوسف کی نزدیک قضا کری اور اگر چہ صبح جاوید پڑھ لیں اس حدیث کے جاوید
کری اور **عن عائشہ بن صالح** عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سالت عائشہ عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت بما اوتوا واللیل و رہا او تر من آخرہ قلت کیف کانت قرأتہ اکان یسأل لقرآنہ ام یجھد قال کل
ذلك کان یفعل بما اسمر بما جھد و بما اغتسل و بما توضع اقام ثم حمید بن عبد اللہ بن ابی قیس روایت ہے کہ میں نے
حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کیے تھے اُنہوں نے کہا اول شب میں کہیں خیر میں کہیں فی کہا
قرأت کی پڑھ کر تھی تو پکار کر یا اہستہ نہونج کہا ہر طرح کبھی پکار کر کہیں اہستہ کہیں غل کے تھے کہیں صندو کی سوتی خواب کے **باب** ف
اس کو کوئین ہی بیان کر دیا **عن ابن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل تر ثم حمید
بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر نماز دن میں رات کے ترک کر دو **باب** یعزب کے کہ میں نے پڑھا کر الحمد للہ

تمام ہوا پاره اُنہوں نے سنن ابو داؤد کے ستیس پاروں میں سے اور پورا ہر گیس پڑھا

اس پارہ کی تمام سوا شب شروع کرتا ہوں پارہ نوان اور بیچ دوسرا

خداوند کریم کے فضل و عنایت پر پھر دیکھ کے اور دعا کرتا ہوں

اوش ہنشاہ متقی کے درگاہ نبی پر دعا میں کیا

تو فی مجاہدہ کا ضعیف کو قوت عطا کر

اس کتابت عظیم کے ایک پڑھو

کریانی ایسی توفیق دی اس کتاب کے تمام کریانی اپنی رحمت اور کرم کی کوئی نہ گاہا نہیں ہے بلکہ تو ہی لکھ کر اور تو ہی میرے۔ **واللہ اعلم**

الحمد للہ رب العالمین

ثم الخیر الثامن قبل الرابع الاول بماء ویتلو الخیر التاسع والاعشاری

[illegible]

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

१ श्रीगणेशाय नमः

الجزء التاسع

پارہ نون

الک

لج

لج دوسرا

بسم الله

الحمد لله

باب فی تقض الوتر و ترد و بارہ و تشرینا چاہی عن قیلین طلق قال زارنا طوبی بن خلی فی یوم رمضان فی مسے

عندنا و افطرتہم قام بنا تلك الليلة و اوتر بنا ثم اتخد را الى مسجد و فصل باصحابه حواذی بقی الوتر قدم

رجلا فقال و تر باصحابك فانسعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا و تران فی لیلة ترحمہ من ملکز

روایت ہر طلق بن علی دم ایک دن رمضان میں ہمارے پاس آئے اور شام تک ہی اور روزہ افطار کیا پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھا

اور وتر پڑھا بعد اسکی اپنی مسجد میں گئے اور اپنی لوگوں کے نماز پڑھائی جب وتر پڑھ کر تو ایسا اور قصر کو آگے کر دیا اور کہا تو

وتر پڑھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمائی تھی ایک رات میں دو تر نہیں ہو سکتے باب

القنوت فی الصلوة نادرین عاقزت پڑھ کر کا بیان عن ابیہیہ قال قالہ لا قنوتیک صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ السلام قال کان ابوہریرۃ یقنوت فی الركعة الاخرة من صلاۃ الظهر صلاۃ العشاء الاخرة و صلاۃ الصبح

فیدعو للمؤمنین ویلعن الکافرین ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہوا انہوں نے کہا قسم خدا کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر

ملاوی نے کہا ابو ہریرہ قنوت پڑھ کر تھی خیر رکعت میں ظہر کے اور عشاء کے اور فجر کے دعا کرتے تھے مسلمانوں کیلئے اور لعنت کرتے

تھے کافروں پر عن البراء بن العتب صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنوت فی صلوۃ الصبح ناد ابن معاذ و صلوۃ المغرب

ترجمہ ہمارے روایت ہوا رسول اللہ قنوت پڑھ کر تھے فجر کے نماز میں اور ایک حدیث میں ہر مغرب نماز میں عن ابی ہریرۃ

قال قنوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ العشاء ثم یقول فی قنوتہ - اللھم انج الولید بن الولید - اللھم

انج سلتہ بن ہشام - اللھم انج المستضعفین المؤمنین - اللھم اشد وطأنک علی ماضی - اللھم اجعلنا علیہم

سنن کہنے سے یوسف قال ابوہریرۃ و اصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلت یومہ فلم یصل علیہم فذکرت

ذات لہ فقال ما تاریم قد خذوا ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی عشاء

نادرین ایک ہفتہ تک آپ نے تھے قنوت میں یا اللہ نجات دو ولید بن لید کو یا اللہ نجات دی سلمہ بن ہشام کو یہ لوگ تھے

تھے کفار کے ماہرہ میں یا اللہ نجات دی ضعیف مسلمانوں کو - یا اللہ سختی عذاب پناہ مقرر - یا اللہ ہر خط وائل میں

یوسف کو زانی میں قحط ہوا تھا - ابو ہریرہ نے کہا ایک روز آپ نے صبح کی لیکن ان لوگوں کے لیے دعا نہ فرمائی میں نے

آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے وہ لوگ (ولید اور سلمہ) اگر (دین میں) کفار کے تھے تو نجات پاؤں

حضرت پادشہ معظم سنن ابو داؤد و علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۰۹	دن کے ملا کا بیان -	۳۲۹	شب قدر کا اخیر کے ساتوں اٹون میں ہونا -
۳۱۰	صلوۃ التسبیح کا بیان -	۳۳۰	ستائیسویں رات کا شب قدر ہونا -
۳۱۰	خروج کے سنتوں کو کہاں پڑھنا چاہیے -	۳۳۱	ساری رمضان میں شب قدر ہونا -
۳۱۱	عشا کے سنتوں کا بیان -	۳۳۱	قرآن کم سے کم کتنے دنوں میں ختم کرے -
۳۱۱	شب بیداری اور تہجد کا بیان -	۳۳۱	قرآن کے پاری اور عصر کرنا -
۳۱۱	تہجد کی فرضیت فرمنا ہونا -	۳۳۳	ایتونکا شمار -
۳۱۲	شب بیداری اور تہجد گرمی کا بیان -	۳۳۳	سجدہ تلاوت کا بیان -
۳۱۲	نماز میں اونچے نیچے کیے تو کیا کرے -	۳۳۴	مغسل میں سجدہ تلاوت نہ پڑھنا بیان -
۳۱۳	جس شخص کا وظیفہ نافہ ہو جاوے وہ کیا کرے	۳۳۴	والجیم میں سجدہ کرنے کا بیان -
۳۱۳	جس شخص کے بیت رات کو دشمنی کے تہہ	۳۳۴	اقبالہ شریعت اور اقوال میں سجدہ کرنا بیان -
۳۱۳	ہزار و شہ درسا اسکے ثواب کا بیان -	۳۳۵	ص میں سجدہ کرنے کا بیان -
۳۱۳	رات کا کوئی خاص عبادت کے لیے افضل ہے	۳۳۵	جو شخص سوار ہو اور سجدہ کے آیت نہ پڑھ کرے
۳۱۳	پہلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت	۳۳۵	سجدہ تلاوت میں کیا کہے -
۳۱۳	اوپر ہے -	۳۳۵	جو شخص بعد صبح نماز کو سجدہ کی آیت پڑھ کرے
۳۱۵	راجم کی نماز دو رکعت میں ہیں -	۳۳۶	در کا بیان -
۳۱۶	قراۃت گزار کر تہجد میں کرنا -	۳۳۶	در پڑھنا سنت ہے -
۳۱۶	تہجد کے رکعتوں کا بیان -	۳۳۶	جو شخص در پڑھ کرے تو کیا -
۳۲۵	نماز میں یہ ساندہ دی کہ ناہنر ہے -	۳۳۶	در میں کونسی سورہ میں پڑھی -
۳۲۵	قراد و سج کا بیان -	۳۳۶	در میں قنوت پڑھنا کا بیان -
۳۲۶	شب قدر کا بیان -	۳۳۸	در کے بعد کون سی دعا پڑھے -
۳۲۹	ایسیون شب قدر -	۳۳۸	سونے سے پہلے در پڑھنا کا بیان -
۳۲۹	ستر ہون رات شب قدر -	۳۳۹	در کے وقت کا بیان -

نہایت عمدہ ہے۔ یہ انھوں نے بارے میں رائے اول شائع کیا جاتا ہے اور دوسری ہر جگہ بدون ہدایت راقم راہ کو کوئی نہ چھوڑے

محمد امجدی

بجسے اللہ تعالیٰ نے صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے افعال افضل القیام جیل فی الصدقة

قال جہد للقل فی الجہد افضل قال من جہد ما حرم اللہ علیہ قیل فاما الجہاد افضل قال من جہاد

للمشکین مالہ ولغسہ قال فاما القتال اشر قال من اضر بیدہ وعقر جوادہ ثم جہد بسبب اللہ

سروایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا عبد بن میں کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا وہ بزرگ کہ ہزار ہا نامین پھر

سوال ہوا کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کمال والا محنت کر کے قصہ دیوی۔ پھر سوال ہوا کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا

جو چوڑی حرکم کہ۔ پھر سوال ہوا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جہاد مشرکوں کو ساتھ ہوا ہر مال اور جان پھر سوال ہوا کونسا

افضل ہے فرمایا جہاد خون بہا یا جہاد اور اس کے گہوڑی کے ہاتھ پاؤں کا زحارین (خدا کے ماہرین) یا **بالحسب علیہ قیام**

اللہ شب بیداری کی فضیلت کا بیان **عمر ابو ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ رجلا قام

من اللیل **فیظ** امر آتہ فصلت فانبت نضج **وجہہ الماء** رحمہ اللہ امر آتہ قامت من اللیل فصلت

ایقظت زوجہا فان ابے نضجت **وجہہ الماء** **مرحمہ ابو ہریرہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی

امتعالیٰ اس شخص پر جرات کو اٹھو اور نماز پڑھی پھر اپنے جودت کو جگادی وہ بھی نماز پڑھی اگر وہ نہ اٹھی تو اس کو نہ پانی پھر

دی کہ جس کو اس عورت پر جرات کو اٹھی اور نماز پڑھے اور اپنی عاوند کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اس کو نہ پانی پھر

دیوی **عمر ابو ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استیقظ من اللیل ليقظ امرآتہ

فصلیٰ کعبتین جمعہا کعبتا من الذکرین کثیرا والذاکرات **مرحمہ ابو ہریرہ** روایت ہے کہ رسول اللہ

نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنی عورت کو جگادی تو دو دو سوئیں پڑھیں تو ذاکرین اور ذاکرات میں سے کو جو جائز ہو

بیکر دو سوئیں اور اگر چکیں آئینہ پر باب قیام اللیل میں **باب فی ثواب القرائن** قرآن پڑھنے کا ثواب **عمر**

عمر ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے

فی قرآن **عمر ابو ہریرہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے

لو كانت فیکم ما ظنکم واللہ علی ہذا **مرحمہ ابو ہریرہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

قرآن پڑھے اور اس پر عمل کیا تو اس کو ان باب کو دو بار پڑھنا جائز ہے قیامت کے روز غنیمت ہوگی کی جگہ سے بے زیادہ ہو اگر جو

تمہاری گردن میں ہوتا (یعنی اب تو جو حق اس پر تیرے اوپر کی جگہ کا یہ حال ہے کہ پہنچیں تیری گردن تاجون کو جب

اتنی ہو گے جو سورج کی جگہ جب تمہاری پس جادے) پھر جب اس کو ان باب کا یہ دور ہو تو خیال کرو خود اس شخص جس

قرآن پر عمل کیا کیا مرتبہ کا **عمر ابو ہریرہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے

للمکمل البسۃ واللہ یقرئہ وهو یشہد علیہ فذلہ اجران **مرحمہ ابو ہریرہ** روایت ہے کہ رسول اللہ

باب قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم انما دعا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلا في كل صلاة اذ قال صلى الله عليه وسلم من اركعت الف صلاة من غير ان يدعو على الصلوات من غير ان يدعو على الصلوات
 وعصية وثلاثين خلفه ترجمه عبد السمیع بن ابی اسود روایت ہر رسول مسند ذرا برابر ایک مہینی تک قنوت پڑھی ظہر و
 عصر و مغرب اور عشاء میں اور فجر میں ہر نماز میں جب اخیر رکعت میں ہم مٹھ لیں حمد کہتے ہو بدعا کرتے ہو چند قبیلوں پر نبی
 سلیم میں سر غل اور ذکوان اور مصیبہ اور زکات امین کہتے تھے عن انس بن مالک انہ سئل عن اذ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی صلاۃ الضلحہ قال نعم فھیل الی قبل الکرخی ابو عبد الکرخی قال بعد الکرخی قال بعد الکرخی قال بعد الکرخی ترجمہ
 بن مالک روایت ہر اون سوال ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قنوت پڑھی ہر صبح کی نماز میں انہ نے کہا مان پھر سوال ہوا قبل رکوع
 کی پڑھی ہر بعد رکوع کے انہ نے کہا بعد رکوع کے ۔ مسند کی روایت میں ہر تہوی ثبوت تک عن محمد بن یونس بن احمد
 عن محمد بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ القدر اذ قل فی راسہ من الکرخت الثانیۃ قام حنیثہ ترجمہ عبد بن یونس
 ہر روایت ہر ترجمہ بیان کیا اوش شخص نے جس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ صبح کے جب آپ فی سوا نہایا دوسرے
 رکعت پڑھ کر تہوی دیر تک کہتے رہی (قنوت پڑھ کر اسطرح اکثر علماء کے نزدیک قنوت پڑھنا فرض میں نہ چاہیے
 اور شافعی کے نزدیک نماز فجر میں ہر پڑھ سہری رکعت کے بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے اور حنوف کوئی گفت باحادیث مسلمانوں پر اس
 ترکے نزدیک چڑھنا چاہیے **باب فضل التطوع والیت گہر من نفس پڑھنے کی فضیلت عن زید بن ثابت انہ**
قال الحجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من اللیل فیصلی فیہا
قال فصلوا معی صلاۃ یعنی حلالا وکانوا یأتونہ کل لیلۃ حتی اذا کان لیلۃ من اللیل لہ یخرج الیہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فتمنعوا وھو اصواتھم وحصبوا بایۃ قال فخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منعصاھا اذ الیہ الناس مذال بکر صنیعہم حتی ظننت ان ستکت علیکم فلیکم بالصلۃ فی صیو تکم
فان صلوۃ اللہ فی بیتہ الا الصلاۃ الکرختۃ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکرہم لے مسجد بن حجر بنایا آپ بات کو باہر گراؤں میں نماز پڑھنا کرتے لوگوں کی بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کے اور ہر رات کو
آپ پاس تھے گئے ایک رات آپ باہر نکلی اور لوگوں کی کہنا کرنا شروع کیا اور پکارنا اور دھواں پکارتے کنکری راس خاں
کو شاید آپ سو گئے ہوں تو نماز کو اسطرح ہوشیار ہوں پھر آپ باہر نکلے غصہ میں اور فرمایا لوگو تم کیا ہی کیو جاتی ہو یہاں تک کے
بچو گان ہوا تم پر فرض ہو جاتی کا تم کو چاہیے گھروں میں نماز پڑھا کر و کیونکہ گھر میں سب نماز میں چڑھنا بہتر ہے سو فرض کے رکھو
مسجد میں جماعت کی پڑھنا افضل ہے **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابعلم فی صلوۃ تکم صلوۃکم**
ولا تختلوا قبورہم ترجمہ عبد السمیع بن عمری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھنا کہ دو رکعتوں پر
ست بناؤں جیسے قبروں میں اسد کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں پڑھو اسطرح گہر و کموت بناؤ عن عبد اللہ

اونی بحکم جواب گویں حسین دیا انہوں نے کہا میں نماز پڑھتا رہتا آپ نے فرمایا اس جیل جلا کر کیا پیئیں فرمایا ایسا ان کو جواب
 اور اس کے رسول کو جب اس کا رسول حسین ملا وہی اس کو کام کیا اور حسین تمہاری دندگی ہو (یعنی آخرت کی لذت) **ف** ان سب سے
 معلوم ہو کہ نماز میں رسول اللہ کا جواب دینا فرض ہے اور اس کو جواب دینا ہی نماز نہیں جاتے بعض کو نزدیک نماز جانی تھی مگر نماز
 کا توڑنا ایسے وقت میں ضروری ہے میں تم کو ایک بڑی سورت قرآن کی سکھاؤں گا مسجد کو نکلنے کی بہترین ہے کہ اس کا جواب
 مسجد کو نکلنے گئے) یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ سبحانہ العزیز جو شیعیان ہر جہہ کو ملے ہے
 قرآن عظیم ہے **ف** یعنی جو اس جیل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا **وَلَقَدْ بَعَثْنَا لِسِبْعًا مِّنَ النَّبِيِّينَ وَإِلَهُمَّ الْعَظِيمُ** ہر
 جہہ کو شہادت دینی اور قرآن عظیم دیا اور اس کو سورہ فاتحہ ہے۔ یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے جو حیدر عرش اور
 نشر اور حمد و ثنا اور رحمت ہے اور قصص اور مواظظ اور صفات اسد رب شہل ہے **باب من قال الحمد لله طول سورة**
الحامد سورۃ میں سے ہوا حسن اربع ہاں اور فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبھاں اللہ فی الطول و
اور فی موسیٰ ستا فلما اتی الی الواسع رفعت ستان و یقین اربعی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
وسلم کو سات آیتیں شانے جو بہت بھنی ہیں (یعنی ان کے معانی بھنی ہیں اگرچہ الفاظ مختصر ہیں) میں اور موسیٰ علیہ السلام
کو چھ آیتیں میں جب انہوں نے غصہ میں انگریز تھیں رجن پر تورات بھی ہوئی تھے) زمین پر والدین خود و آئین اور والدین
اور چارہ گنیں **باب ما جاء فی آیت الکرسی فی فضیلت کا بیان عن ابی عبد اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم ابی المنذر **ای آیت معک من کتاب اللہ اعظم قال اللہ ورسوله اعلم قال بالمدن**
ای آیت معک من کتاب اللہ اعظم قال اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم قال فضرب فی صدرک وقال
لیھنک ابا المنذر العلم **ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ای ابا المنذر رکعت ہر ابی بن کعب**
کی کوئی آیت کتاب اللہ بڑی ہی۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا ای ابو ہریرہ کون سورت
اسد کی کتاب میں بڑی ہے میں نے کہا اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم آپ نے میری سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم جہاں ہی
ابا ہریرہ آیت الکرسی کے بڑی کو مراد بھی ہو کہ او میں الفاظ زیادہ ہیں نسبت اور آیتوں کے باوجود اس کو معانی بہت
بڑی ہیں یا اس کا درجہ بڑی بڑی کو اس میں اسد جل جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کا بیان ہے **باب فی سورة**
الفصل سورة فہم کے فضیلت کا بیان عن ابی سعید الخدری **ان سبھاں اللہ یقر اھل ہوا اللہ لحدیثا**
فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وکان الیہ ان تھا لھا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسے بیدہ انھا تعدل ثلث القرآن **ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نے سنا ایک**
شخص کو قل ہو اللہ بار بڑی ہوئی جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور اس سے بیان کیا اور وہ تم کو
ہتا اس سورت کو رسول اللہ نے فرمایا قسم اس شخص کے جس کے قبضہ میں میری جان ہو وہ برابر ہر تہائی قرآن کے **باب فی العنقا**

[illegible]

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے بیان میں **عمر عقبہ بن عامر** قال کنت اقل من رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم ناقصا في السفر فقال لي يا عقبه الا املك خيما سوتين قرنتا ضلعتي قل اعوذ برب
 الفلق قل اعوذ برب الناس قال فلم يبق من سرت بها جذا فلما نزل لصلاة الصبح صلي بها صلاة الصبح
 للناس فلما فرغ من صلاة الله صلي الله عليه وسلم من الصلاة التفت الى فقال يا عقبه كم كنت من رحمة عقبه بن
 عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کو سفر میں کہنچتا تھا آپ نے مجھے فرمایا اسی عقبہ کیا میں
 جھکود و بہر سو زمین نہ سکھاؤں پہر آپ نے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھایا اور آپ نے مجھے بھت خوش
 ہوتے نہ پایا ران سو دنوں کو پہنچے جب آپ صبح کو اوتری تو صبح کی نماز پڑھائی لوگوں کو اور بھی دو نو سو زمین تا زمین
 پڑھیں جب نماز فارغ ہوئی میری طریت متوجہ ہو گئے اور فرمایا اسی عقبہ تم نے کیا سمجھا اس پر تو **خوف** میں نہ سو زمین بھی
 کام کی پٹن نہایت فائدہ کی ہیں وہم سردار و دفع بیات کو لہو انکا پڑھنا مجرب ہے **عمر عقبہ بن عامر** قال لینا
 انا اسیر مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بئنا بحجۃ والا بوا اذ غشيت نارنج وظلمۃ شديدة فجعل رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم یسبح باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ويقول يا عقبه تعوذ بهما لما تعوذتموه
 بمثلهما قالوا سمعته یؤمننا بهما في الصلاة ثم حمى عقبه بن عامر سے روایت ہے میں میر کر رہا تھا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درمیان میں حجۃ اور اوار کی رود مقاموں کے نام ہیں دفعہ تاریکی نے جھکود مانب لیا اور زہری
 چلنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے لگے اور فرمائی تھے او عقبہ بناہ نا لگا کر ان سو دنوں کے
 ساتھ کسی پناہ نا لگنے لگے ایسی پناہ نا لگی عقبہ نے کہ امین فی سنا آپ ان سو دنوں کو نماز میں پڑھائی تھی راست میں چاہا
 کیف تحب التلیل فی القلۃ تزل کا بیان **ف** تزل کہیں میں کلام اللہ کو صان صان اہستہ اہستہ پڑھنا کہ جسے
 میں نے اور اور وقت کو چھی طرح اور اگر **عبد اللہ بن عمرو** قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقال لصاحب القرآن
 اقل او ارق و تزل کما کنت تزل فی الدنیا فان منزلک عند اخرایہ تقرؤھا ثم حمى عبد اللہ بن عمرو روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مانی سے زمین حافظ قرآن کی یا طرہ خوان کو بھی کہا جاویگا پڑھتا جاوے پڑھتا جاوے کیونکہ
 جنت کی بیش بیان کلام اللہ کی آیتوں کے برابر ہیں اور ٹھکر کر عمدے کو پڑھ جیسے دنیا میں پڑھتا تھا تیرا مقام اس مقام پر ہے
 جس آیت پر تو تم کر لیا قرأت کو **ف** اخیری آیت پر یہ یعنی ایک آیت پڑھ کر ایک درجہ پار ہوگا پھر دوسری آیت کو پڑھو
 درجہ ہی طرح چنانچہ آیتیں پڑھتا جاوے گا اور تو درجہ بلند ہو تا جاوے گا جب تم جاوے گا دین اور کا مقام میں جوشن آخر قرآن
 ایک پڑھ جاوے گا اور کا درجہ جسے زیادہ بلند ہوگا **عمر قتادہ** قال سألت ابا عبد الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
 عبد الله ثم حمى قتادہ سے روایت ہے میں نے اس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا حال تھو تو لکھا آپ عقبی صفحہ کو لکھو
 او لکھتی تھے **عمر بن قتل** انہ سال ام سلمہ عن قریبۃ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وصلاۃ فقال قما

علیہ السلام نے فرمایا اے نبی میں پڑھا گیا قرآن پھر مجھے پوچھا گیا ایک حرف پر قرآن پڑھا اور بت کر دو جو حرفوں پر جو
 فرشتہ میرا ساتھ تھا اس نے کہا بول دو جو حرفوں پر پھر مجھے پوچھا دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر اس فرشتے نے
 کہا کہ تین حرفوں پر سطرحات حرف تک نہ بتائی پھر فرمایا اپنے ان میں سے ہر ایک حرف شانی اور کافی ہے چاہے تو سمجھا
 علما کہی یا عزیز کسی کا کہ جب تک عذاب کی آیت کو رحمت پر ختم نہ کرے **ف** اگر ایسا
 کری تو درست نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیتوں کے آخر میں جو اسماء الٰہی نہ کر رہیں ان میں مناسب مقام کی تیل
 ہو سکتی ہے۔ مگر یہ ہر شخص کا نہیں ہے واسطی اس میں حضرت نہیں ہوئی اور جہاں تک رسول اللہؐ ثابت ہے وہ میں
 اقتدار ہو اپنی طرف سے کوئی کلمہ بد نہایا گھنا نا بڑا نا درست نہیں ہے اس پر حجام ہو گیا ہے علماء و سلف اور خلف کا
عن ابن زکریا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند امانہ بنی غفار قاتاہ جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان الله عز وجل يامرک ان تقر امتک علی حرف قال سأل الله معافاته ومغفرته ان اصبته لا تطيق فلما
ضم انا فاسیة فذكره فوجدنا حتى بلغ سبعة احرف قال ان الله يامرک ان تقر امتک علی سبعة احرف فایما
حرف قرؤا علیه فقد اصابوا ثم حمیہ ابی بن کعب روایت ہے رسول اللہؐ بنی غفار کے گدھے کے پاس تھے اتنی
 میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائی اور کہا اللہ جل جلالہ تم کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ بحرف پڑھا
 آپ نے فرمایا میں خدا کی نیکوئی اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ دوسری بار آئی اور ایسا
 ہی کہا یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفوں پر سکھاؤ
 جس حرف پر وہ پڑھیں گے وہ **باب الدعاء** دعا کا بیان **عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال الدعاء هو العبادة قال یکره ادعوا فی استجوابکم ثم حمیہ ثمان بن اثیر سے روایت ہے رسول اللہؐ نے
 علیہ السلام نے فرمایا دعا عبادت ہے تمہارا پروردگار فرماتا ہے دعا کر مجھ سے میں قبول کروں گا **ف** ترمذی کی روایت ہے کہ
 دعا مغفرت عبادت کا کچھ حال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہو گا یہ عبادت غیر خدا کی شرک ہے **عن**
ابن السعد قال معقوبی انا اقول اللهم انی اسألك الجنة ونعيمها ويهتجا وكذا وكذا واعوذ بك
من النار وسلاسلها واغلالها وكذا وكذا فقال يا بنی منعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول
سیكون قوم یعتدون فی الدعاء فایال ان تكون منهم انك ان اعطيت الجنة اعطيتها وما فيها
من الخیر وان اعدت من النار اعدت منها وما فيها من الشر ثم حمیہ ابن سعد روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے
 بن قاصص نے سامعین کو یہ بات یاد دلائی کہ میں اللہ سے تجھ سے جنت چاہتا ہوں اور اس کو تمہیں اور لذتیں ایسی اور
 پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے جہنم سے اور اس کو دوزخوں اور طوفانوں سے اور اس کے ایسی اور ایسی بلاؤں سے تو انہوں نے کہا کہ

ترجمہ صحیح بخاری میں روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسا مستحب کرے کہ میں اسے
 قرآن کو مستحب کرے جب کوئی پیغمبر خوش آواز ہو سکے پکار کر پڑھے تنہی کے سن کر پکار کر پڑھے کہ جسے اسے میں سیدہ جنتی تاول ہے
 سن لیتیں بالقرآن کی باب **التشديد من حفظ القرآن** ثم تنبيهه من تحض قرآن کو یاد کر کے بول جاویں اور اس کا
 عذاب عن سعد بن عبادۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساها
 الا لقي الله عز وجل يوم القيمة اجدهم ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 آدمی کلام اللہ پڑھ کر بول جاوے وہ قیامت کو دن اللہ جل جلالہ سے ماہر پائون گرا سوا ملیگا یا خالی ماہر بلا ذریعہ ملیگا یا بی
 زبان ہو کر ملیگا باب **انزل القرآن على سبعة احرف** قرآن سات طرح اور اسی محمد بن عبد الرحمن بن عبد
 انعم قال سمعت قال عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة القرآن على غير
 ما اقرها وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يقرأها فكذلك ان اعجل عليه ثم امر هلته حتى انصرفت ثم
 ليسته بجملة فحجت به رسول الله صلى الله عليه وآله فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة القرآن
 على غير ما اقرت بها فقال رسول الله صلى الله عليه وآله اقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لے اقرت فقرأت فقال هكذا انزلت ثم قال ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف
 فافرقوا ما بينه ثم ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے کہا میں نے شام
 بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طہ پڑھنا سنا اور اس کو جسطرح میں پڑھتا تھا اور مجھ سورہ فرقان رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی
 تو قریب تھا کہ میں وہ پڑھ کر پڑوں (اویسی وقت اونکو بچوں) گر میں نے اونکو بھل گئی دی جب وہ فارغ ہوئی تو میں نے پڑھا
 اونکو گلی میں دہلی اور اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ فرقان اور طہ
 پڑھتے سنا سورہ طہ کی جسطرح آپ نے پڑھا پڑھائی رسول اللہ ﷺ نے اون سے کہا پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسا میں نے
 انکو پڑھتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح یہ پڑھو اور میں نے پڑھا پڑھایا میں نے پڑھا فرمایا اسی طرح اور میں نے
 یہ اوسکے فرمایا یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا جسطرح آسان ہو پڑھو **ف** سات حرفوں پر نازل کیا یعنی سات لغتوں پر
 اور سات بولیوں پر عرب کے وہ یہ ہیں - حجاز اور بزیل اور ہوازن اور یمن اور طی اور ثقیف اور بنی تیمم بعضوں نے کہا سات
 قرائتیں مراد ہیں بعضوں نے کچھ اور کہا سیوطی نے اتفاق میں اس حدیث کی تفسیر میں بہت سے قول بیان کئے ہیں - زہری نے
 کہا انما هذه الاحرف في الامم واحد ليس يختلف في حال ولا في امر من غير حروف اگرچہ مختلف ہوں پر مطلب
 میں کچھ اختلاف نہیں حلال حرام میں عن ابن کعب قال قال النبي صلى الله عليه وآله يالاي في اوقات القرآن فقل
 لي على حرف او حرفين فقال الملك الله مع قل على حرفين قل على حرفين فقل لي على حرفين فقل لي على حرفين فقل
 فقال الملك الله مع قل على ثلثة حتى بلغ سبعة احرف ثم قال ليس من الاشارة ان قلت سمعنا

مالک بن یحییٰ قد صحت قم مستحبی ترجمہ ابوہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہر ایک آدمی کی دعا جب تک قبول ہوتی ہے کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئے
 وہاں اس طرح مشتبہ کی گئی جیسا کہ وہ ہے کہ اس کا ذکر خود ہی فرمادے کہ وہ دعا کی کارخانے کا بید کیا معلوم ہے جو جلدی
 کرتا ہے وہی دعا جاتا ہے کہ جلد دعا قبول دہم نہیں کیا حکمت ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان کو دعا مانگ
 نہیں ہوتی یا دنیا میں قبول ہو جاتی ہے یا آخرت میں اس کا بدلہ دیکھا آدمی بھت سے خوشی کہ اسے حالانکہ وہ کہہ نہیں سکتا
 پورا ہوا بہتر نہیں ہوتا تو اس کا بدلہ آخرت میں دیکھا جو کریم اور رحیم مودہ اپنی درود کی سے غلام کو محروم نہ کر لیا حسن
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال لا تسترو النجس من نظركم كما تجسد به بغضه
 فانما ينظر في الناس من الله بظهور الكفر ولا تالوه بظهورها فاذا فرغتم فامسوا بها وجوهكم
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیواروں پر قلات مت ڈالو کیونکہ یہ شکرین اور متعین
 کی عادت ہے دیوار پر کبریٰ یا جہنم یا غنایا بات سے منہ نہایت مہم ہے اس حدیث سے اس کی اجازت ثابت ہوئی
 جس شخص نے اپنے نبائی کے نام کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے یا انکار کی طرف دیکھ رہا ہے
 اس کی نگاہ ضعیف ہو جاوے گی یا آخرت میں جہنم میں جاوے گا و اگر وہ اللہ کے ہتھیاریان اور اوٹھا کر ہتھیاریوں کی
 پشت اوپر کر کے جب اس کو فالخ ہو تو اپنا ہتھ منہ پرپرو۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث محمد بن کعبہ کئی طریقوں سے روایت کی
 اگر سب سے ضعیف میں اور طریقہ جو میں نے ذکر کیا سب میں بہتر ہے میری ضعیف ہے حسن مالک بن یحییٰ السکونی
 ثم التفت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سألتم الله فاسألوه بظهور الكفر ولا تالوه بظهور
 ترجمہ مالک بن یحییٰ السکونی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تم اللہ کو ہتھیاریان اوپر کر کے
 ناگوار نہ بنائیوں کی پشت اوپر کر کے مانگو۔ کہا ابو داؤد نے کہا سلیمان بن عبد الحمید مالک بن یحییٰ کو صحت ہے رسول اللہ
 صلعم کے ہماری نزدیک عن انس بن مالک قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو هكذا ابيا طر كفيه
 ظاهر ہما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے تھے ہتھیاریان
 اوپر کر کے (اکثر اور ہتھیاریوں کی پشت اوپر کر کے) استغاثین) عن سالم قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ان منكم من يمشي في يوم يستقي من عبدة اذ ارفع يده اليه ان يرد ما صغر ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ
 نے فرمایا تمہارا پروردگار شرم والا ہے وہ شرم کرتا ہے جس کو اس نے بلندہ اس کو طرف دونوں ہاتھ اٹھادی غالی پیر پیر
 ف من دون ما توكف غالي پیر پیر سے دعا مانگ قبول نہ فرمے بلکہ ضرور قبول کرتا ہے یا دنیا میں یا آخرت میں عن ابن عباس
 قال لما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزاه وادخله مكة فاستغفر ان تشبهوا به احد ولا يتم ان
 تمديد يا جميعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وہ دعا مانگتے تھے کہ وہ دونوں ہاتھ اٹھادی غالی پیر پیر

[illegible]

ف یزید و نوکر لاء الہ الاموال حسن الرحیم لاء الہ الاموال الخ القیوم یا ہر ایک جدا جدا حاکم کی روایت کیا ابو امامہ کہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فی اسم عظمین سورتون میں ہر بقعہ اور آل عمران اور طہ میں قاسم بن عبد الرحمن نے کہا میں نے خود کیا ان
تینوں سورتوں میں تو معلوم ہوا وہ الحی القیوم ہر جزی نے کہا میری نزدیک سلم عظم لاء الہ الاموال الخ القیوم ہے
عز و انشئت قالت سرقت ملحقہ لہا فجعلت دعو علی من فی قہا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تسبحی عنہ قال ابو داؤد لا تسبحی لا تحفیف عنہ ترجمہ حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری گیا وہ بدو عاکر فو ملکین جو
پر رسول اللہ ص فرمائی کہ مت کہی کہ اس کو گناہ میں **ف** یعنی اگر تو زیادہ بدو عاکر ہوگی تو اس کا گناہ اور عذاب آخرت میں
ہلکا ہو جائیگا اسو طہ کہ دنیا میں تو نے نہ توئی بڑا کلمہ لیا **عز** قال استاذنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العرة فاذن
لوقال انتسایا الخ من دعائک فقال کلمہ ما یسئلی بہما الدنیا قال شعبۃ خدمت عاصم ابعد یا
لمدیۃ فحدثنی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائک ترجمہ حضرت عمر کی روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اجازت چاہی عمر میں جانے کے اپنے اجازت دی اور فرمایا میری چھ بیگمیت پہنا مجھ کو اپنی دعا میں پھر ایسا کلمہ کہ جس سے
مجھ کو اتنی خوشی ہو کہ اگر ساری دنیا مجھ کو اتنی خوشی ہوتے **ف** وہ بھی کلمہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں
دعا میں جکونہ پہنایا حضرت عمر کو اس کی بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو وہ حاضر و
ضرور قبول ہو گئے یا اور کوئی کلمہ تھا۔ شعبہ نے کہا پھر میں عاصم سے ملا بھر کو مدینہ میں انہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور
کہا ای میری بھائی مجھ کو اپنی عایشہ شریک کر **عز** سعد بن ابی وقاص قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اذعو
یا صبیح فقال الحداد و اشار بالسبابة ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ زری مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوٹکلیوں کی اشارہ کر رہا تھا دعا میں اپنے فرمایا ایک اوٹکلی سے اور اشارہ کیا کلمہ کی اوٹکلی سے **باب**
التسبیح یا تحفہ کنگریوں کی تسبیح کا شمار کرنا **ف** یہ تسبیح جو اس نے فی من مروج ہر زیتون یا صندل یا عقیق یا عریان
یا کھربا۔ یا خاک شفا وغیرہ کے حسین دانے ہوتی ہیں اور ایک امام ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرام اور سلف صالحین میں
اس کا رواج تھا صرف اوٹکلیوں یا کنگریوں پر شمار کر لیتے تھے اکثر شمار پڑھتے تھے۔ بعضوں نے اس کی سطح تسبیح کہا مگر وہ سمجھا
ہے بعضوں نے جائز کہا ہے کیونکہ وہ مذکر ہے ذکر اکی کے بشمول کدی کی میت نہ ہو ورنہ حرام ہے **عز** سعد بن ابی وقاص
انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراة و بین یدینہا نوری و حصی تسبیح بہ فقال اخبرک بما
ايسر علیک من هذا و اخفض فقال سبحان الله عدد ما خلق فی السماء و سبحان الله عدد ما خلق فی الارض
و سبحان الله عدد ما خلق فی ذلک و سبحان الله عدد ما هو خالق و الله اکبر مثل ذلک و الحمد لله مثل
ذلک و لا اله الا الله مثل ذلک و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلک ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھورت پاس (صفیہ) یا جویریہ اور ان کے ساتھی شہیدان کھڑے تھے یا کنگریاں وہ تسبیح

اور مستغفار یہ کہ ایک نوگی ہو شاہ کری اندہاں رہی مگر ماضی اندازی ہو دعا غنائی یہ کہ دو نو ہاتھوں کو پیٹیکو - دیکھی
 روایت میں ہو و لا یجہا لہکذا و دفع یدہ وجعل یدہا علی عظامہا لیجہا ترجمہ تہاں اسطر ہو دو نو ہاتھ و تہاں
 اور اتنا بلند کیا ہاتھوں کو دو نو ہاتھوں پہنچا پست کی پشت منہ پر لگئی عظمین میں سعید بن شامہ الکندی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرغ یدہ مسججہ بیدہ ترجمہ زید بن سعید سے روایت ہو رسول اللہ
 جب دعا کرتی ہو دو نو ہاتھ و تہاں پھر دو نوں تھ منہ پر پیریتے عظمین میں سعید بن شامہ الکندی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انا اسألك باؤاشهدک انک انت الله لا اله الا انت الحمد لله
 لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد فقال القدس سأل الله بالاسم الذي اذا سئل به اعطى واذا دعی به
 اجاب ترجمہ زید بن حصیب سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثنائیک شخص کو کھر رہا تھا اللهم انی اسألك ان تکر
 آپ فی فرمایا تو نے انا اللہ وہ نام کیر جب کوئی مانگتا ہو اس سے وہ نام کیر تو دیتا ہو اور جب کوئی مانگتا ہو وہ نام کیر
 تو قبول کرتا ہے دوسری روایت میں ہو لقد سال الله باسمه الاعظم بیشک اس نے مانگا اعم اعظم لیکر اعظم
 میں بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اسم کا ہر نام اعظم ہو - بعض کہتے ہیں غیر اسم بعض کہتے ہیں القیوم بعض میں اللہ لا اله الا
 هو الحی القیوم بعض کہتے ہیں بھی نام جو حدیث میں فرمادہوا اسم اللہ الاسم العظیم الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو
 احد بعض کہتے ہیں لفظ اسم اعظم ہے - بعض کہتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم - بعض کہتے ہیں یا جان یا منان یا مدیج السموات والارض
 یا ذا الجلال والاكرام یا حی یا قیوم بعض کہتے ہیں لا اله الا انت سبحانک انک انت من الظالمین بعض کہتے ہیں
 یا بدم بعض کہتے ہیں یا قدوس بعض کہتے ہیں رب رب بعض کہتے ہیں و لا اله الا انت سبحانک انک انت من الظالمین بعض کہتے ہیں
 لیکن سب اقوال میں دو قول بہت ہیں ایک اسم القیوم دوسری اسم اللہ الاسم العظیم یا حی القیوم واسم علم عن انس بن مالک کان مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالساً رجل یصلی ثم دعا الکلام انا اسألك باؤاشهدک انک انت الله لا اله الا انت المنان بدعی
 السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام یا حی یا قیوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا الله باسمه العظیم الذی
 اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطى ترجمہ حضرت انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ساتھ میں ہوئی تھی
 اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا ہو اس نے دعا مانگی اللهم انی اسألك بان لا الحمد لا اله الا انت المنان مدیج السموات
 والارض یا ذا الجلال والاكرام یا حی یا قیوم رسول اللہ نے فرمایا بیشک اس نے پکارا اسم اللہ وہ بڑا نام کیر جب کوئی اس نام کو لیکر دعا
 مانگتا ہو تو خدا قبول کرتا ہو اور جب کوئی اس نام کو لیکر سوال کرتا ہو تو خدا دیتا ہو عن اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال اسم الله الاعظم فی هاتین الايتين والحمد لله وحده لا اله الا هو الرحمن الرحیم وفا تعسوة
 آل عمران آم الله لا اله الا هو القیوم ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اسم اعظم
 اور نو آیتوں میں ہو والحمد لله وحده لا اله الا هو الرحمن الرحیم اور شروع سورۃ آل عمران الحمد لله لا اله الا هو القیوم میں

و بعد از غلبه وحشی فتنه و زنجیر عیوض و در او کلمات **ف** پائی میان کرنا بهون افسد کی شریعت کرنا بهون اور کرا و کرا نیامی ہے
چیزوں کے شمار کرنا پر اور کرا و کرا وحشی کے موافق اور کرا و کرا عرش کے بہون اور کرا و کرا کلمات کے برابر حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تھا

يا رسول الله هذا صاحب البشارة بالاجور يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ولهم فضل رسول الله
يتصدقون بها وليس لنا ما نتصدق به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر لا اعلم الا ان
نمر الكهنة من سبقك ولا يحفل من خلفك الا من اخذ بمثل عمالك قال يلج يا رسول الله قال اكبر
الله دبر كل صلوة ثلاثا وثلاثين وتحمد ثلاثا وثلاثين وتسبحه ثلاثا وثلاثين وتحققها بلاء الله الا الله

وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شئ مقدر غفرت لہ ذنوبہ ولو كانت مثل بحیر
 قرجمہ ابوسریعہ روایت ہے ابوہدئی کہایا رسول اللہ جو لوگ مالدار تھے وہی ثواب کما لگتے وہ ناز پر ہتے میں جہرہ ہم پر
 ہیں اور وہ رکتوں میں جہرہ ہم وہ رکتوں میں پھر جو حاجت سے زیادہ اون کے پاس ملے ہو سو صرف کرتی ہیں
 دین میں ہمارے پاس مال عین جسکو ہم خیرات کریں رسول اللہ نے فرمایا ایسا دین چھوڑنے کے لیے اسے نبیوں نے چھوڑا ہے
 تو اکل لوگوں کے برابر ہو جاوی اور تیری برابر کوئی نہ ہو سکا مگر جو دنیا ہی عمل کرے ابوہدئی نے کہا کہ ان میں رسول اللہ
 اپنے فرمایا جو اللہ کے بعد ہر نواز کے تئیں برابر پھر الحمد للہ کھڑے تئیں برابر پھر سبحان اللہ کھڑے تئیں برابر پھر سبحان اللہ
 لا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شئ مقدر پر۔ بخشنے جاوینگے گناہ اسکو اگرچہ دیا کے بہت سے برابر

باب ما يقول الرجل إذا سلم نازحاً من سلام الله عليه

بن شعبه ای شکیان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سلم من الصلوة فاملاها المغيرة علیه کتب

المعاوية قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل

شي قدس الله ما نفعنا اعطيت ولا معطي لما صنعت ولا ينفع ذا الجند منك الجند **سر حبيب** به شيعه

معاذ اللہ! رسول اللہؐ نماز، سلام، سیر کر گیا کہتے تھے معنی وہ نے جواب میں کہا اے فرائض تو لالہ الہ اللہ! وحده اختیار کیا

یعنی کوئی مصلحت یا منہ پروردگار کے وہ اہل ایمان کوئی اور کائنات میں نہیں ہے کہ اس کی طرف سے وہ سزا

سر (تہذیبی) ماحولیات کی ترقی کے لیے اس کے کوئی اور کوئی نہیں ہے۔

[illegible][illegible]

اذا صرفت الصلاة يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك له الحمد هو على كل شيء قدير

أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْكَافِرُونَ أَهْلُ النَّعْمَةِ وَالْقَاتِلَةُ الْخَيْرِ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

الدين في كوكه الكافون ترجمہ ابو البریر سے روایت ہر عبد اللہ بن عبد البریر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے

فرمانی لالہ الہ الدہدہ اخیر تک کوئی مہبود و حاجی نہیں رہا۔ اس کے وہ ایک لہجہ اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے سلطنت ہے

یہ جو زمین میں انہر آب نے فرمایاں جھگڑہ کام کہتاؤں جو اس سودا دہ کسان جو باس سے دوا دہ ہنہو بہرہ دوا
 آپ کے کہہ سبجان اسد عدد و اخلق نے السمار اسبجان اسد عدد و اخلق با فے الارض سبجان اسد عدد و اخلق میں ملک سبجان
 اسد عدد و اخلق - پہر اسد کبیر اسی طرح دینو اسد کبیر عدد و اخلق نے السمار اسد کبیر عدد و اخلق نے الارض اسد کبیر
 اخلق میں ملک اسد کبیر عدد و اخلق - پھر الحمد اسد اسی طرح دینو الحمد اسد عدد و اخلق فی السمار الحمد اسد اخلق فی الارض
 الحمد اسد عدد و اخلق میں ملک الحمد اسد عدد و اخلق - پھر لا الہ الا اسد اسی طرح دینو لا الہ الا اسد عدد و اخلق با فے السمار
 لا الہ الا اسد عدد و اخلق نے الارض لا الہ الا اسد عدد و اخلق میں ملک لا الہ الا اسد عدد و اخلق (پہر لاجول ولا قوۃ الا باس
 اسی طرح دینو لاجول ولا قوۃ الا باس عدد و اخلق نے السمار لاجول ولا قوۃ الا باس عدد و اخلق نے الارض لاجول ولا قوۃ الا باس

عدد ما خلق من ذكك لا حول ولا قوة الا بالله بعد عدد ما هو خلق من غير ذكك

بالتكبير والتعديس والتحليل ولا يعقدن بالأنامل فانهن مشكلات مستطقات مرمومة

روایت ہر رسول و صلعم فی حکم کیا عورتوں کو مجاہدت کرنی تھی اور تقدیس پر تکریم اور تقدیس جان الملک

اور حکم کی شہادت کرنیکا تسبیح کو ادا بخلیو نیکی پودوں کو کیونکہ انمکلیان پوچھو جابیشکے قیامت کہدو اور بات کرنیکی ف کو احمی

بنی اسات کے کہ ہم سید کامیاب کیا گیا تھا اور یہ برا کیا گیا تھا اسے جل جلایا فی فرمایا موصوفہ شہد علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

وَأَخْبَاهُ بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ - ملا علی قاری نے عرفاء میں کہا ہر اس حدیث کی تسبیح کا شکر کرنا درست معلوم تھا جو اس تسبیح کی

کا بھی جو اس معلوم ہوتا ہے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تیسیر کتنا بدعت ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی اصل حدیث سے ثابت ہے اور اب جو ہر

ایک داتا گاہک کے لئے جو حسین بہت سزا کر میں تھیں سچہ شمار کرنا کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يعقوب التميمي بن عبد الله بن عمر بن دامت برکاتہا ورحمۃ اللہ علیہم کو تھار گری اور درجی نام نہاد

ان کی اولاد بکلیں یوں پرفیوٹو گھوڑا ہر ایک پور پر پور کھڑا جانی پتھر یا ہر ایک اولاد کی کو بند کر لی ہو ہر کوئی پتھر ہے پتھر ان کے جہاں سے

خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من عند جويرية وكان اسمها برة فحول اسمها عذرة وهي مصداقها

وہم خلاصہ و معصلاھا فقال لہ تبارکی و تعالیٰ فی مصلاک هذا قالت نعم قال مد خلک بعدت بجمع خلک ثم

لو فزت بما قدمت لوزنك من سبحان الله و بجلاله و عظمته و عزته و جلاله و كبريائه و قد علمت انك انت الله العليم الخبير

حضرت محمد بن عبد اللہ بن مسعود روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے گھر کے لوگوں کو پڑھاتے ہیں۔

وفا نامہ: محمد اسد کے نزدیک کون بڑا دوست ہے؟ تنگ کار اور صالح اور کون فقر و غارت وہ انہی خاصا میں مشیرِ حقین ہیں۔

نہ ہم روزہ بشیر، فقیر، اُن کی زبان کا کھتر ہے، بہن بیٹم رمن اور بے کیا ان اپنے فرمایا میں نے تمہارے پاس نکل

عالم کلمتیں یاد رکھیے اگر وہ تو لی جاوے گا کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہے اس میں (یعنی ہر مین) البتہ بہادی اور مین۔ چنانچہ

میری دوستی کے مجھ کو نقصان پہنچائے میں (اور تائبید کر میری اور مت تائبید کر مجھ پر اور دادن کر میری غامدہ کے لیے میری نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجھ کو اور اسان کر دی ہدایت کو میری نزدیک اور غلطی مجھ کو اس شخص پر جو مجھ سے لڑو اور خدا بنا دی تو مجھ کو تیرا شکر کر نیوالا تیرا ذکر کر نیوالا تجھے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گزرا نیوالا یا دل لگانے والا قبول کر تو بہ میری اور دہنوال میرا گناہ اور قبول کر دو عا میری اور مضبوط کر دوسیل میری اور راہ و کھلاچی میری کر دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میری دل سے کینہ کو۔ دو صکر روایت میں و تیرا شکر الی ہے

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سلم قال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پیرتے تو اتے اللهم انت السلام منک السلام تبارک یا ذا الجلال والاكرام یعنی اے خدا تجھ کو بھی سلامتی ہے یعنی ہر عیب سے سالم اور خدا سو پاک ہے (اور تیری طرف سے اور تو کو سلامتی ہوتے ہے تو بڑی برکت والا ہے اسی جلال اور بزرگے والے) صحیح روایت اتنی ہے جو اویحہ جو مشہور ہے کہ بعد از سلام کے والیک السلام وادخنا وادسلام تبارک ربنا و تعالیت یا ذا الجلال والاكرام زیادہ کرتے

ابن سعد صحیح سند منقول نہیں ہے عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یصرف من صلوة استغفر ثلاث مرات ثم قال اللهم قد نکر معنی الحدیث عائشہ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اڑھنا چاہتے تین بار استغفار کرتے یعنی استغفر اللہ تین بار یا استغفر اللہ الذی لا اله الا هو الہی القیوم و اتوب الیہ یا اللہ اغفر لی) پر بھی تو اتے اللهم انت السلام تبارک یا ذا الجلال والاكرام استغفار کے معنی بخشش یا بخشا پروردگار سے اپنی گناہوں کے عن ابی بکر

الصدیق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر من استغفر وان عاد في اليوم سبعين مرة ترجمہ حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہٹ کے گناہ پر اوس شخص نے جو تینستغفار کیا اگرچہ ایک دن میں تین بار اوس گناہ کو کرے ف ہٹ کر نہایت اصر کرنا اوس گناہ کو نہ چڑھنا اگر صغیرہ پر اصر کرے تو کبیرہ ہو جاتا ہے اور کبیرہ پر اصر کرے تو کفر کو پہنچاتا ہے۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے کرتا ہے اور پھر مضبوطیت کر لے اوس گناہ کے لئے کر لے گی گناہت نفس سے پر اوس میں مبتلا ہو جاوے تو اصر نہ ہو گا۔ اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليغان على قلبي وان اذ استغفرت الله في كل يوم اثم مرة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دل پر غفلت کا پردہ آ جاتا ہے کبھی کبھی سبب دنیا میں مغفل ہونے کے کہانی پیو اور عورتوں کو محبت کرنی میں (اور میں استغفار کر کیا کرتا ہوں پروردگار سے ہر دن میں سو بار عن ابی عمر قال

اكننا نعد رسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس الواحد مائة مرة يا غفر لي وعلی انك انت التواب الرحیم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم شمار کرتے تھے ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو بار کہا کرتے یا غفر لی وعلی

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس کی شہادت کو مانگا پھر دل سے اس کو اسد شہید کا درجہ دیا اگرچہ اپنے پیچھے ہو کر
 رہا تو **عمر بن الخطاب** کہہ کر قال سمعت علیاً یقول کنت جلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم حدیثاً یفنی الله منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدیثی لحد من اصحابہ استخلفت فاذا خلف لے
 صدقت قال حدیثی ابو بکر یف وصد ابو بکر یف انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 من عبد یذنب ثبنا یحسن الطور یشرف قوم فیصلی رکتین ثم یستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذه
 الایتہ اذا فعلوا فاحشۃ وظلوا انفسہم الا یتہرجهما سما بن حکم سر روایت ہے میں نے سنا حضرت علی رضی
 اللہ عنہ سے کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کر یا تو جتنا اس کو منظور ہو یا تو اتنا مجھ کو نفی دیتا اور جب میں کوئی
 حدیث آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اس کو قسم دیا کرتا جب وہ قسم کہتا تو مجھ کو عتبار آتا مجھ سے حدیث بیان کی ابو بکر
 رضی اللہ عنہ نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں نے سنا پھر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائی تو کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے پھر اچھو طرح
 وضو کر کے کھڑا ہو اور دو کتیں ٹپے اور اس جل جلالہ کی بخشش چاہے مگر اس کو بخش دیتا ہے بعد اس کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایت
 پڑھی۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الا یتہرجهما سما بن حکم کہتے ہیں اپنے اور پر ظلم کرتے ہیں پھر اس کے یاد کرنی نہیں بخشش
 چاہتے ہیں اپنے گناہوں کے اور کون بخش سکتا ہے گناہوں کو سو خدا کے اور بت نہیں کرتے گناہ براونکا بدلہ مغفرت ہی پر گوارا
 کی طرف ہی اور باغ میں غلو تلے تھریں بہتر ہیں **عمر بن الخطاب** جب لفظ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفظ بیدہ وقال
 یا معاذ واللہ انی احبک فقال وصیک یا معاذ لا تدعنی فی برک صلوۃ تقول اللہ اعنی علی ذکرک وشکرک
 وحسن عبادتک۔ اوصی بنک معاذ الصنعا ووصی بہ الصناحی ابو عبد الرحمن ترجمہ معاویہ بن جبل
 روایت ہے رسول اللہ نے اولکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ قسم خدا کے میں تجھ کو چاہتا ہوں میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں اور
 معاذ کہ پھر ہر نماز کے بعد اس کو۔ اللہ اعنی علم ذکرک وشکرک حسن عبادک۔ یا خدا مدد کر میری اپنی ذکر اور شکر اور
 اچھو طرح عبادت کرنی میں سے۔ معاذ نے اس کو وصیت مناجاتی کو کہی اور مناجاتی نے ابو عبد الرحمن **عمر بن الخطاب** نے
 امرنے رہو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقربا بالمعواذ استحب کل صلوۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مجھ کو حکم کیا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل اعوذ برب الخلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ہر نماز کے بعد **عمر بن الخطاب** نے ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ترجمہ ان یدعو ثلاثا ویستغفرنا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ کو پسند تھا تین بار دُعا مانگنا
 اور تین بار استغفار کرنا **عمر بن الخطاب** بن عبد العاصی قالت قال لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلم ان کلما تقولین ان
 عندک اربعۃ الکرب اللہ اللہ ربی اللہ ربی بہ شینا ترجمہ اسما بن عیسیٰ سے روایت ہے فرمایا مجھ کو رسول اللہ نے
 کیا تین سکھاؤں میں تجھ کو چند کلمہ جو کہا کری مصیبت اور سختی میں اس کے لا شرک بہ شینا۔ نیز اصمیر عرب کہتے ہیں اس کے
 ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا **عمر بن الخطاب** نے ان لفظوں کو لا شریک قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

درود کو پڑھ کر آپ پر پیش کیا ہو گی آپ نے فرمایا اس حدیث جلالہ نے حرام کر دیا زمین پر پیڑوں کے برتن **ف** پیڑوں کے برتن
 نہیں کو کتنی مدت گزر جا رہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ قریشیت میں ذنہ میں اور بدن مبارک آپ کا بال صحیحہ سالم ہو کر
 یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق کہتے تھے جسکو ہر شخص پیڑوں میں کہتا **باب النعمان بدعوہ الانسان علی حد**
ومالہ بدوہا کرنے کے مانند عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعو علی
انفسکم ولا تدعو علی اولادکم ولا تدعو علی خدمکم ولا تدعو علی اموالکم ولا تدعو من اللہ ساعۃ
ینزل فیہ المطر فیستجیب لکم ترجمہ چار بن عبد اللہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ فی امت بدوہا کر دو اپنا و پڑا
 پر نہ اپنا خدا و من پر نہ اپنا مالوں پر کہیں اس بات پر وہ گہری سی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہو **ف** تو تمہاری بدوہا
 بھی قبول ہو جاوے پھر پھر بچہ بچہ کی سے کیا فائدہ ہوگا **باب الصلوۃ علی غیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم** سو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر درود بھیجا درست ہے **عن ابن عبد اللہ ان امراۃ قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم**
صل علی علی بن ابی طالب **ف** صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود بھیج مجھ پر اور میری خاندان پر آپ نے فرمایا **صلی اللہ علیہ وسلم** صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 خداوند پر **ف** اختلاف ہے سو پیغمبر کے اور کسی پر درود بھیجا درست ہے یا نہیں بعضوں کے نزدیک مطلقاً درست ہے اور بعضوں
 کے نزدیک مطلقاً درست پیغمبر ہے اور وہ خود درست نہیں بعضوں کو نزدیک پیڑوں کے ساتھ کہ شاید ان کو کہنا لا صلح علی محمد
 محمد و زید درست ہی علیہ درست نہیں بعضوں کے نزدیک مطلقاً درست نہیں بلکہ وہ کہ تحریر یا تہنیک یا حرام ہے یا خلاف
 اولیٰ ہو **باب الدعاء فی غیب الغیب** پیغمبر بھیج اپنی بھائی مسلمان کو یہ دعا کر لیا بیان **عن ابی الدرداء** **انہ**
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دعا الرجل لاختیہ بغیب الغیب قالت الملائکۃ امین و لا ک
بمنزل ترجمہ ابی الدرداء روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بھائی کو بھیجی دعا کر لیا کہ یہ پیغمبر
 بھیج تو فرشتے امین کہتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہو یعنی جو دعا تو نے اپنی بھائی کو یہی دعا دی ہے تو بھی ملے گی
عن عبد اللہ بن عمر بن العاص بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اسعی الدعاء لیجانبہ دعویٰ غائب
ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت جلد قبول ہوئی وہ دعا ہے جو غائب کے نام سے
ف یعنی پیغمبر اپنی بھائی مسلمان کو یہ دعا کر لیا **عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث دعویٰ مستجابات**
 لا شک فیہن دعویٰ الوالد ودعویٰ المظلوم ودعویٰ المظلوم **ترجمہ** ابی ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تین عائلین ضرور قبول کیا ہیں کچھ شک نہیں ایک دعا باپ کی اپنی بیوی کیو بطور دوسری دعا ساؤ کی قبری دعا مظلوم کے
 اگر یہ کا فر ہو یا قاتل **باب ما یقول اذا خاف قیما** جب کسی قوم کو خوف ہو تو کیا کرے **عن عبد اللہ ان**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللهم انا نجعلک فی قومهم ونعوذ بک من شرهم

مَنْ قَامَ دُونَ الْمَدِينَةِ كَبِيرِ النَّاسِ وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ صَلَّى بِأَيِّهَا النَّاسُ لَكُمْ لَا تَدْعُونَ

أَمَّا لَأَعْتَابُ الَّذِينَ دَعَوْهُ بَيْنَكُمْ وَيُزَعِّمُونَ دَعْوَاهُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

الا ادلت على كثر من كنوز الجنة قلت وما قول لاحق ولا قوة الا بالله ثم رحمه الوعثمان هندي سرود

ہاجر ابو موسیٰ اشعری نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں جب مدینہ کے نزدیک پہنچی تو لوگوں نے بلند آواز سے

کتبیر کھ رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو تم نہیں دیکھارہے ہو بھڑک کو نہ اوس شخص کو جو غائب ہے بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہی

نزدیک اور دور جب کہ برابر استقامت ہو کر چلے اور ہمیشہ پر حاضری مطلع ہو کر کسی چیز سے برابر استقامت اور یازمین میں اس کے نگاہ

بلکہ جسکو بچا رہے ہو وہ تمہاری اور تمہاری ساریوں کو گردنوں کو بچ میں ہے **ف** یعنی علم اور سمجھ کے راہ سے اس سے بچنا یا دوسرے

قریب ہر جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنوں سے بلکہ تمہاری خود گردن کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اگرچہ ذات مقدس' اس کے

عرش پر جوت پھر فرمایا اپنے ادا ہو سکی کیا میں تجھ کو نہ بتاؤں ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سو میں نے کہا وہ کیا ہے

اپنے فرمایا لاجل ولا قوۃ الا باسہ عمر ابی موسی الاشعری انھم کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکویتہم عن

فَتَبَيَّنَ فَجَعَلَ جُلُومًا لَا تَشْتَبِهُ نَادِيًا لَمْ يَلَا اللَّهَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا

تسادون اھم لاخابا ترجمہ ابو موسیٰ الاشعری روایت ہو صحابہ کرام سے رسول اللہ کے اور ایک گھائی من حڑہ رہو

ایک شخص ہمایہ گہا میں روضہ حاتا تو نکار کر لا اے اللہ اللہ کہتا رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرمایا تم نہیں بلکہ تم سے مومنین اور غلام

دوسری روایت میں ہے: **وَمَا أَصْحَابُ النَّارِ إِلَّا يَذْكُرُونَ** اے لوگو! ان کی یاد کرو کہ وہ اور کون ہیں؟ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** الحمد للہ

از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ نہ سرایت یا لہ نہ با و با سلام کو دیا و جہدہ علی اللہ علیہما
 مراد کا وجہ لیا اللہ عزوجل البوسعدی ہے یہ روایت ہے فرمانار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہہ دے کہ میں نے

سورہ اور اسلام کے دس مہینوں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول مہینوں و جنّت جاوے گی اور کلمہ جنّت ہے اے ہر تہذیب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلا علی واحدة صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

مفضلته معلوم می شود. **ع** او بعد از اقبال الهی **ص** الله علیه و آله از من افاضه ایام که در روز الحاق می فرماید

عن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صلى ركعتين قبل أن يلقى الله لم يضره ما مضى من عمره

فدا مہم قیام بقول: نہایت قابل از اللہ ہے۔ و علی الاضاحہ الانبیاء و ائمہ و صحابہ و تابعین کے روایت

قد رمت ليقولون بيت كان الله خلق مني الا انما جاءه كرم محمد اوس بن نضر ورويت
فاما رسول الله فانه تبارك وذن من حميد لا وانفسا به او لن يحذر وروى ما بهو ان كوكبا قد روتها بحديث

[illegible]

یجائی بڑو کوٹوں کی اہلیا یاروں کو سبب پھر سرین مل جاوے (میتھو پانی وراثت ہو جاوے گی اور یہاں حال میں مچا ویسی) لوہا

ناگتا جا ہیو عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعوذ من خمس من البجن والخل وسوء العمر ففتنة
الصک وذا القبر ثم رحمہ حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں سے تادمی آدرخل آدرہی
آدرہی موت آدرہی مذنب و تری عمروہ عمر ہے کہ اس میں ہولش و حواس نہ ہوں نہ عبادت ہو نہ دنیا کا کام نہ
زندگی کی کچھ حاصل نہیں ہو نہ بچا ہو کہ اور لوگوں پر بار ہو۔ فتنہ بعد کہ معنی بعضوں کی تری موت کہ کفر میں یعنی غیر توہید
مردہ اور بعضوں کو کہا ہے کہ سینے کے فساد سے غرض ہے یعنی دل حسد اور کینہ اور کبر و غیرہ ارض قلب میں مبتلا ہو عن

ان من ممالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم اعد ذبک من البخر والکسل والبجن والخل
والعمر واعد ذبک من عذاب القبر واعد ذبک من فتنة الحیا والمیت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اے اللہ انی اعد ذبک اخیر تک۔ یعنی یا اللہ پناہ ناگتا ہوں میں تیری عاجزی اورستی اور رنج
اکتسابی ادبنا ہے سو اور پناہ ناگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ ناگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کو فساد سے
عمر انس بن مالک قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمع کثیرا یقول۔ اللهم اعد ذبک
من الحزن والحزن وضلع الدین وضلته الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں خدمت کیا کرتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کبھی نہ سنا کرتا آپ فرماتی۔ اللهم انی اعد ذبک اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ ناگتا ہوں میں تیری زندگی
اور غم سے اور غرض کے جو جہ سے اور ظالموں کو بلوی سے عمر عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

یعلم هذا الدعاء كما یعلمهم السوقة من القرآن یقول۔ اللهم اعد ذبک من عذاب جهنم واعد ذبک
من عذاب القبر واعد ذبک من فتنة المسيح الدجال واعد ذبک من فتنة الحیا والمیت ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ رسول اللہ لوگوں کو بھی دعا اس طرح سکھاتی تھی جیسے کوئی سورت سکھاتی تھی قرآن شریف کی آپ فرماتی تھی۔ اللهم
انی اعد ذبک تبین یا اللہ پناہ ناگتا ہوں میں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ ناگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ ناگتا ہوں
تیری مسیح دجال کے قتل سے اور پناہ ناگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے قتل سے و زندگی کا فتنہ بیماری اور مال و لاو
کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا سے غافل کریں یا کفر اور کفر ہی اور موت کا فتنہ اور موت کی شدت اور دہشت یا معاف خانہ
پر آہونا۔ سلم کی دعائیت میں آنا زیادہ ہے اللهم انی اعد ذبک من الماثم والمغرم۔ اہی میں تیری پناہ ناگتا ہوں گناہ سے اور جزا
خواہ کے وائے عمر عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعد وجوب کلام الکتب اذ الکتب اذ الکتب اذ الکتب

فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنى والفقر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ دعا ناگتا تھی کہ
میں پناہ ناگتا ہوں دو دوزخ کی فتنہ اور دو دوزخ کے عذاب سے اور الداری اور محتاجی کی برائی سے و الداری کی برائی غفلت
اور غرور اور محتاجی کی برائی والدرون پر حسد کرنا خیرون کو مال و دوا کی کف کرنا انہو قسمت پر اضی نہ ہونا عمر ابن خطاب
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم اعد ذبک من الفقر والقله والدنس واعد ذبک من اذی الخلق

بنی ہول الامم قال سالت تشتم المومنین عما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعونه

يقول اللهم اذعوزك من شر ما علمت ومن شر ما لم اعلم اعل محمد بن حرمه فروع بن نوفل اشجر سے روایت ہے میں نے چاہا
ام المؤمنین عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دھانا گھڑتی تھیں انہوں نے کہا آپ فرمائی تھی۔ اگر میں پناہ مانگتا ہوں تیری یا اور
کام کے برائی جو جسکو میں نے کیا ہے اور جسکو میں نے نہیں کیا ہے ایسا نہ ہو کہ آئندہ اسکو کروں اور اسکی برائی میں گزار
ہو جاؤں

عمر بن عبد القیوم قال قلت یا رسول الله علمنی دعاء قال قل اللهم اذعوزک من شر ما علمت ومن شر ما لم اعلم
من شر ما علمت ومن شر ما لم اعلم ومن شر ما علمت ومن شر ما لم اعلم من شر ما علمت ومن شر ما لم اعلم من شر ما علمت
مجھے ایک دعا سکھانا آپ نے فرمایا کہ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اپنی برائی اور انکھ کے برائی اور دبان کی برائی
دل کی برائی اور سنی کی برائی سرف سحان اے مجھے غیب مختصر اور جامع دعا ہے جو ساری گناہوں کو بچنی کے لیے کافی
ہو۔ کان کی برائی بری باتیں سننا غیبت اور چھوٹے سننا افسوسنا آنکھ کی برائی بری نگاہ وغیرہ عورت کو دیکھنا ہونو
دیکھنا زبان کی برائی کفر کے کلمہ نکالنا چھوٹے بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کے برائی حسد و کبر اور دخل انداز
اور بدخلق اور طمع تمام برائیوں کو شامل ہے سنی کے برائی سچیل لطف بھانا جس پر محرم بریا جہنی عورت یا ولولت کرنا یا راجح

ابو الیسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو اللهم اذعوزك من الهدم واعوذك من التردى والظوبك

من العرق والحرق والهمم واعوذك ان يغيبك الشيطان عند الله واعوذك ان اموت في سبيلك بعد ما

واعوذك ان اموت لم يبق امر حممہ ابوالیسر روایت ہے رسول اللہ دھانا گھڑتی تھی۔ اٹھو میں پناہ مانگتا ہوں تیرے مکان

یا دیو اور چیر گرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے بلند مقام پر سے گر پڑنی سے اور پناہ مانگتا ہوں ڈوبنا اور جلنا اور بوڑھی جوانی کو

فینمیت بوڑھی جوانی سے عبادت ہو سکے اور ہوش و حواس پر فتور آجاوی اور گر کر مرنا یا جگر یا ڈوب کر مرنا اگر

شہادت ہو کر نقصان ان میں سے ہے کہ آدمی وصیت نہیں کر سکتا بعض اوقات صبر نہیں کر سکتا شاید کوئی کلمہ یا دعا ہے

انکھ اور کت اور پناہ مانگتا ہوں میں شیطان ایمان لگاؤ نے میں کشتش کہ تیرے تاکہ خاتمہ راہ ہو و تو اسکو آزد و پوری

ہو و سو و ڈالتا ہی مجھ پر کرتا ہی ت اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری راہ میں پھیرے ہو کر ماری جانی سے رستہ بھانگتے میں

اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر سے جانوروں کے کاٹنی ٹرسے جیسے پتھر پتھر سے۔ دوسری روایت میں آتا یا

ہی والہم من پناہ مانگتا ہوں میں تیرے دم سے عمر انسان البے صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم اذعوزک

البرص والجذون والجذام وسبی الامم مقام ترجمہ اس سے روایت ہے رسول اللہ فرمائی تھی۔ اٹھو میں پناہ مانگتا ہوں

تیری کوئہ اور دوا لگی اور جلد ہم کو اور سب بری بیماریوں سے عمر ابوسعید الخدری قال دخل رسول الله صلى الله

عليه وسلم ذات يوم المسجد فاذا هو جالس من انصار يقال المايولامة فقال يا ايها الامام ما معك قال اني جالس

في المسجد في غير وقت الصلوة قال عوم من مني وديوت يا رسول الله قال افلا اهلك كادما اذا قلت

م کے خطبے بنا دینے سے روایت وقت و جب وہی کلمہ لکھا ہے تو شیخ

ترجمہ ابوبکرؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اٹھو میں پناہ مانگتا ہوں تیری محتاجی اور کمی اذیت سلو اور
 پناہ مانگتا ہوں تیرے ظالم اور ظالموں میں سے ف جانا یا میری کہ بعض حدیثوں میں فقر اور مسکنت کو آپ نے طلب کیا ہے بعضوں
 میں فقر سے پناہ مانگی ہے مطلب یہ ہے جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور
 جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت میں آجکے وجہ سے وقت ہو اور عبادت میں خلل ہو یا دنیا کی طمع بڑا ہو اور اس سے پناہ مانگی۔ کمی ہو اور
 نیکیوں کی کمی ہو مال کی کمی یا مال کے اتنی کے کمی جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے **عمر ابن عبد اللہ** قال
 کان من دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اے عذوبک من زوال نعمتک و تحویل حاجتک و طغاة
 نعمتک و جمیع سختک ترجمہ ابوسعید بن عمرؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہی اٹھ پناہ مانگتا ہوں
 میں تیری تیری نعمت کے زوال سے اور تیری تندہی سے میری پست جانی سے (یعنی سختی کے بلی ببادی از منی) اور تیرے
 ناگہانی عذاب سے اور تیری سبب سے میری **عمر ابن عبد اللہ** قال کان من دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اے عذوبک
 بل من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ترجمہ ابوبکرؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگتی تھی اٹھ پناہ مانگتا ہوں
 میں تیری خلاف اور نفاق اور بری اخلاق سے **عمر ابن عبد اللہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول اللہم انی
 اعوذ بک من الجحی فانہ یبطل الصبیح واعوذ بک من الخيانة فانها تبطل البطانة ترجمہ ابوبکرؓ روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی اٹھ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے سے جو کہ کسی وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہوں
 میں تیرے خیانت سے وہ بری **عمر ابن عبد اللہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول اللہم انی اعوذبک
 من الاربع من عملک لا ینفع من قلبک لا یخشیج من نفسک لا یشتبع من دعائک لا یسمع ترجمہ ابوبکرؓ روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اٹھ میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار چیزوں سے ایک تو اس علم سے جو فائدہ نہ دیوی **ف**
 نہ دنیا میں نہ آخرت میں جسے علم معقولات کہنات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہوئے اوقات کو فاسد کرتا ہے اعتقاد کو مشلاز واپس
 نشہ یا شر و مسموم یا مہدی یا صدر راہبش یا زعمہ شرح حکیمہ العین حواشی قدیمہ جدیدہ پڑھنا جن میں ساحل سال گزشتہ میں جن
 دنیا کا کچھ فائدہ نہ ملے جو میں ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ شر دنیا والاخرتہ کا مصداق ہوتا ہے۔ جو علوم دنیا میں مہینہ میں جسے علم
 ریاضی حساب و ہندسہ و ہیأت و ہائیش اور جبر و فیثاق و جبر و قیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیواسطی اور لکچر و ہنر
 ہے بلکہ ضرورت کی وقت و جب یا فرض ہے۔ اور جو علوم دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہیں جسے علم بیت مثل علم اخلاق
 و سلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث انکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضرور ہے اور بقدر زیادہ ہوں بہتر ہے **ف** دوسری دلیل
 اسی جو تیری صفوں میں نہ جکے تیرے اوس جی جسکو کبھی سیکر نہ ہو تو چھٹی اوس جی جو سنو نہ جادی بنو قبول نہ ہو **عمر**
 ابن عبد اللہ قال کان من دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اے عذوبک من ضلوة لا تنفع و ذکر دعاء اخذ
 ترجمہ ابوسعید بن عمرؓ روایت ہے اوس میں یہ کہ اٹھ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اور اس میں جو فائدہ نہ ہو **عمر** فرماتا

حضرت ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں لڑوں گا اس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوٰۃ میں (نماز پر جو گزرتو نہ دیو) کیونکہ
 زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر جعفر رسول اللہ کو پیش کرے اس میں ایک اونٹ یا ایک تسی اونٹ کو پانچون باندھنی
 کی نہ دین گے تو میں اون کو لڑوں گا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف مالہ الاموال کے ہوتے ہی اس وقت مسلمان ہوتا ہے
 جب اور اصول اسلام کا انکار نہ کری اگر انکار کرے تو ایک اصل تو یہی ہو کہ اگر وہ توبہ و جیب القتل گناہ و لگات **ف** حضرت عمرؓ نے
 کہا قسم خدا کی میں کچھ نہ تھا سو اس کو کہ میں سبھا اسے جل جلالہ نے کہو لہ یا سینہ ابو بکرؓ کا لڑائی کیو اسلام و سوت میں جانا کہی
 حق ہے۔ دوسری روایت میں کو صمنعو **ف** عیاداً ہر تینہ اگر ایک بکر لیا کچھ نہ دیتا تو توبہ کی اس کے لڑوں یا یہ مانع کیو بیٹے
 کہا ورنہ بکر لیا کچھ نہ دیتا **باب** ما تجب یہ الزکوٰۃ نصاب کا بیان **ف** نصاب اس حد کو کہ تین تین
 سے کم نہیں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتے اور اس حد میں وجہ ہوتی ہے **ع** اس حد میں **ف** قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لی فیما دون خمسین درہم صدقہ و لی فیما دون خمسین درہم صدقہ
 ترجمہ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں تک میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم چاندی میں
 زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ درہم سے کم (نفلے اور پہلوں میں) زکوٰۃ نہیں ہے **ف** تو نصاب اونٹ کی پانچ اونٹ ہیں اور چاندی
 کا پانچ اونٹ ہیں اور چالیس درہم کا ہوتا ہے سب دو سو درہم ہوئی ہر ایک درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچون حصہ کا ہوتا ہے
 دو سو درہم کے چھ سو تیس ماشہ ہوتے جس کا ساڑھے اون تولہ چاندی ہوئی بھی نصاب ہے چاندی کا اور سو لکھا نصاب دوسری حدیث میں
 بریں دیا ہے جس کا ساڑھے اون تولہ ہوتی ہیں بھی نصاب ہے سو لکھا نصاب کے برابر سو نیا چاندی ہو تو چالیس اون حصہ کو کہ ہر سان
 دیوی اور جعفرؓ زیادہ ہے اشرفین ہون اس میں کھل حساب یہ ہر کو فیصدی عا دیوی۔ یہی چالیس اون حصہ ہے۔ اور پیداوار
 کا نصاب پانچ درہم فرمایا و تین ساڑھے صاع کا ہوتا ہے۔ اور صاع اٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا تو ساڑھے صاع کے چھ درہم ہوتے
 چالیس تیر کے حساب سے اور پانچ درہم کے تیس ہوتے اگر اس قدر پیداوار غلہ یا سیو ہو تو اس میں چالیس حصہ تین میں زکوٰۃ کے
 مینا ہوگا اس سے کم میں کچھ لازم نہ لگے گا۔ مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قلیل کثیر پیداوار میں سے دس اون حصہ لیا جاوے گا اون کا نہ صاع
 مخالف یہی حدیث کے اس طرح کہ کیا اس کو اس کے صاحبین نے اور عمل کیا حدیث پر **ع** ابی سعیدؓ یہ فضل اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لی فیما دون خمسین درہم صدقہ والوسق ستون مائتہ **ع** ابی سعیدؓ روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور دو سو ساڑھے صاع کا ہوتا ہے **ع** حذیب بن اسلمؓ قال قال رسول اللہ
 بنی حذیب بن اسلمؓ انکم لتحدقوا یا حادوث ما نجدھا اصلا فی القرآن فنصبہا **ع** ابن عمرؓ قال الرجل وجہ
 فی کل ربعین درہم ومن کل کذا وکذا شاة شاة ومن کلنا وکنا ابیرا کذا کذا **ع** حدیث حدیث
 قال لاضمن لاضمن ہذا الخلق ہو عنا واخذناہ عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر اشیا من ہذا ترجمہ
 حبیبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا عمر بن خطابؓ سے ابی حذیبہؓ کہتے ہیں عمرؓ کی تمہارے اسی حدیث میں بیان کی گئی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم قال قلت يا رسول الله قال قل اذا صحبتوا المصيبة

فاحذروا من الغم والحزن واحذروا من العجز والكسل واحذروا من الجبن والبخل واحذروا من غلبة

الدين فطر الرجال قال ففعلت ذلك فاذهب الله همي وقضى عني ديني ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے ایک شخص انصار کو پیچھا چکا نام ابو امامہ تھا آپ نے فرمایا کہ

ابو امامہ کیا سبب ہے جو میں تم کو مسجد میں پیچھا ہوا ہوں نماز کا وقت نہیں جیسے۔ ابو امامہ نے کہا مجھے فکر و غم

گھیر لیا ہے پھر حضور نے فرمایا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہمدان میں تم کو چند کھجور تباؤن اگر تم کو کھجور تو اللہ تعالیٰ غم غلط کر رہی اور

تہارا فرض اور روی۔ میں نے کہا کیوں نہیں بتائی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبر و استقامت یہ کہا کرو۔ اللہ تم کو ذکریں

اللہم والخرن انیکم لکمی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے بچہ اور غم سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور مستحکم اور پناہ مانگتا ہوں

تیری نافرمانی اور بھینسی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قہر سے۔ بلوے اور لوگوں کو بلوے سے۔ ابو امامہ نے کہا میں نے فرمایا کہ کچھ نہیں

شروع کیا اسبیل جلالہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا فرض ادا کر دیا **اخترت الصلوٰۃ** تمام ہوئی کتاب

نماز کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

کتاب الزکوٰۃ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

ف زکوٰۃ دو رکعتیں ہیں اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور ہے کلام اللہ میں اسلوب بیان بھی نماز کے بعد لکھا گیا **عن**

ابو ہریرۃ قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر عده وكفر من كفر من العاص قال

عمر بن الخطاب لا بکر كيف تقتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان قاتل الناس

يقولوا لا اله الا الله فرق بين الا لله الا الله محصم ماله ونفسه الا بحد وحسابه على الله فقال ابو بكر

والله لا قاتل من فرق بين الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حلال والله لو منعني عقلا لكانت بي ودونه

الرسول الله صلى الله عليه وسلم لقائلاتهم علم نعمة فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو الا ان آتت الله قد

شرح صدق ابوبکر للقتال قل عرفت انه الحق ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات پاے

اور خلیفہ ہوئے ابوبکر نے بعد آپ کے اور کا فر ہو گئے بعض لوگ عوب کے میں غطفان اور بنی سلیم کے لوگ انہوں نے زکوٰۃ

دی نہ کسی انکار کیا حضرت ابوبکر نے ان کو دیکھا اور ارادہ کیا کہ حضرت عمر بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیونکر زکوٰۃ لوگوں سے نہ اخذ کرتے

فی توخیر فرمایا مجھ کو حکم ہوا انہیں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب لا الہ الا اللہ کہیں تو انہیں مال ادا جان کو انہیں کو

بچا لیا مگر حق اسلام ہی **ف** میں لوگ کسی کو قتل کرنے کو تو قصاص قتل کی جاوینگے یا دیت دیگے **ف** ابو ہریرہ نے کہا ابو امامہ

ف میں نے ہماری تردید کہ لا الہ الا اللہ کہیں کسی مسلمان سمجھ جائیگا اب اگر دل سے نہ کہتے ہوں گے تو اس کا حساب اللہ لیگا

بز العاصم ابن اُمّ ثعلبہ سئل عن رجل قال لا قال له صلى الله عليه وسلم ومعها البنت لها وفي يد بنتها مسكتان غلظتان من ذهب
 فقال لها اتعطيني زكوة هذا قالت لا قال له صلى الله عليه وسلم ان يسوك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فاعطتهما
 فالتفتا الى النبي صلى الله عليه وسلم قالت لهما ولرسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمه عبد الله بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک
 انی رسول اللہ کا پس او سکوی بی بی او سکوی ساتھ تھی اور بیٹے کے ہاتھ میں دو کنگن تھے مرنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے فرمایا تو اس کی زکوٰۃ دیتی ہے وہ بولی نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھے کو چہا معلوم تھا یہی کہ خدا قیامت کو دن جہنم کو دیکھ کر
 آگ کی پہنائی عبد اللہ کہلا وسورت فی (ادسی وقت یہ سن کر کانٹھوں کو اٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا منہ ڈال دیا اور
 فرمایا یہ اللہ اور رسول کیو ہٹا رہی ہیں **ف** یہ حدیث صحیحہ الاسناد ہے سکت کیا اس سے ابو داؤد نے صحیح کہا اور سکت
 فی مختصر میں اور ابن حجر نے بلوغ المرام میں اور ترمذی نے اس حدیث کو بطریق ہی روایت کیا اور شیخ ابن الصبیح اور ابن
 طہیة ضعیف ہیں لیکن ابو داؤد کی اسناد خالی ہے اور دونوں کو اسی واسطے کچھ محبت صحابہ قابل ہے زیور میں زکوٰۃ واجب
 کی اور یہی قول ہے امام حنفیہ کا اور یہ سب سے سکر جائے دو حدیثیں آتے ہیں۔ اور وہ صحیح ہیں اور بعض صحابہ کرام کشت لڑا ہوا
 اور نقہا قابل ہیں سب سے کہ زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد کا یہ دلائل ان
 لوگوں کے ضعیف ہیں اور محدثین کے نزدیک امام ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہے اور وہی محتاط ہے **عمر ام سلمہ** قال لا یس
 او ضاحا من ذہب قلت یا رسول اللہ کائن ہو فقال ما یبلغ ان تو عی زکوٰۃ فزکی فلیس **بک** من ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ
 روایت ہے کہ امین پہنا کرتی تھے اور حاتم (ایک قسم کا زیور ہے) سونی کے میں کہا یا رسول اللہ کیا یہ سب آپ نے فرمایا جو
 اتنا ہوا جو بی جبین زکوٰۃ دنیا لازم آتی ہے اور اس کی زکوٰۃ دی جاوے کہ نہ نہیں ہے **ف** روایت کیا اس حدیث کو داؤد قسبی اور
 حاکم نے اور صحیح کہا اور سکا حاکم فی **عمر عبد اللہ بن شداد بن العباد** انہ قال دخلنا علی عائشة ترجمہ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فقالت دخل علی رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمے یہ ہے ففحات من روق فقال ما هذا يا عائشة
 فقال صنت من تمرين لك يا رسول الله فقال انودين زكوة تعز قلت لا وما شاء الله قال هو حسبك من
 التمار ترجمہ عبد اللہ بن شداد بن العباد سے روایت ہے کہ ہم حضرت عائشہ سے گئے انہوں نے کہا راکھ روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم میرے پاس آئے اور میری ہاتھ میں بٹے تھے انھوں نے چاندی کے پکھن آپ سے فرمایا کیا ہے عائشہ میں نے کہا میں نے
 انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناوے نہ نہ کر دن آپ کیو ہٹا رہے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے۔ میں نے کہا نہیں ہاں کچھ کہہ کر
 منظور تھا کہا آپ نے فرمایا یہ کافی ہے حجیم میں لیجانی کیو ہٹا رہے **ف** ضعیف کیا اس حدیث کو داؤد قسبی نے ابو یوسف بن عمر بن
 عطاء کے اور کہا وہ مجھول ہے مگر توشیح کے اس کی اور لوگوں نے **باب** فی زکوٰۃ السائقة چیز جو چالی جانور دن کی زکوٰۃ کا
 بیان **ف** جیسوٹ گا لی بکریان عن حماد قال حدثنا عن ثقاتنا عن عبد الله بن اسحق عن ابن عباس
 کتبہ لانس علی خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بعثه مصداقاً وكتب له فاذا خبى هذه فريضه الصدقة

کہ کہیں پہنچے میں ایک بکری ہو **ف** اگر پانچ سو ہو تو ایک بکری دس ہوں تو دو بکریاں پندرہ ہوں دس سو ہو تو
 ذکوہ واجب نہ ہوگی مثلاً چار اونٹن میں کچھ ہو گا اور سات اونٹن میں ایک بکری ہو گے تو ایک **ت** جب پچیس اونٹ پوری
 ہو جائیں تو دس میں ایک بنت مخاض ہے **ف** ایک برس کے مادہ اونٹنی کو بنت مخاض کہتے ہیں اور فراونٹ کو بن مخاض
ت بنتی اونٹ تک اگر اس کو پاس بنت مخاض ہو تو بن لبون دیکو **ف** یعنی دو برس کا اونٹ **ت** جب پچیس اونٹ
 پوری ہو جائیں تو دس میں ایک بنت لبون ہو (دو برس کی اونٹنی) بنتی لبون اونٹ تک جب یہاں اس اونٹ پورے
 ہو جائیں تو دس میں ایک حقد (تین برس کے اونٹنی) جو چھٹی میں لگی ہو) نر کو دس کے لائق واجب ہوگی ساتھ اونٹ
 تک جب اس کے اونٹ پوری ہو جائیں تو دس میں ایک حقد (چار برس کی اونٹنی جو پانچویں میں لگی ہو) واجب ہوگی پچیس
 اونٹ تک ہو جائیں تو دس میں دو بنت لبون جب ہونگی نو اونٹ تک جب ان کو نو اونٹ پوری ہو جائیں تو دس میں
 دو حقد دینا ہو گے نر کو دس کے لائق ایک چوبیس اونٹ تک جب تک چوبیس سے زیادہ ہوں تو یہاں بیس میں ایک بنت لبون
 ہر چوبیس میں ایک حقد ہو گے **ف** اس حساب سے ہزاروں کا کہون تک نوبت ماکو کی بھی ہے **ت** اگر ایک اونٹ کا اور ہونٹ کا
 نزدیک ایک چوبیس سے جب اونٹ زیادہ ہو تو کچھ نر نر کو ذکوہ شروع ہوگی ہر چوبیس میں ایک بکری پچیس تک پھر چوبیس میں ایک بنت
 مخاض طے ہوا القیاس **ت** جب اس قسم کا اونٹ نہ لکھی چو مطلوب ہو۔ مثلاً کسی کے پاس تیرا اونٹ ہوں جن میں ایک حقد دینا
 ہوتا ہے (اکٹھ اونٹ) اور اس کو پانچ حقد نہ ہو تو حقد کو لبون کے اور اگر اس کو میر ہو تو دو بکریاں اس کو ساتھ لیں
 کی یا بیدرم لیں گے اور دو بکریاں یا میں دم اس کو ہیر دینگے اس طرح اگر اس کو پاس حقد نہ ہو نہ حقد (لیکن بنت لبون ہو
 تو بنت لبون کو لیں گے۔ اور اگر اس کو میر ہو تو دو بکریاں یا میں دم اس کو ساتھ لیں گے۔ آدھ جس شخص کے پاس اسی اونٹ
 ہوں جن میں بنت لبون واجب ہے (بنتی اونٹ) مگر اس کو پاس حقد ہے تو حقد لین گے اور میں دم یا دو بکریاں اس کو پھر دین
 اور جب کو پاس بنت لبون برابر اونٹ ہوں مگر اس کو پاس بنت مخاض کو تو بنت مخاض لے لیں گے اور دو بکریاں یا میں دم
 گے اور جب کو پاس بنت مخاض کے اونٹ ہوں مگر اس کو پاس بن لبون ہی ہو تو بن لبون کے لین گے اور اس کو ساتھ لے لیں گے نہ لیں گے
 اور جب کو پاس چار ہی اونٹ ہوں اور ذکوہ نہیں ہو مگر جب وہ اپنی خوشی ہو دیوی اور چہر میوالی بکریاں جب چاہیں ہو جائیں تو
 دس میں ایک بکری دینا ہوگی ایک چوبیس تک جب ایک چوبیس سے زیادہ ہوں تو دو بکریاں دینا ہوگی دو بکریاں تک جب سے زیادہ ہوں
 تو تین بکریاں دینا ہوگی تین سو تک جب تین سو سے زیادہ ہو تو ہر سیٹ سے چھ ایک بکری دینا ہوگی اور ذکوہ تین سو ہی واجب ہے
 بکری یا بکریاں دینا ہوگی اگر چہ صدق کو نہ لینا منظور ہو (کسی صحت یا ضرورت کی واسطی) اور جمع کیا جاوے حقد کو مال و حقد کیا جاوے
 جمع مال کو حق کے خوف سے **ف** صورت اول کی یہ کہ اگر کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ایک گائے میں تین چالیس ہر گائے میں تو کل چھ
 ایک کی بجائے حساب دو بکریاں پانچ آتی تین صدق آیا اون کو کیا کام کیا دونوں کو لے لیا تاکہ وہ ایک ہی سو بکریاں کی بجائے چوبیس
 شافعی کے نزدیک ہو کیونکہ اون کو نہ دیکھ کر کسی کے متعلق کسی حساب سے لیا ہوگی مگر چالیس ایک ہی ہو یا متعدد ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوہ
 مال کے ہر گائے کا اعتبار نہیں مثلاً جو صورت گذری ہو وہیں شافعی کے نزدیک دو بکریاں لازم آتی ہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک ایک

عمر و سبب پائے کو از دست برون بین ایک مقدمہ دنیا تو بیکری و حسا لیس فرشت اگر دیکھو کہ حق تعالیٰ کی طرف سے کچھ

التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي امر الله بها نبي عليه السلام فمن سألها من المسلمين
 على وجهها فليعطها من مثل فوقها فلا يعطها فيماد وخمسين من ابل الغنم في كل خمس فاة فاذا
 بلغت خمساً وعشرين ففيها بن مخاض الى ان تبلغ خمساً وثلاثين فان لم يكن فيها بنت مخاض فابن لبون ذكر
 فاذا بلغت ستاً وثلاثين ففيها بن لبون الخمس واربعين فاذا بلغت ستاً واربعين ففيها بنت مخاض
 الفحل الى ستين فاذا بلغت احدى وستين ففيها جارية الى خمس سبعين فاذا بلغت ستاً وسبعين
 ففيها بنت لبون التسعين فاذا بلغت احدى وتسعين ففيها بنتان طوقا الفحل الى عشرين ومائة
 فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمس حقة فاذا تباين اسنان الابل في
 خراف الصدقات فبلغت عنده صدقة الجوزة وليس عنده جوزة وعنده حقة فانهما تقبل منه وان
 يجعل معها شاتين ان استيسر لاه او عشرين درهماً ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليس عنده حقة وعنده
 جوزة فانهما تقبل منه يعطيه المصدع عشرين درهماً او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليس
 عنده حقة وعنده ابنة لبون فانهما تقبل منه قال ابو داود ومن هذا ما اصابه عن موسى كما احب
 يجعل معها شاتين ان استيسر لاه او عشرين درهماً ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليس عنده لاه
 حقة فانهما تقبل منه قال ابو داود والعصاة تقبض ويعطيه المصدع عشرين درهماً او شاتين ومن بلغت
 عنده صدقة ابنة لبون ليس عنده لاه ابنة مخاض فانهما تقبل منه وشاتين او عشرين درهماً ومن بلغت عنده
 صدقة ابنة مخاض وليس عنده لاه ابن لبون ذكر فانه يقبل منه ليس عنده من لم يكن عنده الا اربع فليس بها شيء
 الا ان يشار بها وفي سائمة الغنم اذا كانت اربعين ففيها سائمة
 الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففيها شاتان الى تبلغ مائتين فاذا زادت على
 مائتين ففيها اثنتان شاة الى ان تبلغ ثلاثمائة فاذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة شاة ولا يحد
 في الصدقة هرة ولا ذات عوارض الغنم ولا تيسر الغنم الا ان يشاء المصدع ولا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع
 خشية الصدقة وما كان من خيلين فانهما يترجان بينهما بالتوبة فان لم تبلغ سائمة الرجل اربعين فليس بها
 شيء الا ان يشاء ربيها وفي الرقة ربع العشر فان لم يكن المال الا تسعين ومائة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربيها
 ترجمه دوسروايت ہرمین فی شمارہ بن عبدہ بن اسد سے لکھا کہ ابی وہ کہتے تھے حضرت امیر المؤمنین ابو جعفر صدیق رضی اللہ عنہ
 ان سے کہو اس طرح اور اوپر صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مصدق رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ ہر چار ہاتھ تو ان کو کتاب
 لکھ دی تھی اوس میں جو عبارت تھی ہر فرض زکوۃ کا بیان ہر حکم کو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسلمانوں پر اور جب کا حکم کیا
 اس بل جلالہ نے پڑھ کر جو جس سہاگ سے اس کو نوش زکوۃ کا کی جادی وہ دیوی اور جو اس سے زیادہ نامی جادی تو وہ دیوی بھی نہیں تھا

اوسکو انکو تو اس سے لگا کر کہا تھا پھر عمل کیا اور پھر بکری سے اپنی فانت تک بعد اسکو عمل کیا اور پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک
 پھر تھا۔ پانچ اونٹون میں ایک بکری ہو اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں ایک
 بنت مخاض بنتیں تک پچترتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو بنت لبون بنتا لیں تک پچترتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک
 شتر تک پچترتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جذعہ پچترتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو وحی ایک سو بیس تک پچترتیس سے ایک بھی
 اونٹ ہوں تو ہر چار میں ایک حصہ اور ہر چالیس میں ایک انت لبون واجب ہے۔ اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک کی سی
 ہر کیسویں تک اگر کیسویں سے ایک بکری ہی زیادہ ہو تو دو بکریاں ہیں دو سو تک پھر جب دوسویں تک بکری ہی زیادہ ہو تو
 اس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک پھر جب تین سو زیادہ ہوں تو ہر سیکڑ میں ایک بکری ہو اور سیکڑ کی سی جو کم ہو اور
 میں کچھ نہیں ہے مثلاً تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو تین ہی بکریاں لازم ہوں گی اور ساٹھ کی دیا دتی کا لحاظ نہ ہو گا جب تک
 چوتھا سیکڑ اور نہ سو جب چار سو ہو تو چار بکریاں لازم ہوں گے چار سو نہ تو ہی تک پھر پانچویں میں پانچ بکریاں کی سی مائیں
 سو ہزاروں کا ہوں تک مت اور نہ جدا کیا جاویں گے مال اور نہ الٹھا کیا جاویں گے جدا مال ذکوۃ کے حصے سے اور چار دوا
 اکیسوں میں ملکر ہوئی وہ ایک دوسری لیا کر اپنا حصہ بڑا کر لیں اور ذکوۃ میں بڑا جاوے اور عیب دار نہ لیا جاوے گا۔ دوسری مائی
 کہا جیسی آدھ تو بکریوں کے تین غول کریں گے ایک میں بری بری۔ دوسری میں عمدہ عمدہ۔ تیسری میں بچہ بچہ کی تربیت
 عمدہ بہت بڑی صدق بیواؤں میں سو ذکوۃ لیا گیا اور نہ ہری تھے گا یونہی بیان نہیں کیا۔ دوسری روایت میں انا نہ ہوا
 خان لہم تکذبہ مخاض فان لبون اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون لے لے اور ہر ایک کلام بیان نہیں کیا۔ **عبداللہ بن عباس**
 قال هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتب في الصدقة وهي عند العرب للخطاب
 قال ابن عباس قال قال رسول الله بن عمر هو عيسى بن علي وجوهها هي التي انتسخ عن رسول الله بن عمر
 من عبد الله بن عبد الله بن عمر قال عبد الله بن عمر فذكر الحديث قال فاذا كانت احدى وعشرين
 ومائة ففيها اثنتان لبون حتى تبلغ تسعا وعشرين ومائة فاذا كانت ثلاثين ومائة ففيها اثنتان لبون
 وحقه حتى تبلغ تسعا وثلاثين ومائة فاذا كانت اربعين ومائة ففيها اثنان لبون حتى تبلغ
 تسعا واربعين ومائة فاذا كانت خمسين ومائة ففيها ثلاث حقاق حتى تبلغ تسعا وخمسين ومائة فاذا
 كانت ستين ومائة ففيها اربع بنات لبون حتى تبلغ تسعا وستين ومائة فاذا كانت سبعين ومائة
 ففيها ثلاث بنات لبون وحقه حتى تبلغ تسعا وسبعين ومائة فاذا كانت ثمانين ومائة ففيها اثنان
 واثنتان لبون حتى تبلغ تسعا وثمانين ومائة فاذا كانت تسعين ومائة ففيها ثلاث حقاق وبنات لبون
 حتى تبلغ تسعا وتسعين ومائة فاذا كانت مائتين ففيها اربع حقاق واخمس بنات لبون اي الستين
 ووجدنا احدا في جماعة الغنم فذكر نحو حديث سفیان بن حسين وفيه لا يؤخذ في الصدقة من ذوات

اور ان کو دے گا۔

انيس والابن سبعة كماله في سوي عمر عبد الله بن عمر قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب الصدقة فلم يجمع الى عمله حتى قضى قدره بسيفه على ابو بكر حتى بقي بضرم على به عمر حتى قبض فكانت فيه في خمس ايلول شاة وفي عشر شانان وفي خمسة عشرة ثلث شياء وفي عشر بزارهم شياء وفي خمس عشر بزارته مخاض الخمس ثلاثين فان زادت واحدة فيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة ففيها باخرة الستين فاذا زادت واحدة ففيها باحدة الى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها ابنت لبون الى تسعين فاذا زادت واحدة ففيها باحقتان الى عشرين مائة فاك كانت الابل اكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين بنت لبون وفي النعم في كل اربعين شاة العشرين ومائة فان زادت واحدة فشانان الى ما تبين فان زادت على المائتين ففيها ثلاثة الف فان كانت النعم اكثر من ذلك ففي كل مائة شاة شاة ليس فيها شيء حتى تبلغ للمائة ولا يفرق بين مجتمع لا يجمع بين متفرق تحاخذ الصدقة وما كان من خطيئين فاقبل يتاحسان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرة ولا ذار يعجب وقال الزهري اذا جاء المصدق فهد الشاة املافا ثلثة اشرا او ثلثة اخيار او ثلثة وسطا فاختار الصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر ثم رحمة محمد بن عمر بن ابي ربيعة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذكره ان كتابكم براءة لكم بجر فالبون كما ينبغي من ابي كراهي ان يكون الهدي

فذكر صدقةها كما ذكر الزهري قال وفي خمس وعشرين خمسة من الغنم فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض
 فان لم تكن ابنة مخاض فان لم يولد ذكر الى خمس ولا ذنير فاذا زادت واحدة ففيها بنت البكر الى خمس وعشرين
 فاذا زادت واحدة ففيها حقة طروقة كجمل المستان ثم ماق مثل حقة الزهري قال فاذا زادت واحدة
 يعني واحدة وتسعين ففيها حقة طروقة كجمل الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي
 كل خمسين حقة ولا يفرق بين حقة مع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة ولا يؤخذ في الصدقة هرة ولا
 ذات عوار ولا تيسر الا ان يشاء المصدق وفي النبات ما سقت له انهارا وسقت اليه ماء العشر وما سقى بالغرب
 ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم لما رث الصدقة في كل عام قال زهير احسبه قال مرة وفي حديث
 عاصم اذا لم يكن في الابل ابنة مخاض ولا ابن لبون ففيه درهم او شاة فان ترجمه حضرت امير المؤمنين عليه السلام
 هو زهير بن كها من سمعته يقول ان رسول الله (ص) قال قول هو) ابني فزايانا لكا لو چاليسون حصه هر چاليسون درهم من سركو سركو هم اور
 جنگ دو سو درهم نمون تو تير کچ لازم نهين آجايب دو سو درهم پوري هون دن مين سركو پنچ ورم دو کو کس نکاو پھر حقی
 زیاده هون اسر حساب سے زکوۃ نکالو۔ آذر بکریون میں جب چالیس تو ایک بکری ہو اگر چالیس سے ایک بکری بھی کم ہو
 تو کچ لازم دھوگا پھر بیان کیا بکریوں کی زکوۃ کو جس پر ہری نے روایت کیا (عبدلہ بن عمر) کے حدیث میں جو اور گزنی
 اور گائی سیلون میں۔ ہر تیس گائی سیلون میں ایک س کے گائی اور ہر چالیس میں دو برس کے گائی دینا ہوگی بشرطہ کہ گائی
 بیل مختی نہ ہون ف یعنی مختی مزدوری نہ کرتی ہون اگر اس سے کام لیا جاتا ہو جیسے بانی سینچنا ہل جو تنا زنا کر جانا تو انکو
 عوازل کہیں گے ان میں زکوۃ نہین ہے ت اور انہوں کی زکوۃ اسی طرح بیان کے جیسے دہری فی روایت کیا لکھا گیا
 انہوں میں باپ بکران ہین جب سے ایک معی زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت مخاض ہو اگر بنت مخاض نہ ہو تو ان میں
 زکوۃ ہر ۳۵ تک جب ۳۵ سے ایک معی زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت لبون ہو ۴۵ تک جب ۴۵ سے ایک معی زیادہ ہو تو ان
 میں ایک حقتہ ہے حقتہ کے لائق ۶۰ تک پھر بیان کیا اسی طرح جیسی ہری کے حدیث میں ہو۔ یہاں تک کہ جلیک معی زیادہ ہو
 ۹۰ سے یعنی ۹۰ ہون تو ان میں دو حقتہ ہین حقتہ کے لائق ایک سو بیس تک جب اس سے زیادہ ہون تو ہر چالیس میں ایک حقتہ دینا ہوگا
 اور نہ جدا کیا جاوے گا اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے گا جدا مال زکوۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاوے گا دکوۃ میں بوڑھا جو نہ عیال
 نہ زواج اور نہ صاحب حق اپنی خوشی سے لینا چاہی اور سپیداد میں جنہن آب پاشی نہرون سو کچا دی یا بارش سے دسوان حصہ
 ہوگا اور جن میں چرے سے باقی کھینچا کر گچا دی (زیر بادی کی زمین میں) بیوان حصہ لیا جاوے گا۔ اگر روایت میں عاصم
 حاشیہ کے یہ معی کم زکوۃ ہر سال لیا دی گے دہری کہا میں سمجھتا ہوں یہ کہا ہر سال ایک بار عاصم کی روایت میں ہو جنت ضحیٰ
 اور ابن لبون بھی تھوڑے دم یاد بکران دینا ہونگے دوسری روایت میں ہون سے فاذا کان لک ما نادر دم حال
 علیہا الحول ففیہا خمسہ درهم ولعل علیک شیء فی ذلک حتی تکون لک عشرین دینار فاذا کان لک

کے گائے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا
 (جزیہ کے طور پر) یا دینار کربلی میں اسی قیمت کے کپڑے جوین میں بتر ہیں لینے کا۔ دوسری روایت میں بھی
 ایسا ہی ہے مگر جزیری کا ذکر نہیں ہے **عمر سوید بن غفلة** قال سرت او قال الخبری من سئل مع صدق النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فاذا فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تأخذ من راضع لبن ولا یجفع بیز مفر
 ولا یفرق بیز مجفعی وكان انما یاتی للیداک حیز ترده الغنم فیقول ادوا صدقات امولکم قال فمجد رجل
 منهم الى ناقته کواء قال قلت یا ایا صالح ما الکوماء قال عظیمة السنام قال غابی ان یقبلها قال ابی
 احب ان تأخذ خیر ابی قال غابی ان یقبلها قال مخظم له اخس دونها غابی ان یقبلها ثم خطم له شیء
 دونها فقبلها وقال انی اخذها وخاف ان یجد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعول عدتہ
 رجل فحیت علیہ مکر حمہ سوید بن غفلة روایت ہے میں جو گیا یا جو شخص گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
 اس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب میں لکھا تھا نہ لیجاوی زکوۃ میں دودھ والی بکری یا دودھ پتیا بوا بچا اور نہ لکھا
 کہ وجدا جدا مال اور نہ جدا کر واکھا مال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق اس وقت تا جب تک بن پانی پر لائے جاتے رہا پانی پانی کے
 لیے) اور وہ کہتا تھا او اگر زکوۃ اپنا مالوں کی۔ کہا راوی نے ایک شخص نے اپنا اونٹ کو مار دینا چاہا۔ ہلال راوی نے
 پوچھا ای ابو صالح کو مار کیا انہوں نے کہا بڑی کو ماراں لادرجا اونٹ کا کو ماراں بڑا ہوا واد واد واد نہایت عمدہ اور نفیس تھا
 ہی) مصدق نے اس کو لینے سے انکار کیا وہ شخص بولا نہیں میں سے خوشی بھی ہے کہ بہتر سے بہتر اونٹ میرا تو بوی مصدق نے فی انکار
 کیا پھر اس شخص نے اس سے تھوڑی دیر جو کاکم اونٹ کہینچا مصدق نے اس کے لیے لینے سے انکار کیا پھر اس نے اور کاکم
 کا کہینچا وہ مصدق نے لیا یا اور کہا میں بے لیتا ہوں مگر زرا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر غصہ نہ ہوں اور فراوان تو نے
 ایک شخص کا بہتر اونٹ چن لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت میں جدا کیا جاوی انھیں مال ہر عمر سوید
 بن غفلة قال انما انما مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ وقرأت فی عہدہ لایجعی بیز مفرق
 ولا یفرق بیز مجفعی خشیۃ الصدقۃ ولما یدکر اضع لبن مکر حمہ سوید بن غفلة روایت ہے ہمارے پاس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی کتاب میں پڑا نہ لکھا تھا وجدا جدا مال اور نہ جدا کر واکھا
 انھیں مال زکوۃ کے خوف سے اس روایت میں دودھ والے جانور کا ذکر نہیں ہے **عمر مسلم بن تغلبہ** الشکری قال استعملت
 علفۃ ابی علی عرافۃ قومہ فامرہ ان یرصد قم قال فبعثنی ابی فی طائفۃ منهم فایت شیخا کبیرا یقال لہ
 سع فقلت ان ابی بعثنی الیک یعنی لاصدقک قال بزلخی وای نختاخذ من قلیخ نمار حتی نانبین
 خیر الغنم قال ابی فانی احدک انی کنت فی شہب من ہذا الشہب علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غنم
 لی فجاد فی رجلان علی عیس فکھالانی انار سولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیک لتودی صدقۃ غنمک فقلت ما علی

عشرون دینارا وحال علیہا الحول ففیہما نصف دینار فثانیا فثالثا فربعا فکذا قالوا لا ادری علی یقول فحبسا انک
اور هذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی مال النکوۃ تحت یحیول علیہ الحول الا ان جریرا قال انی زعمت انی قد
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مال النکوۃ تحت یحیول علیہ الحول ثم حرم حب تیری پس دوسو درم ہون اور اون پر اکیس سال گز جاوے
توان مین با پنج درم لازم ہون گے اور سونی مین تیری اوپر کچھ نہیں ہو جب تک تیری پائیس میں دینار نہ ہون جبیس دینار ہون
اور اکیس سال گز جاوے توان مین کوٹا دینار ہو گا پھر جتنی زیادہ ہون اون مین ہر حساب سے (جالیسوان حصہ) دینار ہو گا
ساوی فی کہا بھر بادینہن فحبسا فکذا علی ح کا قول ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور کسی سال مین زکوۃ نہیں ہے
جب تک اوپر سال نہ گزری۔ ابن وجب نے کہا جیری فی اتنا زیادہ کہا رسول اللہ نے فرمایا کسی سال مین زکوۃ نہیں ہے جب تک
اکمال نہ گزری عن علی کا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیۃ فحقا تواصدا لرقۃ
من کل اربعین درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شئ فاذا بلغت ما تثنی فی فضلہا خمسۃ درہم ثم حرم
حضرت امیر مومنین علی سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین فی صحت کردی زکوۃ کہو ثون اور غلام لونڈی کی پائیس
دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درم مین سے ایک درم جب تک دوسو درم پوری نہ ہو تو زکوۃ نہیں ہے بہانہ کہ ایک سو نو مین پنج
نہیں ہے جب دوسو درم ہو کر ہون اس وقت با پنج درم زکوۃ کر دینا ہون اگر حضرت جعفر بن حکیم عرابیہ عن جدہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کل سائمتہ ابل فی اربعین بنت لبون ولا یفرق ابل عن حسابہا من اعطاها من حقہا
قال ابن العلامہ موجزا فیہا اذہا ومن منعہا فانا اخذہا وشططہا لہ عمرۃ من عمرات سائرنا غیر وجہ
لیس لہ الصحد منہا شئ ثم حرمہ بجز بن حکیم سے روایت ہو انہوں نے سنا اپنے باب حکیم سے انہوں نے اون کے دادا (سعید و
بن حیدرہ بن معاویہ بن کثیبہ سے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حبس پائیس اونٹ جنگل کے چرنوال ہون توان مین ایک سنت
لبون دینا ہوگی اور اونٹ جدا کر لے کر جاؤنگر اپنی مقام سے زکوۃ بچانے (کیا لے) جو شخص زکوۃ دیکھا تو اس کے خوشتر
کر کے اس کو ثواب دیکھا اور جو شخص زکوۃ کو روکی گا ہم اس سے زکوۃ وصول کریں اور ادا مال اس کا لیں گے زکوۃ روکنی کی سزا
مین **ف** امام احمد اور شافعی کا قول قدیم یہی ہو کہ جب کوئی شخص زکوۃ نہ دیوی تو اس سے بجز زکوۃ لیجاوی اور ادا مال اس کا
جرمانی مین لیا جاوی اور کشتہ علمائی نزدیک یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا جب جرمانہ لینا درست تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اب
اسلام مین سزائی نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس کو معنی یہ ہون۔ ہم اس سے زکوۃ لینے کے اسطو پر کہ معنی اس کو مال کو وصول
کرنی کہ جو حصہ تیری ہو اس مین سے زکوۃ لیوے یہی اس کی سند ہے **عن معاذ بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہ اللہ**
امرہ انی اخذ منہ لقرۃ من کل ثلاثین تبیعا وابتیعة من کل اربعین سنۃ ومن کل عام بنی قحیل
دینار اور عدلہ منہ لآخر ثیار بکون بالیہن ثم حرمہ معاویہ روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ مین کی طرف ہجرت
حکم کیا ہر مین کا مئی بلون مین سے ایک برس کا بیل یا ایک برکی کا مئی لینا کا اور ہر مین کا مئی بلون مین سے دو برس کا

الحج والعمرة

بازہ و سوان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب دعاء المصد لاہل القدقة مصدق زکوۃ و زوالو کے لیے عاکری عن عبد اللہ بن ابی وجیہ
 قال کان لرجل من اصحاب الشجرة وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اناه قوم بصدقة قال اللهم صل
 الافان قال فانما بما بصدقة فقال اللهم صل على الانبياء في ترجمہ عبد بن ابی ورت
 ہر میری باب (ابو داؤد) اون لوگون میں سے تھے جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجرۃ الزوال
 کے نیچے۔ جب رسول اللہ پاس کوئی قوم اپنے مالوں کے زکوۃ لیس کرتی آپ دعا فرماتی اون کو میری بیعت ہے اپنے
 زکوۃ لیس کرانی تو آپ نے فرمایا میری سعادت کر ابو داؤد کی اولاد پر **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہوا اون لوگون کے
 جو کہ تین صلوات غیبیہ پر بھی پہنچا درست ہے بعضوں نے کہا یہ امر حضرت م کو درست تھا اور دن کو نہ چاہیے کہ
 اللہ جل جلالہ نے فرمایا خذ من اہم صدقہ طہرہم و تزکیہم **باب** تقبیر
 اسناد الی ایل ارث وراثت کا بیان **قی** ابو داؤد سمعہ من الراشی و اے حاتم وغیرہما ورنہ
 النضر فی فیصل من کتاب الحج عمید ہما ذکر احمد الکامل والایامی الحج ثم فی فیصل اذا فیصل
 ثم تکررت فی فیصل سنن فاذا دخلت فی الثالثہ فہربا بون فاذا قمت لہ ثلاث
 سنن فہو حق وحقا لی مقام اربع سنن لانہا استحققت ان تجل وترکب ورجل علیہا الفحل وحقا
 ولا یلقہ الذکر حتی یشی وبقول الحقہ طروقہ الفحل بطرقہا التمام اربع سنن فاذا طعنت فی الخامسہ
 فہی حق حتی یتیم لہا خمس سنن فاذا دخلت فی السادسہ والقرنیہ فہی حینئذ ثنی خمسین
 ستا فاذا طعنت فی السابعہ من الذکر رباعا ولا تری رباعیۃ فی مقام السابعہ فاذا دخل فی الثامنہ فالقہ
 السن السدس فی بعد الرباعیۃ فہو سدس من مقام الثامنہ فاذا دخل فی التسع طلع نابہ
 فہو بازل ای بزل نابہ یعنی طلع حق بدخل فی العاشرۃ فہی حینئذ مغلط ثم لیس لہ اسم وکن یقال
 بازل عام و بازل عامین و مختلف عام و مختلف عامین و مختلف ثلاثہ اعوام الخمس سنن و الخافہ الخافہ
 قال ابو حاتم و الجوزی عند وقت من الزمان لیس بس و فصول الاسنان عند طلوع سمیل قال ابو داؤد
 وانشاء الراشی + اذا سمیل اول اللیل طلع + فان یون الحق و الحق جزم + لم یبق
 من اسنانہا غیر للبع + والبع الذی یولد و غیر حینئذ ترجمہ ابو داؤد کہا میں نے اسکو باقی
 رہا اس پر الفرم ہوا اور ابو حاتم ہوا سنا اور فہر بن شمس اور ابو عبیدہ کی کتاب سے حاصل کیا کوئی بات ان میں سے

یہ حدیث صحیحہ ابن قتیبہ سے روایت ہے رسول اللہ فرمایا قریب ہے سر زکوٰۃ لینے کو کچھ لوگ آئیں گے جنکو تم نہیں چاہتے چھوڑ دو میں تم
 مر جاؤ گا اور چھوٹا جائے گا میں لینے دو اگر انصاف کریں گے تو انہیں کفارہ ہوگا اگر ظلم کریں گے تو انہیں یہاں پہنچاؤ گا جو راضی کہنا کیونکہ تمھاری
 پوری ہو گئے جب وہ خوش ہو جاؤں ہمتیار کی سی جا کر ہیں **عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
فَعَلَّوْا نَاسًا مِنَ الْمَصْدَقِينَ يَأْتُونَ بِظُلْمٍ نَاقَا الْفَعَالِ رَضُوا مَصْدَقَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُوا فَالْضُّلْمُ مَصْدَقُهُ
نَزَلَ عَنْهُ أَنْ ظَلَمْتَ قَالَ الْبُكْمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَبْرِ مِصْدَقٌ عَنِ مَصْدَقٍ بَعْدَ اسْمِهِ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَا يَحُ
مَرَّضٌ مَرَّجٌ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ كُتُبِ لُؤْلُؤِ عَرَبِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِيُنْزِلُ عَلَيَّ مِنْ ظِلْمٍ كَرْتِي مِنْ - اپنے فرمایا تم دن کو
 راضی کرو ورنہ ہونے لگا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں اپنے فرمایا تم اوکو راضی کرو ورنہ عثمان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگرچہ
 ظلم ظلم ہو مگر یہ کھا جب سے میں نے یہ رسول اللہ سے سنا کوئی ہم سے میری پاس سے نہیں بھر اگر راضی اور خوش ہو کر - شکر ہے اس جلیل القدر
 نبی و رسول ازان بارہ سن لیا وادو کہتے ہیں میں نے - اب شروع ہوتا ہے بارہ و سوان کی فضیلت اور انعام پر توکل اور اشتداد کر کی ورنہ انسانی کیا ہو سکتا
تَمَّ الْجُمُعَةُ التَّاسِعَةُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الْعَاشِرُ الشَّاءُ اللَّهُ تَعْم

فہرست ابواب پارہ پنجم سنن ابوداؤد علی رحمۃ

باب	باب	باب	باب
۳۲۸ وتر دوبارہ نہ پڑھنا چاہیے -	۳۲۸ قرآن سات طرح پڑھتا ہے -	۳۲۸ کتاب الزکوٰۃ	۳۲۸ کتاب الزکوٰۃ
۳۲۹ نماز میں دعا قنوت پڑھنا -	۳۲۹ دعا کا بیان -	۳۲۹ نصاب کا بیان -	۳۲۹ نصاب کا بیان -
۳۳۰ اگر میں نفل پڑھوں کی فضیلت -	۳۳۰ کندھوں کی تسبیح کا شمار	۳۳۰ اسباب تجارتی میں زکوٰۃ کا بیان -	۳۳۰ اسباب تجارتی میں زکوٰۃ کا بیان -
۳۳۱ شب بیداری کی فضیلت کا بیان	۳۳۱ نماز میں سلام پھر کر کیا دعا ہے	۳۳۱ کندھ کا بیان اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان	۳۳۱ کندھ کا بیان اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان
۳۳۲ قرآن پڑھنے کا ثواب -	۳۳۲ استغفار اور توبہ کرنے کا بیان	۳۳۲ چرنیوالے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان	۳۳۲ چرنیوالے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان
۳۳۳ فاتحہ کے فضیلت کا بیان	۳۳۳ سوا آنحضرت کو اور کسی پر درود	۳۳۳ صدقہ کو راضی نہ مقرر ہے	۳۳۳ صدقہ کو راضی نہ مقرر ہے
۳۳۴ سورہ فاتحہ کا لکھنے پر تو نہیں سہونا	۳۳۴ بیچنا درست ہے یا نہیں -	تم	تم
۳۳۵ آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان	۳۳۵ بیچنے سے پہلے اپنے بہائی مسلمان کے		
۳۳۶ سورہ اخلاص کے فضیلت کا بیان	۳۳۶ لے کر دعا کرنا کیا بیان -		
۳۳۷ قل اعوذ ب اللہ من الغلظ اور ناس کی فضیلت	۳۳۷ جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے		
۳۳۸ قریش کا بیان -	۳۳۸ استخارہ کا بیان		
۳۳۹ جو شخص قرآن کو یاد کرے اور پڑھا کرے	۳۳۹ کن کن چیزوں سے بچنا ناگنا جائی		

فی ذکر پھر اوسکو جانتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جو جب ظاہر حدیث ذکر کوۃ کے مال کو پھر خریدنا حرام ہی اگر شک کے نزدیک ہو

باب صدقة الرقيق غلام لونڈی کے زکوۃ کا بیان **عن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال **لیس فی الخ**

والرقیق زکوۃ الا من یطعمه الفطر فی الرقیق ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑی اور غلام لونڈی میں زکوۃ

نہیں ہے مگر صدقہ فطر غلام لونڈی کی طاعت سے دینا چاہیے **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال **لیس فی**

السدقۃ عبدہ ولا فی فرسہ صدقہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پرانی گھوڑی یا غلام لونڈی

کی زکوۃ نہیں ہے **باب صدقة الزرع زراعت کی زکوۃ کا بیان** **عن عبد اللہ بن عمر** قال قال رسول اللہ

فیتما سقت السماء ولا تھمل والعیون او کان بعد العشر فیہما سقی بالسوا فی النضج نصف العشر ترجمہ عبد

بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ناعت میں پانی نہ پونجی یا بھر سے یا چشمی یا خود خود

کو اندر سے تری ہو پونجی اوس میں سوان حصہ لیا جائیگا اور جس ناعت میں پانی کو ٹین سے کہیں کر دیا جاویں اوس میں بیان حصہ لائے

ہوگا **عن جابر بن عبد اللہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیہما سقت لا تھمل والعیون العشر

وہا سقی بالسوا فیہ نصف العشر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

زراعت میں بھری پانی پھونچے یا چشمی اوس میں سوان حصہ لیا جائیگا اور جس ناعت میں پانی کو ٹین سے کہیں کر دیا جاویں

اوس میں بیان حصہ لائے ہوگا۔ کعب اور ابو یاس نے کہا ہاں بل (جو پہلے حدیث میں وارد ہو) مراد اوس سے وہ زراعت ہے جو

جو آسان کر پانی سے آگے (صلو میں سے) بھل وہ دخت جو بڑوں سے تری زمین سے کہیں لپیڑ غرض بھل کہیں پانی دینی کی

م حاجت ہو **عن معاذ بن جبل** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمین فقال خذ الحب من الحب

الشاة من الغنم والبعیر من الابل البقرة من البقر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

طرف ہجرا اور فرمایا کہ ناج میں سے ناج لیا کر اور بکریوں میں سے بکری اور اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے سیلون میں سے گائے

بیل و طلبیجیہ کہ زکوۃ ہلال کے اوس مال کے قسم سے وصول کی جاویں اگر نہ ہو تو قیمت بھی لینا درست ہے کہ ابوبکر

بنی مین نے مصر میں ایک لکڑی بھی تیرہ باشت کی اور ایک تیرہ لکڑی جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا وہ بکری اوس کو کاٹ کر دو بوجے

کر دیے **باب زکوۃ العسل شہد کے زکوۃ کا بیان** **عن عمرو بن شعیب** ابیہ عن جدہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمین فقال خذ الحب من الحب

الشاة من الغنم والبعیر من الابل البقرة من البقر ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے ابیہ عن جدہ کہ ابوبکر

بنی مین نے مصر میں ایک لکڑی بھی تیرہ باشت کی اور ایک تیرہ لکڑی جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا وہ بکری اوس کو کاٹ کر دو بوجے

کر دیے **باب زکوۃ العسل شہد کے زکوۃ کا بیان** **عن عمرو بن شعیب** ابیہ عن جدہ قال قال رسول

ہی نے کئی ان لوگوں ذکر کیا اوت کا بچہ (جنتک پٹ میں ہو) اوسکو غوار کہیں میں پھر جب پیدا ہوتا ہو تو اوسکو نفیس کہیں میں
 جب سر بر سر میں لگتی ہی تو اوسکو نیت مخاض کہیں میں۔ جب سر بر سر میں لگتی ہی تو اوسکو نیت لبون کہیں میں جب سر
 تین برس کے ہو جاوے تو اوسکو حق یا حقہ کہیں گے چار برس تک کیونکہ اب وہ جفتی اور سواری کر لائق ہو گئے۔ لیکن نوجوان نہیں
 ہوتا جنتک پچہ برس کا نہ ہوا ورنہ حق کو طرد حق اٹھل ہے کہیں میں کیونکہ نر اوہیر کو دھار چار برس پور ہو تو تک جب پانچواں برس
 لگے تو وہ جذع ہو پانچ برس پور ہو ہی تک جب چہتر برس لگے اور سات برس تک دانت نکلا تو وہ شنی پچہ برس پور ہوئے
 تک جب آٹھواں برس لگے تو نو کور باغی اور مادہ کور باغیہ کہیں میں۔ سات برس پور ہو ہی تک جب آٹھواں برس لگے اور چہتر
 دانت نکالی تو وہ پیدیس ہے اور پیدیس ہے آٹھ سال پور ہو ہی تک جب نوواں برس لگے تو اوسکو بادل کہیں گے کیونکہ
 اوسکو کچلیان نکل آئے تو دسواں برس شروع ہو ہی تک جب سواں برس شروع ہو تو وہ مختلف ہے پھر اوسکو بعد اسکا کوئی نام نہیں
 مگر یوں کہیں گے بادل یکسال کا یا دو سال کا اور مختلف دس سال یا تین سال کا پانچ سال تک اور خلفہ حاملہ کہیں میں ابو حاتم نے
 کہا جذعہ ایک وقت کا نام ہے کوئی وقت نہیں ہے اور دانتوں کی فصل سہیل تارے کو غلغلیہ بدلتی ہی ابو داؤد نے کہا ہم کو
 ریاشی نے یہ عربین سنائیں خبر کا سنو یہ ہے۔ جب پہلی رات کو بھیل نکلا تو ابن لبون حق ہو گیا اور حق جذع ہو گیا کوئی
 دانت نہ سواہی گئے۔ مہج وہ بچہ ہی جو سہیل کے طلوع میں پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا و سکو دانتوں کا حساب بھیل
 سونہر سیکھا **باب** تصدق الاصول بالزکوٰۃ کہاں لیاوی گی **عمر** و بن شعیب عن ابیہ عن جده

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جمل ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتہم الا فی ذلک و رجمہ **عمر** و بن شعیب عن ابیہ عن جده
 سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا نہ جمل ہے نہ جنب **ف** جب کہتے ہیں زکوٰۃ دین والوں کے جانور کہیں کر عامل مالک نے کہا اور
 جنب کہتے ہیں جانور دو لیجانی کو تاکہ عامل کو دمان غائب نہ ہو دو دن باقون سے منع فرمایا نہ حال کو چاہے کہ جانور دن سے دو روز
 اور زکوٰۃ والوں کے جانور باقون پہنچاؤ کہ انکو تکلیف ہو نہ جانور والوں کو لازم ہے کہ اپنے جانور لب کر عامل سے دو روز جانور
 تاکہ عامل کو دمان ناپڑی بلکہ **ف** لیاوی زکوٰۃ مگر اپنے کانوں میں **عمر** و بن شعیب عن ابیہ عن جده کا جمل ولا جنب

قال تصدق بالاشیاء فی مواضعها ولا تجلب علی المصدق ولا جنب عن جده الفریضۃ ایضا لا یجنب
 ما حباہا یقول ولا یكون الرجل باقصی مواضعها صاحب الصدقة فتجلب علیہ وکن تؤخذ فی موضعہ **عمر**
 محمد بن اسحاق نے جمل و جنب کے معنی بیان کیے جو اوپر گزری **باب** الرجل یتکلم صدقۃ زکوٰۃ دیکر بھراؤ
 خزینہ بنو کربان **عمر** و بن شعیب عن ابیہ عن جده الفریضۃ ایضا لا یجنب ما حباہا یقول ولا یكون الرجل باقصی مواضعها صاحب الصدقة فتجلب علیہ وکن تؤخذ فی موضعہ **عمر**
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تأخذ فی صدقاتہم الا فی ذلک و رجمہ **عمر** و بن شعیب عن ابیہ عن جده الفریضۃ ایضا لا یجنب ما حباہا یقول ولا یكون الرجل باقصی مواضعها صاحب الصدقة فتجلب علیہ وکن تؤخذ فی موضعہ **عمر**
 فی ایک ٹھوس راہ میں پھر اوسکو بھراؤ یا یا انہوں نے فرمایا جانور تو انحضرت سے دو چہا آپ نے فرمایا است عزیز
 اوسکو اور دست ورجم کہیں میں **ف** اگرچہ وہ ٹھوس ایک دس لکھ کیونکہ صدقہ دیکر روٹانی والا مثل کڑی ہو

لیکن نصف مسلمانوں کو دیا کہ واسطی عبد اللہ بن وہبہ بفضلِ رسول خدا کہ جو روکھا گئے پھر اسی قدر فضل کثرت کی یہ حدیث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجعفر ولون الجعفر یؤخذ فی الصدقة قال الزهر
 لونی من المذنبۃ ثم جمیع سے روایت ہے رسول اللہ نے منہ کیا جو روکھا اور لون الجعفر لینے سے زکوہ میں ہری
 فی کہا یہ دو تیسین روکھور کی مذہب میں بہت خراب تیسین میں واسطی اس کے لینے سے منہ کیا عن عوف بن مالک قال
 دخل رسول اللہ المسجد بیدہ عصا وقد هلق رجل غنا خشنا فطعن بالعصا فذلت القنوا وقالوا لشد
 هذه الصدقة تصدق باطنیہا وقال ازب هذه الصدقة ما کل الحشف یوم القیامۃ ثم جمیع بن
 مالک سے روایت ہے رسول اللہ مسجد میں تشریف لائی کہ ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کسی شخص نے ایک گچہ حشف (ایک خراب
 قسم کی کجور کے) کا ٹکڑا دیا تھا آپ نے لکڑی اوس میں بادی اور فرمایا جس شخص نے یہ صدقہ دیا وہی وہ اگرچہ تباہ تو اس سے بہتر
 دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کو روز حشف کہا دیکھا کہ یغیر خدا کی راہ میں اگر چہ دے تھی تو بہتر اور عمدہ ہی ہوتے جیسا دیکھا
 دیا وہی بدر قیامت کو روز پاؤں دیکھا **باب** زکوۃ الفطر صدقہ فطر کا بیان عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم زکاة الفطر طعمۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من ادھا قبل الصلوۃ طعمۃ زکاة
 مقبولة ومن ادھا بعد الصلوۃ فھو صدقة من الصدقات ثم جمیع بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے صدقہ
 فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرینے واسطی لخواہ بھیج دے بات سے اور سکینوں کو پرورش کیواسطی **ف** یغیر رمضان کو روکھور
 میں جو بیوہ اور بری باتیں زبان سے نکلی جاتی ہیں صدقہ فطر ان کا کفارہ ہے **ف** جو شخص اگر عتق فطر کو عتق کرے نمازی
 پہلے تو وہ قبول کیا جاوے گا اور جو اگر عتق کرے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقہ فطر کی **باب** صدقہ فطر
 صدقہ فطر کا بیان عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر ان تقویٰ فی قبل خراج
 الناس الى الصلوۃ قال کان ابن عمر یذہب قبل ذلک بالیوم والیومین ثم جمیع عبد اللہ بن عمر سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلیں اس کے بعد
 بن عمر اگر تھی صدقہ فطر عتق کے بعد ان اور دو دن پہلے **باب** کہ یہودی نے صدقہ فطر کا مقدہ
 کا بیان عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر قال خذہ فیما قراہ علی مالک زکوۃ
 الفطر من صناع صناعی اوصاع ثم شعیر علی کل حل او عبد فکوا وانتم من المساکین ثم جمیع عبد اللہ بن
 عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کجور سے یا ایک صاع جو سرسبز اور غلام پر اور مرد و عورت
 پر مسلمانوں میں سے **ف** صدقہ فطر فرض ہے مثل زکوۃ کی موجب ظاہر حدیث کی یہی قول ہے امام احمد اور شافعی اور حنبلی
 ہر ابو حنیفہ کے نزدیک اور سنت مؤکدہ ہے مالک کے نزدیک۔ مسلمانوں کو قید سے معلوم ہوا کہ اگر غلام نوڈی کیلئے فقیر
 فطر دینا ضروری نہیں اگرچہ یہ ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ضروری دلائل ابو حنیفہ کے ضعیف ہیں۔ وہ سرسبز

[illegible]

او ثعلبہ بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من زین و قحی علی کل اثین صغیر و کبیر حسا
 و عبد ذکری و انقی اما غنیہ کہ فی ذلک اللہ و اما فقیر کہ فی ذلک اللہ علیہ کذا معطاء ترجمہ عبد اللہ
 بن ثعلبہ بن عبد اللہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع گہیون کا ہر دو آدمیوں پر لازم کر
 دہر ایک کی طرف سے دو صاع (چھوٹے اور بڑی آزاد اور غلام مرد اور عورت پر چھوٹی سے دو صاع و سکو باک کر گیا اور جو فقیر ہے
 اس کو اس سے دس سو زیادہ دیکھا جتنا اس نے دیا ہے عن عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر عن ابيه قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خطیباً فامر بعد ذلک الفطو صاع من زین و صاع شعیر علی کل اسنہ علی حدیث او صاع
 بر او قحی بین اثین شہ انفق اعز الصغیر و اکبیر و نحو العبد ترجمہ ثعلبہ بن صغیر سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خطیبہ ہو کر ہوئی آپ نے حکم کیا صدقہ فطر کا یکھل کھجور یا جو کا ہر شخص کو علی ہر جن کے روایت میں ہے۔ یا
 ایک صاع گہیون کا دو آدمیوں کی طرف سے بچہ دونوں رویتیں متفق ہیں چھوٹے بڑے کو آزاد غلام کی طرف سے دوسری روایت میں
 خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس قبل الفطی بیومین و دون عید یوم یوم خطیباً فی بیوتہم الحسن
 قال خطب ابن عباس رحمہ اللہ فی اخر رمضان علی منہ البصرۃ فقال خرجوا صدقۃ صاعاً فکان الناس
 یعلمون ان من هذا من اجل المدينة فموا الی اخوانکم فملوہم فانہم لا یعلمون ففرض رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم هذه الصدقۃ صاعاً من زین و شعیر او نصف صاع قحی علی کل حسا و مملوک ذکر او انقی صغیر و اکبیر
 فلما اقرم علی رضی اللہ عنہ راوی خصل الشعر قال قد اوسع اللہ علیکم فلو جعلتموہ صاعاً من کل شئ قال
 حمید کان الحسن بنی صدقۃ رمضان علی من صاعاً ترجمہ حسن سے روایت ہے خطیبہ ثریا بن عباس نے رمضان
 اخیر میں بھر کر کمر بڑا دیکھا لکھا لو ہر روزن کا صدقہ لوگ نہ سمجھتے انہوں نے کہا کون کون لوگ شہر والوں میں سے بیان جو
 امین و دشمن اور بڑے بھائی جو سمجھا دین وہ نہیں سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا اس سے کہ کو ایک صاع کھجور یا جو یا
 نصف صاع گہیون سے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر چھوٹی بڑی بچہ حضرت علی شریف لائی تو انسانی دیکھ کر فرمایا اللہ
 جل جلالہ فی تم کو دعت دی اہل حبشیہ میں سے ایک ہے صاع دیا کرو دینے گہیون کا بھی ایک صاع دو حصہ کہا میں
 صدقہ فطر اس شخص پر لازم ہے چھ رمضان کا روزہ رکھنے والے کو بابت فقیر الزکوۃ زکوۃ جلدی و دیگر کا بیان عن
 ابو ہریرۃ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی الصدقۃ ان جمیل خالد بن ولید
 والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما یمنع ان جمیل الان کان فقیر فاغتداہ اللہ و اما خالد بن
 الولید فانکم تعلمون خالداً فقد احسن ادراہہ و اعند فی نسب اللہ و اما العباس عن رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ففی علی و مثلاً فاندہ قال اما شعرت ان علی بن ابی طالب او علی ابیہ ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوۃ دینا کہہ کر فرمایا کہ سب لوگوں کو زکوۃ دی اگر ابن جمیل اور خالد بن

آنان زیادہ ہو والے صدقہ و اکبیر و امیران تو دی قبل خروج الناس الى القتال یعنی ہر ہر بڑے بڑے آدمی کو کیا آپ نے
صدقہ فطر دیو گا ناکہ جائز ہے پھر علی بن مسلم ہر مسلمان پر اور ایک روایت میں من المسلمین نہیں ہے۔ تیسری روایت

یوں ہے فرض صدقۃ الفطر صدقہ صاع و قمر علی الصغیر و اکبیر و الحر و المملوک و المذکر و الانثی
فرض کیا آپ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چوٹی بڑا آنا اور غلام مرد و عورت پر۔ صاع کی مقدار میں اختلاف ہے کچھ
علمائے نزدیک مروی ہے حجازی ہر جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع اتنی مقدار ہے جو آٹھ

رطل کا ہوتا ہے عن عبد اللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ ص
صاعاً من شعیر او تمر او سلت فریب قال عبد اللہ فلما کان عمر و کثرت الخطة جعل نصف صاعاً

من تلك الاشياء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ص کے زمانہ میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو
یا کھجور یا سلت (نی پست کا جو) یا انگور جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیسوں بہت آؤ لگی انہوں نے آٹھ صاع گیسو کا آٹھ
پہیزوں کو بدلی میں مقرر کیا دوسری روایت میں ہے فضل الناس بعد نصف صاع من بقل و کان عبد اللہ

يعطى الناس فاعوا اهل المدينة القراما فاعطى الشعب ترجمہ ہر لوگ آٹھ صاع گیسو کا دیو لگی۔ راوی نے کہا
عبد اللہ کھجور دیا کرتی تھی ایک سال میں تین کھجور کا توڑا ہوا تو انہوں نے جویدی عن ابوسعید الخدري قال کنا

نخرج اذا كان فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نكاه الفضة عن كل صغير كبير حر ومملوك صاعاً
مطلعم او اقط او صاعاً من شعیر او صاعاً من تمر و صاعاً من زبدی فلم تزل نخرج حتى قدم معاوية حاجاً و

معتمراً فكل الناس علی المنبر فكان فينا كل من الناس قال انی اری ان مدین من قبل الشام یعدل صاعاً من
فاخذ الناس بذلك فقال ابوسعید فاما انا فلا ازال اخرج ابدا ما عشت ترجمہ ابوسعید غازی سے روایت ہے جب

رسول اللہ ص ہم میں ہر جو چیز تھیں صدقہ فطر ہر ہر بڑے بڑے آدمی اور غلام کی طرف سے ایک صاع آنا جو یا کھجور کا یا کھجور کا یا انگور کا یا کھجور کا
پھر اسی طرح ہم نکالتے رہے یہاں تک کہ معاویہ حج یا عمرہ کر نیکی آئی انہوں نے ہر ہر چہ کرو گون سے بیان کیا اوس میں سے بھی یہاں تک میری

راوی میں دو گیسوں کے جو شام کو آتی ہیں ایک صاع کھجور کے برابر ہیں کھجور کو گون فی بی اختیار کر لیا لیکن میں تو اپنی زندگی تک
ایک ہی صاع دینا رہا عن ابوسعید الخدري يقول لا اخرج ابدا الا صاعاً انا کنا نخرج علی عہد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صاعاً تمر او شعیر او اقط او زبدی هذا حدیث صحیح زاد سفیان و صاعاً من زبدی قال حاد
فانکر حدیث کہ سفیان قال ابو داؤد فہذا الزیادۃ و ہم من ابن عیینہ ترجمہ ابوسعید غازی سے روایت ہے

کہ ہر ہر میں تو ہمیشہ ایک ہی صاع دے گا ہم رسول اللہ ص کے زمانے میں ایک صاع کھجور یا جو یا پیر یا انگور کا نکالتے تھے یہ روایت
صحیح کے ہے۔ سفیان کی روایت میں آنا زیادہ ہے۔ یا ایک صاع آٹھ لیکن اس زیادتی پر لوگوں نے اللہ کیا تبخیران

نے اوسکو چھوڑ دیا۔ باب مزدوی نصف صاع من قمی نصف صاع من زبدی کا بیان عن عبد اللہ بن زبید

مغضب ہو قبول فرمائی انکے تعظیم شدت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغضب علي ان لا اجعل احد منكم

من سال منكم له اوقية او عدلها فقلت لا الخافا قال لا نسلك فقلت للفتح بنا خير اوقية ولا اوقية

اربعون درهما قال فرجعت ولم اسأله فقدم علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ثلاث شعير او زبيب فقسم لنا

منه او كما قال حتى اغتنا الله ثم رحمة عطاء بن يسار روایت ہے کہ شخص نے بنی اسد میں سے کہا میں جو میری گھر کو لوگ

بقیع میں جا کر اور میری بی بی کے گھر رسول اللہ سے پاس جا اور ان سے کچھ مانگ کر لے لیا کہ ان کے لیے اور بنی محتاج بنی

کی میں رسول اللہ سے پاس گیا اور کچھ پاس بکھینچ کر لیا تھا آپ سے سوال کیا تھا اور آپ فرمائی تو میری پاس نہیں ہو جو

بھگدوون آخر وہ غصہ ہو کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم ہے عمر کے تم جس کو چاہو میرے پاس رسول اللہ سے فرمایا یہ

عضو موتا ہی میری روایہ اس وجہ سے کہ میں نہیں جانتا اس چیز کو جو دونوں اس کو یہ شخص تومین سے سوال کر لیا وہ اس کے کیا فائدہ

را چالیس درم یا اور سو گوارا باریت ہو تو اس سے تنگ کر لیا کہ یہ سوال کیا یہ شخص نے اپنے بی بی کے گھر میری پاس لیا کہ فائدہ

اوقیہ کو بہتر ہے اوقیہ چالیس درم کا تو ہوتا ہے تومین کوٹ کر چلا آیا اور یہ سوال کیا میں نے کہا ہاں رسول اللہ سے

پاس جو اور سو گوارا باریت آپ نے ہمارا بھی حصہ لگایا ہاں تنگ کہ اللہ فی ہرگز عشی کہ یہ قسم اللہ سے اور اسباب اور

حقاق کے نزدیک وہ فتنی ہو جس کو کچھ پاس درم ہوں یا قدر مال ہوا اور بعضوں کے نزدیک جس کو پاس ایک اوقیہ ہو اور سو گوارا

درست نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جس کو پاس ایک درم کا ہونا ہوا اور سو گوارا کہ یہ درست نہیں صحیح ابی سعید الخدری

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سال وله قمية او قمية فخذها فقلت لا اوقية او قمية او قمية او قمية

قال هشام بن عمار فرجعت فلما اسأله زاد هشام فخذها فقلت لا اوقية او قمية او قمية او قمية او قمية او قمية

اللہ علیہ السلام از عین درہما ثم رحمة عطاء بن یسار روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے

اور او کو پاس ایک اوقیہ برابر ہو تو اس نے الخاف کیا یا دینو الخاف ہی مانگا بغیر غلظہ کی کہ یہ اور ممنوع ہی اللہ کی فرمائی

الایہ یا لون الناس الخافا میں نے کہا میری پاس تومین جیسے نام باقوتہ تھا چالیس درم کو بہتر ہے میں کوٹ کر چلا آیا اور شخص نے

صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا ہاشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چالیس درم کا

تھا حسن ابی کبشۃ السلولی حدیثنا حسن بن الخطلیۃ قال قدم علی رسول الله صلى الله عليه وسلم عیوب بن

حصن و اقرب بن حابس فسالاهما فاما بما سالا فاما ما سالا فاما ما سالا فاما ما سالا فاما ما سالا فاما ما سالا

کتابہ فلفہ فی عماما و انطلق و اما عیبتہ فاخذ کتابہ و اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اترا فی عماما

الی قومی کتابا لادری ماخیزہ کصحیفۃ التلس فاحبرہ معایہ یقولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

رسول الله من سال عنده ما يغنيه فاما يستكثر من الناس قال لا يغني في موضع اخر من جبهته

فقالوا يا رسول الله وما يغنيه وقال لا يغني في موضع اخر وما اغني الذي لا يتبغى مع المسالة قال

الولید اور حضرت عباسؓ نے دودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ابن جریل زکوٰۃ کیوں نہیں دیتا ہر وہ تو فقیر تھا اللہ نے
 اوسکو غنی کر دیا اور خالد بن الولید پر ظلم کرتے ہوئے انہوں نے اپنے زہد میں اور سامان جنگ اللہ کے راہ میں دین **باب**
 زہدوں اور سامان کی زکوٰۃ مانگنا کیا ضرور ہے وہ مال خود اللہ کے راہ میں صرف ہوتا ہے یا مطلب یہ ہے انہوں نے اپنی خوشی
 سے بن گئی یہ چیزیں اللہ کی راہ میں دین تو زکوٰۃ کیوں نہ دینگے تم فی کچھ زیادتی کی ہو گے **باب** اور عباسؓ تو میرے چچا ہیں
 اوان کے زکوٰۃ میں دو لگا بلکہ اسی قدر اور دو لگا تم نہیں جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہے **عن** علیؓ ان العباسؓ سالت النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فی تحصیل صدقہ قبل ان تحل فی خصرہ فی ذلک **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے حضرت عباسؓ
 فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زکوٰۃ جلدی دیدی کو کتنے سال گزری نہ ہو پشتر آپ فی انکو مجازت دی **باب**
 فی الزکوٰۃ فخل من بلد الی بلد زکوٰۃ کا ایک کھری دوسری شخص میں لیجا **عن** عطاء ان تراکدا و بعض الامراء بعد عثمان
 بن حصین علی الصدقة فلما رجع قال عمران بن المال قال فلما ل اسرسلت فی اخذناھا کما حیث کما ناخذھا
 علی عہد رسول اللہ وضعناھا حیث کما نضعھا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زبانی
 یا اور کسی امیر نے عمران بن حصین کو زکوٰۃ کی تحصیل پر پامور کیا جب عمران لوٹ کر آئی تو اوس نے پوچھا مال کہاں ہے عمران
 نے کہا کیا تو نے مجھ کو مال لائی کر لیا ہے یا تمہارے فی لیا زکوٰۃ کو جسطرح پتہ پتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دما زمین اور صرف
 کیا اوسکو کہاں پر صرف کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانے میں انکو مستحق نہ دیا **باب** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کو
 جس شہر سے لیو کر بہتر ہے کہ وہیں رکھنا چونکہ تقسیم کر کے البتہ اگر دوسری شہر کے لوگ دیدادہ محتاج ہوں تو وہاں لیجا یا بھیج
 ہے **باب** من یعط من الصدقة وحد الغنی کس شخص کو زکوٰۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو نہیں **عن** عبد اللہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سألک ما یغنیہ جاعت یوم القیامة فموت واخلش او کدرہم فی وجہ
 فقیل یا رسول اللہ وما الغنی قال خمسہ درھا او قیمتھا من الذھب قال لھی فقال عبد اللہ بن عثمان
 السغیان حفظہ اشعبۃ لا یروی عن حکم بن جحیم فقال سفیان فقد حدثناک زید بن عبد
 الرحمن بن زید **ترجمہ** عبد اللہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص سوال کر گیا اور وہ غنی ہوگا تو قیامت کے
 روز اوسکو منہ میں غموش ایچدوش ہوگا وہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کتنی سزاؤں غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس ہرم
 یا اوس قد سونی **باب** پچاس دھم کچھ دیدادہ تیرہ روپیہ ہوئی اگر ایک روپیہ ایک تولی ہو - غموش خودوش کٹھم کہ کہنے
 قریب قریب میں غموز غم ہوگا بعضوں نے کہا غموش کہاں چہنا ناخون ہو اور خودوش کہاں چہنا لکری ہو اور کٹھم کہاں چہنا
 و انتون **عن** جابر بن عبد اللہ عن جابر بن عبد اللہ عن جابر بن عبد اللہ عن جابر بن عبد اللہ عن جابر بن عبد اللہ
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما شئنا کلاہم لعلو انکلاہم فزہبت الی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فوجد عندہ رجلا یسأله ویرسل اللہ یقول لا اجد ما اعطیک فقول الرجل عندہ هو

مجلس فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

بلکہ مسکین ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا نہ لوگ اسکو جاننے میں جو کچھ دیں **ف** یعنی جو کچھ وہ سوال نہیں کرتا اسکو جسے
لوگ اسکو حال سے واقف نہیں ہیں کہ محتاج کچھ کرے کچھ اسکو دیں **عمر** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مثله قال یکر المسکین للتعفف زاد مسداً فی حدیثہ لیسر له ما یتعفف به الذی لا یسأل ولا یعلم
بحاجتہ فیصد علیہ فذلک الحورم ولم یدکر مسداً للتعفف الذی لا یسأل **مرحمہ** ابو ہریرۃ روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مثل او کچھ اوپر گزرا لیکن مسکین متعفف سے سوال نہ پوچھتا لادہ ہر جسکے پاس اتنا مال نہیں ہے جو
اسکو محتاجی نہ کرے لیکن لوگوں سے نہیں مانگتا نہ اسکو محتاج کا حال کسی کو معلوم ہو تاکہ اسکے پاس صدقہ ہو اسی بخیر
کہتے ہیں **ف** جسکا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **و** فی ما ملہم حق لتسأل اللہ **عمر** عبد اللہ بن عبد بن الحنفیہ کا
تعلیل ہے انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ الوداع وهو یقسم الصدقة فقال لا منہا فاع
فیما البصر خففہ فرانا جلدین فقال ان شئتما احطبتکمما ولا حظ فیہما الغنی ولا لغوی یکتسب فیہ **مرحمہ**
عبد اللہ بن مسعود روایت ہے مجھے دو آدمیوں نے خبر کئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کے چھ آدمیوں میں آپ
صدقہ بانٹ رہے تھے انہوں نے آپ سے مانگا آپ نے انکو اٹھواٹھ کر دیکھا پھر انکو چھ کالے آپ کو معلوم ہوا کہ یہ دونوں آدمی جو
موتی تازہ جو ان میں سے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو سندھ میں لے لیکن سندھ میں اس شخص کا حصہ نہیں ہے جو
غنی ہو (اللہ پر بقدر نصاب کے) یا نہ اور ہر محنت مزدوری کر سکتا ہو کہا کہ اسکا ہوا **عمر** عبد اللہ بن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل الصدقة لغنی ولا الذی عرف سوا **مرحمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حل ہے صدقہ غنی کو یا بطور اور نہ طاقت دار مضبوط کیو بطور **ف** جو کئی پر قادر ہو غنی ہو مراد یہاں
وہ ہے جو فضاہت کا مالک ہو اور اوپر زکوۃ فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے **باب** من یحضرہ اخذ الصدقة
وہو حق غنی کو صدقہ لینا درست ہے اسکا بیان **عمر** عطاء بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحل الصدقة لغنی لا یحسم لغازی فیسئل اللہ او لعامل علیہا او لغارم او لرجل اشتراھا بما لہ او لحد
کان لہ بجل مسکین فاھذا المسکین للغنی **مرحمہ** عطاء بن یسار روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ پہلے غنی کو دے گیو اگر پانچ غنیوں کیو بطور اگرچہ وہ غنی ہوں ایک تو جہاں کہیوالا خدا کی راہ میں۔ دوسرے
حال زکوۃ وصول اور تحویل کرئیوالا۔ تیسری مردیوں میں تو ضرر اگر غنی ہو گراں اسکا فرض میں ڈوبا ہوا ہو
چوتھی وہ غنی جو زکوۃ کو اپنی مال کے بلی میں خرید لیو (یعنی فقیر سے مال کوۃ مولیٰ لیو) پانچویں وہ جسکا ہمسایہ ایک مسکین
ہو وہ کسی کی کوئی چیز اسکو ملی ہی تھی کیو بطور اسکو **عمر** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یحل الصدقة لغنی الا فی سبیل اللہ او ابن السبیل او یجتہد فقیر یصدق علیہ فیہک لک او یدعوک
مرحمہ ابی سعید روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں حل ہے صدقہ غنی کیو بطور اگرچہ

ہر ایک مسافر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو اور اسکو کوئی چیز صدقہ میں ملے تو وہ ہر ایسے کے لئے اور ہر چھوٹے بڑے کی باتری دعوت کو مقرر
 ہو کہ اگر ابو حنیفہ کے نزدیک مجاہد کو جو غنی ہو مال زکوٰۃ لینا درست نہیں ہے **باب** کہ بعض الرجل الواحد من
 الزکوٰۃ ایک شخص کو کہاں تک مال زکوٰۃ دینا درست ہو **عن** بشیر بن یسار عن عمار بن حارث عن ابي بصير قال قال رسول
 رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم وادوا بمائة من ابل الصدقة یعنی صدقہ الانصاف الذی قتل
 بنحیب بن حمیرہ بشیر بن یسار روایت ہے کہ بخیرہ بن ابی و انصاری نے جب کانام بصل بن ابی ختمہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم صدقہ کے ادھون میں سے کوئی سوونٹ دیتے اور دیکھتے یعنی دیتے اس انصاری کی جو قتل کیا گیا تھا بخیرہ میں **ف**
 شہیدہ فارمین کا حصہ ہو گا ورنہ دیتے میں زکوٰۃ صرف نہیں ہو سکتی **عن** سمرۃ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیسأل
 کدوح یکدح بها الرجل وجهه فترشاهما بقی علی وجهه ومن شاء ترک الا ان یسأل الرجل فاسلطانا و فی امر
 لا یجد احد یسأل عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا اپنی منہ کو زخم کھانا ہے (قیامت کے روز)
 اب جب کا چاہے اپنی آبرو بانی نکھو جب کا جی چاہے چھو دی البتہ یہ مضائقہ نہیں کہ آدمی حاکم سوال کرے یا اس وقت کوئی
 چارہ نہ ہو اور لاچار ہو جاوی فاقی اور تنگی سے اضطرار کی حالت میں **عن** قبیصۃ بن جراح عن ابي بصير قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم یا قبیصۃ حتی تأتینا الصدقة فہما ملک بھانم قال یا قبیصۃ ان
 المسئلة لا تحل الا للاحد ثلاثة رجل تحمل عالة فحلت له المسئلة فمال حتی یصیبہا ثم یسک ورجل اضاف
 جائحة فاجتاحت ماله فحلت له المسئلة فمال حتی یصیب قبیصۃ عن ابی بصیر او قال سدا من عیش ورجل صابہ
 فاقہ حتی یقول ثلاثة من ذی الحی من قومہ قد اصابنا فلانا فلان فحلت له المسئلة فمال حتی یصیب
 قواما من عیش او سدا من عیش ثم یسک واما سواھن من المسئلة یا قبیصۃ سمعت ابا ہریرۃ عن ابي
 بصیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
 انہ فی فرمایا ہزارہ جب تک کہ میں سے صدقہ کا مال ہمارے پاس آوی تو ہم تجھ کو دینگے پھر فرمایا قبیصہ سوال نہیں درست
 ہو کیونکہ تین آدمیوں کو ایک تو وہ شخص جو غیر ضمانت کا بوجہ پڑا اور وہ نہیں کر سکتا تو سوال اسکو درست ہی جب تک
 ضمانت ہے اور نہ ہو پھر باز رہنا چاہیے دوسری وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئی کہ اسکا مال تباہ کر دیا اسکو جب
 سوال درست ہو یا نہ ہو کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اسکی گزاری کو کافی ہو تیسری وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آئی
 کہ تین عقل مند آدمی اس کے قدم کو گھنہ لگیں بیشک فلاں کو سخت حاجت پیش آئی ہے اسکو بھی سوال درست ہو یا نہ ہو کہ گزاری
 کے لائق پیدا کر لے پھر باوجود سوال سے سو ان صدقوں کو سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہا ہے سوال کی وہ حرام کہا ہی ہے **ف**
 حاجت پیش آنے میں بہت سے صورتیں داخل ہوگی جیسے مسافر کا مال راہ میں چاہا تا وہ حاجت ہو گیا یا غازی کو جہاد میں ضرورت
 پیش ہوئی تو سوال درست ہو مگر غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جبکہ عادات ہو سکا سوال درست نہیں ہے **عن** ابن عباس عن مالک ان رجلا

سائل لا بد فاسأل الصادقین **ترجمہ ابن الفراسی** روایت ہر فرسی راوند کا نام معلوم نہیں کیا تھا، نے سوال کیا کہ میں سوال کروں یا رسول اللہ اپنے فرمایا نہیں اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو سوال کر نیک لوگوں کو تاکہ تیری مدد کریں

عن ابن الساکت قال استعملنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی الصدقة فلما فرغت منها وادیت بها الی اهل بیته بحالہ فقلت انما عملت لله واجری علی الله قال خذ ما اعطیت فان قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئاً من غیر ان تسألہ فکل و تصدق **ترجمہ ابن الساعدی** (عبد اللہ بن سعدی) سے روایت ہے مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال کیا صدقے پر جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور صدقہ کا مال ان کے حوالے کیا انہوں نے اس محنت کا بدلہ مجھ کو دینا چاہا میں نے کہا نہ میں نے خدا کی قسم اس سے منکر بھی نہیں دیکھا حضرت عمر نے کہا جو میں دیتا ہوں سولے لے میں نے بھی یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا آپ نے کچھ دینا چاہا میں نے بھی کہا تب آپ نے فرمایا جب تجھے کوئی چیز غیر سوال کے ملے تو وہ میں سے کہا اور صدقہ کر **عن عبد اللہ بن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو علی المنبر یھوی ذکر الصدقة والتعفف عنہا والمسئلة الیہ علیا خیر من ید السئالی السائلۃ **ترجمہ عبد اللہ بن عمر** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ سے سب پرستی صدقہ کا بیان کر رہے تھے اور صدقے لینے سے بچنا اور سوال سے باز رہنا کہ یہی ذکر کرتی تھیں آپ نے فرمایا اور والا تا تجھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے جو مانگتا ہے رہنے اس کی راہ میں دینا والی کا وجہ طلب نہ لینا والی کا

عن مالک بن فضالہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدعی ثلاثۃ ھذا اللہ العلیا وید المعطى الیہ تلہا وید السائل السئالی اعط الفضل ولا یفرض عن نفسک **ترجمہ مالک بن فضالہ** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے ہاتھ میں ایک تو اس کا ہاتھ جو بلند ہے دوسرے دینا والی کا ہاتھ جو اوستے نزدیک ہے تیسری تو ان کا ہاتھ جو نیچے ہے پس جو حاجت سے زیادہ ہو وہی اور اپنی نفس کا کہنا ستان **باب الصدقة علی بنے ہاتھ میں بنی شرم** کہ صدقہ لینا کیسا ہے **عن ابی رافع** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث لی جلاً علی الصدقة من بنی مخزوم فقال لابی رافع اصعب فانک تصیب منہا قال حقہ **عن ابی النبی** صلی اللہ علیہ وسلم فاستلہ فاناء ھسالہ فقال مولی القوم من الغنم وانما تلحق بالصدقۃ **ترجمہ ابو رافع** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے صدقہ پر مقرر کیا اس نے ابو رافع کی کہانی سنی ساتھ وہ شخص بھی کچھ بچا دیکھا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں جب انہوں نے ان کو پوچھا تو آپ نے فرمایا مولی ایک قوم کا وہ نہیں ہیں سے ہوتا ہے اور ہمارے ہی صدقہ دینے ہیں (تقریری میں یہ ہے درست ہو گا تو ہمارا سولی (علامہ آزاد) ہے **عن انس بن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم کان یسأل بالقرع العائشۃ فایمض من لحدھا الا خاف ان تکون صدقۃ **ترجمہ حضرت انس** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھین کو کچھ بچا دیا تھا مالک معلوم نہ ہوا آپ اس کو نہ لیتی اس خیال سے کہ صدقہ کا نہ ہو **عن انس بن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم

بعض اوقات انہوں نے انہوں کی کہا مجھے حدیث بیان کی ہر کو پیار و دوست امت داری دو کون میں عوف بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہے سات یا آٹھ یا نو آدمی آپ نے فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی بیعت کر چکے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم تو بیعت کر چکے آپ نے پھر وہی کھاتین بار فرمایا ہم لوگوں نے ہاتھ پھیلانے اور بیعت کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ ہم نے آپ سے بیعت کی تو کس بات پر ہم بیعت کرتے ہیں آپ سے آپ نے فرمایا بات کہ اس جملہ لوگوں کو جو گے اور اس کو ساتھ کیوں شریک نہ کرو گے اور پانچوں نادین دار کردگی اور سچی بات سنو گے اور اس کو ان لوگے اور ایک بات آخرت سے فرمائی فرمایا لوگوں کو سوال نہ کر دے پھر ان لوگوں کا یہ حال تھا اگر کسی کو ڈاڑھ پر گر پڑتا تو وہ کسی سے اتنا سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اٹھ دوں سبحان اللہ صحابہ کرام کو کس قدر پڑ عہد کا پاس اور خیال تھا جب بیعت کر لی کہ کسی سے سوال نہ کریں گے تو تو ذریعہ سے کام میں بھی اور سکا علف کرنا گوند نہ کیا اور کسی سے سوال کرنا مناسب نہ سمجھا اللہ ان سب سے راضی اور خوش نود ہو مین ایب العلمین

عمر ثوبان قال کان ثوبان مولی رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل رسول

الله مني فقل ان لا يسأل الناس شيئا فانكفل له بالجنة فقال ثوبان اننا فكان لا يسأل احد شيئا ثم حمى ثوبان سر رویت ہر جو مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا جو شخص مجھے اس بات کا اطمینان دیو کہ وہ لوگوں کو سوال نہ کرے گا میں بھی اس کو اطمینان دوں گا جنت کی دھڑکیں ثوبان کہتے تھے میں کسی سے کوئی چیز کہنے نہیں بٹھاتا **باب الاستعانة**

سوال ہر بچہ کیا بیان عمر ابوسعید الخدری ان ناسا من الانصاری سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم

بشره سالوہ فاعطاهم ثم اذا انقدها قال ما عندہ قال ما يكون عندک من خیر فلن ادرہ عنکم ومن استعفف

بشره الله ومن استغفر الله ومن تصد بصدیرہ الله وما اعطى الله احد من عطاء وسع القصر ثم حمى

ابو سعید خدری سر رویت ہر کوچہ لوگوں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کو دیا پھر ان کو انصاریوں نے سوال کیا

پھر آپ نے دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ پاس تھا خرچ ہو گیا اور سوت آپ نے فرمایا میری اس جہاں ہو گا میں اس کو تم کو دے گا نہ

چوڑ دیکھا لیکن جو شخص سوال سے بچتا چاہے گا اللہ اس کو سجاوے گا اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا اور جو صبر کے توفیق

اللہ سے چاہے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اللہ کوئی نعمت کیونہیں دیتی حسین زادہ گنجائش ہو **عمر ابن مکتوم**

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابته فاقة فارتلها بالفاصل لقد فقدته ومن اصابته فاقة فارتلها بالفاصل لقد فقدته ومن اصابته فاقة فارتلها بالفاصل لقد فقدته

شك الله له يا غنى لما يموت عاجل او غنى عاجل ثم حمى عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم في رواية ہر فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فاقہ ہو پھر وہ لوگوں کو ظاہر کری تو ہرگز اس کی فاقہ کشی نہ ہو گے اور جو اس پر ہنر دیوی تو قریب ہے

اللہ کو بی پرواہ کر دے گا یا تو ہر جاوے گا اور موت سے سب تکلیفیں مہر جاوے گی یا اللہ ہر جاوے گا کہ زندگے میں **عمر**

ابن انس بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسألوا رسول الله فقال لا يسأل احد شيئا فانكفل له بالجنة فقال ثوبان اننا فكان لا يسأل احد شيئا ثم حمى

وحد ثمة فقال لولا الخاف ان تكون صدقة لا كنهها ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی ایک کچور پائی فرمایا اگر مجھ کو کچھ خوف نہ ہوتا کہ صدقہ کی ہر تینوں اور سکر کہا ہے **ابن عباس** قال بعثنی ابی
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اسل اعطاها ایاہ من الصدقة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میری
 باپ نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا وہ اونٹ لینے کو جو اپنے اونچو دی ہے صدقے میں صرف شاید کچھ انٹ
 حضرت نے اون کو قرض لیے ہوں پھر سہارے کے اونٹوں کو اسکو داکیا ہر کچھ صدقہ جاس کو درست دہا **باب**
 الفقیر یدلے ملقعة من الصدقة فقیر غنی کیلوی طر حشر میں سو تھ لاوی **عن انس** قال البتہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بلقل ما هذا قالوا شیء تصدق بہ علی بیری فقال ہو لہا صدقة ولنا صدقة ترجمہ انس سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ پاس گوشت آیا آپ نے پوچھا یہ گوشت کیسا لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بیریہ کو کھد میں لایا تھا اپنے فرمایا
 یہ بیریہ کیلوی طر ہے ہر اور ہماری اسطریہ ہے (بیریہ کی طر) **باب** من تصدق بصدقہ ثم وردتھا
 ایک شخص نے صدقہ دیا پھر و سکا وارث ہو گیا تو لے لیوی **عن مریدة** ان امرأۃ ات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فقالت کنت تصدقت علی احمی بولیدۃ واذنھا ماتت وترکت تلک الولیدۃ قال قد جاجرت
 ورجعت الیک فی المیلث ترجمہ بیریہ سے روایت ہے کہ میری کورت کئی رسول اللہ کے پاس بولیے میں نے اپنے ماں کو
 ایک لڑکی مستمین فی تھے اب وہ مر گئی اور وہی لڑکی چوڑ گئے آپ نے فرمایا تیرا جبر پورا ہو گیا اور نوڈی بھی ہو کر
 پاس چلے آئی ترجمے میں **باب** حقوق المال مال کے حقوق کا بیان **عن عبد اللہ** قال کما نعد الماعون علی
 عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریۃ الدلو والقدر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ماعون ڈول اور دھچی کو سمجھتے تھے **ف** کما لم یثد ماعون لوکنو والون کے بڑی نعمت ہے مطلب
 ہے کہ ضروری چیزیں گھر کی اگر کوئی مانگے تو متعار دیو کر **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما
 کنز لا یودی حقہ الا جملہ اللہ یوما اقیمة یحیی علیہا فی نار جہنم فتکوی بها جہنمہ وجنبہ وطمعہ
 حتی یقضی اللہ تعالیٰ عبادہ فی یوم کا مقدارہ خمسین الف سنۃ مما تعدون ثم یری سبیلہ ما
 الی الجنة واما الی النار وما من صاحب کم لا یودی حقہا الا جاکت یوم القیامۃ واما کانت فیط
 لها بقاع فرقر قنتطہ بقرونها وطقہ باظلا فوا لیس فیہا عقصاء ولا لجماء کلما مضت اخرھا
 مردت علیہا لاھا حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کا مقدارہ خمسین الف سنۃ مما تعدون ثم یری
 سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار فما من صاحب کم لا یودی حقہا الا جاکت یوم القیامۃ واما کانت
 فیطط لها بقاع فرقر قنتطہ باخفا فھا کلما مضت علیہا اخرھا مرت علیہا لاھا حتی یحکم اللہ تعالیٰ
 بین عبادہ فی یوم کا مقدارہ خمسین الف سنۃ مما تعدون ثم یری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار

مخروم کرنا اچھا نہیں جو ہو سکے تو ہوا ہیجت سکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور دہین کہ وہ فقیر مسلمان ہو بلکہ کافر ہو تب بھی اسکو دنیا درست ہو اور ثواب کا باعث ہو چنانچہ اگلی کی حدیث میں آتا ہے **باب الصدقة**

اہل الذمۃ کا فروغ و صدقہ دینا کا بیان **عن اسماء** قالت قدمت علی امی مراغبۃ فوضعہا فی ریحی و ھی راغبۃ

مشرکۃ فقالت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی و ھی راغبۃ مشرکۃ افاصلہا قال نعم فصل امی امی میری اس سے روایت ہو میری ان آئی جو اپنی قریش کے دین کی طرف مائل تھے اور اسلام کو نفرت کرتی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ میری ان آئی ہو اور وہ اسلام کو نفرت کرتی تھیں تو میں نے کہا میں اس کے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا ان سلوک نہی ان سے

باب ما لا یجوز منعه جس خبر کا روکنا درست نہیں **عن امراء** ۱۰۱ قال لہا بھیسۃ عن ابیہا قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بمنینہ و بین فی قصۃ فجعل یقبل یتلزم ثم قال یا رسول اللہ ما لشیئ

اللہ فی لا یجوز منعه قال یا بنی اللہ ما لشیئ الذی لا یجوز منعه قال اللہ قال یا بنی اللہ ما لشیئ

الذی لا یجوز منعه قال ان تفعل الخیر خیرک **ترجمہ** یہی ہے روایت ہو اس نے نقل کیا اپنی باب ابو بھیسہ (عمر سے) انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ پاس آنے کے جب آئے تو آپ کا قیص اُنہا کو آپ کے بدن مبارک کو چھوئی کر اور پٹنوں لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ شے کیا ہو جس کا روکنا درست نہیں آپ نے فرمایا پانی پھر عرض کیا یا بنی اللہ وہ کیا شے ہے جس کا روکنا درست نہیں آپ نے فرمایا نہ کہ پہر عرض کیا یا بنی اللہ وہ شے کیا ہو جس کا روکنا درست نہیں فرمایا جتنی نیکی ترک کرے اس قدر تیر کو بہت سی نیکی اور پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہیں اس کے سوا بھی جو چیز ہو سکے تو دیو کو روکنا ضرور نہیں **باب المسئلۃ فی السجۃ** جمعہ کے اندر سوال کرنا

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہن منکم احد طلع الیوم

مسکینا فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ دخلت للسجۃ فاذا انا بسائل لیسال فوجد کسۃ فخر فی ید

عبدالرحمن فاخذن تھا منہ فدھما الیہ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم میں سے ایسا ہو جس کو مسکین کو کہنا کہلایا ہو اگر ابو بکر نے کہا میں مسجد میں گیا ایک سال

سوال کیا میں نے ایک بکرا دی کا جو عبد الرحمن کے ہاتھ میں تھا لیکر اسکو بیابان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو

مسجد میں نہ ڈرست ہو اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہو اور بعضوں کے نزدیک دنیا ہی مکروہ ہو مگر یہ قول ضعیف ہے

مرقاۃ۔ باب کھدہ المسئلۃ بوجہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام پر پوچھا مکروہ ہو **عن جابر** قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا یسأل بوجہ اللہ الا بالحق **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جاوی جو نہت کے **باب** عطیۃ من مال باللہ جو شخص اللہ کے نام پر مانگو اس سے

کیا کرے **عن عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاض باللہ فاعینہ وہ

جس کوئی ساری فاضل ہو تو اس کو دیوے جسکے پاس کسی شہین ہے اور جسکے

اللہ کا حق احد منّا فی الفضل ترجمہ ابو سعید خدری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 تھے سفر میں تو میں ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور وہی بائیں اس کے پیچھے لگا رہا کہ اس کو دیکھیں اسکا
 اونٹ کیسا عمدہ ہے اور بھونک رہا اس کو دیکھ کر وہ اونٹ چلتی چلتی تھک گیا تھا اس لیے اس نے وہی بائیں موزا کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں اور اس کو دوسرا اونٹ دینا آپ نے فرمایا جسکے پاس توشہ فاضل ہو تو اس کو دیوے جسکے پاس توشہ
 نہیں ہو یہاں تک کہ تم میں کمان کیا کہ ہم میں کسی کو حق نہیں ہے فاضل ہو کر اسے عجب عجب عجب عجب عجب عجب عجب عجب عجب
 هذه الآية والذين يكتنون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضي الله عنه
 انا افرح عنكم فانطلق فقال يا بنی الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ات
 الله لم يفرض الله كرامة الا لطيب ما بقى من اموالكم وانما فوض للوارث لتكون له بعدكم فكبر عنتم
 قال له لا خبرك بخبر ما يكفر المرأة الصالحة اذا نظرت اليها سترته واذا امرها اطاعته واذا اغاب
 عنها حفظته ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری والذین یحشون الذنوب
 و انفسهم الخ تو مسلمانوں پر بھت شاق ہوئی کہ جو کچھ ظاہر آیت میں معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھیں چھوڑیں گے
 اور اس کی راہ میں صرف نیکوئیں گے تو قیامت کر روز جہنم کی آگ میں گرم کر کے اڑکا بدن اس سے واقف اجاہو گیا۔ حالانکہ
 سب لوگ بوجہ پیروی اپنی آل و اولاد کو اس طرح رکھ چھوڑتے ہیں اور جہنم کے تے میں ف عمر نے لے کہا میں اس مشکل کو دفع کرتا ہوں
 پھرتے گئے اور عرض کیا یا بنی اللہ یہ آیت تمہاری اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے زکوۃ اس کو
 فرض کے کہ باقی مال پاک ہو جاوے پس جس مال کے زکوۃ دی جاوے وہ کسے نہیں ہر اور اس نے مقرر کیا میراث کو
 اسی واسطے کہ مال وارثوں کو پہنچے اس وقت تک کہ حضرت عمرؓ نے آپؐ سے فرمایا میں تجھ کو وہ بات بتاؤں جو سب سے بہتر و خزانہ
 مسلمان کا وہ نیکوئی ہے جو برباد ہو کر طرف نکھرے تو وہ مرد کو خوش کر دے اور جو حکم کرے ان کے اور مجھے غائب ہو تو حفاظت
 کر رہا ہے **باب** حوالہ سائل سائل کا حق کیا ہے **ع** حسین بن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السائل
 حق وان جاء على غير ترجمہ امام حسین علیہ السلام روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے سائل کو حق ہے اگرچہ گواہی نہ ہو
 میں اگر ہو سکے تو اس کو دیوے نہ ہو تو نرمی سے جواب دیوے سختی نہ کرے کہ گھوڑے پر سوار ہو اور ہیکل لگتا ہے **ع** امام مجید
 وكانت ممن تابع رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت له يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسكين
 ليقيم علي بابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجد له
 شيئا فاعطيه اياه الا خلفا محرقا فاذا دفعه اليه اليه في يده ترجمہ امام مجید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت کی
 ہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کہیں کیر دے گا دیوے پر کھڑا ہوتا ہو اور میرے پاس کوئی خیر نہیں ہے جو
 اس کو دوں آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کچھ ہے نہ ہو سو ایک جلی ہوئی کہہ کر تو یہی دے کر تاہم میں دیدیوے میں سختی لے

عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دو ہی کپڑے ملے تھے اور وہ ضرورت سے زیادہ تھے سو اس طرح صدقہ آپ نے قبول نہ کیا **عن ابی ہریرۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقات ما ترک غنہ او تصد بہ عن ظہر غنہ وابدأ بمن
تقول ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار چھوڑ کر صدقہ دینے والی
رہے جو بعد صدقہ نکالنے کے اسکا مالک مالدار رہے اور پہلے صدقہ اس کو دے جو تیری عیال میں ہو مٹی باب
الرحمۃ فذلک کل مال صدقہ دینے کی اجازت **عن ابی ہریرۃ** **قال قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل**
قال جہد للقل وابدأ بمن تقول ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے
آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اٹھا کر دیوی اور پہلے صدقہ دے اور ان لوگوں کو جسکا خرچہ تیری اور ہر ریشہ تیرا لوگوں
کی لیے ہے جو اس پر پورا بھر دے اور سارے گھر میں **عن اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول لانا رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم یوما انش صدق فوافق ذلک ما لا عندی فقلت الیوم سبق بابکر ان سبقتہ
یوما فحجت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقيتک ہلک فقلت مثله قال لانی
ابو بکر یکل عندہ فقال رسول اللہ ما ابقيتک لا ہلک قال ابقيت لہم اللہ ورسولہ قلت کاسابقک
المشیئ ابدأ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا صدقہ نکالنے کا اتفاق ہوا وقت کھیر پاس
مال تھا میں نے کہا اے ابن ابوبکر یہ سے بڑھ جاؤنگا اگر کچھ بڑھنے والا ہوگا تو میں اؤ مال لیکر آیا رسول اللہ پاس آئی
فرمایا تو نے اپنے گھر بار کیوں اس طرح کیا چٹو امین نے کہا اسی قدر آیا ہوں پھر ابوبکر جو کچھ ان کے پاس تھا سب کے آگے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے گھر بار کیوں کیا چھوڑا انہوں نے کہا ان کیوں اس طرح رسول کو چھوڑا یا ہوں تب میں نے
دل میں کہا میں تم کو کبھی بڑھ نہ سکوں گا **ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ ہر جگہ**
باب کے حدیثوں سے سارا مال صدقہ دینے کو آپ نے منع کیا تھا مگر وہ منہ دہی لوگوں کی کسی جی چھوڑا اور سارے گھر میں
نہ ابوبکر صدیق سے لوگوں کی کسی **باب فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت** **عن سعید بن سعد**
النسبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اجمع البلیک قال الماء ترجمہ سعید بن سعید روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا **عن سعید بن**
عبادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خفف ترجمہ دوسری روایت میں سعید بن عبادہ سے ایسا ہی روایت ہے **ف**
پانی کا صدقہ کنواں میں سا فرود کر دینے یا نازیوں کے لیے نذرنا بھیل پانے کے کہنا **عن سعید بن عبادۃ** **قال قال رسول اللہ**
ان ام سعد مات فای الصدقۃ افضل قال الماء قال الخضرید و قال خذہ لام سعد ترجمہ سعید بن عبادہ
کہا یا رسول اللہ میری ام گئیں اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی اور انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کھا اسکا خوب
سعد مان کو پونہچے **ف سعید بن عبادہ شہور صحابی انصاری ہیں **عن** **ابی سعید بن عبادہ** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم****

ابوبکر صدیق
 علیہ السلام

کے قابل نہیں ہیں عن عمر بن الخطاب قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرفت

للراة من كسب زوجها من غير امره فله ان ينفذ اجرة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت صرت کرے اپنی خاوند کی کما سی میں سے عیسہ راہ کی اجازت کو تو اسکو اور ثواب ملتا ہے خاوند کا فخر خاوند کے بغیر اجازت کے وہی خیرین صحت کرے جو کہہ سکی لائن بھین میں عیسہ بکا ہوا کہا نا وغیرہ عن ابی ہریرۃ فی المرأة تصد من بیت زوجها قال لا من فوق سہا ولا جبرینہا ولا یحل لہا ان تصدق من مال زوجها الا باذنه ترجمہ

ابو ہریرہ سے کسی نے پوچھا عورت اپنی خاوند کو گھر میں سے صدقہ دی تو انہوں نے کہا نہیں البتہ اپنی خیر میں سے دیکھتی ہی اور ثواب دونوں کا ہو گا اور یہ اسکو درست نہیں ہے کہ اپنی خاوند کے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ دی یا فخر

الرحم نامی و انہو کو ساتھ ملو کر اسے انہو کے لئے نازل لے تمنا لوالا البرحتی تنفعوا مما تحبون قال ابو طلحہ یارسول

اللہ ادری ربنا ایسا لنا من امر النافی ان شہدک ان قد جعلت ارضی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لجدہا فی قرابتک فسمہا بایہ نحتان بن ثابت و ابی بن کعب ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے جب یہ آیت اتاری تو میں نے تمنا لوالا اسے تنفقوا مما تحبون میں نے نہ پہنچ گئے تم نے بھی کو جب تک خرچہ کرو گے اس مال کو جس کو

چاہتے ہو ابو طلحہ نے کھایا رسول اللہ میں سمجھتا ہوں ہمارا پروردگار ہماری لاون کو مانگتا ہے تو میں انکو گواہ کرنا ہوں میں نے

اپنی زمین جو اریجا (ایک موضع کا نام ہے) میں فی خدا کو دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو تقسیم کر دی اپنے عزیز

میں انہوں نے تقسیم کر دی اے بن کعب اور حسان بن ثابت کو لکھا ابو داؤد نے طلحہ کا نام دید بن سہل بن امیہ بن خثیم

بن عمرو بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار بن ادرسان ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہیں اور ابی بن

بن قیس بن مشیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کے ہیں تو عمرو بن مالک تینوں کو دادا ہیں عن صیونۃ

ترجمہ ابی بن کعب علیہ السلام قال کانت لی جارۃ ففقدتها فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحبرته

فقال اجعل اللہ امامک لو کنت اعطیتہا الخوالک کا اعظم کجرت ترجمہ میرے سے روایت ہے جو بی بی تھیں

رسول اللہ کی انہوں نے کہا میری ایک نڈی تھی میں نے اسکو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس شریف تھے

میں نے ان سے یہ حل بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تجھ کو اسکا ثواب دیدے گا تو اس نڈی کو اگر اپنی نخیال کے لوگوں کو دیتی تو

دادہ ثواب ہوتا دیکھ کر کہنے سے وہ لوگوں کو ساتھ ملو کر نہ بہتے عن ابی ہریرۃ قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصق

فقال جل یا رسول اللہ عندک دینار فالانصد قبہ علی ففک قال عندی ماخذ قال انصد قبہ علی فادک قال عندک

ماخذ قال انت ابصر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اسکا بکھنٹھ بولا یا رسول اللہ میری

ایک دینار ہے آپ نے فرمایا وہاں پر کام میں لا دو بولا ایک اور دینار ہے آپ نے فرمایا اپنی بیوی کو دو بولا ایک اور دینار ہے آپ نے

حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا وہ اپنے خادم کو دیکھ کر بولا اور ہر آپ نے فرمایا تو جان **ف** یہ جو ضروری کام
 ہو اس میں صرف کر اگر سب کاموں کو فارغ ہو تو خدا کی راہ میں صدقہ دی **عن** عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر باللہ اثم ان یضیی من یقوت ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ رسول اللہ
 نے فرمایا آدمی کو کفر گناہ بہت ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے یا جن لوگوں کی روزی اس پر ہو ان کو تباہ کرے **ف** یہ جو ضروری
 کام کے ہو پڑیں ان باب خشکے پاس روپیہ ہو اس شخص کے پاس روپیہ ہو یا اور کاموں میں صرف کرے اور خود دی **عن**
 اصغر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یسبطلہ فی رزقہ ویسأ فی شہ فی رزقہ فلیصل ترجمہ
 اس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو بھلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑھنا وہ اپنا مال
ف یہ جو ضروری سے سلوک کرے عمر کا بڑھنا سہارے نزدیک ہو دہندہ اس کے علم میں عمر مقرر ہو یا عمر معلق کا بڑھنا سہارے
 یا نام نیک باقی رہنا یہ بھی عمر کا بڑھنا ہی **عن** عبد الرحمن بن عوفؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 قال اللہ انا الرحمن فی الرحمہ شفقت لھا السماء من اسمی من وصلھا وصلہ ومن قطعھا بستیہ ترجمہ عبد الرحمن
 بن عوفؓ روایت ہے کہ میں نے نبی سنا رسول اللہ سے فرماتی تھی کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میرا نام محمد ہے اور وہ رحم سے شتق ہے جس کو معفو
 کی بھی ہیں تو میں نے فرمائی کہ یہ ہمارے نام سے ایک نام جدا کیا ہے جو نام ملاو گیا اس کو اس ملاو گیا (اپنی رحمت اور فضل سے)
 اور جو نام کو کاٹ دیا اس کو اس کاٹ دیا گیا (اپنی رحمت اور فضل سے) **ف** اس حدیث سے صراحہم کی بڑی فضیلت معلوم
 ہوئی آدمی کو چاہیے کہ اپنے عزیزوں سے محبت کرے اگر وہ کچھ برائی کریں تو معاف کر دے اور بھلائی کرے **عن** جابر بن عبد اللہؓ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیدخل الجنة فاطمہ حمہ ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جنت میں
 نہ جاوے گا نہ توڑنے والا **عن** عبد اللہ بن عمرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 خطہ الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمال فی وکن الواصل ہوا لانی اذا قطعت
 رحمہ وصلہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناما لانی والا وہ نہیں ہے جو حسان کا
 ہوا احسان کرے بلکہ وہ جو ناما توڑے ہوا ملاو دیو **ف** یہ جو ایک عزیز فی ہمارے حسان کیا ہم نے بھی اس کا بدلہ کر دیا ہے بڑی فضیلت
 کی بات نہیں فضیلت یہ کہ اس نے ہر ایک کی ناما توڑ دالا ہم نے ہر ایک کے سمجھا بھلا کر بھپڑ ناما جو ملایا **باب فی الشیخ**
عن ابن عباسؓ کہ ابی عبد اللہ بن عمرؓ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا کمہم والتمسوا ما اھلک
 من کان ھیکم بالشر امرهم بالحق انضلو وامرهم بالقطیعت فقطعوا وامرهم بالحق فھو **عن** جابر بن عبد اللہؓ
 بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا جو تم بخیل سے تمھاری پہلے لوگ کسی خیل کے دھجہ تباہ ہو گئے تو جس نے ان کو
 بخیل کر دیا دنا تا توڑنے کو کہا انہوں نے ناما توڑ دیا فق و فخر کا حکم کیا انہوں نے فق و فخر کیا **ف** شہم کو معنی جس کے ہیں
 یا بخل کے جسوں نے کہا شہم بخل سے بھی زیادہ ہے کہ اچھی بات نہ کرے **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃؓ حدیث اسماء بنت ابی بکرؓ

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

کیا کریں آپ نے فرمایا اوسکو بچائی کیونکہ وہ یا تیری حصہ کی ہو یا تیری بہائی کو یا بہتر ہوگی ریعنے اگر اوسکو چھوڑ دو گا تو قتال ہو کہ پہلا
 کہانی تو بچ کر لینا بہتر ہے) وہ بولا یا رسول اللہ اگر اوٹ ہو لایا ہنگام آپ شخص کوئی نہایت تک کہ خسار کر آپ کے سر نہ ہو گا یا چہرہ نہ ہو گیا
 پھر آپ نے فرمایا اوٹ ہو تو بچ کر کیا عرض وہ اپنا مونہ اڑھکیڑہ ساتھ کہتا ہوں جب تک اوسکا مالک آوے دوسری روایت میں اتنا زیادہ کہ
 پانی پیتا ہر دخت کہانا ہر حرف مٹو کسی مراد اوسکا پانون اور شکیزہ اوسکا پیٹ ہو کسی دکانا پانی پیٹ میں بہر پیتا ہر روز پانی پینی
 کی بھی ضرورت نہیں کہتا نہ پیر کا خوف ہو پھر بچ کر کیا ضرور ہو **محمد بن عبد بن خالد الجعفی** قال سئل عن اللقطة
 فقال عرفها سنة فان جاءها غمها فادها اليه الا فاعرف عفا صها و كاهها ثم كاهها فان جاءها غمها فادها
 اليه ثم حرمه من غير من قال جعفی روایت ہر رسول اللہ سئل هو القطر کا آپ نے فرمایا یکمال تک تبا اگر اوسکا دھڑھن والا آوے تو وید
 او نہیں تو اسکا خوف اور رہن بچان کہ پھر اوسکو صرف کر ڈال جب اوسکا مالک آوے تو ادا کر **وف** یعنی بعد مدت کو بھی مالک آوے گا
 تو ادا کرنا ضرور پڑے گا **سکندر بن زید بن خالد الجعفی** قال سئل عن اللقطة فقال عرفها
 جولا فان جاءها صاحبها دفعها اليه الا عرفت وكاهها وعفا صها ثم اقضها فما لك فان جاءها صاحبها دفعها
 اليه ثم حرمه من غير من قال جعفی روایت ہر سوال ہو اوسکو سہر بیان کیا اسی طرح نہ تو یکمال تک تبا اگر مالک جاوے تو اوسکو
 وئی نہیں تو اوسکا ترس نہ ہر در خوف بچان کہ پھر پڑا مال میں اوسکو شامل کرے اگر مالک آوے تو اوسکو وید کر دوسر روایت میں ہر اگر
 اوسکا مالک آوے اور تپا لے اور شمار بتا دے تو اوسکو وید کر تو اوسکو وید کرے ہر اور یہ زیادتی مختص نہین ہیچ چیز
 اگر اوسکا مالک آوے اور تپا لے اور شمار بتا دے تو اوسکو وید کرے بلکہ عقبہ بن سوید اور عمر بن الخطاب کے حدیث میں اتنا ہی ہر کہ عرفھا
 سنتہ یعنی یکمال تک اوسکو بتا دے **عبد بن حمزہ** قال قال رسول الله ص من وجد لقطه فليس له فاعل او ذی حدل
 ولا یتیم ولا یتیم فاک وجد صاحبها فادها عليه ولا فهو ل الله عز وجل یؤتیہ من یشاء ثم حرمه عن ابن سے
 روایت ہر رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لقطہ پاوے تو ایک معتبر آدمی یا دوسرا معتبر کو گواہ کر دیوے اور نہ چسپاؤ اور نہ غائب کرے اگر اوسکے
 مالک کو پاوے تو اوسکو حوالہ کر دی نہیں تو وہ مال لے گا ہر جسکو چاہا اپنی بندوں میں سے دیوے گواہ کر دیوے کا حکم احتجاجا ہر ایسا نہ ہو کہ چھوڑ
 میں نیت بدل جاوے یا عداوت ہو تو وراثت منکر ہے **ابن جریر** قال ابن جریر مالک آوے اوسکو نہ دین **عبد بن حمزہ** قال قال رسول الله
 انه سئل عن المملوك فقال المملوك يبيع نفسه فله ما يشاء من ثمنه فليس له من ثمنه فليس له
 غلبه مثل العقوبة ومن سرق من ثمنه شيئا بعد ان وثق به لم يضمن فبلغ من الخلق فليقتلوا وذكر فضالة الابل وان
 كما ذكر غيره قال سئل عن اللقطة فقال كان من مملوك في طريق النساء والقرية لجامعة فرفعه سنة فان جاءها طالبها
 فادفعها اليه ان لم يات فذلك وما كان في الحر الغني فقها وفي الركا الخمس ثم حرمه عبد الله بن عمر بن العاص سے
 روایت ہر رسول اللہ سئل ہو اوسکو ویدھون پر لکھا ہوا اوسکا کیا حکم کر (یعنی اوسکو کہانی کیا آپ نے فرمایا جو شخص کہنا اور وہ چاہے
 چسپا کر نہ جاوے تو کچھ تباہت نہیں اور جو شخص چسپا کر لے جاوے تو وہ چسپا کرمانہ دیوے اور نہ مالک ہوگی اور جب یہ لکھا کہ ایسا نہ

صلى الله عليه وسلم

صلى الله عليه وسلم

صلى الله عليه وسلم

صلى الله عليه وسلم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

روانہ کر دینا پس فرمایا ہر پیر کو ایک مجرم نہیں ہوتا نیز بہت احرام کو اور صحیح سی ہو جو پہن کا قول ہر شخص القاسم بن محمد بن ابی اہیم
 اندر معصنہ مہجیبہ عالم محفوظ حدیث ہذا امر متحد ہذا ولاحد ہذا امر متحد ہذا قال ام المؤمنین بعث رسول
 اللہ ص باہدک فانما قلت قلانا بیہدک معجون کا عندنا تم صبح فیما حلالا یا قیامیاتی الرجل من اہلکہ حرمتہ من محمد
 ابیہم سوسنا ابن بنی مگر اونکو یاد نہ رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کوئی ہے اور ابیہم کی کوئی ہے اور ان دونوں کے کہا کہ حضرت المسلم بن حنیف
 صلیعہ فرمایا رسول اللہ ص فی انہی کو جانور روانہ کر مین فی انہی فلا مدیت کر دی روئی ہو جو ہار ہو اس موجود ہو یہ صبح کو آپ حلال ہو جو
 وہ کام کے جو حلال اپنے بی بی ہو کر تاسو ہفت یعنی صحبت کر تو رہی مطلب ہے کہ ہدی کر دینا کر تیرا آپ مجرم مین ہو جیسا کہ بعض لوگ کا خیال
 ہو کہ فی کو الیہا ہدی کر جانور پر سوار ہو نہ کیا بیان ہو کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای سبلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انہما قال انما بدتہ قال اریکما ویلکما فی الثانیۃ و فی الثالثۃ ترجمہ ابیہم یہ روایت ہو رسول اللہ ص فی کھنفس کو یہ ہار جو ہی کا
 اونٹ ناک ہا تھا آپ فی فرمایا سوار ہوا اوپر بولا ہدی کا اونٹ ہو آپ فرمایا سوار ہوا افسوس ہے تجھ پر آپ کے دو کمر بار تیری بار میں فرمایا
 ف ترجمہ تو بیچ کر راہ کو آپا جانت سوار کر دے چلو اور یہی جان کر کہ ہدی ہو یہ بار بار ہر کر کیا ضروری جو حکم ہو اس کی تعمیل واجب ہے حدیث
 سے معلوم ہے کہ ہدی کو جانور پر سوار کر دے وہ دشمنی نے کہا حاجت کی وقت سوار ہوا اور امام احمد کر نزدیک کھنفس کو سوار ہو خواہ حاجت ہو
 نہ ہو اور ابو حنیفہ فی کہا کہ سوار ہو کر ضرورت کی وقت آؤ فیہدک کہا جب سوار ہو نا کینہ نہ خضر ص فی حکم کیا سوار کیا دوسری یہ کہ سوار ہو مین
 مخالفت ہو جائیست کہ زانی کے وہ لوگ ایسے زور دن کر اون کے درجہ کو زیادہ قدر اور نہ لست کرتی ہو کہ ابی الزبیر قال السلت جابر بن
 عبد اللہ عن کو الیہدک فقال سمعت رسول اللہ ص یقول اریکما بالامعروف اذا المجتہد الیہما حتی یجد ظہر امر حرمہ الزبیر
 سے روایت ہو مین فرمایا ابن عبد اللہ انصاری کہ پوچھا ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے انہوں نے کہا مین فی رسول اللہ ص سنا آپ فرماتی ہو کہ سوار ہوا
 انہیں سوار سوار فی یعنی زیادہ مدت سنا کہ وہ تہا جا ہی اور اسکو تکلیف ہو ت جب تولا چار ہو یہاں تک کہ دوسرے سوار ہی پاؤ
 ف یہ روایت ہو یہ ہر ابو حنیفہ کہ مذہب کو باب اللہ ای اذا عطی بل ان یتلج ہدی ہو مقام پر پہنچ کر پہلی ہلاک ہو جو ہو تو کیا
 کر کہ حسن ناجیۃ الاسلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بھدک فقال نخطب منہا شئ فالحق وہد
 اصبح نعلہ فی حہ فہم خطی سینہ بید الناس ترجمہ ناجیۃ اسلامی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماں کر سنا تہی ہوا کہ مین
 فرمایا اگر کوئی ان مین سے کمر لگے تو اسکو کھر کر ڈال پھر رنگ پاوش اس کے اسکو خن مین رچی جو اسکو کرا مین ہو اسکو خن مین نگ کہ
 اسکی گردن مین چھا پا لگا پھر چھوڑ دے اسکو لوگوں کو یہ سطر دینے منع کر فقیر ہو اسکو کہا فی سہف مالک اور تندی اور ابن جابر
 حدیث کو ناجیۃ اسلامی سے روایت کیا اور ابو داؤد اور دارمی نے ناجیۃ اسلامی اور ظاہر ہے کہ کھنفس نسبت مین ہو اور حدیث ناجیۃ اسلامی
 خراعی ایک ہی شخص مین ایسا ہی کا شجر فی حاشیہ شکوہ مین مگر یہ دیکھو ناجیۃ اسلامی ناجیہ بن جندب بن عمر بن عمر سلمی مین ناجیۃ اسلامی
 ناجیہ بن جندب بن کعب بن کعب بن جندب مین اور دو صحابی مین بن جبر کہ ہا جن شخص نے ان دونوں کو ایک کر دیا اس شخص ہم
 کیا اور سلم بن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلانا کاسلم بعث معہ ثمان عشرۃ بدتہ فقال ان

صل اللہ علیہ وسلم

صل اللہ علیہ وسلم

باب في اشعار الكلبان عن عثمان بن عفان رضي الله عنه

سلم صلى الله عليه وسلم بالحليفة ثم دعا بدينه فاشعرها من صمغ سنامها الا ينفذت سلمت الله صمغها وقلدها بعلاب
ثم اني رحت فلما قد عله استوب على البسيد لاهل الحجة ثم حمزة بن عبد المطلب روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
انما زود الحليفة من برقي بغير كيا دث نكيا او سكا اشعار كيا رينو دني طرف كوان سحر ديا برون دبار نكال سكا اور دوتيان
او سكا گلي من نكادين بچين اونت بر سواروي اور سيدار پر پوچر ليك بكار اچر كا ف اشعار كا انكار كسو و منقول من سوا الحليفة
كود كوتين ييشله تر حاله كنيه صحيح منين مشك كوتين من ناكلان كا شوكو اور ديو شل فسد باحياست كرو اور ديو صحيح و ثابت
المسوق بن مخنف و مرث انما قالوا انهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في عالم الحربية فلما كان ذلك الحليفة فلما شهد في اشعره
واحد من حمزة بن عبد المطلب و مرث انهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في عالم الحربية فلما كان ذلك الحليفة فلما شهد في اشعره
برقي راو سكا گلي من نكادين بچين اونت بر سواروي اور سيدار پر پوچر ليك بكار اچر كا ف اشعار كا انكار كسو و منقول من سوا الحليفة
عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى فقام مقلدة ثم حمزة بن عبد المطلب روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان كرو دني كين فاقا بديل لهدى كرو دنا عبد الله قال اهدى عن الخطا بختيا فاعطى بها ثمانمائة دينار
فاذا كنت فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى بختيا فاعطيت بها ثمانمائة دينار فابيعها اشترى بثلثمائة دينار قال
انها اياها ثم حمزة بن عبد المطلب روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كرو دني كين فاقا بديل لهدى كرو دنا عبد الله قال اهدى عن الخطا بختيا فاعطى بها ثمانمائة دينار
كيا پيرين سوندار او سكا قيمت آيو انون و رسول الله صلى الله عليه وسلم كيا اور كيا اگر آب جارت و بچو تو او سكا بچو ليك اور اونت برقي كيو طر
والون آب و زو انين سكا بچو ليك و ابو داؤدي كيا اسطو كرو دني كين فاقا بديل لهدى كرو دنا عبد الله قال اهدى عن الخطا بختيا فاعطى بها ثمانمائة دينار
والنا و رتس باب من بعث يهتد و اقام بچو شخص بچو برقي بچو ليك اور آب بچو ليك عائشة قالت قلت قلنا
بن رسول الله صلى الله عليه وسلم بيك ثم اشعرها فلما قد عله استوب على البسيد لاهل الحجة ثم حمزة بن عبد المطلب روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم حمزة بن عبد المطلب روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كرو دني كين فاقا بديل لهدى كرو دنا عبد الله قال اهدى عن الخطا بختيا فاعطى بها ثمانمائة دينار
اشعار كيا اور ديو او سكا گلي من نكادين بچين اونت بر سواروي اور سيدار پر پوچر ليك بكار اچر كا ف اشعار كا انكار كسو و منقول من سوا الحليفة
كجيتي كسا ته خودي جاوي و سوقت محرم تو اس عروة و عروة بنت عبد المطلب عائشة قالت ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يهدى كرو دني كين فاقا بديل لهدى كرو دنا عبد الله قال اهدى عن الخطا بختيا فاعطى بها ثمانمائة دينار
برو سول الله صلى الله عليه وسلم كيا پيرين سوندار او سكا قيمت آيو انون و رسول الله صلى الله عليه وسلم كيا اور كيا اگر آب جارت و بچو تو او سكا بچو ليك اور اونت برقي كيو طر
او كيا اسين دليل كرو دني كين فاقا بديل لهدى كرو دنا عبد الله قال اهدى عن الخطا بختيا فاعطى بها ثمانمائة دينار
هوتا اور يهي هار انده پست اور هيو عمار كاي قول كرو دني كين فاقا بديل لهدى كرو دنا عبد الله قال اهدى عن الخطا بختيا فاعطى بها ثمانمائة دينار

عائشة بن عبد الله

پارہ گیارہواں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عن علی بن ابی حمزہ قال لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم بدنة فخر فلان بن سيدة وامرني فغسبت سائرها
 ثم حمله حضرت علی بن ابی حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرکیا اپنا اونٹوں کو شیش کو اپنا تہمت پھر مجھ کو حکم کیا میں نے حجر
 قدر باقی تو اون کو خرکیا اونٹ کو خر کرنا افضل ہے اور گاؤں کی بجوری کو ذبح کرنا خر کی کیفیت اگے آئی تو عن عبد اللہ بن

قرط بن ابی عیسیٰ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اعظم الايام عند الله تبارك وتعالى يوم الفطر ثم يوم القر وهو اليوم الثاني
 قال قرب لرسول الله صلى الله عليه وسلم بدنا خمس مرات فطفق يزدلف اليه باثني عشر ميلا فلما وجبت
 جنوبا قال فكل بكلمة خفيفة لم اذمها فقلت ما قال من شاء اقطع ثم حمله عبد الله بن قرط سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم نے دو دن کو بنا اللہ نزدیک یوم الفطر سے دو سو تین ریخ ذی الحجہ پھر یوم القر یعنی دو کو عبد
 کا دن رکھا یہ یوم تہمت قرط سے اس دن کا نام ہوا کہ اس دن لوگ مناسین قرار دے کر تہمت میں راوی نے کہا کہ اس دن
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چار ہٹ لاؤ گے (خر کیوٹھی) ہر ایک اون میں سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تھا تاکہ پہلے
 اس کو ذبح کریں (یہ آپ کا بھڑہ تھا کہ جانو بھی خوشے سے اس کی راہ میں انتہا میں شاکر کرنا چاہتے تھے) جب (خر کیوٹھی
 اور گڑ پر مٹی کر دوٹوں پر اس وقت آپ کی تہمت کی فرمایا میں نے سمجھا پوچھا تو معلوم ہوا آپ کی فرمایا جاوے اس میں سے گوشت
 کاٹ کر بیجاوی عن عوف بن الحارث السکندی قال شہد رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع ولے

بالبدن فقال ادعوا لي يا حسن فذبحه علي خصاله عنه فقال له خذ يا سفل الحربة واخذ رسول الله صلى
 الله عليه وسلم يا علاها ثم غلبنا بها في البدن فلما فرغ من كيغلبته وادف عليها ثم حمله عوف بن الحارث كند
 سے روایت ہے یومین موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اونٹ لا کر گڑ آپ نے فرمایا بلاؤ ابو الحسن
 ہی حضرت علی بن ابی حمزہ کو علی بلا کر گڑ پانچ دن کو کہا تم مجھے کاٹیجو گاؤں کی بجوری کو ذبح کرنا چاہتے تھے
 جب فارغ ہو کر تو حجر پر ہوا رہی اور علی کو پھر پیچھے بٹھایا یا یا کہتے تھے خذ البدن خذ فیکرنا طریقہ عن عبد الرحمن

بن سابط ان التی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کما فو ان یخرون البدن ثم عقولنا لیس قائمة علی ما یمن قولها
 ثم حمله عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اونٹ کا بایان بانوں باندہ کو کہہ کر کہ
 اس کو نہ کہتے تھے عن ابیاد بن جیسر قال کنت مع ابن عمر بن الخطاب وهو یخوذة وھی بارکة فقال لیسنا

قیاما مہینہ سنتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمله بن سابط سے روایت ہے یومین عبد اللہ بن علی کے ساتھ تمامنا میں
 ایک شخص نے اپنا اونٹ کو بٹھا کر بٹھا کر کہا کہ انہوں نے کہا کہ ان کے (بایان بانوں) باندہ کو کہہ کر کہتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

از انصاف علیہا شوال مخیرا شمس تصنیف علیہا فی مہاشم اضربا صفتہا ولا تاملک منہا انت لا احد من اصحابک
وقال من اصل فقلت قال فتح عبد الوارث اجدہ صفتہا مکان اضربا اخر حمہ عبد السد ابن سرور دایت ہر
کی سلی کو پہنچا اٹھارہ اوٹ دی کہ دیکر وہ بولا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی سقط ہو جاوے (جلوس ہو کر گرجاوی) آپ نے
فرمایا اس کو کھر دینا پھر اسکی جوتی او کھر خون میں رنگ کر گردن پر چھاپا بارود اور تو خود اس میں سے نہ کہا نہ تیرے ساتھیوں اور یقین میں
سے کوئی کہا وہ حرف تاکہ انتہام نہ ہو کہ وہی کہانی کی نیت سے اسکو کھر کھالا داند علم تمام ہوا بارہ دسوں تک فضل اسکا اور اب
نصر منو سی بارہ گیارہ ان اسی کی مناسبت پر پھر اسکر اسکو کھر کھالی تمام کرنا نصیب فرما دی اور حدیث شریف کہ حدیث میں غائب بکری

تم الخبر العاشر وتیلوہ الجزء الحادی عشر

باب	باب	باب
۳۸۱	۳۸۸	۳۸۱
۳۸۲	۳۹۱	۳۸۲
۳۸۳	۳۹۲	۳۸۳
۳۸۴	۳۹۳	۳۸۴
۳۸۵	۳۹۴	۳۸۵
۳۸۶	۳۹۵	۳۸۶
۳۸۷	۳۹۶	۳۸۷
۳۸۸	۳۹۷	۳۸۸
۳۸۹	۳۹۸	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۹	۳۹۰
۳۹۱	۴۰۰	۳۹۱
۳۹۲	۴۰۱	۳۹۲
۳۹۳	۴۰۲	۳۹۳
۳۹۴	۴۰۳	۳۹۴
۳۹۵	۴۰۴	۳۹۵
۳۹۶	۴۰۵	۳۹۶
۳۹۷	۴۰۶	۳۹۷
۳۹۸	۴۰۷	۳۹۸
۳۹۹	۴۰۸	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۹	۴۰۰

۴۸۰ (۱) کتاب النکاح (۲) ج۱ (۳) ج۲ (۴) ج۳ (۵) ج۴ (۶) ج۵ (۷) ج۶ (۸) ج۷ (۹) ج۸ (۱۰) ج۹ (۱۱) ج۱۰ (۱۲) ج۱۱ (۱۳) ج۱۲ (۱۴) ج۱۳ (۱۵) ج۱۴ (۱۶) ج۱۵ (۱۷) ج۱۶ (۱۸) ج۱۷ (۱۹) ج۱۸ (۲۰) ج۱۹ (۲۱) ج۲۰ (۲۲) ج۲۱ (۲۳) ج۲۲ (۲۴) ج۲۳ (۲۵) ج۲۴ (۲۶) ج۲۵ (۲۷) ج۲۶ (۲۸) ج۲۷ (۲۹) ج۲۸ (۳۰) ج۲۹ (۳۱) ج۳۰ (۳۲) ج۳۱ (۳۳) ج۳۲ (۳۴) ج۳۳ (۳۵) ج۳۴ (۳۶) ج۳۵ (۳۷) ج۳۶ (۳۸) ج۳۷ (۴۰) ج۳۸ (۴۲) ج۴۰ (۴۴) ج۴۲ (۴۸) ج۴۸ (۵۰) ج۵۰ (۵۲) ج۵۲ (۵۴) ج۵۴ (۵۶) ج۵۶ (۵۸) ج۵۸ (۶۰) ج۶۰ (۶۲) ج۶۲ (۶۴) ج۶۴ (۶۶) ج۶۶ (۶۸) ج۶۸ (۷۰) ج۷۰ (۷۲) ج۷۲ (۷۴) ج۷۴ (۷۶) ج۷۶ (۷۸) ج۷۸ (۸۰) ج۸۰ (۸۲) ج۸۲ (۸۴) ج۸۴ (۸۶) ج۸۶ (۸۸) ج۸۸ (۹۰) ج۹۰ (۹۲) ج۹۲ (۹۴) ج۹۴ (۹۶) ج۹۶ (۹۸) ج۹۸ (۱۰۰) ج۱۰۰

عند المسجد النبوي في المدينة المنورة رحمه الله عليه بن عمرو روى عن أبيه عن حماد بن عمار
 بن محمد بن أبي حمزة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيان أهل البيت عليهم السلام في حديثه
 عن عبيد بن جريح قال لعبد الله بن عمر يا أبا عبد الرحمن إنك تفضل رجلا من أصحابك
 يصنع ما لا تأمر به قال رأيتك لا تفتر من الأمر كان إلا أبا عبد الله بن عثمان قال لا تأمر به
 وأنت تفضل بالصفحة وأنت تفضل بمكة أهل الناس أفرار والعدل والعدل كان يوم الترو
 فقال عبد الله بن عمر أما الأركان فاني لودد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمر بالأركان فيزورهم

السبتية فاني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر بيتوضأ فيها
فانا احب البسها واما الصخرة فاني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع بها واما الاحلام

خانی لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں چلے جاتے تھے۔ بہرحال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کیا عبد الرحمن بن عوف نے تم کو چار باتیں ایسی کہنے ہوئے ہیں کہ میں جو تمہارا سر سناؤں میں سے کوئی نہیں کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتاؤ؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ تم کو نہیں چاہتے ہو تم طواف میں مگر رکن ثانی اور حجبہ اسودہ کو اور میں نے دیکھا کہ تم کو کہہ جھپٹتے ہو تم جو تین ایسی چیزیں ہیں کہ میں نے انہیں نہ سناؤ اور میں نے دیکھا کہ تم کو خضاب کرتی ہو زور دو اور زور دو میں نے دیکھا کہ تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہیں اسیام باذنہم ہیں اور تم نہیں بانڈتے۔ مگر انہوں نے تاریخ کو عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سناؤ کہ کسی رکن کو چہرہ نہیں دیکھا اسوہ حجبہ اسودہ اور رکن ثانی کے اور چہرہ کا حال بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سناؤ کہ جو تین ایسی چیزیں ہیں کہ میں نے انہیں نہ سناؤ آپ وضو کر کے اپنے اونگوں پہنچو تو میں بھی اونگوں پہنچا پسند کرتا ہوں اور اسی چیز کو جو تین ایسی چیزیں ہیں کہ میں نے انہیں نہ سناؤ آپ وضو کر کے اپنے اونگوں پہنچو تو میں بھی اونگوں پہنچا پسند کرتا ہوں۔ زور دے کہ یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور دے گا خضاب کی چیز بھی دیکھا تو میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں۔ زور دے کہ یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور دے گا خضاب کی چیز بھی دیکھا تو میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں۔ اور احرام کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور دے گا خضاب کی چیز بھی دیکھا تو میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں۔ اور احرام کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور دے گا خضاب کی چیز بھی دیکھا تو میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں۔

اصل اللہ علیہ وسلم الظہر بالمدینۃ اربعاً واصل العصر بئذی الخلیف عمر کھنڈی شہادت پندی الخلیفہ حسنہ
 اصبح فلما رکب لجلت واستوت به اهل حرجمہ انس کے دیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینے میں ظہر کے
 چار کھنڈیں پڑھیں جبہ فد الخلیفہ میں جا کر عصر کی دو کھنڈیں پڑھیں پھر رات کو مینے میں جب صبح ہوئی تو پڑھوٹ پڑھا ہوئے
 اور صبح ہوئی وقت لپٹا لیا یہ ایک پکار کر کہا اس وقت انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل الظہر شہادت
 لجلتہ فلما اصاب جبل البیداء اهل حرجمہ انس بن مالک سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی
 پڑھوٹ پڑھا کہ جب یہ ایک پہاڑی پر چڑھو تو لپٹا لیا اس وقت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص قالت قال سعد

عن علی قال ارفی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقوم على بدنہ اقوم جلودہا وجلاہہا وامرکات
 لا اعطى الجوز ومنہا شئما قال **عن** نسطیہ **من** عندنا **مرحمہ** حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو ان پاس میں گیا کہ جب وہ نحر ہوتی تھی اور حکم کیا تو انھی جہولوں اور کہا ان کے بابت ذیو کا اور حکم کیا قصاب کی نزدیکی اس میں سو نہ ذیو کا۔ کہا علی نے بلکہ نزدیکی قصاب کے ہمارے پاس سے دیکر تھی یا کیا تو وقت کا حکم نہ کر **عن**
 سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس بن ابی العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی احوالہم **رسول** اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حزب** اوجب فقال انی لاعلم الناس بحدک انہا انما کانت من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم **حجتہ** ولعدۃ منہ انک اختلافوا **حزب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکما خلاصہ فی مسجدہ بدنہ
 الخلیفۃ کرکتیہ اوجب مجلسہ فاحل بالحج **حزب** فرغ من کرکتیہ فسمع ذلک منہ اھل حفظتہ عنہ
 ثم رکتہما استقلت بہ ناقتہ اھل ادرك ذلک منہ اھل وذلک ان الناس ائما کا مفا یاتون ارسالا
 فسمعوا **حزب** استقلت بہ ناقتہ یھل فقالوا انما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حزب** استقلت بہ ناقتہ
 ثم مضى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما خلا علی شرف البیداء اھل ادرك ذلک منہ اھل فقالوا انما
 اھل **حزب** علی علی شرف البیداء **واہل** اللہ اھل وجب فی مصلاۃ واهل **حزب** استقلت بہ ناقتہ واهل
 خلا علی شرف البیداء قال سعید بن جبیر **من** اخذ بقول عبد اللہ بن عباس اھل فی مصلاۃ اذا فرغ من کرکتیہ
 ثم **حزب** سعید بن جبیر **من** روایت ہے کہ ابن عباس کے پاس کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اختلاف کیا آپ کے احرام باندھنے میں کہ آپ کی حرام باندھنا ہے احرام باندھنے ہی مراد ہلال ہے یعنی بسبک پکار کر بولنا اسی وقت سے آدمی محرم ہو جاتا ہے **ابن** عباس نے کہا میں اس بات کو جسے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حکم کیا ہی (میں نے) اُسے کہ جبکہ حجۃ الوداع کہتے ہیں) اُس وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی سنت کر کے میں نے حکم جب ذوالخلیفہ کے مسجد میں دو کھتین احرام کی پڑھیں میں ہلال کیا دو کھتین پڑھنے کے بعد بعض لوگوں نے اسکو سنا اور میں نے اسکو یاد کیا جب آپ سورہ ہود اور اوٹ پکاسید ہوا تو پھر آپ نے ہلال کیا اور بسبک پکار کر بعض لوگوں نے اسوقت سنا کہ کون لوگ مبادا ایک ایک گروہ آتی جاتی تھے تو ان لوگوں نے اون وقت سنا اور بھی سمجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی وقت ہلال کیا جب اوٹ پکاسید ہوا پھر آپ نے جب بیدار ایک اونچا مقام سے ذوالخلیفہ سے آگے پر چڑھ کر پھر ہلال کیا بعض لوگوں نے اسکو سنا وہ بھی سمجھ کر آپ نے ہلال کیا بیدار کی مندی پر قسم اللہ کے حال ملک اپنے ہلال کیا جہاں نماز پڑھتی تھی پھر آپ نے ہلال کیا اوٹ سید ہوتی وقت پھر ہلال کیا بیدار کی مندی پر میں نے شخص نے میں نے اس کے قول کو کیا اس نے ہلال کیا جہاں نماز پڑھتی دو کھتین سے فاسر ہو کر **عن** عبد اللہ بن عباس **قال** لیسید وکمد
 هذه التي تكذبون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فہما** اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الھن**

آپ نے فرمایا عمرہ پہلوی اور سرکہول قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور جو کلام مسلمان مین تو بھی کی جا رہا تھا
 کے (پھر حسین طواف الزیارة کی رات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد الرحمن کو وہ حضرت عائشہ بنتی محسن
 تو غیم مین سیکیو رتغیم ایک مقام پر خارج حرم سوئی سوئین کوس کے قاصدے پر اب وہین سو عمرہ کا احرام باندھیں) انہوں نے
 عمرہ کا احرام باندھا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اس نے انکا حج اور عمرہ دونوں پورا کیا ہشام نے کہا اندونو کا مون مین کوئی ہے
 نزدیکی کا وہین سلمہ کے روایت مین ہے کہ بطحا کی رات مین حضرت عائشہ حیف سے پاک ہوئین (بطحا کی رات غیر منامین مین کی رات
 عائشہ زہرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجة الوداع فمنا

من اهل البعرة ومنا من اهل الحج ومنا من اهل الحج واهل سول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فامنا من
 اهل الحج وجمع الحج والعمرة فلم يخلوا حتى كان يوم النحر ثم حرمه حضرت ام المؤمنين عائشہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سو بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ
 دونوں کا اور بعضوں نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا سو سو عمرہ کا احرام باندھا تھا اور سو
 عمرہ کر کے احرام کھول دیا اور سو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اور سو احرام نہ کھولا دسویں تا بیستہ تک **ف**
 حج کر مینو مین میقات سو صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پیرایم حج مین کہہ سے احرام حج کا باندھ لینا اسکو تہہ مین کہیونکہ
 اس مین آئے فائہ اٹھا سکا ہی عمرہ کا احرام کھول کر اور میقات سو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لینا اسکو تہہ مین کہیونکہ
 اس مین آدمی عمرہ کر کے احرام باندھ سو ہی مین بیٹا رہتا ہے حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سو صرف حج کا احرام باندھ لینا اسکو
 ازاد کہیونکہ **ع** عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة

الوداع فاهلنا بعرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هك فليحل بالحج مع العمرة ثم لا يحل
 حتى يحل منها جميعا فحدثت مكة وانا حائض ولم اطع بالبیت لا بين الصفا والمروة فثنا ذلك رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضت أسك وامنشط واهل بالحج ودعى العمرة قالت ففعلت فلما قضينا الحج

امرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فاعتقرت فقال هذه مكة اعمرك
 قالت فقال الذين اهلوا بالبعرة بالبیت بين الصفا والمروة ثم حلوا فاطوا فاطوا اخر بعد ان جمعوا احرام
 صحهم واما الذين كانوا اجمعوا بالحج والعمرة فامنا طوا فاطوا فاطوا واحد ثم حرمه حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو ہم احرام باندھا ہن عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے
 پہی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتھ باندھی ہے احرام کہے یہاں تک کہ دونوں عرفہ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ مین نے
 کہ مین حیف کجالت مین تو میری زلفات کیا نہی کے صفا کہی اور شکایت کی مین اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھا کھول
 اول کہ مین کی کراہ عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے مین وہی ہے کیا جب ہم حج کرچکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو باندھ کر

انور یا حج اور عمرہ دونوں کا وہ حرام کہ پہلی جنب تک حج سے فارغ نہ ہو یعنی قبل ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور مجاہد و عطاء کا
 مگر امام احمد و اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہو قیامت تک **نکۃ** تو میں بھی اپنی سہ تہہ ہی دلاتا محمد نے کہا **الطیب** یحییٰ
 بھی لوگوں کے ساتھ عمرہ کر کے حرام کہو لہذا تاکہ سب لوگ یکساں ہو جائی **عمرہ جابر قال** اقبلنا امہا بن مع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بالجحر مفردا و اقبلت عائشہ مصحلاً بعمرة حتی اذا كانت بسرف عرکت حتی اذا قد خففنا
 بالکعبۃ ویالصفاء والرفۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل منا من لم یمکن معہ ہتک قال
 فقلنا حل ما اذا فقال الحل کلہ فواقضنا النساء وتطیبنا بالطیب لبسنا ثیابنا ولیمس بیننا و بین عرفۃ
 اللہ یحییٰ لیل ثم اهللنا یوم الترویۃ ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشہ فوجد معا تبکی
 فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضرت قد حل الناس ولم یحل ولم یطع بالبدیت الناس بن ہبوز الی
 الحج الا ان فقال ان هذا امر کتبہ اللہ علی انات آدم فاغتسلی ثم اہلی بالجحر ففعلت وقضت الموقف
 اذا طهرت طافت بالبدیت بالصفاء والرفۃ ثم قال قد حلت من حجتک وعمرتک جمیعاً قالت یا رسول
 اللہ انی وجد فی نفسی انی لم اطع بالبدیت حین حججت قال فاذهب بہا یا عبد اللہ حمض فاعمر ما من التنعیم
 وذلك لیلۃ المحصبۃ ثم حمیمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھ کر آئے اور
 حضرت عائشہؓ عمر کا احرام باندھ کر مین جب سرف راہ مقام ہر در میان مین کے اور مدین کے مین پہنچیں تو انکو حیض آگیا جب
 ہم لوگ مکے مین پہنچے طواف کیا فائدہ کعبہ کا اور سعی کے منہام وہ کے پچھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے
 ساتھ تہہ ہی نہیں ہو وہ احرام کہو لہذا لی اور حلال ہو جاؤ کہ ہم نے کہا کیا چیز مین جلال ہوں گی اور کس واسطہ پانے فرمایا سب
 چیز مین پچھ ہم نے صحبت عورتوں کو اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ مین چاند مین باقی تہین پچھ ہم نے احرام
 باندھا آہو مین تاریخ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس گئے دیکھا تو وہ رد ہی مین۔ پچھا کیوں نہ تھے ہو۔
 انہوں نے کہا حج حیض آگیا سب لوگوں نے احرام کہو لی والا مین نے نہیں کہو لاہی تک طواف ہی کر سکی خاکہ کعبہ کا (بوجہ مین
 کے) اب لوگ حج کے لیے جاتی مین آپ نے فرمایا حیض تو تعسیری امر کو جو اللہ نے کہہ دیا ہو آدم کی بیویوں پر غسل کر اور حج کا
 احرام باندھ لے انہوں نے غسل کیا اور سب ارکان حج کے واکبر جب حیض سے پاک ہوئیں تو طواف کیا فائدہ کعبہ کا اور سعی کے صفا اور
 مین پچھ فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرہ دونوں کو انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو کچھ مین نے طواف نہیں کیا فائدہ
 کا شروع حج مین آپ نے عبد الرحمن سے کہا انکو لیجاؤ اور عمرہ کرالاؤ تقسیم ہو اور یہ امر حبیبی سات کو تھا **نکۃ** فیروز جو مین شب
 ذی الحجہ کے جن سات کو محصب مین اتنی مین راتیر مین شب کو اگر بارہویں تاریخ کو نہا سے رجعت کرے حصابہ کو محصب ایک مقام
 ہی نزدیک کھنسا کو ثبوت راہ مین متاسی۔ دوسری روایت مین ہے آپ نے فرمایا حضرت عائشہؓ کو اہلی الحج شہد حجی وصیۃ
 ما یصنع للمحصران لا تطوفی بالبدیت ولا تصلی یعنی حج کا احرام باندھ لے اور حج کر مثل اور حاجی مین طواف کر

بتا ہی جو رخصت سے پہلے کہ انہیں کو پہنچا بیٹو عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعض بیٹے کو عمرہ کا
 تو جن لوگوں نے عمرہ کا حرام نہ ہونا وہ طواف اور کسی حلال ہوگی پھر چکر کی طرح دو سر طواف کیا جب لوگ آئی سننا سوجھن لوگوں
 نے چاروں عمرہ کا جیسا ہونا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا **ف** اس طرح جن لوگوں نے عمرہ کا حرام نہ ہونا تھا انہوں نے غلطی سے
 قالت لبینا یا نبی الخ حتی اذا کتابہ من حضرت فاذل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یسبکین
 یا عائشہ فقلت لیکنی لہم کرجی فقال سبحان اللہ انما ذلک شیء کتب اللہ علی ناس آدم فقال النبی
 المناسک کما خیر لہم طواف بالبيت فلما دخلنا مکة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء من صیحابہا
 عمرہ فلیجعلوا عمرہ ہمز کا ان معہ لھذا قالت ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ البقرۃ للصد
 فلما کانت لیلۃ البطحاء وطهر عائشہ قالت یا رسول اللہ ارجع صلوحتی حج و عمرہ وارجع انا یا الحج فامر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر فذہب الی التنعیم فلبت بالعمرة ثم حجہ حضرت عائشہ سے روایت
 ہونے لگی کہ حج کا جب ہم من میں پہنچے تو ہم کو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس تشریف لائے میں نے وہی ہے
 آپ نے فرمایا کیوں مدتی ہو عائشہ میں نے کہا مجھ کو حیض آگیا کاش میں حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ وہ چیز جو عورتوں
 کی تکمیل یا ہی آدم کی بیٹیوں کی طرح سب ارکان ادا کر سوا لڑکی کے **ف** کیونکہ عائشہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہے اس طواف
 کے **ت** جب ہم کو من میں آئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جو چاہے اپنے حج کا حرام عمرہ بنا دیں اور عمرہ کے حرام کو بدلے اگرچہ خاص تھا
 اور سال اب سیکر درست نہیں کہ حج کو بلا عذر عمرہ کر لیں مگر امام احمد کے نزدیک یا بھی درست ہے اگرچہ اساتید ہی ہو۔ عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عورتوں کی طرف سے ایک گائنی بچی کو دو تین یا تین حج بطحار کی رات عائشہ حیض سے
 پاک ہوئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ساتھی والی عورتیں چاروں عمرہ کر لی لوٹیں گے اور میں مرت حج
 کر لی۔ آپ نے عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے گئے انہوں نے وہاں سے عمرہ کا حرام بڑھا **ع** عائشہ فقالت
 خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری اندلج فلما قدمنا تطوقنا بالبيت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من لم یکن ساقی الھذا ان یجل فاحل من لم یکن ساقی الھذا ثم حجہ حضرت عائشہ سے روایت ہونے لگی کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے جب ہم آئی اور طواف کر کے خانہ کعبہ آئے حکم کیا اون لوگوں کو جن کے ساتھ ہم آئی تھی حلال رہتی
 کا وہ حلال ہو گئے **ف** حلال سے مراد حرام کہول انہا ہی **ع** عائشہ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت
 من امری ما استدرت لما سقت الھذا قال محمد بن حصیبہ قال دخلت مع الذین اطلوا من العمرة قالوا
 ان یكون امر الناس ولحداً ثم حجہ حضرت عائشہ سے روایت ہونے لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھ کو ساقی معلوم تھا
 کہ حج کا حرام باندہ کر لیں اور ہمیں ساتھ لادیں وہ طواف اور کسی کے حرام کہول مکتا ہے۔ آپ نے لوگوں کو حجۃ الوداع میں اس کے
 کو لیں ایسا ہی حکم فرمایا تاکہ شکر ان اختلاف پہنچیں اس سے دو کیا آپ نے فرمایا۔ اگرچہ آپ یہ حکم نہیں ہے بلکہ حج کا حرام

[illegible]

اور نماز پڑھ کر **ع** جابر بن عبد اللہ قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبحر خالصا لا یخالطہ
شیء فقد منا مکة لا یصل لیل خلون من ذی حجة فطفنا وسعدنا ثم امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل
وقال بولوا لکم لیل فقام سراقۃ بن مالک فقال لہ رسول اللہ ارایت متعتنا ہذا ہما متا ہذا
للابد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بد ثم رحمہ جابر بن عبد اللہ انما یرى ہر رویت ہر ہم فی رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالی حج کا احرام باندھا اور کسی کے نیت کی جب ہم کو من آنکو توجاہ تین فی وجہ کی گئے چلین تہین ہم نے طواف کیا
اور سعی کی صفا اور وکبہ پر میں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حکم کیا احرام کہوں ڈانٹا اور فرمایا اگر میری ساتھ میری
نہ ہوتی تو میں بھی احرام کہوں لڑتا اور سنت سراقہ بن مالک کہہ کر ہوئی اور کہا یا رسول اللہ یہ ارم آپ نے ہم کو اس حال کے لیے دیا یا
ہمیشہ کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ کبھی ہر **ف** اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہو گیا کہ جو حج کا احرام باندھ کر آدمی اور یہی
ساتھ ہو وہ طواف اربعہ کے احرام کہوں سکتا ہے **ع** جابر قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربیع
لیل خلون من ذی الحجۃ فلما طافوا بالبيت وبالصفا وبکرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا عملکم
الاکثر کان معکم فلما کان یوم الترویۃ اهلوا بالبحر فلما کان یوم النحر فمواظفوا بالبيت ولم یطوفوا
ببیت الصفا والکرة ثم رحمہ جابر ہر رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے میں ہے جب چار تین گز تہین
ذی الحجہ کے جب طواف کر چکے اور سعی در میان میں صفا اور وکبہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کر دو مگر جس شخص
کے ساتھ میری دہرہ نہ کرے جب آہو تین تارین ہوئی تو صحابہ نے حج کا احرام باندھا جب دروین تارین ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور
سعی کے در میان میں صفا اور وکبہ **ف** کیونکہ پہلی سعی کے فے تہا لبتہ بخشش جس میں پہلی سعی نہ کری اس کو بعد طواف الزیارة
کے سعی کرنا ضرور ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہیں جب چاہے کر لیں **ع** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اہل ہو واصحابہ بالبحر ولیم مع احد منهم یومئذ تک الا انہ صلی اللہ علیہ وسلم وحلحۃ وکان علی رضا
قدم من الیمین معہ التھک فقال اھلت بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
امر اصحابہ ان یجعلوا عمرۃ یطوفوا ثم یقصر او یحلوا الا من کان معہ التھک فقالوا انطلق الی منی وذاکوزنا
تقصر فیہ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو استقبلت من امری ما استدرت ما اھدیت
ولولا ان معہ التھک لاحتلت ثم رحمہ جابر بن عبد اللہ ہر رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا حج کا
صحابہ کے پاس دن دنوں میں نہ تھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طہورہ کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
لای تمہیں سے اور ان کے ساتھ میری تھی انہوں نے نیت کی تھی اس کی جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی تھی اپنے اصحاب
کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر دو تین اور طواف سے کہ کمال کہ تین احرام کہوں تین گز کے ساتھ میری ہو وہ نہ کہوں صحابہ کہا کیا ہم
کو اس حال میں جاؤں کہ ہر ذکر سے منہ پھری ہو یہاں تو کی طہر کہا میں جماع کر نیکی کچھ دینہ گز دی ہو کہ حج کو چلین قصہ میری یہ

پہنچا یہاں پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں پھر کروں گا اور باقی تو پھر کرنا چاہیے نہایت شہید علیہ السلام
 کر اور باقی اپنی طرف سے اور ہارون میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میری وہ سطر کر کے چھوڑ دینا **عمر بن الخطاب** قال قال الصبیح
 عبدہ کنت جلا اعرابیا نصرانیا فاسلمت فیت جلا من عشیرتی یقالہ ہدیہم بن شملہ فقلت لیما ہذا
 فی حریص علی الجہاد وانی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی حکیف لے بان اجمعہما قال اجمعہما اذ نج ما
 استیسر من اللہ فاهللت بہما معا فلما اتیت العدی بنی سلمان بن بعبعہ وزید بن صوحان انا
 اہل بہما جمیعاً فقال احدثہما الاخر ما ہذا بافتق من بعدہ قال فاما القی علی جبل حتی تبت لحمی
 المخطاب فقلت لی ایا امیر المؤمنین انی کنت رجلاً اعرابیا نصرانیا وانی اسلمت وانا حریص علی الجہاد و
 انی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی فانتیت جلا من قومی فقال اجمعہما واذ نج ما استیسر من اللہ
 وانی اہللت بہما معا فقال عمر رضی اللہ عنہ ھذا لست تنبیک صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو ذر سے روایت
 ہر صبی بن جند کہا میں ایک شخص گنوار تھا نصرانی پہرستان ہوا تو ایک شخص پاس آیا ابو کنوین سے جو جگہ نام ہمیں بن
 شملہ تھا میں نے کہا اے فلاں نیز تجھے جانتا ہوں یہاں وہاں جو اور عمر بھی مجھے فرض میں تو اگر میں اندون کو ایک تہہ دار کروں
 تو کیا انہوں نے کہا ہمہ کر لے جو اور عمر کو (قرآن کر) اور ذبح کر جو میری وہی (اونٹ گاٹی بکری) تو میں نے جو اور عمر کو
 ساتھ ہی احرام باندھا جب میں غیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجھ سے سلمان بن بعبعہ وزید بن صوحان ملے اور میں نے انکو
 پکارتا جاتا تھا یعنی بیک سجدہ و عمر کہتا جاتا تھا (اون میں سے ایک نے دیکھ کر کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھتا
 نہیں ہے) ایسے جانور کشل جب تنہا سمجھ کر سے جو اور عمر دونوں کو ساتھ لے گیا اس کہنوسی گویا ہاڑ مچھڑ پڑا
 میں حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہا اے سید المرسلین میں ایک شخص گنوار نصرانی تھا سلمان ہوا جہاد کا مجھ بہت شوق ہو اور
 مجھے حج اور عمرہ دونوں فرض تھے تو میں نے ابو کنوین کے ایک شخص سے جہادہ بولا دونوں کو جمع کر اور ایک ہدی دیدی تو میں نے لیا
 ہی کیا حضرت عمرؓ نے کہا تو نے اپنی نبی کے سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم یہ روایت تفصیل کے ابو علی کو نسخہ میں
 نہیں ہے بلکہ مختصر ہو کہ صبر نے حضرت عمرؓ کو بیان کیا انہوں نے جواب دیا مگر ابن ابی اسلمہ میں موجود ہے **عمر بن الخطاب**
 معہ ابن عباس یقول حدثنی عن ابن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تانا اللہ الیہ ان من
 عند ربی عزوجل قال اھبوا لعمق و قال صل فھذا الوادی المبارک وقال عمرۃ و حجۃ حریمہ ابن ابی
 روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپؐ نے اتنی خبر جو عقیقہ میں ہے رات کو
 ایک نیا والا کھڑے میری پاس آیا اور بولا اس نکت والی وادی میں نہاد پڑا ہوا کہ عمرہ سے حج کر اور عمر بن ابی بعبعہ
 میرے عزیز ہیں فقال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذ کنا بصفا قال لہ مراقبۃ بن مالک المدنی
 یا رسول اللہ افضنا قضاء ھو کا نما و لد فالیوم فقال ان اللہ عزوجل قد ادخل علیکم فی حکم لھذا

بھی منع کیا مگر تم پہل کوف اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق تھیں ہے، لہذا قرآن کثیر عباد کو نزدیک افضل ہے پر جس پر
 افراد بعضوں کے نزدیک افراد سے افضل ہے پر قرآن پر قرآن و ائمہ علم **باب فی الاقوان قرآن بیان عن انس**
 بن مالک انہم سمعوا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلي بالحج والعمرة جميعا يقول لبنيك حجا
 وعمرة لبنيك عمرة وجمعا مرحمة انس بن مالك سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بیک کہتے ہو حج و
 عمرہ دونوں کے ساتھ قرآنی ہے بیک حجا و عمرہ بیک عمرہ و حجا اس حدیث قرآن کا جواز ثابت ہوتا ہے **عن**
انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأت بهما یعنی بذی الحلیف حتی اصبح ثم رکب حتی اذا استوت به البیداء
 حمد الله وسبح کبر ثم اهل الحج و عمره و اهل الناس بها فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتی اذا كان يوم الترویة
 اهلنا بالحج وغر رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع بذات بید و قیاما مرحمة انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ میں ہو جب صبح ہوئی تو سواری ہوئی جب بیدار پوچھو پوچھو کہ تعریف کی اور تباہی نہ تیرے پر
 بیک کیا ساتھ حج اور عمرہ کے اور لوگوں نے بھی اسے ہی کیا جس کے میں پوچھ کر تباہی نے حکم کیا لوگوں کو انہوں نے حرام
 کہول والا جب آہوین تاریخ ہوئی اپنے حجر کی بیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے سات اونٹوں کو بخر کیا
 کہہ کر کے **ف** ادبانی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **عن ابن عباس** عن ارب قال سمعت مع علی بن ابی طالب رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم علی بن العز قال فاصبت معروا وانی فلما قدم علی بن العز علی رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدنا طمعة رضی
 الله عنها قد لبست ثيابا صبيغا وقد نضح البيت بفضوه فقال له قلت فان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قد امرهم بما فعلوا قال فليها اني اهللت باهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم
 علي سلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صنعت قال قلت اهللت باهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال
 فان قد سقت الماء وقرنت قال فقال لي انحر من البدن سبعاً ستين وستا وستين وامسك لنفسك
 ثلاثاً وثلاثين واربعاً وثلاثين وامسك لي من كل بدنة منها بضعه مرحمة برابرین ثانی سے روایت ہو میں نے
 حضرت علی کو ساتھ حاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میرا کہ پہچا تھا میں کہ طیف دہان میں نے کئی اوقیہ (ایک تیرہ
 چالیس درم کا ہوتا ہے) چاندی حج کے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس تو فاطمہ کو دیکھا کہ میں
 کپڑے پہنے ہوئے اور میرے میں انہوں نے خوش ہو گئی تھی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے تو حکم کیا ہے صحابہ کو انہوں نے حرام کہول والا علی رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے دعیت کی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نیت کے ہو (یعنی قرآن کیا ہو تو میں حرام کہول نہیں کہتا) پھر علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے چچا
 تم نے کیا کیا وہ بے میں نے نیت کے آپ کی نیت پر پانی فرمایا میں تو ہی ساتھ لایا ہوں اور قرآن کرچا ہوں پھر حضرت علی
 نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حکم کیا ہے ساتھ یا چہاں شیش شکر کرنا اور کہا تیس تیس چوبیس چوبیس کہہ کر طہارت

لئے تھے بعض نہیں لے گئے تھے یہاں کے میں شریف لائی تو لوگوں کو فرمایا جو محض تم میں سے وہی سائبہ سے اس
 احرام نہ کہو لے جب تک چرچہ نہ کر لے اور جو بدی لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کے بال تہرہ اور احرام کہوں اگر پھر چرچہ کا احرام
 باندھو وہی دیو اگر بدی لے سکے نہ ہو تو تین روز کر کہو ایام حج میں (ساتویں آٹھویں نویں کو) اور سات روزہ کہو کہ جس نے گھر سے
 اگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں شریف لائی تو طواف کیا اور بولیا حجر اسود کا سب سے پہلے پھر قرین پہلے قرین دوسرے
 اگر اگر طواف کیا اور چار پیرون میں معمولی طور پر چلی پھر طواف سرفارغ ہو کر دو رکعتیں پڑھیں مقام ابراہیم میں پھر سلام
 پھر اور سرفارغ ہوئے اور صفائے پاؤں اور سات پیر کر کے صفا اور مرو کر کے پچھین پھر احرام نہیں کہو لا جب تک حجر سی فارغ نہیں ہو
 اور نحر کیا بدی کو بیختم میں (یعنی دسویں تاریخ) اور مکین اگر طواف کیا (طواف الزیادۃ) پھر احرام کہوں اس سب کام کرنے کو
 جو احرام میں کرتے تھے اور جن لوگوں کے ساتھ ہی تھے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا
 حضرت ذوالنہی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس قد حلوا ولم تحلل انت منی ثلاث
 فقال انی لم تکرہی قد تہدائی فلا احل حتی یخسر ثم یمحی حضرت ام المؤمنین حضرت سہ روت ہوا انہوں نے
 کہا یا رسول اللہ کیا حال ہو لوگوں کا انہوں نے احرام کہو لا لا عمرہ کر کے اور آپ نے احرام نہیں کہو لا آپ نے فرمایا میں نے تب تک
 انہوں کے (تب تک کہ میں ہوں) ہاں کو برابر کر کے گوندی جانے کو تاکہ پرگندہ نہ ہوں اور جو میں پڑیں اور تھکے (میں) اور تھکے (میں) اور تھکے (میں)
 کہتے ہیں بدی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکا دیں کو تاکہ نشانی ہو کہ بدی ہے (ہو) تو میں حلال نہیں ہو سکتا جب تک نحر نہ کرے
 سیدہ زکراۃ سودان باذکر ان یقول فیمن حج ثم فتنہا بعرۃ لہو یکن ذلک الالکرب الذین کا فو مع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رحمہ علیہ بن الاسود روایت ہے ابو ذر کہتے تھے جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اس کو فتنہ کر ڈالا عمرہ کر دیا تو بدست
 نہ ہو گا بلکہ ایما دن لوگوں کو یہ طوطا خاص تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں پر گزر چکا کہ امام ابو حنیفہ کا ہے ہے
 قول ہے اور اکثر علماء اس طرف گویں مگر اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کام ان لوگوں کو یہ طوطا خاص نہ تھا بلکہ قیامت تک سب کام
 کو یہی ہے عن ابی بنی زید قال قلت یا رسول اللہ فتنہ لہ لانا خاصۃ ومن بعدنا قال ہاں لہا خاصۃ رحمہ علیہ ابی بنی زید
 سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو کافرنہ کرنا ہماری یسوی یا اور لوگوں کو یہی ہی جب ہمارے آپ نے فرمایا
 خاص تھا جو یہ طوطا ہے ابی بنی زید سے ایک آدمی دوسری کیفیت سے کہتا ہے عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ اہلۃ من خثعم تستفتیہ فی فضل یضرب الیہا ونظر الیہ فی فضل
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضرب وجہ الفضل والاشواق الخ فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج اکثر
 الی شیخ کبیر الایات طبعان ینقبت علی الرحلۃ افا حج عنہ قال نعم وذلك فی حجتہ الموعودۃ رحمہ علیہ عبد اللہ بن عبد اللہ
 روایت ہے کہ فضل بن عباس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں (یعنی ایک ہی نیت پر آپ کے ساتھ ہوا بھی) اتنی میں
 ایک نیت کی تھی تھم میں سے اور آپ سے جو چھوٹی نیت کی فضل نے اس عورت کو دیکھا شرم کیا اور وہ عورت فضل کو دیکھ کر گئی رسول اللہ

ح
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

باب ما یلبس المحرم احرام کثیرت انما من علی بن ابي حمزة
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة وعليه ثياب خلو او ذاك الصفرة وعليه حبة فقال يا رسول الله
 كيف قام في ان اصنع في عمري فانزل الله تبارك وتعالى على النبي صلى الله عليه وسلم الوحي فلما سري
 قال اني اسألك عن الصخرة قال اغسل عنك اثر الخلق او قال ان الصخرة واخرج العجبة عنك واصنع
 في عمرك ما صنعت في تحتك ثم حمى علي بن ابي حمزة روى عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة
 بس اور وقت اب جبرانی من قمر (جوانه ایک مقام جو دریاں کو اور طائف کے جبل کا بڑا عمرہ کہتے ہیں) او کو بن
 زخوشہ کا رنگ یا نہ دی کا نشان تھا اور ایک جیسے ہوئے تھا پوچھا یا رسول اللہ میں عمرہ کیوں کر کروں اب پر جوئی تھے
 تھے جب اور حکم تو آپ نے پوچھا کہاں ہے عمری کو پوچھو یا فرمایا خوشبو کا نشان دہن تو ایاز دی کا احسبہ انار ڈال پھر
 دی کہ جو چین کرنا ہی۔ دوسری روایت میں کہ لعل جنتک فلعنک لیسہ انما جب اپنا تو اتار لیا اوس سر پر
 تیسری روایت میں کہ احرار انہ زعموا انہ غسل امرئین اولہما حکم کیا آپ نے جب انہ نکلا اور غسل کر لیا دوبارہ یقیناً
 چوتھی روایت میں کہ وقد احرمت بعمرة وعليه حبة وهو مصفر تحت راسه عمره کا احرام باندہ ہوئی تھا
 اور جب بیٹھے تھا دائرہ ہی اور سرنگی ہوا تھا **باب ما یلبس المحرم احرام کثیرت نکلیا بن عبد الله بن عمر**
 قال سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يترك المحرم من الثياب فقال لا يلبس القميص ولا البنس ولا الثوبين
 ولا العامة ولا ثوباً مسه ر ولا تضران ولا الخفين ولا المن لا يجرد الغلظين من لم يجرد عليهما فليلبس
 الخفين وليقطعهما حتى يكونا اسفل من الركبتين ثم حمى عبد الله بن عمر روى عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة
 عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة
 (ایک گھاس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزی اگر جبکہ باج چل نہ ہو تو موزوں کو نشون پر سو کاٹ ڈالی یہاں
 ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو پنجو کے پاس سے کچھ پچ میں ہوتی ہے **واف** اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بھی ضرور نہیں بل حدیث
 ابن عباس کے جو جوئے یا چیل نا پوی وہ موزی پہن کے اور انتم شہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہو لیکن اونچی حدیث ہے۔ دوسرے
 زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ وہ ان میں خوشبو ہوتی ہے اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس میں خوشبو ہو ممنوع ہے
 ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه وزاد قال المحرم لا تتعقب ولا تلبس القفازین ثم حمى عبد الله بن عمر
 عمری روایت ہے ویسی ہی جواد پر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ محرم عورت سے نہ پز نقاب نہ ڈالی نہ منہ کھلا رکھی اور نہ سٹارہ پہنے
 عبد الله بن عمر عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة عن ابي حمزة
 والزعفران من الثياب ولا تلبس من الثياب ما احبت من الثياب ولا تلبس من الثياب ما احبت من الثياب ولا تلبس من الثياب
 او خذہ

صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وهو محرم قال فوضع ابوا یؤب یدہ علی الثوب فطأہ حتی بدلت

خمر قال لاشان یصلیہ اصبت فاصبت راسہ ثم حرک ابوا یؤب راسہ بیدہ فاقبل بھما وادبر

ثم قال حکذا رأیتہ یفعل صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحمہ عبد اللہ بن زینب سوادیت ہر کہ عبد اللہ بن عباس ورسو

بن مخمر نے اختلاف کیا ابوا میں جو ایکنہام ہی در بیان میں ترمین کے تو کہا عبد اللہ بن عباس نے محرم اپنا سر کو کترا ہی

مور بن مخمر نے کہا ہائین وہ کہتا ہی کہا عبد اللہ بن زینب نے بیجا جگو عبد اللہ بن عباس نے ابوا یؤب انہ مار ہی ہر

تو یا یامین نے انکو غسل کرتے ہوئے دو کڑیوں کے پیر میں جو کونوی پر لگی ہوئے ہیں اور وہ پر وہ کیر ہوئے تھے ایک پیر کا کٹواں

کیا مینی انکو چپا انہوں نے کون ترمین نے کہا میں عبد اللہ بن زینب ہوں مجھ بیجا ہی عبد اللہ بن عباس نے تا

لم یستی یوچون کسٹر غسل کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتی تھی تو ابوا یؤب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر سر

عمر شایا یہاں تک کہ انکا سر جگو دیکھا ہی دیکھا کھچ کر کہا انہوں نے ایک آدمی سے جوابی ڈالتا تھا اور نہ پکے پانی غسل تو پانی ڈالا

اور نہ ہی انکو سر پر اور نہ ہونے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا گئے انکو پھیرے پھیر لگیں اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی تھی **باب المحرم یتزوج محرم کونکہ کن کیا ہی** **تنبیہ نہ** **بھیجے** **بنی عبد**

عمر بن عبد اللہ اسلی الی ابان بن عثمان بن عفان یسالہ و اباز یوصف شذ امیر الحاج و حماد سمان الی

لأردت ان اتکلم علیہ بنی ابنہ شعیبہ بن جریہ و فاردت ان تحضر ذلک فانکر ذلک حلیہ ابان وقال اتیعت

ابی عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح من یرحمہ منہ بنی ہر

روایت ہر عمر بن عبد اللہ بیجا ابان بن عثمان پاس ایک آدمی اور ان میں ابان میں سے حاجون کر یہ پوجہ کو کر میرا

ارادہ نہ نکاح کر لیا طلحہ بن عجم کا شعیبہ بن جریہ کی بیٹی سے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس نکاح میں شریک ہو ابان نے انکار

کیا اور کہا کہ سنائیں فی عثمان بن عفان اپنا پاپ کہتے تھے سنائیں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اتنی تو نہ نکاح

کر ہی محرم اپنا اور غیہ کا۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہی۔ نہ پیام بھیج کر نکاح کا **کاف** مالک اور داؤدی اور شافعی

احمد اور سحن کا عمل اسی حدیث پر اور ان کو نزدیک محرم نہ اپنا نکاح کہی نہ دوسری کا نکاح نہ داؤدی اور ابراہیم اور ثوری اور ابو یوسف

اور محمد اور ابو یوسف کو نزدیک محرم نکاح کر سکتا ہی اگرچہ انہ کو صلیب احرام نہ کہولی **عن** **شیخ** **قال** **تزوجنی رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم **و** **من** **حلال** **ان** **یسرف** **ثم** **رحمہ** **میرودہ** **سوادیت** **ہر** **کہ** **نکاح** **کیا** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **فی** **میتو** **فی** **میتو** **فی** **میتو**

دو دن حلال تھے احرام باندھتی تھے اس وقت میں راہ مقام فریب کے **عن** **ابو** **جاسر** **ان** **النبی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم**

تزوج میتو وہو محرم ثم رحمہ ابن عباس روایت ہر کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی میتو سی اور آپ محرم

تھے۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس کا صحیح یہی کہ اس وقت آپ محرم تھے **باب ما** **یقفل** **الحرم**

من الدوا۔ محرم کون ہی جانور مانا درست ہر **عن** **عبد** **اللہ** **بن** **عمر** **سئل** **النبی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **عم** **ایقتل** **المحرم**

جاءت من محرمه ايامنا في نو كويسا عن ائمتنا قالوا ان الركب ان يعرف بنا ونخبرهم رسول الله صلى الله

علیہ سلسلہ محرمات فاذا لحذاذ و بنا سدا لت احدنا جلد ابعاض من اسها علی وجهها فاذا جاز و ناکشفناه
 رحمہ حضرت عائشہؓ روایت ہے سو پہلوی نامی ہر کوگر گزنی اور ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے احرام باندھو جی تو
 ہمارا مسامحہ جاتے ہیں نقاب منہ پر ڈال لیتے جب کچھ چلے جاتی یا بھیجے تو ہر منہ کھول لیتے **ف** نقاب منہ پر ڈالو یہی کاکہل
 منہ سے جدا ہوتا یا ایک کھٹے دو کھٹکی کو اس طرح منہ دو پائینا منع نہیں ہے **ب** فی الحرمہ وظلیل محرم پر یا کہ کرنا کیسا ہی **عن**

المحسين قالت حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حجة الوداع قرأت أسامة وبلا ولا واحدما اخذ بخطام ناقة النبي

صلی اللہ علیہ وسلم والاخر افعی ثوبہ لیسترہ من الحرق مر فی جمرة العفبة **تھو ام حسین سے** روایت ہے ہم نے حج کیا اور

السلام علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو یہ کہا میں نے سامریہ و بلال کو ان میں سے کوئی حضرت کے اونٹ کی ٹھار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرا

اِنسا کړ او اُنهي رسول الله صلي الله عليه وسلم پر ايد کي چوښتي ٿي ايهي ښک که آپ نجمره عقبة کي رمي کي **ف** محرم کوساينيت

ہر بشریکہ وہ کپڑے ہر گئے **باب** الحمد یحییٰ محمد بنی گھاوی کیسی ہی **عمر ابن عباس** رضی اللہ عنہما علیہ السلام الخ

وہو محرم ترجمہ عبداللہ بن عباس روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے لگائی احرام کجالت میں **ف** اذنیہ

وہ منافی اور احمد اور اسحاق کا عمل ہے حدیث پر **عن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **انحجم** ہو عرض فرما

منزلہ مکان بقۃ محمد بن عبد اللہ بن عباسؓ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ لکائی اپنی سرزمین اور آپ احرام باندھ کر ہو

تھے ایک بیماری کے بعد ہی عن انس از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتحم هو محرم علی ظہر القدم من وجع کانہ

ترجمہ انس سے روایت ہر رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم نے یحییٰ لکائی بخت قدم پر ایک دروہا ہے **ف** اریحییٰ لکائی منی

۱۔ نکالنا پڑیں تو بعض علماء کے نزدیک جزا لازم کی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہو تو جزا لازم نہ ہوں **باب کے تحت**

الحرم محمد بن كادو توكيسا عمر بنيد بن فوج الفتيك عمر بن عبد الله بن محمد عيسى فارسل الى ابان بن عثمان

قال مفيان وهو أمير الموسم ما يصنع بهما قال احمد هما بالصبر فسمعت عثمان يخبر الله عنه هوش

لَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَ نَبِيَّ بْنَ هَبَبٍ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجَانٍ أَنَّهُ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ بِأَذْوَانِ

عثمان باس ہبیجاوہ وان نون اسیتھر موسم کے مین کیا جلاجر کر دن ان پھونکا انہون نے کہا ضاد کر لی ایوی کا کیونکہ مین سنا

حضرت عثمانؓ سے فرمائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا **ف** اگر ہر موسم و شخص ہے جو حج کو دونوں مین

باب الحرف فیصل محرم غسل کرتو تو کیا عمر عبد اللہ بن حنظل

عبد الله بن عباس السكوني فخرته اختلاف بالابواء فقال ابن عباس يغسل الحمر راسه وقال السكوني

الحرم واسه فارسله حیدر الله بن عباس الى ابی ایوب الانصار کے خو جره يغسل بين الصنيز وهو مستحب

قال صلى الله عليه وسلم ما قلت انما حميد الله بن حنيفة بن سلمة اليك عبد الله بن عباس اسالك كأي سورة

باب فقال حمزہ بن عبد المطلب فی قتله فی الحبل والحرم والعقرب والفاقة والحداة والعقرب
 والكلب العقور **مرحمہ** عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل هو الكون سئل جانوركم كوماننا
 درست ہو آپ فی فرمایا پانچ جانورون کو مار نہیں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا بل میں۔ جبہو۔ اور چوہا۔ اور چیل
 اور کوا۔ اور کتا کتا۔ **ف** کتنی کتر میں ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹی یا حاکر کر جیسے شیر اور چیتا اور بچہ یا سپہیلہ۔
 اور کوا اور کتا درست ہے کچھ قباحت نہیں) **مرحہ** ابن عمر رضى الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس قتلت
 حلال في الحرم الحية والعقرب والحداة والفاقة والكلب العقور **مرحمہ** ابو هريره رضى الله عنه سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله صلى الله عليه وسلم نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے خاص کئے اور اطراف کو کی جاتا تھا کہ
 اگر حرم کی باتی سب مل ہے) سانپ اور بچہ اور کوا اور چوہا اور کتا کا ٹنسنے والا **مرحہ** ابو سعيد الخدري قال سئل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم سئل عما يقتل الحرم قال الحية والعقرب والفوسهة ويرعى الغراب ولا يقتله والكلب العقور
 والحداة والسبع العاد **مرحمہ** ابو سعيد خدری رضى الله عنه سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل هو اعمكم كوماننا
 درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچہ اور چوہا اس میں گھونٹ غنیمت ہے ہی داخل ہے اور کوا کو بگاڑی لیکن مارے نہیں بلکہ
 فی کہا شاید وہ کو مار دے جس کا کہنا حلال ہے اور کتا کا ٹنسنے والا اور چیل اور ہر زندہ حاکر کرنا والا۔ **باب** الصيد في الحرم
 محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں **مرحہ** عبد الله بن الحارث كان اخراث خليفة عثمان على الطائف فقصص الغنم
 طعام فيه من الحبل واليعاقب ولحم الوحش قال فبعث الى علي بن ابي طالب فاجاءه الرسول وهو غيبط لا
 باع له فجاء وهو ينفض الخبط عن رده فقال له كل فقال اطعموه ثم اكلوا حلالا فان احرم فقال علي
 رضي الله عنه انشد الله من كان ههنا من اشجع اقلون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى اليه رجل حملا
 وحش وهو محرم فابى ان ياكله قالوا نعم **مرحمہ** عبد الله بن الحارث رضى الله عنه سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل هو اعمكم كوماننا
 حضرت عثمان کے طائف پر کہا تیار کیا حضرت عثمان کیسے اس میں چریوں کا گوشت تھا اور گوشت کا انہوں نے حضرت علی
 پاس بھیجا جب اس کو پاس آوی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے پھر انہوں نے کوئی اور چبڑی تیار کی تو پھر ہاتھ سے جب دیکھی پھر
 لوگوں نے ان کو کہا کہ ایسی حضرت علی رض نے کہا کہ لاؤ ان لوگوں کو جو حرام نہ ہاں ہی ہوں ہم تو حرام باندہ میں ہیں قسم قمار
 اہم کے ان لوگوں کو جو اشجع قبیلہ) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول الله صلى الله عليه وسلم اس ایک شخص نے گورہ بھیجا آپ نے کہا
 کیا کہانی اور آپ احرام باندہ ہوئی تھے لوگوں نے کہا ہاں **ف** محرم کو خشکی کا شکار کہنا مطلق حرام ہے بعضوں کو نزدیک اور
 بعضوں کو نزدیک جب حرام ہو کر محرم کو شکار کیا جاوی اور جو نصفہ کے نزدیک جب حرام ہو کر محرم اس میں شریک ہو یا
 حسین بن عباس رضى الله عنه قال يا زيد بن ارقم هل علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى اليه رجل عضد
 صريد فلم يقبله وقال احرم قال نعم **مرحمہ** ابن عباس رضى الله عنه سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل هو اعمكم كوماننا

عباس و ابی ہریرۃ عن ذلک قال اصدق ترجمہ عمر سرور ویت ہو میں نے سنا حجاج بن عمرو انصاری فرمایا کہ
 اصدق سلمہ علیہ السلام فی جو شخص اس کے شہی ٹوٹ جاوے یا لنگر ہو جادوی (دوسرے روایت میں تمنا زیادہ یا پیار جادوی)
 تو وہ حلال ہو گیا ریزہ سب بوجہ فیض کا ہی یعنی احرام کو ترک کری اور ٹوٹن کو چلا آؤی پچھلے سال حج کرے۔ عذر نہ کہا
 میں نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا سچ بولا۔ **ف** ائمہ شافعی اور مالک اور احمد کو نزدیک انصار
 حج کو ترک جانا سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہیں ہوتا۔ اگر اور کوئی عذر ہو تو حصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع
 عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہنچا تو حج کرے نہیں تو عمرہ کر کے حرام کہو لڑائی اور سال آئندہ حج کرے **عن مصنف بن عمر** اذ قال
 خرجت مع اهل الشام اهل الشام انزل النبی مکتہ وبعث معی رجال فزعموا بعدی فلما انتہی الی
 اهل الشام منعوا ان ندخل الحصن فخرجت الیہم مکات فی شغل احللت ثم رجعت فلما کان من الاعمال للقبول
 خرجت لاقعہ فقی فایت ابن عباس رضی اللہ عنہما فقال ابد الیہم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان
 ان یبدلوا الیہم الذی خروا عام الحديبية فی عرق الفضا ترجمہ نبیون بن محمد اس روایت ہو میں نے
 کر نیکی نکلا جس سال شام وادان نے محاصرہ کیا تھا عیب اسد بن ابیہر کا لکھے میں نے سیر سیانہ کئی لوگوں نے سیری تو میں نے
 ہدی بھیجی تھی جب ہم کو کربلا پہنچے تو اہل شام نے منہ کیا ہم کو حرم میں جانے میں فی اسی جگہ اپنی ہی خسر اور احرام
 کہو لڑا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو ہم میں نکلا اپنا عمرہ فضا کر نیکیو اسی تو ابن عباس سے آیا اور ان کو پوچھا انہوں نے
 کہا ہدی بھی بدل ال یعنی دوسری ہدی لا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تھا کہ بدلہ دین عمرہ فضا
 میں اس ہدی کو جو انہوں نے نحر کی تھی حدیبیہ میں **ف** کیونکہ وہ ہدی حرم میں نہ پہنچ سکی تھی بلکہ باہر حرم کے ذبح ہو
 تھے یہ حدیث بظاہر مؤید ہی سب حنفیہ کو کہ حصار کی حالت میں ہی ذبح کرنے کو یہی حرم میں پہنچاوی اور شافعی کے نزدیک حجاب
 رو کا جاوی، میں ہی کو ذبح کری **باب دخول مکة** کے میں جائز کیا بیان **عن** نافع بن ابرہہ کان اذا قدم
 مکة تبات بدی طوی حتی یصبح فیغسل ثم یدخلہ ثم یصلیٰ ویدکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یصلیٰ
 ترجمہ نافع سی روایت ہو عبد اللہ بن عمر جب مکہ میں آتی تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہر قریب مکہ کے) میں نہ جاتے
 جب صبح ہوتی تو غسل کرتی پھر مکہ میں نہ کو دخل ہوتے اور کہتے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **ف** ہر جب
 مکہ سے پہنچی تو یہی ذی طوی میں ٹھہرتے اس سے معلوم ہوا کہ مکہ میں نہ کو ذی طوی **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ
 کان یدخل مکة مرتین العلیا وینحی حال الثیبة السفلی زاد البرکاتی یعنی ثنیۃ مکة ترجمہ عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں بلند جانب کی طرف آتے اور ثنیۃ کی جانب نہ نکلتے **ف** بلند جانب
 کی طرف ذی طوی ہی اور جنب علی مقبرہ مکہ منظر کا معی اس طرف ہوا و ثنیۃ دوسرا جانب ہے **عن** نافع بن عمر
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج من طریق الشجرة ویدخل من طریق المعصرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی نہی نکلتے شجرہ کجانب سے (جو ذرا حلیف میں تھا) اور داخل ہوتے بیڑی میں معرس ایک موضع
 ہے چیمیل برید نیوی کجانب سے **عن عائشہ** رضی اللہ عنہا قالت خل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام
 الفتح من کداء علی مکہ وعلی العمرہ من کداء قال کاد عروۃ یدخل منہا جمیعاً وکان اکثر ما کانت
 یدخل من کداء وکان اقربہما الی منزلة **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فتح مکہ میں کداء کے جانب سے داخل ہوئے بلندی کی طرف سے اور عمری میں کدوی کی طرف سے (کد او وہ جانب جو جنبہ اعلیٰ
 کے طرف ہو بلند ہو اور کدوی وہ جانب جو مکے کے شیب میں ہو باب العمرہ کی طرف) اور عروہ دونو جانبوں میں داخل ہوئے
 لیکن کدوی میں جاتی کیونکہ وہ جانب اون کو گہری **قریباً عن عائشہ** رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
 دخل مکہ دخل من اعلاھا وخرج من اسفلھا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ
 میں داخل ہوئے تو بلند جانب کی طرف سے آتی اور جب مکے سے نکلتے تو نیچے کی طرف سے نکلتے **باب** فی ماضی الیدین اذا مرای
 البیت جب خانہ کعبہ کی طرف تو دونو ہاتھ اٹھا دی **عن شعبہ** قال سمعت ابانقیرۃ یحدث عن المہاجر المکرم قال
 سئل جابر بن عبد اللہ عن الرجل یراہ البیت ید ید فقال ما کانت اری احدا یفعل هذا الا الیہ ووجھنا
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکن یفعلہ **ترجمہ** صحابہ کی روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ سے پوچھا جو شخص خانہ کعبہ
 دیکھ کر وہ دونو ہاتھ اٹھا دی انہوں نے کہا میں نے کوئی دیکھا ہے کہ یہ نہیں کیا سوا اہل بیت کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو ساتھ آپ نے ہاتھ نہ اٹھا دی **ف** اکثر علماء حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ کا یہ قول ہے اور امام احمد کے نزدیک جب کعبہ کو دیکھ کر
 دونو ہاتھ اٹھا دی اور دعا کری۔ اور بعض نے اسکو حنفیہ اور شافعیہ سے بھی نقل کیا ہے **عن ابی ہریرۃ** رضی اللہ عنہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لما دخل مکہ **ف** خطا بالبیت **ف** صلی رکعتین مخلف للمقام یعنی یوم الفتح **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ اور دو رکعتیں زمین پر مقام ابراہیم کے پیچھے جس دن کہ فتح ہوا **ف**
 دو رکعتوں کو مراد دو گنا طواف ہے **عن ابی ہریرۃ** قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکہ فاقبل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اقام الصلاۃ فی البیت فاحملہ فی حجرہ فدخل البیت فوضع
 ید ید فجعل یدکر اللہ ما شاء ان یدکرہ ویدعوہ قال ولا فصل تحتہ قال ہاشم فدعا وحمد اللہ
 ودعا بما شاء ان یدعوہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی مکہ میں تو پہلے حجر اسود پاس لے
 اور دو رکعتوں پر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر صفا پہاڑ پر آئی اور اس پر چڑھ گئی یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے پہاڑی میں لگا اور دونو ہاتھ
 اٹھا دی پھر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگو گئے اور انصاف پر کھڑی ہوئے پھر باجہ صفا پر چڑھ گئے یہاں تک کہ پہاڑ کی
 اور اللہ کی تعریف کے اور جو چاہا دعا کی **ف** دونو ہاتھ اٹھا دی یعنی دعا کے لیے اور دعا مانگی جس میں سخن میں والا انصار تخت
 ہے دونو ترجمہ مذکور ہوئے **باب** فی قبیل المجر حمر اسود کو جو منہ کا بیان **عن ابن عباس** رضی اللہ عنہما قال

[illegible]

[illegible]

اور حضرت محمدؐ کو دیکھا کہ ان میں حج اسود اور دروازہ کعبہ کے اور ان پائیدار مٹے اور دروازہ تہہ درمیان پہلوان ہر طرح ہیں
اصاف کو پہلایا کہ یہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی تھے دیکھا (جیسے تہہ کثر م سے) **عز عبد اللہ بن**

الملك انه كان يقول ان عباس في قيمه عند الشقة الثالثة مما لم يكن الذي يملح الحس مما لم يلبس فيقول

ابن عبد البر انبئت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ههنا فيقول نعم فيقوم فيصلي رحمه عبد الله بن

السائب کہیں کر کے تھو عبداللہ بن عباس کے رجب وچانڈہ ہو گئی تھو، اور کھڑا کر دیتی تھی اون کو تیسرے کو فی من حجر سوار

کے پاس باکعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجھ کو خبر دی گئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تو حرمین کہتا تھا

باب امر الصفا والمروة صفا اور مروة کا بیان

باب من سئل عن الصفا والروضة من شيعته

اللہ فالر علی احد شئاً از لا یطوف بہا قالت عاشت کلا الوکان کما تقول کانت فلا یجبت

عليه السلام و فيها انما نزلت هذه الآية و الا نضل كانوا يهلون مناة و كانت مناة احد و

كانت حيزان بطرف ابي الصفا والروقة فلما جاء الاسلام سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم

وكانوا يتخسرون ان يطوفوا بين الصفا والمروة فلما جاء الاسلام استأنسوا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك

ذٰلِكَ فَاتْرَلِ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ الصَّفَا الْمَرْفُوعَ مِنْ سَعَا سِرِّهِ مَرْفُوعًا بِسَبْعِ مَرَّاتٍ بِاَمْرِ سَعَا سِرِّهِ

میں کہا دیکھو اس بے جل جلالہ فرمانہاں پر تیش صفا اور وہ اللہ کی ساریوں میں یہی سونے جو چرکی کا تہ بوجہ ہے

[illegible]

جواب یا ہرگز نہیں اگر جیسا تم سمجھتے ہو یہ امر کا واسطیوں کا لکنا بہتین ہے کہ اس کا صحابہ اور مومنین کے

تو میں اتری ہر وہ لوگ جج کیا کرتے تھے منہ کیلے بوسہ دے کر معافی مانگ لیا کرتا تھا۔

کرتا تھا) وہ لوگ صفا اور مردی کے بیچ میں سحر کرنا یا سمجھتے ہیں جب دین اسلام کی سرکٹ ہو کر نکلا ہوں گے پھر ہمارے

الہدیہ علیہ السلام سر اور سوقت عبد جل جلالہ فرماتا کہ صفا اور مروہ دونوں میں سے کسیوں میں خرابی نہ لے

خیال کا کسی امین قیامت نہیں ہر

وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ كَرَّهَتَيْنِ وَمَعَهُ مِنْ بَيْسَتِهِ مِنَ النَّاسِ قَتِيلُ الْعَبْدِ اللَّهِ ادْخَلَ سُبُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قالا رحمہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سوایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور حواف کیا جا رہا ہے اور

کے عظیم دو گھنٹین میں ان اور آپ کے ساتھ تھوڑے لوگ تھوڑا پان میں چپو ہوئی ہے تو عبد اللہ کہا لیا لیا رسول اللہ کے

وہ کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہو چکا ہوں اب صفا اور مرد و بچہ اور سی کے درجہ

سأبذل نفسي من أجله يا ابن عبد الله

الزائر المشي والناس يسعون قال ان امشي فقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وان سمعني

وحده الخبز وعدة ونص عبده وهزم الأحزاب وحده ثم دعا بين ذلك وقال مثل هذا ثلاث
 مرات ثم نزل إلى المروة حتى إذا انصبقت قدماه رمل في بطن الوادي حتى إذا أصبح مشى حتى إلى المروة
 فضع على المروة مثل ما صنع على الصفا حتى إذا كان آخر الطواف على المروة قال اني لو استقبلت من امرئ
 ما استقبلت له اسوا لهذا ولجئته امرأة فزكان منكم ليس معي هكذا فيجمل وليجملها مرة فحل
 الناس كلهم وقصر والابا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هكذا فقام سراقا بن جهم فقال يا رسول الله
 الطمأنينة امل لا بد فشيئك رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابعه في الخصر ثم قال دخل الحجرة في
 الحج عكنا هرتين لا بل لا بد لا بل لا بد اقال وقدم على رضى الله عنه من اليمى بن النبي صلى
 الله عليه وسلم فوجد فاطمة رضى الله عنهما من رجل وليست ثيابها صبيغا وكنت فافكر على ذلك
 عليها وقال من امرك بهذا فقالت انى كان على ايقول يا عرق ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه
 وسلم عرنا على فاطمة في الامر الذي صنعت به فسنتفيا الرسول الله صلى الله عليه وسلم فالتى ذكرت عنه
 فاخبرته اذا نكرت ذلك عليها فقالت انى امرنى بهذا فقال صدقت صدقت ما اذا قلت حين فرغ
 الحج قال قلت اللهم انى اهل ما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان معي هذا فلا تقل قال
 وكما جئت اليك الذى قدم به على الحسن والذى جئ به النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة ما نته فحل
 الناس كلهم وقصر والابا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هكذا قال فلما كان يوم التروية فجهزوا
 اليه اهلوا بالبحر فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلى عن الظهر والعصر والغروب والعشاء والصبح ثم مكث
 قليلا حتى طلع الشمس وامر بقبة ليعرض الشعر ففرضت بنمرة فصار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشاء
 قرش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واقفت عند المشعر الحرام بالمرء لفتكما كانت قرش تصنع في الجاهلية
 فاجل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى الى عرفة فوجد القبة قد ضربت بنمرة فقتل بها حتى اذا رقت
 الشمس ام بالقصواء فرحلت له فركب حتى الى بطن الوادي فخطب الناس فقال ان دماؤكم واماؤكم
 عليكم حرام بحرمه يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا ان كل شئ من اهل الجاهلية تحت
 قدمي مذبذب يا اهل الجاهلية موضوع عن اول دماؤكم واماؤكم قال عثمان دماؤكم ربيعت وقال سليمان
 دم ربيعتين من الحرب بن عبد المطلب وقال بعض هؤلاء كان منى ضعا في بنى سعد فقتلته حميل واما
 الجاهلية موضوع واول ربا اضعه ربا قاربا عبا بن عبد المطلب فانه موضوع كله اتقوا الله والناس فانكم
 اخذتموهن يا مائتا الله واستحللتم فرجهن بكلمة الله وان لكم عليهم ان لا يؤطئن فرجكم لحد انكم
 فان فاضل بوهض من باعير من جرح ولحق جليلكم من رفق وكسوتهن بالمعروف وانى قد تركت فيكم

[illegible]

پس اب احرام نہ کہولنا جابر نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے میں سے لائے تھے اور جتنی غصے نہیں
 لیس کر لی سب ملا کر سو دہائی سب لگ حلال ہو گئے اور بال کثر نہ رکھو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ ہی تھے
 انہوں نے احرام پہلا جب یوم الترویہ ہوا **ف** یوم الترویہ انہوں نے ترویہ کو کہتے ہیں پیچھے کے **ت** سب لوگ متوجہ ہو کر
 سنا کی طرف اور احرام باندھا حج کا ترمو رہا ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منامین **ف** اور عصر اور مغرب اور عشاء پر بھی
 دوسرے دن صبح کی نماز وہیں پڑھ لائے پڑھی پڑھی سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپ نے خیمہ کھڑا کر دیا جو باون سے
 بنا ہوا تھا وادی غرہ میں ایک وادی بحر قریح فلات کے اور وہی ہر حرم کی (پہر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس
 عرفات کی طرف) اور قریش بابت میں شک نہیں کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفی میں مشعر حرام پاس ٹہر چکے
 جیسے کہ کیا کئی نئی جاہلیت میں **ف** قریش جاہلیت کو زانیہ میں مزدلفی میں ٹھہرتے تھے اور عرفات کو نہیں جانتے تھے
 اور عرب سب عرفات کو جانتے تھے بچہ کہ انھیں نہ بھی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہاں نہ ٹھہرے **ت** اور تباہ کر گئے آگے
 بڑھ گئے (یہاں تک کہ عرفات کو پہنچ کر تو دیکھا کہ قبیلہ تیار ہو وادی غرہ میں آپ اس میں اور عرب جب آفتاب ڈل گیا تو حکم
 فرمایا قصوا (دھننی کا نام ہو) کے لانے کا اور سپر پلان کر لیا آپ سپر ہوا ہوا یہاں تک کہ وادی کو اندھا سی اور خطیب
 سنا یا لوگوں کو فرمایا تمہاری جانیں اور مال پھر حرام ہیں **ف** یعنی ایک تم میں سے دوسری کا خون نہ کر نہ اور سکا مال چینی
ت جس پر یہ دن اس مہینہ میں اشہر میں **ت** یہ جو جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال نہ کر نہ اور خون نہ کر نہ اس میں
 اس مہینے میں اور اس شہر میں ہے ہر سہ ماہیہ جو سہ ماہ کا خون نہ کر نہ یا نخی اور سکا مال لیسنا حرام **ت** آگاہ خیمہ
 ہو جاؤ ہر بابت جاہلیت کو زمانے کے میرے قدموں کے تھے پامال ہو گئی (یعنی لغو اور باطل ہو گئی) اور سکا کچھ اعتبار نہ ملے
 اور نہ خون جاہلیت کو زمانے میں کسی کی ہر سہ ماہیہ میں (یعنی اب انکا تدارک کچھ نہ ہو گا نہ قصاص نہ دیت) اور
 اول خون جو میں اپنی حلاوت کے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہر جو آپ کے
 چچا زاد بھائی تھے) اور وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں قتل کر ڈالا اور سکو قبیلہ فیل کے لوگوں نے اور جتنے سود (بنا جاتی)
 جاہلیت کے زمانی کے لوگوں پر باقی ہیں وہ سب موقوف ہوئے اور پہلا سود جو میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود جو عباس
 بن عبد المطلب (اپنی چچا کا) کیونکہ سود باطل موقوف ہے **ف** اس کا یہ مطلب نہیں کہ اور سود باطل موقوف نہیں میں
 بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب پہلے لوگوں کی حکمیں اور نفسی کے لیے میں اپنی عزیز کا سود اور ذاتی دیتا ہوں اس واسطے کہ سود مطلقاً
 لغو دیا گیا ہو خواہ کیا ہو **ت** پھر دو سو گندھ عورتوں کے بایں میں (یعنی ان کے حقوق موقوف شہم کے ہا کو) کہیں کو تم
 فی انھوں نے اپنی قبضہ میں اس کی ان کے ساتھ (یعنی عبد کیا ہو) ان کے حقوق (دا کر لیا) اور حلال کیا تم نے ان کے حقوق کو
 کو اللہ کے حکم سے (خانکھو لہا لہکم) اور تمہارا حق ان پر نہ کرنے دین تمہاری بھینوں پر ان کے حقوق کو چھوڑنا
 تم پر ناجائز ہو (یعنی نہ ان میں میں گھر میں کیوں کیا بغیر رضی تمہارے کے) اگر ایسا کریں تو ان کو مار دے یا سخت کرے

صفا سے احباب چہلو اوس پہنچا کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا **ف** اوس دن اربعین عارفتین ایسی شخصیت کو جتنا پس معلوم ہوتا
 تھا مگر اب عارفتون میں ڈھنپ گیا ہوتا تو بخیر کچھ اسد کے اور توحید بیان کی اوس کے اور فرمایا لا الہ الا اللہ حمد لا شریک
 لا الہ الا اللہ الحمد بحی ویت وعلی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ حمدہ انجو وعدہ وضرعبدہ وضرعبدہ وضرعبدہ وضرعبدہ
 اسد ایک ہی عبود سچا نہیں سوا اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور اوس کی تعریف بھی ہے جلاتا ہی اور
 مارتا ہی اور وہ شجر پر قارہر کوئی عبود نہیں سچا سوا اسکا وہ اکیلا ہے اوس پناہ وعدہ پورا کیا اور اپنی خبر **رحمہم اللہ علیہم**
 کی مرد کے اکثرست دی کا فزون کے گرد ہون کو اوس کی کیلے نے **ت** پھر دعا کی درمیان میں اس کی تین اخی کلمات کو کہا
 بعد اسکا اوتری مردہ جانے کو جب شیب میں آپ کے قدم پہنچے وادی کے اندر دوڑ کر چلے جیتے تھکے اور پھر منہ لگی تو مولی
 چال سے چلے **ف** اب وہ ان شیب نہیں بلکہ وہ نشان بہر نادہی ہیں جنکو میلین **ف** میں کہتے ہیں اور وہ صفا سے مردہ
 گوجاتے ہوئے بامیں طرف مسجد اطرام کے دیوار میں منصوب ہیں اوس کے چر میں دوڑتے ہیں **ت** یہاں تک کہ مردی پہنچے
 اور وہاں بھی یہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا جب یہاں پہنچے اور وہی پیغمبر ہوا فرمایا اگر تمہیں پہلے وہ حال معلوم ہوتا چوبعد کو
 معلوم ہوا **ف** کہ بڑے احرام کہولنا شاق گذر گیا بغیر میرے احرام کہول ہوئی یا لیر کہ عمرہ حج کے مہینوں میں درست ہو یا یہ
 امر کہ تم کو مکے میں جا کر احرام کہولنا پڑ گیا **ت** کو میں ایسی ساتھ رہی لاتا اور حج کہول کی عمرہ کہ **ف** یعنی حج کو عمرہ کہ
 ڈالنا مگر جو کہ یہی ساتھ لایا ہوں تو احرام نہیں کہول سکتا **ت** لیکن تم میں سے جسکے ساتھ میری نہ ہو وہ احرام کہول نہ کرے
 اور حج کو عمرہ کہو **ف** یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ کہو یہی حکم امام احمد کے نزدیک درست ہے اور اکثر علما کہ نزدیک سے نہیں
 بلکہ خاص تھا اوس سال کے لیے جاہلیت کا خیال توڑنیکو کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کہو درست نہیں مگر یہ تخصیص باللیل چوتھے
 ہے آگے کے مہینوں میں **ت** سب لوگوں نے احرام کہول ڈالا اور بال کتبہ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
 جسکے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جشم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ بھیکم (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ نہادینا) اسی سال میں درست
 ہے یہی پیشہ کیو سطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہہ کے ساؤ گلیان دوسری تہہ کی اوٹ گلیوں میں ڈالکر فرمایا **ف** حج میں
 شریک ہو گیا وہاں نہیں بلکہ یہی کہو **ف** یہ عبارت بظاہر مؤید ہی امام احمد کے مذہب کو الا اوس صورت میں کہ حکم
 سے مراد عمرہ کا بجالانا حج کے مہینوں میں ہو کیونکہ یہی کے نزدیک درست ہوتا **ت** اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کئی
 مونت لیکر تو فاطمہ کو دیکھا انہوں نے احرام کہول ڈالا تھا اور رگین کپڑے پہنے تھے اور مرہ لگایا تھا علی نے اسکا انکار کیا ابھی
 تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہوں نے کہا میری بایں **ف** جابر نے کہا کہ علی عاق میں کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس گیا فاطمہ کے شکایت کرتا کہ انہوں نے ایسا کیا ہے جب میں نے منع کیا تو کہا نام لگا تے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 سچ کہتے ہو فاطمہ ختم نے کیا نیت کی تھی معلوم باندہ ہوئی علی نے کہا میں نے نیت کی تھی کہ میں اہل کرتا ہوں بلکہ ایک
 پکارتا ہوں ساتھ اس چپ کے جبکہ اہل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ تو ہوں

بڑی نوٹے یا رحم کریں اور ان کا حق پتیر یہ ہے کہ ان کو کھانا پسند اور موافق دستور کے اور میں ہم میں وہ چیز جو ہری جان
 ہوں اگر تم اس کو بچھڑو رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ کیا ہی اس کے کتاب **ف** قرآن شریف پڑھنے سے میرا دل کھلے گا
 اول سے اخیر تک سمجھ سیکھ کر پڑھیں جن باتوں کا حکم ہو اور عمل کر جو جس سے منع کیا ہو اس پر بہتر کہے قرآن شریف سے
 زیادہ مستبر اور پکی کتاب دین اسلام میں کوئی نہیں ہو جو مضمون اس میں موجود ہے اس کو دہس کر بکھر کسی اور کتاب یا عالم
 کی حاجت نہیں ہو اگر اس میں سے کوئی حدیث کی معتبر کتابوں میں تلاش کرے جیسے صحیحین مو حاسن ابی داؤد وغیرہ
 اگر ان میں بھی نہ ملے تو کسی عالم دین دار سے تحقیق کر لے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کر لیو **ت** اور تم پوچھو جاؤ گی
 قیامت کے روز میرا حال (یعنی پیغمبر نے تم کو اسد کے حکم پہنچائے یا نہیں) پھر تم کیا کہو گے انہوں نے کہا تم کہتے ہو
 بیشک آپ نے اسد کا نام پہنچا اور اکیس اور نصیحت آپ نے کلمے کی انجلی سے اشارہ کیا اس کو آسمان کی طرٹ بٹایا
 پھر لوگوں کی طرف جھٹکایا اور فرمایا یا اسد گواہ رہ یا اسد گواہ رہ پھر بلال نے اذان دی اور بخیر کھی۔ آپ نے
 نماز پڑھی ظہر کے پھر کھجور اور عصر کی نماز پڑھی پھر میں کچھ نہ پڑھا (یعنی غسل نہ پڑھا) پھر آپ سوار ہوئے قصو پر اسد ان
 عزت میں آئی تو پیٹ اپنا اونٹنی کا پتھر دیکھ کر طرف کیا اور جبل شافقہ کو کہ نام ایک گھبراہٹ ہو ساسنی کیا اور قبل کی طرٹ
 منہ کیا اور شام تک ٹھہر رہی یہاں تک کہ آفتاب ٹپ گیا اور تھوڑی دیر ہی گم ہو گئے جب گردہ آفتاب کا ڈوبا تو اساترہ پڑ
 پیچھے بٹھایا اور غواف سے مرد لطفہ کو روٹے اور انٹ کی باگ تنگ کے پہنا تک کہ سر دھسکا پالان کے سر سے لٹکتا تھا **ف** تاکہ آہستہ
 چلے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو **ت** اور آپ اپنا اونٹنی ہاتھ سے لوگوں کو اشارہ کرتی جاتی تھے آہستہ چلے اور لوگوں کو آہستہ چلے
 اور لوگوں کو کہیں بلندی پر آتے تو ذرا اوکی باگ کو ڈھکیا کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جاویں تاکہ باگ کو آپ مرو لیں وہاں جمہر کیا
 مغرب اور شام میں ایک ڈان سوار دو کھب دین سے کہا عثمان راوی نے اور دونوں کچھ میں سنت یا نقل نہ پڑھا پھر لیٹے
 آپ یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر وقت نماز پڑھی فجر کے جب فجر کھل گئی اور نہر کہا سلیمان نے اذان اور قامت سے پھر سوار ہوئے
 قصو پر یہاں تک کہ مشعر حرام میں آئے (مشعر حرام ایک پہاڑ ہے مرو لیں) اور اس پر چڑھی کہا عثمان اور سلیمان فر تو نہ کیا
 قبلے کی طرف اور اس کے حمد کی اور بخیر کھی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کے پھر آپ وہاں ٹھہر رہی یہاں تک کہ خوب نشی
 ہو گئی بعد ازاں آپ وہاں سے چلی آفتاب نکلنے سے پہلے اور پھر بٹھایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تھے نہایت عمدہ بال و
 گور و خوب صورت جب آپ وہاں سے چلے تو عزمین ہو وہاں میں منیٰ جا میں تہیں فضل اور عورتوں کی طرف پکھنوں گے
 رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ فضل کے منہ پر رکھا یا فضل نے دوسری طرف اپنا منہ پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی اور ہر ہاتھ کہا انہوں نے اور طرف منہ پیر اور پھر وہی یہاں تک کہ آپ داوی محشر میں آئے (داوی محشر ایک داوی ہے وہاں
 میں زلزلہ آوینا کی جب آپ وہاں پہنچے تو اپنی سواری کو حرکت دینی تھوڑی دیر نہ تو تیز چلایا) **ف** سبب تیز چلنے
 کا یہ تھا کہ اس وقت میں عذاب اتر رہا تھا اصحاب قبل پر یا مشرکین وہاں ٹھہر کر نہ تھوڑے اوں کے مخالفت کی **ت**

آپ سواڑہ کی بہانہ کہ ہم فدوی میں آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی بعد اس کے لوگوں نے اونٹ بٹھایا اپنی ہونٹ لگانے میں اور
 اون کے پیٹ پر سو جوہر خنیاں ادا کر تے کہ تیرہ سو ہی عشا کی ادائیگی نماز پڑھی عشا کے پھر لوگوں نے اونٹوں پر سے جوہر ادا کر کے
 کہا میں نے پوچھا پھر جب غصہ ہوئی تو تم نے کیونکر کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل بن عباس سواڑہ
 اور میں ہاؤن ہاؤن قریش کے لوگوں کے ساتھ آیا **عمر علی قال** اردف اساتہ فجعل یمنق علی ناقته والناس یضربون
 الابل عینا وشمالہا یلغقت الیم ویقول السکینۃ ایہا الناس ودفع حین خالت التمسح رحمہ حضرت
 امیر المؤمنین علیؑ سے روایت ہے آپ نے بھی بٹھایا اس کے کچھ اوسط چال سے آپ اونٹ چلائی گئی اور لوگ دہائی مین اپنا اونٹ
 چلا کر چلتے تھے آپ اون کی طرف التفات نہیں کرتے اور فرائض کو ای لوگوں طیسدان کو چلو رہا ہستہ چلو اور آپ عرفات سے علیؑ
 آفتاب ڈوب گیا **عمر عرفہ** انہ قال سئل اسامہ بن زید وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسير
 حجۃ الوداع حین دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنک فاذ وجہہ نصر فلا هشام النصر فوق العنق رحمہ غزوہ سے روایت
 ہے اسامہ بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں عجب رفات سے لوٹی گھر
 چلائی تھی اونٹ کو انہوں نے کہا غنق چال سے چلتے تھے غنق دوڑا کر چلتا گھومتا نہیں پورے کے پورے جب پاؤں رخصت سے
 چلائی رخصت خوب دوڑا کر چلتا غنق سے زیادہ اس میں عجب راہ صاف ہوتی تو خوب ڈوڑے **عمر اسامہ** کنت دف النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فلما وقت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اسامہ سے روایت ہے میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواڑہ جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ لوٹی عرفات سے **عمر اسامہ** بن زید اذ سمعہ یقول دفع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرفۃ حقہ ذاک ان الشعب نزل فبال قوضاً ولم یسبغ الوضوء قط
 الصلوۃ فقال الصلوۃ اما ماک فکب فلما جاء المزدلفۃ نزل قوضاً فاسبغ الوضوء ثم اقامت الصلوۃ
 فصلی المغرب ثم اتاخ کل انسان بعیرہ فی منزله ثم اقامت العشاء فصلاھا ولم یصل ینہا شیئاً
 رحمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹی یہاں تک کہ گہا بی میں آئے اور سواڑہ کیا
 وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا اس سے دو منبر ادا ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہیں کیا بلکہ وضو غوی کیا یعنی نہ ہاتھ
 دھو کر دوسرے کہ وضو شرعی کیا مگر پوری طہر سے نہ تین تین بار ہر عضو کو نہیں دھویا بلکہ ہاتھ پہنکا وضو کر لیا میں نے کہا نماز
 پڑھیں اپنے دریا نماز آگے چل کر پھر سواڑہ ہو جب مزدلفہ میں آئے اور پورا وضو کیا پھر تیرہ سو ہی عشا کے اپنے مغرب کے
 نماز پڑھی پھر ہر ایک آدمی نے اپنا اونٹ اپنا ٹکائے میں بٹھایا بعد اس کے گلبہ ہوتی عشا کی اپنے عشا پڑھی اور مغرب عشا
 پڑھ میں کوئی نماز پڑھی **باب الصلوۃ** صحیح زعفران میں نماز کا بیان **عمر عبد اللہ** بن عثمان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمعاً رحمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب
 اور عشا مزدلفہ میں ملا کر پڑھیں۔ دوسری روایت میں ہر ایک الگ کبیر سے کہیں فی کہا نماز کو ایک کبیر سے پڑھا۔ تیسری روایت میں ہے

میرزا بلالہ علیہ السلام کا اونٹ پر تھا باب موضع الوقوف یعنی عرفات میں کہاں تھری عمر بن عبد المطلب نے فرمایا
قال تانا الزمرج الانصاری ونحن بصرقة فمکان بیاعد عمرو بن لہم فقال انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایکے بقول لکم فہم امشاعرکم فانکم علی لوث من اشرابہم لہم رحمہم زید بن شیبان کی روایت
ہماری پاس بن عبد الانصاری آئے اُعرافات میں ایسی جگہ پر اترے تھے جس کو عمر وانام دور خیال کرتے تھے تو انہوں نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا ہوں آپ فرمائی میں کہہ دو اپنی نشانوں کے جگہ پر کیونکہ تم بھی وراثت ہو
ابراہیم علیہ السلام کے ف مطلب یہ کہ حرم کی حد سے باہر نہ ہو جو جگہ پر ابراہیم علیہ السلام متوفی ہو حرم کے اندر جسے شری
مشرع حرام نہیں کرنا اختیار کیا تھا باب اللہ تعریفہ عرفات کی لٹنی بیان عن ابی عمار قال اخاض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرفۃ وعلیہ السکینۃ وردیفہ اسامۃ وقال ایہا الناس علیکم بالسکینۃ
فان البلیس بالجحافل الخیل والایل قال فہما ریت ہا رقت یدہا عادیۃ حتی جمعا نراد وھب لارفت
الفضل بن العباس قال ایہا الناس ان البلیس بالجحافل الخیل والایل فعلیکم بالسکینۃ قال فایہا
مراخت یدہا حتی اتے مرتحمہ عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے ٹھٹھان
اور سہولت کی اور آپ کے ساتھ اسامہ سوار تھے آپ نے فرمایا ای لوگو لازم ہے تم پر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گھوڑوں اور انہوں
کا ڈور نا کچھ نیکی نہیں ہے ابن عباس نے کہا پر میں نے کسی گھوڑی یا اونٹ کو نہ دیکھا جو تہا تہا ہی دوڑتا ہو یہاں تک کہ
آپ مزلو فرمیں گے وہاں فضل بن عباس کو اپنی سہا تہ بیٹھایا اور فرمایا ای لوگو نیکی گھوڑی یا اونٹ دوڑانا کام نہیں ہے
لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پر میں نے کسی گھوڑی یا اونٹ کو نہ دیکھا جو تہا تہا رگے کے پانو
اون کو تہا تہا کہتے ہیں او تہا ہی ڈور تاہور بلکہ سب آہستہ چلنے لگے عن عبد اللہ بن عباس
اخبرنی کیف فعلتم ووصنعتم عشیۃ رقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جئنا شعبۃ الدی یسبح
الناس فیہ للمعر فانا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناخثہ ثم بال وما قال زید بن حارثۃ ثم دعا بالی وضوء
فوضوء الیسر بالی الفجد اقلت یا رسول اللہ الصلوۃ قال الصلوۃ امامک قال فرجحتی قد منا
الرد لفتہ فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلہم ولجوا حتی اقام العشاء وصلی ثم حل الناس لہ محمد
فی حدیثہ قال قلت کیف فعلتم حبز صحیحتم قال رقدہ الفضل وانطلقت انا فی سیاۃ قریش علی جمل
مرحمہ کریب سے روایت ہے انہوں نے پیچھا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیوں کر کیا جس نام کو تم سوار ہو آتے
تھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا ہم لوگ گلی میں آئے جہاں لوگ اپنی اونٹوں کو بٹھائے رات کو اتر
اور بیٹے کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھایا پر شیبان کیا بس روک دھڑکایا تو منگولیا وضوء کیا لیکن
بہت مبارک نہیں کیا وضوء میں بلکہ وضوء کیا میں نے کہا یا رسول اللہ اب نامز پر میں اپنے فرمایا نامز آگے چلا اسامہ نے کہا پر

اور کہا نماز پڑھو نماز عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر شب کا کھانا مانگ لیا انشت فی مجھے علاء بن عمر بن ابی اسیر بیان کیا جسیر
 میری بات سچ ہے ابن عمر سے روایت کیا کہ ابی اسیر نے اس باب میں لکھا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی **عن ابن مسعود** قال آتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الاوقات
 بالجمع فاند جمع بین المغرب والعشاء بجمع صلاۃ الصبح من الغد قبل وقتہا **مرحومہ عبد بن مسعود** روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا نماز پڑھتے ہوئے مگر اپنی وقت پر گزرتے تو میں ان کے پاس
 جمع کیا مغرب اور عشا میں اور صبح کی نماز دو سے دن سموی وقت پہلی پڑھی **ف** یعنی اندیر میں پڑھی تو اس قدر
 کرتے تھے یہ روایت ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **عن علی بن ابی حمزہ** قال اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف علی قرح فقال
 هذا قرح وهو للوقوف بجمع کلہا موقف فخرت ہلکنا ومنی کلہا منصرفا فخرنا فی حالکم **مرحومہ**
 حضرت علی سے روایت ہے جب صبح ہوئی مزدلفہ میں اور کبوتر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرح کو پاس فرمایا
 قرح ہے یہی قوف کی جگہ ہے اور مزدلفہ ہے اور قوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں تحریر کیا اور ساری تحریر کی جگہ ہے تم اپنی
 ہکانوں میں تحریر کرو **عن جابر بن عبد اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفنا ہلکنا بعرفۃ وعرفۃ کلہا موقف ووقفنا
 ہا ہلکنا بجمع بجمع کلہا موقف فخرت ہلکنا ومنی کلہا منصرفا فخرنا فی حالکم **مرحومہ** جابر سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عرفات میں یہاں ٹھہرا اور عرفات سارا ٹھہر کر کیجیے اور میں مزدلفہ میں
 یہاں ٹھہرا اور مزدلفہ ساری ہرنے کیجیے اور میں نے یہاں تحریر کیا اور ساری تحریر کیجیے تم تحریر کرو اپنے ہکانوں میں **عن**
جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منصرفا کل الزلزلۃ موقف
 وکل فحاج مکۃ طریق ومضرت **مرحومہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان
 عرفات کاٹھنے کیجیے اور سارا ساری جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کیجیے اور سارا مزدلفہ کیجیے اور سارا مزدلفہ کیجیے
 میں اور شب میں بخور ستی **عن عمرو بن مہودۃ** قال قال عمر بن الخطاب کان اهل الباہلیۃ لا یفیضون حنہ
 ذوالشمس علی خیر فخالفہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فتح قبل طلوع الشمس **مرحومہ** عمر بن مسعود سے روایت ہے عمر
 بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ میں نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب کو ٹھہر پڑے دیکھتے تو ڈھیر تک پہاڑ پر نہیں جتاتے
 نہ کل لیتا آپ نے ان کے مخالفت کی اور آفتاب ٹھہری پہلے لوٹ آئی **باب** التعمیل **مرحومہ** عمر بن مسعود سے روایت ہے
 جانا **عن ابن عباس** یقول انما قد قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الزلزلۃ فضعفت اہلہ **مرحومہ**
 ابن عباس سے روایت ہے میں نے ان لوگوں میں تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جان کر انہوں نے لوگوں میں مزدلفہ کی رات
 کو آگے پیچھے یا تھا مگر کی طرف تاکہ جو مکرہ وقت تکلیف نہ ہو **عن ابن عباس** قال قد منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لیلۃ الزلزلۃ غیلۃ بنی عبد المطلب علی محرمات فجعل علیہم الخاذا وبقول ابیہ لا تموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس

ہر ایک نماز کو اپنی ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لیے اذان دی کسی کے بعد نفل پڑھا دوسری روایت میں ہر کسی کے لیے اذان نہیں پڑھی **ع** عبد اللہ بن مالک قال صلیت مع ابی عمر المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال لہ صلاک بن الحارث ما هذه الصلوة قال صلیت ہامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا مکان باقامتہ واصلتہ **ح** محمد بن عبد اللہ بن ابی اسود سمری روایت ہرمین نے مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کو دو رکعتوں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھیں تاکہ ابن الحارث اذان نہ کہہ کر اس طرح کی نماز ہے اور ہونے کو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندونون نمازوں کو اسی جگہ پڑھا تھا **ف** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے کہ مغرب اور عشا کو جمع میں ایک ہے کیونکہ کافی ہے **ع** سعید بن مسعود بن عبد اللہ بن مالک قال صلیت ہامع ابی عمر ثلاثا لفقہ للمغرب والعشاء باقامتہ واصلتہ فذکر **ع** محمد بن حنفیہ ابن کثیر **ح** محمد بن سعید بن حمیر اور عبد اللہ بن ابی اسود روایت ہے ہرمین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشا پڑھی ایک تکبیر **ف** مگر جابر کی روایت میں ہر کو ایک اذان اور دو تکبیر دن و رات میں اور وہی صحیح راجح ہے اور انہی اتفاق کیا ہر شافعیہ اور خلیفہ نے **ع** سعید بن جبیر قال فہذا جمع یعنی فلما بلغنا جمعا صلینا المغرب والعشاء باقامتہ واحدة ثلاثا واثنتين فلما انصرف قال التائب عمر ہکذا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا مکان **ح** محمد بن سعید بن جبیر نے کہا ہم غرات سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لونی جب مزدلفہ میں پہنچے تو انہوں نے مغرب اور عشا کی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں اور دو عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ سجگئے اسی طرح نماز پڑھی **ف** یعنی ایک آقا سے یہ روایت ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **ع** سلمہ قال روایت سعید بن جبیر اقام جمع فصلی المغرب ثلاثا ثم صلی العشاء رکعتین ثم قال تمہت ابن عمر صنع فہذا مکان مثل هذا وقال شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع مثل هذا فی هذا مکان **ح** محمد بن حمزہ بن کھیل سے روایت ہرمین نے سعید بن جبیر کو دیکھا انہوں نے تکبیر کہے مزدلفہ میں اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر بتائے : دو رکعتیں پڑھیں بعد دو سو گنا ہامین ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا **ع** سلمہ قال اقبلت مع ابی عمر غرات الی المذلفۃ فلم یکن یفر من الذکب الذلیل حتی اتینا المذلفۃ فاذنوا فقام اولہما نسا نا فاذا زوا قام فصلی بنا المغرب ثلاثا کلمات ثم التفت الینا فقال الصلوة فصلی بنا العشاء رکعتین ثم دعا بعشاءہ قال ما خیر فی عالم **ع** محمد بن حنفیہ ابن کثیر **ع** ابن عمر قال فہذا صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا **ح** محمد بن سعید بن حمیر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غرات پڑھیں تو آیا وہ کہیں تو کہتے تھے تکبیر تو کھیل کر ہمارے تاکت و ہم مزدلفہ میں کو یعنی برابر تکبیر تبدیل کیے جاتے تھے موقوف نہ کرتی تھے تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کھی گئی کہ حکم کیا اور سننے والے ہی اور اقامت کہی چپ رہے انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں بعد دو سو گنا ہامی طرف متوجہ ہوئے

حبب جنتہ فقال ان زمان قد استلادھيتمہ يوم خلق الله السموات والارض سنة الف مائتين

تصبر انما اربعة حصر ثلاث مثوليا ذوالقعدة وذوالحجة والحرم ورجب ثم الذی بین جماد ورجب

مرحمہ ابو بکرہ رضی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج میں خطبہ پڑھا تو فرمایا و ما دلت کبیرہ سیاہی ہو گیا جیسا تھا
اوس دن جس دن بنایا اللہ آسمان اور زمین کو یعنی چند زمانہ بدلتا جا تا ہے لیکن اول پلٹ کر یہی مہینا آتا ہے جو گزرا گیا
سال بارہ مہینوں کا تھا چاندون میں سے حرام میں۔ ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم بے کے مہینے مینوں اور ایک رجب کا
جو جادوی والا ہے اور شعبان کے پیر میں ہر **ف** رجب ہضری طہرت منو کجا کیونکہ ہضری کے لوگ اس کے بہت تعظیم کرتے تھے

اور زمانہ پہر ویسا ہی گیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینوں میں خط کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینہ کو دوسرا
مہینہ کہہ دیتے تو کسی رجب کو شعبان کہتے اور کسی شعبان کو رجب کہہ دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدیل نہ کیا کرو اور مہینہ نہ بگھڑو
ہے پس اب یاد رکھو اور اوس کو گزرتا کرو **ع** عن ابی بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ ابو بکرہ سیاہی سیاہی
ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** من لم یبرک عرفة جس نے وقوف عرفہ نہ کیا یا **ع** عبد الرحمن بن عمر بن عبد اللہ

قال قلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو بعرفة فناء الناس ونفیر من اهل البیت فامروا رجلا فنادی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کیف الحج فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادی بالحج یوم عرفۃ فوجاء قبل صلواتہ

من زیلہ جمع فتم حجہ ایام منی ثلاثۃ ثم یعمل فی یومین فلا اشد علیہ ومن تأخر فلا اشد علیہ قال ثم

اردت جلاخلدہ فجعلنا ندی بذلک مرجمہ عبد الرحمن بن عمر رضی روایت ہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آیا اور آپ عرفی میں تھے تو پیر آدمی چند زبان میں تو اسے اور ایک شخص کو حکم کیا اوسے پکارا یا رسول اللہ حج کیوں کر

ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوسے پکارا حج عرفہ کے دن ہر جو شخص دسویں شب کو فجر سے پہلے وہاں جاوے گا اگر

کا حج پورا ہو جاوے گا اور من میں ہونے کے تین دن میں جو کوئی دو دن کے بعد (بارہویں تاریخ کو) چلا جاوے تو بھی کچھ ہوتا

نہیں پھر آپ نے کچھ شخص کو بھیج دیا وہ بھی پکارتا تھا **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا

وضع ہے اور اسکا وقت نوین تاریخ کے زوال سے لیکر دسویں شب طلع فجر تک ہوا اس میں اگر ایک ساعت بھی عرفات میں

ٹھہر جاوے تو چل جاوے گا **ع** عن عمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالموقف یعنی مجمع ثلاث

یقول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل طحا کلت مطیۃ واعبت نفسی واللہ ما ترک من جبل الا وقف علیہ فہل

من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادک معنا هذه الصلاة واتى عرفات قبل ذلك ليلاً

نہر کا اقد تم حجہ وقفی تفتہ مرجمہ عروہ بن مضر طائی سے روایت ہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یا وقت

میں سے فردا میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں طے کر کے بھاڑوں کو چلا آتا ہوں میں نے اپنے اونٹنی کو تھکا مارا اور اپنی تمیز

بہر تھکا والا قسم خدا کے ساتھ میں کوئی شکر مجھ نہیں ملا کہ میں اس پر نہ ٹھہرا ہوں تو میرا چر دست ہوا یا نہیں رسول اللہ صلی

محمد بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کئی لوگوں کو نبی عبد المطلب میں سے
 گدھوں پر سوار کر کے آگے بھجوا دیا تھا۔ مزدلفہ کی رات کو اور ہماری راتوں پر آپ نرمی کرتے تھے اور فرمائی تھو (پیارے)
 ایک چوٹے بچہ میری موت امانت کران جبکہ آفتاب نہ نکلے **ف** عورتوں اور بچوں کو پہلے سے منامیں دانا کر دینا دت
 ہے تاکہ وہ ہجوم سے پہلے نکلیں مارنے سے فارغ ہو جائیں **عن ابن عباس** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم
 ضعفاء اہلہ جلسہ باہرہم یعنی لا یرمون الحجر حتی تطلع الشمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لوگوں میں سے جو ضعیف ہوتے (جیسے عورتیں اور بچے) ان کو اندر ہی رہنے دیتا کہ وہ نہ کر دیتے تھے اور فرمائی تھو
 تھے کہ کراں نہ اڑنا جبکہ آفتاب نہ نکلے **عن عائشہ** انھا قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمہ لیلة
 الخضر مت الحجر قبل الفجر فمضت فاذا ضلّت وكان ذلک الیوم الیوم الذی یكون رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تقی عندها **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بنی
 ام سلمہ کو دسویں شب کو روانہ کر دیا (مناکب طرّف) انہوں نے فجر ہوئی پہلے کنکریاں ماریں اور مکہ جا کر کھواف الافاضل
 امین کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تھا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس لگے تھے اس سبب وہ جلد اٹھا
 سر فارغ ہو گئیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو **عن اسماء** انھا قلن حجرتنا من الحجرة بلیل قال انکنا
 نضع هذا علی عہدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** اس سے روایت ہے انہوں نے کنکریاں ماریں رات کو کہ انہا
 ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ریشافنی کے توبہ ہو جو رمی کو نصف شب کے بعد درست جانتے ہیں
عن جابر قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ التکلیف ولہم ان یرموا بمثل حصی الخفاف
 وارضیع فی وادعہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ کی سڑکی طہیمان اور ہوت سوا حکم کیا
 پہونے چھوٹے کنکریاں مارنے کا اور تیس لیا اپنی سواری کو وادی حشر میں **باب** الحج الاکبر خیر کما یرون کونسا ہی
عن اربعین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر فی الحرات فی الحجۃ التي حج فقال یدوم **ایا** قالوا
 یوم النحر **ترجمہ** ایام الحج الاکبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں **باب** الحج
 حرات کے پاس جو مین اور کوکون سے دو چار کونسا دن ہی لوگوں کے کہا یوم النحر آپ نے فرمایا یوم الحج الاکبر **ف** **ترجمہ**
 میں آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے جو اکبر ہے کو کہتے ہیں اور جو صغیر ہے کو **عن ابی ہریرۃ** قال بعثنی ابو بکر
 فیمز یدون یوم النحر یعنی ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبيت عریان و یوم الحج الاکبر یوم
 النحر والیوم الحج الاکبر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا یوم النحر کے دن لگانا کیونکہ اس سال کے بعد کوئی
 مشرک نہ کرے اور کوئی نہ لگا ہو کہ طواف نہ کرے اور جو کہہ کرے کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہی (مشرکین طہیت میں
 نکلے ہو کہ طواف کیا کرتی تھی) **باب** النحر الحرام ماہ حرام کون سے مہینوں میں **عن ابی ہریرۃ** قال بعثنی ابو بکر

جو سفید رنگ تھا اور علی آپ کی طرہ سے لوگوں کو سمجھاتے تھے اور انوں کو سناتی تھی کچھ لوگ کہہ تھے کچھ یثربی (بیل)
 مایہ ذکر امام فخر رازی نے بھی امامنا کے خطبہ میں کیا بیان کریں **عن حمید بن محمد بن معاذ التمیمی** قال خطبنا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ففتحت اسماعنا حتی کنا نسمع ما یقول** و نحن فی منازلتنا فطفق یعلمنا منہم
 حتی بلغ الجار فوضع اصبعہ السبیلین ثم قال **انھما الخنزیر** فدارا المہاجرین فزولوا فی مقد السجد
 و امر الانصاف فزولوا من وراء السجد ثم نزل الناس بعد ذلک **مرحمہ عبد الرحمن بن عوف** یمشی فی روایت ہر
 خبر سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منامیں گویا کہل کو کان ہا ہی جو آپ فرماتے تھے ہم سن لیتے تھے اور ہم اپنے
 ہرکانوں میں بھی رہیں جہز ہفتا (تخت مکا) آپ نے شروع کیا سکھانا ارکان حج کا بیان تک کہ پہنچ کر نیکریان (بانی ملک)
 آپ نے کلمے کی داؤد کلیوں کو کہل فرمایا کہ چہوٹے کت کران مارو پھر حکم کیا حاجت کو کوئی اتری مسجد کے پیش میں
 پھر انصار کو کوئی اور مسجد کے پھر بعد اوسکو اور لوگ اتری **باب** بیعت بکتیالیامتی مناک اتون میں کو میں منا
 ایسا **عن حمید بن ابی حمزہ الشاک** منہی لھے سمع عبد الرحمن بن فروخ یسأل ابی نعیم قال اننا تتبعنا رسول
 الناس فی اقصیٰ اقصیٰ مکہ فبیعت علی المال فقال اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمات بنی و ظل **مرحمہ**
 عبد الرحمن بن فروخ نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا ہم لوگوں کا مال بیچا کرتے ہیں (تو ہمارے پاس بیعت سوال کرتے ہیں) کیا
 ہم میں سے کوئی ان کے راتوں میں مکہ میں جا کر مال کے پاس ہوا تو انوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کو نہایت
 را کرتے تھے **ف** تو تمہارا مکہ میں ہذا خلاف سنت اونا جانے لوگا بعضوں نے ضرورت کی قوت اسکی اجازت دی ہے جیسی
 دوسری حدیث میں ہے **عن ابی نعیم** قال استاذن العباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بیعت بکتیالیامتی
 منی من اجل سقایتہ فاذا لہ **مرحمہ عبد اللہ بن عمر** روایت ہے حضرت عباس نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے مناک اتون میں مکہ ہنر کے پانی پانی کے لیے آپ نے اجازت دی **ابو باب** الصلوٰۃ بمنی فامین
 تہا و کیا بیان **عن عبد الرحمن بن زید** قال صلی عثمان بن عفان قال عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کعتین ومع ابی بکر کعتین ومع عمر کعتین زاد عن حفص بن غفان صدک من اہلنا نہ فہا تمہا
 مراد منہا عن اہلنا معایہ ثم تفرقت بک الطرق فلو دمت ان لمن اربع کرات کعتین متقبلین
 قال لا عثم فحدثنی معایہ بقرۃ عن اسیباخہ **عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** قال فقیل لہ جبت علی عثمان ثم
 صلیت اربعاً قال الخلاف **مرحمہ عبد الرحمن بن زید** سے روایت ہے عثمان بن عفان نے منامیں میں کعتین
 پڑھیں عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) وہی کعتین پڑھیں (قصر کیا) اور ابوبکر کے ساتھ بھی
 اور عمر کے ساتھ بھی اور شروع خلافت میں بھی ساتھ ہی دو پھر عثمان پوری پڑھ گئے (کیونکہ قصر اہتمام دونوں سنت
 میں یا انہوں نے نیت اقامت کی گئی ہر گئے) ایک روایت میں ہے کہ ابن مسعود نے کہا پھر تہا ہی را میں مختلف ہو گئیں اور

اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس کو بلوے (یعنی مریض یا غریب اور غائب ہمارے ساتھ ہے) اور اس سے پہلے
 رات یا دن کو وفات میں ہر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا وہ اپنا میل کچیل درگاہِ عرفہ میں منامین اور کنگیان اور کوفہ میں
 کر کے احرام بولڈے میل کچل یہودی تھا ہی **باب التزول** یعنی منامین اور تہ کے کابیان **عمر بن الخطاب**
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب الناس فی اللہ علیہ وسلم الناس فیہ وفترہم من انہم فقال لیست لکم
 المہجرون ہا هنا وانما الی میمتة القبلة ولا فتل ہا هنا و اشار الی مسیرة القبلة فہ لیست الناس
 حقہم مرحمہ عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں
 سے تھا کہ خطبہ بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منامین اور اقامہ اور انکو اپنے ٹھکانوں میں اپنے فرمایا مہاجر
 بیان اتریں اور شا کہ قبلہ وہی طرف انصاریان اور اشرار کا قبلہ سے بائیں طرف ہوا اور لوگوں کو فرمایا کہ مہاجر
 اور انصار کے گرد اتریں **باب** ایوم یخطب نبی منامین کس دن خطبہ پڑھی **عمر بن الخطاب** منی الیہ بکر
 قال انما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بنا وسط ایام التشریق وخرج عند لحلة وہی خطبہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم التی خطبت فی مرحمہ و شخصوں سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا ہم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ایام تشریق کے پہر والی دن میں (یعنی بارہویں تاریخ) اور ہم آپ کی اذنی پاس تھے اور بھی
 خطبہ بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب اپنے منامین پڑھتا **عمر بن الخطاب** نہان کانت رتہ بیت فی الجاہلیۃ
 قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الروث فقال ایوم ہذا قلنا اللہ ورسولہ احکم قال
 الیہ اوسط ایام التشریق مرحمہ سرانہ نہان سے روایت ہے کہ ایک گہر والی تھی جاہلیت میں جس میں بت دے
 کرتی تھیں کہا خطبہ بنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الروث یعنی دوسری دن بانی کے پہر فرمایا یہ کون سا
 یوم ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہو آپ نے فرمایا کیا ہے گاؤں ایام تشریق میں سے (یعنی بارہویں دن)
 ایام تشریق کیا ہوین بارہویں تاریخ کو کہتے ہیں فی جمعہ کے **باب** من قال خطب یوم النحر جس نے کہا ایوم
 میر خطبہ پڑھی **عمر** اھم اس قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی ناقۃ الغصاء یوم الاضحی مرحمہ
 ہر مال بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا اپنی اذنی پر جب کا نام غصاء تھا عیسیٰ کے منامین
 غصاء دہی قصویٰ ہو یا اور ہی **عمر** الی امامۃ یقول سمعت خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یوم النحر مرحمہ
 ابو امامہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ بنا منامین نحر کے روز دسویں تاریخ **باب** ایوم النحر
 یوم النحر یوم النحر میں سوت خطبہ پڑھی **عمر** قال لیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس من حیث یرفع
 الصفا علی منہا غصاء وعلی صفا اللہ عنہ یعین عنہ والناس ینظر الیہ قال لیت مرحمہ رافع بن عمر مرفی سے
 روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ بنا رہے تھے لوگوں کو منامین جیسے ہوا کتاب (نحر کے روز) ایک شخص

میں اصحاب بعد محمد فرمودی النکاس ترجمہ عمر و بن الاوص سے روایت ہے انہوں کو اپنی مان ہو سنایے میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرہ عقبہ میں سوار دیکھا اور آپ کے اہل گھیلوں میں کیناں نہیں آپ نے رمی کے اور لوگوں کو بچھے
 رمی کی **ف** ان حدیث کو معلوم ہوا کہ حجرہ عقبہ کے رمی سوار ہو کر کرنا درست ہے **عن ابن عباس** انہ کان یانے الجمار فی

الایام الثلاثة بعد یوم النحر ما شیدا اذ احبنا رجلا وجنبا از النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک
 ترجمہ عبد الباقی بن عمر سے روایت ہے وہ کنکریان مارنے میں نہ تک بعد یوم النحر کے آیا کرتی تھی سو پیدل آتی تھی اور پیدل
 ہی جاتے تھے اور بیان کرتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ یہاں پر
 رمی کرنا افضل ہے **عن جابر بن عبد اللہ** یقول رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي على راحلته يوم النحر
 يقول لتأخذوا منا سكاكم فاقوا ادري لعل لا يجزئكم حتى هذه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کرتے تھے یوم النحر کو اور فرماتے تھے یا کروار کاں اپنے
 شاہد میں اس حج کے بعد چھوڑو راجہ نکرون **ف** ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حجرہ سی لوٹ کر مدینہ میں آئے اور دو روز سار

بیار ہوئی اور وفات پائی پس اس حج کا نام حج الوداع ہوا گویا آپ خضت ہو کر تھی کہ **عن جابر بن عبد اللہ** یقول
 رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي على راحلته يوم النحر حتى ظمأ بعد ذلك فبعثنا وال التمسك
 جابر سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئے اونٹنی پر سوار ہو کر یوم النحر کے دن چاکر تھے
 اور بعد اس وقت آفتاب ڈھلے پر آئے دسویں تاریخ کے نے طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہویں یا بیسویں کے بعد زوال آفتاب

عن وبرة قال سالت ابن عمر متى ادعى الحجة قال اذ رمى امامك فارم قاعد عليهما الثلاثة فقال كنا
 نتمتعين زوال الشمس فاذا زالت الشمس صعدنا ترجمہ وبرة سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ کنکریان ماروں
 انہوں نے کہا جب تیرا امام کنکریان مارچکے اور وقت زمین نے پھسے سوال کیا انہوں نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے
 تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا اور وقت کنکریان مارنے **عن عائشة** قال اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خير

حين صلى الظهر ثم رجع الى منى فكتب بها ليلتي الى ايام الترمين من الحجرة اذ زالت الشمس كل حجرة بسبع
 احتسابا يكبر مع كل حصاة ويقف عند اولي الثانية فطيل القيام ويتضرع ويرى الثالثة ولا يقف
 عندها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن میں طواف فرض کیا پس جب
 ظہر کے پڑی پھنس میں اگر تشریق کے دنوں میں وہاں پھنسے (یعنی گیارہویں یا بیسویں تشریق میں) حج کی رجمہ کو
 سات سات کنکریان مارے دو پھن ڈھلی ہر سکر کو کی سات تہہ تہہ تیرا اور اول اس کو حجرہ کے پاس تک نہ کرے اور دوسرے کو
 تیسری حجرہ کو کنکریان مار کر نہ دھستے **ف** عید قربان کے آخر دن میں رجمہ جب تیسرا پھن ملاحظہ کی جائے کہ آٹھ یا آٹھ سے کم کو
 اور طواف الافاضہ (طواف الزیارة) ادا کیا **عن ابن عباس** قال لما أتت هلالی الحجرة الكعبی جعل البیت عن يمين

[illegible]

بنی قریظہ کا بیج فلج شد دعا بالاحلاق فاخذ بشق اسہ الایس خلقه ثم قال انا ابو طلحة فذفعه الی ابو طلحة **ترجمہ**
 والشعرا بن شراخذ بشق اسہ الایس خلقه ثم قال انا ابو طلحة فذفعه الی ابو طلحة **ترجمہ**
 مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی کی حجرہ عقبہ کے یوم النحر کو ہر آپ بوٹ آئی سن میں پڑھنا کی میں اور باقی
 سنگا کو اس کو نہ بڑھایا پھر سر نہ نہیوالی کو بلایا اور دہنی طرف کا آؤ ہر شہدا کہ ایک ایک دو دو ڈال جو لوگ موجود تھے ان کو تقسیم کیا
 پھر باقیان جانب نہ دیا اور فرمایا کیا ابو طلحہ بیان میں پھر وہ سب بال ابو طلحہ کو دید **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلق
 افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے دہنا جانب نہ دینا بہتر ہے اور دہنی میں لحاظ نہ لینے والے کا ہوگا نہ مؤمن نہیوالی کا۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسئل یوم فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال لانی خلقت قبل

ان الذی قال الذی ولا حرج قال فی امسیت ولما لم قال ارم ولا حرج **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرتے ہوئے منا میں اپنے ہر ایک کا جواب کیا کہ حج بن میں ہر ایک شخص نے کہا میں نے خلق کیا تو پہلی آپ
 فی فرمایا نہ کر لی کہ حج بن نہیں، دوسرے کو کہا حج بن شام ہو گئی اور میں نے رمی نہیں کے اپنے فرمایا رمی کہے کہ حج بن میں ہے
ف میں خود جب نہیں ہی ترقی کے فوت ہوئے نہیں دیکھ بیان میں رمی اور ذبح اور طواف کے بعض دن لکھا نہیں ہے۔

لیکن **ترجمہ** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء خلق انما علی النساء التقصیر
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عورتیں خلق نہیں ہے مگر قصہ کرنا چاہی رہنے
 ہونیسے بال اکلیف کو کر دینا چاہی، مردوں کو بھی یہی دست ہے مگر خلق نہیں ہے **باب** العمرہ کا بیان **عن**

ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یخرج **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ عمرہ کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کر لیا **عن** ابن عباس قال قال اللہ ما عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشتہ فی فی الحجۃ الا

لیقطع بذلک امر اهل الشرف فان هذا الکلمی فریش ومن ان دینہم کا خواہیوں کہ ان ذاعفا الوبر وبرا

الدبر و دخل صفر فقد حل العمرۃ لم یحرم فکانوا یحرمون العمرۃ حتی یبسلوا ذوالحجۃ والحجۃ **ترجمہ**
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ یہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو عمرہ نہیں کیا تو الحج میں گراں خیال سے کہ
 مشرکوں کا گمان غلط ہو کہ یہ کو قیش کے لوگ اور جو ان کے دین پر چاہتے تھے یہ بہتر تھے جب اونٹ کو بال بڑھ جاوے نہ ہوا سکے
 پیٹ کا ختم چھو جاوے اور صفر آجادی تو اب عمرہ درست ہوگا عمرہ کر نیوالی کو (مطلب یہ ہے کہ اشھر حج میں عمرہ کرنا ناجائز
 جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمری کو یہاں تک لکھنا چاہی ہینہ ذی حور بقربید) کا اور ہینہ **ترجمہ** **عن** ابن عباس

عبد الرحمن بن عمر بن مسعود قال قال ابو معقل قالت کان ابو معقل حاجا مع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فلما قدرہ قالت ام معقل قد صلت علی حجة فانطلقا یمشیان حتی دخلا علیہا **ترجمہ** **اللہ**

ان علی حجة وان لا ی معقل کرا قال ابو معقل صدق جعلتہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا

سبیل اللہ فقال ما انتک لو حجت ما علیک فی سبیل اللہ قال وانھا امرت ان اسالک ما بعد حجة
 عک قال سلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرا السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہ وخبیرھا انھا تعذر حجة معی
 فی رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت فی بنی غادہ
 سے کہا مجھ بھی حج کرنے میں اپنا اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہے جسے تجھ کو سوار کر
 حج کر اؤن عورت بولی وہ اونٹ نہیں ہے تمہارا اونٹ مجھے حج کر اؤ مرد بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہے اس کی راہ میں اتنی
 میں اس کو خدا کی راہ میں دو چکا ہوں پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری عورت اپنے
 کو سلام کہا ہے اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپ کے ساتھ اس نے مجھے کہا مجھ بھی حج کر اؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں
 نے جواب دیا میرے پاس کوئی سواری ہے جسے تجھ پر حج کر اؤن وہ بولی اؤن اونٹ پر سینگ کہا وہ تو اس جل جلالہ کے راہ میں
 رکا ہوا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو حج کر اؤ تو اس اونٹ پر وہ بھی اگے راہ میں ہوتا پھر وہ شخص بولا
 اُس عورت فی پوچھا ہے کہ آپ کے ساتھ حج کر نیو برابر دوسری عبادت کون سی ہے جو ثواب میں اس کے برابر ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سلام اس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کہ ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینہ میں میرے
 ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اور ثواب میں اور فضیلت میں **عن عائشہ** کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عتبات
 عمرہ فی ذی القعدة وعمرہ فی شوال ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمری
 کیے ایک ذیقعدہ میں دوسرا شوال میں **فی** نیز شوال میں سفر کو نکلتے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ میں تھا **عن** حجاج
 قال سئل ابنی کعبہ اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرتین فقالت عائشہ لقد علم ان ابنی کعبہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قد اعتمر ثلاثا سئل عن قریبھا حجة الوداع ترجمہ مجاہد سے روایت ہے ابن عمر سے سوال ہوا کہ عمری
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہیں کی کہ وہ عمری بھی حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر نے سمجھ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم نے تین عمری کی سوا اس عمری کے جو حجة الوداع کے ساتھ تھا **ف** قرآن میں حالانکہ یہ صحیح ہے کہ آپ دو عمری
 کی کہ ایک عمرہ القضاء دوسری عمرہ الحج **عن ابن عباس** قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمری عمرہ الحديبية
 والثانية حين توافوا على عمره قابل والثالثة من الجسرانة والرابعة التي قرن مع حجة عبد الله
 بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمری کی ایک عمرہ حديبية (حديبية کی کنوئین یا دفعت کا نام ہے)
 ایک عمرہ زمیل پہاڑن آپ کو کافور بنے روکا تھا آپ عمری کی ارکان ادا نہ کر سکے دوسرا وہ عمرہ قضاء کا تیسرا عمرہ حجاز کا
 چوتھا جو حجة الوداع کے ساتھ تھا **ف** مگر حديبية میں آپ نے عمرہ نہ کیا تو باعمرہ وہی عمری ایک عمرہ القضاء دوسری عمرہ حجاز
عن ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمری کلھن فی ذی القعدة الا التي مع حجة ترجمہ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار عمری کیے سب القعدة میں تھیں مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ تھا **ف** نیز حجة الوداع

فأخبر عليه فانه فسمي الله فاعطاها البكر فقالت يا رسول الله اني امرأة قد كبرت وسقطت من
 علي عجزتي غني من حجة قال عمة في رمضان تجزي حجة ثم رحمه ابو بكر بن عبد الرحمن سے روایت ہے خبری
 مجاوران کے پیام لیجانے والے نے جو گیا تھا ام مقل پس ام مقل نے کہا کہ ابو مقل حج کر نیکو نیکو رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ جب ہے تو ام مقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجھے حج لازم ہے پھر دو نوم مقل اور ابو مقل چلے بیات تک کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ام مقل نے کہا یا رسول اللہ ابو مقل ماس ایک جوان اونٹ ہو اور مجھے حج فرض ہے۔ ابو مقل نے کھایا بیچ
 کہتی تھی میں نے اوس اونٹ کو اس کے راہ میں دیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ ام مقل کو دید ہو وہاں
 سوار ہو کر حج کرے گی ابو مقل نے وہ اونٹ ام مقل کو دید یا ام مقل نے کہا یا رسول اللہ میں ایک بوڑھی اور بیار عورت ہوں
 کوئی کام کیا ہی ہو گا نے ہو مجھ کو حج سے اپنے فرمایا رمضان کے پہنچ میں ایک عمر کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہے **عن**

ابو مقل

ام مقل قالت ما حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع وكان لنا جمل فجعله ابو مقل فسمي الله
 واصبنا من وملك ابو مقل خرج النبي صلى الله عليه وسلم فلما فرغ من حجة جثته فقال ابو مقل
 ما منعك ان تجرح معنا قالت لقد تعيها ففعلك ابو مقل وكان لنا جمل فسمي الله فسمي عليه فاصي

به ابو مقل في سبيل الله قال فلهذا فرجت عليك ان الحج فسمي الله فاما اذا فانك هذه الحجة
 معنا فاعتمري في رمضان فانها الحجة فكانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا رسول

ابو مقل

الله صلى الله عليه وسلم ما ادرى الخاصة ثم رحمه ام مقل سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج الوداع کیا تو ہماری
 پاس ایک اونٹ تھا کہ ابو مقل نے اوس کو اس کے راہ میں دیدیا تھا اور ہم بیار ہوئی قریب بہلاکت اور ابو مقل کو اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیگے جب چہمی فارغ ہوئی تو میں آپ کے پاس گئے آپ نے فرمایا امی ام مقل تو ہماری
 ساتھ کیوں نکلی ام مقل نے کہا میں نے تیار کی تھی اتھو میں ابوتل مرگئی اور ہماری پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم حج
 کیا کرتے تھے وہ ابو مقل نے مرنے وقت اس کی راہ میں دیدیا یعنی کہد یا کہ یہ بڑا فائدہ اس کی راہ میں ہوا آپ نے فرمایا پھر تھو
 اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نکلی جب بھی تو خدا کی راہ میں خیر تیرا حج جاتا رہا ہماری اتمہ تو عمرہ کی رمضان میں کیونکہ رمضان

ابو مقل

میں عمرہ حج کے برابر ہی ام مقل کہا کرتے تھے حج پھر حج ہی اور عمرہ پھر عمرہ ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اب مجھے معلوم نہیں کہ حکم خاص میری ہی تھا خاص ہی ہو گا اس طرح کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہیں ہو سکتا **عن ابن عباس قال**

الرادرسق الله صلى الله عليه وسلم الحج فقالت امرأة لزوجهما اجنني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
 عندك ما احبك عليك اجنني على احبك فلان قال ذا الحبيس في سبيل الله غرو جلا في رسول الله صلى

الله عليه وسلم فقال انما تاتي تقرأ طيات السلام حجة الله وانها اسالتني الحج معك قالت اجنني مع رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما احبك عليك فقلت اجنني على احبك فلان فقلت لك جيس في

کہا تم طواف الافاضہ کر چکے اسی ابابعد السدھتوں نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ اپنے فرمایا اوافواؤا الوقیعین
 ادھنوں نے اوافواؤا والا پھر یہی پھر عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اوسین لنگریان ار
 چکو تو حلال ہو جاؤ گے پھر وہ چیزیں جو احرام میں حرام نہیں سوا عورتوں کے (یعنی سوا جو جماع کے عورتوں سے وہ درست
 نہ ہو گا جب تک طواف سے فارغ نہ ہو یا پھر تم نے توشام کی اور طواف بھی کیا تو تہارا احرام باقی ہے ویسا ہی جیسا تھا قبل
 لنگریان نہ نیکو رہا تک کہ طواف کرو **ف** اس حدیث سے تاکید طواف الزیادۃ کی بلوغت کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ اگر اس دن طواف نہ کر لیا تو احرام پھر لوٹ آویگا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے **عمر عائشہ و ابن عباس**
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم آخر طواف یوم النحر الی اللیل **مرحمہ** حضرت عائشہ و ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 نے تاخیر کی طواف الزیادۃ میں ات چوٹی تک **عمر ابن عباس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم میل فی السبع **عمر عائشہ**
مرحمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میل نہیں کیا طواف الافاضہ کے ساتوں پہرین میں
 دیکھو کہ طواف القدوم میں کچھ کچھ ہے **باب** الودعی خانہ کعبہ سے حضرت ہذا **عمر ابن عباس** قال کان
 المناسبت تصحیث فی کل وجہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقرن احد یكون اخر عہدہ الطواف البیت
مرحمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ لوگ کسی نکل جاتی تھی ہر طرف سے آپ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے کسی کو اگر کو
 طواف کے **ف** اسکو طواف الصدر اور طواف النور کہتے ہیں۔ بعضوں کے نزدیک سنت ہے۔ بعضوں کے نزدیک واجب ہے
 اگر عورت کو چلتی وقت حیض آجادی تو طواف چڑھ دی **باب** الحائض خیر بعد الافاضۃ حائض عورت طواف
 الافاضہ کہ چلی ہو تو چل جاوی **عمر عائشہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بن حبی فیل انہا کافضت
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابنا کفنا کوا رسول اللہ انہا کافضت فقال فلا اذا
مرحمہ حضرت المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کو تو لوگوں نے کہا آپ سوا کن کھڑے
 لگیا اپنے فرمایا شاید وہ ہمارے کنبہ والی ہے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کے چکیں اپنے فرمایا کہ پھر کعبہ میں **عمر**
 الحارث بن عبد اللہ قال البیت عن النخاض **ابن** اللہ عن المراتۃ تعوف بالبیت یو النخاض **عمر** حارث قال
 لیکن اخر عہدہا بالبیت قال فقال الحارث کذا انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر البیت
 عن بیک سالت عن شیء سالت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکما خالف **مرحمہ** حارث بن عباس
 بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت عمر ابوبکر اور ابوبکر نے کہا کہ عورت طواف کرے خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر لو سکھو حیض آجادی
 انھوں نے کہا طواف الودع کہ کچھ چڑھ کر طواف الودع تک (حارث نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بھی ایسی بتایا تھا عمر نے کہا تیری بات تیرے ہیں (برو ہا ہے جھڑکی کے طور پر) تو نے مجھے یہ وہ بات چھیجی جو رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں اوس کا خلاف بیان نہ کروں **ف** اعلیٰ ہے حضرت عمر خاضع حارث پر جب حضرت عمر

کہے ہاتھ دیکھا بحرمین تھا اس طرح عمرہ القضاء اور عمرہ الجہد دونوں ذبیحہ میں تھو۔ جو انہ ایک مقام پر طواف
 اور مکے کو درمیان مان سے اپنے عمرہ کا احرام باندھا سہ ہجری میں جنین کی غنیمت تقسیم کر کے **باب للہلالۃ بالعمرة**
 تحفیض فیک کہا الحج فترفض عمرتها وتہل بالحج هل تقضی عمرتها جو عورت عمرہ کا احرام باندھی پھر اوکو
 حیض آجا تو پھر حج کا وقت آجا وہی تو وہ عمرہ کی ترک کر کے حج کا احرام باندھ لیوے پھر عمرہ کی قضاء کر **عن حفصة**
 بنت عبد الرحمن عن ابیہ عن ابیہ ما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الرحمن يا عبد الرحمن ان
 اخذك عاتية فاعمرها من التنعيم فاذا هبطت بهامن الا كم فلتقص فانها عمرة متقبلة **ترجمہ**
 الرحمن بن ابیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا اے عبد الرحمن بچہ بھرنے کا شکر کو پہنوسا تہہ ہمارا
 لیجا اور اون کو عمرہ کرا تنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہے کسی تین میل کے فاصلے پر) جب ٹیلون پر پہنچے کہ تو تنعیم میں اسے
 تو عاتشہ کو کہنا احرام باندھی کیونکہ یہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ علی محمد و آلہ وسلم **الحکمۃ قال اخذ النبي صلى الله عليه**
وسلم الحجرانة فجاء الى السجدة فقام ماشاء الله ثم احرم ثم استسقى على راحلته فاستقبل بطن صرف حتى
لحق طريق المدينة فاصبح بمكة کبالت **ترجمہ** حشرش کہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرانی میں آئے
 وہاں نماز پڑھی پھر احرام باندھا پھر بنے اونٹ پر سوار ہوئی اور بطن صرف کی طرف ٹنڈ کیا یہاں تک کہ مدینہ کی راستہ پر آگئے
 پھر صبح کو میں جا کر آئے صبح کو کسی رات کو مکے میں رہا **باب للمقام في العمرة** عمرہ کو کون قیام کرنا **عن ابن عباس**
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام في عمرة القضاء ثلاثة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قیام کیا عمرہ قضا میں (جو حدیبیہ کے عمرہ کی قضا تھی) تین دن تک (مکہ میں) **باب الافاضة في الحج طواف**
افاضة کا بیان **عن ابن عمر** ان النبي صلى الله عليه وسلم افاض يوم النحر ثم صلى الظهر ثم بعث رجلا **ترجمہ** عبد اللہ
 ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف الافاضہ کیا یوم النحر میں پھر نماز ظہر کے منامین لوٹ کر اکر ٹہری یا مکے میں
 ٹہری **عن امرئ القيس قال كانت ليلة التي يصير الوفيا رسول الله صلى الله عليه وسلم مساء يوم النحر فصلى**
الى داخل على وهب معة ومعة جل من آل ابيصة متقدمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لو هبيل افضت ابا عبد الله قال لا والله يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم انزع عنك القيض قال فزع
من راسه وخرج صابا فقصه من راسه ثم قال لم يا رسول الله قال ان هذا يوم رخص لكم ذالانتهم
مرية الحجرة ان تحلوا يعني من كل ما حرمتهم منه الا النساء فاذا امسيتم قبل ان تطوفوا هذا البيت صائم
حما كهيستكم قبل ان تنموا الحجرة حتى تطوفوا به **ترجمہ** حضرت بلال بن سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی میری یاں ہی شام تھی جو یوم النحر میں اتفاق ہوا ہے پھر پھر لانی انہوں میں وہب
 بن مہرہ اور ان کے ساتھ ایک اور شخص ابورمیکہ کے نسل میں سے کرتہ پہن ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہب سے

لجا اور محصب) میں جہان پر عہد لیا تھا تو ان کے کفر یعنی بنے کمانہ نے شرم کہا کہ عہد کیا تھا سنی انتم کے بایں
 زین سے کہ ہم ان کا شایہ ذکر نیکے اور کچھ جگہ نہ دینگے ان سے جو حد فروخت ذکر نیکے یا سیت ذکر نیکے وہ اپنی
 دوسری اسد کا شکر اور ان کی جہان پر کفر کا عہد رہا تھا وہ ان اسلام کا زور ہو گیا **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال حیدر ادا انہم من ملے فخرنا زلوت خدا فن کر نحوہ ولحد کر اولہ ولا ذکر الخیف
 التواذ کر حمزہ ابو ہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا سنا ہی چلنی کی آپ فرمایا ہم کو ان اور
 گے ہر ویسا ہی بیان کیا **ف** یعنی آپ فرمایا ہم سنی کمانہ کے خیف (یعنی دوسری میں اور نیکے جسکو بطور محصب کہتے
 ہیں **عن** نافع بن ابی عمر کان یجمع جمعہ جمعۃ البطحاء شہد یدخل مکتہ و یرغم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یصل لک کر حمزہ نافع روایت ہو عبد اللہ بن عمر بن ابی جہش کانیند کالی التیر تے بطناء (محصب) میں ہر مین
 جاتی اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **ف** محمد بن الحسن نے کہا محصب میں ترنا ہر تیر اور جو نہ تیر تو
 کہہ تبت نہین ہو **عن** نافع بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر والعصر والعشاء البطحاء
 شہر جمع بھا جمعۃ شہد دخل مکتہ و کان ابن عمر یفعلہ کر حمزہ نافع روایت ہو انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء بطناء میں پڑھیں پھر ایک نیند کا جھپکا لیا بعد اوس کو کمی میں گئے
 عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے محصب میں ٹھہر کر **باب** فینقر مشیتا فیل شی فی جحدہ ارکان
 پیچھے کر نیکہ بیان **عن** عبد اللہ بن عمر بن العاص انہ قال قف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جحدہ الوداع
 یسألونہ فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ اشعر خلعت قبل ان اذبح فقال رسول اللہ اذبح ولا حرج جاء رجل اخر
 فقال یا رسول اللہ اشعر خلعت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن شیء قدم واخر الا قال
 اصنع ولا حرج کر حمزہ عبد اللہ بن عمر بن العاص روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منامیں کچھ شہ
 ہو کر لوگ آپ سے کہے کہ سارے چھوڑ گئے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ میں نے نہ جانکر دیکھ کر پہلے سنا دیا آپ نے فرمایا
 دیکھ کر کہ چھوڑ نہیں گے دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ میں نے ناہستہ نیکہ کر دی تو پہلے آپ نے فرمایا رکے کہ چھوڑ نہیں گے
 طرح جتنی چیزیں کو آپ سے پہچانیا جو آپ سے پہچانیں تھیں آپ نے فرمایا رکے کہ چھوڑ نہیں گے **عن** اسماء بنت ہریرہ
 قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان النبی یأتیونہ فراقا یا رسول اللہ سعیت قبل ان اظوف
 خدمت میں آتا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی جل فتر عرض رجل مسلم وهو ظالم فذلک الذکر حرج ہلک
 کر حمزہ اسماء بنت ہریرہ روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو نکلا لوگ آپ سے کہتے تھے جس نے کہا یا رسول اللہ
 سنی کے حواف سے علی یا میں نے اسکا کم کو آگے لیا آپ فرمائی کہ کچھ چیز نہیں کچھ چیز نہیں جہر اوپر سے جس نے کہا
 جان یا غت برابر کی ظلم سے رہتا ہوا گیا حرج میں پڑ گیا **باب** فمکتہ کے میں نماز کا بیان **عن** کثیر بن عبد

پودہ چکا تھا تو ہر اون کو بچنا کیا ضرورت تھی **باب طواف التلوی طواف الوداع کا بیان حضرت عائشہ رضی**
 اللہ عنہا کہ اگلتا حرمت من التبعیہ ثمرة فدخلت فقصت عمری وانتظر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بالیوم ابطی حفر غت واما الناس بالرحیل قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف بہ ثم خرج
 ثم حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے احرام باندھا عمری کا تنہیم میں سو اور میں گئی مکہ میں اور عمر واد
 کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے رہے الطہر میں (وہ میدان جو مکے اور مکہ کے درمیان میں ہے) جب میں فارغ ہوئی آپ
 نے حکم کیا لوگوں کو کوچ کا اور خود آؤ مکہ میں اور طواف کیا پھر مکلی **ف** تاکہ آخری کام مکہ میں طواف ہو جاوی **عن**
 عائشہ قالت خرج معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الاخر فقل المصحب فی هذا الحدیث
 قالت ثم جئتمہ بعضا من اصحابنا بالرحیل فادخلوا بالبیت قبل صلوة الصبح فطاف بہ صحیحی ثم نزلوا
 متوجہا الى المدينة ثم حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب
 آپ مناسک کے لئے تو آپ محصب میں اترے پھر میں صبح کو آپ پاس آئی (عمری سو فارغ ہو کر) آپ نے سب لوگوں کو کوچ کا
 حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کی طرف گئے صبح کے نماز سے پہلی اور طواف کیا پھر مکہ اور چل دیں کی طرف **عن عبد الرحمن بن**
 طارق عن امہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل مکہ انما من ذی سبیل علیہ نسبہ عبد اللہ استقبل
 البیت فدخل ثم حمیمہ عبد الرحمن بن طارق کی ان (جبکہ نام معلوم نہیں ہے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب براہِ
 بعل کے گھر سے تشریف لے کرے تو نہ کرتے کعبہ کی طرف اور عاتق **باب** القصص محصب میں تشریف کا بیان **عن عائشہ**
 تری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب کون اسخ مخوجه ولسببہ فرشاء منزله ومن شاء لم یقل
 ثم حمیمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب میں اترے اس لیے کہ اسانی ہو سکے اور میں (میں کو کھن
 کیونکہ شکر بابر ایک عجیب ہونے) لیکن اترنا محصب میں نہایت ہی جگہ جی چاہی اور یہی اپنے اترے **عن سلمان**
 بنیسا قال قال ابو ذر یام فی ان منزله وکثر ضرت فبته فقله قال صد وکان علی قتل النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی لا بطح **رحمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو ذر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے حکم دیا کہ محصب میں اترنا نہ بلکہ میں نے آپ کا خیمہ وہاں لگایا تو آپ اتر پڑے اس کے بعد کہا ابو ذر کہ سب کے
 محافظ تھے ابطح میں (غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کے) **عن اسامہ بن زید** قال قلت یا رسول اللہ
 انزلت فی غدا فی حجتہ قال ہل ترک لنا حقیل منزلا ثم قال انزلنا لکون خیفہ بے کناہ محبت
 فریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانہ تحالفت فربما حل بنی ہاشم ان لاینا کھو حکم کیا یعوہم
 وایو وھم قال الزھری والخیفۃ **رحمہ** سید بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کل کہاں اتر گیا
 حرمین اپنے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گھر کو میں ہاروی چھوڑا ہے پھر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کو خیف (ابطح اور

سزا عذاب الیم ہی بموجب نص قرآنی کے ہر جگہ اتھا منع ہی نہ کہ حرم میں **باب** فی هذا السقاية نیر کے
 سبیل کہنا صحیح ہے کہ قال رجل لعباس ما بال اهل هذا البيت يسقون النبیذ وبنوهم
 یسقون اللبن والعسل والسویق انجل لہم حاجة فقال لعباس ما بنا من اجل ولا بنا من حاجة
 وکن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلہ و خلفہ اسامہ بنت زید قد عار رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بشراب فانی بنیدن فشرینہ ودفع فضلہ الی اسامہ بن زید فشرینہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم احسنتم وعلماکم کذاک فخلوا فخرجہم کذا انیدان غیر ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مر حمید بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمہاری لوگ بنید رکھ کر کاشت
 پر اسے پین ورتھا ہر جگہ کیے بیڑی زرشیں اور وہ اورش ہر دستو پانی میں کیا یہ لوگ بخیل میں یا محتاج میں ابن عباس نے
 کہا نہ ہم خیل میں نہ محتاج میں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن
 زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کو کچھ پانی کا ایک سا نڈیہ لیا آیا اپنے پیٹا اور اپنا ہتھوڑا جوچا اسامہ بن زید کو
 دیا اور اس کے بھی سا بچہ اور سکر اپنے فرمایا تم نے چہا کیا تو سب لیا ایسا ہی کیا کرو یعنی سبیل رکھا کرو لوگوں کو پھر کاشت
 پلایا کرو تو ہم نہیں چاہتے کہ بدین جس چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہا کہا تھا یعنی آپ نے فرمایا پھر
 شربت پر تم فرما چہا کیا تو ہم ہی چاہتے ہیں یہ سب کچھ ہم بخیل یا محتاج میں اسوجہ سے دودھ شہدین پانی **باب**
 الا فاقہ مکتہ کے زین ہو کا بیان عمر بن عبد العزیز یسأل السائب بن زید اهل سمعت فلا فاقہ مکتہ
 شیما قال السائب بن الحضرمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہاجر بن اقامۃ بعد الصبح
 مثلا ثم حمید بن عبد العزیز بنی سائب بن زید سے پوچھا کیا تم نے کو میں رہنے کے باب میں کچھ نہا ہی نہ ہوئے کہا مجھ سے
 ابن الحضرمی نے بیان کیا انہو نے شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فوتی تو ہا جریں رکان جو سو فرخت ہا کر
 تین دن تک میں ہر ستون **باب** فی دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانیکا بیان عمر بن عبد اللہ نے عمر
 از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخول الکعبۃ هو اسامہ بن زید وعثمان بن طلحہ الحبشی ویلا فاعلقھا
 علیہ فمکث فیہ ما قال عبد اللہ بن عمر فسالہ یلا لا حین خیر ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 فقال جعل علی غریبۃ وعضوین من میدہ وثلاثة اعمدة وراکعہ وکان الیت یومئذ علی ستۃ
 اعمدة ثم اقبل عمر حمید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور وہیں
 ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن باہر اور عثمان بن طلحہ تھے تو روزہ بند کر لیا اور وہاں ٹھہر کر پوچھا کیا میں بال
 سے پوچھا چکے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہو نے کہا ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دو کو دہنی طرف
 اور تین ستون چکے اور ان دنوں میں خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا پہر آپ نے نماز پڑھی (دو کہتے ہیں صحیحین) و علی کعبہ

ہوا کہ مری (تو میں نہ جانا مجھ خوف پر کہیں میری اُمت کو تکلیف نہ ہو) یہ خوف آپ کا صحیح ہوا اب عوام داخل ہوئے پھر کہ
 تکلیف ادھاتی ہیں گرتے ہیں پڑتے ہیں مگر طرح سے صدی ادھاکر داخل کرتے ہیں **عمر صفیہ بنت شیبہ** قالت
 سمعت ابا سلمیٰ تقول قلت لعثمان ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دعاك قال انسيب
 از احرك انخسر القرنين فانه لا يدري شي من ان يكون في البيت شيء من المصلح قال ابن السرح خالي مسافع
 بن شيبه ترجمہ اسلی سے روایت یہ ہیں نے عثمان بن طلحہ سے کہا تم سو کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ
 بلایا انہوں نے کہا اپنے کہا میں ببول گیا تم سے یہ کہنا کہ اس میں شیخ کے سینک چھپا دو (جو حضرت اسمیلؑ کو ہجرت
 ہوتے وقت میرا لایا تھی) سینک اس کو خانہ کعبہ میں نہ کہو تھے) تا کہ میں کوئی چیز اس پر نہ ہی جس کی طرف نماز پڑھو
 میں خیال ہو تو خوش ہو میں فی سوا) **باب فضائل الکعبۃ کبر کے** ابولکبان جو وہاں نین پر **عمر شیبہ** یعنی
 ابن عقاد قال قد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فمر بعدک انک انت فیہ فقال اخبری حتی اقمع
 الکعبۃ قال انت انت بھا علی قال لم قلت لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اُمم کاتہ والو کبر
 بھا اخرج منک الی المال فلم یخجھا فقام فخرج ثم ترجمہ شیبہ بن عثمان نے شقیق سے کہا جبکہ تم بیٹھ ہو وہاں حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں کی مینج کو جھٹکا جب کہ کمال تقسیم ہو گیا میں نے کہا تم ایسا نہ کرو گے انہوں نے کہا کیوں نہیں میں
 ضرور کروں گا میں نے کہا نہیں کیا گئے انہوں نے کہا کیوں میں نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
 اس نام کا مقام دیکھا اور ان کو تم سے زیادہ اہل احتیاج تھے یہ انہوں نے اس کو نہ چھڑا عمر بن سلم کو کل آئے **ف** بعض لوگ
 یہ کہتے ہیں کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت محمدی علیہ السلام کے لیے رکھ پھڑا **عمر الزبیر** قال لما قبلنا صح رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام اذ ائنا عند السکاة وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرفت القرن الاسود
 خاغاها فاستقبل بخنا بصرہ وقال مرة وادیة ووقف فی اتفق الناس کلہم ثم قال ان صید فی حرمنا
 حرام عن ربہ وذلك قبل ان یولہ الطائف وحصل الثقیف ترجمہ یہ روایت یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم کے ساتھ تھے (ایک موضع کا نام ہے) اس کی جب میری کی رحمت کے پاس پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن اسود
 (ایک پہاڑی جہاز میں) اُتاری یہ پہلو قابل اور خوب راہ ایک موضع کا نام ہے) اور طرف دیکھا انہوں نے کہا کہ اس کو دو کی طرف
 اور آپ ٹھہرو لوگ یہ ہے ٹھہر گئے بعد اس کو فرمایا کہ صید وچ (ایک مقام کا نام ہے) اور اس کی رحمت حم بن حرام کی گئی ہیں
 اور محیط اطراف جاشی پہلے تھا اور ثقیف کے محاصرہ میں بھی پہلے تھا **باب** **واقیان** للمدینۃ مدینہ منیٰ کے
 بیان **عمر ابن ابی ہریرہ** عن ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرجال الا الثلاثۃ مساجد مسجد الحرام و مسجد
 هذا والمسجد الاقصیٰ ترجمہ ابو ہریرہ روایت یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھیں لوگوں کو چاروں کی مسجد
 مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری مسجد نبویہ (یعنی مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) کی پونہ باقی

مستحب ہے کچھ ضرور نہیں ہے) **عمر ممالک** بھڑام بھڑام کو السوئے قال ثم صلى وسينه وبنو القبله ثلاثة
 اذرت حرمہ دوسری روایت میں تو نون کا ذکر نہیں ہے نماز پڑھی آپؐ قبلے سے تین بائیس سوٹ کر **عمر ابن عبد**
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث القعبی قال وحدثت ان اسالہ کہ صلی حرمہ تیسری روایت میں بھی ہے
 ہوا میں بھی ہے کہ عبد اللہ کا میں اس کے پوجنا قبول کیا گئے رکعتیں میں **عمر عبد الرحمن بن صفوان** قال قلت
 لعمر بن الخطاب کیف صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل الکعبۃ قال صلی کعتین **حرمہ عبد الرحمن**
 بن صفوان سی روایت میں کہ حضرت امیر المؤمنین محمد مرقوم سے کیونکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جب کے کعبہ کے اندر نہ ہوں
 فی کہا دو رکعتیں میں رووی نے کہا اسکا اسناد ضعیف ہے **عمر ابن عباس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم
 مکۃ ابی ان یدخل البیت وفیہ الکعبۃ فامر بها فاخرجت قال فخرج صوۃ ابرہیم استعمل فی وفایہما
 الامام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہم اللہ واللہ لقد علموا ما استقسم بها قاط قال ثم دخل البیت
 فکبر فرفع لحيہ وفی ذیابہ ثم خرج ولم یصل فبیہ **حرمہ ابن عباس** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے میں گئے تو اپنے انکار کیا کعبہ کے اندر جانے سے کیونکہ اسکو اندر بتوں کی تصویریں تھیں آپؐ حکم کیا وہ نکالی گئیں
 تو ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی بھی تصویریں نکالیں کہ وہ ہاتھ میں پائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے
 پر خدا کی بارگاہ خدا کی ہڈی کے پائے میں نہ لے پھر اس کعبہ میں گئے اور کعبہ کھلی کو نون میں پھر باہر نکلے اور نماز پڑھے
 وہ پائے مراد کمران میں جن پر نعل اور لا تفعل اور لا شیئ کہا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ کنزین ہسبلی میں لے کر
 ایک کنز کا لٹا اگر نفل نکلتا تو جانا لا تفعل نکلتا تو نہ جاتا لا شیئ نکلتا تو پھر سب کو ڈانڈ کر لیتا جب تک نفل لا تفعل نہ نکلتے۔
واسطہ باب فی الحج **عمر** عائشہ انہا قالت کذت احب اذ دخل البیت فاصلى فيه فاشد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے فادخلنی فی الحج فقال صلی فی الحج اذا اردت دخول البیت فانما هو قطعہ
 من البیت فان قومک اقصوا حین بنوا الکعبۃ فاخرجوا من البیت **حرمہ حضرت عائشہ** سے روایت ہے میں
 کعبہ کے اندر جا کر نماز پڑھنا چاہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور یم کے اندر کر دیا اور فرمایا نماز پڑھو **حرمہ**
 جب کعبہ کے اندر جانا چاہی کچھ عظیم بھی ایک کچھ اسے خانہ کعبہ کے اندر سے قوم قریش نے کوٹا ہی کے کعبہ کی مین تو اسکو بیت اللہ
 سے نکال دیا **ابو ہریرہ** سے روایت ہے میں نے اپنے خاوند میں عظیم کو کعبہ کے اندر کر دیا لیکن حجاج بن یوسف نے اس کو پکڑ لیا ہی کر دیا **عمر**
 عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندہا وهو سرور ثم رجع الی اہل کعبۃ فقال انی دخلت الکعبۃ
 ولو استقبلت من امری ما استلبت ما دخلتها الا خاف ان اكون قد شققت علی اہل کعبۃ **حرمہ حضرت عائشہ**
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے نکلو خوش خوش چپ چپ کر آئی تو تم گئیں تھے حضرت عائشہ فی اسکا
 سبب (ابن فرما میں کعبہ کے اندر گیا اگر میں چلی جاتا تو مجھے کو معلوم ہوا کہ کوگوں کو کعبہ کی داخلی میں نہ جوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ششتم دھشت ایک کھٹنہ **ترجمہ** سلیمان بن ابی عبد اللہ سے روایت ہوئی ہے کہ
 سعد بن ابوقحاص نے ایک شخص کو بچہ مدینہ کے حرم میں جو شکار کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حرام شکار تھا
 یعنی مدینہ کی بزرگی کے سبب وہاں کے حرم کا شکار حرام ہی (تو سعد نے اسکو کپڑی چھین لی اس میں اس شخص
 کے لوگ اگر سعد سے گفتگو کرنے لگے تو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے اس حرم کو اور فرمایا
 جو شخص شکار یا کپڑی تو اسکا اسباب چھین لیں اور میں تم کو ہرگز وہ سہاں نہ دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مجھے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اسکی قیمت دیدو گے **عمر** صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جریج عبید بن جریج المدینہ
 یفطحون من شجر المدینہ فاخذوا منها عجم وقالوا لعليهم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذبح
 يقطع من شجرة المدینة شجرة وقال من قطع من شجرة شاة فخذ سلبه **ترجمہ** سعد غلام سے روایت ہے کہ
 نے مدینہ میں ایک غلام کو درخت کا ٹکڑا دیکھا انہوں نے اسکا اسباب چھین لیا اور اس کے مالکوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے منع کرتے تھے مدینہ کے درخت کا ٹکڑا کو اور فرماتی تھے جو کالٹا پھر اسکو کوئی بچہ کر تو اسکا
 اسباب چھین لیں **ف** درج کیو بطور بھروسہ کو دیدی کہ شہر علماء بھی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک **یو** **عمر** جابر
 بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحبط ولا یصدحی رسول الله صلى الله عليه وسلم وكن یحشر
 هشار فیهما **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے حرم میں پتی نہ توڑی جاوین درخت
 کا ناجا دی مگر زمی سے جا لیں جاوین **ف** اکثر علماء کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کا ٹکڑا مارنے میں
 جواز نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک جواہی **عمر** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ياتي قباء ماشيا و
 ما كان اذا نسيه ويصل ركعتين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی صلی
 اور سوار ہو کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتیں (نفل) **باب** زیارت القبر و قبروں کے زیارت کا
 بیان **عمر** ابی ہریرہ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل يحب المؤمن اذا صلى على قبره حتى يرحله
 السلام **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مجاہد یا مجاہد یا تو اسکو مجھ خبر کر دیتا
 میں اسکو سلام کا جواب دیتا ہوں **عمر** ابی ہریرہ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تجعلوا ابیو وکم
 قبرا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی قبرا منکم وعلی منکم وعلی منکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
 ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ نہیہ گہروں و قبروں میں کوئی نہا نہین پڑتا ویسی ہی کہیں
 گہروں میں بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو اور مت بناؤ میری قبر کو یہ رکھو کہ کچھ وقت معین ہو لوگ ان جمع ہو کر میں سے ہوں
 انی مانت ثابت ہوئی البتہ رو بہو بھیجیہ جہاں تم ہو گے دو دو تہا ہی بھیجیہ نہج جہاں گے **عمر** ابی ہریرہ
 الحدیث قال سمعت طلحة بن عبد الله يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا قاطع عن محمد بن

سب من فضيلت من رابر من سفر کرنے کے لیے باب فتحیم المدینۃ مینو کے حرم کا بیان عن
 علی رضی اللہ عنہ قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا القرا و ما فی هذه الصحیفة قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما ین عائر المؤمنون فی حدیث حدیثا او اوی محمد اذلیہ
 لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل منه حد ولا صرف ذمة المسلمین ولا حد یسع
 بها ذی من اخر مسلم اذلیہ لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل منه حد ولا حدیث
 من والی قوم اذلیہ موالیہ فعلی عنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل منه حد
 ولا حدیث محمد بن حنفیہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کو قرآن
 کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تھا جس پر نبوت کے احکام تھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے توار کے نبی میں رکھا کرتا (رسول اللہ
 نے فرمایا مدنیہ حرام ہے) تو تک (عائر نور و نورین چھ اٹھ مینو کے اطراف میں) جو شخص مینو میں کوئی نبی بات
 نکالے یا نبی بات نکالنی دے اس کو جگہ دی (بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہ دی) تو اس پر پخت ہو اس کی اور فرشتوں کے
 اور سب لوگوں کی نہ قبول ہوگا اور اسکا فرض اور نفل - وہ مسلمانوں کا ایک ہے جب ان میں سے ایک کو نبی شخص نے کسی کا فرقہ
 بنادیا اور دوسری نے اس کی ناپا کو توڑا تو اس پر پخت ہو اس کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی نہ قبول ہوگا اور اسکا فرض اور
 نفل - اور جو کوئی دلا کر کسی قوم سے بغیر انہی نبی مولی کے (یعنی دوست کرے کسی قوم سے بغیر انہی نبی دوستوں کے یا ظالم
 اپنی آزادی کو کسی اور قوم کی طرف نسبت کرے بی اجازت انہی نبی مولی کے) اور پخت ہو اس کی اور فرشتوں اور لوگوں کے نہ قبول
 ہوگا اور اسکا فرض اور نفل عن علی رضی اللہ عنہ فی هذه القصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یختلی ظالم
 ولا یقر صیدھا ولا تلقط لقطہا الا لمن اشد بها ولا یصلح لرجل ان یصلح لرجل فیما السلام لقتال
 لا یصلح ان یقطع منها شجرة الا ان یصلح لرجل بعیر محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی جاوہر کی گہانہ میں نے کے اور نہ بھگا یا جاوہر لگا جانور دان کا شکار کے واسطے اور نہیں بنایا
 جاوہر لگا لقطہ بان کا گروہ شخص اور اتحاد سے جو اسکو تبادی لوگوں کو اور جو شخص کو درست نہیں کروان تہنیا یا تہادی ٹھکے
 کیوڑے اور کسی کو نہ نہیں کہ وہ انکا دخت کا بی گرا بیرونٹ کو جاوہر کیوڑے محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کل ناحیۃ من الدینۃ برید ابید الا یصلح لرجل بعیر محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر طرف ایک ایک برید (برید) و فرسخ یا جاوہر فرسخ کا
 (بی) محفوظ کر دیا کہ وہ ان کا دخت نہ کا تہادی اور پتے نہ توڑیں جاوہر میں گراوٹ (جاوہر کیوڑے) بقدر ضرورت
 لینا درست ہے عن سلیمان بن ابی عبد اللہ قال یت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یسید فی المدینۃ
 عن سلیمان بن ابی عبد اللہ قال یت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یسید فی المدینۃ

ومن لم يستطع منكم فاعليه بصوم فانه له وجاء ترجمہ علقہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھا
 جاتا تھا ان میں سے ایک کو حضرت عثمانؓ کے اور ایک کو میں باقرین کرنا چاہا میں (عبد اللہ بن مسعود) یہ کہنا چاہتا تھا کہ تم ایک نکاح کرو
 جب عبد اللہ کو یہ کہنا کہ نکاح کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے تو مجھ سے کہا اے ابی علقہ (یعنی اگر نکاح کے گفتگو منظور ہو تو تجھ کو کئی
 حاجت تھی تو خلافت کیا ضروری) میں اس وقت حضرت عثمانؓ کے کہا اے ابی عبد الرحمن کیا ہوتا تھا نکاح ایک بار
 چو کر ہی سے کر دین جو گئی ہوئی قوت تھا یہ وہ پہلا وہی عبد اللہ بن مسعود کہا تم ایسا کہتے ہو میں نے سننا رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائی تھی جو شخص تم میں سے نکاح کے طاقت کہی رہے ہو وہی لپس (او مجھ سے کہی) وہ نکاح کری کیونکہ
 نکاح انھیں کو خوب نیچر کہتا ہے اور شہرگاہ کو رزناہ (س) بچاتا ہے جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت نہ کرے وہ روزی کہو کہو
 روزہ اس کی جسی کرنا ہی رہی شہوت کو کم کر دے گا **باب** ملاؤ مہرہ من قرینہ ذال الدین دینار و عورت سے

نکاح کرنا مقدم ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربعة ما لھا والحسب ما ولھا لھا و
 اللہ ما کا ظفر بذات اللدین تربت یداک ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نکاح کیا جاتا ہے
 عورت کا چار سببے اور مال کے سببے اور وہاں کو حسب کے سببے اور اس کی زوجہ ہوتی کے سببے اور اس کی دینداری
 کے سببے سو تو دیندار عورت کو طلب کرتی رہی تاہوں میں خاک اگر تو فی دیندار کو چھوڑ **ف** میں دوستو یہ کہ عورت کے
 نکاح کی غنبت انھیں چاہیے ان کے سببے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو یہ نہ کیجی عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی کے تمام
 پسند کی اور مال اور حسب اور زوجہ ہوتی پر نظر نہ کرنا کہ شہرہ ہو کہا ہوتا ہے اور اس کی زوجہ ہوتی کے سببے زندگی میں
 ہو جاتی ہے بقول سعدی شعر زن بدور سرا می مرد کو - ہمدین عالم ست و ذوق او - اور اگر دیندار کے ساتھ اہل نسب
 اور مال ہے ہو تو بھان سہ نور علی نور **باب** تزویج الایک کنواری لڑکیوں سے نکاح **عن** جابر بن عبد اللہ

قال قال لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التزویج نتم قال لکم ام ثیب فقالت قال فلا بکر اتلا عہما
 و تلا عہما ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے پوچھا
 کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کیا کہ تو اس کہیتا اور تجھ سے وہ کہہ سکتے
ف میں کمال اُلفت اور بی تکلفی ہوتے فراق ہوتا کیونکہ بیوہ عورت کو قلب کو خاندن سے متعلق نہیں ہے جیسے کنواری
 کے وہ اس کو اپنے خاندن کے کسی کو جانتی ہی نہیں - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بے بے کیل کو دینی پیار درست ہے
عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید کا مصر قال عن یدھا قال
 اخاف ان تمنع یدھا قال فاستمتع بها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ
 میری عورت کہہ ہاتھ نہ لگائی کہ ہاتھ نہ لگائی کہی رہی (میں نے فرمایا) آپ نے فرمایا اس کو طلاق دی دی
 وہ مرد بول مجھ سے کہ میں ہر مال اس سے لگانا نہ ہی آپ نے فرمایا تو نے ہی اس سے **ف** اس حدیث کو ابن جریج نے موصیف

لنگاہ دست جیسو مان او بہن و نکاح حرام ہو ویسی وادیر وادیر کی بیٹی کو ہی نکاح منع ہے اسی طرح اذقیاس کر لینا چاہیے
 دودھ پکا کا برا حق ہے وادیر اور اسکی لوگوں پر سو کرنا سنت ہے **عمر حبیبہ** قال یارسول اللہ ہلک فی لختہ
 قال افضل ما اذا قلت فتکھما قال لختک قال نعم قال وتحبین ذلک قالت لست بخلیۃ بک و
 احب شئ کفی خیر لختہ قال فانھا لا تخلی قالت فواللہ لقد احببت انک تحطب لہ او ذرۃ شک
 ترہیر بنت ابی سلمۃ قال بنت سلمۃ قال نعم قال ما واللہ لولہ تکزن سبیتی فی حبس ما حلت لہ
 انھا ابنتہ اخی من الرضاۃ ارضعتنی وایاھا ثوبیۃ فلا تعرض علی بناتک ولا اخواتک رحمہ
 ام حبیبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہو آپ نے فرمایا تو کیا کروں ام حبیبہ نے کہا
 نکاح کر لیجیو اپنے فرمایا تمہاری بہن سے ام حبیبہ نے کہا مان آپ نے فرمایا تم کو یہ منظور ہو ام حبیبہ نے کہا کچھ میں کیسی تو آپ
 پاس نہیں ہوں (یعنی کھوتے بی بی تھوڑی ہوں کہ بہت کا انا بھو ناگوار گزری) تو مجھنی لوگ میری ساتھ شریک ہوں
 بہتری میں میں ان سب میں اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہوں آپ نے فرمایا وہ مجھ حلال نہیں ہوتی کرکھو
 ایک بہن نکاح میں موجود ہے) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجھ کو معلوم ہوا آپ نے پیام دیا ہی دُورہ یا ذرہ کا رجو ابو سلمہ کے بیٹی کو
 آپ نے فرمایا ام سلمہ کے بیٹی ام حبیبہ نے کہا مان آپ نے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ ہے نہوتی تو میری رضاعی بہن
 کی بیٹی ہے تجھے اور ابو سلمہ کو باپ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہی تو مت ذکر و میری سامنے بیٹیوں اور بیہنوں کا باب
 فی لبن الخجل مرد و دودھ کا ناما **عمر عائشہ** رضی اللہ عنہا قالت دخل علی اظہر بن ابی القیس فاستتر منہ
 قال استترین منی وانا عک قالت من این قال ارضعتک امرۃ اخیرہ قالت انما ارضعتنی لمرۃ فی
 یرضعتی الرجل فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ فقال انہ عمک فلیج علیک رحمہ حضرت
 عائشہ سے روایت ہے اظہر بن ابی القیس سے کہ روہ عائشہ کے چچا تھے دودھ کئے تھے کے) تو میں ان سے پردہ
 کیا انہوں نے کہا تو مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تیرا چچا ہوں تو جواب دیا کیونکر تو انہوں نے کہا کہ میری ہوج نے تجھ کو دودھ
 پلایا ہی تو جواب دیا کہ عورت نے دودھ پلایا کچھ مرنے تو دودھ نہیں پلایا ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھ سے
 حضرت کے سامنے کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہے شوق تو تیرا پاس آؤ **وف** معلوم ہوا کہ حبیبہ جی مت ڈرو
 کی دودھ پلانے والی بیٹی عورت کی طرف سے ثابت ہوتی ہو ویسی ہی اسکو خاوند کی طرف سے بھی ہوتی ہو **باب فی رضاۃ**
 البکیر برادری اگر دودھ پیو **عمر عائشہ** المعنی واحدات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا عنہا
 رجل قال حصن ذلک علیہ تغیر جہۃ فمات فقال یا رسول اللہ انہ اخ من الرضاۃ فقال
 انظر من اخواتک فانما الرضاۃ من المجامع رحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انوکھا پاس آئے اور ایک شخص ان کے نزدیک بیٹھا تھا حصن نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ لڑکھ

چہ لیکن روایت اسکو تین پر اشکال پہنچو کہ باوصف معلوم ہو نہ اوردید کاری کے آپ اوس صحت کو کہ ہنر کا حکم کی پکارتی
اسی دسٹے بعضوں نے ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ نہ روکنی یہ یہ مراد کہ ہنر کی گھر لٹاؤ جو مانگے اوسکو دیتے ہی اسد علم **عن**

معقل نے یہاں قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال في اصببت امرأة ذا حسب ممال وانها كاتلنا

افان وجها قال لا ثم اتاه الثانية فتهاه خذ اتاه الثالثة فقال ترو جوا الودود والودود فاني مك ان

بکم لکم ترجمہ معقل بن ہیار سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجھ کو ایک عورت ملی ہے

جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اوسکی اولاد خنیں ہے کیا میں اس سے نکاح کروں آپ نے فرمایا نہیں پر وہ دوسری

آیا اپنے فرمایا نہیں پھر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کر دیا ہنر والی محبت کرنیوالی بہت جنی والی عورت کو کیونکہ میں اسے

کو بڑا نیوا لاسوں پتھاری مجھ سے **باب فی قولہ تھا ان لا یلینک الا انیة** بدکار عورت سے نہیں نکاح کرنا مگر کیا

وعن عن شریب عن ابیہ عن جده ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بکلتہ وکان یکتب

بغیر ہذا وغنا وکان صلیہ قال جدی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ انک عناق قال فسکت

فقلت والیة لایکنہا الا اذان او مشرک فذاع فی قراہا علی وقال لکنکھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر بن

روایت ہے کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیوں کو لیس کر کمین جایا کرتا وہاں بیکھوت بدکار رہتی تھی جسکا نام عناق تھا وہ اسکو آشنا

تھی تو مرثد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا میں عناق سے نکاح کروں آپ نے فرمایا

نہایت بری۔ والیہ لایکنہا الا اذان او مشرک یعنی زانیہ عورت سے وہی نکاح کرتا ہی جو خود زانی بدکار یا مشرک ہو آپ نے

یہ آیت پڑھ کر مجھ سے سنا اور فرمایا نکاح نہ کرو **ف** یہ بھی اس حالت میں ہے کہ وہ عورت زانیہ قائم رہے اور اوس

تو بکری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایکنہم الا الذی یلجود لہا مثلہ **ترجمہ** ابو ہریرہ

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نے کوڑی کھایا ہو اور وہ نکاح کر لی مگر اسی قسم کی عورت سے **نہ**

فی الرجل یعتق ملکہ ثم یتزوجھا اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پھر اوس سے نکاح کر لینا **عن ابیہ** سے قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم من اعتق جار یتیمہ وتزوجھا کازلہ اجرات **ترجمہ** ابی ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اوسکو ساتھ نکاح کیا اوسکو لے کر دنا تو آپ نے **عن** انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعنی

صفیہ وجعل اعتقھا اصل **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کے راون سے

نکاح کر لیا اور بھی آزادی ضرور پائی ہے **باب فی** تمام من الرضاۃ محلی من الشرب دو وہ پکے سے نیسی ہی صحت

روٹی ہو جینی ہے **عن** عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجوز من الرضاۃ

عائشہ من اللہ لادۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ پنا نکاح کو حرام کرتا ہے

جیسے پیدائش کا رشتہ میرا نہ کرتا ہی **ف** یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب کل نہیں درست وہاں دودھ کی جہت سے ہے

اذنی باون کی طرف نسبت کر کے پکارتی تھی اور جبکہ باب معلوم نہ ہوا اور سکو مولیٰ اور یمنی بہائی قرار دیا تو سھلہ بنت سھیل ب
 عمر و قثمہ بنے ابو حنیفہ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے
 وہ ہمارے والد ابو حنیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا اور مجھ کو تنگاہیلا کھیت گاہ کے کپڑوں میں اب اس حال حالہ نے لہا لہو
 کے باب میں جو اوتار اوسکو آپ جان تو میں پھر کیا حکم کرتے ہیں اپنے فرمایا تو اوسکو پانچ بار دو دوہلا پھر وہ غسل اوسکو کر کے
 لگاتار جاتا رہا اسی حدیث سے حضرت عائشہ حکم کرتی تھیں اپنے بہتیچوں اور بہانچوں کو کہ دو دوہلا دین اس شخص کو جسکو حضرت
 عائشہ دیکھنا چاہتیں اور اوسکے سامنے ہونا چاہتیں اگرچہ بڑا لیکن پانچ بار دو دوہلا دین بعد اوسکو وہ شخص حضرت عائشہ پاس
 آیا جابا کرتا **ف** داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ نبی آدمی کو اگرچہ اوسکے دھاری موچہ نکل گئے ہو دو دوہلا
 دینا اس شخص سے کہ اوسکو نظر درست ٹھانی جائز ہو اور اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب
 ہے باقی تیرہ بجا اور اکثر علماء کا قول اسکو خلاف ہے اذکر نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں اور ابو حنیفہ کے
 نزدیک ڈھائی برس کے بعد اور فرکر نزدیک تین برس کے بعد **ت** اور اہل سلمہ و باقی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان
 اسکا انکار کرتی تھیں کہ کوئی اون پاس سے رضاعت کی وجہ سے آیا جابا کرے جب تک بچپن میں رضاعت نہ ہو اور وہ حضرت عائشہ
 سے کہتے تھیں یا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم کو رضعت دی تھی نہ اور لوگوں کو **ف** تو یہ حکم خاص کا سالم سے اور لوگوں
 کو ایسا کہ درست نہ ہو گا و اللہ اعلم **باب** اهل یمن صمد و شہد من ضلع پانچ بار سے کم دو دوہلا حرمت نہیں کرنا **عن**
 عائشہ اھا قالت کان فیما انزل اللہ عزوجل من القرآن عشرين ضعات یحرم من یرضع منہ معلوما یحرم
 فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھن مائیکۃ من القرآن رحمۃ حضرت عائشہ کی کہانی پہلے کلام میں بیان کرتا تھا کہ قرآن
 دو دوہلا پڑھنا حرام کر دیتا ہے پھر نسخ ہو گیا اور پانچ بار دو دوہلا پڑھنا بھی وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوڑھو
 جاتا قرآن میں **ف** یعنی بعض لوگ پڑھتے تھے پھر وہ بھی ترک ہو گیا اور تلاوت جاتی تھی لیکن شافعی کا عمل ہے کہ پانچ
 رضعات سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جب وہ علماء کے نزدیک ایک ہی بار دو دوہلا پڑھ کر رضاعت ثابت ہو جاتی ہے **عن**
 عائشہ رضی اللہ عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحرم للصدۃ ولا المصنۃ رحمۃ حضرت عائشہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حرام کرنا ایک بار یا دو بار دو دوہلا پڑھنا **باب** فی الرضعات
 الفصل دو دوہلا پڑھنا وقت انعام میں کرنا بیان **عن** حجاج بن محمد عن عروۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صدقة الرضاعة قال العروة العبد والامة رحمۃ حجاج بن محمد عن عروۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی انما یا رسول اللہ دو دوہلا حق کو توں سے چیز خیر سے دور کرنا کہ اپنے فرمایا مملوک سے دو دوہلا دینا کو ایک نوڈی یا غلام
 دیوی تا وہ اوسکو خدمت کرے **باب** ما یکرمہ ان یجمع بیہ من غیر النساء جن عورتوں میں جمع کرنا کاح میں درست
 نہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح المرأة علی عمتہا ولا العمة علی بنتیہا

بل کیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ تو میرا دودھ شریک بہائی ہو حضرت فرمایا دیکھو - یعنی سوچو تمہارا بہائی کون
 ہے دودھ کا ناما حضرت بہو کہتے ہیں **ف** یعنی جس شیر خوار کی سو نکاح حرام ہوتا ہے تو اسکا اعتبار لفظی تک ہے کہ چھوٹے
 شے کے کہ بہو کہہ بی دودھ نہیں جاتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیو تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے نکاح کو نہیں ہوتا
 اور کہتے ہیں کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثوں کے موافق ہے کہ حضرت دودھ پینے کی نبی عمر میں ہی حاصل ہو جاتا
 ہے اور سامنی ہونا مثل حرم کے جائز تھا ہی **عن ابن مسعود** قال ارضاع الامام شد العظم وانبت اللحم فقال ابو موسیٰ
 لا تسالونا وھذا الجبر فیکمہ رحمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا رضاعت ہی ہے جو بڑی کو مضبو کرے اور گوشت ہاؤ کر
 اور سوت ابو موسیٰ شعری نے کہا تم پر پہونچ ہی جب تک یہ عالم میں ہے کہ رضاعت **باب فی من حرم رضاعت**
بکیر حرم کا بیان عن عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلمة ان اباحا یفتہ بن عتبہ بن ربیعہ
 بن عبد الشمس کان بنی سلما وانکحہ ابنة اخیه ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ وهو لے
 لامرأة من الانصاف کما ثبت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدا وکان من تبنی رجلا فی الجاهلیۃ دعاہ
 الناس الیہ وورث مہلکۃ حقہ انزل اللہ سبحانه وتعالیٰ فی ذلک دعویہم لا یرثہم الخوالہ فاحقنکم
 فی الدین وموالیکم فردوا الی ابا تھم فزلیہم لہ ابا مولیٰ واخا فی الدین فحدثت سہلۃ بن سہیل
 بن عمر والقشیری خیم العامری وہی امرأة ابی حنيفة فقالت یا رسول اللہ انکما نری سلما ولدا وکان یاوی
 معی ومع ابی حنيفة فہیت ولحدیرانی فضلا وقد انزل اللہ عزوجل فیہم ما قد علمت فیکف عن
 فہیہ فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارضعہ فارضعتہ خمس رضعات فکانما بمنزلة ولد ہامن
 الرضاۃ فہذا لک کات عائشہ رضی اللہ عنہا تامر بنات اخواتھا وبنات اخوتھا ان یرضعن اہل
 عائشہ ان یراھا یدخل علیھا وان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیھا وابت ام سلمة وسائر
 ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیہن تہنک الرضاۃ احدہن اناس حتی یرضعن فی المہل قلن
 لعائشۃ واللہ ما ندرک لعلھا کانت رخصۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاسلم دون الناس رحمہ حضرت
 عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو خدیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے قبضہ کیا تھا سالک کو (یعنی مہیا بنایا تھا لی پاک) اور پھر بہائی
 کے بیٹے کا ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح اس کے کہ دیا تھا اور سالک کیجوریت انصاری کو مولیٰ (غلام زاد) اور
 جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو مہیا بنایا تھا اور جاہلیت میں پھر رسم تھی جو شخص کسی کو قبضہ کرتا تو لوگ اسکو مولیٰ
 کے نام سے نسبت دیتے تھے اور اسی کا یہی ہوتا تھا کہ زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے اور اسکو کہہ کر دلائی یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ
 نے یہی آیت اتاری اور ہم لایا بھڑالی تو انہی فاقونکم فی الدین ووالیکم یعنی پکارو انکو انکو ہی پون کی طیرت نسبت کو کہ بہتر ہے
 اسکو نزدیک اگر تم کو اس کے باپ کو نام معلوم ہوں تو وہ تمہاری بیوی بہائی ہیں اور اسکو (غلام ان) میں اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قالت یا ایہذا عیسیٰ بن ماریہ اقمنا فتنہا فتنہا کہ فی مالی فیعجبہ ما لہا جالھا فیریدہا
 ان یتزوجہا بغیر ان یقسط فی صداقہا فیکمل ہا غیرہ فیہو الزین کھن الا ان یقسطوا لہن ویبلغوا ہن
 اعلیٰ سنہن من الصداق وامر ان ینکحو ما طاہبہم من النساء سوہن قال عروۃ قالت عائشہ ثمان
 الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہذہ الایۃ فیہن فانزل اللہ جل عزہ یستفتونک فی
 النساء قل اللہ یغنیکم فیہن وما یتوا علیکم فیہن کتاب فی یتامی النساء الا ان لا یتوا من مکتب لہن
 وترغبون ان تنکحوہن قال اللہ ذکرا لہ انہ یتلی علیہم فی الکتاب الایۃ الاولیٰ التي قال سبحانہ فیہا و
 ان خفتن ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحو ما طاہبکم من النساء قال عائشہ وقول اللہ عزوجل فی الایۃ
 الہذہ وترغبون ان تنکحوہن من رغبۃ احدکم عن رغبۃ بیتہ الیٰی تکر فی حجر حیث تکر قلیلۃ المال
 الجمال فیہو الزین کھن ما رغبوا فیہا جالھا من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبۃ عنہن قال یونس
 وقال سبعۃ فی قول اللہ عزوجل وان خفتن ان لا تقسطوا فی الیتامی قال یقول ترکوہن ان خفتن
 فقتل لکم اربعۃ مرقم عودہ بن الزبیر سے روایت ہوا انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اس کی وجہ جلالہ و مالہ
 وان خفتن ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحو ما طاہبکم من النساء یعنی اگر تم کو ڈر ہو بہو سببات کا کہ انصاف کر سکو گی بیویوں میں تو
 نکاح کر لو جو عورتیں پسند آئیں تم کو ہاں طاہب کی ہی (ظاہر میں شرط کو جزا کی کچھ تعلق مال معلوم نہیں تھا کیونکہ تیسریوں
 میں انصاف کے لئے جو عورتوں کے نکاح سے کیا غرض ہے) حضرت عائشہ نے کہا ایسا بھی میرے (عودہ بہا بخیر تھے حضرت
 عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن دبیر عودہ کے باپ کو منسوب تھیں) مراد یتامی (بیویوں) سے یہ ہر کہ ایک لڑکے
 یتیم بچوں کے گو دین پرورش پاتی تھو (مگر ولی محرم نہ ہو جیسا چچا پائیا) اور شریک ہوا و سکوا مال میں پہر اوس کے کو اوس کا مال لے
 اور خوبصورت ہونا بہا معلوم ہوا اور وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کرے مگر پورا پورا محرم تھا اور کوئی اوس سے نکاح کرے تو دیوی دنیا
 نہ چاہی تو اوس سے نکاح کرے (کیونکہ اوس میں یتیم کا نقصان ہے) اسکی مانعت ہوئی کہ نکاح نہ کرے مگر جب انصاف کرے
 اور پورا محرم ہو بھی سے اونچا و سکوا لائے ہوا اگر نہی بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کرے سکوا اور پورا محرم نہ ہو سکوا تو اگر کسی عورت
 سے جو پسند آئی اور مجھے معلوم ہون لکھ کرے عودہ نے کہا پھر حضرت عائشہ نے کہا لوگوں نے بعد اس آیت اور زنی پہر سوال کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں تب یہ آیت اتری و یتقونک النساء قل یتقونک منہن تلے علیکم فی الکتاب یعنی
 پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں اسے تم کو بتانا ہی حکم عورتوں کا اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب میں پڑھا جاتا ہے مراد
 وہی آیت ہے وان خفتن ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحو ما طاہبکم من النساء (جس کے معنی اوپر لکھ چکے) حضرت عائشہ نے کہا یہ جو کتاب علی
 دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے وترغبون ان تنکحوہن تم چاہتے ہو ان سے نکاح کرنا اوس سے مجھے غرض ہو کہ تم میں سے کسی
 پاس کیونکہ تم کے ہوتو ہر مال والی دیکھ من کے تو وہ نفرت کرتا ہے اور سکوا نکاح سے پہر جب نفرت ہو اور سکوا نکاح میں بوجہ مال

الکسی نے ترجمہ کیا ہے ہریرہ سہر دایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیجاوی عورت اپنی پہوپی پر اور نہ پہوپی بھتیجی پر اور نہ نکاح کیجاوی عورت اپنی خالہ پر اور نہ خالہ اپنی بہانجی کے پر اور نہ نکاح کیجاوی ٹہوٹا تے والی چوٹے ناتے والی پر اور نہ پہوٹا تے والی پر **ف** کیونکہ ان باتوں میں ایک کو دوسرے سے بڑی محبت ہوتی ہے خالہ کو بہانجی سے اور پہوپی کو بھتیجی سے جب ایک دوسری کی سوت ہو تو یہ محبت جاکر عداوت ہو تو کیا خوف ہے اسوہ ایسی عورتوں میں جنہم کرنا جائز نہین ہوا **عن ابی ہریرہ** یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

یجمع بین المرأة وخالتها بین المرأة وعمتها یا ترجمہ بی بی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منع کیا جامع کہ فیسے خالہ اور بہانچر کے اور پوچھی اور جتھے کے **ف** یعنی خالہ اور بہانچی یا بہو بی اور اس کی بیٹی کو ایک کڑی نکاح کر نیسی منع فرمایا ان اگر ایک نکاح میں آکر حادو یا طلاق دیدی تو دوست سے نکاح کر سکتا ہے **عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** انہ کرہ ان یجمع بین العمتہ والخالۃ و بین الخالۃین والعمتہین **یا ترجمہ** ابن عباس سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ جو کنبیسی زبان میں پہنچے اور خالہ کے (یعنی ایک عورت) پہنچے ہو دوسری کی اور وہ اس کی خالہ ہو ان دونوں سے کوئی نکاح کرے تو درست نہیں جیسی زہد کا بیٹا سمروہ تھا اور سلمیٰ کے بیٹے خدیجہ کی زہد نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمرو نے سلمیٰ کو نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کے پہنچی ہوئی اور کلثوم زینب کے خالہ ان دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں اور لیج کیا جمع سے درمیان دو خالہ کے (یعنی ہر ایک عورت دوسری کے خالہ ہو اور وہ اس کی بھانجی ہو جیسے بکرنے خالہ کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالہ نے بکر کی بیٹی آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کے بیٹی صالحہ کے پیٹ سے راکہ ہوئی ساجدہ کے کی خالہ اور وہ اس کی بھانجی ہوئے اس طرح کعبہ ساجدہ خالہ اور وہ اس کی بھانجی ہوئے اب کعبہ اور ساجدہ دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں اور نہ کیا آپ نے جمع سے درمیان دو بھوپوں (یعنی ہر ایک عورت دوسری کی پہنچی ہو اور وہ اس کے بہتیجی جیسے ہشام فی مالک کے مان جمیہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی مان حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ جمیہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کے بیٹے حمید و حکیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ و حمیدہ ایک دوسرے کے پہنچے اور جعفر بن ابی حمزہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا ماہر اس حدیث سے یہ کہ پسینی کی کہ ہوتے ہوئے ایسے دو عورتوں سے نکاح کرے ایک اس کی بھوپھی ہو اور دوسرا اس کی خالہ ہو اس طرح اس کے دو خالہ سے نکاح کرے یا دو بھوپوں سے مگر اس صورت میں پہلے حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہ ہوگا اور صحیح ہے کہ جو پہلے مثالیں ہم نے بیان کیں اور حدیث ایک شکلات میں ہوئی فقط عروۃ بن النبی و انہ سالۃ عیسیٰ بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالیٰ ان خفتم الا نفستوا فی الیستم فی انکھولما طابکم من النساء

عبد العزيز فتذكرنا متعة النساء فقال له رجل يقال له ببيع بنسبة اشهد على ان الله سبحانه ان رسول الله

شخص نے کہا جبکہ نام برہن سبہ تھا میں نے اپنی باپ کو سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھے کہ حجۃ الودع میں

نہیں چلاؤ کیا اس میں گڑبٹ کم ہو گونے **عز سیرۃ ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** حرم متع النساء ترجمہ سیرۃ

موا کی بار حرام ہوا اور شہر ہو گیا اس کی حرمت میں اس مسجد کلام اللہ میں اس طرح نہ پاس نہاستغفرمیں کے اصل

حالت منقول ہو جاوے اسکی تشبیہ باذن ربنا بہتر ہے مگر جو شخص کلامِ حق کے قدرت نہ کہتا ہو اور روزِ نون کی اسکی شہوت کم نہ

قسم کا نکاح حاصلیت کو دانی من را کج تھا کہ ایک آدمی انہی بیٹی یا بہن کو دوسری سی بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی انہی بیٹی

ترجمہ: یہ عجمی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفا کر فرسہ منع کیا۔ یعنی کوئی شخص اپنے بیٹے کو کیسا نہ کہلائے۔

وفا شرافت کے نزدیک نہ کا جہاں سے اور خطائی نے احمد اور اسحاق سے اسبابی نقل کیا ہے اور امام مالک کے نزدیک نہ کا

میشا یہ ایک رازدار مرگاہی حنفی کا ہے تو اسے **عز عاصم بن عبد اللہ** **عبد اسرار** **عبد الرحمن بن الحکیم**

فما فيكم من هذا الشغل الذي هم عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال في كتابه هذا استعمل الدلائل في رد ركون الشيعة على ما سببه ثم رد جميع ما بان في كتابه من

سید احمد رضا خان صاحب نے اپنے جامع پنجہ نام میں محمد مصطفیٰ ص ۱۳

اور جہاں یہ وہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کر سکا تو پہلے آیت کے روز اس سے نکال کر میری یونس نے کہا ربیعہ ہے
 وان ظنم الا نقططو فی النبیامی اس کو خراج مذوق ہے یعنی اگر انصاف نہ کر سکا تو تیرے کیون میں تو اوں کو چھوڑ دو اور نکال کر کو
 عورتوں سے جو پسند آوین کیونکہ چار عورتوں تک تم کو ورت ہیں **عن علی بن الحسین** انہم حین قد موالدینہ تمن
 عندینہ بن معایہ مقتل الحسین **علی علیہ السلام** لقیہم المسو بن فخریہ فقال ہلک
 الی من حاجۃ تأمرنی بھا قال ہلک لہ لا قال ہل انت معطیسف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالے
 أخاف علیک العو علیہ وایم اللہ لئن اعطیت نیدہ لا یخلص الیہ ابداحتی بیلغ الی نفسہ ان علی بن ابی
 طالب علیہ السلام خطبت ابو جہل علی فاطمہ رضوان اللہ علیہ لضعف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
 هو خطیب الناس فی ذلک علی منبرہ هذا وانا یومئذ محتمل فقال فاطمہ منی وانا لا اتخوف ان تقتر فی
 دینہا قال ثم ذکر صہر اللہ من بنی عبدالمطلب فاشنی علیہ مصاہرتہ فاحس قال حدثنی فضدقنی ووعدنی
 طوفی وانیست احمر حلالا ولا احل حلما وکن اللہ لا یجفع عنت رسول اللہ وبت اللہ مکانا واول
 ابداً مرحبہ امام زین العابدین سرودیت ہر جب لوگ کوٹ کر اس کو دینے کو زیندہ پیدا کیے پاس سے جرنائے میں حضرت امیر
 شہید ہو گئے ہیں تو اوں کو مسور بن مخنف ملی اور کہا تم کو کوئی کام بھی ہو تو بیان کرو پھر مسور بن مخنف نے کہا میں نے اس
 کہا تم مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار بندھیں تھے کیونکہ میں خوف کرتا ہوں کہ میں تم کو لوگ اس کو چھین لیں قسم خدا
 کی اگر تم وہ تلوار مجھے دیدو گے تو مجھ سے کوئی نہ لے سکا کسی جنگ میری جان میں جان ہوا اور حضرت علی نے پیام دیا تھا
 ابو جہل کے بیٹی سی حضرت فاطمہ الزہرا کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ بنا رہے تھے تو
 کو بغیر پراون دنون میں جان ہوا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ میرا کمر ہے اور مجھ کو خوف ہی بہات کا کہیں کہے دین میں سا دیکھو
 اور مجھ کو دوسری سوت آدمی اور وہ شہریت ہے مجھ کو کوئی کام نہ رہی ہے خلاف شرع کے کہیں کہیں آپ نے بیان کیا
 اپنی دو کمر دانا واکا حال جو بنی عبدالمطلب میں سے تھا یعنی حضرت عثمان کا اور آپ نے اوں کی تعریف کے اور خوب تعریف
 کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہے اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور میں حرام نہیں کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہوں کام کو نہ
 میں نہیں کرتا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں ہے اس کو چار عورتیں حلال کہ ہیں لیکن قسم خدا کے میں ہوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور علی و شہر کے بیٹے ایسا کچھ جمع ہو جاویں۔ یعنی ابوجہل جو خدا کا دشمن تھا اس کی بیٹی سی فاطمہ کے ساتھ رہی جو رسول کے
 بیٹی ہیں دوسرے حدیث میں ہے ہنسک علی عز ذلک النکاح پر جب ہو ہو علی اس نکاح کو راہینہ جب دیکھا کہ رسول خدا
 نارض ہیں تو اس نکاح کا ذکر چھوڑ دیا اور نہ کیا **عن مسو بن مخنف** حدیثہ انہم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی المنبر یقول ان یحے ہاشم بن المظہر استاذنونی ان ینکحوا بنتہم من علی ابن ابی طالب لا اذنم
 لا اذن لان یرید ان ینابیطالب یطلو ابنتہ وینکح ابنتہم فانما ابنتی بضعتہ منی میں یعنی ما اراہما

کی طرف پہنچا جاوے تو ہوسکے تو اسکو کچھ لیوی جس سے نکاح کا ارادہ ہو نہ نکاح کی وجہ سے کہا میں نے ایک چوکری کو
پیام دیا تو چھیکر میں نے اسکو دیکھا کیا ہاتھ کر دیکھا میں نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اسکو نکاح کے بہر نکاح کیا
میں نے اس سے **ف** جس عورت کو نکاح کرنا چاہا اسکا ویکہ یہ نام مستحب ہے باجماع علماء **باب فی الوک**
ولی کا بیان رہی غیری کے نکاح صحیح نہیں کسی عورت کا **عشر عائشة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
امراة نکحت بغیر ذلک امها باطل ثلاث مرات فان دخل بها فامهر لها بما اصاب
منها فان شاجر واما السلطان فی منکاحه لہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو عورت اپنی ولی کے بے حکم اپنا نکاح کر لی تو اسکا نکاح باطل ہے۔ یعنی صحیح نہیں اپنے باطل کے لفظ
کو تین بار فرمایا۔ اور جو اس عورت کو محبت کیا تو عورت کا تھر دینا پڑیگا اور کس کے لئے میں جو اس سے قادر حاصل
کیا ہو بہر اگر ولی اختلاف کریں تو جسکا دلی بخود اسکا ولی بادشاہ ہو **ف** اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کی سطر ولی کے
ضرورت نہیں خواہ بارہ ہو یا ثقیبہ بل حدیث کو نزدیک ضروری **عشر ابو موسیٰ** سے الیہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال انکاح کما لا یولی ترجمہ ابی موسیٰ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح
صحیح نہیں یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہو جاتی ہے قول انکاح کہ ہمیں بالغہ کی ولی ضرورت نہیں ہے **عشر ابو حنیفہ**
انکاح کا نکاح عند ابن حنبل فہذا عنہا وکان فیہا جبر الی الامر من الحبشۃ فزوجها البخاشی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی عندہم ترجمہ ہم سے روایت ہو وہ ابن حنبل کے نکاح میں تھیں اور ابن حنبل ان
لوگوں میں سے تھے جو حیرت کر گئی تھے جس کی طرف رکافون کے ایذا ہو سے پہلے چند مسلمان لاچار ہو کر حدیث کو چلے
گئی تھی (دانا و دیگر گئے) تو بخاشی (بادشاہ حبش) نے انکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا حالانکہ وہ حبشیہ
ہی میں تھیں **باب فی بعض عورتوں کو نکاح سے منع کرنا بیان** **عشر معقل بن یسار** قال کانکے اخت خطیب
الرافا فی ابن عم فاکتھا یا ایاکھم طلقھا اطلاقہ رجعه خد ترکھا حتی القضت عدتها فلما
خطبت الی انا فی خطبہا فقلت لا والله لا انکحھا ابدا قال فھن نزلت هذه الاية واذا طلقتم النساء
فلعن لجامهن فلا تفضلوهن ان ینکحن ازواجهن الا یہ قال فاکھرت عن یمینے فاکتھا یا ایاکھم ترجمہ
مقتل بن یسار سے روایت ہو میری ایک بہن تھی پیام مجھے لگا تھا بہر میرا ایک چچا کا بیٹا آیا میں نے اس کا نکاح اس سے
کر دیا اس نے اسکو طلاق رجعی دیا اور چوڑ دیا بیان تک کہ عدت گزر گئی جب پہرا دیا پیام مجھ کو تو پہرہ آیا پیام
دینے لگا میں نے کہا تم خدا کی اہم میں کسی ماہ کا نکاح اس سے نہ کرو گنا تو میری عورت میں بیت اتری و ملاذا
طلقتم النساء فلعن لجامهن فلا تفضلوهن ان ینکحن ازواجهن اذا تراضوا بینہم بالمعروف
یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو پہرا دینے کے عدت گزر جاوے تو مت منع کرو انکو سببات سے کہ نکاح کریں اپنے پہلے

اور اس سیکو مگر سمجھا معاویہ نے مردان کو لکھا کہ اون دونوں کا نکاح ٹوڑا دو اور کچھ اکیس ہزار ہجرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا **ف** اور شخار میں داخل ہے نکاح کرنا ہتھیما یا بائخی یا پوپے یا چچا زاد بن کا اسی شرط پر اجماع اور صورت اس کی یون ہر ایک یہ کہہ رہے ہیں اپنے بیٹی کا نکاح تجھ ہی کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھے ہی پھر دو **ب** ابھی یون کو بھی مرنے قبول کیا اور ہر ایک دوسرے کے مگر **باب فی التحلیل** حلالے کا بیان **عن**

عمر بن عبد اللہ عنہ قال قال اسماعیل واراء قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم از النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ المحلل والمحلل لہ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت ہے اسماعیل نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ شعبی نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت اسمہ نے حلالہ کر نیوالے پر اور جسکو وسطی حلالہ کیا جاوی (پہلے ذریعہ) اس حدیث کے نزدیک نکاح بنیت حلالہ باطل ہے اور تنقیح کے نزدیک جائز ہے **باب فی نکاح العبد بغير**

اذن سیدہ غلام بغير انہ بنوے کے پچھو نکاح کر لی **عن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عید تمزوج بغير اذن مولیہ فهو عاقر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اس مالک کے حکم نکاح کری تو وہ زانی ہے۔ یعنی غلام کا نکاح اس کے مالک کے بے حکم صحیح نہیں **عن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نکح العبد بغير اذن مولاه فکاحہ باطل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کری تو وہ نکاح درست نہیں ہو داؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے

موقوفہ صحیحہ باب فی کلاھیت از خطبہ النبی علی خطبہ اخینہ ایک آدمی اپنے بہائی مسلمان کے پیام پر پیام نہ بھیجے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب النبی علی خطبہ اخینہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنتی نہ کر آدمی اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یغیب لیکن مسلمان کے کسی جگہ شادی کے نسبت ٹہر چکی ہو تو یہ وہاں اپنا پیغام دنیا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی تنفی اور اگر ابھی تک ٹھہری ہو تو پیغام دنیا مضائقہ نہیں **عن عائشہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب

الحکم علی خطبہ اخینہ ولا یبیع علی بیع اخینہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے منگنی نہ کر اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بہائی مسلمان کے ساتھ **باب** اگر آدمی کے حکم سے کسی نے جو سونے کا گاہک نہر جاوی تو پھر اسکو بیکار کر اپنا سودا بچھڑ کے لے کر اپنے باپن کو **باب** **عن** **ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب علی خطبہ اخینہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے منگنی نہ کر اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بہائی مسلمان کے ساتھ

باب **عن** **ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب علی خطبہ اخینہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے منگنی نہ کر اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بہائی مسلمان کے ساتھ

باب **عن** **ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب علی خطبہ اخینہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے منگنی نہ کر اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بہائی مسلمان کے ساتھ

الحزب الثالث عشر

پارہ تیسرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ب

باب اذا نکح المولى انجب دو کو ایگورت کا نکاح کر دین **عن** عسمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما

امراة زوجها طلیان فحی لاول منهما وایما الرجل باج بیعما من حلیان فحی لاول منهما **ترجمہ**

سمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس کا نکاح دو ولی کر دین را ایک ایک شخص سے

دوسرا (دوسرے شخص سے) تو وہ عورت اس کو ملے گی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک پیرہ دو آدمیوں کے ہاتھ

بیچی تو جب کے ہاتھ پہلے بیچی ہو اسی کو ملے گی **ف** کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہو گیا یا ایک شخص کے ہاتھ تک

گئی اب دوسری کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یاد رکھو سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قوله نکح

لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن آیت کا حاصل یہ ہے کہ زور و برہنستی ہی عورتوں کے وارث

میت بنو اور نہ اولین کو روکنا کہ اسے کیلوا اس کچھ اپنا دیا مگر جب کہ وہ میراث سے جیسا ہی کرین اخیر آیت تک **عن** ابن

عباس قال الشیبانی وذكره عطاء ابو الحسن السواء ولا اخذه الا عن ابن عباس في هذه الآية

لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن قال کان الرجل اذا مات کان اولیاءه لحقن بامرته

مروئے نے انشاء بعضہم تزوجھا او تزوجھا وانشاء لم یزوجھا فنزلت هذه الآية في

ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے اس آیت کی تفسیر بیان کیا کہ خاندن جب مر جاتا تھا تو اس کو وارث اس کی بیوی کا

زیادہ قدر سمجھ جاتے تھے بہ نسبت عورت کے وارثوں کو بعض اس کا نکاح اپنی خود سے کر لیتی یا اگر چاہتے تو کسی اور سے

کر دیتے اگر چاہتے تو بالکل نکاح نہ کرنے دیتے یہ آیت اتری **ف** اگر کوئی مرد باوی تو اس کی عورت اپنی نکاح کی مختار

میت کے عزیزوں کو زور و برہنستی اپنی نکاح میں لینا نہیں پہنچتا نہ دن کو نکاح سے روکنا پہنچتا ہے کہ عاجز ہو کر

جو کچھ میت نے اس کو دیا تھا وہ پیر بوی کے برخلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کر نہیں تو اس سے روکنا پہنچتا

ہے (صفحہ القرآن) وارث نہ زور و برہنستی سے عورت کے خوشی نہ تو تم دبر و برہنستی اس کو حاکم بن جاؤ **عن** ابن عباس

قال یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما اتيتموهن الا ان یاتین

بما حقت مبیئته وذلك ان الرجل کان فی امرأة ذی قرابة فیعضلها حتی تموت او ترث الیہ

صداقھا فاحکم اللہ عن ذلك وھن ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا

اس آیت کا آیت الہیہ اللہ انما لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما اتيتموهن الا ان یاتین

بمبیئته الآية (جس کا ترجمہ مذکور ہوا) نشان نزول یہ ہے کہ ایگر داؤ پر غریبی جو روکا وارث ہوتا ہے اس کو دوسرا نکاح کرنا

وہ لڑکی جو ان ہوگی تو اسکو اختیار کر دے نکاح منع کر دیو گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب فی التثیب**
 کا بیان **عمر ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يملح حق بنفسها من وليها والبكر تستاذن في
 نفسها واذنهما صما تھا **ترمذی** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثبہ عورت تو اپنی جان
 کی تحکیر ہے نہ بت پڑولی کے۔ میں زولی کا آپس چہ نہیں پہنچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے
 اور اسکا چپ رہنا ہی اس کی اجازت ہے **ترمذی** مراء ثبہ ہے بیل روایت مسلم کے اور ثقاہ بلکہ بارہ کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
 یتیم سے بے ثوبہ والی عورت مراد ہے **عمر ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیسر للولع جمع التثیب امر
 الیتمیۃ تستامر وصمتها اقراہا **ترمذی** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثبہ پر ولی کو کچھ
 اختیار نہیں اور کنواری کی زبان لیا جاویگا اور اسکا چپ رہنا ہی اسکا اقرار ہے **ترمذی** یہ دونوں حدیثیں ثنائی کی دلیل ہیں
 جب یتیم پر ثبہ مراد ہے **عمر** خسانہ تخدم الاناضایۃ ان اباهما زوجھا وہی تثیب فکھت ذلک فجاءت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرد نکاحھا **ترمذی** خسانہ تخدم انصار کی بیٹی سے روایت ہو کہ وہ کس باپ سے
 بی اجازت نکاح کر دیا کہ بخیر وہ غیر یعنی تو اس نے نکاح سے راضی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ذکر کیا حشر
 نے اسکو نکاح کو پسیر دیا یعنی باپ کے نکاح کی مہر کو جائز نہ کہا **ترمذی** خدام وال معجم سے ہے یا خدام وال مہلہ سے **باب**
 فی الکفۃ الکفو کا بیان رکعت اور کفالت مشہور ہے **عمر ابن عباس** میرا ابا ہند جم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
 الیاء فخرج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابنی بیاضۃ انکوا اباهند وانکوا الیہ قال وان کانتی شیء مما تملکون
 بہ خیر فالجائۃ **ترمذی** ابو ہریرہ سے روایت ہے ابا ہند نے پچھنی لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا فخر بن (چند یمن) اپنے
 فرمایا امر بنی بیاضہ نکاح کرو ابا ہند سے اور یا ہم سچو اسکو اگر تمہاری سب دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو یہی پچھنی لگنا ہے **ترمذی**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفالت میں بن کا اعتبار ہی نہ نسب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفالت میں بہت سے امور کا لحاظ ہے
 نسب کا اور اسلام کا اور زاد کی اور دیانت کا اور مال کا اور بنی کا اور غیر کفو سوا کا ہر جہاد کا مگر ولی اسکو نہیں کر سکتا ہے **باب**
 فی تزویج من تلد قبل پیدائش کے نکاح کر دینا **عمر** من تلد قبل مقسم نہا سمعت میثوبت کریم قالت
 خرجت مع ابی فی حجة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذنا الیہ ابی وهو
 ناقة لہ ومعه درۃ کدۃ الکتاب فسمعت العرب والناس وهم یقولون الطبیبۃ الطبیبۃ
 الطبیبۃ فذنا الیہ ابی فاخذ بقدۃ فافرلہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال لے حضرت جیش غثران
 قال ابن النبی جیش غثران فقال طارق بن الرقم یطعن رماثوا بہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ ابنت
 فکون لے فاعطیہ محی ثم فبت عنہ فمطلت انہ قد ولد لہ جاکۃ وبلغت ثم جنتہ فقل لہ اہل
 جنتہ انی فلف ان لا یفعل حتی صدقہ صدقہ فاجدہ لا غیر لکن کان یسئ وینہ وحلفت لا اصدق

دینا بہائیک کہہ جاتے یا جو مہر لیا ہو اس کو وہاں کر دیتا (مجبور ہو کر) اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ اس میں عورتوں پر محض ظلم ہوتا تھا جب ان کا خاوند گریبا تو ان کو اختیار مونا چاہی خواہ دوسرا کاح کر لیں یا نہ کریں **باب**

فی الاستیمال کا حکم کیونکہ لڑکی کو پہننا **عن ابی ہریرۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتکحل الغیبۃ

تستامرو ولا البکر الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان شکت **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لیا جاوے اور نہ نکاح کیا

جاوے کنواری عورت جب تک اس کا اذن نہ لیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کنواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شہم کا مہیکو

بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اس کا چپ ہنسا بھی اُن ہی ہر **ف** یعنی کنواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلا نے شخص سے

ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر نہیں تو اس کا چپ ہنسا بھی اجازت ہے۔ امام عظمیٰ کے نزدیک چھوٹے لڑکے

کا ولی مختار ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور جوان عورت خود مختار ہو خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری

اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان **عن**

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان شکت **ترجمہ** ابو ہریرہ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بیٹ

ہو جاوے اور اس کا باپ نہ ہو تو وہ اپنی نکل کر گرنے میں بڑھی جاوے گی اگر چپ ہو تو ہی اس کا اذن ہو اور اگر نکاح کیا تو

اُس پر جبر نہیں دوسری روایت میں یوں ہے فان شکت او شکت **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ کنواری

اُن اس کا ابو دیکھو کہا بکرت کی زیادتی محفوظ نہیں ہے بلکہ یہ ہم پر ابن ابی لیس جو راوی ہے اس حدیث کا **عن**

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر والنساء فی نباتھن ورواہ ابو یوسف وذاکان عن عائشۃ

قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحق ان تکلم قال سکتا تھا اقربا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتوں سے اون کی بیٹیوں کے نکاح میں دوسری روایت

میں حضرت عائشہ سے یہ ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کر نہیں شرابی ہو اپنے فرمایا اس کا اقربا ہی ہو کہ خاموش

ہو **ف** یعنی جب اس سے کہا جاوے کہ تیرا نکاح جو میں اس شخص سے کیا توئی قبول کیا اور وہ چاہے

تو بھی قبول سمجھا جاوے گا **باب** والیکر بنی جہا ابو جہا لا یستامرھا کنواری لڑکی کا نکاح بیکر بنی جہا کر دے

تو کیا **عن ابی ہریرۃ** ان جلدیۃ بکر انت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان یا ہاتر وجھا وہ

کا رتہ فینھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اس کے باپ نے اس کی ناراضی سے نکاح اس کا کر دیا بیٹا اس کو اختیار دیا **ف** چاہی کاح

کے چاہے فلسفہ کر ڈال مجھ میں نے کہا ہے کہ وہ لڑکی بابت ہوگی کیونکہ کم لڑکے پر باپ کو اختیار ہے کہ جبر نکاح کر دے وہی بچہ

چاہے ہر فلسفہ کر ڈال مجھ میں نے کہا ہے کہ وہ لڑکی بابت ہوگی کیونکہ کم لڑکے پر باپ کو اختیار ہے کہ جبر نکاح کر دے وہی بچہ

حضرت عائشہ نے کہا کہ اودھ اوقیہ ۴۰ درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیہ کے ۸۰ درم اور ایک شش کے ۲۰ درم سب پاسو درم ہو کر چلے گئے۔ اکتیس روپے ۴۰ روپے بنی ہوئے ہیں بھی محمد انحضرت ص کی سب بیویوں کا تھا سو اجماع ہے کہ ان کا محمد تبار ہزار درم یعنی ایک ہزار چار سو پچاس مینے کا تھا **عمر بن الخطاب** قال خطبنا عمر رضی اللہ عنہ فقال لا تالوا لوصد

النساء فانها لو كانت مكرنة في الدنيا او تقوى عند الله لكانوا لاكم بها النبي صلى الله عليه وسلم

ما اصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من نساءه ولا اصدق امرأۃ من بناته اكثر من ثلثي عشر

اوقیہ ترجمہ ابی علفا سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھ کر یہ کہا خبردار ہو عورتوں کے محمد بہار مست باند ہو کیونکہ اگر بھاری مہر باند ہنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا میں یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا ثواب مست تم میں بڑا تر اس کے ہوتے نبی ص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ محمد ر د پڑ کسی بی بی کا باندہ کسی بی بی کا بارہ اوقیہ کے سوا سو روپے ہو کر **عمر بن الخطاب** تحت عبید اللہ بن جحش فذات بامر من الحیثۃ

فزوجها النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامہا عنہ اربعة الاف وبعث بها الى رسول الله صلی

اللہ علیہ وسلم مع شہر حبل بن حسنۃ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں اور عبید اللہ جحش کے ملک میں گئے تو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور ہم سب کا ہر حضرت کی طرف سے چاہنا ہزار درم مقرر کر کے ان کو جس کی بھی شہرہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا **ابن ہشیر** یا **ابن** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی اور بیویوں میں جسے زیادہ لگنا تھا محمد اور محمد باقی بیبیوں اور صاحبزادیوں کا سوا سو روپے یا ایک اکتیس روپے تھے لیکن محمد حضرت فاطمہ زہرا کا سو چار ہشتون چاندی کے برابر ڈیڑھ سو روپے مینے کے تھا **عمر بن الخطاب** فی النجاشی زوج ام حبیبہ بنت ابی

مغیا من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اصدقا و اربعة آلاف وكتب بذلك الى رسول الله صلی

اللہ علیہ وسلم فقيل ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضرت کی طرف چاہنا ہزار درم محمد کے مقرر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیا تو حضرت نے قبول کیا **ابن ہشیر** یا **ابن** انحضرت نے پھر جحش کی نکاح کر دیا اور خطبہ پڑھا نجاشی بادشاہ جحش نے پھر خالد بن سہیل کے بعد اس کے کہا ما کہلا یا حسب ضرین کو اور ادا کیا ز محمد نجاشی نے اپنی بیوی سے نکاح شہرہ جری میں ہوا اور خالد بن سہیل ام حبیبہ کے باپ کے چچا کے بیٹے یعنی ابوسفیان کے **باب** خلة المن محمد ص کی کتنی ہو سکتی ہے **عمر بن الخطاب** رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم را عبد الرحمن بن عوف و علیہ رخصه عن عمر بن الخطاب فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم وھم فقال یا

رسول الله تزوجت امرأة قال ما اصدقها قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة ترجمہ انس سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو کوکھ کا زعفران لگا کر دیا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ میں نے حضرت سے فرمایا اور لگا دیا کہ یہ لڑکے عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نواة سونا انحضرت سے

غیل الذی اعطیتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونقرن ای النساء فی الیوم قال قدرات القتیۃ قال
 انت ترکھا قال فراعنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأی ذلک منی قال لانا ثم صالحتک
 حریمہ مہیوہ بنت کردم سرودایت ہرین اپنی باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھی تو میں نے دیکھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور میری باپ آپ کے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار اور آپ کے ہاتھ میں ایک ڈوہا جیسے کتب کے
 معلوم کے پاس ہوتا ہے (دیکھو ان کے سزا دیکھو لیوٹ) تو میں نے سنا بدو اور ب لوگ کہہ رہی تھیں **طبطبیطہ طبطبیطہ**
 طبطبیطہ کوڑھی کی آواز ہی جو پڑنے کی وقت اوس میں سے نکلتی ہی یا لوگوں کے چلنے کی آواز جہاں مراۃ کہ طبطبیطہ سے آواز
 اوس وقت آ رہی تھی **ت** تو میری باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گئے اور ان کا پانوں پچھ کر آپ کے پیچہ میں لگا دیا اور کیا اور
 رہا اور آپ مفید باتیں سنیں بعد اسکے کہا میں حبش عثمان یا عثمان (جو جاہلیت میں ایک شکر گیا تھا) میں تھا واما طارق
 بن الرقہ نے مجھے یہ کہا کہ ان شخص ہے جو مجھ پر ایک برچہ اوسکو بدلی میں دیتا ہر میں نے کہا کیا بدلہ ہر طارق نے کہا بدلہ یہ ہے
 کہ جو بیٹی میری پہلے ہوگی اوسکا نکاح اس سے کر دوں گا میں نے اپنا نیزہ اس کو دیدیا اور چپ لگایا یہاں تک کہ میری مناسطاق کی بیٹی
 پیدا ہوئی ہی اور اب جوان ہو گئی ہے تو میں اوسکو باپ لگایا اور میں نے کہا اب میری بیٹی کی کوخست کر داسے قسم کہالی میں کہے
 تجھ کو اپنی بیٹی نہ دوں گا جب تک تو اوسکا مہر نہ مقرر کر دے و اوس مہر کے جھکا اور میری اور اوسکو پچھ میں ہو چکا تھا اور میں نے
 قسم کہالی کہ میں اوسکو کچھ مہر نہ دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اوس کی کی عمر کیا ہے میری باپ نے کہا وہ
 بوڑھی ہو چکی ہے آپ نے فرمایا تو اوسکو جانی دو (چھوڑ دی) میں اس سے گھبرا یا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا
 جب آپ نے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہونے پر اصحاب (طارق) گنہگار ہو **ف** اور اوس کی کے لیے یزید بن ابیجھر
 قسم توڑنا پڑی گی یا طارق کو توڑنا پڑی گی دونوں سے کوئی ضرر نہ گنہگار ہو گا **ع** امرۃ قالت ہو مصدقۃ امرۃ
 حند قال یسینا ابی غراۃ فی الجاحلیۃ اذ مر مضاوا فقال الجاحلی من یطین علیہ وانکحہ اول بنت تولد
 لی خلع ابی نعلیۃ قال کاھا الیہ فولدت لہ جلیۃ فبلغت و ذکر مخوۃ لحدیکہ قصۃ القتیۃ حریمہ
 ایک عورت سرودایت ہر اوسکا نام صدقہ تھا (صدق کی بیوی) اوس نے کہا میری باپ ایک لڑائی میں تھا جاہلیت کے
 زمانے میں یکایک لوگوں کے پانوں چلنے لگو (دگر می ہو) ایک شخص بولا کہ ان جو اپنی جوتیاں مجھ پر دیدی میں اس سے نکاح
 کر دوں گا اپنی پہلی بیٹی کا جو میری یہاں پیدا ہوگی اپنے اپنے جوتیاں اور اگر اوسکو دیدیں پھر اوسکیاں لڑکی پیدا ہوگی
 اور بڑاں جو ہی بعد اوسکو وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا اگر بڑا بی کا حال نہیں بیان کیا یزید بن ابیجھر سے روایت میں نہیں ہے کہ وہ
 بوڑھی ہو گئی **باب الصدقات مہر کا بیان** **ع** ابی سلمۃ قال قلت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صدق
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثمانۃ عشر اوقیۃ ونش فقلت وما نشر قالت نصف اوقیۃ حریمہ رسول اللہ
 روایت ہر میں پوچھا عائشہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا اونہو نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش مہر کہا کہ نش کیا ہے

سے اور اگر نامہ راجل کا جو بچہ نکاح کے کچھ دیا جانا ہو مستقیم نہیں کیونکہ اس حدیث میں صاف موجود ہے نکاح کو یا میں نے کیا
 اور کو سا تہذیب قرآن کو عرض میں اچھا کیا دوسرے کہ تہذیب میں کہ صرف یہاں تک کہ مضمون میں نہیں ہو بلکہ اہم سبب
 ہو یعنی نکاح کر دیا میں نے تیرا اس سے سبب کی کہ تیرے ساتھ قرآن ہو اور یہاں تک کہ جو ظاہر حدیث سے چہاں نہیں سکتا
باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا لختیلت ایک شخص نے نکاح کیا اور ہر مقرر نہیں کیا یہ مر گیا **عن عبد اللہ**
فی رجل تزوج امرأة فأتته عنما ولم يدخل بها ولم یفرض لها فقال لها الصداق کما ملأ وجہا
العدة ولها الیراث فقال لعقل بن سنان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بہ فی بروج بنت
واشق ثم حمیمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا نہ اس عورت سے صحبت کیا اور
 نہ اس کا محرم ہوا۔ تو اس عورت میں عبد اللہ کہہ کہ اس عورت کا پورا محرم ثابت ہو اور وہ عورت عدت پوری کی
 اور خاوند کے آل میں میراث کی حقدار ہو گی۔ یہ کہہ کر عقل بن سنان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے کہ
 اپنے بروج بنت واشق کا ایسا فیض کیا کہ پورا محرم ثابت ہو یعنی محرم مثل جو اس کی عورت کا محرم اس نے فیمن
عن عبد اللہ بن مسعود اتنی رجل بهذا الخبر قالوا ختلفوا الیہ شہرا وقال مرات قال فان فیہا
 انہا صداقا کصدقا نسائہا لا وکس لا شطط وانہا الیراث علیہا العدة فان لیك ثوابا من اللہ وان
 لیك خطا منہ ومن الشیطان واللہ رسولہ بر بیان فقہان من الشیخ فیہم الخراج وابو سنان فقالوا یا ابن
 مسعود عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاہا فینا فی بروج بنت واشق وان زوجہا ہلا
 ابن مسعود الا انہما قضیت قال فخرج عبد اللہ بن مسعود فرما شدید الحزن ولفق قضاءہ قضاء رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمیمہ عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص کا بیٹہ مدہ پیش ہوا اور کہنے اور بیچ لاف کیا ایک عینا
 بھر یا کہی تب عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں تو اس مقدمہ میں کہتے ہوں کہ اس عورت کا محرم ثابت ہو جیسا کہ اس کی عورتوں
 کا محرم ہوا کرتا ہے اُس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کرے گی اگر یہ کہنا میرا شریعت کے
 موافق ہو تو اس کی طاعت ہو اور اگر اس میں سے کچھ ہو تو شیطان کی طرف سے ہو اللہ و رسول اس خطا سے پاک ہیں پس کہنے
 آدمی قبیلہ اشجہ کے کھڑے ہوئی اور میں سے کہے جڑ لہا اور بھنڈا کہہا اور بن مسعود ہم گواہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فیصلہ واشق کی بیٹی مسعود کا جھکا خاوند ہلال بن مرہ الاشجہ تھا اسی طرح کیا جیسا کہ تم نے فیصلہ کیا دوسری نے کہا
 کہ عبد اللہ بن مسعود نہایت خوش ہو گئی جبوقت کہ ان کا فیصلہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو فوق ہوا **فاس**
معلوم ہوا کہ مجتہد کسی طرح کرتا ہے عن عقیبة بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل اتزوج ان ازوجک فلان
قال نعم وقال المرأة اتزوجین ان ازوجک فلانا قالت نعم فزوج احدہما حتی لم یجد فیہا الرجل لم
یفرض لها صداقا ولم یطہا شیئا وكان من شہدا محسبہ لہ سمع بخبر فلما حضرہ الوفاة قال

فرمایا کہ اگرچہ ایک بکری ہو تو نواۃ پانچ درم کو کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ پانچ درم برابر سونا مقرر کیا جسکے
 پونے سولہ ماشی ہوئی بعضوں نے کہا نواۃ سے کچھ کے گھنٹی مراد ہے یعنی اس کو برابر سونا مقرب **ع** جابر بن عبد اللہ
 البجلی نے صلے اللہ علیہ وسلم قال من اعطى قرضا وامرأة مل كعنيه سويها او قرضا سخل مريمہ
 جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کے گھر میں کچھ برتن دیے یا کچھ دینے
 تو اس عورت کو انکو حلال کر دیا **ع** جابر قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نسلم بالقبضة
 من الطعام مريمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم متعہ کرتے تھے ایک ٹھنی ناجر کی پکر
ف شاید یہ متعہ کی نہایت سی پہلے ہو گا صحیح مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ ہم نے متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے زمانے میں اور ابو بکر اور عمر کے زمانے میں یہاں تک کہ ہم نے کیا دوست عمر نے زقانی نے کہا جو اسے شکر کا ایک جوا صحت
 سے ثابت ہے جسے جابر اور ابن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم **ب** التزوج على العمل
 بھل کسے کام یا محنت کو اور بیکار کرنا **ع** سهل بن سعد انك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجامته امرأة
 فقالت يا رسول الله اني قد وهبت نفسي لك فقامت ما طويلا فقام جل فقال يا رسول الله زوجتيها
 ان لم يكن بها حجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل عندك من شيء تصدقها اياك فقال ما عندي
 انما رى هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك ان اعطيتيها ازارك جلست ولازالك فالتمس شيئا
 قال فالتمس ولوحا فقامت من حديد فالتمس شيئا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فهل معك
 من القرآن شيء قال نعم سورة كذا او سورة كذا فسكا سماها فقال المرسل الله صلى الله عليه وسلم
 قدر وجهتك كما بما معك من القرآن **ع** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 ایک عورت نے آکر کہا کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی ہے کچھ جواب نہ دیا وہ بڑی دیر تک کہتی رہی پھر ایک صحابی
 نے کھڑی ہو کر کہا کہ حضرت اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو میرا نکاح اس سے کرو اور اچھی حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے
 پاس ہے جس سے تو اس کا محراب کری اس نے کہا تیری پاس کچھ بھی نہیں سو اس نے اس کی کچھ دینے کے لیے فرمایا کہ کچھ دینے
 نے فرمایا اگر تو اس کو دیکھا تو بغیر لنگی کے بیچ رہے گا تو کوئی چیز ڈھونڈ لا اپنے فرمایا ایک انگوٹھی تو ڈھونڈ لا اس نے
 ڈھونڈ نا تو کچھ نہ پایا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھ کو قرآن کچھ یاد ہے اس نے کہا کہ ہاں مجھ کو فانی فانی
 سورت یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت کے ساتھ جو بعض قرآن شریف کے
 جو کچھ یاد ہے قرآن اس عورت کو سکھا دی بھی **ع** اس حدیث پر عمل پر شاہی اور جمہور علماء کا دل
 نزدیک قلیل کثیر یا محنت مزدوری تعلیم قرآن پر نکاح و دست ہے اور جو شخص کے نزدیک دین میں کم محدودیت نہیں مگر
 دلائل او کچھ ضعیف ہیں اس قابل نہیں ہیں کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہو سکیں اور ابو حنیفہ کی یہ تاویل کہ مردان حدیث

اور تہاری گناہ بخشید ہو گا اور جنہ اسد اور اسکو رسول کا کہنا مانا تو اس نے ہر سہی طلب کیا (محمد بن سلیمان کی روایت
 میں انہیں ہر احمد کے پہلے) **عن ابن مسعود** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذا اشمہد ذکر نحوه قال
 بعد قوله ورسوله ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا یزید فی الساعة من یطیع اللہ ورسولہ فقد شد من
 یعصیہما فانہ لا یضیئہ نفسہ ولا یمضی اللہ شیعنا **ترجمہ** ابن مسعود روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب خطبہ پڑھا کر تے پھر ویسا ہی فرمایا لیکن جب رسول اللہ کو اتنا اور بڑھایا یا اس کا باطن اختیار کیا۔ یعنی اس نے اپنے رسول
 کو حق کہا تہ خوشی خانی بولا جنت کی اور دوزخ کو ڈرایا لا جس نے اسد اور اس کے رسول کا کہنا مانا ہدایت پائی جس نے اسد رسول کو فرمایا کیا اس
 نجان کہ سو کے کسی کچھ نہ بگاڑا اور اسد کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا (ابن ابی نقصان کی روایت) **عن جابر بن عبد اللہ**
 الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانۃ نیت عبد المطلب کے **ترجمہ** عن جابر بن عبد اللہ کہ میں نے یہ سہی سلم میں سے
 ایک شخص سے روایت ہو کہ جب کا نام عبد بن سلیمان ہو (میں نے) پیام دیا حضرت کی پوچھی امامت عبد المطلب سے آپ نے
 اذ نکاح نکاح مجھ کو دیا پھر خطبہ کے **باب** تزویج الصفا کہ چوتھے نامی لکھو نکاح کا **عن عائشہ** قالت وحدث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بدت سبع قال سلیمان اوست ودخل بی وانا بدت سبع **ترجمہ** حضرت
 عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سہی سا تہ نکاح کیا اوست میں سات برس کے لڑکی تھی اور
 جب حضرت زہیر سے صحبت کے تو میں نو برس کے تھے **باب** فی المقام عند البکر باکرہ عورت سے نکاح کر کے تو
 کئے دن اسکو پس ہے **عن** اوست ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندھا ثلاثا
 ثم قال لیس لک علی اھلک ہون ان شئت سعت لک واسبع لک سعت لک **ترجمہ** ام سلمہ سے
 روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسکو نکاح کیا تو آپ اذ کو پس تین دن تک شب باش رہے پھر آپ
 نے ان سے فرمایا کہ۔ تین ہی رات کا ٹہرنا میری پس بھی۔ میری اور تیر کی لوگوں کے رسوائی نہیں ہو اگر تیرا ہی تو میں سے
 پاس سات رات تک شب باش رہوں اور اگر تیر کی پاس سات رات رہو نکاح تو اور بی بیوں کو پاس بھی سات سات ان
 رہو نکاح کیونکہ عدل ضروری گزرتی عورت کی اسقدر رعایت ہو سکتی ہو کہ اگر شب ہو تو تین رات اسکو پاس ہے اگر باکرہ
 ہو تو سات رات **عن انس بن مالک** قال لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندھا ثلاثا
ترجمہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتھ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اذ کو پاس شب
 رہے عثمان کی روایت میں اتنا زیادہ ہو وکانت عتبا وہ صفیہ شیعین (شمیہ عورت جو خداوند پر مکی ہو) **عن**
 انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا وادا تزوج القیث اقام عندھا ثلاثا ولو
 قلنا ینہ رفعہ لھما وکنہ قال السنۃ کن لک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو کہ عورت ثیب کا کہ میں
 ہوئی ہو باکرہ عورت سے نکاح کر کے تو باکرہ کے پاس سات رات تک ہو اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کر کے تو اسکو پاس تین

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجني فلاته ولم افرض لها صداقا ولم اعطها شيئا وانني اشهدكم
 ان اعطيت لها من صداقها سمعني بغير فاخذت سمعها فبايعته بما شئت انفق قال ابو داود و زاد عمر في
 اول الحديث قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيل النكاح ايسره ثم حميمه عقبه بن طاهر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلاں عورت سے نکاح کرنی پر راضی ہو اس نے کہا ہاں راضی ہوں پہر آپ نے ایک عورت سے
 فرمایا کیا تو فلاں شخص کے ساتھ نکاح کر لینی پر راضی ہو۔ اس نے بھی لکھا کہ ان میں راضی ہوں تب حضرت نے دونوں کی خوشتر
 پائی تو ان کا نکاح کر دیا پہر اس شخص نے اپنی اس بے بے صحبت کیا اور اس کا مقررہ نکاح اور نہ کوئی چیز اس کو دی گئی
 وہ شخص جبک حدیبیہ میں شریک تھا اور اس کا حضور نبی کریمؐ میں نکلتا تھا جبکہ مرثیہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا
 نکاح فلاں عورت کو ساتھ کر دیا تھا میں نے اس کا مقررہ نکاح کیا تھا اور نہ اس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب میں تم کو گواہ
 کرتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو اپنا وہ حضور نبی کریمؐ سے مجھے ملنے والا ہے دیکھا ہے اس عورت نے وہ خطبہ کیا کہ ایک لاکھ دس سو سو
 دس روایت میں اتنا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیل النکاح ايسره بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو بخیر اور
 میں وقت نہ کرنا پر جو محقر قلیل ہو اور ایک روایت میں ہے تب بعد ازین وہ میں جبکہ مصعبؓ تھوڑا دیر میں ان میں لوگوں نے اس عورت
 سے زیادہ مقرر کیا کہ یہ ہے یا مکر وہ ہے ترک کرنا چاہیے **باب فی خطبہ النکاح** خطبہ کا بیان عن عبد اللہ
 بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ فانکاح وغیرہ ثم حمیمہ عبد بن مسعود خطبہ حاجت کا نیز نکاح وغیرہ کا اسطر
 سے مروی ہے جو آگے آئی عن عبد اللہ قال علما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ الحمد لله
 نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ بہ من غیرہ وانفسنا من بعد الله فلا مضل ولا مضلل ولا هادي
 واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله يا ايها الذين امنوا اتقوا الله انكم تسالون
 به ولا حرام ان الله كان عليكم قريبا يا ايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون
 يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم عيالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله
 ورسوله فقد فاز فوزا عظيما فلم يقل محمد بن سليمان ان ثم حميمه عبد الله روايت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ کیا۔ الحمد لله نستعینہ ونستغفرہ خبر تک میں نبی خویان اسدی میں میں اس کی مدح پر
 ہم اور اسی کو بخشش جاتی ہیں ہم اور اسی کو ساتھ بڑھتے ہیں ہم اپنے جاذب کی برائی سے جس کو اللہ نے راہ دکھلایا اس کو
 کوئی بہکانیوالا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کر دی اس کو کوئی راہ بتلانیوالا نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ایسا نہیں ہے جس کو کوئی
 نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کو نبی ہے اور اس کو رسول میں ایمان والو گو اللہ سے ڈرو جس کو نام کو وسیلے سے
 آپس میں مانگو تمہارا تون کے تو میرے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ راغبان ہے۔ ایمان والو گو اللہ سے ڈرو جس کا اس سے ڈرنا
 حق ہے اور غیر مسلمان جو یہی تم پر گزرتا ہے تو اس کی بات کہو تو تمہاری کام نہیں کیا

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا مر قفاً لسان اذا ترفع قال بارت الله لدي و
 بارت عليك وجه بينكما ان خيرا ثم رحمه ابي هريرة سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی
 کو عادی جو جنت کے کوئی اپنی شادی کرتا تو یہ عادی پر تجھ کو اسد برکت دے اور تجھ پر برکت دے اور اتفاق دیو سے
 تم دونوں کو (میان بیوی کو) نیکے مین یعنی نیک کام مین ختمات نہ ہو) **باب** فی الرجل یتزوج المرأة فیجدها
 حبیلة ایک شخص عورت سے نکاح کریں جس پر اسکو حاملہ پاویں **عن سعید بن المسیب** عن رجل من الانصار
 قال انی السیر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل من الانصار ثم اتفقوا ینقل الہ بصرة قال
 تروجت امرأة بکر فستزها فدخلت علیہا فاذا اھم حبیلة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لها الصدا
 بما استحللت من فرجھا والولد عبدک فاذا ولدت قال الحسن فاجلدا وقال ابن السری فجلدا
 ھا او قال فجلدا ثم رحمه ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہو جسکا نام بصرہ تھا انھوں نے کہا میں نے ایک بار کہ
 لڑکی جو جو یہوشین تھی نکاح کیا جب میں دیکھ گیا تو اسکو پیٹ سے ہا پار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس عورت کو محض لگا تو نے اسکی شرمگاہ درست کر لی اور لڑکا جو پیدا ہو گا وہ غلام
 ہو گا **ابن** یحیٰی غلام کے تیرے حفاظت میں خدمت میں ہو گا کیونکہ انا و عورت کا لڑکا کیسا غلام نہیں ہو سکتا باتفاق
 علما یا مثل اپنے غلام کے سب کے اسکی پرورش اور تعلیم کرتے ہیں عورت جن چکے تو اسکو کوڑی ماریا خذف
 زنا کی ہو اسکو کہ اسکا اصل یقیناً زنا سے ہو گا کیونکہ وہ بارہ تہ پہلے کسی دکان کا خریدن سے ہوا تھا و اس روایت میں
 کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا، بیکھورت سے پھر بھی فقیر بن کیسا اتنا زیادہ ہو کہ آپ نے جدا کر دیا دونوں کو **باب** فی القسم
 بین النساء عورتوں کے باری باری بیٹو کو میان **عن ابي هريرة** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان له
 امراتان قال له احداهما جاء يوم القيمة وشهده ما نزل ثم رحمه ابي هريرة سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہو وین اور وہ ان میں سے ایک کی طرف جھکے - یعنی ایک کا حق دے اور دوسرے کو
 کا اویس کے برابر دے نہ کری تو قیامت کے دن آوگا اسکا اوٹا دھڑگا ہو اسکو گناہیں ہوگا اور ایک طرف جھکا ہو اسکو گناہیں
 دنیا میں ایک طرف جھکا تھا **عن عائشة** قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم فيعدل ويقول اللهم
 هذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملك ولا املك يعني انقلب **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتی تھی اپنی بی بیوں میں تو عدل کرتی اور فرماتی یا اللہ میرے تقسیم کرنا
 اس چیز میں جو جسکا میں مالک ہوں تو میں جسکا مالک نہیں ہوں اس میں مجھکو ملا مت مت کر - یعنی دل کے محبت
 کسی کو کم مونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار میں ہو مگر دنیا کا برتاؤ یکساں چاہی باری باری ہر ایک پاس ہو **عن عائشة**
 یا ابن اختی کان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفضل بعضنا على بعض في القسم من مكنه عندنا

جب ہنر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیوں میں قرعہ ڈالتی قرعہ میں جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنی ساتھی لیا جاتی تھی
یعنی جسکا نام نکلتا اوسکو ساتھی لیا جاتی تھی اور ہر ایک عورت کو اپنی ایک دن ایک ات مقرر کرتے مگر سو وہ بنت نمونے
اپنا دن حضرت عائشہ کو بخش دیا تھا رتو آپ اون کے پاس نہ رہتی اور کبھی میں بھی حضرت عائشہ پاس نہ جاتا **باب**
الرجل اشترط لها دارها و خاوند عورت کو اور ملک میں نہ لیا جاسکی شہر طر کر **عن عقیبة بن عامر عن رسول الله صلى**
الله عليه وسلم انه قال ان احق الشرائع ان توفوا به ما استحلتم به الفروج **ترجمہ** عقب بن عامر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب شریعتوں میں اون شریعتوں کا اور اگر تم ضرور ہر جنس کی سبب شریعتوں میں ہر حال
میں **ف** یعنی نکاح کی شہرت جو شریعت میں مقرر ہو مثلاً عورت کو اور ملک میں اور کہیں نہ لیا جاسکی اور وہی کپڑے کی تکلیف دینا
اور نکاح پورا کرنا ضروری ہے **باب** حق الزوج علی المرأة خاوند کا حق عورت پر کہتا ہے **عن قیس بن سعد قال انیت**
الحيرة فانيهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت سئل رسول الله احق ان يسجد له قال فانيهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت
فقلت اني انيت الحيرة فانيهم يسجدون لمرزبان لهم فانيهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت
لومرئ بقبري اكننت يسجد له قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو كنتم امر لحد ان يسجد احدكم لمرئ النسياء
ان يسجد ان لا ذواجن من المباح لعل الله لهم عليه من الحق ترجمہ قیس بن سعد سے روایت ہے کہ میں حیرہ میں ایک شہر
کا نام ہے۔ کوفہ کے پاس) وہاں کو لوگوں کو مینی دیکھا اپنی سرور کو سجدہ کرتے ہیں تو مینی کہا۔ یعنی دل میں کہ اس سے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہیں کہ انکو سجدہ کیا جاسی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آکر کہا کہ میں حیرہ کو گیا
تھا۔ ان کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سرور کو سجدہ کرتے ہیں تو بہ نسبت اوکے آپ زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو ہم سجدہ کریں حضرت
فی فرمایا بس لا دیکھ تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوے تو کیا سجدہ کر لگا تو اوسکو مینی کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ نکر و اگر میں کسی کے
واسطے سجدہ کر لیا کسی کو حکم دینا تو البتہ عورتوں کو حکم دینا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کریں اس سبب کہ مرد و عورت کا حق
عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے **ف** مکر و مینی سجدہ نہ کر کو کسی کی کہ وہ نہ حیات میں کیو کہ و کیونکہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا
لا تسجد الشمس ولا القمر ولا النار ولا الخلق الا الله الذي خلقهم ان كنتم اياه تعبدون عن ابي هريرة عن النبي صلى
عليه وسلم قال اذا دعا الرجل امراته الى فراشه فابت ظم ثامه فبات غضبان عليها لعنتها باللائمة حتى تصبر
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا نے بی بی کو بچہ دے پھر بی بی اور بی بی کا
سر نکال کر دی اور خاوند رات بہر اسی غصہ میں ہو تو اس عورت پر خشت خشت تک لعنت کیا کرتے ہیں **ف** کہ اپنی بی بی کو خاوند کی افزائی
کی اوسکی خواہش اور بی بی کی خاوند کو خستیدار جو قوت اور جبر چاہی بی بی کی سوجت کری **باب** فی حق المرأة
عن ابي جها عورت کا حق خاوند پر کیا ہے **عن معاوية بن جندب قال قلت لرسول الله ما حق زوجة احدنا عليه**
قال ان تطعمها اذا اطعمت فكسوها اذا اكنت و لا تنصب الوجع ولا تقبح ولا تهمل ولا تاتي

جبر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا کہ نظر فحاش کا کیا حکم ہے اور فقہیہ گیارہ عورت پر نظر پڑ جائے تو نظر
 فحاش کہتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ اپنی نظر کو پیہر لے **ف** یعنی اگر وہ فقہ کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑ جائے تو کچھ بولنا ہے نہ
 پھر اس کی طرف نہ دیکھے بلکہ وسط طرف سے نگاہ دو کر طرف پر پیہر لے لے لے اگر دوسری بار پر قصد نہ ہو تو اسے نہ دیکھنا
 ہو گا دوسرے حدیث میں جو آئی ہے صاف مذکور ہے کہ آنکھوں کی زنا دیکھنا ہی غیر مجرم کو **ع** حدیث کا قائل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام نے متبع النظر النظره فانك الاولی ولیست لك الاخرة ثم کہہ رہے ہیں روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ اسی علی نظر کے پیہر کی ضرورت ہے۔ یعنی نظر کے پیہر کی ضرورت ہے اور اول نظر
 ناگہان کسی جنبیہ عورت پر پڑ جائے تو دوبارہ پھر کر اس کو نہ دیکھنا اس لیے کہ پہلی نظر تیری وہ نظر جائز ہے اور دوسری نظر فحاش
 نہیں **ف** کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کر گئی اور دوسری نظر بغیر قصد اور اختیار کر گئی اور دوسری نظر فحاش ہے اور
 ہو گا یہ قصود و عات نہیں ہو سکتا جب تک توبہ کرے **ع** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأة
 المرأة لتنتعما بالزوجها كما نتماينظر اليها ثم حمیمہ بن سحوہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
 بدن ایک عورت پر دوسری عورت پھر بایں کرے اس کی شکل اور صورت کو اپنی خاوند سے اس طرح کہ گویا اس کو دیکھتا ہے **ف**
 جب عورت دوسری عورت کو دیکھتا ہے اپنی خاوند سے کہیں گے تو اس کو اس کا شو فریاد ہو گا پھر حد اجازت کر لیا کیا فساد ہوں
 اسو طہ حضرت نے اس کو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا کیا دو اندیشے سے بچنا چاہیے اسو طہ عورت کو ساتھ سفر
 اور تنہائی شریعت میں منع ہے **ع** ابن ماجہ زالتی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل علی زینب بنت جحش فقضی
 حاجتہ منہا ثم خرجہا الى اصحابہ فقال لهم ان المرأة تقبل في صورة الشيطان فتنو وجده من ذلك فليأت
 اهلہ فانہ یضمها في نفسه ثم حمیمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا پھر آپ نے زینب
 بنت جحش کے پاس گئے جو آپ کی بی بی بنتی تھیں آپ ان کو صحبت کر کے باہر لے گئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کے
 صورت میں سامنے آتی ہے تو یہ واقعہ جیسے کہ وہ اپنی بی بی کے پاس اگر صحبت کرے جو دل میں دوسرے ہو گا وہ نکل جاوے گا **ف**
 عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں بھرتی ہے تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جس کو دوسرے
 فساد دل میں آوے تو وہ اپنی جوہر سے صحبت کر لی تاکہ دوسری اس کا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اسو طہ فرمایا کہ
 یہ عورت شیطان آدمی کو بہتا ہے ایسی عورت بھی **ع** ابن عباس قال ما دایت شیئا أشبه باللم مما قال ابو ہریرۃ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لما دخل خطبہ من ان نادى ذلك لا محاله قرأ العینین النظر ونا
 اللسان المنطق والنفس فی نفسہم وفتحہم والفرج یصدق ذلك ویکذبہ ثم حمیمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے
 کوئی گناہ صغیر نہ دیکھا اگرچہ ابو ہریرہ روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ بن عباس نے جتنا حصہ کا شریعت کے حصہ
 میں لکھا ہے وہ اس کو حضور پاویگا تو آنکھوں کی زنا دیکھنا (غیر مجرم کو شہوت کے نظر سے عورت ہوا میر حسین) اور زبان کی زنا

ترجمہ جاوید فیشری کی روایت میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اوپر نبی کی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کھانا کھاؤ تو
 اوس کو کھلا اور جب کپڑا پہن کر تو اوس کو پہنا۔ اور اوس کو مٹھ پر نہ مارا اور برسات کھلا اور سوا کر گھر کے اوس سے جدا مت ہو
 یعنی اگر تنبیہ کے لیے اوس کو جدا سلاوی تو اوس کی گھس میں سلاؤ مگر آپ اس سے الگ ٹوڑیہ نہیں کہ اپنے گھر سے اوس کو نکال کر
 دوسرے گھر بھیج کر کیونکہ اس میں وہ بچاوی پریشان ہوگی **عن ابن عمر** بن حنبل بن ابی عزیقہ قال قلت یارسول اللہ
 نسأؤ نأمانا فی منہ من وما نذر قال انت حرثک ان شئت واطعمہا اذا طعمت واکسوها اذا اکسیت ولا تقبح
 الموجد ولا تقضب ترجمہ جاوید فیشری کی روایت میں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے عورتوں
 سے کس طرح جماع کریں اور کس طرح نہ کریں اپنے فرمایا تو اپنی کہیتی میں جسطرح سو جاوے اور جب تو کھانا کھاوی تو اوس کو بھی کھلا
 اور جب تو کپڑا پہن کر تو اوس کو بھی پہنا اور ت پر لکراؤ اوس کو منہ نہ کور مار مار کر یا مت پر لکھاؤ سلاؤ کو مثلاً یون نہ کھائے تیرا منہ کالا
 کریں اور مت مارا اوس کو منہ چھوٹا چھل چھل حدیث میں گزرا البتہ تنبیہ کے لیے سوائے کہ اور جگہ نہ ادرست ہو وہ بھی خفیف نہ اس طرح
 سے کہ اوس کی ٹی ٹی ٹوٹ جاوی یا کوئی عضو بکرا ہو جاوی ورنہ سزا ہوگے **باب** فی خبر النساء عورتوں کو ماز کیا بیان
عن ابی حنیفہ الرافعی عن عبد اللہ بن علی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان خفتم نشوہن فاحجیہن فی المضاجع ترجمہ
 خدیم بن حنیفہ یا عمر بن حمزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم سے ڈرو ایک شہرت سے تو چھوڑ دو ان کے ساتھ
 سونا یا نہ کرنا لگ سلاؤ **عن انیس بن عبد اللہ بن ابی ذباب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا
 اما اللہ فجاہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذثرن النساء علی ازلجھن فخرض فی خضر بھن فاطا ذبال
 مر لی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس اولئک بخیار کما کہ ترجمہ انیس بن عبد اللہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 خدا کی کوئی نہ یوں کو نہ مارو۔ یعنی نبی یوں کو اتنی میں حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس لے کر کہا کہ عورتیں اپنے
 خاوندوں پر لیرہ گئیں تو اپنے اونکے مازیکہ اجازت دے کر بھیجے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے پاس
 جمع ہوئیں اور اپنے خاوندوں کے گلے کرنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد کی بیوی کے پاس بہت سے خور
 اپنے خاوندوں کے گلے کرتے ہیں تمہارے میں یہ لوگ ہے نہیں میں **عن ابن عمر** بن حنبل بن ابی عزیقہ قال قلت یارسول اللہ
 فی خبری بات میں لڑتے جھگڑتی ہیں وہ چھو اور نیک نہیں ہیں بلکہ نیک لوگ ہی ہیں جو اپنی بیویوں کو خوش کھنہ میں **عن**
ابن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امرہ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے مایہ میں دم کو بوجہ نہیں ہے **ف** نیز اگر قصور پر ماری اور جرم کے لائق ہو
 سزا دی تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ ہوگا **باب** ما یقر بہ عن غضب البصر لکھنہ نجر کہنہ کا حکم راہی غیر مجرم کے
 طرف نظر نہ دنا **عن جری قال** سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفحشاء فقال ص بصرک ترجمہ

لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تضع حصة **ترجمہ** بے سجدہ خدی سے روایت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادا ماس کے رکہ سترین منزل ایک جگہ کا نام ہے) قیدیوں کے خرمین کو کسی عورت حاملہ صحبت نہ
 کیجاو کہ جب تک کہ جنم نہیں اور نہ کوئی بن حمل کے صحبت کیجاو کہ جب تک ایک خفیض نہ آوے (تاکہ معلوم ہو اسکا حاملہ نہ ہو) **عن**
 رسول یضع برتات **الافصاح** قال اقام فینا خطیبا قال اما انی لا اقول لکم الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لایحل لامری ثومن بالله والیوم الا لاخلل بسقے ماؤہ تر غیرہ یعدہ
 انما الحمالی ولا یحل لامری ثومن بالله والیوم الا لاخلل یقع علی امرأۃ من السبب حتی یستبرئہا ولا
 یحل لامری ثومن بالله والیوم الا لاخلل ینسب مع غفلا حتی یقسم **ترجمہ** و نفع ثابت انصاری کو بی سجدہ روایت ہے کہ
 خطبہ پڑھتا ہے کہ میں نے سوئی کہا کہ خبر دار ہو جاؤ میں تم کو نہیں کہتا ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بنا ہے میں
 کہے دن آپ فرائی تو کہو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اسکو درست نہیں کہ اپنا پانی غیر کے کھیت کو پلاوے
 یعنی جو عورت غیر حاملہ ہو اس عورت کی صحبت کرے اور جو حاملہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اسکو بھیجیدہ
 درست کہ قیدی میں پکڑے ہوئی عورت کی صحبت کرے جب تک کہ ستر نہ لکھ دے یعنی ایک حیض نہ آجاوے یا ایک مہینہ گزر جاوے اور جو اسکو
 اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اسکو درست نہیں کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جب تک کہ تقسیم نہ ہو لی (سب لوگوں میں) **عن ابن اسحاق**
 بهذا الحدیث قال حتی یستبرئہا بحیضہ زاد ومن کان یومن بالله والیوم الا لاخلل فلا یرکب دابة من فی السماء
 حتی اذا عجزها ردھا فیدہ ومن کان یومن بالله والیوم الا لاخلل فلا یرکب دابة من فی السماء حتی اذا
 اخلل ردھا فیدہ **ترجمہ** دوسری روایت میں ہے جب تک کہ ستر نہ لکھ لے ایک حیض نہ آتا نہ یادہ ہو چایا نہ لایا ہو اسکو پراور
 پھیلے دن پردہ غنیمت کے جانور پر چڑھ کر اسکو دلا کر کے پھر اس میں نہ ملاوے اور چایا نہ لایا ہو اسکو پر اور پھیلے دن پردہ
 غنیمت کا کوئی کپڑا نہ پھر پرا کر کے پھر اس میں نہ ملاوے **باب فی جامع الکناخ کما کہ مختلف مسائل کلان**
عن **ترجمہ** عیب عن ابیہ عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ واشترى غلاما
 فلیقل اللهم انی اسئلك خیرها وخیر ما جبلتھا علی عودک من نذرھا ومن ما جبلتھا علی ذل
 اشتی یعیرا خلیاخذ بذل وہ سنامہ ولیقل مثل ذلک **ترجمہ** ماس بن عمر بن العاص سے روایت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے شخص تم میں سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کوئی لونڈی خریدے تو یوں کہو اللهم انی اسئلك
 خیرک یتوکل علی خدا میں اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور بھلائی اور سبلیت کے جو کوئی بنا سنی اور بنا ہا ملتا ہوں میں اس کے
 برائی اور برائی سے اسکی طبیعت کے جو کوئی بنا سنی اور جب اونٹ خریدے تو کو مان کی بلندی پر ہاتھ نہ رکھو بھی کہی۔ ایک روایت میں
 آتا ہے یادہ ہے خدا خدا بنامیت ہا ولیدہ بالبرکۃ فی الرأۃ والحامد یعنی اس جو روایا نوڈی کی پشانی پر گزرتا
 برکت دعا کہ **عن ابی ہریرۃ** قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذ ارد ان یأتی امراة قال یا اللہ

بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے باتیں کرنا نہوت کی) اور فتن میں خود پیش پیدا ہوتی ہر جماع کی اور نہر گاہ اسکی تصدیق کیجیے
 کرتی ہر (یعنی اگر نہر گاہ کو نشا رہوا اور نہا کرنے لگا تو معلوم ہوا فتن میں ضرور خود پیش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ فتن میں خلیع
 نہیں ہر **عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل انزادہ خطہ من الزنا بهذا القصۃ قال والیذا**
ترنینان فزناهما البطش والرجلان ترنینان فزناهما المشی والقمین فی فزناہ القبل ترجمہ ہریرہ
 روایت ہر اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اور اسکا حصہ فقر رہنی نا سے اور دونوں ہاتھ بھی ڈانکرتے ہیں (مثلاً غیر محرم
 کو چھوئے اور اسکا عضو کو مساس کی یہی ہاتھوں کی زنا ہو) اور ان کی ڈانکرتا ہر اور دونوں ہاتھوں کی زنا کرتے ہیں اور ان کی زنا چلتا
 (زنا کیلئے وسط) اور نہ بھی ڈانکرتا ہر اس کے زنا بولسینا **وف** ان چیزوں کو بھی تشدید اور تاکید ازنا کہ یہ کیونکہ ایہو
 زنا کے ذریعہ میں ہر بچا ضرور ہر چند گناہ ان میں زنا کے برابر نہیں ہر **باب فیوطی السبا یا جوا وند والیان**
عورین قید ہو کر اورین **عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوحنینہما الی واطاس**
فلقوہما فہما نذوہم فظہر واعلیہم واصابواہما یا فکانا ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انقصوا من غشاہم من اجل ازواجہم من الشکین فاقوال اللہ تعالیٰ فی ذلک المحصنات من النساء الا
ما ملکت ایمانکم ای فہن لہم حلال اذا انقضت عدلہن ترجمہ ابو سعید خدری ہر روایت ہر رسول اللہ
 اسد علیہ سلم نے جنین کے دن کچھ شکر واطاس (ایک مقام کا نام ہر) کو بھیجا وہ اپنی دشمنوں سے ملی اور زمر اور ان پر غالب ہو کر
 اور انکی عورتیں بکڑیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اور عورتوں کو صحبت کرنا درست نہ جانا سوچتے
 کر انکی خاوند کا فرج جو تھے تب اللہ تعالیٰ نے بہتیت اور اسی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام میں
 خاوند والی عورتیں اگر خنکے تم مالک ہو جاؤ یعنی جو عورتیں جنگ میں بکڑ کر اورین تو ان کو صحبت درست ہر اگر چہ وہ خاوند والیان
 ہوں جب اور ان کی عدت گزر جاویں یعنی ایک حیض آ جاویں تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہیں ہے ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کر کر **عن ابی**
الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ قری امرۃ محبھا لعل صاحبھا المربھا قالوا
نعم فقال لقد ہمت ان العنہ لعنۃ ندخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل الہ کیف تستخذہ وھو لا
یحل الہ ترجمہ ابو الدرداء ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی میں ایک عورت کو پورے دنوں کو حاملہ بھیجا تو آپ
 فرمایا یا رسول اللہ! اس سے جماع کیا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے چاہا یا اہل پسری بعثت کروں جو قبر تک اس کے
 ساتھ جاویں بھلا اسکا لڑکا کیونکر دسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنی سہیلہ ملا دیکھا اور کیونکر اس سے خدمت لے لگا
 شاید اس سے خدمت لینا درست ہو (یعنی ہو سکتا ہر) کہ وضع حمل میں دیر ہو اور لڑکا اسی کا شمار کیا جاویں حالانکہ وہ پہلے خاوند
 شکر کا لڑکا ہو چھوٹا لڑکا ہوں کر وارث ہوگا اسی طرح ہر ہوتا ہر کہ پہلے حمل کا دیکھا ہو اور اسی کا حمل شکر کا لڑکا پیدا ہو گیا
 اور اسکا غلام سمجھا جاتا ہے خدمت لے لے دوسرے کا لڑکا سمجھ کر **عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **وضہانہ قال فی سبایا واطاس**

وہ انصار بیڑی کی پڑی کیا کرتی اور دشواریاں پانی عورتوں کو طہرہ میں نہ لگاتی تھیں اور مختلف طریقوں سے جماع کی لذت اٹھاتی تھیں کہی اور کوئی بھی
 کبھی جنت نکاح حبیبہ پر پیش نہ کرے لوگ امین بن مین اور توفیق بن سے ایک شخص نے انصاری عورت کو نکاح کیا اور اپنی دستور
 کے موافق اس سے جماع کرنے لگا اور اس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم میں ایک ہی سن پر جماع ہوتا ہے تو یہی اوسط طہرہ کیا کر
 نہیں تو مجھ سے جدا ہو جا پھر چھبہ گڑا اور نکاح مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اتاری کہ **وَمَنْ حُرِّثْ لَمْ يَأْتِ حُرِّثْ** انی شتم عورتیں تمہاری کہنتی میں تو اپنی کہنتوں میں جس طرح چاہے اور نہ مانگو
 سے یا پھر سے یا بچہ سے یا بچہ لگا کر مکر و خول کر دہو اسی مقام میں جہاں سے لڑکا پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ کہنتی اسی مقام کو
 کہیں گے جہاں سے تولد ہوتا ہے مرد و بر کو وہ تو نجاست کی جگہ ہے عبد اللہ بن عباس نے صاف بیان کر دیا کہ عبد اللہ
 عمر سے اہم مقام میں غلط ہوئے جو درمیں دخول کرنا درست سمجھ بھی قول ہے امیر بعد و جہوہ علامہ عصر میں اور نہین خلیفان
 کیا اس میں کوئی چیز نہ لگوں نے **باب** فی استاز الحائض و میا شرتھا حالۃ عورت میں مہاشرت کرنا **عن ابن**
بن مالک ان البیہق کانت اذا حاضت منہم امرأۃ اخری ہوھا من البیت ولم یؤاکلوھا ولم یشاربوھا
واحدیجا معوھا والبدیت فسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذاک فانزل اللہ سبحانه یشالوہا عن
 المحیض قل یھودای فاعز بنو النساء فی المحیض الی خیر لایۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوہ
 فی البیوت وامنعوہا کل شیء غیر النکاح فقالت الی ہو ما یرید هذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا
 مخالفۃ فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر المرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان
 الیہم یقولون کذا وکذا افلا ینکح فی المحیض فتعمر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد
 وجد علیہما فحسبنا فاستقبلتہما ہدۃ من ابن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی اثابھا
 فلطمنا انہ لم یجد علیہما شئ منہم انس بن مالک روایت ہے بیڑیوں میں جب کہ عورت کو حیض آتا تو وہ کھڑکی سے
 نکال دیتا اور کوسا تہہ کہاتے پتے نایاب گہرین ہستہ تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال کیا جب اللہ یہ
 آیت اتاری یہ لکھو کہ عن المحیض قل یھودای فاعز بنو النساء فی المحیض الی خیر لایۃ یعنی پوچھو میں تم سے حیض کو تم کو حیض کی
 قسم کے پلیدی ہے تو ہمارے جو عورتوں سے حیض کی حالت میں (یعنی جماع نہ کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 عورتوں کو جب حیض آوے تو اپنی ساتہ گہروں میں اوکو کھو اور سو جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتہ کھانا پانا کیا
 سونا بیٹھنا پیار کرنا لپٹنا مساس کرنا بیٹھو کھایہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نہ رہے میں کا
 خلاف نہ کرے تو سید بن جحیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیڑیوں کی کہنتوں
 کیا ہم حیض کی حالت میں جماع نہ کریں عورتوں سے یعنی بیوہ کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بھی سمجھتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکتا ہے ہم
 اور کا خلاف نہ کریں پھر اچھی طرح خلاف کریں اور حیض میں جماع بھی شروع کر دیں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدْ انْزَلَ كُونَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّ شَيْئًا
 ابداً ترجمہ روایت ہر ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی کی صحبت کرے گا
 کرے تو کھو اس کے نام کے ساتھ تین شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھو کہ وہ شیطان کو جو پسند کرے دور رکھ
 جو تو نے ہم کو دیا ہر گراون دونوں کے تقدیر میں کچھ ہوگا تو شیطان کبھی ہرزہ نہ کرے گا اوس کو یعنی شیطان اوس پر سلطنت ہوگا
 اور خدا جاسے تو صاحب کچھ ہوگا **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتى امرأته في دبرها**
ترجمہ بی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بی بی کی دُبر یعنی چانہ کیجا کہہ میں
 کرے وہ ملعون ہے **عن محمد بن النضر** کہ قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول قال یوسف یقولون اذا جامع الرجل اهله فی
 فرجہ من وراءها کان ولده احوال فانزل اللہ سبحانه وتعالى النساء وکم حرثکم فانزلکم فی اثنتین ترجمہ
 محمد بن سعد سے روایت ہے کہ جابر بن سناوہ کہتے تھے کہ مقرر ہوا ہے کہ آدمی جب اپنی بی بی کے شرکاء میں سے کچھ
 صحبت کرتا ہے تو اوس کا بچہ چار معنی ڈھنڈا اور نیسکا پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ سنانے سے یہ آیت اوتاری کہ تمہاری عورتیں تو
 کہتی تمہاری ہیں اہم ان میں جسطرح چاہو **فیکم** اور پھر آگے لے بیچے سچت لڑا کر یا کر وٹ سے بٹھیکہ داخل
 ہمیشہ فرج میں ہونے دیر میں اور بعضوں کے نزدیک انی شتم سے مراد یہ ہے کہ جس راہ میں جڑ جائے کہ قبیل یا دیر میں چاہے بن جریور
 بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا **عن ابی ہریرۃ قال قال ابن عمر** والله یغفر له وھم انما کان هذا الحکم لافضل
 وھم اھل ثمرع هذا الحکم یتھو وھم اھل کتاب وکافوا یرون لھم فضلا علیکم العلم فکانوا یقتد من
 بکن من فضلھم وامن اھل الکتاب لا یأتون النساء الا علی ضرب وذلك استمرات کون المرأة فکان
 هذا الحکم لافضل لکن قد اخذوا بذلک من فضلھم وکان هذا الحکم یبیش حرج النساء شرجا
 منکر او یستلذون منھن مقبلا ت فمد برات فمستلفیا فلما قدم للھا حرج المدینۃ ترویح علیھن
 امرأۃ من الافضل فذھو بصریع یدھا ذلک فانکر تہ علیہ قال لکنما کانوا علی سرفۃ فاصنع ذلک
 وکانا فاجنبنا شیئاً و امرھا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل النساء وکم حرثکم
 لانی شتم ای مقبلا ت فمد برات مستفیات یعنی بذلک مفعول اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ
 عبد اللہ بن عمر کو کچھ شواہد کو ہم دیکھا کہ وہ سمجھ کر انی شتم سے مراد وہی کرنا ہے جب بچہ بن ہو قبل یا دیر میں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے
 بلکہ اصل قصیدوں کے کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تھا اوس کے ساتھ ایک یہودیہ بیوی کا تھا جو اہل کتاب سے اور وہ انصار
 اونیکی بی بی سے افضل جانتی تھی اس لیے کہ اون کو علم تھا کہ کتاب اسمانی تو رات وغیرہ کا برکات انصار کے دہت پرست تھے
 تو تھیں باتوں میں انصار اونیکی پیروی کرتے تھے ایک یہاں بھی تھی کہ یہودیہ بی بی عورتوں سے جماع نہیں کرتے تھے لہذا ان سے
 پر عورت کو چیت لٹا کر وہ بیوہ کی صحبت کرتا تھا جو معروف ہے اس سن میں عورت کا شرخوب چھا رہا ہے تو سب باتیں

و فانزل اللہ عز وجل النساء وکم حرثکم

چہرہ بدل گیا یہاں تک کہ ہم سمجھ کر یہ آپ کو اون دونوں پر غصہ آیا پھر زہ لک کر جو کسی بعد اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہیں سے تختہ آیا دودھ کا آپ نے اون کے بلانی کے لیے پیچھا جب ہم سمجھ کر آپ اون پر غصہ نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ غصہ ہو رہا تھا جو حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتے تھے حالانکہ یہ نہ تھا ہر حکم ہی کا حکم تھا جو اوسکو نبی پڑتا تھا دوسرے یہ کہ یہودی اپنی کتاب کے حکمون میں خود کی نبی کر کہہ رہی تھے اس طرف سے حاشیہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اوس کتاب کے موافق تھا پراون کے رواج و خلاف ہوتا ہے **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشیخ الواحد انا خاضط امت فان

اصحابہ منی شیئ غسل مکانہ ولم یعدہ وازاصاب لثغی ثوبہ منہ شیئ غسل مکانہ ولم یعدہ صل

افیدہ ترجمہ حضرت ائمہ المؤمنین عائشہ سرورہ ایت ہو کہ ہمتی تہین میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اور وہ کراوات

کرتی تھی اور میں جنس سے ہوتی اگر کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ لگ جاتا تو آپ سے مقام کو دھو ڈالتی نہ اوس سے

بڑا دودھ اور اگر آپ کے کپڑے لگ جاتا تو آپ اوس قدر دھو ڈالتی نہ اوس سے زیادہ پہر اوس میں نہ پڑتا تھا **ف** اس حدیث

سے حائفہ کے ساتھ لہذا اور سونا اور ایک ہی لحاف اور نہ دہشت معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کچھ نسخے میں عورت کے بدن پر

کوئی کپڑا نہ ہوتی **ع** مینفق بنت الحمرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذا اراد ان یبایع امرأۃ من

نسائہ وہی حاضرہا ان ینق زشد بیانترھا ترجمہ میری سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

کسی بی بی سے صحبت کر لیا ارادہ کرتے اور وہ حاضرہ ہوتی رہ صحبت سے مراد اختلاف اور ساس ہے نہ جماع وہ کچھ مختصر

کی حالت میں ہو سکتا ہے تو حکم کرتے اون کو تہ بند باندھنے کا بھر آپ اون کو اختلاف اور ساس کرتے **باب فی کفاسۃ**

من اتے حاضرہ جو شخص بیض کی حالت میں جماع کر دے کیا کفارہ دیکھو **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی الذی یاتی امرأۃ وہی حاضرہ قال یتصدق بدینار ویمضی دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیض کی حالت میں بی بی سے جماع کری تو وہ ایک دینار یا دو دینار بغیر

کری **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اذا اصابھا فدریاں واذا اصابھا فی انقطاع الدم فصدق دینار ترجمہ ابن عباس سے

اس حدیث کو تفسیر میں ہا روایت ہو کہ جب س سے خون بہتی وقت (جنس کے شدت میں) جماع کرے تو ایک دینار ہے

جب خون بند ہوتی وقت کرے تو دو دینار و یو **باب** مما جاء فی الغزل غزل کا بیان (اوسکی تفسیر آگے

آتی ہو) **ع** ابوسعید ذکری ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی الغزل قال فلم یفعل احدکم ولم یقل

فلا یفعل احدکم فانه لیست من نفس مخلوق الا الله خالقھا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہو کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزل کا ذکر کیا گیا (معنی غزل کے یہ ہیں کہ مرد و عورت سے صحبت سے اور جب نثرل ہونے

لگے تو ستر سنا عورت کے شرمگاہ میں سے نکال کر باہر نکال دیا) آپ نے فرمایا کیون اسکا کرتی ہو اور یہ نہیں کہا نہ کہ اسکا

تشریف لائے اور دست مبارک اپنا مجھ پر کیا، شفقت سے باریسی کے لیے، پھر کچھ کہانے کیو اسطرح مجھ سے فرمایا میں اٹھا آپ چلے
یہاں تک کہ اس جگہ پہنچا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کی طرف منہ کیا آپ کے ساتھ دو صفین تھیں ایک مردوں کی
ایک عورتوں کی یا دو صفین عورتوں کی تھیں ایک صنف مرد تھی آپ نے فرمایا اگر شیطان مجھ نماز میں بیٹھا تو مردوں کو
تبیح کہیں اور عورتیں دستک دین رادی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور کہیں آپ کو پہنچا
بعد اس کے آپ نے فرمایا ایسے اپنی جگہ بیٹھو یہو آپ نے اسد جل جلالہ کی تعریف کی اور اسکی ستائش کے پھر فرمایا بعد حمد و صلوٰۃ
کے تم کو معلوم ہو آپ مردوں کی طرف مخاطب ہو گیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی یا جن جا کر دروازہ بند کر
لیتا ہو اور پردہ ڈال لیتا ہو اور اس کے پردی میں چھپ جاتا ہو لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر بعد اس کے لوگوں نے کہیں
بیٹھتا ہے میں نے یہ کیا کیا ایسا کیا رنجی اپنی جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہو، لوگ یہ سن کر چپ ہو کر
پھر آپ عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جو ایسی باتیں دوسرے عورت کو کہتی ہو رنجی
نے خادۃ کا حال اور صحبت کرنے کا طریقہ بیان کرتی ہو عورتیں یہ سن کر چپ ہو گئیں اتنی میں ایک عورت نے گھنٹنیک کر پڑتھیں اور بچا کیا تاکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھیں اور اسکی بات سنیں پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہی اس کا ذکر کرتی ہیں اور عورتیں بھی اس کا ذکر کرتی
ہیں رنجی نے عورتوں میں بھی لوگ ہیں جو اپنی عورت کا حال اور طریقہ جماع اور اس کے بیان کرتی ہیں اور عورتیں بھی ایسی عورتیں ہیں جو ہلکا ذکر کرتی ہیں آپ نے فرمایا
جانتی ہو اسکی مثال کیا ہے؟ ہاں کیا ہے؟ ایک شیطان ایک شیطان ہے کسی راہ میں ملی اور اپنی حاجت پوری کی یعنی جماع کیا، اور لوگ
دیکھ رہے ہیں **ف** نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اسکی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اور
طرح عورت کو لیکن صحت جماع کا ذکر کر دے البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے **ت** اگاہ ہو جاوے مردوں کے خوشبو وغیرہ
کہ اسکی بہ معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو **ف** حبیب عطر مشک وغیرہ **ت** اور عورتوں کے خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو
اور بہ معلوم نہ ہو **ف** حبیب مھندی کہ اس کا رنگ ظاہر ہی مگر دیکھو سنہیں تو ہے عورتوں کو ایسی خوشبو لگا کر نکلیں مٹی میں کیا
کہ لوگوں کے دماغ تک پہنچے اور باعث مردوں کی رغبت کا ہو اگر گھر میں لگاوی تو قباست نہیں ۔ فقط واللہ اعلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَفَرُّغُ أَبِو الطَّالِقِ

ختم ہوئی کتاب کا ح کے اور شروع ہوئے کتاب طلاق کے۔

باب فیمن خدب امرأة غنی وجہا جو شخص کسی عورت کو خاوند سے برگشتہ کر دیو **عن ابی ہریرۃ قال قال**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خدب امرأة علی زوجھا او عبد علی سیدۃ ترجمہ ابھیہ یہ روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو مدبراہ کرے۔ یعنی دھوکا دل بر کر دیو اسکی خاوند سے باغلام کو اسکو

مادر سے وہ ہم میں سے نہیں ہو رنجی طریقہ اسلام سے روایات بہت دور ہیں **باب فی المرأة تسأل زوجها طلاقا**

عن ابی نضرۃ حدثنی شیخ مرطفاۃ قال تنویت اباءہریۃ بالمدينة فلم ار رجلا من ارجاء النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم اشد تشییرا ولا اقوم علی ضیف منہ فبینما انا عنده یوما وهو علی سریر لہ معہ کیس
 فیہ حصی ونوی واسفل منہ جاریۃ لہ سواد وهو یسیر بہا حتی اذا انفد ما فی الکیس القاہ الیہا
 فجمعتہ فاعادته فی الکیس فرمعتہ الیہ فقال لا احداثک عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 قل یلے قال بینا انا وعلک فی المسجد اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل المسجد فقال لمن
 الفتی الذی ثلاث مرات فقال الجبل یا رسول اللہ هو ذابوعلک فی جانب المسجد فا قبل تمشی حتی انتہی
 الی فوجہ حیدہ علی فقال لی معرف فافضضت فانطلق تمشی حتی فی مقامہ الذی یصلی فیہ فا قبل علیہم
 ومعد صفان من رجال وصف من نساء وصفان من نساء وصف من رجال فقال انسانی الشیطان
 شیئا من صلاتی فلیسبح التہی ولیصفق النساء قال فصلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولحم یشین صلا
 شیئا فقال محال سکرم محال سکرم زاد موی ہجنا انہ حمد اللہ وانفی علیہ قال ما بعد ثم اتفقوا ثم اقبل
 علی الرجال قال هل منکم الرجل اذا اتی اہلہ فاعلق علیہ بابہ والقی علیہ سترہ واستتر لستر اللہ قالوا
 نعم قال ثم یجلس بعد ذلک فیقول فعلک کذا فعلک کذا قال فشکرتوا قال اقبل علی النساء فقال هل
 منکم من تحدثت فشدت فقاۃ علی الحد وکبتہا وتطاوت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلہا
 وسیع کلامہا فقالت یا رسول اللہ انہم لیتحدثون وانہم لیتحدثنہ فقال اهل تدون ما مثل ذلک مثل
 شیطانہ لعلیت شیطانا فی السکة ففرضی منہا حاجتہ والناس ینظرون الیہ الا الخلیف الرجال ما
 ظهر رجحہ ولم یظهر لونہ الا اظہر البشام اظہر لونہ ولم یظهر رجحہ ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہے
 مجھے ایک شخص نے طفاوہ میں سو نقل کیا (طفاوہ ایک قبیلہ کا نام ہے) میں دیکھتا ہوں ابو ہریرہ پاس بھان ہوا تو
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابیوں میں سے کسی کو اتنا مستعد عبادت پر اور مہمان کی خاطر داری پر نہ پایا جیسا
 ابو ہریرہ کو دیکھا ایک دن میں اون کے پاس میں مہمان تھا اور وہ ایک تخت پر بیٹھ کر ایک ٹھیکہ لے کر ہوئی جس میں سکران یا گھلیاں
 بھری تھیں اور نیچے ایک لوندی گالی رنگ کی مٹی تھی ابو ہریرہ اون لنگریوں یا گھلیوں پر بجان اس پر بیٹھ کر جب
 ختم ہو جائیں تو وہ لوندی اونکو اٹھا کر کے پہر پہلی میں ڈال دیتی اور اونکو دیکھ کر پھر وہ پھر شروع کرتے) اسی
 میں انہوں نے مجھ سے کہا کیا میں تجھ پر اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کروں میں نے کہا کیوں
 نہیں بیان کرو انہوں نے کہا میں ایک دفعہ مسجد نبوی میں بخار میں ٹوٹ رہا تھا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
 تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا ہے (دوس ایک قبیلہ ہے ابو ہریرہ سے قبیلہ کے تھے آپ نے ان کا
 حال پوچھا) میں بار آپ نے بھی فرمایا انھیں شخص بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مسجد کے کونے میں بخار میں گر رہا ہے آپ میری پاس

میں آئے اور فرمایا کہ اس کو کہہ دو کہ اپنی جو دوسری صحبت کرے۔ یعنی طلاق سے رجوع کر کے بہرہ و سکواہی جو رہا ہو وہ اس
 کو اپنی پاس رکھ دینا تک کہ وہ جانیں کہ اس کو ہر دوسری چیز سے ہر دوسرا سکواہی ہو تو دوسری صحبت کر لینے کی
 چاہی اور سکواہی دیو اور چاہی اور سکواہی نہ رکھ بھی طلاق کی عدت سے استعالیٰ غرض نے جس طرح یہ حکم فرمایا
 عمر بن خطابؓ نے جبیدانہ سال ابن عمرؓ فقال کہ طلقت امراتک فقال لحدہ ثم حمیمہ یونس بن جبیرؓ روایت
 ہی اونہوں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ تم نے اپنی بے بے کو کئے طلاق دی اونہوں نے کہا کہ ایک عمر بن خطابؓ نے جبیرؓ قال
 سال عبد اللہ بن عمرؓ قال قلت لرجل طلق امراتہ وہی حائض قال تعرف عبد اللہ بن عمرؓ قلت نعم
 قال فابعد اللہ بن عمرؓ طلق امراتہ وہی حائض قال نعم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأله فقال مر
 فلیجمعھا ثم یطلقھا فی قبل عدتھا قال قلت فیعدتھا قال فرأیت ان یعجزوا استحقاق حکمہ
 یونس بن جبیرؓ روایت ہی اونہوں نے کہا میں نے پوچھا عبد اللہ بن عمرؓ سے اس کو کہ۔ ایک شخص نے اپنی بی بی کی
 طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض میں تھی ابن عمرؓ نے کہا تو پوچھا ہی ابن عمرؓ کو میں نے کہا مان پھر ابن عمرؓ نے کہا تو طلاق
 دیا عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض میں تھی تو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور اس کو کہ پوچھا
 آپ نے فرمایا کہ اس کو کہہ دو کہ اپنی جو دوسری صحبت کرے اور بہرہ و سکواہی دی عدت کو شروع نہیں کرنی حیض سے
 پاک ہوتی ہے میں نے کہا پہلا طلاق رجوع اس نے حیض میں دیا تھا شمار میں آگیا ابن عمرؓ نے کہا کیوں نہیں بھلا
 وہ صحبت نہ کرنا اور حاققت کرنا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا عمر ابی الزبیرؓ انہ سمع عبد الرحمن بن ابی عروہ
 یسأل ابن عمرؓ و ابی الزبیرؓ سمع قال کیف ترون فی رجل طلق امراتہ حائضا قال طلق صیدا اللہ بن
 عمر امراتہ وہی حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان
 عبد اللہ بن عمر طلق امراتہ وہی حائض قال عبد اللہ فرحنا علی ولم یرحاشینا وقال اذا طلق الرجل طلق
 اولہ مسلک قال ابن عمرؓ و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقن فی قبل عدتھن
 عمر حمیمہ ابی الزبیرؓ نے سنا عبد الرحمن بن ابی عروہ نے پوچھا ابن عمرؓ اور ابی الزبیرؓ سے کہ تھے کیا کہتی ہو تم اس شخص
 جو اپنی عورت کو حیض طلاق دی اونہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا تھا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے تو عمرؓ سے فرمایا کہ عبد اللہؓ اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا عبد اللہؓ نے کہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر ہر دوسرا سکواہی کا کچھ اعتبار نہیں کیا **ف** یعنی صحبت سے مانع نہ سمجھا یا شروع نہ سمجھا کیونکہ
 حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ اس طلاق کا اعتبار ہی جیسا کہ بھی یونس بن جبیرؓ کی روایت میں گزرا خطابی نے کہا اہل حدیث کہ
 نزدیک یہ روایت ابی الزبیرؓ کے منکر ہے ابو داؤد نے کہا اور سب حدیثیں مخالف ہیں ابی الزبیرؓ کی روایت کے **ف** اور
 جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دی یا کہ لہو **ف** کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن عمرؓ سے یونس بن جبیرؓ اور اس میں

اُمراء لکھو رات اپنی خانہ سے کھڑے کہ میری سوت (سوکن) کو طلاق دینے کو عرض کیا یہی ہے **باب** قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم لا تسال المرأة طلاقا واختها تستغفر صحتها ولتكن فانما لها ما قدس لها من محمد بن
 ہریدہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا طلاق نہ چاہے تاکہ وہ اس کا حصہ نہ رہے
 البیوی بلکہ نکاح کر لے جو اس کی تقدیر میں ہو وہ اس کو ملے گا **باب** فی کسب الطلاق طلاق کے برائے کیا بیان
عن معمر بن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احل الله شيئا ابغض اليه من الطلاق **ترجمہ** معمر بن
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مباح چیزوں میں طلاق سب سے بڑھ کر بغض کوئی چیز نہیں
 ہے اگرچہ طلاق دینا درست ہے اس کی بہت تائید ہے **باب** طلاق السنة سنت کے موافق طلاق کنیز کو
عن عبد الله بن عمر انه طلق امراته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن
 الخطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة فليرجعها ثم ليس بها
 حنة تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم انشاء امساك بعد ذلك وان شاء طلق قبل ان يمسه فذلك العدة التي
 امر الله سبحانه ان تطلق لها النساء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ
 حیض میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سلسلہ کو چھپا
 اپنے فرمایا کہ اس کو حکم کر کہ بھراؤ کے ساتھ رجعت کرے اور پسپاں اس کو کہے کہ جب تک کہ وہ پاک ہوئی اور بچھڑاؤ اس کو حیض
 آوے بچھڑاؤ ہوئی پھر اگر چاہے تو اس کو بیکہہ لی اس کو بدو اگر چاہے تو طلاق دے مانتہ لگانے کے بعد وہ عیدت ہو کہ اللہ تعالیٰ
 نے حکم فرمایا ہے کہ امین عورت میں طلاق دینا **ف** عبد اللہ بن عمر نے اپنی جوہ کو حیض میں طلاق دے عمر فاروق نے
 یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا شدت مکروہ ہے
 تو اس کو طلاق دینے سے پہلے کہ وہ طہر ہو کہ حدیث میں لکھا جاوے جیسا کہ حدیث میں طہر گز جاوے تو عدت پوری ہو جاوے جن لوگوں نے زیادت کی تو
 حساب ہی یا مین جن جس سے عدت پوری ہو جاوے **عن ابن عمر** انه طلق امراته وهي حائض فذكر ذلك عمر بن الخطاب
 صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة فليرجعها ثم ليس بها حنة او وهي حامل **ترجمہ**
 ابن عمر سے روایت ہے انہوں نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض میں عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا اپنے فرمایا اون
 سے کہ رجعت کر لیں پھر طلاق دین جب پاک ہو جاوے یا حاملہ ہو **ف** اگر حاملہ ہو جاوے تو اس کی عدت وضع حمل سے
 ختم ہوگی ورنہ تین مہینے حیض سے ختم ہو جاوے گی **عن عبد الله بن عمر** انه طلق امراته وهي حائض فذكر ذلك
 عمر بن الخطاب صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال مرة فليرجعها ثم ليس بها حنة
تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم انشاء طلقها طاهر قبل ان يمسه فذلك الطلاق الذي امر الله عز وجل
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ جو طلاق دینا چاہے عمر بن خطاب نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا شدت مکروہ ہے
 تو اس کو طلاق دینے سے پہلے کہ وہ طہر ہو کہ حدیث میں لکھا جاوے جیسا کہ حدیث میں طہر گز جاوے تو عدت پوری ہو جاوے جن لوگوں نے زیادت کی تو
 حساب ہی یا مین جن جس سے عدت پوری ہو جاوے **عن ابن عمر** انه طلق امراته وهي حائض فذكر ذلك عمر بن الخطاب
 صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة فليرجعها ثم ليس بها حنة او وهي حامل **ترجمہ**
 ابن عمر سے روایت ہے انہوں نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض میں عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا اپنے فرمایا اون
 سے کہ رجعت کر لیں پھر طلاق دین جب پاک ہو جاوے یا حاملہ ہو **ف** اگر حاملہ ہو جاوے تو اس کی عدت وضع حمل سے
 ختم ہوگی ورنہ تین مہینے حیض سے ختم ہو جاوے گی **عن عبد الله بن عمر** انه طلق امراته وهي حائض فذكر ذلك
 عمر بن الخطاب صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال مرة فليرجعها ثم ليس بها حنة

یہ حدیث صحیح ہے

ہم ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مجھ کو مل چکی ہے اس کے ساتھ میں نے اس حدیث کو بھی نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حنفی کی دلیل ہے۔

عَلَيْهِ سَلَامُ قَالَ اَلْاِحْلَاقُ اِفِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا تَعْتَاقُ اِفِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا يَبِيْعُ اِلَّا فِيْمَا تَمْلِكُ زَاوِيَةُ الصَّبْحِ
وَلَا وَفَاتِنَةُ الْاِفِيْمَا تَمْلِكُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق
نہیں ہے مگر جب کا تو مال ہے (یہ مال نہ کہ خیر حیثیت کو طلاق دینا لغو ہے) اور آزاد کرنا نہیں ہے مگر جہاں ملک ہے (تو پر
غلام کو بی بی کو آزاد کرنا لغو ہے) اور یہ نہیں ہے مگر اپنے ملک میں اور نذر پورا کرنا لازم نہیں ہے جب وہ اختیار نہ ہو (یعنی

اپنے ملک میں نہ ہوا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے منحلہ علی معصیۃ فلا یمنک ومن حالف علی قطیعة رحم فلا یمنک جو شخص قسم کھاوے گناہ کے کام پر تو وہ سنی ہے بھی بخین اور جو قسم کھاوے نہ توڑنے کی تو وہ قسم بخین یعنی غور قسم کا حافظ فکر ہے اور گناہ بخیر اور نہ توڑی عن عبد اللہ بن عمر ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فعدنا الخ بتراد و لا نذر الا فیما ابتغیہ وجہ اللہ تعالیٰ کسے مکر حرمہ عبد اللہ بن عمر دوسری روایت ہو سچی حدیث جو اور گیزی اتنا اس میں زیادہ ہے کہ مذہب میں سب سے مکر اور سکام کی جس سے اسد جل جلالہ کو دشمنی میں طاری ہو کر گناہ اور

باب فی الطلاق علی الغلط غصہ کی حالت میں یا زبردستی طلاق دینا **عمر محمد بن عسید بن ابی صالح** اللہ کا بیسنک ایلیاء قال حرجت مع عبد بن عبد الله انك قد سححت قدمنا مكة فبعثني الى صفية بنت شيبة وكانت قد حفظت من عائشة قالت سمعت عائشة تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا طلاق ولا اعتاق في خلاف **محمد بن جرير** محمد بن عبد بن ابی صالح جو ایلیامین ہوتا تھا را ایلیا ایک موضع تھا شام کے روایت کرتا ہے مین اظہار عدی بن سعدی کہندی کو ساتھ بنا تاک کہ ہم لوگ مکے میں پہنچے انہوں نے جبکہ وصفیہ بنت شبیبہ پابن ہیجا اور صفیہ نے حضرت عائشہ سے سنا تھا وہ کہتی تھیں مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تو نہیں طلاق اور نہ عقاق زبردستی سے **ف** یعنی خبر اور زبردستی سی کوئی طلاق ویدیو تو طلاق نزدیک عتاق صحیح ہوگا امام مالک اورشافعی اور احمد بن حنبل اور جہم و علما کا بھی یہاں سب سے اوپر دیکھنے کے نزدیک طلاق پر جاویگا

سیرین اور سید جن جب بیدار وید بن اسلام اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب میں یہ ہو کہ آپ نے رحبت کا حکم کیا
پاک ہو ستر تک پہر بعد پاک ہو نیکی اختیار ہو چاہو طلاق فقو چاہو رکھو چوڑی اور نہری کی روایت میں یہ ہو کہ رحبت کر کے طہر تک
پہر حاضر ہو پہر پاک ہو پہر اختیار ہو چاہو طلاق نہی چاہو رکھو چوڑے رتو ایک طہر کو زیادہ بڑایا اسلامی کہ رحبت طلاق کے
واسطی سچی نہ جاوی تو ضرور ہو کہ ایک طہر بھر اپنی ناپس کہے بعضوں نے کہا یہ سنرا ہو و خضال کی کہ اوس نے طلاق دیا حیض کجائیت
میں بعضوں نے کہا یہ نذبا اور استحبابا ہو شاید جو رو خاوند رهنی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی ہو و اسد اعلم باب

فی نسخ المراجعة بعد التلقيات الثلاث تین طلاق کے بعد پھر حجت نہیں ہو سکتی عمر مطر بن عبد اللہ ان
عمران بن حصین سے سئل عن الرجل يطلق امرأته ثم يقع بها ولم يشهد على طلاقها ولا على رجعتها فقال
طلقت لغیر سنة ورجعت لغیر سنة اشد على طلاقها وعلى رجعتها ولا تعد تركه مطر بن عبد اللہ سے
روایت ہو عمران بن حصین سے کہیں بیوی پر ایک شخص نے عورت کو طلاق ہی پر اس سے صحبت کر لی (یعنی رجعت کر لی)
اور نہ طلاق ہی پر وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرتے وقت انہوں نے کہا کہ طلاق بھی تو نے خلاف سنت دیا اور رجعت بھی خلاف
سنت کے گواہ کر دی طلاق اور رجعت پر اور پھر سیاست کر لیکن طلاق کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور نہ

علمائے نزدیک تجب **عمر ابن عباس** و المطلقات یتربصن بانفسہن ثلاثۃ قروء ولا یحل لہن ان یمتن
ما خلق اللہ فارحامہن لایۃ وذلک ان الرجل اذا اطلق امرأۃ فهو حق وجعۃ وان طلقھا ثلاثا
ففسخ ذلک وقال الطلاق من ان **عمر حمید** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے یہ جو اسد جل جلالہ نے فرمایا و المطلقات یتربصن
بانفسہن لایۃ طلاق الی عورتین ہر ہی ابن تین طہر یا تین حیض تک اور نہ تین بست ہو اذ کمچو پانیا اوس چیز کا جو بیک کیا
اسکے اون کے بیٹوں میں (حمل کا) اسکا شان نزول یہ ہے جب کوئی شخص طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا
اختیار رکھتے اگرچہ تین طلاق دی چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دوبار ہی بعد اسکو یا رکھتا ہے یا جو دینا ہے
فمنسۃ طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عمر ابن عباس** مولیٰ بنی فوطل الخبرہ انہ استغفری ابن عباس سے

مملوک کا تختہ مملوکہ فطرتاً طلاققتدین شرعاً عقابعد ذلک اهل بیصلیٰ ان یخصها قال نعم
قضی بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو الحسن نے جو مولے ہو سنی نوفل کا عبد اسد بن عباس سے پوچھا ایک
غلام تھا اور اس کا نکاح تین ایک نوٹھی تھی غلام نے اس کو دو طلاق یہ پھر دو لون آزاد ہو گئی کیا وہ پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے
بن عباس نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا کہ کیونکہ جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاق کا ایک ہو گیا بعض
کے اس وجہ سے کہ دو طلاق جو اس نے ایک بار میں دی تھی صحیح نہیں ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الامة طلیقتان وقرؤا حیضتان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی کی طلاق دو میں اور اس کو قرأ دو حیض میں دوسری روایت میں قرأ دو حیضتان

وسیدہ فلخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمیۃ فدرک ابنہ و لختہ ثم قال یجلساۃ اترون فلانا یبشیر
 معہ کذا و کذا قالوا نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعبد یزید طلقھا ففعل ثم قال راجع امرنا کذا
 رکاتۃ و لختہ فقال فی طلقھا ثلاثا یا رسول اللہ قال قد علمت لھا و تلا یا یھا النبی اذ اطلقتم
 النساء فطلقوهن لعنتم ثم حمیہ عبد بن عباس سے روایت ہے عبد یزید نے جو رکنا اور اسکو بہا بیون کا
 باپ تھا اُم رکنا (اپنی بی بی) کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سے جو زینہ کے قبیلہ میں سے تھی نکاح کیا وہ عورت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بولی یا رسول اللہ اور کانہ میری کام کا نہیں مگر اب برابر اور ایک بال اس نے اپنی سر کا کچرا (یعنی میری
 حاجت رہی) اُس سے نہیں ہو سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر گرم ہوئی اور کانہ اور اسکو بہا بیون کو
 پرا بھیجا پھر اپنے لوگوں سے فرمایا کیا تم فلاں (کے) کو دیکھتے ہو کیسا مشابہ ہے ابورکانہ سے لوگوں نے کہا ہاں (رضع سے
 ہے) عبد یزید کی اولاد موجود ہے پھر کچھ بچہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق (مرد ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا طلاق دیدی اس عورت کو اور حجت کرکام رکنا سے ابورکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ میں نے اسکو تین
 طلاق دی تھی آپ نے فرمایا میں غائب ہوں تو اس سے رجعت کر لی اور یہ ایت پڑھی اذ اطلقتم النساء فطلقوهن بعد تین
 طلاق بعد اگر سنت کے موافق ہر ہر طلاق میں ایک ایک طلاق دیو تو تین طلاق پڑیں گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار میں دیکر
 تو ایک طلاق پڑی گئی نہ سب ہی ہمارے یہ حدیث کا اور بھی صحیح ہے اور یہ لفظ کے خلاف میں میں ان کے نزدیک
 میں نے بڑھاؤ نیکیے دلیل حدیث عمر کے اور وہ موقف ہے اور ہماری طرف اتنا حدیث صحیحہ فرمے جو موجود ہیں ابوداؤد نے کہا اب
 حدیث کو نافع بن عیبر اور عبد ربیع بن علی بن یزید بن کانہ نے اپنی باپ سے روایت کیا انہوں نے اپنا داؤد کو رکنا کے
 طلاق دیا اپنی عورت کو پھر رسول اللہ وہ عورت اسکو ولادی اور یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ کانہ کے گھروالی اس قصہ کو خوب
 بہنو کہ کانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایک طلاق عطا فرمائی کنت عندنا بن عباس فاجل
 فقال نہ طلق امراتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادھا الیہا ثم قال یطلق احدکم فیرکب الخمر ثم یقول یا ابن عباس
 یا ابن عباس ان اللہ قال من یقول یجعل اللہ عیضا وانک انت اللہ فلم یجدک عیضا عصیت بلک بانت منك امراتک
 وان اللہ قال یا یھا النبی اذ اطلقتم النساء فطلقوهن فی قبل عدتہن ثم حمیہ بن عباس سے روایت ہے عبد ربیع بن عباس نے اپنے
 کیا اور کہا میں اپنی عورت کو تین طلاق دیدی (ایک ہی بار میں) عبد بن عباس نے یہ سن کر چپ ہو کر بیٹھ گیا اور اس کو یہ شوق تھا کہ ایک
 شخص میں جو چاہتا ہے اور وہاں پہنچتا ہے اور اسکو یہ کہتا ہے کہ ابورکانہ سے روایت ہے کہ اس نے اسکو نکاح کیا اور اس
 شہر میں اس وقت تک کہ اس طلاق ایک ہی فرمودی (ابن شریک کی کتاب میں ہے) یا تو فرماؤ ان کی اپنی پردہ کا ان کی اپنی تیری عورت تجھ کو
 فرمائی ہے جو جب تم طلاق دے دو تو طلاق دے دو عورت میں تو طلاق دے دو عبد ربیع بن عباس سے روایت ہے کہ اس نے اسکو نکاح کیا اور اس
 ابن عباس سے جب کہ اپنی عورت کو نکاح کیا تھا ایک ہی سنہ کو کہ ایک ہی طلاق دے دیا جس محل میں اس نے نکاح کیا اور وہ عبد ربیع بن عباس سے روایت ہے

فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم لعبد يزيده طلقها ففعل ثم قال راجع امرنا كذا ركاتة ولختها فقال في ثلاثا يا رسول الله قال قد علمت لها وتلا يا يها النبي اذ اطلقتم النساء فطلقوهن لعنتم ثم حميها عبد بن عباس من روایت ہے عبد یزید نے جو رکنا اور اسکو بہا بیون کا باپ تھا اُم رکنا (اپنی بی بی) کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سے جو زینہ کے قبیلہ میں سے تھی نکاح کیا وہ عورت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بولی یا رسول اللہ اور کانہ میری کام کا نہیں مگر اب برابر اور ایک بال اس نے اپنی سر کا کچرا (یعنی میری حاجت رہی) اُس سے نہیں ہو سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر گرم ہوئی اور کانہ اور اسکو بہا بیون کو پرا بھیجا پھر اپنے لوگوں سے فرمایا کیا تم فلاں (کے) کو دیکھتے ہو کیسا مشابہ ہے ابورکانہ سے لوگوں نے کہا ہاں (رضع سے ہے) عبد یزید کی اولاد موجود ہے پھر کچھ بچہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق (مرد ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا طلاق دیدی اس عورت کو اور حجت کرکام رکنا سے ابورکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ میں نے اسکو تین طلاق دی تھی آپ نے فرمایا میں غائب ہوں تو اس سے رجعت کر لی اور یہ ایت پڑھی اذ اطلقتم النساء فطلقوهن بعد تین طلاق بعد اگر سنت کے موافق ہر ہر طلاق میں ایک ایک طلاق دیو تو تین طلاق پڑیں گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار میں دیکر تو ایک طلاق پڑی گئی نہ سب ہی ہمارے یہ حدیث کا اور بھی صحیح ہے اور یہ لفظ کے خلاف میں میں ان کے نزدیک میں نے بڑھاؤ نیکیے دلیل حدیث عمر کے اور وہ موقف ہے اور ہماری طرف اتنا حدیث صحیحہ فرمے جو موجود ہیں ابوداؤد نے کہا اب حدیث کو نافع بن عیبر اور عبد ربیع بن علی بن یزید بن کانہ نے اپنی باپ سے روایت کیا انہوں نے اپنا داؤد کو رکنا کے طلاق دیا اپنی عورت کو پھر رسول اللہ وہ عورت اسکو ولادی اور یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ کانہ کے گھروالی اس قصہ کو خوب بہنو کہ کانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایک طلاق عطا فرمائی کنت عندنا بن عباس فاجل فقال نہ طلق امراتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادھا الیہا ثم قال یطلق احدکم فیرکب الخمر ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس ان اللہ قال من یقول یجعل اللہ عیضا وانک انت اللہ فلم یجدک عیضا عصیت بلک بانت منك امراتک وان اللہ قال یا یھا النبی اذ اطلقتم النساء فطلقوهن فی قبل عدتہن ثم حمیہ بن عباس سے روایت ہے عبد ربیع بن عباس نے اپنے کیا اور کہا میں اپنی عورت کو تین طلاق دیدی (ایک ہی بار میں) عبد بن عباس نے یہ سن کر چپ ہو کر بیٹھ گیا اور اس کو یہ شوق تھا کہ ایک شخص میں جو چاہتا ہے اور وہاں پہنچتا ہے اور اسکو یہ کہتا ہے کہ ابورکانہ سے روایت ہے کہ اس نے اسکو نکاح کیا اور اس شہر میں اس وقت تک کہ اس طلاق ایک ہی فرمودی (ابن شریک کی کتاب میں ہے) یا تو فرماؤ ان کی اپنی پردہ کا ان کی اپنی تیری عورت تجھ کو فرمائی ہے جو جب تم طلاق دے دو تو طلاق دے دو عورت میں تو طلاق دے دو عبد ربیع بن عباس سے روایت ہے کہ اس نے اسکو نکاح کیا اور اس ابن عباس سے جب کہ اپنی عورت کو نکاح کیا تھا ایک ہی سنہ کو کہ ایک ہی طلاق دے دیا جس محل میں اس نے نکاح کیا اور وہ عبد ربیع بن عباس سے روایت ہے

۱۰۶

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو میرا بچہ جسکو کچھ شمار نہ کیا تو
 طلاق نہ سمجھا کسٹہ علماء کا یہی قول ہے کہ جب خاوند عورت کو اختیار دے اور عورت خاوند ہی کو اختیار کرے تو کچھ نہ بڑیگا اور
 اور زید بن ثابتؓ کے نزدیک ایک طلاق پڑ جاوے گی **باب** فی امرک بیدک امرک بیدک کا بیان صحیح حدیث زید
 قال قلت لابیہل علم الحد قال یقول الحسن فی امرک بیدک قال ہذا لامتی حد ثنا قنادۃ عن کثیر
 معا ابیہر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبرہ قال یوب فقد علینا کثیر ہذا لہ
 فقال ما حدث بعد افظ فن کر تہ لقتادۃ فقال لہ ولکنہ نسی ترجمہ حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ
 یوب سے کہا تم جانتے ہو کسی کدہ جس نے امرک بیدک میں کچھ روایت کیا ہے جس سے انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قنادہ نے کثیر
 انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوب نے کہا یہ کثیر میری پاس ہے میں نے
 ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کہی ہے یابن ہن کی یہ سن کر قنادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھ سے حدیث
 بیان کی تھی مگر وہ بولا کہ ہاں امرک بیدک کی خبر یہ تین تیر کا تم تیر کا تیر میں ہے یہ کثیر کا تھا یہ خبر کثیر کا نہیں ایک طلاق پڑ جاوے گی ان کے
 نزدیک عورت تین طلاق دے کر تین پڑ جائیگی **الحسن** فی امرک بیدک قال ثلاث ترجمہ حسن نے کہا امرک بیدک میں تین طلاق
 پڑ جاوے گی **باب** فی البتۃ تین طلاق کا بیان **عمر** کہ تہ بن عبد بن زید طلاق امرتہ صحیحۃ البتۃ
 فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك وقال اللہ ما اردت الا واحدة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ
 ما اردت الا واحدة فقال کانت واللہ ما اردت الا واحدة فردھا الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فظلمھا
 الثانیۃ فی زمان عمر ترجمہ رکنا عبد زید کے بیٹے سے روایت ہے اس نے اپنی جہد کو جو کچھ کہہ سکی
 تھا طلاق بتہ دیا طلاق بتہ کہتے ہیں اس طلاق کو جسکو بعد طلاق نہ ہو سکے وہ تین طلاق میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
 واقعہ کی خبر کیا اس کا نہ نے کہا خدا کی قسم بخین ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم
 تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا رکنا نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو روایہ کہہ چکا وہی رکنا نے پہر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کی وقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت
 کی وقت یاف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق اکیسا باریک دیدی تو ایک ہی طلاق پڑیگا دوسری روایت میں ہے عمر
 عبد اللہ بن علی بن ابی طالب نے کہا کہ عذابیہ عذراۃ انہ طلاق امرتہ البتۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال اردت قال لحدۃ قال اللہ قال اللہ قال ہوا اردت رکنا نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پہر وہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنے پوچھا تیرا قصہ کیا تھا بولا ایک طلاق کا اپنے فرمایا خدا کی قسم اپنے فرمایا پہر تو
 ایک ہی طلاق پڑا **باب** فی الاستیصال بالطلاق دل میں طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑیگا **عمر** ابیہر عن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز لامتی عما لحت تکلم او عملیہ وبما حدثت بہ انفسہا ترجمہ

عورت بعضی روایت میں یہ کہ ایک شخص نے ایک عورت کی وسطی جس کا اقم قس نام تھا مدینہ کی طہرت کی لوگوں نے جہاں حضرت سہ کاتب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہیجرت کا کچھ ثواب نہیں کہ میت خالص نہیں میت ارادہ اور قصد ولی کا نام نہ زبان کی کہنہ کی کچھ حاجت نہیں۔ اگر مٹا نماز کی میت دل میں کی زبان کی نہ نکلتے یا زبان سے نکلتے اس کو نکلی تو کچھ ہذا لفظ نہیں بلکہ زبان سے نماز میں میت کرنا ہر گز ضرور نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ زبان سے کہنا درست ہے یا نہیں۔ ہر چند ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص میت کے اس کی بجز تنقیف نہیں طہر علم اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا جائے اگر شخص خدا کی وسطی تو سبحان السدود نہیں تو اس کو قالب کے روح سمجھنا چاہیے اور جب میت پر مدار ہر اتو خوش منی سے مباحات میں ثواب ہوتا ہے جس کو کہنا اس میت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہنانا کہ نماز درست ہو اپنی جو رو سے صحبت کرنا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچ کر ایک عمل میں کسی طرح میت کی کوہر ایک میت کا علمی ثواب پادری سٹا مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اس میں کسی طرح کی میت ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ انگہ اور کان کو گناہوں سے روکنا مہتری اختلاف کرنا چوتھی حضرت پروردگار اسلام کرنا یا چھوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھانا نیک بات بتلانا بری کام سے روکنا غرض یہ کہ حدیث خالص اور عمل اور دستی میت میں صلہ ہے اور بدینتی اور یا کاری کی بجز کفن ہے اس کی وسطی مجتہدین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابوں میں اول یہ حدیث کو کتب میں تاکہ حدیث چڑھنے والوں کو سرسوی میت درست موجودی خدا ہی کی وسطی علم حدیث پر میں دنیا کا کسب طرح نہ ہو لیکن امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین میں نشر حکم فعل ہے عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علما ہی حدیث اس حدیث کی صحت میں متفق ہیں اور بعض اس کو متواتر کہتے ہیں

والسید علیہ السلام **کتاب مالک** فساؤ قصۃ فی متوک حتی اذا مضت اربعون من الخمسین اذا رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یأتی فقال ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یأمر ان تعتزل امرأتک قال فقلت طلقھا

ام ماذا افضل قال بل اعزل بها فلا تقربھا فقلت لا امر فی الحق باھلک فکونی عندہم حتی یقضی اللہ

سبحانہ فی هذا الامر ثم حمیمہ بن مالک سے روایت ہے انہوں نے قصہ بتو کا بیان کیا جب آپس میں جا رہے تھے

گزشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن اُمیہ وغیرہ کو جو غزوہ تبوک میں ہمراہ نہ گئے تھے یہ نزدیکی تھا کہ لوگ ان سے بات نہ کریں کہ آپس میں ایک رتور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول آیا اور کہہ رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہیں اپنی عورت سے جدا ہونے کا میں نے کہا کیا میں اس کو طلاق میدوں یا جو کہوں اس نے کہا نہیں صرف اس سے جدا رہو اور صحبت نہ کریں اس سے کہہ یا تو اپنے میکے میں چلی جا اور وہیں رہ جب تک اس مقدم کو فیصلہ نہ کر دے انہوں نے اپنی عورت سے کہا الحق باھلک یہ بھی ایک طلاق نہایت کا الفاظ میں ہے مگر گناہ سے وہی صورت میں طلاق بڑی حاجت کر رہا ہے اختیار

عورت کو اختیار دینا **عمر عائشہ** قال تخیرنا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعد ذلک شیئاً ثم حمیمہ

البیاضی قد كنت له اصاب من الداء لا يصيب غيره فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصاب من امي
 شيئا يتابع رجائي اصبح فظاهرت منها حتى ينزل شهر رمضان فبناهي تخذمني ذالصلة اذا تشف في
 منها شيء فلم البث ان نزوت عليها فلما اصبح خفت ان اصابني القوي فاجبرتهم الخبر وقلت امشوا معي الى
 الله صلى الله عليه وسلم قالوا لا والله فانطلقت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاجبرته فقال انت بذاك
 سامة قلت ان ايدك يرسل الله مرتين وانا صاب لك امر الله فاحكم في امرك الله قال حرر رقبة قلت
 والله بعثتك بالحق املك ربة غيرها وضيت صفحة رقبتي قال ضم شهرين من متابعين قال وهل
 اصبحت الا اصبحت الامر الصيام قال اطلع وسقام من قمين ستين مسكينا قلت الذي بعثتك يا
 الحق لقد بنا وحسينا لاطعام قال انطلق الى هذا صدقة بن زريق فليد هذا اليك فاطعم
 ستين مسكينا وسقام من قمين كل انت عيالك بقيت ما رجعت الى قومي قلت حدثت عنك
 الفتيق وسواي ووجدت عند النبي صلى الله عليه وسلم السعد وحسن الزاي وقد امرني اوامر لي بصدقتهم
 نزد ابن العلي قال ابن ريس بيا حنة بطون من بني زريق مرحمة سليمان بن صخر باي سر وابتك من اهدر جودون
 لكارتا تماك كوسي نكمتا موكا ريعني بعت كثير لجام اور صاحب شحوت اور قومي اباهما جرمضان كامهنة ايا تو مجبور وديوا
 ايسانه هواي عورت مي كچر ميشون جب كراي صبره تك نه چوڑی تو مين نے اوس سے ظهار كرا ليا رظا كهتو مين اپني عورت سے
 يون كهنا تو مجبور ايسی ہی جیسی میری ان کی پیٹ وضان کے اخیر تا يكرت وہ میری خدمت كرهی تھی ياك ايسا
 كچر بدن كھل كيا تو مين زه سكا وپير حظه ميثا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گيا اور اوسك سبال كها اور یہ كها تم جلوس
 السد سلم السد عليه سلم پاس مير سو اتهد وبنون كها قسم خدا کی هم غفين جاو نيكيه راهنون مذرت اور خجالت كے ڈر مي كك
 سا تهر جاني سے انكار كيا تو مين خود گيا رسول السد صلى السد عليه سلم پاس آپ سے سبال جيان كيا آپ نے فرمايا كيا تو نے یہ
 كام كيا ايسی ہی سلمه مين كها جی ان مين نے كيا ہی دوبار اور مين صابر بهون السد كے حكم پر اب جو كچر السد كا حكم ميری حقين
 هوو كچي مي آپ نے فرمايا ايك گردن ربروہ انواو كرمين نے كها قسم اوس شخص كے جسكو ايكو سچا پيغمبر بنا كرجيا سو اپني گردن مين
 كسي كا مالك نه مين نے اپنے گردن پر اتهد ايسے فرمايا اچھا دو هيمنو نكمتا زوڑی ركبه مين نے كها يافنت تو مجبور وديون كيا
 سو آلي آپ نے فرمايا اچھا سا تهر صلح كچر كے سا تهر سكينون كودي مين نے كها قسم اس شخص كے جس نے ايكو سچا پيغمبر كے سچا
 هم رات كو دو نون مرد اور عورت بهو كے ہی كها نانه تها كهتو مين آپ نے فرمايا اچھا نيك كے صدق و دلي پاس وہ چتر كچرين
 وگيا اوس ميں سے سا تهر سكينون كها تهر صلح ديواو باقي تو كها اور تيری بي بي كهاو تو مين اپني قوم پاس لوٹ كرايا اور كها تير
 في تخذاري پاس تنكي اور بری صلا كو بايا اور رسول السد سلم السد عليه سلم پاس سعت اور نيك صلا بايا اور حكم كيا آپ نے تيری
 لير صدقے كا بن اصلا نے زياده كيا ابن ريس نے كها بيا خليك شام هي بني رديق مين سے **ف** جهو علما كے تعظيم

پسندہ سماع کو قریب ہو کر فرمایا اسکو صدقہ دی وہ بولا یا رسول اللہ! کوں کوں جو مجھ سے اور میری گاہ کے لوگوں کو بھی زیادہ
 محتاج ہوں آپ نے فرمایا اچھا تو کہا لی ان کعبہ کو دیکھو اور تیرے گاہ والی **ف** شاید یہ مرخص ہو اوسے چو کہ وہ خود سب زیادہ
 محتاج تھا تو اگر کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا **عن اوس** اشعۃ عبادۃ بن الصامت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطا
 خمسۃ غصنۃ من شجر اطلح مستین مسکینا ثم خرجہ اوس بن جہا بن صامت گاہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے دیکھ کر پچھلے صاع جو کہ وہ پڑا تھا لے کر لیا تو فرمایا اوس بن جہا بن صامت کہ اے اوس! اسے عطا کر دے کی کہ عطا کی لگاتار اوس ثابت نہیں کہ کوئی کہیں
 کہی ہو پھر گویا تھا تو حدیث منقطع ہے **عن هشام** بن عروہ از جمیلۃ کانت تحت اوس بن الصامت کان جلاہ لہم فاذا اشتد لہم
 ظاہر من امر اہلۃ فاکثر لہ اللہ تعالیٰ فیہ کفارة الظہل **مرحومہ** شام بن عروہ سے روایت ہے جمیلۃ اوس بن صامت
 کا تین مہنی اور اوس ایک بیوہ تھیں وہ تھیں کا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کر لیتا اوس وقت استدلالی کا تھارہ
 ظہار کا اور **ف** اور فرمایا والذین نظامہ من سک من نساکم ہن اہل اہم الایۃ جو لوگ ظہار کرتی ہیں اپنی عورتوں سے
 وہ انکی بات نہیں ہن **عن عکرمہ** قال اذا ظاہر من امر اہلۃ ثم واقعہا قبل ان یکفر فاتی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فاحبرہا فقال اصحابک علی ما صنعت قال ایت بیاض ساقہا فی القم قال فاعتلکھا حتی کفی
 عنک **مرحومہ** حکیمہ سے روایت ہے بنی شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر اوس جماع کیا کفارہ دیکر سو پہلے بعد اسکو پل
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا تو فی ایسا کیوں کیا بولا یا رسول اللہ! میں نے اسکو پٹھ لی کی
 سفیدی چاند فی من کعبہ (مجھے نہ ملا گیا) آپ نے فرمایا اب جدارہ جتنا کفارہ نہ دی **ف** میں پھر دوبارہ ایسا کر اور
 کوئی کفارہ اسکا نہ فرمایا سو اس کے کہ تو بارہ استغفار کری **باب** فی الخلع خلع کا بیان **عن ثوبان** قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ سالت فزوجھا اطلاقا فغیر ما باس حقہ ام علیھا امرأۃ الجنۃ **مرحومہ** ثوبان
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بی ضرورۃ اپنی خاوند کو طلاق کرے تو اسے جنت کی خوشخبر دے جو عورت
 جبکہ مقربوں اور معجبوں کو موقف میں جنت کی خوشخبری بھیگی تو یہ محروم رہیں گی **عن حبیبہ بنت سہل** ان فصلت
 انھا کانت تحت ثابت بن قیس بن الشماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبہ
 بنت سہل عندنا بہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا فقالت ان حبیبہ بنت سہل قال
 ما شانک قال لا انا ولا ثابت بن قیس لزوجھا اطلاقا کانت ثابت بن قیس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہذا حبیبہ بنت سہل و ذکر ما شاء اللہ از تذکرہ قال حبیبہ بنت سہل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فی غنمکھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس حذمتھا فاخذ منها وجعہا **مرحومہ** حبیبہ بنت سہل
 بی بی انصاریہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز
 کو نکلے دیکھا تو حبیبہ بنت سہل آپ کے دروازہ پر کھڑی تھی اندھیری میں آپ نے فرمایا کوں پر یہ وہ بولی میں حبیبہ بنت سہل

میں یہ خبر نہیں کہ اپنی ان ہی سے تشبیہ دی کہ بلکہ بنی خمار یا اور کسی محرم کے بعد شہوت سے تشبیہ دی تو کسی ظہار ہو یا باہر
 مگر قیاس پر اور قیاس سے مقام میں قبول کے لائق نہیں کہ اور ظہار ایک مودب ہو یا کسی محرم سے یا نہ جو ان غیر محرم
 و غیر محرم نہیں کہ سکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث میں ہر بیان قبل وقت کے اس سے بیجا کہ یا اس کو ظہار و یا نہ ہو
 بخوبی بت مالک بن قلیبہ قال ظاہر منی زوجی و بنی انما اخرجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الشکوایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاد فی فنیہ و یقول اتواہ ذلک ابن عمک فابرح حتی
 یزل القرآن قد سمع اللہ قول التیجاد ذلک فزیجھا الذی العزیز قال یتوقرۃ قالت لا یعد ذلک یضہر
 شہرہ من عتباتہ قال یارسول اللہ انہ شیخ کبیر صلیہ عن صمیم قال علیہ السلام ستین مسکینہ ثمانیات
 ما عنده من شئ یتصدق بہ قال فانی ساعتہ بعرق مرقی قلت یارسول اللہ واما اعیانہ بعرق
 اخرا قال قد احسنت اذ ہبی فاطمی بہا غنۃ ستین مسکینا و ارجعی الی ابن عمک قالت فانی ستین مسکینا
 مگر حمیمہ خدیجہ بنت مالک سے روایت ہے کہ یہی ظہار کیا میری خاندان اس بن صامت نے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس سے شکایت کرتی کہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جھگڑنے لگی میری خاندان کے بارہ زمین اور زانیہ لگی اور اتنے وہ
 تیس کے چھپا کا بیٹا ہے رجاہیت میں ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام میں یہ مرسوم ہو گیا یہاں تک کہ دیکھی دوسری قد سمع قول
 الی تجادلک فی ذہبنا سنۃ اوس عورت کے بات کو جو جھگڑتے تھے تجھ سے اپنی خاندان کے بارہ زمین روہ چاہتی تھی کہ
 اپنی خاندان پاس سے اور نکلتا تھا کہ حرام ہو گئی تو اوپر جب آپ نے فرمایا ایک برہہ آزاد کوئے خدیجہ سے کہا اسکی طاقت نہیں
 آپ نے فرمایا وہ عین بی بی ہبی روزی کہو خدیجہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڑا ہی روزی کی طاقت نہیں کہتا آپ نے فرمایا یہ ہاشم
 مسکینہ کو کہنا کہ ہاشم خدیجہ نے کہا اوس کے پاس کچھ نہیں جو صدقہ دیوے تھی ویزین ایک تھیلہ کھجور کا یا خدیجہ نے کہا
 یا رسول اللہ ایک تھیلہ کھجور کا میں اسکو دوں گی آپ نے فرمایا بہت اچھا جا لیا اور اوسکی طرف سے ساتھ مسکینہ کو کہلا چھڑا
 چھا کے بیٹھے پس روزی نے کہا وہ تھیلہ (جسکو عینی میں حق کہتے ہیں) ساتھ صاع کا تھیلہ۔ ابو داؤد نے کہا یہ عورت نے
 خاندان کی طرف سے کفارہ دیا غیر اس سے پوچھ رہی ہے ظاہر حدیث میں درست معلوم ہوتا ہے واصلہ (دوسری روایت میں
 والعرق مکتل السبع ثلاثین صاعا عرق ایک پیمانہ ہے جس میں تیس صاع آتے ہیں ابو داؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہوگی وایت
 سے عن ابن مسعود الرضی عن ابیہ العرق زنبیلہ و یلخذ خمسۃ عشر صاعا مگر حمیمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن
 نے کہا عرق سے وہ ڈھیل راہی ہمیں پندرہ صاع کھجور کے آتے ہیں عن سلیمان بن یساک بہذا الخیر قال فأتی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتمۃ فاحطأ ایاہ و هو قریب من خمسۃ عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمناہل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہ انت و اہلک مگر حمیمہ یا
 بنیاد سے یہی حدیث مروی ہے کہ اس میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور میں آئے اوس کو وہ کھجور میں

المجلد الرابع عشر

بارہ چودھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ب

باب فی الماکولۃ تعتق وہی تحتہا عبد

لوئی غلام یا زاد کے نکاح میں ہو پھر زاد ہو جاوی **عمر ابن عباس** از غیثا کا عبد تھا ان کا رسول اللہ شفیق

ایہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرۃ انظر انک فانہ زوجک وابو ولدک فقالت یا رسول

اللہ تامل فی ذلک قال انما فاشافک فکان زوجہ تسیل علی خد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

للعباس لا تعجب من صحبت بریرۃ وبغض مالکۃ **عمر بن عباس** سے روایت ہے کہ غیثا بریرہ کا خاوند کا

غلام تھا وہ بڑا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کیجی رہی تھی اور لوئی جب غلام کے نکاح میں ہو

پھر زاد ہو جاوے تو اس کا اختیار ہے تاکہ نکاح رکھنی یا تو اسے لے گا اور جو زاد کے نکاح میں ہو تو اختیار نہ ہو گا نزدیک جہیز

علمائے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہو گا آپ نے فرمایا بریرہ ذرا بعد سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ کو

یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو حکم کرتے ہیں اس سے ملے رہی کہ آپ نے فرمایا ہمیں میں سفارش کرتا ہوں تو غیثا کو انوار کی بیٹی کے

گالوں پر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو کہا تمہیں تعجب نہیں آتا غیثا کی محبت بریرہ کو سنا اور بریرہ

کی عداوت غیثا کو سنا یہ ہے کہ **عمر بن عباس** ان زوجہ بریرہ کا عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم وامرہا ان تصدق **عمر بن عباس** سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند مالک کا زاد کا غلام تھا جس کا نام غیثا

ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنی خاوند کے پاس رہی کا یا جو ذریعہ کا (اوس نے چھوڑ دیا) آپ نے اوس کو

مسلم کیا حدیث کرنا **عائشہ** زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زوجه عبد اللہ بن عباس کا زوجه عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خالصا رت نفسہ ولو کان حل المہاجر **عمر بن عباس** سے روایت ہے کہ بریرہ کو قصہ میں اوان کا خاوند غلام تھا

لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اؤ کو اختیار دیا اوس نے اپنے تئیں اختیار کیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر زاد ہو تو آپ بریرہ

کو اختیار نہ فرمائی **عائشہ** ان زوجہ خیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجہا عیدرا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس کا خاوند غلام تھا یہ آپ سے فرمایا

کان حراً جس کا بریرہ کا خاوند زاد تھا **عائشہ** ان زوجہ بریرہ کا حل حیز اعتقت وانہا خدیجہ

فقال ما احب انکون معہ وانک کذا وکذا **عمر بن عباس** سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند زاد تھا انہ

انہ ہوئی اور بریرہ کو نبی یا دیو لیا وہ بولی مجھ کو سنا تہہ ہا منظرہ بنیں اگر یہ سنا تہہ اسیہ را ابو حنیفہ کی بھی حدیث

دلیل ہے کہ حضرت عائشہ سے اسکی خلاف ہے ثابت ہے **عائشہ** ان زوجہ اعتقت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ

دلیل ہے کہ حضرت عائشہ سے اسکی خلاف ہے ثابت ہے **عائشہ** ان زوجہ اعتقت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ

نساء اکثر من اربع جو شخص مسلمان ہو کر اور اس کو پاس کرے زیادہ عزت میں ہوں **عمر الحارث بن قیس** اس کا السلام
و عنہ ثمان مائة فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اخترف من
ان جاءك ترجمه حارث بن قيس ہی روایت ہے میں مسلمان ہوا اور میری پانچ عورتیں تھیں تو میں نے رسول اللہ
اسد علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار دن میں ہر چہ ہے (اور باقی کو چھوڑ دی یہ تہ عورتیں زمانہ کفر کی نکاح کی بہت
تھیں یہ بڑے فتنہ ہیں کہ ان سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو) **عزیر** و زکالت قلت یا رسول الله انی اسلمت بحیث
اختار قال طلقا بیتہما شئت ترجمہ فیروز نے کہا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوا ہوں اور میرا نکاح میں دو بیٹیاں
ہیں آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دیدی **باب** اذا سلم احدکم ابویہ مع من یحیی الوالد حبث ان یاب
مسلمان ہو تو اولاد کے پاس سے **عمر** رافعی نے سنا انہ اسلم وابت امرتہ ان تسلم فالت النبي صلى الله
عليه فقال ابنتی وہی فطم واشبهه وقال رافع ابنتی فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اقعدا نحیة و
قال بها اقعدا نحیة قال و اقعدا الصبیبة سینہما فمخ قال ادعوا لها فالت الصبیبة الی امها فقال
صلی اللہ علیہم اھدھا فالت الصبیبة الی ابیہما فاخلذھا ترجمہ رافع بن شان ہی روایت ہے
مسلمان ہو کر اور ان کی بے بی نے مسلمان ہو کر ان کا کیا وہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے آئے اور کہا یا رسول اللہ میری لڑکی مجھ کو
دلائی اور اس کا دو دو چھٹ چکا تھا یا چھٹہ والا تھا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھ کو دلائی رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک
کو نہیں بیٹہ اور عورت سے کہا تو ایک کو نہیں بیٹہ اور لڑکی کو ان دونوں کو بچپن میں چھ یا بعد اس کے دونوں نے کہا ہاں اس
لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ان کی طرف بچپن میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ہر دست کر ہر وہ اپنی باپ کی طرف
آئی باپ اس کو لے لیا یہ آپ کا معجزہ تھا یہ بتانے کے نزدیک ہے حکم ہی حکم ہے بعضوں کے نزدیک جو مسلمان ہو گا وہی
اولاد میں **باب** اللعان معان کا بیان **عمر** بن سعد السلامی ان عویم بن اشقر العجلاؤی جلا فی اصحاب
عکے فقال له یا عاصم ارایت رجلا یقتله فقتلونه امر کیف یفعل سل لویہا
عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم المسائل عابہا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ فلما رجع عاصم الی اھلہ جاہ عویم
فقال له یا عاصم ما ذاک قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم تثنی بخیر قد کرہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المسئلة التي سالتہ عنہا فقال عویم واللہ لا تضحی حین اسالہ عنہا فاقبل عویم خنی لے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امرتہ رجلا
ایقتلہ فقتلونه ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فیہک وفيہا حبث
اوان فاذهبت بها قال سہل فتلنا عننا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغنا

فخرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لہا ان قریبک فلا خیل لک ثم رحمہ حضرت عائشہ سرودیت ہی
 کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو غنیمت کی نگاہ میں تھی اور غنیمت غلام تھا ابو جہل کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بریرہ
 کو اختیار دیا اور فرمایا کہ غنیمت کی تجسّس صحبت کر لی تو پھر تجھے اختیار ہو گا **ف** اب حدیث ابن عباس کے اختیار کرنا بہت
 ہو حسین خدات نہیں **باب** فی المملوکین یعقوبان مع اهل الخیر لعلہ جب خاوند اور جو رو ایک ساتھ آوا
 کی جو دین تو عورت کو اختیار نہ ہو گا **ع** عائشہ انہا ارادت ان تعق مملوکین لہا زوج قال فسالت
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان یزید الرجل قبل المرأة ثم رحمہ حضرت عائشہ سرورہ ایت ہو انہو فی قصہ ابنی
 غلام لونڈی کے آزاد کر لیا جو خاوند جو تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چاہے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا تاکہ جو
 کو نکاح کے نسخہ کا اختیار نہ ہو جائے **باب** اذا اسلم الحد الزوجین جب خاوند یا جو رو مسلمان ہو جاوی **عن**
 ابن عباس ان جبالہ مسلما علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءت امراتہ مسلمة بعدہ فقال رسول
 اللہ انھا قد کانت اسلمت معہ فذہا علیہ ثم رحمہ عبد بن عباس سے روایت ہو کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مانی میں بعد اسکو اسکی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میری ساتھ مسلمان ہوئی
 آپ نے عورت اوسے کو ولادی **ف** کیونکہ جب ایک تہہ مسلمان ہوئی تو نکاح منہ نہیں ہو **عن** ابن عباس قال اسلمت
 امرأة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجها النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول
 اللہ ان فی کلکنت اسلمت وعلیت باسلاما معہ فانتزعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجها الا خرورجہا الی
 زوجها الاول ثم رحمہ عبد بن عباس سے روایت ہو کہ ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانی میں اور
 اوس نے نکاح کر لیا ایک مسلمان ہو بعد اسکو اسکا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ جانتی تھی
 میری اسلام کو راہ وجود اسکو اسکی شرارت سے دوسرا نکاح کر لیا اپنے اوس عورت کو دوسری خاوند کو چھین کے پہلے خاوند کو
 ولادی **ف** جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعضوں کے نزدیک اوسے قتل کا حق نہیں ہو جاوے گا لیکن بعضوں کے نزدیک
 حد تک انتظار ہو گا بعضوں کے نزدیک خاوند کو کہا جاوے گا کہ مسلمان ہو اگر ہو گیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ کیا جاوے گا **باب**
 المیتہ ترہ علی امراتہ اذا اسلم بعدا جب عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اسکو مل سکتی ہو **عن**
 ابن عباس قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ زینب علی ابی العاص بالنکاح الاول لم یجدک شینا
 قال محمد بن عمر فی حدیثہ بعد دست سنیز وقال الحسن بن علی بعد سنیز ثم رحمہ عبد بن عباس سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو رکھا ابو العاص سے پہلے نکاح ہو کوئی نئی نہیں کے چھ برس کے بعد
 یا دوسرے کے بعد یا کسی برس کے بعد **ف** ابو العاص پہلے شوہر کا نام ہے حضرت زینب کے ازلی خاوند پہلے کا تھی بعد کو
 سال کے مسلمان ہو کر انحضرت پاس آئے آپ نے ان کی بی بی زینب کو ان سے ملا دیا **باب** فی مملوک عند کا

العینین عظیمہ لا یتنزلان الا قد صدقوا ان جاءت به اجیر کا نہ وحرۃ فلا ارادہ الا کلہا با
 قال فجاءت به علی النعت المکروۃ ترجمہ سہل بن سعد روایت ہے اسی بیان کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچلاوی۔ یعنی بچی سیاہ رنگ بہت کالی آنکھیں بن اور کو لے بڑی ہون تو میں عویم کو
 جھوٹا نہیں بچا جانگا اور جو سرخ رنگ گیری کی طرح ہو تو عویم جو تھپے پہرہ اور سکا بچہ بری طرح پیدا ہوا **عن سہل**
 سعد الساعی کہ یہ حدیث الخیر قال نکاح ید عی یعنی الولد لامۃ ترجمہ سہل بن سعد روایت ہے اسی حدیث
 میں پھر اوسکو بچہ کو اوسکو مان کی طرح نسبت دیکر نکالتے تھے **عن سہل بن سعد** فی ہذا الخیر قال فطلقھا ثلاث
 تطلیقات عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ما صنع
 عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنة قال سہل حضرت ہذا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصارت السنۃ
 بعد الثلاث عینین یفرق بینہما شہدایہما کما یجفعان ابداً ترجمہ سہل بن سعد اسی حدیث میں روایت ہے عویم نے
 اس عورت کو تین طلاق پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوسکو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے کیجاوی وہ سنت ہوتی ہے اور تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ہے بار وید کہ تو تینوں پر جائے میں جیسے جہود
 علما کا قول ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہے اس لیے کہ لعان سے خود فرقت ہو جاتی ہے اور اس کا طلاق دنیا پر کیا
 اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں اس وقت موجود تھا یہ بھی طریقہ ہو گیا لعان کرنے والوں کا کہ اول
 میں تفریق کیجاوی گی اور کہیں وہ مل سکیں گے **عن سہل بن سعد** قال سعد قال شہدت التلا عند عینین علی
 عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرة ففرق بینہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیاتہ
 تلاءعنا وبعث حدیث سعد وقال الاخرن انہ شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرق بین التلا عند عینین فقال
 الرجل کذبت علیہا رسول اللہ ان امسکتھما لم یقل بعضہم علیہا ترجمہ سہل بن سعد روایت ہے اس وقت
 یوں نقل کیا سہل بن سعد کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا لعان کی وقت یہ سنہ پیدہ برس کا تھا آپ
 ان دونوں میں تفریق کر دی دوسرے دن اس طرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے تفریق
 کی لعان کرنے والوں میں جب لولا کہ میں پہر اس عمت کو کہوں تو گویا میں نے جھوٹ بولا اور آپ **فت** انک اور شافعی کا
 قول ہے کہ لعان سے خود بخود فرقت ہو جاتی ہے جب عورت لعان سے فاسخ ہو تو اور بعضوں نے کہا جب فاسخ ہو تو جیسے
 اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضروری ہے **عن سہل بن سعد** فی ہذا الحدیث وکانتم حاکمًا فانکر حملھا
 فکان الیہما یدعی الیہما تھجرت السنۃ فی اللیداث از برنھا وترث منه ما فرض اللہ عزوجل لھا ترجمہ
 سہل بن سعد روایت ہے اسی حدیث میں وہ عورت حاملہ تھی عویم نے اوسکو حمل کا پتہ نہ لکھا کہ یہاں سے لکھا کہ ان کے
 نام سے لکھا راجا تا بعد اوسکے سنت میراث میں یوں جاری ہوئی کہ وہ لکھا پتہ مان کا وارث ہوگا اور ان ادس کے کی وارث

قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان ايسستها فظنتموها عويمر ثلاثا قبل ان يامر النبي صلى الله عليه وآله

قال ابن الشهاب في تلك سنة المتلذذين ترجمه سهل بن عدي سواديت هو كعوم بن شقر ع

عاصم بن عدی پاس آیا اور بولا اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس اکبر و اجنبی سمجھ کر چھپ رہا ہو تو اسکو مار ڈالو اگر

اوسکو مار ڈالینگ اگر نہ مار دی تو کیا کری تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو حاصم فی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا اپنے اسوال کو برا جاننا کیونکہ آپ رسوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتی تھی آپ یہ بھی کچھ اس

مسئلے کی ضرورت نہیں پھر بغیر ضرورت کے ایسی کردہ باتوں کا ذکر کرنا کیا ضروری ہے اور معیوب سمجھا حاصل پر یہ امر بحث

اگر ان گزرا اسوجہ سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، جب عاصمؓ نے گہر میں لوٹ کر آئی تو عویمرون کے

پاس آیا اور پوچھا اسی عاصم کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عاصم نے کہا کسی تم سے پہلانی جھگڑا نہیں کرو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو براہِ ناجو میں نے آپ کو کیا عو میری کہا قسم خدا کی میں تو کبھی باز نہیں آؤں گا جب تک

میں سید رسول اللہ علیہ وسلم سے نہ یو جیون گا بے راو سیکھو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایں آیا اور آپ لوگوں کو کلمہ بجا

بیٹھے ہوئے تھے رینگے سب لوگ آپ کے اُس ماس تھے آپ سچ من مقلی عجم نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھ کو خرد بھی اُس شخص کا

حکم سے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھ کسی جہنمی شخص کو یاودی (جو اوس عورت کا محرم نہ ہو)۔ تو کیا اوس کو قتل کرے۔ یا نہ کرے۔

قتل اوسکا جائز ہو مگر مقبول کی وارث اوسکا عوض من قاتل کو بھی قتل کرینگے یا کیا صورت کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا تیری اور تیری عورت کی مقدمہ میں وحی اوتار دی گئی ہے تو اپنی عورت کو جا کر بلا لایا پھر کہہ دے کہ وہ دونوں فی نعان

لیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا مگر آدمیوں کے جب کہ دونوں جان سوار غم ہوئی تو عمرؓ نے کہا یا

رسول اللہ میں نے اُس پر جھوٹ بولا اگر میں اُس کو بھڑاسنی پاس کہوں پھر برعومیر فی اوسکو توں طلاق دے مگر نبی رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم سے پوچھ کر سوائے ابن شہابؓ کے کہا پر یہی طریقہ لعان کرنیوالوں کا ہے کہ وہ کہیں کہیں جبرم اور عورت دلوں

سوفلغہون تو قاضی اداں دونوں میں تفریق کردی پھر وہ عورت قیامت تک اس مرد سے نہ مل سکیگی اور اولاد نکاح

للرأۃ عندك حتی تلد ثم رجعه سہل بن سعد ساعی کو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے

لہذا تم عورت کو اپنی بیاہش رکھو جب تک وہ جہنمی دوسری روایت میں ہر شخص میں نرسعد الساعدی قال حضرت امامنا

عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابن خمس عشرة سنة وساق الحديث قال فيه ثم خرجت حاملا

فكان الولد يدعى كاهه سهل بن ساعدی نے کہا میں بنو نون کے نوان کثرت موجود تھا جب میرا سن پندرہ برس

کاتھما بھدا سو کہ وہ عورت بیٹے کی شکل توڑ لی کہ ان کی طرف نسبت کر کے پکارتی تھی (کیونکہ باپ اس کا معلوم نہ تھا) **ع**

سهر بن سعد في خبر السلاطين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصروها فان جماعت بها دحج

يقول الله يعلم احدكما كاذب فهل منكما من تائب ثم قامت فتهدت فلما كان عند الخامسة
 ان غضب الله عليها ان كان من الصائين وقالوا لها انها موحية قال ابن عباس قلكات وكنت
 حتى ظننا انها تنج فقال لا افصح قوم سائر اليوم فمضت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها
 فارجأت به لكل العينين سابع الاليتين خذ الخ الساقين فهو شريك بن سحمان فجات به كذلك
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو لا مضمي من كتاب الله لكان لي ولها شان ثم حمزة بن عباس سرور روى
 بن شيبه ابني عورت پر زنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو وشریک بن سحمان تہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہال سے فرمایا کہ گواہ لائین تو نعمت کی حد تیری بیٹھ پر جاسی جاو گی ہال نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھ
 میں سو کوئی شخص اپنی بے پرستی شخص کو دیکھ لہوئی تو گواہ ڈھونڈہ نے کو جاو اور یہ کیا جانی گواہ کر نیکی ہے تو رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمائی تھی کہ گواہ قائم کر تہین تو تیری بیٹھ پر نعمت کی حد لگ گی ہال نے کہا قسم میری اس پاک ذات کی جنو آپ کو
 حق کے ساتھ بھیجی میں تحقیق سچا ہوں اب سہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم اوتار لگا کہ میری بیٹھ کو نعمت کے حد مار دینے پر لگا اتنی میں
 قتالے کے پاس سے پھرتی تین اور تین اور جو لوگ اپنی بی بیوں پر نعمت لگائی ہیں اور ان کو لپی کسی گواہ نہیں ہے سو میری ذات کی
 کے حضرت نے ان باتوں کو صداوقین تک پڑا دینے والی تھی ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین تک بعد
 ہال بن امیہ اور اسکو جو روکو بایہجا دونوں پہلے ہال بن امیہ کہہ رہی ہوئی اور گواہیان دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
 تھے دیکھو بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا کہی کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہی پہرہ عورت کہہ رہی ہوئی اس کے گواہ
 نہیں جب پانچویں شہادت اسی کہ غضب اللہ اس پر ہو اگر خداوند سچا ہو اور لوگوں نے کہا اللہ غضب ہو پڑ لگا تو وہ عورت
 گئے اور اسی کو ہی بھٹک کہ ہم سمجھ رہے تھے بیان ہو پھر جاو گی پھر وہ بولی میں اپنی قوم کو رسوا کر دینی ماننے میں
 اور گئی (اور گئی ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اسکا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو تو اس سے روکنا
 پند لیون والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحمان کا ہے پھر ابی اسکا پیدا ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ کا حکم اس
 باب میں نہ ہو چکنا تو میں اس عورت سے کچھ کرتا یعنی اسکو سزا دیتا دانی حد لگاتا تو داؤد نے کہا اس حدیث سے متفق ہو
 اہل عربیہ یعنی انہی ہی نے روایت کیا ابن ہشام کی حدیث کہ ابن ابی عدی سے انہوں نے ہشام بن جراح سے
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا
 جب ان کو زینا تو ان کو لمان کے لیے کہا کہ پانچویں بار میں اس کے مونہ پر اپنا ماتہ رکھ دے اور فرمایا کہ مقررہ عذاب کا باعث
 ف یعنی اگر ان سے عورت جھوٹی ہو تو اسکا عذاب جھوٹی پر اور اگر سچا ہو تو اسکا عذاب سچا ہے
 بنامیہ وہ واحد الثلاثۃ الدین تالیہ علیہم فجات من ان صدق عشتا فوجد عندا ہلاہ رجلا فرما

ہوں اور میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی مسجد میں داخل ہو کر نماز کی اور
 ان رجلا ووجد مع امراته رجلا فتکلم به جلد تموه وقتل قتلتموه فانسکت سکت علی غیظ واللہ
 لا مثل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان من الغدا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساله فقال
 لوان رجلا ووجد مع امراته رجلا فتکلم به جلد تموه وقتل قتلتموه او سکت سکت علی غیظ فقال
 اللهم اقم وجعل يد عوفزت لایة اللعان والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شہداء الا انفسهم ہدی
 الایة فابتلی به ذلک الرجل من بین الناس فجاء هو وامراته الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتلنا عننا فتشہد
 الرجل بعم شہاد باللہ انہ لیس بالصدقین لعن الخامسة علیہم کان من الکاذبین قال فذهبت لتعزفھا
 لہا البتی صلی اللہ علیہ وسلم فابت فعلت فلما ادبر قال العلم ان تجی بہ اسود جعداء فجاءت بہ اسود
 جعداء ثم رجمہ عبدہ بن مسعود وروایت ہر میں جمہور کی رات کو مسجد میں بیٹھا تھا تنہا میں ایک شخص انصاری تھیں میں نے
 انہی بنگا کر کوئی شخص نے عورت کو ساتھ کیا کیوادی پھر اسکو بیان کر دینے کو بھی کہ میری بی بی نے دنیا کیا تو تم اسکو کوڑی
 مارو احد قد نکا اگر مارو لی تو تم یہ اسکو مارو اور قصاص میں اگر چہ میری تو غصہ پی کر چپ ہو کر قسم خدا کی میں بھی
 مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو گیا جب میری اور کون تو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی پہچان کر کوئی شخص اپنی بی بی کو ساتھ کسی مرد کو
 پیر کا ذکر کر کے تم اسکو کوڑی مارو اگر مارو تو تم اسکو بھی مارو اگر چہ چادری تو غصہ کیا کر چپ ہے آپ نے فرمایا یا اسد اس شکل کو کہوں یعنی
 اس باب میں کوئی حکم اذکار تب آیت لعنک اتری والذین یرمون ازواجہم الایة جو لوگ قہمت زنا کی ٹھاون اپنی عورتوں
 کو اور انکے پاس گواہ نہ ہوں آخر آیت تک سب پہلے وہی شخص اس میں مبتلا ہوا وہ آیا اور اسکو بی بی بھی کی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں دون نے ان کیا پہلے مرد کی گواہی چار بار اسد کا نام سیکر کہ وہ سچا ہے ہر پانچوین بار میں کہا ہوت
 خدا کی اسی پر گھبرنا ہو بسو اور عورت نے ان کرنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو جہر کا اس لیے کہ اگر خاوند کا بیان سچا ہو تو
 آخرت کی سوائی ہو ورنہ اگر کر کے صد قبول کری مگر اس عورت نے نہ مانا اور مان کیا یعنی چار بار اسد کا نام سیکر گواہی کی خاوند
 جہوٹا ہے پھر پانچوین بار میں کہا اگر خاوند سچا ہو تو مجھ پر اسد کا غضب اتری جب دونوں چلے تو اپنے فرمایا یا شاعر عورت کا
 بچہ کا لہو گر بال والا پید ا ہو گا پھر ویسا ہی بچہ پید ا ہوا (کالا لہو گر بال والا پید ا ہوا) **عن ابن عباس** ان ہلال بن اصف
 قذرت امراتہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرک فزعموا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینة و
 فظہرک قال رسول اللہ اذا رای احدنا رجلا علی امراتہ یتقر البینة فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 البینة والا فحد فظہرک فقال ہلال الذی معک بلحقانی صا و ولینزل اللہ فی منی ما یشاء
 ظہر من الحد فترلت والذین یرمون ازواجہم ویکفرنہم شہداء الا انفسہم فقرحت فی بلع ماضی
 فانصرن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہ ما جاءہم ہلال بن اصف فہذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا پہچان دوس عورت کو وہ ایسی اپنی اون دونوں کین میوی کو بھی لیت پڑ کر سنائی اور نصیحت کی
 اور بیان کیا اوتن کہ اس کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہو بلال نے کہا قسم خدا کی میں نے سچ کہا اس وقت کھال عورت
 کی کہا جو چوڑھ بولتا ہی اپنے اپنی اصحاب کو حکم فرمایا کہ اون دونوں کو مکان کر لو پہلے بلال سے کہا گیا گوامیان دو اوسن چار
 گوامیان اس طرح دین اسد کا نام سیکر کہ میں سچ کہتا ہوں جب پانچون بار ہوا تو بلال سے کہا گیا اے بلال ڈرامد کے عذاب سے کیوں
 کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بھت آسان ہوا اور بھی انیس گر گویا ہر جو عذاب کو تیری اوپر جب کہو گی اگر تو چوڑھ
 ہی بلال بولا قسم اسد کی اسد بھی عذاب نہیں کر لیا جبکہ اوس عورت جس کو اسد نے کوڑی ٹھن مارا جس کو انیس بھرت کرنی
 سے یعنی اگر گھیا آیت نہ اوترتی تو مجھ پر جو جس اس بھرت کے صدقہ پڑتی مگر اسد جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
 سچ کہہ کر کوڑون سے بچا یا اسد میری سچائی کے وجہ سے ہم کے عذاب بھی بچا دیو گا **ت** پہر بعد اسکے عورت سے کہا گیا تو
 گوامیان دواوس نے چار گوامیان دین اسد کا نام سیکر کہ خداوند میرا چوڑھ بولتا ہی جب پانچون بار ہوا لوگون نی اوتس
 کہا دیکھ ڈرامد کیا کا عذاب ہل ہے آخرت کے عذاب اور بھی پانچون گوامی ہے جو اسد کا عذاب چوڑھ جب کہو گی پندرہ آیت
 تک وہ عورت چپ ہو رہی ہے نبی قسم خدا کی میں اپنی قوم کو روانہ کر دوں گی اور پانچون گوامی بھی دیکر کہ اسد کا غضب بھڑک
 اگر خداوند سچ کہتا ہو بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں میں جد ای کرو دی اور فیصلہ کیا کہ ہر سیر سے
 جو لڑکا پیدا ہو گا اوس کو باپ کی طرف نسبت نہ بجا دی لیکن اس عورت کو زنا کی بھرت دلائی جاوے ورنہ اس کے لڑکے کو جو ہو
 یا اسکو لڑکے کو زنا کی بھرت لگا دی اوپر صدقہ پڑو گی اور بھی فیصلہ کیا کہ خداوند پر اسکو ہر کچھ دینا (گھر) یا بیتر
 دینا جب تخمین کیونکر ہو نہ وہ جدا ہوتے ہیں بنیہ طلاق کے اور وفات کر اور فرمایا اگر لڑکا ہو تو بال والا دے بلو سیرین والا
 چوڑھ سویت والا باریک پند لیون والا پیدا ہو تو بلال کا لطفہ ہے اور اگر گندی نگ گھوگر وال والا موٹا باری پند لیون والا
 ڈیو سیرین والا تو اوس شخص کا لطفہ ہی جسکو ساتھ دیکو بھرت لگائی گئی (زنا کی) **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامی
 کے رکھ دیا ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ علم قیامہ ایک بہتر علم کر لڑاوسکو اور کوئی حکم فقہین سے نہیں کر سکتا اگر چہ ظن غالب
 ہوتا ہے **ت** پہر اوس عورت کا بچہ گندم گون گھوگر وال والا موٹی پند لیون والا باری سیرین والا پیدا ہوا۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گوامیان نہ ہو چکی ہوتیں تو میں اوس عورت کو کچھ کرتا (غیر زنا دیتا تاکہ اور دن کو عبرت ہو)
 حکمران سے کہا یہ وہ لڑکا میرا گیا مضر کا لیکن باپ کا نام سیکر دے بلایا جاتا **ف** فوسی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت مکان بلال
 بن مرثیہ کے لیے اوتری یا عوید عجلانی کے لیے مجھو علما کے نزدیک نزول اس آیت شریفہ کا بلال کے لیے ہے اور بلال کا مکان ہے
 پہلے تھا اسلام میں اور حضون کی کہا شاید دونوں کے حق میں اوتری ہو اس طرح کہ دونوں اس مسئلہ کو پوچھ چکی ہوں پہر آیت
 اتری و ابہ علم **ع** سعید بن جبیر بقول سمعت ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغنی
 حسانا علی اللہ احد کما کذب لاسبیلک علیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغنی

بعینہ وسمع بآذنه فلم یجھجھ حتی أصبح ثم غدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی
 جئت اہل عشاء فوجدت عندہم رجلا فرأیت بعینہ وسمعت بآذنی فکثرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ما حاد بہ واشتدت علیہ نزلت والذین یرمون ازواجہم ولم ینزلہم شہداء الا انفسہم
 فثم ہادۃ احدہم لا یتین کلیمہا فیری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال البشر یا ہلال قد جعل اللہ
 عز وجل لک فرجا ومخرجا قال ہلال قد کنت رجوا ذلک من ربی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 امر سلو الیہا فجاءت قتلا علیہم کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذكرہما واخبرہما ان عذاب الآخرة اشد
 من عذاب الدنیا فقال ہلال واللہ لقد صدقت علیہا فقال کتاب فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا اعتوا بیہما فقیل ہلال الشہد فثم ہادۃ اربع شہادات باللہ انہ لہ البصا دقین فلما کانت
 الخامسة قیل یا ہلال اتق اللہ فان عذاب الدنیا اھون من العذاب الآخرة وان ہذہ الموجبۃ الئی
 توجب علیک العذاب فقال اللہ لا یعذب بنی اللہ علیہا کما لم یجدا فی علیہا فثم الخامسة ان لعنة
 اللہ علیہ انک امین الکاذبین ثم قیل لہا الشہد فثم ہادۃ اربع شہادات باللہ انہ لہ لک کما بین
 فلما کانت الخامسة قیل لہا اتق اللہ فان عذاب الدنیا اھون من عذاب الآخرة وان ہذہ الموجبۃ التی
 علیک العذاب تکمل ساعتہ قالت اللہ لا افضح قوم فشهدت الخامسة ان غضب اللہ علیہا انکاد
 من الثنا قین ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیہما وقضی ان لا یدعی ولدہا ولا یتزوی ولا یرمی
 ولدہا ویرمی اور محی ولدہا فعلی الحد وقضی ان لا یت لہا علیہ ولا تھوت من اجل انہما یتفرقان
 من غیر طلاق ولا متوفی عنہا وقال ان جاءت بہ اصیحب سب اربع شہادۃ خمس الساقین ففعل لہا لال و
 ان جاءت بہ اربع جعد اجمالی اخبریح الساقین سابع الایمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ک
 الایمان کان فی لہا شان قال حکمتہ فکان بعد ذلک امیل علی مصر وما یدعی لابن محمد عبد اللہ عبا
 سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ دن تین لوگوں میں سے ہے جنکا اس نے قصور محاف کیا تھا غزوہ تبوک میں رجب کو لوگ
 جہاد سے رہ گئی تھے، تو ہلال بن امیہ بنی زمین میں سے رات کو کوئی اپنی بی بی پاس لکھتے دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا
 اور اپنی کانوں سے سنا ہلال نے اس کو نہ ڈانسا نہ ڈرہا یا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو عرض کیا یا رسول اللہ
 میں شام کو اپنے گھر میں گیا تو بی بی کے پاس لکھتے دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کو ہلال کا یہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہ سخت گزرا تبھی آیت اتری والذین یرمون ازواجہم ولم ینزلہم شہداء الا انفسہم
 انفسہم شہادۃ احدہم الایۃ (جسکے معتر اور پر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے معنی کی شدت جاتی ہی چکے
 فرمایا ای ہلال خوش ہو جا رسول جل جلالہ نے تیرے واسطے کشائش کے اور اسے نکالا ہلال نے کہا مجھ ہی اپنے رب سے امید

ہم کا انٹ کہاں ہو کیا وہ بولا شاید کسی نے یہ کہہ بیٹھ لیا ہو اپنے فرمایا شاید تیرے کو لگا بھی نہ کہے رگ نے بھج
 یا ہوت یعنی اس وقت کسی گمین سے جہین سعادیت دیا وہ تھی نطفہ سے وادیا وہ مل گیا اور اسکی وجہ سے لڑکا کا لہا ہوا تو
 پسے لٹکان سے ولین شہبہ کرنا تو ہر باب التغلیظ فی الانتقاد لڑکے کی نسبت انکار کرنا کیسا ہے عزرائی

عمر بن قاسم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین نزلت آیتہ المتلا عنین ایما المرأة ادخل علی

قوم من لیس منہم فلیس فی شئ ولزید خالها اللہ جنتہ وایما رجل احد ولده وهو یظن الیہ

احتجب اللہ منہ وفضیحة علی رؤس الاولین والآخرین ترجمہ ابھیجریہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنا فواتے تھے حبائیت معان کے باب میں اور تری جمعورت نے اپنے لڑکی کو غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ ہیں

ہو غیر عورت فی ذاکر کہ جب جنا اور اسکو اپنی خاوند کی طرف نسبت کیا کہ اسکی اولاد ہے تو وہ عورت اسے رحمت کے پیروان میں

سوی کسی چیز میں داخل نہیں ہیں اور اسکو اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں داخل کر لیا اور جو کوئی ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہو

سوی انکار کرے جو جان بچھ کر یعنی دیدہ و نستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہو اسکو اللہ تعالیٰ کا دیدہ و نستہ ہوتا قیامت کے روز تعالیٰ

اسکو تادم جان کے اگلی پچھلے مخلوق کے رہبر و سرور کر لیا ف حاصل بچہ کہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی سے نہ کرے اسکو

اپنی خاوند کی طرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و نستہ اپنی لڑکی کا انکار کرے اور عورت پر زنا کی تحت رکھ کر باب

فادعاء ولد الزنا ولد الزنا کو کوئی اپنی لڑکا کہے عن ابن عباس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سماعا

فلا سلام من ساعی فی لیل اھلیۃ فقد لطم یصیبہ و من ادعی لدا من غیر اشدۃ فلا یرث وکایقوتہ ترجمہ

عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں خرچ کیا نہ ہیں ہر حدیث جہائیت میں

لوگ اپنی نوٹوں کو خرچی پر جلاتے تھے اور جس نے خرچی کھائی اس جہائیت میں بچہ اس عورت کا لڑکا ہو تو اسکا نسب اس کے

مولا سے ملے گا اب جو شخص دعویٰ کرے کہ بچے کی نسب کا بغیر کونج (ریا ملک) کے تو نہ بچہ اسکا وارث ہو گا نہ بچہ اسکا۔

عن عمر بن قیس عن ابیہ عن جده قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق بعد ابیہ

اللہ یدعی اللادعاء ورثہ ففرض ان کلام من کان من امۃ یملکھا یومر اصباھا فقد ملکھن استلحق

ولیس لہن مما قہم قبلہ من البیرات ما ادراک من البیرات لہن یم یم فلہ نصیبہ ولا یلحقن انکان لہن البیرات

یدعی لہ انکرہ وان کان من امۃ یملکھا او من حرۃ عامرہا کانہ لایلحق ولا یرث وان کان الذی

یدعی لہ ہو عامرہ فہو لہ ذرئہ من حرۃ کان او امۃ ترجمہ عمر بن قیس سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے

نفل کے اوسنے اپنے دادا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنی ارادہ حکم فرمایا کہ کیا جو لڑکا اپنی باپ کے خلاف کرے

اوس سے ملے یا سجاوے یعنی اوس سے بیچے نام سے لڑکا لے جائے اور باپ کے وارث اسکو ملانا چاہیں تو اسے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا

نوندی ہو تو جسکا مال تھا اسکا باپ جماع کی وقت

صدقت علیہا خبر ہوا استعمال من فرجہا وازکتک لہ علیہا فذل العبد لک محمد بن حریب
 بن حریب سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو سنا ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرینو انکم قوم دونو
 کا حساب پڑھے تم دونوں میں ایک ضرور چھوڑے گا اور دوسرے فرمایا تجھ کو اس عورت پر چڑھاؤ نہیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ
 میں نزل آپؐ فرمایا اگر تو نے اس پر چڑھا ہے تو وہ تیرا مال اور سکر بلی میں گیا کہ تو نے اس کی شرم کا وہ کو پہنچا دیا اور
 اگر تو نے اس پر چھوڑ دیا تو وہ ہر پہر ہر گناہ تیری بیعت سے بہت عیب ہے **ف** ایک شخص نے اپنی عورت کو بدکار کا
 عیب لگایا اس نے انکار کیا دونوں نے اس میں قسم کھائے جھوٹے کبد و دعا کر کے جدا ہو کر تین تین حضرت نے حدیث
 فرمائی یعنی دونوں میں ایک مقرر ہو جائے اگرچہ شرع میں کسی پر چھوڑنا ثابت ہو لیکن قیامت میں خدا جاب کرے گی
 پھر رد ایسا مال لگا جو جو روک دیا تھا احسنرت فی فرمایا تجھ کو اب اس کو دی مال پر قابو اور خستہ بار نہیں اگر تو سچا ہے تو مال
 صحبت داری کی بدلے لیا اور اگر عورت سچی ہو تو مال کا لینا اوریتے بیٹے **عن سعید بن جبیر** قال قلت لابی

رجل قن فامرہ قال فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید الخوئے بنی العلاء وقال اللہ یعلم ان احد
 لکما کاذ فصل منکما نائب یرددہا ثلاثا فابا ففرق بینہما **محمد بن حریب** سے روایت ہے کہ میں نے
 ابن عمرؓ سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو فحشاء کی تہمت کرے تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد کر دیا عجالات
 بہائی جن کو ریغ و عید اور اسکے بے بے کو آپؐ فرمایا اسے جانتا ہے جو کوئی تم میں سے چھوڑے گا تو اس میں ہو کوئی توبہ
 کرتا ہے تین بار آپؐ اس پر فرمایا اگر مرد اور عورت دونوں میں سے کسی نے سنا ہے ان دونوں میں سے کسی کو بھی **عن**

ابن عمرؓ ان جلا لا عن امرتہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانت فخر لدہا ففرق رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بینہما الخ الولد بلکہ **محمد بن حریب** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک
 شخص نے لعان کیا اپنی عورت کو اور اس کو ٹکی کر نسب کو نفی کیا یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جدا کر دی اسکے اور عورت کو درمیان میں۔ ابو داؤد نے کہا اس حدیث کو مالک نے فقط روایت کیا اور ملا دیا رکھے عورت
 سے ریغ و عید کا نسب و ان سے روایت میں ہی انکو چلا فکان ابنہما ید علیہا انکار کرنے اور اس کو حل کر دیا

ان کے نام سے بلایا جاتا **باب** اذا انفک فی الولد جب لڑکے میں شک ہو تو کیا حکم ہے **عن ابی ہریرہ** قال
 جاء رجل الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی قریظہ فقال ان امرأتی جلدت بولد اسود فقال هل لک من ابل

قال نعم قال ما لوانہا قال حمرا قال فصل فیہا من اوردق قال ان فیہا لورد قال فان ترابہ قال عسی
 یکون زرعہ عرق قال و هذا عسی ان یکون زرعہ عرق **محمد بن حریب** سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
 میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنما ہے آپؐ نے فرمایا کیا تیری پاس کچھ اونٹ بھی ہیں انہو کہا کہ ہاں پھر آپؐ چھپا
 دن اور ٹھکانا رنگ کیسا ہے آپؐ نے فرمایا کیا اس میں گندے رنگ کا بھی اونٹ ہے وہ بولا ہاں ہے آپؐ نے فرمایا گندے

۱۔ اس میں اسکا حصہ نہ ہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اس میں اسکا بھی حصہ ہوگا مگر جب باپ سے اسکا نسب ملایا جاتا ہے اپنی زندگی میں اسکو نسب انکار کرتا ہو تو وارثوں کے ملانے سے نہیں ملے گا۔ اگر وہ لڑکا ایسے نوٹھی ہو جو جسکا مالک اسکا باپ نہ تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اسکو باپ نے زنا کی شقی تو اس کا نسب لیگا نہ وہ اسکا وارث ہوگا اگرچہ اس کے باپ اپنی زندگی میں اس کا دعویٰ کیا ہو کہ میرا بیٹا ہے کیونکہ وہ ولد الزنا کے پیٹ سے ہے یا نوٹھی کے پیٹ سے اور ولد الزنا کا نسب ثابت نہیں ہو سکتا اگرچہ دعویٰ کا لفظ ہو دوسری روایت میں نہ آیا وہ ہے

وهو ولد زنا لاهل له من كل واحد امانة وذلك فيما استلحق في اول الاسلام فما اقسام من مال قبل الاسلام فقد مضى يعني وہ لڑکا ولد الزنا بنی کے لوگوں سے ملجاو گیا اور یہ حکم اس مال میں ہے جو اسلام کو شروع میں تقسیم ہوا اور جو اسلام سے پہلے تقسیم ہوا وہ گزر گیا اسکا کچھ ذکر نہیں **باب فی القافۃ قیاد جانور والکابیہ عن عائشۃ** قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال مسدودا بالبرح یومئذ اسرودا وقال عثمان یعرف ساریر وجمہ فقال ای عائشۃ الم تری ان حوز الذئب راہی زید اوسانۃ قد غطیا رؤسہما بقطیفة وبت اقبلہما فقال ان ہذا الاقدام بعضہما بعض ثم حمیہ حضرت عائشہ نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آئی ایک دن خوش خوش عثمان نے کہا آپ کو دوسری شریفین غشی کی لکیر میں معلوم ترین تہین اپنے فرمایا ای عائشہ تم کو جنہیں بنی مجز مدحی (ایک قیاد شناس کا نام ہے) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا دونوں نے اپنا سر چادر سے چھپا لیا تھا وہ پاؤں پر تھے اور کہا یہ پاؤں ایک سے ایک ملتی ہیں تو آپ کو غشی میں کیونکہ اسامہ کا لکھی اور زید گوری ہو طر عرب کے صحت نسب میں گفتگو کرتے تھے قیاد شناس کے قول سے اسکا خیال ہو گیا اسی سطلے یہ ثلاثہ کز دیک قیاد شناس کا قول تیسری حکام میں **باب من قال بالقرۃ اذا تنار عوا فی الولد جب ایک لڑکے کو کئی مرغ ہون تو عروہ الاجاہ عن زید بن زرقہ** قال کنت جالساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجل

من الین فقال ان ثلاثہ نفر من اہل الیمین اتوا علیا فخصمو الیہ ولد وقد قنعوا علی امراتہ فی طر طرد فقال لا شئین طیباً بالولد لہذا فغلیا ثم قال لا شئین طیباً بالولد لہذا فغلیا فقال

انتم شرکاء متشاکسون انی مفرع بینکم من قرع قلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلثا الدیۃ فافرع بینہم فجعلہ من قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ ثم حمی زید بن تمیر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس میں بیٹھ رہے تھے ایک شخص آیا میں نے اس سے کہا کہ تم میرے بیٹے ہو گئے ہو گئے ایک لڑکے میں اور ان تینوں نے جماع کیا تھا اور تجلوت بولد لہ میں آپ نے ان میں سے دو کو الگ کر کے کہا تم دونوں اس لڑکے کو تیسرے شخص کو دیدو انہوں نے نہ مانا **باب فیما لولد** چون کو الگ کر کے ہر طرح کہا انہوں نے نہ مانا اور پکارے چلا کر حضرت علی نے کہا تم جہگڑنیو لے شرک ہو رہے والو لگا جس کے نام پر قرع نکلتا وہ لڑکا لے لے اور اپنے دونوں ساتھیوں کو ایک ایک تہامی دیتا اور کہہ رہا ہے نے قرع والا اور حکم نام پر قرع نکلا لڑکا دوسرے کو دلو لیا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے کچلیاں یا دھڑلے میں کھینچیں **عن زید بن زرقہ** قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رباح قال زوجني اهل لمة لم رومية فوهت عليها فولدت غلاما اسو مثل فميه عبد
 ثم وهت عليها فولدت غلاما اسو مثل فميه عبد الله ثم ولدت لهما غلاما لا هلي روي قال
 له يوحنة فراضها بلثام فولدت غلاما كانه وزعة من الوزعات فقل لهما هذا فقال
 هذا يوحنة فرفضنا العثمان ح سبه قال محمد قال فاسطرها فاعتز فاقبال لهما اترنيان
 ان اقصي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الولد
 للفراش ولحمية قال فجلدها وجلده وكانا مملوكين ثم حمله رباح سي رويت هو مير وگهر کے لوگوں نے
 نکاح اپنی ایک رومینہ سے کر دیا میں نے اس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا پیدا ہوا میں نے اس کا نام
 عبد اسد کہا پھر میں نے اس کے جماع کیا پھر ایک سانولا لڑکا میرا پیدا ہوا میں نے اس کا نام عبد اسد کہا پھر
 اسکو ایک غلام نے جو میر وگهر کے لوگوں کا تھا پانس لیا وہ بھی رومی تھا اس کا نام یوحنا تھا اس نے اپنی زبان میں
 اس سے کچھ باتیں کیں پھر ایک لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تھا گرگٹوں میں سی ریغور خربار و میون کرنگ پر میں
 فی کہا یہ کیسا اس نے کہا یوحنا کا ہی ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان پس پیش کیا انہوں نے غلام اور نوڈی کو بلا کر چھپا دو تو
 نے اقبال کیا تب انہوں نے کہا تم راضی ہو میں تمہارا وسطہ فیصلہ کروں جیسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا
 لڑکا صاحب فراش کہے۔ راوی نے کہا مجھ کو گمان ہے کہ حضرت عثمان نے غلام اور نوڈی کو دو ٹکڑی کر دی **باب**
 من حق الولد لکے کی روش کا حقدار کون ہے **عن عبد الله بن عمران** امرأة قالت يا رسول الله ان ابني هذا
 كان يطن له وعا وندى له سقاء وجري له حواء وازواجه طلقني واراد ان يستزعه مني فقال لها
 رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به ما لم تستكعي ثم حمه عبد اسد بن عمر سي رويت ہر ایک عورت کی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے میرا بیٹا اس کا خلاف تھا اور میری چھاتی اس کو پینے کا ترن
 تھی اور میری گود اس کا گھر تھی اب اس کا بچے مجھے طلاق کر دیا ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ پر چھین لے آپ نے فرمایا تو اسکی خال
 ہی جب تک نکال کر کسی سے **عن هلال بن اسامة** ان ابا ميمونة سلمى مولى من اهل المدينة رجل صدق
 قال بيما انا جالس مع ابى هريرة جاءته امرأة فارسية معها ابن لها فادعيها وقد طلقها زوجها
 فقالت يا ابا هريرة ورحمت بالفارسية زوجي زيد اني زهبت باني فقال ابو هريرة استهما عليه
 رطن ربا بذلك فجاء زوجها فقال من جافني في ولدك فقال ابو هريرة - اللهم اني لا اقول هذا الا اني
 سمعت امرأة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي
 يزيد ابى زهيب بايني وقد سقاني من يداي عنسه وقد نفعتني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 استهما عليه فقال زوجها امرجافني فولدت فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا الولد وهذا الماك

دونك بنت عمك فخلتها ففهر اخبر قال قال جعفر ابنة عمي وخالتها تحت قفص بها النبي صلى
 الله عليه وسلم الخالة قال الخالة بمنزلة أم ثم حم حضرت علی سے روایت ہے جب ہم کو کسی کلمہ تو ہمارے پیچھے ہو گئے
 عمرہ کی بی بی پکارنے لگی چچا چچا طے نے اوسکو دٹھایا اور ماٹھ پکڑ کر حضرت فاطمہؑ کو دیا اور کھالو اپنی چچا کی بی بی کو حضرت
 فاطمہؑ کو اوسکو اپنی ساتھ بٹھالیا بعد اوسکی بھی قصبان کیا جعفر نے کہا وہ میری چچا کی بی بی ہے اور اوسکی خالہ میری نکاحین
 ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلا دی اور فرمایا خالہ مثل ان کی ہے **باب فمعة المطلقه مطلقه**
 کی حدت کا بیان عن اسماء بنت یزید بن السکد الانصاریة انها طلقت علی عبدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم ولم یکن للمطقة معة فانزل الله عز وجل حين طلقت اسماء بالعدة للطلاق فكانت اول من
 اتت فیہا العدة المطلقات ثم حم اسماء بنت یزید سے روایت ہی اوسکو طلاق دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانے میں اوسوقت مطلقہ کی کوئی حدت نہ تھی تب تک علی نے حدت کی آیت اتری والمطلقات یتقین نفسمات
 ثلثة قروء یترو طلاق البیان پڑھیں روک کہین تین طہریات تین حیض تک تو اسماء وہ عورت ہے جسکی شان میں ہے
 پہلے یہ حدت طلاق کی حدت کی درمی **باب فی نسخ ما استثنیٰ بعضہ من المطلقات طلاق کی حدت کے**
 آیت میں ہے جو نسخ ہو **عن ابن عباس قال والمطلقات یتربصن بالنفس من ثلثة قروء وقال واللہ اعلم**
 بیش من المحيض من نسا تکم از اربتم خود تھو ثلاثہ اشہر فسخ من ذلك وقال فان طلقتموهن من قبل
 ان تمسوهن فلاکم علیہن عدة تعتدوہا ترجمہ بن عباس نے کہا اسدی جو فرمایا طلاق البیان روک
 کہ کہین پڑھیں تین طہریات تین حیض تک اسہن سے وہ عورتیں نکاحی لگنیں جو حیض سے ایسے جاوین فرمایا جو عورتیں ناسیہ
 ہوں حیض سے اوسکی حدت تین مہینہ تین رسی طہرہ جبکہ حیض دیا ہو یا حاملہ ہوں تو اوسکی حدت وضع حمل ہے اور وہ
 نکاحی لگنیں جبکہ قبل ہمارے کے طلاق دیا جاوے ایسے عورتوں کے لیے فرمایا اداں پر کچھ حدت نہیں ہے **باب فی الرجعة**
 حبت کا بیان عن عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلق حفصة ثم راجعها ترجمہ بن عمر سے روایت ہی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حفصہ کو طلاق دیا یہ اداں سے رجعت کی **باب فنفقة المبتوتة**
 جس عورت کو تین طلاق دیو جاوین اوسکو نفقہ کا بیان **عن قاطبة بنت قيس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو**
 غائب فارسل اليها وكيلا بشعين فتخطت فقال الله مالك عليا من شيء فجاءت رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم فنكرت ذلك له فقال لها اليس لك عليه نفقة وامرها ان تعتد في بيت امرئيك
 ثم قال ان تلك امرأة يغشاها اصحابك فبيت ابن ام مکتوم فانه رجل عمي تضعين ثيابك ولذا
 حلت فاذا نيتي قلت فلما سالت نكرت له المعابة بن ابي سفيان ويا جهم خطباني فقال رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم اما ابوجهم فلا يضع عصاه عن عاتقه واما معاوية فصعلوك لا مال له انكحاساة

تذیب الیہما کثرت فاخذ بیدامہ فاطمہ فاطمہ لعل بن ہامہ سے روایت ہے کہ ابیہموند حکام
 لمی تھا اہل مدینہ کا مولے بولا اور وہ سچا آدمی تھا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنی میں ایک فارسی عورت
 آئی اوس کو ساتھ ایک لڑکا تھا عورت جاہلی تھی وہ لڑکا میری پاس رہی اور اوس کا خاوند چاہتا تھا میری پاس رہی اور خاوند
 اوس کو طلاق دیدیا تھا وہ بولی اے ابوہریرہ فارسی میں گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میری بیٹی کو لے کر ابوہریرہ
 کہا دونو اوپر قرعہ ڈالو اور فارسی میں اوس کو سمجھا دیا پھر اوس کا خاوند آیا وہ کہنے لگا کون جھگڑتا ہے مجھ سے میری لڑکی کو میں ہر
 فی کہا یا اللہ میں نہیں کہتا مجھ کو اس جہ سے کہ میں سنتا تھا ایک عورت انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں آپ کے پاس
 بیٹھا تھا بولی یا رسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہے کہ میری بیٹی کو مجھ سے چھین لے حالانکہ وہ مجھ کو اپنی پلاتا ہے کنوین ہو ابوہریرہ کے
 سو لاکھ اور نفع ہو چکا ہے مجھ کو دینے اس عمر کو پونچ پال پس کہ بڑا کیا اب خاوند چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دو
 قرعہ ڈالو اوپر خاوند نے کہا کون جھگڑتا ہے مجھ سے میری لڑکی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو فرمایا تیرا باپ ہے
 اور یہ تیری ماں ہے تجھے اختیار ہو جس کا چاہیو مانتہ پڑے اوس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا وہ لڑکی چلی گئی **ف** امام شافعی کی
 یہی حدیث دلیل ہوا ان کے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیو جہاں اوس کا جی چاہے رہی اور ابوہریرہ کے نزدیک جبکہ لڑکا
 کم سن ہے تو ماں کے پاس ہے جب کہ ماں کی نہیں ہوتی استیجار کرنے لگے تو باپ کے پاس رہی **عن علی رضی اللہ عنہ قال حج**
نزد بنی حارثۃ امرکتہ فقدم بابتہ حمزہ فقال جعفر انا اخذھا انا الحق بھا ابنتہ عی وعندک خالہا و
انما الخالۃ ام فقال علی انا الحق بھا ابنتہ عی وعندک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی حق بھا فقال
نزدنا انا الحق بھا انا خرجت الیہا و ساخرت و قدمت بہا فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذكر حدیثا قال
واما البحاریۃ فاقضی بہا الجعفر تکرز مع خالہا واما الخالۃ ام ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی حارثہ
حارثہ کو گویا وہاں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو لاسو جعفر بن ابیہامہ کے کہا میں اوس کو لو لگاؤں اس کا حقدار ہوں میری چچائی تھی
ہو اور میری پاس کی خالہ ہو خالہ مثل ماں کے ہوتی ہے مجھ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس لڑکے کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میری چچا کے
بیٹی کو اور میری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اور وہ سب حقدار ہیں (کیونکہ ان کی بیمن ہی ہے اس لیے کہ حضرت
حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ بھائی بھی تھے اور پھوپھی بھی ہے) زید نے کہا میں اس کا حقدار ہوں اوسط میں سے گیا
اور فرمایا اور سب کو لیکر آیا (و دوسری روایت کہ زید اور حمزہ کو آنحضرت نے نبائی بنا دیا تھا تو بھائی کی بیٹی ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا میری لڑکی جعفر پاس رہی) خالہ کی پرورش میں کیونکہ خالہ مثل ماں کی ہو تو بعد ماں کے خالہ کو حق ہے) **عن عبد الرحمن**
بن ابی نیلۃ بهذا الخبر وليس بمکہ قال وقضی بہا الجعفر وقال ان خالہا عندہ ترجمہ سری روایت ہے
یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکے جعفر کے پاس ہے کیونکہ ان کے کالج میں اوسکی خالہ ہے اور خالہ مثل ماں کے
ہے **عن علی رضی اللہ عنہ قال ما خرجنا من مکہ تبعتنا بنت حمزہ تنادی ما عیام فتنوا وناحلہ فاخذ بیدہا قال**

عن فاطمة بنت قیس قال كنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساء وحدث ما لا
 قال فيه ولا تقوتيني بنفسك ثم حمى فاطمة بنت قیس سے روایت ہو میں ایک شخص کے پاس تھی بنی مخزوم میں سے
 اوس نے مجھے طلاق دیا پھر بھی قصہ بیان کیا پھر بھی حدیث بیان کی آنحضرت نے فرمایا است کہ وہ بھیجو اپنی تین مجلسوں میں
 ایسا کیجیو کہ حدت گزرے کے بعد بغیر مجسمہ پوچھے نکاح کرتے (عن فاطمة بنت قیس ان زوجها طلقها ثلاثا
 ثم حمى فاطمة بنت قیس سے روایت ہو ان کے خاوند نے انکو تین طلاق دیں تھے (عن فاطمة بنت قیس ان زوجها
 طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى ثم حمى فاطمة بنت قیس سے روایت ہو ان کے خاوند
 نے انکو طلاق دیو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیر نہ دیا نہ مکان نہ رہنے کو عن فاطمة بنت قیس انھا كانت عند
 ابی حفص بن المغيرة وان اباحفص بن المغيرة طلقها ثلاثا تطليقات فرجعت اتمها جاء رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فاستفتاه في خروج المطلقة من بيتها فامرها ان تستقل الى ابن ام مكتوم الا عمر فاني
 مروان بعد قد حدثت فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة انكروا انكروا انكروا رضي الله عنهما
 عن فاطمة بنت قیس ثم حمى فاطمة بنت قیس سے روایت ہو وہ اباحفص بن المغيرة کے نکاح میں تھی انہوں نے اسکو تین
 طلاق میں سے آخری طلاق بغیر قیام طلاق دیا فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ نے پوچھا
 اوس گہرے نکلنے کو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندر کے گھر میں جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اوس نے
 انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کو گہرے نکلنے کے باب میں **ف** مطلقہ کو حدت کو گہرے نکل کر اور
 جگہ نہ ہذا درست نہیں مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مستلزم نہ ہو یا مکان گر پڑی یا مالک کان جبر انکار کرے
 یہاں بھی لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بد زبان تھیں اپنی پہلے گھر میں لوگ انکار نہا گوارا کرتے تھے سو وہ
 نے کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا **عن عبيد الله** قال ارسل مروان الى فاطمة فسلها
 فاجبرته انها كانت عند ابی حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم امر علي بن ابي طالب **ب** بعض العین
 فخرج معه زوجها فبعث اليها بتليقة كانت بقيت لها وارجعها ابن ابي سبيعة والحارث بن
 هشام زينها عليها فقالا والله ما لها نفقة الا ان تكون حاملا فانت النبي صلى الله عليه وسلم فقال
 لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا واستاذنته في ان تستقل فاذا نزل له فقالت ايزن استقلت يا رسول
 الله قال عند ابن ام مکتوم وكان اعني تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت
 عدتها فانكحها النبي صلى الله عليه وسلم اساتة فرجع قبصة الى مروان فاجبره بذلك فقال مروان
 نسمع هذا الحديث الا من امرنا فسنأخذ بالعصمة التي وجدنا الناس عليها فقال في احدى حيزي بنفها
 ذلك عيني فبينكم كتاب الله قال الله تعالى فطلقوهن لعلهن هن حية لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك

بنزید قاتل فکرتہ خرقہ قال الکحل اسامة بنزید فکرتہ ففعل الله فیه خیرا کثیرا واغتبطت
 ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو کہ ابو عمر بن حفص نے اسکو تین طلاق دی اور وہ کہیں گئی ہوئے تھے اون کو کبلی
 اسکو چھوچھو کہانے کو فاطمہ نے اسکو پسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچھ تم کو دینا نہیں آنا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا خراج سپہ نہیں ہو اگرچہ کیا فاطمہ کو نہت کر لیا ام شریک کے گھر میں
 آپ نے کہا وہاں اکثر شیخ اصحاب آیا جایا کرتے ہیں تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت کر لیں کہ وہ اندھا ہو اگر تو کچھ
 اوتار دے گی تو پردی کی حاجت نہ ہوگی جب تیری عدت پوری ہو جاوی تو مجھ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہوئی میں نے
 آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھ سے پیام دیا یہی نکاح کا حضرت فی فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لائے
 کند ہوئی نہیں اوتارے۔ یہ نہایت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلح ہے کہ اسکو پائیں کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر **ف**
 یہ حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اسکو خاوند ابو عمر بن حفص نے اسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے
 اسکو نکاح دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلح کر لی کہ میں ابو جہم سے نکاح کر دوں یا معاویہ تب حضرت فی یہ حدیث
 فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صلح دیگر میں کیا عیب بیان کرنا درست ہو کہ مشورہ چھوڑ دلا دھوکا کھنڈاوی بھی غیبت میں داخل نہیں
 ت میں نے اسامہ کو پسند کیا یہ آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر میں اوس سے نکاح کیا اس سے بہت بہتر کیا اور لوگ بھی
 نہ کہ اس کے **ع** فاطمہ بنت قیس ان اباحفص بن المغیرہ طلقنا ثلاثا و ساقا الحدیث فیه وان خالد
 بن الولید اور بنی مخزوم اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ ان اباحفص بن المغیرہ طلق
 امراته ثلاثا و انه ترک لها نفقة فیسرہ فقال لا نفقة لها و ساقا الحدیث و حدیث مالک انہ
 ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو کہ اباحفص بن المغیرہ نے اسکو تین طلاق کر دی پھر یہی حدیث بیان کی خالد بن الولید
 جسد لہ کہ ان بنی مخزوم میں سے کہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر یا رسول اللہ اباحفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین
 طلاق دی ورجوع نہ کیا پہنچا اس سے فرمایا اسکو واسطہ نفقہ نہیں ہے **ف** امام احمد کے نزدیک طلاق ثلاث کو جو جائز ہو
 نہ ہے نہ سکنی ہے حدیث سوا مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر فقہ نہیں ہو اور ابوصنفہ کے نزدیک نفقہ و سکنی
 دونوں سجدہ میں ان کی حضرت عمر کا قول ہو جو صحابی کے سانس تھا **ع** فاطمہ بنت قیس ان اباحفص بن المغیرہ طلق
 امراته ثلاثا و ساقا الحدیث وخبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لها
 نفقة ولا تسکن قال فیه وارسل الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تسبقینی بنفسک **ع** ترجمہ فاطمہ
 بنت قیس سے روایت ہو اباحفص مخزومی نے اون کو تین طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال ان کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اسکو واسطہ نفقہ ہے نہ سکنی (رہنہ کچھ) سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی انوں
 کی کہلا بھیجا کہ بن پوچھ مجھے کسی سے نکاح نہ کرینہو **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق ثلاث کو نہ نفقہ نہ سکنی

فمکان و حشمت علی ناحیہا فذلک انھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ترجمہ یہ روایت ہے کہ امیر المؤمنین
 عائشہ غفاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتے تھے کہ وہ کہتی تھیں کہ یہ فاطمہ کو جو اس وقت اس وقت کی اجازت ہوئی
 تو اسوجہ سے کہ وہ ایک ڈھنڈا کہندے مکان میں تھیں وہاں درمیان میں وہاں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت
 اس وقت کی اجازت دی **عمر** و **عروہ** بن الزبیر انہما قیل عائشہ المدثری الی قول فاطمہ قالت اما انہ لا یخیر لھا
 فی ذلک **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہ غسٹے کہا آپھیں دیکھتے ہیں فاطمہ بنت قیس کی حدیث
 کو انہوں نے کہا یہ بات اس کو لی اچھی نہیں کہ لوگوں کو اس طرح حدیث بیان کری جس سے معاملہ ہو **عمر** سلیمان بن یسار
 فی خروج فاطمہ قال انما کان ذلک من سوء الخلق **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ فاطمہ اس گھر سے اس
 لیے نکلیں کہ بد زبان تھیں **عمر** القاسم بن محمد سلیمان بن یسار انہ سمعہا یذکر ان یحیی بن سعید بن ابی
 طلحہ بنت عبد الرحمن بن الحکم البستہ غاسٹہا عبد الرحمن فارسلت عائشہ رضی اللہ عنہا الاموان بن الحکم
 و هو امیر المدینۃ فقالت لہ اتق اللہ و ارد المرأة المیتہا فقال مروان فی حدیث سلیمان ان عبد الرحمن
 غلبنی فقال مروان فی حدیث القاسم او ما بلغک شان فاطمہ بنت قیس فقالت عائشہ لا یضرک
 ان لا تذکر حدیث فاطمہ فقال مروان کان یک الشرح فحسبک ما کان ذین ہذا من الشرح **ترجمہ** مروان بن الحکم
 اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحیی بن سعید بن غاص نے قمر لہا قیو عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو مروان کو کہتے ہیں کہ
 عبد الرحمن نے اس گھر سے اپنی بیٹی کو وہاں لیا حضرت عائشہ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم سے کہا کہ اس سے کہو کہ وہاں
 حاکم تھا یہی کہ اور کھلا ہوا کہ اس سے ڈر اور عورت کو اپنے پہلے مکان پر بھیج دی (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہوئی تھی)
 وہاں نہ رہا ہے) تو ایک روایت میں مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجھ کو مجبور کر دیا دوسری روایت میں مروان
 نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہیں پہنچی (اؤ کہ حضرت عائشہ نے اسے گھر بلانی کی اجازت دی) حضرت عائشہ نے
 کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تھا (یعنی وہاں تو ایک مجبوری تھی اسوجہ سے اپنے اس وقت کی اجازت کی
 مروان نے کہا اگر تم بھی کہو کہ وہاں شر کا خوف تھا تو یہاں بھی وہی شر ہے مجبوری میں اور ان کی بی بی میں (پھر مکان بنا
 کیا مضافاً ہے) **عمر** بن مہر قال قدمت المدینۃ فدفعت المسعید بن السید فقلت فاطمہ بنت
 قیس طلعت فخرجت من بیتہا فقال مسعید تلک امراة قذرت الناس انھا کانت لسنة فوضعت علی
 یک ابنہ مکة **ترجمہ** عمرو بن مہر بن مہران سے روایت ہے کہ مروان بن یسار نے کہا کہ اس نے کہا فاطمہ بنت
 قیس کو طلاق دیا گیا تھا اور وہ انہوں گھر سے نکل گئی تھی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس کی عورت ہے جس کو لوگوں کو فتنہ میں ڈال دیا
 اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ بد زبان تھی تو عبد اللہ بن ام کلثوم کے گھر میں رکھی گئی (اس وقت وہاں گھر سے وہاں ہی گئی)
باب فی البتوتہ من تزوج بالہک جس عورت کو تین طلاق دی جاوین وہ دن کو نکاح کر **عمر** بن مہر قال طلعت

اموالہا ثلاثی مویحدث بعد ذلک امر اقاتل فانی مویحدث بعد الثلاث ثم خرج یبید اللہ عداہا
 ہر کہ مروان بن فاطمہ پس کسیکو بھیجا جو چینی کو اوسنے بیان کیا کہ میں ابو حفص کے نکاح میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی علی بن ابیطالب کو میرا کر میں بھیجا تھا اونی کو ساتھ میرا خاوند بھی گیا تھا اوسنے ایک طلاق جو باقی رہ گیا تہا ترین
 مجھ کو کھلا بھیجا اور حکم کیا عیاش بن بکر سے اور حارث بن شہام کو خرچ کرنے کا میرا واسطو ان دونوں نے کہا قسم خدا کی اوس کے
 واسطو خرچ نہیں ہے بلکہ اگر حاملہ ہوتے تو اسکو خرچ مقرر تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہے اور آپ سے بیان کیا آپ نے
 فرمایا بیشک تیرا واسطو خرچ نہیں ہے مگر یہ کہ تو پیشے ہوتے اور میں ذاتی آپ سے اجازت چاہی اس مکان سے اٹھنے کی آپ نے اجازت
 دی تو میں نے پوچھا کہاں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا عید اللہ بن ام مکتوم پاس وہ اندھا ہے فاطمہ کس سے اپنی اور ثقی
 اسکو کھائی نہ دیتا پھر میں سے مدت گزرتی کہ بعد اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نکاح سامیہ کو دیا قبضہ
 لوٹ کر یہ حال مروان کو کہا مروان نے کہا میں نے اس حدیث کو نہیں سنا مگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اسی کے پیروی کرتے ہیں
 جس پر لوگ ہوں گے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکو خبر ہوئی اوسنے کہا ہمارا تہا خیر بھیجیں اسکا کتاب ہی اسکا جلالہ فرماتا کہ
 یا ایہا النبی اذ اطلقتم النساء الا تہربن تم طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو عدت کی شروع ہوتی ہی یعنی پھر میں اور
 شمار کر وعدت کو اور ڈرو اسکا درست نکالو انکو اپنی گھروں سے نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ صریح بھیجانی کا کام کریں یا اسکا حدین
 میں جو اسکا حدوں سے بڑھ جاوی اور سنی جان پر ظلم کیا وہ نہیں جانتا اسدعب اسکو شاید کسی نئی بات نکالی اسکو
 خاوند کا دل بھجاواوی اور طلاق سے رجعت کر لی تو میں طلاق کے بعد کی انسی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ اسکا نہ نکالنا اور

نہ نکالنا ایک یا دو طلاق کے بعد بھی **عن الزہری** از قبصة بنت ذویب انہ یبغی دل علی خبر عبد اللہ بن
 عبد اللہ حین قال فرج قبصة الی مروان فاخبرہ بذلک ثم حمہ زہری نے قبصة بنت قیس سے ایسا ہی نقل
 کیا جب عبد اللہ کی حدیث اوپر گزری بعد اسکو قبصة مروان بن الحکم پاس آئے اور اس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس
 کہا **باب** من انکر ذلک علی فاطمہ جس نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کو نہ مانا **عن ابی اسحاق** قال کنت فی المسجد

الجامع مع الاسدی فقال الت فاطمة بنت قیس عن الخطاب عن رسول اللہ عنہ فقال ما کان اللہ مع کتاب
 رہنا و سنتہ نبینا لعلی اللہ علیہ السلام لقول امرأۃ لا ندی احفظت امرأۃ ثم حمہ ابو اسحاق سرور وایت ہی
 میں جامع مسجد میں اسکو کہ ساتھ بیٹھا تھا انہوں نے فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہی حدیث بیان
 کی حضرت عمر نے کہا ہم اسکو نہیں جو اس کی کتاب کو اور اپنی پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہو یہ چہرہ دین معلوم نہیں اس
 عورت کو یاد رہے یا نہ رہے کتاب اسکا مراد وہی آیت ہے جو اوپر گزری اور سنت مراد وہ حدیث ہی جسکو عمر نے روایت کیا کہ میں

فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا اسطہ ثلاث کو سنی اور فقہ لگا۔ مگر روایت محفوظ نہیں ہے **عن عروۃ** قال
 لقد آتت ذلک عائشہ رضی اللہ عنہا ام اللہ العیوب عن حدیث فاطمہ بنت قیس عن علی بن فاطمہ کانت

کے خوشبو کی حاجت نہیں مگر سنہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھو حلال نہیں اوس عورت کو جو خدا اور قیام
کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردی کے غم میں سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑ دو مگر اپنے حواذ کے موت پر چار مہینہ اور
دھن سوگ کرے پھر زینبؓ کہامیں زینب بنت جحشؓ پاس گئی جب اون کو کہا ہی مرگوار عبید اللہ بن جحش انہوں نے
خوشبو نہ لگا کر لگا سنی بعد اسکے کہ اقسام خدا کی مجھ خوشبو کی احتیاج نہیں ہر مگر میں نے سننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتی تھو نمبر پر نہیں درست ہو اوس عورت کو جو ایمان لائے اور پھر پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی مردی پر تین دن سے زیادہ مگر
خاوند پر چار مہینہ و سن تک نماز پڑھنے میں اپنی ماں ام سلمہؓ سے سنا وہ کہتے تھیں ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
آئی اور بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند گریبا اور اسکی انہیں دکھتی ہیں کیا یہ مرد لگا دیں اپنے فرمایا نہیں دوبار فرمایا میں
بار فرمایا ہر بار بھی کھا کر نہیں بخیر مرد لگانے کی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث میں اجازت ہر رات کو لگا کر دن کو کچھ ڈال
اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینہ و سن میں اور جاہلیت میں تم میں ہر ایک سال کو پیر مینگنی پہن گئی حمید راوی کہامیں
نی زینبؓ نے پوچھا مینگنی پہن گئی سو کیا مرد ہو انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانے میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک گھوٹلی میں
گھس جاتے اور بری (پہن پانے گلے شکر) کپڑے پہن لیتی نہ خوش بو لگاتی نہ کچھ ہینا تک کہ ایک سال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا
گرد یا بکری یا بڑا بڑا دھواں بن سولتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ ہوتا بلکہ اکثر مر جاتا بعد اسکے ایک مینگنی اسکو دیتی وہ
اسکو پھینگتی پھر حد تک پہنچاتی اب جو چاہی خوشبو وغیرہ لگاتی ف یعنی جاہلیت میں ایسے سخت تکلیفیں دہاتی تھیں
میرا دھبی بھت حتی پھر جب کیونکر لبر کر تین تین۔ اب تو کوئی تکلیف نہیں ہی میرا دھبی بھت کم ہو گئی چار مہینہ و سن تک
وہ جانور مر جاتا تھا اس لیے کہ بھت زور سے ملا جاتا ہو گا یا شیطا طین کا فریب ہو گا اور کچھ گمراہ کر نیکی پڑتا کہ وہ جاہلین کہ ہمارے
بلا اس قدر کے سر پہی جیسی اب بھی بعض جاہلون کا بھی عقاب دہتا ہی **باب** فی التوشع عنہما منتقل خبر
عورت کا خاوند مر جاو وہ بھی مدت تک اس گھر سے نہ اٹھو **عن زینب بنت کعب** عجرة الزبعية بنت مالک

بن سنان وھو لخت ابی سعید الخدری انھا جادت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالھ ان ترجع
الیھما فینے حدیثہ فان زوجھا خرج فطلب عبدلہ ابوقحیث اذا کانوا بطرف القدر ثم لمحھم
فقتلوه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجع الیھما فانی لمریئکم فی مسکنم لک ولا
نفقة قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فخرجت حتی اذا کنت فی الحجو اوقی
المسجد حافی وامر بی فزعت لہ فقال کیف قلت فمردت علی القصة التي ذكرت من شان زوجی
قالت فقال امکنی فی بیتک حتی یبلغ الکتا لجلہ قالت فاعتدت فیہ اربعة اشھر وعشر قالت فلما کان
عثمان بن عفان رسل الوصال عنی عنک فاجزئہ فانت بعد فقتنی بہ ثم حمی زینب بنت کعب بن جحش
روایت ہو کہ فریاد ملک بن سنان کی بیٹی جو ابی زینب غدری کی بہن ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

ثلاثاً فخرت بتخذه نخلها فلقها رجل فنهاها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال
 لها اخرجي فحدي فخلك لعلك ان تصدق منه او تفعلي خيراً ثم جاب رسولاً وایت ہو میری خالہ کو تین طاق
 گئی وہ اپنی کھجور کا شجر نکلے رہی تھیں انکے شخص بولا اوس نے سن کر کیا نکاح کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے
 پوچھا آپ نے کہا نکاح کرو اپنی کھجور میں کاٹا کر شاید تو اوس میں سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کریں مگر کام سے فراغت
 کر کے رات کو گھر میں آکر رہو **باب** فسحق متاع التوفی عنہا بما فرض لها من الميراث جس عورت کا نکاح طلاق ہو
 اوس کو یکسال کا خرچ دینا فرما کر میراث کی آیت سے **عمر بن عباس** والذین توفون متکم میز روز ازوجا
 وصیة لا زولجھم متاعاً الى الحول غیر لخراج فسحق ذلك بآية الميراث بما فرضه من الربيع والتمن
 وفسحق اجل الحول بان جعل اجلها اربعة اشهر وعشر **رحمہ اللہ** بن عباس سے روایت ہے اس رجل حلالہ فی فرمایا
 والذین توفون منکم الایۃ جو لوگ تم میں سے مرنے لگیں اور نبی بیان پہنچو جاوین تو یکسال کے خرچ کی ادن کو یہ وصیت کین
 اور نہ نکاحی کے یہ آیت نسخ ہوگی میراث کی آیت سب خاوند کی اولاد ہو تو ادن کو نہیں ملیگا جب اولاد نہ ہو تو ربع ملیگا اور
 ایک سال تک نہ نکاح نہ ہوگا دوسرے آیت سے جہین ادن کے عدت چار مہینے اور دس دن اس رجل حلالہ فرمائی **باب**
 اعداد التوفی عنہا زوجھا جس عورت کا خاوند مرد یا بیٹا اسکو مدت کا بیان **عمر زینب** دخلت علی ام حبیبہ
 حین توفی ابوھا ابو سعیدان فدرعت بطیب یدہ صفرة خلوق وغیرہ فدهنت منہ بجایۃ ثم مسرت
 بکاضیہا ثم قالت اللہ مال بالطیب من حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل
 لامرأة تومن بالله والیوم الاخر ان تحذر علی میت فوق ثلاث لیل الا علی زوج اربعة اشهر وعشر قالت زینب
 بنت جحش حین توفی اخوها فدرعت بطیب منہ ثم قالت واللہ مال بالطیب حاجۃ غیر انی سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وهو علی المذبذب لا یحل لامرأة تومن بالله والیوم الاخر ان تحذر علی
 میت فوق ثلاث لیل الا علی زوج اربعة اشهر وعشر قالت زینب سمعت ام سلمة تقول جاءت امرأة
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یرسول اللہ انی نے توفی عنہا زوجھا وقد اشتکت عینھا
 ففکھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأتین وثلاثا کل ذلك یقول کہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم انما ہر اربعة اشهر وعشر وقد کانت احدا کز فی الجاہلیۃ ترجی بالبعرة علی لیس الحول قال حمید
 فقالت زینب کانت المرأة اذا توفی عنہا زوجھا دخلت حفشاً ولبست ثیابھا ولم تمشط بیا وک
 شیئاً حتی ترہا سنة ثم توفی بدابة حمار او شاة او طائر ففقض به فلما تقض بشیء الامات ثم
 یخرج فیتطی بعر فترہی بھا شتر جامع بعد ما شاءت من طیب وغیرہ **رحمہ اللہ** زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے
 ام حبیبہ سے کہی جب ملن کر آپ ابو سعیدان کے مرنے کے خوش ہو کر ایک لڑکی کو لکاسی بہر اپنی کالون پر لکاسی اور کھا کھا کر

کثیرا نہ پہنچے مگر وہ ہوا ابو یعقوب کی روایت میں ہے محمدی بھی لگا دو **عن** ام عطیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا
 الحديث ولم يرق تمام حدیثها قال السمعی قال یزید ولا اعلم الا قال خنیہ ولا تختضب و زاد فیہ
 هارون ولا تلبرثوا بمصبوغا الا ثوبا بحصب ترجمہ اس روایت میں وہی ہوا روئے زیادہ کیا ستینے رنگا
 ہو گا اگر کمین کا سیاہ **ف** مخطوطہ کثیرا جہین سفید اور رنگین دونوں وضع کی دہاریاں ہوتی ہیں نام مالک کے نزدیک یہ
 کثیرا بھی نہیں چاہیے اگر باریک ہوا امام احمد سے مختلف روایتیں ہر شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے **عن** ام سلمہ زوج النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال المتوفی عنہا زوجها لا تلبرث المعصر من الثياب
 ولا المشقة ولا الحلة ولا تختضب ولا تکتحل ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جس عورت کا خاوند مرد جاوی وہ عورت نہ کسبہ کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گرو کا کپڑا پھنے اور نہ یو پھنے اور نہ ہاتھ پان پاؤں
 کو بھندے گا و سے اور نہ سر لگاوی **ف** کیونکہ بھیسب کام زینت اور بناؤ کے ہیں عدت میں انہو حرام اور کراہت
 ہی **عن** ام حکیم بنت اسید عن امان زوجها توفی وكانت تشتکی عینہا فتکتحل بالجلاء قال
 احمد انما یکتحل بالجلاء فارسلت مولاتہا الی ام سلمہ فسالتهما عن کحل الجلاء فقالتا لا تکتحل
 بہ الا من ام لا بد منه یشتد علیک فتکتحلین باللیل وقسحیدہ بالیوم ہارثہ قالت عند ذلک ائمتہ
 دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نقی فی ابوسلمہ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال اما هذا
 یام سلمہ فقلت انما هو صبر یارسول اللہ لیس فیہ طیب قال انه یشب الوجہ فلا تجعلین الا باللیل و
 نزعینہ بالیوم ہارثہ ولا تمشی بطیب ولا بالحناء فانه خضار قالت قلبتہ شیء ما متشطی رسول
 اللہ قال بالسدکا تغلظین بہ راسک ترجمہ ام حکیم بنت اسید کا بیان ہے کہ روایت ہے کہ ان کو خاوند مگر اور ان کو
 انہیں درو کر فی تہین تودہ انکھ میں جلا لگا تی تہین رجلا ایک تسم کا سرہ ہی انہوں نے اپنی لونڈی کو ام سلمہ پہنچا
 چہنہ کو کہ بھیس مر لگا دین یا نہ انہوں نے کہا انہیں گریہ ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو کچھ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بایں ہے جدوت ابوسلمہ مگر - بینوا ان کے خاوند جو حضرت سے پہلے تھے اور اس وقت میں نے
 اپنی آنکھ پر ایلوہ لگا یا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا یہ کیا ہے - یعنی عدت میں تو فی یہ کیا لگا یا ہے میں نے کہا کچھ نہیں بھیس ہو
 ہے یا رسول اللہ اس میں تو خوش نہیں ہو اپنے فرمایا یہ تو چھ کے کو جان کر دیتا ہے اسکو سواری رات کو نہ لگا یا کراد کر
 ہوو تو نہ لگا لگا لگا اور خوش ہو یا بھندی لگا کر کنگھی لگا کر کچھ دھنسا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ بھیر میں اپنا سر بھیر میں
 اپنے فرمایا میری کے پڑی ہتھیر کر یعنی میری کا پتہ پانی میں جوش کر کے دھو لگا کر **باب** فی عدۃ الحاصل حائضہ
 کی عدت کا بیان **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ان باہ کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزہری
 بامرہ ان یدخل علی سبعین بنت الحنفیہ فی سألھا عن حدیثھا واما قال ہا رسول اللہ صلی اللہ

حضرت سید چمن علی کہ کیا میں اپنے کنبی میں چلی جاؤں جو تہ سید بنی ہند رہے ہیں اس لیے کہ خاوند اور کا اپنے نہاگے ہوئے غلاموں کو
 ڈھونڈنے نکلتا تھا غلاموں نے اس کے پاؤں والا قدم میں (ایک جگہ کا نام ہے) فریضے کے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ خاوند
 تو میرا واسطہ کوئی مکان اپنے ذات کا نہیں ہے اور نہ ان و نفقہ میں رہے جس مکان میں یعنی ہوں وہ مکان دوسرے کا ہے میری
 خاوند کی ملک نہیں اور نہ وہ فی کس کے پاس ہے اور نہ ان و نفقہ میں رہے جس مکان میں یعنی ہوں وہ مکان دوسرے کا ہے میری
 میں اپنے کنبہ کے لوگوں میں چلی جاؤں فریضے کے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چلی جاؤں تو میں فریضے کے بار
 کہ پھر میں ان سے نکلتا ہوں یا حجہ میں تو حضرت نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ یہ کنبہ تو نے بیان کیا میں نے پہرے قبضہ
 اپنے شوہر کے کہو جانیکا را در مکان و نفقہ نہ چھوڑنے کا بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی گھر میں رہ
 جب تک عدت پوری ہو فریضے کے بار پھر میں نہ آؤں میں چاہے مجھ کو دین پوری کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت
 ہوئی انہوں نے میری پاس سے پہنچا اور مجھ سے پوچھا اس سارے کو میں نے بیان کیا (جیسا انحضرت نے مجھ کو حکم کیا تھا) حضرت عثمان
 نے اس کی پیروی کی اور ویسا ہی حکم کیا **باب من رای الخحول جس نے نقل مکان درست کہا ہے عن ابن عباس**

قال قال عطاء قال انبتنا سبغت هذه الآية عندنا عند اهلها فتعبدت حديث شاة وهو
 قول الله تعالى غير اخراج قال عطاء ان شاة عندنا عند اهلها وسكنت فوصيتها باء ان شاة حيث
 لقول الله تعالى فان خرج فلا جناح عليك فيما غلظ قال عطاء ثم جاء الميراث فسنن السكتي عند حديث
 شاة ثم حمية طارئة کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تھی والذین یوفون سنکم و یذرون ازواجاً وصیت لازماً
 متاع فی الحول غیر اخراج فرما ہوگی اب اختیار ہے عورت کو جہان چاہے عدت کرے۔ عطاء نے کہا اگر گرجا ہے اپنی خاوند کے لوگوں
 پاس جدت کرے وصیت کو گھر میں چاہے نکلی جاویں۔ اسد جل جلالہ فرماتا ہے فان خرج فلا جناح عليك فيما غلظ۔ اگر نکل
 جاوے تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ عطاء نے کہا میراث نے اس کو نسخہ کیا جیسا کہ خیال کا خرم دنیا نسخہ ہو گیا ویسی ہی اس
 میں ہونا نسخہ ہو گیا اب اختیار ہے جہان عورت کو منظور ہو وہاں عدت کرے **باب فیما یجتنبہ للعندة**

فقد رتھا معندہ عدت میں کن باتوں سے بچے **عمر عظیمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحذر الراء فوق**
نلات الاعلی زوج فانها تحذر علی البعة اشہ عشر اولاً تلبس ثوباً مصبوخاً الا ثوب عصب ولا تکحل
بالمصبوخ الا اذا طهرت مرعجیضها بنبذة من قسطا و اطفا قال یعقوب مکان
عصب المصبوخ و زاد یعقوب ولا تحتضب تمر حمی عظیمۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
 عورت کی عمر میں دو بعد میں نہ زیادہ اس کو غم میں سوگ نہ کرے عورت کو خاوند کے منیکے بعد چار مہینے اور دس سوگ نہ
 چاہے اور سوگ کی مدت میں نگین کپڑا پہنے کر میں کا کپڑا پہن کر۔ اور نہ مہر گداوی اور نہ خوشبو لگاوی کر جس سے
 پاک ہو تو دوسری قسط اور اطفا لگا لے (دونوں خوشبو کا نام ہیں نہ تو دوسری لگا لے) دوسری روایت میں کہیں

تو اسکی ناخبر ہوگی) **باب فی غدة امر الولد ام ولد کی عدت کا بیان عن عمر بن العاص قال لا تلتمسوا**
 علینا سنتہ قال ابن مثنیٰ سنة نبینا صلی اللہ علیہ وسلم غدة المتخو عنہا اربعة اشھر وعشر اعین امر
 الولد ترجمہ عمر بن العاص سے روایت ہو کہ ہم کرسنت مت چہاوا بن خنن نے کہا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سنت یہ ہے کہ جب ترکوالی باندی کا خاوند مر جاوے تو عدت اسکی سدن اور چار مہینہ میں ف کیونکہ وہ آزاد ہو جاتی تو
 اپنی خاوند کے موت کے بعد **باب** المبتوتہ لا یرجع الیہا زوجها حتی تنکح زوجا غیرہ من طلاق جس عورت کو جوڑین
 وہ بہر اپنی خاوند سے مل نہیں سکتی بغیر دوسرے سے نکاح کی یہ بھی **عن عائشہ** قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم عن حمل طلق امراتہ فتروجت زوجا غیرہ فدخل بها ثم طلقها قبل ان یثاوقہا القل لزوجہ

الاول قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الاول حتی تدق عسیلہ الاخر ویدق عسیلہا
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میسکہ بوجہا گیا ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دیا و اُس
 عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اس پر گیا لیکن اُس شخص نے جماع نہ کیا پیلے اُس عورت کو طلاق دیا تو کیا
 وہ بدت اپنی اگلی خاوند کے لیے بدست ہو جاوے گی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
 حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے لذت جماع کی حاصل نہ کرے **ف** یعنی صرف نکاح کو حلال نہ ہوگا جب تک
 جماع نہ کرے **ابن کثیر** غلطی قول تو **باب** فی تعظیم الزناء نہ زنا بہت بڑا گناہ ہے **عن عبد اللہ** قال قلت یا رسول

اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وهو خلقک قال فقلت نذری قال ان تقتل ولدک مخافة
 ان یاکل مکت قال قلت ثم ای قال ان ترینی حلیۃ جارك قال وانزل اللہ تصدیق قول النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ اللہا اخر ولا یقتلون النفس التي حرم اللہ الا بالحق والذین لا یتحرمون
 عبد اللہ روایت ہوئی پوچھا یا رسول اللہ بہت بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا بھت بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اس کے ساتھ کسی کو
 شریک کرے جو حلال ہے جسے پیدا کیا ہے پہرہ میں ہے خالق کے برابر کسی کو نہ کہتا بڑا گناہ ہوگا میں نے کہا پھر کون سا گناہ آپ
 نے فرمایا اپنی بیوی کو مار ڈالنا اس سے کہ کہلانا پڑ گیا میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا نہ ان کی ہمسایہ کی بی بی کو مار دے
 نے کہا پھر جو آپ نے فرمایا اوس کی تصدیق میں یہ آیت اور تری والذین لا یدعون الا یہ بوجہ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو
 نہیں پکارتے تو قل کہ بی بی میں مخرج نفس کوناق نہ زنا کر تین خیر آیت تک **عن جابر بن عبد اللہ** یقہ اجماع صیکہ

لبعض الانصار فقال ان سیدک یکھن علی البغاء قتل و ذلک ولا تکرھوا فتیادکمر علی البغاء ترجمہ
 جابر بن عبد اللہ روایت ہو سیکہ لو تھی تھی کسی نصاری کی وہ اسی اور بولی میرا مولی زبردستی مجھ کو کہتا ہے کہ زنا کر اور خیر ہے
 تب یہ آیت اور می دلا کر مہنسیا تم علم البغاد ان اردن تھنا الایہ **عن معمر بن ابیہ** و من ترک کھن فان اللہ بعد
 اکل لھم من غفور رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفور لھن الذکر ہات ترجمہ جو آپ نے فرمایا جو ان پر مرتبے

[illegible]

پہرہ میں سو جب کاچی چاہتا روزہ کرکے اور فدیہ دیتا یا نہ دیتا کہ اس کے بعد کی آیت اور یہی شخص نہ کہ الشہر فلیصمہ (اور بھی
اختیار جو پہلے تھا نسخہ ہو گیا روزہ کرنا پڑا) **عن ابن عباس** علی الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین فکان
شاء منہم ان یعتدک بطعام مسکین فاعتدک وتولہ صوف قال قرطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا
خیر لکم وقال قرطوبی منکم الشہر فلیصمہ ومن کان مرضا او عیسا ففدۃ من ايام اخر مرحمہ عبد اللہ
بن عباس روایت و علی الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین یہ آیت اور یہی تو ہے کہ جو چاہتا ایک مسکین کا کھانا فدیہ دے دیتا
اور روزہ لگا تو کھانا لیتا کرکھ فرمایا اللہ نے جو شخص نیکے میں رغبت کر لگا تو بہتر ہے اس کو کسی اور روزہ رکھنا بہتر ہے تمہارے لیے
پھر فرمایا قرطوبی منکم الشہر فلیصمہ جو شخص تم میں سے ماہ رمضان پا کر تو دسین ضرور روزہ رکھو اب فدیہ جاتا رہا البتہ بعض
مسافر کو یہی حضرت ابی ہریرہ اس کو بفرمایا من کان مرضا او علی سفر ففدۃ من ايام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنوں میں رکھ
۱۔ **باب** مر قال محمد بنہ للشیخ والحجاء بعضون نے کہا و علی الذین یطیعونہ نسخہ نہیں ہوا **عن ابن عباس** قال

انبتت الحجاء والمرضع بن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حالہ اور بڑی کر حقین جس سے روزہ نہ رکھا جاوے یا روزہ نہ رکھنا ضرور
عن ابن عباس علی الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین قال کانت خصۃ للشیخ الکبیر والمرأۃ الکبیرۃ واما
یطیقان الصیام ان یفطر ویطعم امر کمال ابو مسکینا والحجاء والمرضع اذا خافا مرحمہ عبد اللہ عباس
روایت ہے و علی الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین یہ حضرت ابی ہریرہ مروی عورت کو کسی وجہ یا وقت کہتے ہیں روزہ کی اور ان حکم تھا
کہ روزہ چاہیں تو نہ رکھیں اور ہر روز کے بعد ایک دن مسکین کو کھانا کھلا دیں اسی طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودھ دلائی ہو کسی کو نقصان
کا خوف کریں تو روزہ کہیں فدیہ میں **باب** الشہر یکون تسعا وعشرین کبھی مہینہ دوا تیس دن کا ہوتا ہے **عن ابن عباس** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا تکتب ولا تحسب الشہر ہکذا وھکذا وھکذا وھکذا وھکذا
اصبغۃ النالۃ یعنی تسعا وعشرین و ثلاثین مرحمہ ابن عمر روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں نے تم کو ایک امیۃ یعنی تیس دن کا
ہر چھ ماہ کتاب نہیں جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دنوں یا توں کی ایک لکھو سے بتایا تو دس گنتیں کہیں اور یکجا تیرہ
دفعہ میں ایک لکھ بند کر لی یعنی کبھی دوا تیس دن کا بھی ہوتا ہے **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع
وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تفتروا حتی تروہ فامر عبد اللہ بن عمر ان کان

شعبان تسعا وعشرین نظر لہ فاذی فذلک وازلیا
قال فکان ابن عمر یفطر مع الناس ولا یأخذ بهذا الحسب مرحمہ ابن عمر روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی شعبان
دوا تیس دن کا ہوتا ہے تو روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور روزہ نہ موقوف نہ کر جب تک چاند نہ دیکھو پس اگر پہلی تو شمار کرو **وف**
یعنی تیس دن چوبیس اگر ہو تو رمضان کے چاند کی طرح ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہیں اور سوال کے چاند کی طرح دو گواہ ضرور
ہیں یہ انصاف اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کی طرح بھی دو گواہ ضرور ہیں **ت** راوی

لو گھیا تو اس دن کے دروستی کے بعد بخینو الہی جو بخشد یگا نو ذریوں کو کیونکہ انہوں نے اپنی مالکون کو جبر سے ڈرا کر لیا وہ انکو
اختیار میں نہیں کر مالک قیامت کے دن پھر جو جانکو اذکو سزا ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدیٰ فصل الصیام روزہ کی خبر فرض ہوا عن ابن عباس یا یحییٰ اللہ عنہما لکتاب علیکم الصیام کما لکب علی الذین

من قبلکم فان الناس علی عبد البقی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمة حرم علیہم الطعام والشراب والنساء وصاموا
الی القابلة فاخذوا رجل نفسه فجامع امراته وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عز وجل ان یجعل ذلک لیمن یقی

وخصته ومنعہ فقال سبحانہ علم اللہ انکم کتمت حقنا و انفسکم و کا هذا مما نفع اللہ به الناس و خصہم لیسر

ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا اون لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تو

لوگ انحضرت کو زمانی میں جب ناز پڑھ چکے تھے عشا کی حرام ہو جاتا اون پر کہنا یا میں جماع کرنا عورتوں سے دو سکر شب تک انکھینے سے بدتر

کی تو اس نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کے ناز پڑھ چکا تھا لیکن روزہ افطار نہیں کیا تھا تب اس جل جلالہ نے یہ آیت فرمائی

چاہا کہ لوگوں پر آسانی ہو اور خصت ہو اور نافذ نہ ہو تو فرمایا علم اللہ کہ تم کتمت حقنا و انفسکم فاب علیکم عنہما عنکم فان انما بشر دین اللہ

یعنی جو جان لیا اس کے تمھاری دونوں کی چوری کو کھینچ کر دیا قصود تمھارا اور درگذر کی تم کو اب جماع کرو عورتوں سے اور کہا پس جو جب تک

سعید و ثاری سیاہ دھاری سے تم کو لمبا بوی یعنی بھر جو عجب عن البراء قال کان الرجل اذا صام فقام لحد اکل الاصلها و احصیة

بن قیس الاصلها اتی امراته و کان صائما فقال عند شئی قالت لا علی اذهب طلیلک فزہدہ غلبہ قد

عینہ فجات فقال لخصیبتہ لک فلم ینصف التمار حتی غشی علیہ و کان یعمل یومہ فزار صندہ فذکر ذلک للنبی

صلی اللہ علیہ وسلم فخرت احل لک لیلۃ الصیام الرثا النساءکم قرأ الی ہولہ من الفجر ترجمہ ابن عباس روایت ہے کہ جب

جب کوئی سو جاتا رغو و انیس کے بعد تو بچھو سکونہا درست نہ ہوتا دوسری روزی کے افطار تک کیا بھر مہ بن قیس انصاری نے

عورت پاس آئی اور روزہ کرتی پوچھا تیرے پاس کچھ کھانی کو ہے وہ بولی نہیں مگر میں بانی ہوں کچھ ڈھونڈ کر لاتی ہوں وہ

اور انکی آنکھوں میں نیند بھر گئی یہ سو گئی جب انکی نوکھنوں کی محروم ہوا تو رکھانے سے پہر دو دن دیکھ نہیں ہوئی تھی

کہ انکو خوش آگیا بہوک کی شدت سے پہلے دن کے پہر کہ تھے پہر دوسرا دن بھی یوں ہی گذرا حالانکہ دن بھر سخت کرتے تھے انحضرت

سے اسکا ذکر ہوا و اسوقت یہ آیت اتری حلال ہوا تمھاری راتوں کو جماع کرنا اپنی عورتوں سے **باب** نسخ قولہ و علی
الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ کانفسہ ہونا عن سلمہ بن اکوع لما نزلت هذه الاية و علی الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ
مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفدک فعل حق نزلت الاية التي بعد ما فسختها ترجمہ ابن اکوع سے روایت

باب من قال فان عم صلیکھ فصوموا ثلاثین اگر شوال کی اونتیسویں کو اور پوتیس روز کے عذر اعتبار سے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشھر بصیام یوم ولا یومین الا ان یکون یصومکم
لانہ صوم احتیروہ فان حال و نہ غمامة فاموا العدة ثلاثین شہرا خطرا والشہر
تسع عشرین ترجمہ اس عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرواؤ اس سے پہلے
ایک یا دو روز رکھ کر مگر جب اون دنوں کو کسی تم میں سے روزہ رکھا کرتا ہو یعنی عادت کے موافق اگر اتفاق سے وہی دن جاوے تو
روزہ رکھنا مضائقہ نہیں اور روزہ مت کہو جب تک چاند نہ دیکھو پھر روزہ رکھو جب تک شوال کا چاند نہ دیکھو مگر
اس دن اگر جاوے تو تیس روزہ رکھ کر پھر افطار کرواؤ چھینہ کبھی اونتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے **باب في التقدير**
رمضان کا استقبال کرنا عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل من صمت من صدر
شعبان شیئاً قال لا قال فاذا اخطرت فصم یوماً والحدھما یومین ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی صمت سے کیا تو فی شعبان کے اخیر میں روزہ رکھو وہ بولنا نہیں اپنے فرمایا مضائقہ
کہ روزہ رکھیں تو ایک روزہ اور کہہ دو اور رکھ (یعنی حکم استحباً ہے نہ وجوباً) **عن ابی الاثیر الغیریة** بفرقة قال قام
معاویة فی الناس بدیر مصحح الذک علی باب جمص فقال یا ایہا الناس انا قد رأینا الھلال یوم کذا وکذا
انا متقدم بالصیام فرحب ان یفعل فلیفعلہ قال اھم الیہ مالک بن ھبیرة السبکی فقال یا معاویة
اشی سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام شئ من رایت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول صوموا الشھر وسر ترجمہ منیر بن فروہ سے روایت ہے معاویہ کو گون میں کھٹکے ہوئے دیر سحران پر جواب
تھیں سر اور کہا ای کو گو ہم نے چاند فلان دن دیکھا ہم تو پچھلے سے روزہ رکھیں گے جو شخص چاہے وہ بھی کھو مالک بن
ھبیرہ نے کہا یا معاویہ یہ تم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہو یا اپنول سے کہتی ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرمائی تھی روزہ رکھو شہر رمضان میں اور آخر شعبان میں **ف** سے کہنے کو آخر میں باعتبار سنت کے مگر ابو داؤد نے اس کو
اور عبید بن عبد الغزی سے نقل کیا کہ بہتر تھی سرور اور شروع کو کہیں اس صورت میں معاویہ کا مطالبہ نہی سے نکلنا مشکل کیونکہ
مہر سکتا ہے مراد یہ رمضان کے روزے کہیے اور اس کے آخر میں بھی روزہ رکھو غنہ کرواؤ شروع میں رکھو یا شعبان کے شروع میں رکھو
باب اذا دعی الھلال فی بلد قبل الاخرین بلیلة اگر ایک شہر میں دوسرے شہر سے ایک وقت پہلے چاند دھلائی دیکے
عن کرب ان ام الفضل ابنتہ الحریث بعثتہ المعاویتہ بالشام قال قد مت الشام فقصت حاجتہا
فاستہل رمضان وانا بالشام فرأینا الھلال لیلة الجمعة فمقت المذینة واکثر الشھر فالتی ابن عباس
نہذکر الھلال فقال متی رأینا الھلال قلت رأیتہ لیلة الجمعة قال انت رأیتہ قلت نعم وراہ التامر و
صاموہا معاویة قال کنار انیاء لیلة السبت فلا نزال نضوہہ حتی نکل ثلاثین او ثلثا فقلت اقلا

کہا ابن عمر شعبان کی اوتیسویں تاریخ چاند کو دیکھ کر اگر دکھائی دیا تو بہتر نہیں تو اگر مطلع صاف ہوتا تو ابرہہ نہ تیرگی ہوئی تو
 دوسری دن روزہ نہ رکھتا اور جو مطلع برابر یا غلبہ رہتا تو دوسرے دن روزہ رکھتا یہ یوم الشک جو حکم اللہ تعالیٰ میں بڑا احتیاط ہے
 اگر افطار لوگوں کے ساتھ ہی کرتے اپنی حساب کتاب ختم کرتے **ف** کیونکہ عید اور بقر عید رب المانوں کے ساتھ کرنا چاہیے عید کرنا
 درست نہیں دوسری حدیث میں ہے عید فطر اسی دن ہے جس دن تم افطار کرو اور عید قربان اسی دن ہے جس دن تم قربانی کرو **عن**
عمر بن عبد العزیز کتب اہل البصرة بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن** محمد بن ابراہیم عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم زادوا ان حسن ما یقصد الہ اذا رانا ہلال شعبان لکذا وکذا فالصواب انشاء اللہ کذا وکذا الا ان تروا
 ہلال شعبان قبل ذلک ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے اہل بصرہ کو ایسا ہی کہا جیسا ابھی ابن عمر کی حدیث میں گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اگر ہلال
 افطار دیکھ کر جب شعبان کا چاند دیکھیں فلان فلان روزہ تو روزہ فلان فلان ہوگا مگر جب پندوس ہی پہلی دکھائی دے گی
 تو چاند روزہ رکھے کیونکہ شرمین رویت کا اعتبار ہوا ان دنوں کا ٹھیک نہیں ہے **عن** ابن مسعود قال لما صمنا مع النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم تسعا عشر ایام صمنا معہ ثلاثین ترجمہ ابن مسعود روایت ہے ہمارے رمضان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ انیسویں سے زیادہ گزری یعنی اکثر انیسویں انیسویں روزہ آپ کے ساتھ کھیں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انکم اتمم عیدکم بقیۃ رمضان وذو الحجة ترجمہ ابوبکر سی روایت ہے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انیسویں روزہ کو انیسویں ایام میں انیسویں نہیں ہے یا ثواب میں کم نہیں ہے **باب** اذا خطا القوم لہلال جب چاند
 دیکھتے ہیں لوگوں نے غلطی ہو جائے **عن** ابو ہریرہ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ قال افطرکم یوم فطر وروزہ افطار
 میں حضور کل عرفہ موافق کل منی منفر کل حجاج مکہ منفر کل جمع موقوف ترجمہ ابوبکر سی روایت ہے
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اوس دن ہے جس دن افطار کرو اور عید قربان اوس دن ہے جس دن قربانی کرو اور اسی روزہ
 کو عرفہ کہہ سکتے ہیں اور اسی نماز کے جگہ ہے اور بقیہ روزے مکہ میں ہیں یا مسجد یا اور اسی روزہ کو عرفہ کہہ سکتے ہیں
باب اذا غمی الشجر جب رمضان کے چاند برابر ہو **عن** عبد اللہ بن زبیری فیس قال سمعت عائشہ رضی اللہ عنہا تقول
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحفظ من شعبان ما لا یستحفظ من غیرہ ثم یصوم ید رمضان فان غم علیہ
 عدلہ یا یوم عاشوراء ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی تاریخوں کو
 اچھی طرح یاد رکھتا اور چھینٹتے یا دنہ رکھتا چھینٹتے رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ شروع کرتی اگر اوس دن ہوتا تو شعبان کے
 تیس دن پورے کر لیتا پھر روزہ رکھنا شروع کرتی **ف** یعنی یوم الشک میں روزہ رکھتا **عن** حذیفہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا تقدروا الشہر حتی تروا الہلال او تکملوا العدة ثم صوموا حتی تروا الہلال او تکملوا العدة
 ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے استقبال کرو رمضان کا رمیزاہ رمضان کو شروع نہ کرو
 ہی روزہ شروع نہ کیا کرو یا جب تک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کر لو پھر روزہ رکھو یا جب تک چاند نہ دیکھو یا تیس دن پورے نہ کر لو

تنقیر و معاویہ وصیامہ قال اھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے روایت کی کہ انھوں نے
 بنت الحارث فی اذکر ہجرت میں معاویہ سے کہا میں شام میں پہنچا اور ام الفضل کا کام پورا کیا پھر رمضان کا چاند نکلا
 اور میں میں تھا تو ہم نے چاند جمعہ کی رات کو شام میں دیکھا تھا جب میں رمضان کو اخیر میں میں آیا تو ابن عباس نے مجھ سے کہا
 کہ یہ کیا اور کہا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا میں نے جمعہ کی رات کو دیکھا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا میں نے
 کہا ہاں میں نے دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزہ کہے معاویہ رضی بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا میں نے تو اس
 کو جمعہ کی رات کو دیکھا ہم اسی دن سو روزہ رکھے میں میں اور کہی میں گئے جب تک تیس روزہ پوری ہوں یا شوال کا چاند نکلا
 دیو میں نے کہا تم معاویہ کی روایت پر اور ان کو روزہ اعتساب نہیں کر سکتے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایسا ہی حکم کیا (روایت پر عمل کرنا) **باب** کو راہیتہ صوم الشک یوم الشک کو روزہ مکروہ ہے **عن**
 صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا عند عمار فی الیوم الذی شک فیہ فانی شاة فلتع بعض القوم فقال کما من صام لھذا الیوم
 فقصرہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے ہم عمار کو اس خبر سے کہ روزہ ایک باریک گوشت یا بعض
 دنوں کو رکھا نہیں پڑتا کیا سمارنے کہا میں نے اس روزہ رکھا اوس نے افرانی کی ابوا قاسم رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** میں
 وصل شعبان میں رمضان میں روزہ رکھا رمضان میں ملا **عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**
 لا تقدمو صوم رمضان یوم ولا یومین الا ان یکون صوما بصومہ رجل فلیصم ذلک الصوم رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے رمضان کو ان کی ایک روزہ یا دو روزہ نہ رکھو لیکن جب کو عادت ہو
 کہ ہفتہ کی روزہ رکھتے ہیں تو اس سے نقل روزہ رکھنے کی عادت رکھتا ہو مثلاً پیر جمعیت کو دن روزہ رکھتا ہو اور اظہار
 پہلے رمضان کو دھن و واقع ہو تو اس کو نہ ختم میں اور جب کو عادت نہ ہو تو وہ رکھو **عن ترمذی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 لیکن بعض من السنۃ شہر امام الا شعبان یصلہ برمضان رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رمضان کے کسی مہینہ پوری مہینہ ہر روز نہ رکھتا البتہ شعبان بکھرتے ہیں **باب** فی کراہیۃ ذلک رمضان کو
 ملا مکروہ ہے **عن عبدالعزیز بن محمد قال** قدم عثمان بن کثیر الدین فقال لجلس العلماء فالحزمیدۃ فاقامہ ثم قال
 اللهم انی احدث عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتصف شعبان
 فلا تصوموا فقال العلماء اللهم انی اری حدیثی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں نے تو علاوہ کو اس کی اور ماں کا ہتھکڑی کر لیا کیا بعد اس کی کھا ہی پروردگار یہ حدیث بیان کرتا ہے انہوں نے اس کو ہر پر
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجیب ان آقا گذر جاؤ تو پھر روزہ نہ رکھو جب تک رمضان نہ آوی علاوہ نے کہا ہی
 پروردگار رشیک کر باپ ابو ہریرہ یہ حدیث نقل کی انہوں نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** شہر
 میں جلیل علی رؤیہ ہلال شوال دعاوی گوہی میں شوال کے چاند دیکھنے کی تو صحیح ہے **عن حسین بن الحسن بن الجلیلی**

الجزء الخامس عشر

پارہ پندرہواں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب وقت السحری کہانی کا وقت عزیمت بنجدب یخطب ہو بقول قال رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن من سحوکم اذان بلال ولا بياض الاخر الذی ہکذا حتی یستطین حرمة
 بنجدب روایت ہے کہ وہ خطبہ میں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کے اذان تم کو سحری کہانی
 نہ روکے (وہ صبح صادق سے پہلے اذان دیا کرتے اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارہ میں ظاہر ہو کر پھیل جاتی ہے یعنی شام
 ف یمنع صبح دویم ہر ایک صبح کا وہ جب کی لہجہ رو ہوتی ہے اور وقت تک روزہ دار کو کہانا اور پینا حرام نہیں اور فجر کے
 نماز اور وقت درست نہیں دو صبح صادق جس کی روشنی چوٹی چلی ہو تے ہی اس وقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام کر دینا
 عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع احدکم اذان بلال امر مسعود فانه یؤذنت
 او قال ینادی لیجمع قائمکم جنبہ نائمکم و لیس العجرات یقول ہکذا قال مسعود و جمع جمع کہنے
 حتی یقول ہکذا و مدحی با صبیحہ المساکین ترجمہ ابن مسعود روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا کہ نہ روکے کسی کو بلال کے اذان اور سحری کہانی اس طرح کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا بانگ دیتا ہی رات کو
 تاکہ تم میں سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور جسے کہانی کی طرح جاگی اور فجر کا وقت وہ نہیں
 جو اس طرح اشارہ کری اور بعض اس حدیث کو راوی اپنے دونوں ہتھیلیاں مل کر اونچا کر کے دکھایا یعنی جو لہجہ اور اونچو روٹھوٹل
 ہوتی ہے اور اس نام صبح نہیں حضرت نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کری اور حضرت فی الزکری کے دو انگلیوں کو مل کر جھپٹا
 دہنی اور بائیں ہاتھ صبح وہ ہے جب کی روشنی چوٹی ہو عز طاق قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کلووا واشربوا
 لا یہیدنکم السطاع للصعد فکلووا واشربوا حتی یترضلکم الا اخر ترجمہ طبرانی سے روایت ہے فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاؤ اور پیو مت روکی تم کو کہانی اور پیو سے وہ روشنی جو چڑھتی چلی آتی ہے صبح کا وہ
 بلکہ کھاؤ اور پیو جب تک سرخ فجر نہ نکلے یعنی سفیدی میں سرخی نہ آجادی مراد یہ ہے کہ اچھے طرح روشن ہو جاؤ اور عز عدی
 بن حاتم قال لما نزلت ہذا لا یمنع من الخیط الا بیض من الخیط الا سوا قال اخذت عقلا
 ایض و عقلا اسود فوضعتہما تحت سادی فنظرت فالتی فی ذکرت ذلک لرسول الله صلی
 الله علیہ وسلم فوضعتہما تحت سادی اذا المریر طویل اما هو اللیل والنہار قال عقیان انما هو سواد
 اللیل و بياض النہار ترجمہ مدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان میں کھانا یا پانی نہ
 کھیں نہ پیئیں تو میں نے ایک سیاہ ڈور سے ایک سیاہ دوسرے سفید پیرنجی کو کٹی رکھی پھر انفرات

[illegible]

۴۹

باب	باب	باب	باب	باب	باب
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱
۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷
۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵
۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱
۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷
۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳
۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷		

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی کہوں گا کہیں گے کیونکہ یہود اور نصاریٰ روزہ کہوں نہیں دیر کیا کرتے ہیں **ف** سورج ڈوبتی ہی اول وقت روزہ کہوں لےنا صحیح ہے اور سب قیام دین وغیرہ کہ حضرت کی سنت ہو اور دیر کرنا یہود اور نصاریٰ کے عادت ہو بعضی ناواقف جہالت اٹھیوں کی صحبت کہ سب سے دیر کرتی ہیں یہ مکر وہ ہے **عن ابی عطیہ قال دخل علی عائشہ رضی اللہ عنہا انا ومسروق فقلنا یا ام المؤمنین زجلان صحت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدہما یعمل الإفطار ویجعل الصلوۃ والاخر یؤخر الإفطار ویثحب الصلوۃ قال لیس فیہما یعمل الإفطار ویجعل الصلوۃ قالت کذلک کذلک کلن یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ہے عطیہ سے روایت ہے کہ مسروق اور میں حضرت عائشہ پائے گئے اور ہم نے کہا اے مومنوں کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے ہیں کہ ایک اون میں سے روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ یعنی اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کہوتا ہے اور نماز دیر کر پڑھتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جو جلدی افطار کرتا ہے اور نماز جلدی پڑھتا ہے وہ کون ہے ہم نے کہا عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتی تھیں **ف** عبداللہ بن مسعود کے عالم اور فقیہ تھے اور حق سنت پر عمل کیا اور ابوت سے بھی شریک صحابی تھے اور ہونے جواز پر عمل کیا یا اذکو کچھ عذر ہو گا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہوں **باب ما یفطر علیہ کس خیر پر روزہ افطار کری****

عن سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائمًا فلیفطر علی التمر فان لم یجد التمر فلیسکھ فان لم یجد طھو ترجمہ سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہے کہ کھجور سے روزہ کہوں اور جو کھجور ملے تو پانی نہ پانی افطار کر لی کیونکہ پانی پاک مگر نیکو لا ہے **ف** یہ امر استحب ہے لیکن فرمایا نہ واجب و اس طرح اور چیزوں پر بھی روزہ کہنا درست ہے **باب القول عند الإفطار**

افطار کی وقت کیا ہے **عن ابن سالم الملقع** رأیت ابن عمر یقبض علی حیمتہ فیقطع ما زاد علی الصحیح قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال اذهب الظما واتملت العروق وثبت الہجرا شاء اللہ **ترجمہ** ابن سالم الملقع سے روایت ہے کہ ابن عمر کو مینی دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی مٹھی میں پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اسکو کٹ دیتے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتی تو فرماتے پیاس گئے اور گین تر و تازہ ہر گین اور ثواب ثابت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا **ف** یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہو گیا **عن معاذ بن زھرة** انه بلغه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللهم صحت علی ما زلت افطرت **ترجمہ** معاذ بن زھرة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی تو فرماتی اے اللہ تیری ہی پیاس مینی روزہ کہنا اور تیری ہی رنق پر مینی افطار کیا **ف** ابن ملک نے کہا کہ حضرت یحییٰ دعا بعد افطار کو پڑھتے تھے اور بعد تک صحت کے جو لوگوں نے وہ تک سنت علیک تو کھلت زیادہ کر لیا ہے اسکو کچھ سہل نہیں اگرچہ صحیح میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ افطار کے نزدیک روزہ دار کیو بطور ایک دعا ہے کہ رزق دے

میں مٹی اور سکو کھپا کھپا کھٹاتے نظر نہ آئے صبح کو مٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپ نے ہنس کر فرمایا تیرا
 نتیجہ بھت لہنا چڑھا رہی یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب یہاں اور سفید ڈور بھی رات کے سیاہی اور دن کی سفیدی ہے
ف تیرا نتیجہ بھت چڑا لہنا ہے جب تورات کے اور کچے ڈور کو اور سکوئی آگے بٹھائے ہنسے تو فرمایا **باب الفصل**
سمع النداء والا نداء علیہ کو کسی شخص فجر کی اذان سے اور کہانا اور سکو سانی ہو **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والا نداء علیہ فلا یضعہ حتی یقف فی حلیۃ منہ **ترجمہ**
 ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اذان نہ پڑھ کر صبح کی اور باسن اُسکے تہہ میں ہو
 یعنی کچھ کہانی مینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جگہ اپنی حاجت روانی نہ کر لیں اور اس برتن کو نہ رکھو **ف** شاید مراد اذان سے
 وہ اذان ہو جو قبل طلوع فجر کے بال یا کرتی تھی۔ مگر اصوات میں برتن ہاتھ میں ہونے کے قید کیا ضرورتی پس مطلب ہو گا
 کہ اگر اذان فجر کی ہو جاوے لیکن کہانا نہ ہو تو کچھ لکھا لیں تاکہ تکلیف نہ لایطابق نہ اٹھاوے **باب وقت فطر الصائم**
 روزہ کو وقت افطار کری **عن عمر بن الخطاب** صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء اللیل من رمضان وذهب النجم من رمضان
 نزل مسدود وغایت الشمس فقد افطر الصائم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 پورب کی طرف سے رات کی شیا آوے اور جاوے دن کچھ کو اور ڈوبے سوچ تو روزہ دار روزہ کہو **عن عبد اللہ بن مسعود**
 یقول سنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجد لنا
 قال یا رسول اللہ لو مسیت قال انزل فاجد لنا قال یا رسول اللہ انزل فاجد لنا قال یا رسول اللہ انزل فاجد لنا
 لنا فنزل فجرح فشراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اذا رایت اللیل قد اقبل من رمضان فقد افطر
 الصائم وانشاء باصبعہ قبل الشرف **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اگر وہ روزہ دار فجر جو وقت کہ سوچ ڈوب گیا تو اپنے فرمایا امی بلال اور اگر سہارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
 کہ آپ شام کے نیچے شام ہو جانی دیکھو اپنے فرمایا اور اگر سہارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہے یعنی
 آپ روزہ نہیں اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا اور اگر سہارے واسطے ستو گھول پھر وہ اور اگر ستو گھولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم نے ستو یا پھر فرمایا جو وقت تم دیکھو کہ رات اور صبح سے آدھ یعنی سیاہی پورب ملو دار ہو تو روزہ دار کے روزہ ہو
 کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں حضرت کو ساتھ نہیں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بھت جلد روزہ کہو تھے کہ بعض لوگوں کو شک رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور تا
 ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہے روزہ کہو لہذا یہ ضرور نہیں کہ تا نیکل آدھن اور خوب پیرا
بَاب مَا یَسْتَحِبُّ تَعْمِلُ الْفُطْرَ روزہ جلد ہی کہو نہا **عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 ومسلم قال انزل الدین ظاہر ما یعمل الناس الفطر لان البصود والنصارا یؤخرون **ترجمہ** ابی ہریرۃ سے روایت

جس کو ذال ثانی صدموں سے بچانی ہو اس پر روزہ گناہوں سے بچانا ہو کیونکہ شہوت گم کرتا ہے **باب**

السواك للصائم روزی میں سواک کرنا **عن ربيعة** قال آیت رسول الله صلى الله عليه وسلم

وهو صائم من ماء ولا احدى ترجمہ ربیعہ سے روایت ہو مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم کو روزہ میں سواک کرتی ہوئی مسند و زیادہ کیا سیکڑوں مرتبہ کہ میں شمار نہیں کر سکتا **باب الصائم**

يصعب عليه الماء من العطش وبالعق في الاستنشاق روزہ دار کے پیر پائیس کی وجہ سے پانی ڈالنا اور ناک میں پانی

روزہ دار کو روزی میں **عن ابوبكر بن عبد الرحمن** عن صحابہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیت

رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل النار في سفره عام القحط بالقطر وقال تقوا والعدكم و صائم رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال ابوبكر قال لکن حدثنی لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم

بالعرج يصعبه رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحس ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض صحابہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لوگوں کو حکم دیا روزہ افطار

کر نہ کیا سفر میں جس سال کفر قحط ہوا اور فرمایا آپ نے قوت حاصل کرو اپنی دشمنوں کی طرح اور جو کھانا وقت سے ایسا نہ ہو

روزہ میں صنف ہو جاوی ابوبکر نے کہا اوس صحابی نے مجھے بیان کیا کہ مقرر مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

روزہ میں اپنی سر پانی ڈالتی تھی عرج میں (نام ایک جگہ لگا ہی درمیان کو اور دینہ کے) اس پر گرمی اور پیاس کے

سختی کم ہو جاوی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈ کی طرح سرد پانی ڈالنا یا کھانا یا پیسٹا کھانا

وغیرہ بدین پریشنا شدت گرمی میں کر دہ نہیں ہے **عن صبرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغ في

الاستنشاق الا ان تكثر صائمًا ترجمہ صبرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کو اندر سے

ڈالنا نہیں بہانہ کیا مگر جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نہ کیا کر (شاید پانی دماغ میں نہ چلا جاوے) **باب في الصائم يحتم**

روزہ دار بچھنی لگاؤ تو کیسا **عن ثوبان** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم ترجمہ

ثوبان سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگ کی گانیوالی نے اور جس کو سینگ لگا ہی **ف**

دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور کثرت کے نزدیک مطلب ہے کہ روزہ توڑنے کی قریب ہو گیا کیونکہ

بچھنے کی گانیوالی کے منہ میں خون جانا کا خوف ہو اور جس کی گانیوالی اس کو خوف ہو کہ صنف ہو جاوے اور روزہ توڑا پری **عن**

شدا بن اوسان رسول الله صلى الله عليه وسلم اني على ساجل بالبقيع وهو حجه وهو اخذ بيدى

لثمان عشر دخلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم ترجمہ شدا بن اوس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہ نام ہے) میں ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگ لگاوار مانتا اور حضرت میرا ہتھ بچھنے سے

تیسرے رمضان کی اٹھارہویں تاریخ آپ نے فرمایا روزہ توڑا سینگ کی گانیوالی نے اور جس کو سینگ لگا ہی **ف** بعضوں نے اس حدیث

کجانی اور بھی وارد ہو ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا اللہ الفصل المغفل اور بھی پڑھتے تھے الحمد للہ
 اعاشی حضرت درزقنی فافطرت **باب** الفطر قبل غروب الشمس اگر آفتاب ڈوب کر ہی چار روزہ کہوں **عن** اسماء
 بنت ابی بکر قالت افطرنا يومنا من رمضان في غيم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم طلعت الشمس
 قال ابو اسامة قلت له شام امروا بالقضاء قال بعد من ذلك ترجمہ اسما بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ رمضان
 میں ایک دن ہم کو افطار کیا بدلی اور ابی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں پھر سو بج کر نکل آیا ابواسامہ نے کہا میں نے
 ہشام سے کہا پھر قضا کا حکم ہوا ہوگا انہوں نے قضا تو ضرور ہی **باب** فی الوصال تہ کے روزوں کا بیان **عن** ابن عمر
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فمضى عن الوصال قالوا فانك تواصل يا رسول الله قال اني لست كهيتكم
 الا طعم واسقى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے روزہ کہنے سے منع کیا یعنی دو روزہ
 یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور ات کو بھی کہنا (صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ آپ جو تہ کا روزہ رکھتے ہیں اس کا کیا سبب ہے آپ نے
 فرمایا کہ مقررین تمہاری طرح نہیں ہوں مجھ کو دن میں کہنا یا پانی منا ہے یعنی جو طرح آدمی کو کہنا ہے پیہر سی طاقت ہوتی ہے بھوکہ
 بدون آنکھ خدا طاقت دیدیتا ہے یا سپر چرخ خدا حضرت کو کہنا کہلاتا ہو یہ حضرت ہی کو خاص تھا دوسرے کو اس روزہ کہنے سے
 منع فرمایا **عن** ابی سعید الخدری انہ سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تواصلوا فایکم
 امر ان یواصل یواصل حتی یسحق قالوا فانک تواصل قال اني لست كهيتكم انی لی مطعما یطعمنی
 و ساقیا یسقینی ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تہ کا روزہ
 نہ کہو جو تہ کیا چاہی اور روزہ ملائیکہ ارادہ کر دے سحری کی وقت تک ملاوی۔ یعنی اگر روزہ دار شام کی وقت تک کھا دے اور سحر
 کھا دے تو اللہ تہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزہ روزی کھر اور بات کو کچھ کھا دے یہ نہیں درست ہے (صحابہ نے کھا
 یا رسول اللہ آپ جو تہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مقرر میری سی کہلاتا ہوں کہ وہ کہلاتا تھا
 اور پلائیو والا ہے کہ وہ پلا دیتا ہے **ف** یعنی خداوند کریم کچھ غذا بھی روحانی ہو گے **باب** الغیبة للصائم روزہ
 عین بیت کرنا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع قول الزور والعمل به فليس لله
 حاجتان يدع طعامه وشرابه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہودہ باتیں
 اور برے کام کرنا نہ چاہے۔ یعنی روزہ میں تو اسے کھا دے کہنا یا پانی چھوڑ دے کی کچھ حاجت نہیں **ف** یعنی صرف فاذکر فی اللہ
 خوش خین ہوتا جب تک سے کاموں کو بھی نہ پھڑی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جسد
 اذا كان احدکم صائما فلا یرفث ولا یجھل فان امرؤ قاتلہ او شتمہ فلیقل انصائم انصائم ترجمہ ابی ہریرہ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہے کہ بھیو وہ کچھ دجھتا
 کڑی اگر کوئی شخص اُس سے لڑے یا کالیان کی تو کہہ دو میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں **ف** روزہ کو ڈال اس کی کھا



من کل ناسیجا جو شخص روزے میں کہا پی لے **عز ابن ہریرہ** قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انك قلت وشئت ناسيا واتصائم فقال اطعمك الله وسقاك ثم رجعت به **عز** سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور بولا یا رسول اللہ میں نے بہو لکر کہا پی لیا روزہ میں اپنے فرمایا اللہ نے تجھے کہا پا اور بلا (یعنی روزہ نہیں گیا) **باب تاخیر قضا رمضان** رمضان کی قضا کہنہ میں دیر کرنا **عز عائشہ** تقول انک ان لم یکن علی الصوم من رمضان فما استطیع اقضیہ حتی یأتی شعبان **عز** حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھ پر روزہ ہوتی تھی رمضان کے (قضا کہنہ کے) پہر میں اذ کو کہہ نہ سکتی یہاں تک کہ شعبان آجائے **ف** تو شعبان میں رکھ لیتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتھ ہجرت متنبہ ہو آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکھتیں جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حضرت عائشہ بھی رکھ لیتیں۔ اگر رمضان میں روزے قضا ہوئیں اور دوسرا رمضان جاوے تو رمضان کو نہ رکھ رکھ کر قضا کے روزہ رکھے اور ہر روزہ کے ساتھ ایک ایک دفعہ سکین کو دیوے اور اضعیف کے نزدیک غلظت یا ضرر نہیں صرف قضا کر لی **باب فی من مات وعلیہ صیام جو شخص مر جاوے اور اسکے ذمے پر روزہ ہوں عن عائشہ** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعلیہ صیام صام عنه ولیہ **عز** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جاوے اور اس پر روزہ ہوں تو اس کا ہر طرف سے اس کا ولی روزہ رکھے **ف** بھی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور امیر ثلاثہ کے نزدیک کوئی دوسری لطیف سے روزہ رکھ نہیں سکتا **عز ابن عباس** قال اذا مرض الرجل فی رمضان فمات ولم یصح اطعم عنه ولم یکن علیہ قضا وان نذر قضا عنہ ولیہ **عز** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے رمضان میں پھر مر جاوے اور اچھا نہ ہو تو اس کی طرف سے مسکینوں کو کھانا دیا جاوے گا اور قضا اس کی ذمی واجب نہ ہوگی (کیونکہ اس نے منر صحت ہی نہیں پاسی) اگر وہ نذر کر گیا تو ولی اس کی طرف سے پورا کرے **باب الصوم فی السفر** سفر میں روزہ رکھنے کا بیان **عز عائشہ** ان حمزة الاسلمی سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انني اسعد الصوم افا صوم في السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت **عز** حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزة الاسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میں نے چاہا کہ میں سفر میں بھی روزہ رکھوں آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے **ف** یعنی سختی سے روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور جمیعیات میں ہوں تو افطار افضل ہے بھی نہ سب پر محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور اداعی کے نزدیک ہر حال میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور احادیث اسباب میں مختلف ہیں **عز حمزة الاسلمی** قال قلت يا رسول الله اني صاحب ظلمة عالجها اسافر علیہ واكریہ وانه ربما صادفني هذا الشهر

اینا بہ وقال له کلمہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے افطار کیا رمضان میں (روزہ توڑ دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم کیا ایک بروہ آزاد کر نیک یا دو مہینے پہلے درپے روزہ رکھو یا نساۓ مسکینہ کو کھانا کھلانے کا وہ بولا مجھے یہ نہیں ہو سکتا یعنی ان تین کاموں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنی میں ایک ٹوکرا کھجورون کا آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اسکو لے لے اور صدقہ کر وہ بولا مجھے زیادہ کوئی مجلس نہیں آپ منہ نہ لگے جھٹک کر آپ کی کھجیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا تو ہی کھالے اسکو

دوسری روایت میں یوں ہے خاتی بعرق فیہ ترقہ خمسۃ عشر صاعا وقال فیہ کلمہ انت و اهل بیتک وصم یوما واستغفر اللہ ترجمہ آپ پاس ایک تھیلہ کھجوروں کا آیا جس میں پندرہ صاع کھجور ہوں گی۔ اس روایت میں یہ ہے آپ نے فرمایا تو کھالے اسکو اور تیرے گھر کے لوگ کھا دیں اور ایک روز روزہ رکھ لے

(نضا کا) اور استغفار کر اللہ عز و جل نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقول فی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السیاحۃ رمضان فقال یا رسول اللہ احترقت فسالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شانہ فقال اصبت اہلی قال تصدق قال واللہ ما لی شیء ولا اقدر علیہ قال اجلس فینماہو علی ذلک اقبل رجل یسوق حمرا علیہ طعام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی المحترق انفا فقام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدق بهذا فقال

یا رسول اللہ اعلیٰ غیرنا فواللہ اتا بحیاء ما لنا شیء قال کلوہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ہے کہ کہتے تھیں ایک شخص مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نماز رمضان میں اور بولا یا رسول اللہ میں جل گیا (یعنی جہنم میں جل گیا مطلب یہ ہے کہ آئندہ جلونگا) آپ نے پوچھا کیوں کیا حال ہے وہ بولا میں نے جماع کیا اپنی بی بی سے (روزہ میں) آپ نے فرمایا صدقہ دے وہ بولا قسم خدا کی میری پاسبی کچھ نہیں نہ مجھ طاقت ہے آپ نے فرمایا بیٹھو بیٹھا رہا اتنی میں ایک شخص گدھے پر بغل لاد رہا ہوئے ناکھتا ہوا آیا آپ نے پکار کر فرمایا کہاں ہے جلنے والا اب وہ کھڑا ہوا آپ نے فرمایا اسکو صدقہ کر وہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دوں قسم خدا کی ہم خود بہو کے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا کھاؤ اسکو۔ دوسری روایت میں ہے خاتی بعرق فیہ عشرۃ صاعا آپ پاس ایک تھیلہ آجس میں سر

صاع ہے باب التعلیظ فی افطرۃ عمار جو شخص صومہ روزہ توڑ دے اسکی سزا عمرانی ہریرجہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان فی غیر خصۃ رخصۃ ما للہ لہ لم یقض عنہ صیام اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان کے دن رکھے بغیر رخصت کے جس میں اللہ نے رخصت دی (یعنی بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزے اسکو پورا نہ کر سکیں گے یعنی اگر قیامت تک روزہ رکھے گا تو وہ ثواب جو ایک روزہ میں رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہوگا) باب

قوت کا باعث ہو گا پہر دوسری دن بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا بعضوں نے نہ رکھا پھر ہم چلے ایک اونٹنل میں اترے اپنے فرمایا صبح کو تم دشمن سے ملو گے اب روزہ نہ رکھنا قوت کا باعث ہو پھر نبی افطار کیا بھی بہتر ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے ابو سعیدؓ کہا میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھی **باب** اختیار القطر سفر میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے **عن جابر بن عبد اللہ** **النبی** صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یظل علیہ والزحام علیہ فقال لیمن الیر الصیام فی السفر ثم حمیہ جابر بن عبد اللہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوپر سایہ کیا گیا ہے اور لوگوں کا مجمع ہے آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا یہی نہیں ہے **ف** یعنی سفر میں روزہ سے جب ایسی حالت ہو جاوی تو روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے **عن انس بن مالک** رجل من بنی عبد اللہ اخوة بنی قشیر اغارت علینا خیل الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتہیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یأکل فقال اجلس فاصب من طعامنا هذا فقلت انی صائم قال اجلس احثک عن الصلوة وعن الصیام ان اللہ وضع شرط الصلوة او نصف الصلوة والصوم عن المسافر عن الرضع او الحبلہ واللہ لقد قال ہما جمیعاً واحداً قال قلصقت نفسی ان لا اكون اکلت من طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمیہ انس بن مالک سے جو ایک شخص میں بنی عبد اللہ بن کعب بن جحش (سوا اون انس بن مالک کے جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشہور صحابی ہیں) روایت ہو کہ ان کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار میں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہنا نہ کہا رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ اور کچھ کہا ہمارا کہنا میں سے کہنا میں روزہ دار ہوں اپنے فرمایا بیٹھ میں تجھے بتا ہوں نماز اور روزی کا حال اللہ جل جلالہ نے معاف کر دی کہ وہی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کر دیا روزہ و دودہ پلانی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی اپنے دونوں کا نام لیا اور حاملہ و دودہ پلانی والی کا یا ایک کا ذکر کیا۔ انس نے کہا مجھ پر افسوس ہوا بعد کو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنا میں سے نہ کہا یا یعنی روزہ تو نفل تھا پھر رکھ سکتی تھی مگر یہ بکت اور سعادت پر منہا مشکل ہوا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر آپ کے کہنا میں سے کہنا کہا دین **باب** من اختار الصیام بعضون کہنا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے **عن ابی الدرداء** قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فی حشد ید حیان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ من شدۃ الحر ما فینا صائم لا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عبد اللہ بن زولجۃ ثم حمیہ ابی الدرداء سے روایت ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے بعض غزوات (لڑائیوں) میں نہایت گرمی کے دنوں میں بیان تاک کہ ہر ایک شخص ہم میں سے دھوپ کی سختی سے اپنی سر پر ہاتھ یا پیشانی رکھ لیتا تھا اور رسول

یعنی رمضان وانا جدد القوة وانا شاب فاجد بان اصوم يا رسول الله اهو على من اخره
 فيكون ديننا افا صوم يا رسول الله اعظم لاجري وا فطر قال اي ذلك شئت يا حمزة ثم حمزة
 حمزة اسلمی سے روایت ہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جانور والا ہوں (یعنی سوار یوں والا) او کو لیجایا
 کرتا ہوں سفر کرتا ہوں اگر ایہ دیتا ہوں کبھی سفر میں رمضان کا ٹھیند جاتا ہے مجھ میں طاقت ہے میں جو ان روز
 روزے رکھ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہے فضا کرنے سے اور فرض کی طرح پر رکھنے سے کیا میں روزہ رکھ لیا کروں
 اس میں زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھوں آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزة عن ابن عباس قال خرج النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم من المدينة المریة حتی بلغ عسفان ثم دعا بآباء فرغہ الی فیہ لیرویہ
 الناس وذلک فی رمضان فكان ابن عباس یقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافر
 فرشاء صام و فرشاء ا فطر ثم حمزة عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے
 ملے کو چلے جب عسفان میں پہنچا (ایک منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اپنی منہ تک او کو بٹک دیا
 تاکہ لوگ دیکھ لیں رمضان میں ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا ہے اور فطرا
 بھی کیا ہے جب حاجی چاہے روزہ رکھے جب حاجی چاہے فطرا کرے عن انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافر بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
 ثم حمزة انس سے روایت ہی ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں بعض لوگ ہم میں روزہ
 رکھا بعضوں نے نہ رکھا تو روزہ دار نے نہ کہنے والے پر عیب نہیں کیا نہ سب روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا عن
 قرعة قال اتیت اباسعید الحدادی وهو یفتی الناس وهم مکبون علیہ فانتظرت خلوتہ فلما
 خلا سألته عن صیام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
 عام الفتح فكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ونصوم حتی یبلغ منزلا من المنازل فقال انکم
 قد نفوتتم من عدوکم والفطر اقوی لکم فاصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرفنا فلما
 منزلا فقال انکم تصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فكانت عزيمة من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال ابوسعید انتم لقد رايتی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک
 بعد ذلک ثم حمزة قرعة سے روایت ہی میں ابوسعید خدری سے آیا وہ لوگوں کو قوی کر رہے تھے اور لوگ دن پورا
 جبکہ ہو کر تھے میں فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلو ہوں تو پوچھوں جب اکیلے ہوئے میں نے پوچھا سفر میں انسان کو روزہ
 رکھنا کیا ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس آل مکہ فتح ہوا آپ بھی روزہ رکھتے تھے ہم
 بھی روزے کہتے تھے یہاں تک کہ ایک شریف میں آپ پہنچے آپ نے فرمایا اب تم اپنی شمشیر سے قریب ہو کر اب روزہ نہ رکھنا تھا

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اس کو خلاف کرنا بہتر سمجھو **باب** من یقول صمت رمضان کلمہ یہ کہنا
 نہ چاہیے میں نے پوری رمضان بہر روزی رکھی عن ابی بکر ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
 یقولن احدکم فی صمت رمضان کلمہ وقتہ فلا ادری اکرہ التذکیۃ وقال لا بد من نومۃ او
 سرقۃ ترجمہ ابی بکر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے میں نے
 رمضان بہر روزی رکھے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچھ سو یا ہی ہوگا (راوی) نے کہا آپ نے براہِ ناجائز اپنی خوبی بیان
 کرنا دوسرے یہ کہ اس میں تفاخر و کبر ہے شاید وہ روزی اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعویٰ کرنا بیکار ہے دیکھا
 یہ کہ غلط بھی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزی غیر ممکن ہے آخر کچھ سو یا لیا آرام ہی کیا ہوگا **اللہ علیہ**
فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا عن ابی سعید قال شہدا **مدلہم یصلیٰ**
فدا بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام یوم ما قال
 اما یوم الاضحیٰ فتاکلون من لحمتکم واما یوم الفطر فطرحکم من صیامکم ترجمہ ابی سعید
 روایت ہے کہ میں عیدین حضرت عمر ؓ کے ساتھ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑھی پھر حضرت عمر ؓ نے کہا کہ منع کیا ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکھنے سے (یعنی ایک بقر عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے
 دن) لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کے گوشت کھانا کا دن ہے اور فطرہ کا دن روزوں کو افطار کا دن ہے **فان** ان
 دو دن میں روزہ رکھنا حرام ہے ایسے طرح ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور بعض
 علما کے نزدیک صوم الدہر یعنی سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جس کو صوم
 وادوی کہتے ہیں افضل ہے **عن ابی سعید الخدریٰ قال** نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
 یومین یوم الفطر ویوم الاضحیٰ وعن ابی سعید الخدریٰ **وان یحتجی الرجل فی الثوب الواحد** عن الصلوۃ
 فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع فرمایا دو دن کے روزہ رکھنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کثیر ایسا پلٹ کر اوڑھنے
 سے کہ ہاتھ نکالنے کی گنجائش نہ رہے اور ایک پڑا پینڈا گوٹ یا بیٹھنے سے (کیونکہ اس میں ستر کھانے کا خوف ہے) اور دو وقت
 نماز پڑھنے سے ایک فجر کی بعد (جب تک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو) **باب**
 صیام ایام التشریق ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا **عن ابی الدرداء** مولیٰ ام ہانہ **انہ دخل**
 مع عبد اللہ بن عمر وعلی ابیہ عن ابن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال فی صائم فقال عمر
 کل فصدہ الا یام التذکیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مرنابا افطارنا وینہی عن صیامہا
 قال مالک وھی ایام التشریق ترجمہ ابی مرہ سے روایت ہے جو مولیٰ انیسوار کو یہ ہو یہ غلام ام مانی کے ہیں وہ

الصلوات علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے ہمارے میں کوئی روزہ دار نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاعت ہو
 تو روزہ رکھنا افضل ہے **عز سنیہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ یا وی الی
 شبع فلیصم رمضان حیث ادركہ ثم کرمہ سلمیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کو پاس سے لڑی
 ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہنچا دیوے اور روز پٹ بہر کر کھانا لٹا ہو تو اسکو چاہیے کہ جہاں رمضان کا مہینا
 آ جاوے وہیں روزہ رکھے **ف** یہ حکم استحب اور فضیلت کے لیے جو والا جائز ہے سب علما کے نزدیک سفر میں افطار کرنا
 اگر چہ شقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام مطلق ہے **فربک انکم من رمضان** اور علی سفر فعدۃ من ایام الخ
باب متى یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر سفر کو نکلے تو کہاں سے افطار کری **عز عبد** قال جعفر
 بن جبر قال کنت مع ابی بصرۃ الغفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفینۃ من الفسطا
 فی رمضان فرجع ثم قرب غداۃ قال جعفر فی حدیثہ فلم یجا وز البیوت قال ابو بصرۃ اترغب
 عن سنیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر فی حدیثہ اکل ترجمہ جعفر بن جبر سے روایت ہے کہ
 ابو بصرہ غفاری کے ساتھ تھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی میں جب فسطاط سولکے فسطاط
 اوس شہر کو کشتی میں جہاں لوگوں کا ہجوم ہو رمضان کے مہینے میں جب وہ کشتی پر پہنچا تو صبح کا کھانا لایا ابھی شہر کے
 گہروں سے آگے نہیں بڑھے تھے کہ انہوں نے دسترخوان منگوا یا اور مجھے بھی کہا آؤ کھاؤ میں نے کہا تم شہر کے گہروں
 کو نہیں دیکھتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہوں نے کہا یا **ف**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کر دو اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہو ہونا
 مسیرۃ ما یفطر فیہ کتنی مسافت میں روزہ افطار کرے **عز منصور** الکلبی ان دحیۃ بن خلیفۃ خرج
 مرقیۃ من دمشق الی قدر قریۃ عقبۃ من فسطاط وذلك ثلثۃ امیال فی رمضان فمدانہ
 اظطر و اظطر معہ ناس و کما اذہ ان یفطر و افلما رجع الی قریۃ قال واللہ لقد رأیت الیوم
 امرأ ما کنت اظن انی اراہ ان قومار عنوا عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ
 یقول ذلك للذین صاموا ثم قال عند ذلك اللهم اقضنی الیک ترجمہ منصور کلبی سے روایت ہے کہ
 دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گانون سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان میں تو انہوں
 نے افطار کیا اور ان کے ساتھ اور لوگوں نے بھی افطار کیا مگر بہت سو لوگوں نے (اتنی کم مسافت میں) افطار کو برا کہا
 جب دحیہ اپنی گانون کو لوٹ کر آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے آج وہ بات دیکھی جس کا مجھ کو کبھی نہ تھا کچھ لوگوں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے نفرت کی اور ان کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تھے جنہوں نے روزہ
 رکھا تھا بعد اوسکے کہا یا اللہ اب تو مجھ کو پس بلالے (اوس زمانے سے پناہ ناگی جس میں لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہے جب ان کو کوئی کہتا کہ تمہارے دن روزہ منع ہے وہ کہتی تھی یہ حدیث جھٹی ہے یعنی ضعیف ہے اہل بریہ اسکو
 نہیں جانتے **عن اذاعی قال ما نزلت لہ کا نماحق رایتہ** انتشار یون حدیث ابن مسعود فی صوم
 یوم السبت **ترجمہ** اذاعی سے روایت ہے کہ کہتے تھے میں عبد اللہ بن بسر کی حدیث کو چاہتا ہوں کہ یہاں تک کہ میں نے
 دیکھا وہ شہور ہو گئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے **باب فی صوم الدھر ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے**
ابن قنادۃ از جلالہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تصوم غضب **سوال اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا **قال عم قال رضینا باللہ ربنا ویلا سلام دینا ومحمد نبینا**
نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ فلم یزل عمر یرددھا حتی **کن غضب النبی صلی اللہ علیہ**
وسلم فقال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم الدھر کلہ **قال الا صام ولا افطر** **قال مسد لہ یصوم ولیم یفطر**
او ما صام ولا افطر **ثک غیلان قال یا رسول اللہ** کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال
او یطبق ذلک احد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم
داؤد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شہر ورمضان الی رمضان فہذا صیام الدھر
کلہ وصیام عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یرکف السنۃ الی قبلہ والسنۃ الی بعدہ **وصو یوم**
عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یرکف السنۃ الی قبلہ **ترجمہ** ابوتقادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
 ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کس طرح روزہ رکھا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کہنے سے غصہ ہو کر حضرت
 عمرؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکھا تو کہا کہ راضی ہو کر ہم اللہ کے ساتھ اور کرب بنحو پر اور سلام
 ساتھ دین ہونے پر اور محمدؐ کے ساتھ نبی ہونے پر اور ہم بنیاد ناگتہ ہمین اللہ کے ساتھ اللہ کے غضب اور اس کو رسول
 کے غضب پر کہتے ہیں عمرؓ بار بار اسی کلمہ کو یہاں تک کہ حضرت کا غصہ ٹھہر گیا پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
 شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس شخص نے ذی افطار کیا نہ روزہ رکھا رسد کی روایت میں لم یصم
 لم یفطر ہے جو کہ معنی یہ ہیں پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ کھو اور ایک دن افطار
 کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکھتا ہے عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھے
 اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پھر عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال
 ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا میں اسکو چاہتا ہوں کہ اسکو میں بھی طاقت دے جاؤں اور آپ نے
 فرمایا کہ ہر مہینہ کے تین روزے اور رمضان کو رمضان تک ہمیشہ کے روزے ہیں بخیر ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
 رکھنا اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ نیچے جو کچھ خیال کے واسطے میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو ایک برس پہلے کے اور ایک برس

منہ فی صوم الدھر
 روزہ تین دنوں کا
 کہ ایک دن صوم
 ایک دن افطار
 ایک دن صوم

عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ان کے باپ عمر بن العاص کے پاس گئے اور انہوں نے کہا ناسا منکبیا اور عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہا واہنوں نے کہا میں روزہ دار ہوں عمر بن العاص نے کہا کہ کہا وکیون کہہ ایسے دن میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندنوں ہم کو روزہ توڑنے کا حکم فرمایا اور اندنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا مروان دنوں سے ایام تشریق میں بیٹے گیا ہوں باہر ہوں تیرہویں تاریخ ذی الحجہ کی عمر عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفة ویوم تشریق ایام التشریق عیدنا اھل الکلام وھو یام اھل وشراب اگرچہ عقیبہ بن عامر سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور تہر کا عید کا دن اور ایام تشریق امام نے عید کے دن میں اور بھڑن کہا ہے پینے کے میں ف تو ایام تشریق میں اختلاف ہے بعض کو نزدیک باب متی یعیط ہے گا درست ہی نہ ہو گا اور یہی قول جدید ہر شافعی کا اور ابو حنیفہ کا اور حضون کے نزدیک درست بن جبر قال کنہ

باب النھان یخیر یوم الجمعة بصوم الکیوم جمعة کے روزہ رکھنا کیسا ہو عن ابی ہریرۃ قال فی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبلہ یوم او بعدہ اگرچہ ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو فاض کر کے روزہ نہ رکھے بلکہ دو کے ساتھ جمعہ کے اگلے دن کو یا دو کے پہلے دن کو بھی لا کیو یعنی جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا کا ہی رکھ لے کیو ایک روز جمعہ کا نہ رکھے یہ مکر وہ ہے باب النھان یخیر یوم السبت بصوم ہفتے کے روزہ نہ رکھنا عن عبد اللہ بن مسر السلمي عن اختہ وقال یزید الصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

لا تقصروا یوم السبت الا فیما افترض علیکم وان لم یجد احدکم الا لحاء عذب او عود شجرۃ فلیضعہ ترجمہ عبداللہ بن مسر سے روایت ہو انہوں نے اپنی بہن صما سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا متشاورہ کہ ہفتے کے روز اگر فرض روزہ اور اگر تم میں سے کسی کو ہفتے کے دن کو نہ ملے مگر چھلکا انور کا یا لکڑی درخت کی تو اسی کو چھلکے اور روزہ افطار کرے ابو داؤد نے کہا یہ حدیث سنو ہے جویرہ کی حدیث سے جو لگتی ہے امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہے اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے باب الرخصۃ

فذلک ہفتی کے دن روزہ رکھنے کی اجازت عن جویرہ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل

علیہا یوم الجمعة وہی صائمۃ قال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری ترجمہ جویرہ بنت الحارث سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جمعہ کے دن آنے اور وہ روزہ دار تھیں آپ نے جویرہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بھی رکھا تھا او سنے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکھنا چاہتے

ہے او سنو کہا نہیں آپ نے فرمایا ہر روزہ افطار کر ڈال اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا عن ابن شہاب انہ کان اذا ذکر لہ انہ نہی عن الصیام یوم السبت یقول ابن شہاب ھذا حدیث حمصی ترجمہ ابن شہاب نے

حالته وهيته فقال يا رسول الله اما تعرفني قال ومن انت قال انا الباهلي الذي جئتكم عام
الاول قال فما خبرك وقد كنت حسن الهيئة قال ما اكلت طعاما الا بليل منذ فارقتك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم عذبت نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويوما من كل
شهر قال زدني قال صم من المحرم واترك صم من المحرم واترك وقاله باصا بعة الثلاثة فضمها

ثم ارسلها ترجمه مجيبه نے اپنی باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے ۱۰

باب یا چچا کا نام معلوم نہیں اور ہمیں ہے اختلاف ہے کہ مجیدہ دہی یا عورت یا پر چلے گئے بعد اس کو ایک

پر آئے اور ان کا حال بدل گیا تھا شکل اور ہو گئی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کو بچانے میں آئے

تم کون ہو انہوں نے کہا میں دہی یا بلی ہوں جو آپ پاس آگے سال آیا تھا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیوں بدل گئی

وقت تو جیسی تھے انہوں نے کہا میں جب سے آپ پاس آگے گیارہ سال ہی کو کھانا کھایا یا ریغز برابر روزے رکھے

آپ نے فرمایا کیوں تو نے غلاب میں ڈالا اپنی جان کو برباد کر دیا یا رمضان بہر روزی رکھ کر ہر مہینہ اپنی

روزہ رکھا کر انہوں نے کہا اس سے زیادہ کچھ مجھے طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینہ میں دو دن انہوں نے کہا اس سے بھی

زیادہ کچھ آپ نے فرمایا ہر مہینہ میں تین دن انہوں نے کہا اس سے زیادہ کچھ آپ نے فرمایا حرم حصینوں میں روزہ

اور دیکھ اور محرم اور رجب روزی رکھا کر اور چھڑ دیا کرتیں ان کو گلیوں سے اشارہ کیا آپ نے پہلے ان کو بند کیا پھر

کہولا ریغز تین دن روزہ رکھ پھر تین دن فطر کر اسی طرح باب فی صوم المحرم کے مہینوں میں روزہ

رکھنا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر

اللہ المحرم وان افضل الصلوة بعد المفروضة صلاة من اللیل لم یقل قربة شہر قال رمضان

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزوں کے بہترین روزہ

اسکے مہینے کے ہیں کہ وہ مہینہ محرم کا ہو اور جب نماز فطر کے بہترین نمازات کی نماز ہے ف جسکو تھو تھو بہترین

محرم میں جن جن تاریخوں میں چاہے روزہ رکھے دسویں تاریخ عاشورہ کا روزہ افضل ہے عن ابن عباس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم ترجمہ

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر روزی رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب آپ فطر ہی

نکرنیگے یعنی ہمیشہ روزی ہی رکھا کر نیگے اور کہی آپ روزی رکھنا چھوڑ دیتے تو اس قدر ہم کہتے کہ اب آپ روزی نہ کریں گے ف

یعنی نفس سے شقت بھی لیتے اور اس کو آرام بھی دیتے تاکہ شقت کی عادت نہ ہو جاوے باب فی صوم شعبان شعبان

میں روزی رکھنا عن عائشۃ فقول کان أحب الشہر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم شعبان شہر

یصلہ بر شعبان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے روزے رکھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو

باب فی صوم شعبان

پچھلے گناہ جھاڑ دی۔ یعنی گناہ کرنے سے اس سال میں بچاؤ سے یا اگر گناہ ہو جاوین تو بچنے جاوین اور عاشرہ کے دن
 کا روزہ رکھنا اس سے سید رکھتا ہوں کہ ایک برس پہلے کے گناہ جھاڑ دی **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے
 غصے ہوئے کہ اس نے اپنی لیاقت سے بڑھ کر سوال کیا اور سکو چاہیے تھا یہ پوچھنا کہ یا رسول اللہ میں کیونکر روزہ رکھوں (اور)
 یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اس نے روزہ رکھے نہ افطار کیا مطلب اسکا یہ ہے کہ نہ روزہ کا ثواب اور حاصل ہوا نہ افطار
 کا مگر مراد اس سے یہی ہے کہ سال بھر روزے رکھے عیدین اور ایام تشریق میں بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ میں افطار
 کرے تو کچھ قیامت نہیں اور بعضوں کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے **ع** ابنی قتادہ بھذا الحدیث زاد قال یسئل
 اللہ اذایت صومیوم الاثنین والخمیس قال فینہ ولدت وانزل علی القرآن ترجمہ ابو قتادہ سے روایت
 روایت میں اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے اپنے فرمایا پیر
 کو تو میں پیاسا ہوں اور اس دن مجھے قرآن اور تراویح تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکھنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے
 اپنی ولادت با سعادت کا روزہ ہے **ع** عبد اللہ بن عمر بن العاص قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 الم احث انک تقول لا حق من اللیل ولا صوم من النہار قال حسبہ قال نعم یا رسول اللہ قد قلت
 ذاک قال قم ونم وصم واطر وصم من کل شہر ثلاثہ ایام وذاک مثل صیام الدھر قال قلت یا رسول
 اللہ انی اطیق افضل من ذاک قال فم یوما واطر یومین قال فقلت انی اطیق افضل من ذاک قال فم
 یوما واطر یوما وهو عدل الصیام وهو صیام داود قلت انی اطیق افضل من ذاک فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذاک ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اور فرمایا مجھ کو خبر ہے کہ تم کہتے ہو میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن بھر روزہ رکھوں گا عبد اللہ
 کہا ہاں بیشک یا رسول اللہ میں نے یہ کہا ہے فرمایا عبادت بھی کرو اور روزہ رکھو اور فطر بھی کرو پھر پھر میں
 تین دن روزہ رکھا کر تیرہ سوین چودھ سوین پندرہ سوین کو بھی ایام بغض کہلاتے ہیں اور اس کا ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کے
 برابر ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ لو روزہ
 افطار کر میں نے کہا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ لو ایک دن افطار کر
 اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبیا علیہ السلام کا میں نے کہا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا
 اس سے بہتر کچھ نہیں ہے **ف** یعنی یہ برابر روزہ رکھی جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کر نیکی بھی بہتر
 ہے کیونکہ اس پر نفس کو نہ روزہ کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے میں سختی ہوتی ہے نفس پر اور بقدر عبادت میں
 سختی ہو اسی قدر ثواب ہے **باب فی حکم شہی الحرام حرام مہینوں میں روزہ رکھنا عن معجبہ الباہلیہ**
 غرائبہ او معہاتہ انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثواب اطلاقا تاہ بعد سنة وقد تغیرت

کہتے کہ روزی نہ کہیں گے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد کان یصومہ الا قلیلاً بل کان
یصومہ کلہ ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے عائشہ رضی کی حدیث میں ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شبان
میں کشتہ دونوں میں روزی رکھتے تھے اور بھت کم ناغہ کرتے تھے بلکہ یاری شعبان میں روزی رکھتے تھے **باب**
فی صوم الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کا روزہ عن مولی اسامہ بن زید انہ انطلق مع اسامۃ الوادی
القری فی طلب مال لہ فکان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال لہ مولاه لہ تصوم یوم
الاثنین ویوم الخمیس وانت شیخ کبیر فقال انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین
ویوم الخمیس وستل عن ذلک فقال زاعمال العباد تعرض یوم الاثنین ویوم الخمیس ترجمہ اسامہ
بن زید کے مولے سے روایت ہر وہ اسامہ کے ساتھ گویا وادی القری تک ادن کے اونٹ ڈھونڈنے کو تو اسامہ پیر اور
جمعرات کو روزہ رکھتا ہوں کے مولانے کہا تم کیوں ان دنوں میں روزہ رکھتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر انہوں نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے پیر اور جمعرات کو یکبارہ لوگوں نے آپ سے پوچھا اسکا باعث آپ فرمایا
کہ بندہ دن کے اعمال ان دنوں میں سامنے لائے جاتے ہیں **ف** پیش کئے جاتے ہیں خداوند کریم کے سامنے جو بہتر ہے کہ
ان دنوں میں نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسرے حدیث میں ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملوں سے پہلے اور صبح
کے عمل شام کے عملوں سے پہلے اس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان
میں سالانہ پیشی ہو **باب فی صوم العشر ذیحجہ کے دسویں تا بیڑہ تک روزی رکھنا عن بعض ازواج النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشوراء
وثلاثة ایام من کل شہر اول اثنین من الشہر والخمیس ترجمہ بعض نبی بیڑہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے نو دن شروع ذیحجہ کے اور عاشوراء کے دن ہر مہینہ کے تین دن
نوحہ دی پیر اور جمعرات کو **ف** احمد اور شادی کی روایت میں ہے کہ نوحہ دی پیر اور دو جمعراتوں میں تاکہ تین روزی
پورے ہوں یا ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
ایام العمل الصالح فیما احب الی اللہ من ہذہ الا یام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد
وفسبیل اللہ قال ولا الجہاد ففسبیل اللہ الا من جل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل کسے دن میں اتنا اللہ جل جلالہ کو
پسند نہیں ہے جتنا ان دنوں میں پسند ہو جو ذیحجہ کے دس دنوں میں شروع سے دسویں تا بیڑہ تک لوگوں نے کہا
یا رسول اللہ جہاد بھی نہیں آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں مگر وہ جہاد جس میں آدمی اپنا مال اور جان بیکار کرے کہ وہ پیر کرے تاکہ
ادھر میں شخص ہو جو مال بھی لٹ جاوے تو البتہ ان دنوں کی عبادت کے برابر ہو گا اسی سطرے لوگوں نے کہا یہ جو آدمی

بہت دوست رکھتے تھے پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے **ف** یہ ذکر کرنے کو ایک دو دن پہلے رمضان سے شروع کرتے **عن عبد اللہ بن مسعود** القرشی عن ابیہ قال سئلت اوسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن صیام الدھر فقال لا ہک علیک حقاقم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاً وخمیس
فاذا انت قد صمت الدھر ترجمہ **عبد اللہ بن مسعود** نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچھا میں نے
 یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے تو اپنے فرمایا کہ مقرر تجھے تیری عیال کا حق
 ہے تو رمضان کے روزہ رکھہ اور جو دن کہ رمضان متصل ہیں یعنی شعبان کے اور ہر بدہ اور جمعرات کو تو وقت
 تو نے گویا ہمیشہ روزہ رکھے **ف** بھنوں نے رمضان سے متصل کے مہینے یہ کہے ہیں کہ شوال میں روزہ رکھو جبکو
 شش عید کہتے ہیں۔ **باب فی ستہ ایام من شوال شش عید کے روزہ رکھنے کا بیان** **عن ابی یوسف**

ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فکانما صام اللہ
 ترجمہ ابی یوسف سجانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے جو رمضان کے روزہ رکھو اور اسکی بعد
 چھ روزے شوال کے کہے گویا اس نے ہمیشہ روزہ رکھے **ف** امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہلے ہے کہ مذہب
 شافعی اور احمد اور داؤد اور ان کے موافقوں کا یہی ہے کہ ہر چھ روزہ رکھنا مستحب ہے اور دلیل انکی بھی حدیث ہے
 اور ان چھ روزوں کے برسوں کے روزوں کا ثواب ملنے کا یہ سبب کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرعیں
 ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چھ دن یہ شوال کے جب پچیس دن ہو کر اور چھتیس دن کے
 تین سو ساٹھ دن ہو پس اس حساب سے بعد رمضان شوال کے پچھنے میں جو شخص چھ روزہ رکھینگا اسکو برسوں کے
 روزوں کا ثواب حاصل ہوگا **ف** امام مالک نے جو ان روزوں کا انکار کیا ہے تو اس سبب کہ انکو یہ حدیث نہیں پہنچے
 ورنہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب میں **باب کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم** رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزہ رکھتے تھے اسکا بیان **عن عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت**

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر و یفطر حتی نقول لا یصوم و کانت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قحط الا رمضان و ما رایتہ فی شہر الا کثر صیامہ
 حنہ و شعبان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے یہاں تک کہتے تھے کہ ہم
 کہتے نہ افطار کر نیگے اور افطار کرتے تو یہاں تک کہ ہم کہتے روزے نہ کھینگو اور یہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں
 دیکھا کہ آپ نے سو رمضان کے مہینا بھر کسی مہینے کے روزے رکھے ہوں اور یہ بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان
 کے سو کسی مہینے میں اس سے زیادہ روزہ رکھے ہوں **ف** نقل روزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت
 تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزہ رکھتے تھے کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ یہ

بہاؤتے عاجز ہو وہ حج کرے و اللہ اعلم **باب فی فطر العشر** ذیحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہ رکھنا **عن عائشة** قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائماً العشر قط **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی میں نے نہیں دیکھا کہ بقرعہ کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکھا ہو **ف** مراد اس سے دن اول بقرعہ کے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنوں میں یعنی سو دسویں کو نیز آگے آگے ہے برابر روزہ برس کے اور قیام کرنا اس کے ہر شب میں برابر ہر قیام شب کے پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث کو یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا نہ دیکھا حضرت عائشہ کا دلیل نہیں ہے کہ حضرت نے نہ کہا ہو اور یا پہلے حال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے کو اندوختا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہیں ہوا **باب فی صوم عرفة** بعرفة عرفة کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھنا **عن عائشة** قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائماً عرفة **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ہریرہ کے گھر میں بیٹھے تھے اذیکے پاس نبی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے عرفات میں **ف** اس لیے کہ ضعف دلائل میں قصور ہوگا **عن عائشة** بنت الحارث ان ناساً اتاروا عندہا یوم عرفة فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضهم ہو صائمہ وقال بعضهم لیس بصائمہ فارسلت الیہ بقدر لبن وهو واقف علی بعضہ بعرفة فشرک **ترجمہ** عائشہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ لوگ ان کو پاس جب گئے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی مقدمت میں تو بعضوں نے کہا کہ حضرت روزہ سے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں میں نے ایک دودھ کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ پیو اٹ پر کھڑے تھے عرفات میں تو آپ دودھ پی لیا (معلوم ہوا آپ روزہ سے نہ تھے) **باب فی صوم یوم عاشوراء** عاشوراء کے دن روزہ نہ رکھنا **عن عائشة** رضی اللہ عنہا قالت کان یوم عاشوراء یوماً یصومہ قریش فی الجاہلیۃ وكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فی الجاہلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض رمضان کان هو الفریضۃ وترك عاشوراء فممن شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا عاشوراء دسویں تاریخ محرم قبول شہو اور صحیح اور بعضوں نے کہا نوین تاریخ بعضوں نے کہا گیارہویں وہ دن تھا جس میں لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مانہ جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم کیا پھر جب رمضان کے روزہ فرض ہوئے تو فرض روزہ رمضان کے روزہ ہے اور عاشوراء چھوڑ دیا گیا اب جب حاجی چاہے عاشوراء کے دن روزہ رکھے جب حاجی چاہے نہ رکھے **ف** مگر رکھنا سنون یا سب سے باجماع علما اہل سنت ہے

اودن میں پیر کا دن یا جمعرات کا ہفت یعنی نوچند ہی جمعرات اور نوچند ہی پیر کو روزی رکھے پھر اور کہہ لے **باب**
 من قال لا یبالی من ائے الشهر جس نے کہا مہینہ میں تین روزی جن دنوں میں چاہے کہے **عن معاذ** قال قلت
 لعائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ايام قالت نعم قلت من ای
 شہر کان یصوم قالت ما کان یبالی من ای ايام الشہر کان یصوم ترجمہ معاذ سے روایت ہو کہ انہی حضرت
 عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اوہنوں نے کہا کہ مان پیر میں نے
 پوچھا کہ مہینہ میں کون سے دنوں میں کہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کے پروا نہ کرتے تھے مہینے میں جس دن چاہتے
 رکھہ لیتے (یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تھے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینہ میں تین روزی کافی ہیں جب چاہے
 رکھہ لے کچھ قید تیرہویں چودھویں پندرہویں کی نہیں لیکن کثرت حدیثیں اور آثار اودن میں بھی واقع ہوئے ہیں پس فہ
 افضل ہیں اور ابھی کتنی طرحین آئی ہیں جو اوپر بیان ہو چکی ہیں اب رہنمائی کو اختیار ہے جسے چاہیے عمل کرے **باب**
 النیۃ فی الصیام روزی میں نیت کرنا ضرور ہے **عن حفصہ** زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزی کی نیت نہ کی اوس کا روزہ درست نہ ہوگا
ف یہ فرض روزی میں **باب فی الرخصة** ذلک روزی میں نیت ضرور نہ ہونا **عن عائشہ** رضی اللہ عنہا
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی قال هل عندکم طعام فاذا قلنا لا قال انی
 صائم ثم راد وکیع فدخل علینا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھدک لنا حوس فحسبنا ہ لک فقال
 ادینہ قال طلعت فاصبح صائما وافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 میری پاس آئے تو پوچھتے کیا تمہاری پاس کچھ کھانیاں ہیں خیر ہے جب ہم کہتے کچھ نہیں تو آپ فرماتی میں روزی سے ہوں وکیع
 زیادہ کیا ایک دن آپ ہماری پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری پاس کچھ نہ تھا یا جس کا رحیم ایک کھانا ہے عرب میں کہو
 اور گھی اور پنیر ملا کر بناتے ہیں تو ہم نے رکھہ چھوڑ کر آپ کی طرح آپ نے فرمایا کھان ہی ملا ڈھلے لے کہا آپ صبح کو روزے
 کی نیت کر چکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ دالا کیونکہ نفل تھا **عن ام ہانئ** قالت لما کان یوم الفتح فتح مکہ
 جاءت فاطمة فجلس علی بیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہا فی عن عجبہ لہ قالت فحانہ
 الولیدۃ باناء فیہ شراب فناولتہ فزینہ شہ ناو لہ امہا فی فشربت منہ فقالت یا رسول اللہ
 لقد اظہرت وکنت صائمۃ فقال لھا کانت تقضین شیئاً قالت لا قال فلا یضیک ان کا تین
 ترجمہ ام آئی سے روایت ہو کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آکر
 بیٹھیں اور ام ہانی حضرت کے دہائی طرف تھیں پس ایک نوڈھی ایک برتن لیں کرائی اس میں کچھ پنیر کی چیز تھی تو شہ
 حضرت نکالیں

کے روز کی تاکید **عن عبد الرحمن بن مسلمة عن عمار بن عبد الله** ان سلم انت النبي صلى الله عليه وسلم فقال
صمت يومكم هذا قالوا لا قال فامتنوا ببقية يومكم واقضوه ثم رجمه عبد الرحمن بن سلمة نے اپنے
چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن (عاشورہ) کو
روزہ رکھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جس قدر دن باقی ہے اسکو پورا کرو پھر اسکی فضا کو رشاید یہ جب
حکم دیا کہ عاشورہ کا روزہ فرض تھا **باب فی صوم یوم و فطر یوم** ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن فطر کرنا
عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصيام الى الله تعالى صيام
داود احب الصلوة الى الله تعالى صلاة داود كان ينام نصفه ويقوم ثلثه وينام سدسه وكان
يفطر ويصوم يومًا ثم رجمه عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا سب روزوں
میں اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبیا وعلیہ السلام روزہ پسند ہیں اور سب نمازوں میں اون کی نماز اللہ کو زیادہ پسند
دہ پہلی آدی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتی تھی پھر چار حصے رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک
دن فطر کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہیں) **باب فی خصوصیات من کل شمس ہر مہینہ میں تین روزہ رکھنا**
ف تیرہویں چودہویں پندرہویں جبکہ ایام میں کتے ہیں یا شروع مہینے پہلے دوسری تیسری کو **عن محمد بن القیس** قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نصوم البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة وخمس عشرة قال قال ابن
کعب بنہ الدھر ثم رجمہ **محمد بن القیس** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کرتے تھے کہ ایام میں کے روزہ
رکھیں - ۱۳ تیرہویں ۱۴ چودہویں - ۱۵ پندرہویں - آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے (یعنی جمعہ بعض کی
اندون میں رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس واسطے کہ ایام میں کتے ہیں **عن عبد الله قال** کان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یعنی من غترہ کل شھر ثلاثۃ ایام ثم رجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع سے تین روزہ رکھتے (یعنی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو) **باب من قال**
الاشنیز والخمیس پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان **عن حفصہ** قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
یصوم ثلاثۃ ایام من شھر الاثنین والخمیس والاشنیز من الجمعه الاخری ثم رجمہ ام المؤمنین حفصہ
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین روزہ رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات میں پیر ایک اور پیر
دوسرے ہفتے کے (سب تین روزہ سو کہے) **عن هفیدۃ الخزازی** عن امه قالت دخلت علی ام سلمة فالتصاعن
الصیام فقالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم یامر فی از اصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر اولھا
الاثنین والخمیس ثم رجمہ ہفیدۃ الخزازی نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے کہ ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے
روزہ دن کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے پہلا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحو سندہ فقالت یا رسول اللہ ازوجہ صفوان بن معطل یضربنی اذا
 صلیت ویفطر فی اذ اصمت ولا یصلی صلاۃ الفجر حتی تطلع الشمس قال صفوان وعندہ قال
 فسالہ عما قالت فقال یا رسول اللہ اما قولہا یضربنی اذا صلیت فانہا تقر بسورتین وقد نہیتہما
 قال فقال لو كانت سورۃ واحداً لکففت الناس واما قولہا یفطر لے فانہا انتظروا فقصوا
 رجل شاب فادہ اصبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم امرأۃ الا باذن زوجہا واما
 قولہا انی لا اتمتع بالشمس فانہا لیت قد کفرت لنا ذالک لانکما دستیق قطعہ بطع الشمس قال فاشتیق قطعہ فصل رحمہما
 کوئی عورت اگر کہتی ہے کہ میں روزہ توڑ دالت اس پر میرا حق ہے پھر اس پر میرا حق ہے وہ بولی یا رسول اللہ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا
 ہے جبکہ جو جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزہ توڑ دالت اس پر میرا حق ہے میں روزہ رکھتی ہوں اور نماز فجر کی نہیں پڑھتا ہوں
 بلکہ کہ آفتاب نکل آتا ہے میں نے روزہ نماز میں دیر کرتا ہے اپنی وقت سے اگرچہ یہ تیسرا عورت کے حق سے متعلق نہ تھا جس پر
 پہلے دو امر متعلق تھے مگر شاید اس سے یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بی حیض یا طافق ہے اس سبب سے وہ میری روزہ نماز
 میں بھی خلل ڈالتا ہے اور صفوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر کہتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اون سے پوچھا عورت تمہاری کیا کہتی ہے صفوان نے کہا یہ جو وہ کہتی ہے نماز پر مجبور مارتا ہے تو اسکی حقیقت یہ ہے
 یا رسول اللہ وہ دو سو تین نماز میں پڑھتی ہے میں نے اسکو منع کیا وہ نہیں سنتی (اسوجہ نماز پر مارتا ہوں)
 آپ نے فرمایا اگر ایک سورت پڑھنے سے تو کفایت کرتی ہے لوگوں کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ دالت اس پر تو وہ
 روزہ رکھتی چلی جاتی ہے میں جو آدمی ہوں مجھ پر صبر نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن سے منع کر دیا
 کوئی عورت روزہ نہ رکھنے پر خاندان سے پوچھ کر ہو سکے یعنی نفل روزہ اور یہ جو وہ کہتی ہے میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا
 یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے اسکی حقیقت یہ ہے کہ میں محنت کرنے والا آدمی ہوں سب جائز ہیں (رات کو پانی بھرتا ہوں) یہی
 آئینہ نہیں کہلاتی یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تیری آنکھ کھلے تو نماز پڑھ لیا کر ف کیونکہ سونے والے
 پر کچھ مواخذہ نہیں ہے البتہ جاگنے کے بعد پرویز نہ کرے آنکھ کھلتی ہے وضو کر کے نماز پڑھتے تو وہ نماز داہوگی نہ قضا کیا
 فی الصائم یدعی الی ولیئہ روزہ دار کی دعوت دلیمہ ہوئے عمر بنی حدیثہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان مغطیاً فلیطعمہ واکان صائماً فلیصل رحمہ
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کہاں کیوں طویل یا جامد ہو تو قبول کرنا چاہیے
 اگر روزہ دار نہ ہو تو کہاں کہاں ہو اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کے لیے نیک دعا کرے یعنی دعوت کا
 رو کرنا حرام ہے کہاں نہیں اگر عذر ہو تو خست یا رہی اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو جیسے ناپ اور راگ اگر اسکو جائے سے ہو تو
 ہو جاوے تو ضرر دے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے ایسی دعوت کا روزہ نادرست ہو اگر یہ شخص موقت ہی ہو اور

دہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسین سے پیا اور وہ برتن حضرت ذام مانیکو دیا تو ام ثانی نے بھی اوسین سے پیا اور کہا
 یا رسول اللہ میں نے نظر رکھا کہ میں روزہ دار تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ فقنا کرتی تھی رحیم
 روزہ فقنا رمضان کا یا نذر کا ہوتا کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھ کو کچھ ضرر نہیں کرتا **ف** یعنی کچھ
 گناہ نہیں ہوتا اب فقنا ہر روز کی جب اوسکو توڑ ڈالی کرنا ضرور ہے یا نہیں کہ شہر کے نزدیک فقنا
 ہے اور بھی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ عیوض میں ایک روزہ رکھو **باب من رای علیہ القضاء**
جن لوگون کے نزدیک نفل روزہ توڑیے قضا واجب ہوگی اون کی دلیل عن عائشہ قالت اھدک لی لمحفصۃ
طعاما وکناصۃ مستین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لا یا رسول اللہ انا
اھدیت لنا ہدیتہ فاشتمہا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکم ما صوموا
مکنا لہ یوما اخر ثم رحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہا نیکر حصہ کیا اور ہم دونوں روزہ
دار تھے تو ہم نے روزہ کہہ لیا اٹھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس بدیر آیا اور
کہا ہے کہ ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ دیا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں اسکو پرے ایک روزہ رکھ لینا **ف یعنی روزہ**
توڑنے میں تیرے گناہ نہیں ہوتا اب اوسکا تذکرہ یہ ہے کہ اوس روزہ کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث
کا ہے اور شافعی اور احمد اور سحاق کے نزدیک قضا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے چاہی قضا کرے یا چاہے نہ کرے کیونکہ دوسری
حدیث میں ہے کہ نفل روزہ رکھنے والا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم رکھے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ
یہ جواب دیتی ہیں کہ یہ حدیث ہماری مذہب کے منافی نہیں کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہیں کہ روزہ رکھنے یا توڑ ڈالنے میں
اوسکو اختیار ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ اوس پر قضا نہ آوے گی بالجلہ قضا رکھ لینا بالاتفاق بہتر اور واجب اعتبار ہے

باب المرأة تصوم بغیر اذن زوجها عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچھے درست نہیں عن عائشہ
 یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأة وبعلاھا شاھدا الا باذنہ غیر رمضان
 ولا تاذن فی بیتہ وهو شاھدا الا باذنہ ثم رحمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا عورت روزہ نہ رکھے یعنی نفل جب خاوند کا موجود ہو بغیر اوس کے حکم کے سوائے روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے
 خاوند کی بیرونگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو
 اوسکو پاس اوسکو نفل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صریحا ہو یا ولاتہ اسلیو کہ تکلیف ہوگی اوسکو
 صحبت کر نیکی طرف سے اور حدیث میں تو مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ حجت ہے کہ شافعیہ پر کہ انہوں نے تشنہ
 کیا ہے خود اور عاشورہ کی روزہ کو۔ اور یہ میں مست عورت کو کہ اذن ہو کسی کو گھر میں آنیکا بغیر اذن خاوند کے این والا
 قرابتی ہو یا غیر قرابتی ہتے کہ عورت کو بھی بغیر اجازت خاوند کے ناذن ہی عن ابی سعید قال جاءت امرأتہ الی

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی ترت مقرر ہے، **باب** ایندیکوز لاعتکاف اعتکاف کہاں اور کب کب کرنا چاہیے

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان يعتكف العشرة والاخر من رمضان قال وقد ارانے
عبد الله بن مسعود قال كان يعتكف فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم من المسجد ثم حرمه ابن
 عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے اخیر سے میں نافع نے کہا عبد اللہ
 مجھے وہ مقام بتلایا جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد نبوی میں **ف** اس سے معلوم
 ہوا کہ اعتکاف مسجد میں چاہیے **عن ابی ہریرۃ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل ماضی
 عشرة ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوماً ثم حرمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے ہینو میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پہر جب وہ سال آیا جس میں آپ
 کی مقبض روح ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان میں بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف یتدخل
 البیت لحاجتہ تنکف گھر میں پانچا نہ یا پیشاب کے لیے جاوی **عن عائشة** قالت کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ید فی الی ماسہ فارجلہ وكان لا یدخل البیت الا لحاجة الانسان **ترجمہ**
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور
 آپ مسجد میں ہوتے تو میں آپ کے سر میں لکھی کر دیتی اور آپ سوئے حاجت انسان کے گھر میں داتے **ف** یہ ہیں ان
 اس پر کہ اگر تنکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہے اور اسکا اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور کسنگی کرنا ہی درست
 ہے **عن عائشة** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون معتکفاً فی ما لونی ماسہ من خلل
 الحجر فاعسل ماسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے تو
 اپنا سر حجرہ کے سوراخوں سے اندر کر دیتے میں آپکا سر دھو دیتی دوسری روایت میں ہے فارجلہ وانلحاض من
 لکھی کر دیتی آپ کے سر میں حالانکہ میں حاضر ہوتی **عن صفیۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفاً
 فانسیہ ازودہ لیل الاخذتہ ثم ثقت فاقبلت فقام مع لیقبلنی وکان یسکنہا فی دار اسامہ
 بن زید ثم رجلا من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرا فقال النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم علیٰ رسولکما انتھا صفیۃ بنت حی قال سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یحب
 من لا انسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلبکما شیئاً او قال مشرا **ترجمہ** صفیہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے تو میں ان کے پاس گئی ملاقات کو رات کی وقت اور میں نے آپ سے
 بائیں کہن بعد اوسکے میں اوٹھی اور لوٹی آپ نے میری ساتھ اوٹھی میرے پہونچانے کو ر اور صفیہ کا گہرا دن دنوں میں
 اسامہ بن زید کے مکان میں تھا (راہ میں دو آدمی انہیں لے گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

اسی لوگ پڑھ کر بی بیوں اور بچوں کو جانتا ہو بی بیوں کی بابت **باب** الصائم اذا دعى الى الطعام فجب له ان يأكل ما جاز
 ان يأكله عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعى احدکم الى طعام فمضوا فلیقل فی صائم من رحمہم پر
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی شخص کو بلا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو جائز ہے کہ کچھ بیرون روزہ واپس نہ لے کر کھا جائے
 لیکن موت پر نظر کرے جو روزہ کو عذر سے مینہ نہ دے نہ بی بیوں کو کھانا تاکہ او کو روزہ نہ ہو یا اگر اعتکاف تھا تو کھانا کھا کر عتکاف سے رخصت ہو جائے

اللہ علیہ وسلم کا نہایتکف العشرۃ و آخر من رمضان حتی فیضہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ
 من بعدہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر
 دسے میں یہاں تک کہ اون کی روح کو قبض کیا اللہ تعالیٰ نے پھر اعتکاف کیا اون کی بی بیوں نے اون کے پیچھے
ف پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیوں نے یعنی انہو کو گھرون میں اسلئے فقہانے کہا ہے کہ مستحب ہے عورتوں کو کہ
 اعتکاف کریں مسجد البیت میں اور اگر مسجد البیت نہ ہو تو ایک جگہ کو گھر میں مسجد ٹھہرا کر دس میں اعتکاف کریں پھر
 وہ اون کے حق میں حکم مسجد کا رکھتی ہے بلا ضرورت اس میں سے نہ نکلیں **عمرانی بن کعب** النبی صلی اللہ علیہ

وسلم کا نہایتکف العشرۃ و آخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف
 عشرین لیلۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر کے دس
 میں پھر ایک سال اعتکاف کیا یعنی شاید سب سے عذر کے پھر جب اگلے سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل
 معتکفہ قالت انہ اراد مرۃ ان یعتکف فی العشرۃ و آخر من رمضان قالت فامر ببناء فضر
 فلما رایت ذلک امرت ببناء فی ضرب قالت و امر غیرہ من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ببناء فضر فاما صلی الفجر نظر الی انبیۃ فقال ما ہذہ البر تردن قالت فامر ببناء

فقوض و امرہن و لوجہ بابینہن فقوضت ثم اخر لاعتکاف فی العشرۃ الاول یعنی من شوال
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کر نیکا کرتے تو فجر کی نماز پڑھ
 کر انہو اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے ایک بار آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر میں اعتکاف کر نیکا اور حکم کیا خیر گاہ
 کا تو خیر گاہ گیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے یہی حکم کیا خیر گاہ کے کا میرا بھی جینہ لگا پایا آپ نے جب نماز فجر کی پڑھی تو
 دیکھا کہ جینے لگے ہو میں آپ نے پہچان لیا ہے کہا انہو نے نیکی کو اسلئے کیا ہے (آپ نے اپنی بی بیوں کو فرمایا کہ انہو
 نے خیر گاہ کے لیے غلوں سے لگائے ہیں یا میری دیکھا دیکھی ہر ایک نے دوسری کی حرص کی پھر آپ
 نے حکم کیا آپ کا خیر گاہ گیا اور اپنی بی بیوں کے بھی خیر گاہ کو کھروا لے اور اعتکاف کیا جب شوال کا مینا آیا تو اسکو پہلے دس
 میں اعتکاف کیا دوسری روایت میں ہے اعتکف عشرین من شوال شوال کی بیس راتوں میں اعتکاف کیا۔ اعتکاف

اعطاکاف میں تھے یکایک لوگوں نے بخیر کئی عمر نے عبد اللہ سے پوچھا یہ کیا ہے اسی عبد اللہ عبد اللہ نے کہا
نہرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس کو بھی پورا دے دو یہی اون کے
اتہ کر دیا **باب المستحاضۃ تعتکف مستحاضۃ کاف کر سکتی ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا**
التا اعتکف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرأة من ازواجه فکانت تری الصفرة والحمة
ہما وضعنا الطست تحتها وهي تری ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک
ورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا اون کو زردی یا سرخی آتی
ی (استحاضہ) تو کہیں ہمس اون کے تلے طشت رکھ دیتی اور وہ نماز پڑھا کر تین فقط اعتکاف پورا ہوا۔

اول کتاب الجہاد

جہاد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ما جاء فی الهجرة ہجرت کا بیان **عن ابی سعید الخدری ان اعلیٰ اسال النبی صلی**

اللہ علیہ وسلم **الهجرة فقال** ویحک ان شان الهجرة شدید فیلک من ابل قال نعم

قال فهل تؤدی صدقة فقال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لیزیتک من عملک

شیتا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک اعرابی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو

آپ نے فرمایا نامی ہجرت بہت مشکل ہے تیری پاس کچھ اونٹ ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا تو اون کی زکوٰۃ ادا کرتا

ہو بولا ہاں آپ نے فرمایا یہ کہیں بھی دریاؤں کے اوس پارہ کر تو عمل کر اللہ تعالیٰ تیری عمل میں سے کچھ کم کرے گا

ف نیز ہجرت اس کا نام ہجرت ہے کہ فقط اپنا ملک چھوڑ دی بلکہ سب گناہوں کو چھوڑنا ضرور ہے **عن**

شریح قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن البداوة فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یبدو الی هذه التلاع وانه اراد البداوة مرة فارسل الی ناقۃ محمودة من ابل الصدقة

فقال لیا عائشۃ ارفقی فان الرفق لعلین فی شےء قضا لانه ولا تنزع من شےء فقط الا

شانہ ترجمہ شریح سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا بدوت کو رداوت بخل میں رہنا آبادی سے بخل

جانا خلوت اور عبادت کیو اسطر) انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخل میں جاتے تھے ان بہاؤں کی طرٹ لڑی

پانی کے بہاؤ جو بہاؤوں کے اوپر سے ہوتے ہیں بچ کر) ایک بار آپ نے بخل جانے کا ارادہ کیا تو میر کو آپس ایک اونٹ

بہاؤ بہاؤ سوار سی نہیں ہوئی تھی (یعنی نیا یا بیٹا) صدقے کے اونٹوں سے اور آپ نے فرمایا اسی عائشہ رضی اللہ عنہا کہ جہاں

نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہو جاتی ہے اور جس میں سے نرمی نکل جادی وہ عیب دار ہو جاتی ہے **باب فی الهجرة**

اور سکا رسول خوب جانتا ہے۔ اس حدیث میں ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عمر ابن حوالہ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصد لاکھ مال ان تکونوا جنوداً مجتہدة جند بالشام وجند باليمن و
 جند بالعراق قال ابن حوالہ خلی یارسول اللہ ان اردت ذلك فقال عليك بالشام فانها
 خيرة الله من ارضه يجتبي اليها خيره من عباده فاما اذا البیت فمليككم يمينكم واسقوا من
 عندكم فان الله توكل بالشام واهله ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ایسا وقت آوے گا تمہاری لشکر جدا ہوں گے ایک لشکر شام میں ایک یمن میں ایک عراق میں ابن
 حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ بتائی میں کس لشکر میں ہوں اگر یہ زمانہ پائوں آپ نے فرمایا لاؤ تم شام کو کیونکہ شام کا ملک
 بہتر زمین ہے پروردگار کی راخبرہ رانی میں جمع کرے گا اللہ اس ملک میں اپنی نیک بندوں کو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو
 یمن میں رہو اور اپنی حوضوں سے پانی بلاؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہو میری لشکر شام کے ملک اور وہاں کو رہو والوں کی
 زمین بچاؤں گا اللہ اس ملک کو اور وہاں کے مہنے والوں کو کافروں کے غلبے اور شر سے **باب** فی دولہ الجہاد
 جہاد ہمیشہ رہے گا **عمر بن حصین** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طایفة من امتی
 یقاتلون علی الحق ظاہر بن علی مننا و اہم حق یقاتل الخرم المسیر الدجال ترجمہ عمران بن
 حصین سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پرست رہے گا اور ہر گز اپنی
 دشمن سے یہاں تک کہ آخری امت یرک و دجال سے لڑے گی **ف** امام مہدی یا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر **باب**
 فی ثواب الجہاد جہاد کا ثواب **عمر ابو سعید** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل ای اللہ عین اکمل
 ایمانا قال رجل یجاہد فی سبیل اللہ بنفسه وماله ورجل یجہد اللہ فیتعبد منہا شعاعاً قد
 کفی الناس شراً ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس عین کا ایمان کامل
 ہو آپ نے فرمایا اس شخص کا جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے اور اس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہو کسی
 پہاڑ کی گھاٹی میں کسی شخص کو رہائی اس سے نہیں ہو سکتی **باب** فی التفرغ للسیاحۃ سیاحی کی ممانعت **عمر**
 ابو اہامہ از رجلا قال یارسول اللہ انزلنی بالسیاحۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاحۃ
 امتی الجہاد فی سبیل اللہ عن رجل ترجمہ ابو اہامہ سے روایت ہو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجی
 میری سیاحت کی آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں **ف** توجہ سیاحت کافروں کا ملک دینا
 کر نیکو و سطر ہو اور وہاں کے حالات اور اون کی طاقتیں پہچانی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت منع ہے **باب** فی
 فضل الفضل فی الغزو ترجمہ جہاد سے جب فارغ ہو کر لوٹے اس کا ثواب یا لٹو تو وقت پہر کا زون کا چھپا کر تو اس کا
 ثواب اس کو قفل اور قفلہ بہتر ہیں **عمر عبد اللہ بن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلة کغزوة

ہاں انقطع کیا ہجرت ختم ہو گئی نہیں ہرگز نہیں **عمر معاویہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلمہ يقول لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها

ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی جب تک

توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب چمکے کی طرف سے نہ ٹھیکے گا **ف** تو ہمیشہ دار الکفر اور دار المعاصی سے

ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار الصلا کی طرف بہتہ ہے **عز ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية واذا استغفرتم فانفروا ترجمہ عبداللہ بن

سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں ہے کیونکہ مکہ خود دار الاسلام

ہو گیا (لیکن جہاد و نیت کا ثواب باقی ہے جب تک کہ حکم جہاد کے لیے نکلنے کا تو نکلو **عز ابن عباس** قال قال رسول اللہ

بن عمرو وعنده القوم حتى جلس عنده فقال اخبرني بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه

وسلمه فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه و

يده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه ترجمہ عائشہ سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عمر و پاس آیا اور

اون کے پاس لوگ بیٹھیں تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہتا ہوں مجھ کو کچھ اوس میں سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ

سے مسلمان بچ رہیں (زبان سے بڑ نہ کہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو چوڑے کان و خیرون کو جن سے

اللہ تمہیں منع کیا ہے نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دیوے) **باب** في من كان في الشام من منى في فتيان

عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستكوز هجرة بعد هجرة فحينئذ

اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى في الارض شرا راعها ما تظلم ارضوهم تقذروهم

نفس الله وتحشرهم النار مع القرية والمخنازير ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے سنا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھیں کہ اس ہجرت کے بعد یہ جو رسول اللہ اور صحابہ نے مکے سے دیکھ کر ہجرت

کی (ایک اور ہجرت ہوگی ریاست کو قریب) اوس وقت میں بہت وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کے مہاجر کو لازم

پکڑینگے (یعنی شام میں رہنا اختیار کریں گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی) اور زمین میں

وہ لوگ رہ جاویں گے جو بدترین ہیں زمین کے ہنسنے والے والون میں سے پینک دیگی ان کو ان کی زمین زمین ایک ملک سے

دوسرے ملک جا دیں گے بھاگے پھریں گے بڑا جانے گا ان کو اسد جل جلالہ اور انہار کر دیگی ان کو ان کے بندگان اور سوردن کے ساتھ

ف شاید ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو قیامت کے قریب ٹھیکے اور لوگوں کو بہکا کر شام کو لیجا دیگی یا ابراہیم کی لگ ہے

بند رسور خود وہ لوگ ہیں جنہیں ظلم اور حرص اور بھیسائی پھری ہوئی ہوگی یا حشر ان کا ان جہادوں کے ساتھ ہوگا اسد اور

جو اس دریا پر سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھ کر زمین (بڑی شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول
 اللہ دعا کیجو اللہ مجھ کو دن لوگوں میں سے کہے کہ آپ نے فرمایا تو انھی میں سے ہے پھر آپ سو گویا نہتی ہوئی جاگے ام حرام نے
 کہا یا رسول اللہ آپ کیونہی نہتی میں آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیجو کہ اللہ مجھ کو دن میں سے کہے
 اپنے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے وہی کہے کہ ام حرام سے عبادہ بن صہامت نے نکاح کیا پھر انہوں نے جہاد کیا دریا میں
 حضرت عثمان کی خلافت میں کفار روم سے تو ام حرام کو بھی لے گئے جب لوٹی تو ایک چرخہ آیا دن کی سواری کے لیے اور
 چرخہ نے ام حرام کو لے کر ادا دن کی گردن ٹوٹ گئی وہ مرنے لگی (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی) **عن**
انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذهب القباء یدخل علی
 امرأہ بنت ملحان وكانت تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا یوما فاطمعتہ وجلس
 تغلی لاسہ وساق هذا الحديث ترجمہ دوسری روایت میں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کو جاتے
 تو ام حرام بنت ملحان کیہاں جاتے وہ عبادہ بن صہامت کے نکاح میں تھیں ایک دن آپ دن کو آپ کو انہوں نے لے کر
 کہا یا رسول اللہ اور بیٹھ کر آپ کے جوہن دیکھنے لگیں پھر یہی حدیث بیان کی تیسری روایت میں یوں ہے **عن** اخت ام
 سلیم الریماء قالت نام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستیظف وکانت تغسل لاسہا فاستیظف و
 یضطک فقال یا رسول اللہ اتضطک من لاسے قال وساق هذا الخبر یزید وینقص ترجمہ ام سلیم
 کی بہن رام حرام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوہی پہر جاگے وہ اپنا سر سوہی تھیں تو آپ جاگے نہ تو
 ہو سکے انہوں نے پوچھا کیا آپ میری سر نہتی میں آپ نے فرمایا نہیں پہر ہی حدیث بیان کی کہ ویش رام حرام حضرت
 کی خالہ رضاعی تھیں یا آپ کے والد کی خالہ تھیں پھر حال آپ کی محرم تھیں **عن** ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال لاید فی البحر الا ما سمعہ ۱۰۱۰ **الجزء** اجر شهید والفرقہ اجر شهیدین ترجمہ ام حرام
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرامین سوار ہو رہے ہیں یا جہاد کے لیے یہاں اس کا سر گھومی اور قہر
 تو اس کو شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب جوی تو وہ شہید کا ثواب ہے **عن** ابی امامۃ الباہلی عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال ثلثہ کلم ضامن علی اللہ عز وجل رجل غازیابی فی سبیل اللہ عز وجل فوضعت
 علی اللہ حتی یتوفاه فیخلہ الجنة او یردہ بمائال من اجر وغیمۃ ورجل سلح الی السجد فهو
 علی اللہ حتی یتوفاه فیدخلہ الجنة او یردہ بمائال من اجر وغیمۃ ورجل دخل بیتہ بسلا فهو
 ضامن علی اللہ عز وجل ترجمہ ابوامامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کا
 اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اللہ کے راہ میں جہاد کو لے لے اللہ اس کا ضامن ہو یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے یا زندہ گھر کو
 پہنچ کر لے گا اور مال غنیمت دے گا دوسری وہ شخص جو مسجد کو لے لے اللہ اس کا ضامن ہے اگر مر جاوے گا جنت میں جاوے گا

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتلہ مثل جہاد کی ہر ثواب میں باب

فی فضل قتال الروم علی غیر اسلام روم سے لڑنا بہت ثواب ہے جو کہ قیس بن شماس قال جآیت امر ان النبہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہام خلاد وہی متنبیۃ تسال عن ابنہا وہو مقتول فقال لہا

بعض اصحاب النبہ صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسألین عن ابنک وانت متنبیۃ فقالت ان رزاء

ابنی فلما رزأ حیاتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لہ اجر شہیدین قالت ولم

ذاک یارسول اللہ قال لا نہ قتلتہ اهل الکتاب ترجمہ قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت امی بن

اسد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کانام خلافت نقاب ڈال ہوئی اپنی بیٹی کو دہنڈہتی ہوئی رجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو تو دہنڈہتی ہوئی ہے اور نقاب ڈالی ہے یعنی ایسی صہیت کیوت

میں پردہ پوشی کیسی وہ بولی میرا کجا تار تو میں اپنی جیسا ہی کہو دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بیٹی

کو دوشہید و نکاح ثواب ہے وہ بولی کیون یارسول اللہ آپ نے فرمایا اس کو اہل کتاب نے مارا معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے

لڑنا بہ نسبت اور قوموں کے زیادہ ثواب ہے باب فی ذکر البحر فی الغزو جہاد کے لیے دریائیں سوار ہونا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاذا

فی نبیل اللہ فاتحت البحر نارا و تحت المار بحر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم نے سوار ہونا دریائیں گرجہ یا عمر کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یعنی احتیاطی اور سفر بھی ہے ورنہ تجارت

اور سوداگری اور طاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے

سمندر (یعنی آفت پرافت ہر خوف کا مقام ہے) عن انس بن مالک قال حدثتني امر حرام بنت

منحأ اختام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندهم فاستيقظ وهو یحياک

قالت فقلت یارسول اللہ ما اضحک قال آیت قوم امنیزیکب ظہر ہذا البحر

کا ملوک علی الاسرة قالت قلت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال فانک منہم

قالت ثم نام فاستيقظ وهو یفصک قالت فقلت یارسول اللہ ما اضحک فقال

مثل مقالته قالت قلت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین قال

فتزوجها عبادہ بن الصامت فزنا فی البحر فحماها معه فلما رجع قریب لہا بغلة لتركبہا

فصرعہا فانذرت عنقہا فماتت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مجھ حدیث بیان کی ام حرام بنت

لحمان انس کی خالہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہتے ہوئے

احرام نے کہا میں نے پوچھا رسول اللہ آپ کیون نہ تری میں آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو زور اپنی اُمت میں سے دیا

الجزء السادس عشر

پارہ سولہواں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب فی فضل قتل کافر اگر شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع فی النار کافر وقاتلہ ابدًا ترجمہ الی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کافر کو مارے اور اس کا قتل کرے تو وہ نہ تو جہنم میں نہ جہنم کے قریب نہ جہنم کے
 جہاد میں مارا وہ غلو و دوزخ سے بچا **باب فی حرمتہ نساء المجاہدین علی القاعدین** جہاد کرنے والوں کی عورتوں کو
 کیا سزا دینا چاہیے **عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حرمة نساء المجاہدین علی**
القاعدین حرمتہ امہاتہم و ما من رجل من القاعدین یخلف رجلاً من المجاہدین فی اہلہ لانصب
 لہ یوم القيمة فقیل لہ هذا قد خلفک فی اہلک فخذ من حسناتہ ما شئت قالتفت الینا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ظنکم کا ز قنبر رجلاً صلحاً و کان ابنی لے لیلی اراد تصنیباً
 علی القضاء فابی علیہ و قال نارید الحاحۃ بدرہم فاستعین علیہا برجل قال واینالہ استعین فی
 حاجتہ قال الخرجونی حتی انظر فخرجہ فتواری قال سعیا نسیب نما ہو متواراد وقع علی البیت
 فمات ترجمہ بريدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیوں کی بی بیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے
 جیسا ان کو ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین و مجاہدین مرد و کچھ گھربار کی خدمت میں ہیں وہ پرہیزگاروں کے اہل میں
 خیانت کر کے بیٹے ان کی بی بیوں کے برا کام کرے یا ان پر بد نظر ڈالے تو قیامت کے روز وہ شخص کٹھا کر لیا جائیگا اور
 مجاہد سے کہا جائیگا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدس میں اب تو اس کی نیکیاں جتنی چاہو لو کہ بعد اس کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کھڑے ہو کر کہو کہ تم نے کیا سمجھتی ہو **وف** یعنی جب مجاہد کو اختیار دیا جائیگا
 خاؤں کی نیکیاں لے لینے کا تو وہ کہاں تک لیگا یعنی کب لے لے گا کچھ نہ چھوڑے گا (قنبر اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح
 تھا ابن ابی سیلے نے اس کو قاضی بنانا چاہا قنبر نے انکار کیا اور کہا میں ایک درم کا سوا لیتا ہوں تو دوسرے کی مدد
 انہوں نے کہا کون ہم میں ایسا ہو جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو پھر وہ ایک مکان میں چھپ گئی اور مکان گر کر مر گئے **باب**
السترۃ تحفہ جن مجاہدین کو ال غنیمت نہ لے **عن عبد الله بن عمرو** یقول قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ما من غازیة تغزو فی سبیل الله فی صیبون غنیمۃ الا یبذلوا علی ارجاسہم من الاخرۃ ویبقی لہم
 الثلث فان لم یصیبوا غنیمۃ تم لہم ارجاسہم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جو جماعت غازیوں کی اسد کے راہ میں کافروں سے لڑے اور کافروں کا مال لوٹے تو ان لوگوں نے دو تالیان اپنے

[illegible]

مزدوریوں کی پائین اور ایک تہائی آخرت کیو سطوری اگر اون کو مال غنیمت نہ ملے تو اون کا پورا بدلہ آخرت کیو سطوری کہ
ف کیونکہ دنیا میں کچھ لوٹ کا مال اونکو ملا کل ثواب آخرت پر **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تعالیٰ
 جہاد میں نماز اور روزی اور ذکر الہی کا ثواب **عمر معاذ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلوة و
 الصیام والذکر تضاعف علی النفقة فی سبیل اللہ بسبع مائة ضعف ترجمہ معاذ سے روایت ہو گیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الہی اس کے راہ میں خرچہ کرنے پر سات سو حصوں کا ثواب ہے
ف یعنی ایک روزی کا ثواب سات سو روزی کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار و چند کرتے ہوئے جو حاصل ہو گیا
 فیض مارت غازیہ جو شخص جس کو کل عمر جاوے **عمر ابی مالک** الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول من فضل فی سبیل اللہ ثبات او قتل فهو شهید او وقصہ فقصہ فقصہ او بعیرہ
 اولدغتمہ ہلکۃ او مات علی فراشہ بای حنت شاء اللہ فانه شهید وان لہ الجنة ترجمہ
 ابامالک اشعری سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اس کے راہ میں
 ہلکا رہے جہاد کے لیے اور مانند و سکیں پس گیا یا مار گیا تو وہ شہید ہے یا دوسکے گھوڑے نے دوسکو کچل دیا او سکو اونٹ
 نے یا دوسکو کسی زہریلے جانور نے کاٹا یا بغیر سانپ وغیرہ نے یا وہ اپنی بھوپنے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے
 چاہا تو مقرر وہ شہید ہے اور اس کے لیے بہشت ہے **ف** ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کیو سطوری کل چکا
 اگر چہ اپنی موت سے مر جاوے **باب** فی فضل الرباط و شرف من مقابلے میں مورچہ بندی کہ **عمر** فضائلہ
 بنت عبیدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یحتم علی عملہ الا المربط فانه ینمولہ
 عملہ الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتن القبر ترجمہ فضائلہ بن سید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہر میت کا ختم کیا جاتا ہے یعنی عمل اور کا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہیں رہتا یعنی اس کے کبریا کا ثواب
 نہیں لکھا جاتا مگر جو کسب دار کہ بڑیا جاتا ہے او سکیو سطوری عمل اور کا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن میں رہتا ہے
ف یعنی خدا کی راہ میں دشمن سے لڑنے کیو سطوری جو مورچے میں تیاری کرے مستدر ہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا
 جاوے گا **باب** فی فضل المحرم فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ میں چونکہ پہرہ دنیا کتنا ثواب ہے **عمر** سہل
 بن الحظلیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطبوا السیر حتی کانت عشیۃ
 فحضرت الصلوة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارسل فقال یا رسول اللہ انی انطلقت
 بین یدیکم حتی طلعت جبل کذا و کذا فاذا انا بھوانن علی کمرۃ ابائکم بطخیم و نعمہم
 وشائکم اجمعۃموا للوحین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تالک خیمۃ المسلمین
 خدا از شاء اللہ ثم قال من یجر سنا اللیلۃ قال الضرب ابی من تد الغنوی انما یا رسول اللہ قال فارب

دیکھہ گا اور مدینہ والوں کو دچا بھیجے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کچھ رہ جاوین رعبہ سب آپ کو ساتھ جہاد کو نکلا
کروں انہو ہو گیا اس آیت سے مسلمان سب نہیں نکل سکتے ایک وقت میں عشر نجدۃ بن نفعی قال صالت ابن عباس
عنہما الا یہ الا تنفروا یعدبکم عذابا الیہما قال فامسکت عنہم المطر کان عذابہم ثم ترجمہ نجدہ
بن نفعی سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلو گے جہاد کو تو اسد تم کو عذاب کرے گا دیکھہ گا
کیا عذاب ہے ابن عباس نے کہا عذاب یہی تھا کہ بارش رک گئی اور آج سے اور متحد ہو گیا اگرانی ہو گئی لوگ یہو کون کے مارے
رہنے لگے) **باب فی الرخصة فی القعود عن الجہاد** اگر کسی کو عذر ہو تو جہاد کو دے جانا درست ہے عشر زید بن ثابت
قال كنت الجنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغشيته السكينة فوهمت فخذ رسول الله
صلى الله عليه وسلم علي فخذني فما وجدت ثقل شي انقل من فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم
سري عنه فقال كتب فكتبت فكنت لا استحق القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله
الى اخر الاية فقال ابهكتوم وكان رجلا اعلمى لاسمع ضميعة للمجاهدين فقال يا رسول الله فكيف بمن لا
يستطيع الجهاد من المؤمنين فلما قضى كلامه غشيت رسول الله صلى الله عليه وسلم السكينة فو
خذته علي فخذني ووجدت من ثقلها في المرة الثانية كما وجدت في المرة الاولى ثم سر عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال قرأ يا زيد فقرأت لا يستحق القاعدون من المؤمنين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم غير اولي الضر الاية كلها قال زيد فانزلها الله وحدها فالحقها والذي نفسي
بيده لكان في انظر الى ملحقها عند صدق في كتف ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا تھا ناگاہ آپ پر وحی اترنے لگی آپ کے ران میری ران پر گر کر مجھ پر اتنا بوجھ معلوم نہیں ہوا
جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ معلوم ہوا شاید وحی کی قوت اعضا آپ کے ران ہو جاتے
تھو اور وحی آپ کی پیشانی پر آجاتا تھا بوجھ شدت اور سختی کے جو وحی آتے وقت ہوتی تھی پہر یہ حالت آپ کی جاتی تھی
میں وحی اترتا موقوف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ میں نے بحری کے کٹانے پر لکھا لایستوی القاعدون من المؤمنين والمجاهدون
فی سبیل اللہ اخیر آیت تک یعنی نہیں برابر ہو سکتی بیٹھنے والے اور جہاد کرنے والے اللہ کے راہ میں درجہ میں یعنی جہاد کرنے والوں کا
درجہ محمد بن یحییٰ والون سے زیادہ ہے) عبداللہ بن مکتوم اندر ہوا تمہوں نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو عرض
کیا یا رسول اللہ جو میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا (مثلاً معذور میں جیسے اندھے کو لے کر لڑے) اتنا کہنا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی کجیالت طاری ہو گئی اوما آپ کی ان مبارک میری ران پر گری میں نے پہر اتنا ہی بوجھ پایا
جیسا پہلے پایا تھا بعد اسکو وحی اترتا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑھ اے دید میں نے پڑھا لایستوی القاعدون من
المؤمنین آپ نے فرمایا غیر اولی الضر پہر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضر علیحدہ اتر لیکن میں نے اسکو اس مقام

کچھ خطر نہ کر گیا اگر بعد اسکو کچھ عمل نہ کر دے تو عمل قبول ہو گیا اور اسکو بدلے جنت تیری لیو قرار پائی اب اگر کوئی اور عمل نیک تجھ سے سزا نہ ہو جب بھی جنت تجھ لئے کی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق اولیٰ جنت لئے لگی۔ یہ آپ نے خوشی اور شہادت کے طور پر فرمایا یہ غرض نہیں کہ اور فرائض تجھے معاف ہو گئے۔ اس حدیث سے خدا کی راہ میں پھرہ چوکی دینے کی بڑی نصیحت ثابت ہوئے۔ خیال کرنا چاہیے کہ جب جہاد میں ایسے خفیف خدمتوں کا اتنا بڑا ثواب اور درجہ ہے تو لڑ کر شہید ہونے کا کچھ ثواب اور مرتبہ ہو گا **باب**

کراہیۃ ترک الغزو جہاد نہ کرنے کی مذمت **عمر ابن عبد ربیع** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے **عمر بن عبد ربیع** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے **عمر بن عبد ربیع** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے

عمر بن عبد ربیع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے **عمر بن عبد ربیع** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے

عمر بن عبد ربیع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے **عمر بن عبد ربیع** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے

عمر بن عبد ربیع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے **عمر بن عبد ربیع** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغزو لم یجد ثواب نفسه بالغزوات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے ٹھیکے نیت کی یا نہ لڑا تو وہ منافق کے دیر پر مرے

فقال الناس له لا اله الا الله يلقي بيده الى التهلكة فقال ابو ايوب انما نزلت هذه الآية فينا
 معشر لا نصار لما نصر الله نبيه واطهر لا سلام قلنا هلم لنقيم في اموالنا ونصلحها فانزل الله
 تعالى وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فالانقاد بالايدي الى التهلكة
 ان نقيم في اموالنا ونصلحها وندع الجهاد قال ابو عمران فلم ينزل ابو ايوب يجاهد في سبيل
 الله حتى قُتِلَ بالقسطنطينية ترجمه اسم ابو عمران سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا میزسی قسطنطنیہ کا
 قصد رکھتی تھی جو دار السلطنت تہاروم کا اور باتک دار الخلافت ہے سلطان روم کا اوسکو استنبول۔ اور
 اسلامبول بھی کہتے ہیں) اور جماعت اسلام کو سردار عبدالرحمن بن خالد بن لید تھے اور کفار روم اپنی پشت لگاؤ
 ہو کر تھے شہر کی دیوار سے بغیر منتظر کھڑے تھے ہماری آنے کے اور حملہ کرنے کے اتھو میں ایک شخص نے ہم میں
 دشمن پر متہیار اٹھانا چاہا لوگوں نے کہا مائین مائین لا اله الا الله اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اور سوت ابو ایوب
 نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کے شان میں اتری ہے جب اسد تعالیٰ نے اپنی پیغمبر کو مدد دی اور اس کو غالب
 کیا تو ہم نے اپنی دونوں میں کہا (اب جہاد کی کیا ضرورت ہے) اپنی لون میں رہیں (اڑھٹوں اور باغوں میں) اور ان کو
 درست کریں جہاد چھوڑ دیں تب اسد جل جلالہ نے یہ آیت اوماری وانفقوا فی سبیل اسد ولا تقوا بايديکم الى التهلكة
 خیر کرو اللہ کی راہ میں اور ست ڈالو اپنی جانوں کو ہلاکت میں تو ہلاکت میں جانوں کو ڈالتا یہ ہے کہ اپنی جانوں کو مصرت
 رہیں ان کی فس کر کریں جہاد چھوڑ دیں (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہے یہ توحیات ابدی ہے) ابو عمران نے کہا یہ اُتوب جہاد
 کرتے ہے اسد جل جلالہ کی راہ میں بھینٹ کہ دفن ہو کر قسطنطنیہ میں **یاب** والو تھے تیر مارنیکا بیان کن
 عقبہ بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يدخل بالسم الواحد
 ثلاثة نفر الجنة صانعه يحسب في صنعته الخير والراحي به ومنبله وارمو واركبوا وان ترموا
 احب الي من ان تتركوا اليس من الله الا ثلاث تاديب الرجل فرسه وملاعبته اهله وميه
 بقوسه ونبله ومن ترك الرمح بعد ما عمله رغبة عنه فانه نعمة تركها او قال كفرها ثم رجمه عقبه
 بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تحقیق اسد عز وجل داخل کرتا ہے ایک
 تیر کے سبب سے (یعنی کفار کی طرف پہنکنے کے سبب سے) تین شخصوں کو بہشت میں ایک تو اس کی بنائے والے کو جو اپنی
 پیشہ میں ثواب کی امید کھی (یعنی اس نیت سے نہاوی کہ جہاد میں کام آوے دوسری تیر پہنکنے والیکو) یعنی جہاد میں) اور
 تیسری تیر دینے والیکو تیر انداز کے ہاتھ میں خواہ اپنا تیر دی خواہ اس کا خواہ یا تیر دیا یا نشانے پر تو اٹھا کر لاوی تیر
 اندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کر دینے سے کہ تیر اندازی اور سواری لیکن بہت پیاری ہے جھکو تیر اندازی سواری
 سے کہ کوئی تیر اندازی پایہ بھی کر سکتا ہے) ہماری دین میں کوئی کہیں نہیں مگر تین۔ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنی گھوڑیکو

یہ کتابیں جو اس کے لئے لکھی گئی ہیں

三

پنجویں

میں نے

بہارِ نبوی

انسان

پرنس سوفاکی

روزنامه

باب

۱۰

ہر فرد

میں نے

مفت

۱۰۰

۲۰

1

4

18

233

251

4	
2	

3

11

□

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو کچھ ثواب دہو گا تو لوگوں نے یہ بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اس شخص سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پہر و چھ پر شاید کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا نہ سکا تو پہر اس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اس کے راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا کو مال و سبب چاہتا ہے پہر آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب دہو گا پہر تیسری بار لوگوں نے اس شخص سے کہا تو پہر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر تو اس نے تیسری بار پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہو گا اہل کو اس نے جہاد اس کے راہ میں کیا بلکہ مقصود ال و تناع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اس کے لیے کرے تو مقصودیت کا حاصل نہ ہوتا ہے لیکن اس سے کم جو محض اس ہی کے لیے جہاد کرے اور اس کو غنیمت مقصود نہ ہو۔

عز ابنی موسیٰ ان اعرابیا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الرجل يقاتل ليدرك

ويقاتل ليحمده ويقابل ليعظمه ويقابل ليرى مكانه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

قاتل حتى تكون كلمة الله هي العلى فهو في سبيل الله عز وجل ترجمہ ابی ہوسے سے روایت ہے ایک شخص رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا ایک شخص لڑتا ہے اور ذکر کیو اسطو یعنی آواز دے اور شہرت کیو اسطو جسکو سمجھ کر کہتے ہیں

اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیو اسطو اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت ہاتھ لگنے کیو اسطو اور ایک شخص

لڑتا ہے تاکہ اسکا مرتبہ بڑھایا جاوے یعنی اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اسو اسطو لڑتا ہے کہ اسکا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کی راہ میں لڑتا ہے اور اسکو جہاد کا ثواب ہے اور جو ملک اور دنیا کو لڑتا ہے وہ جہاد نہیں ہے

عز عبد اللہ بن عمر یا رسول اللہ اخبرني عن الجهاد و

الغزو فقال يا عبد الله بن عمر ان قتلت صابرا محتسبا بعثك الله صابرا محتسبا وان قتلت مراثما

مكا ثرك الله عزابا مكا ثرا يا عبد الله بن عمر وعلى حال قتلت او قتلت بعثك الله على

تلك الحال ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ جبکو جہاد سے خبر پہنچے یعنی کس طرح کا جہاد اور تاکہ

موجب ثواب کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عبد اللہ بن عمر و اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرے تو لا اور ثواب

چاہنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھکو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا دے گا اور اگر تو لڑے گا اپنی بہادری دکھانے کے

لیے اور زیادتی کیو اسطو یعنی لوگوں میں فخر کے لیے کہ میں تم سے شجاعت اور بہادری میں زیادہ ہوں تو اسکو بھی اسی

حال پر دے گا اگر عبد اللہ بن عمر و تو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جائے گا تو اسکو بھی اسی حال پر دے گا اور اگر اسکا

ہو تو نخل صون میں خسر ہو گا نہیں تو یا کارون میں ہو گا **باب فی فضل الشہادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان**

عن ابرع بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اصيب اخوكم باجدا جعل الله اجرهم

في جوف طير خضر ترد انهار الجنة تاكل من ثمارها وتاوي الى قناديل من ذهب معلقة فظل العرش

اور اپنی بی بی سے کہیں انا اور تیر اندازی کرنا اپنی کمان سے اور تیر سے (یعنی ہی میں مشغول رہنا) اور جو شخص تیر اندازی
 سیکھے کہ چھوڑ دے اوس کو نیکرار ہو کر تو مقرر وہ تیر اندازی ایک نعمت تھی جسکو چھوڑ دیا اوس نے یا فرمایا کہ اوس نعمت کا
 کفر کیا (ناشکری کی) **ف** اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور
 توپ ہے ہر مسلمان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکھنا اور اوسکی مشق کرنا ضرور ہے اسطرح جتنی سامان حرب جنگ
 میں اونا سیکھنا اور حاصل کرنا اور اسلئے سفر کرنا جہاد میں داخل ہے **عمر عقبہ بن عامر** لکھنوی بقول سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو علی المنبر يقول ولعلنا لظلمنا استطعتم من قوة الا ان
 القوة الرمی الا ان القوة الرمی ترجمہ عقبہ بن عامر جنہ سے روایت ہوئیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تھے کافروں کے جنگ کیو اسطرح تیار کرو جتنے تم میں طاقت ہو قوت کو خیر وار جہاد
 کہ قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے **ف** یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے واحد و احسم ما
 استطعتم من قوتہ مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس کیو کہ یہ قوی و اسہل ہے نسبت اور خیر و ن کے سبب
 اس نے میں قوت سے مراد بندوقین اور توپیں اور کارتوس اور ٹوپیاں ہیں **عمر معاذ بن جبل** از رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم انه قال الغزو غزوان فاما من استغنى وجهه الله واطاع الامام واتفق الكرماء
 وياسر الشريك واجتنب الفساد فانزومه ونبهه اجر كله واما من غزا الخواریاء وسمعة
 وعصى الامام واهتدى في الارض فانه لم يرجع بالکفاف ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہو کر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضا مندی کیلئے لڑا جاتا ہے اور امام کی
 فرمانبرداری کی جاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اوس میں خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ نرمی اور محبت کی جاتی ہے اور
 خسار سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور چاگت سب عبادت ہو اور جو جہاد اپنی بڑائی اور پناہ درجہ کہانے
 اور ستم کیلئے لڑا جائے تو فانی اور زمین میں مٹاؤ منظور ہو تو یہ جہاد ایسا ہو اس میں جو کوئی جاوے تو ثواب
 تو کیا اس کو خالی لوٹنا مشکل ہے **ف** یعنی ایسی جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاوے تو بھی ضمانت، ثواب کا کیا ذکر **عمر**
ابو ہریرہ از جلالہ قال یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل اللہ وهو یتبعی عرضا من عرض
 الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اجر له فاعظم ذلك الناس قالوا للرجل عدا
 لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک لم تفهمه فقال یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل
 اللہ وهو یتبعی عرضا من عرض الدنیا فقال لا اجر له فقالوا للرجل عد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال الثالثة فقال له لا اجر له ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو ایک شخص نے حضرت کے کہا یا رسول
 اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اوس سے دنیا کے مال اسباب چاہتا ہو تو رسول اللہ

کہا مارا مطلق شہید کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث میں علم فرمایا **باب فی التورہ میں عند**
قبر الشہید شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان **عن عائشہ** قالت لما انجاشی کنا استحدث
انہ لا یزال یرک علی قبرہ نور ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبش) مر گیا تو ہم سے لوگ کہا
کرتے تھے کہ اس کی قبر پر ہمیشہ ایک نور برستا ہے **ف** شاید وہ شہید مر سکا **عن عبد بن خالد السلی** قال اخی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزرجالین فقتل احدهما ومات الآخر عیدہ بجمعة ونحوہا فضیلنا
علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قتلتم فقلنا دعونا لہ وقلنا **اللھم اغفرلہ والحقہ**
بصاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوٰتہ بعد صلوٰتہ وصومہ بعد صومہ
شک شعبۃ فی صومہ وعملہ بعد عملہ انہما کما بین السماء والارض ترجمہ **عبد بن خالد** سلی
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصوں میں بہانسی چارہ کر دیا تھا رینو ایک کو دوسرے کا بہائی بنا
دیا تھا تو ایک تو ان میں سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرے کو کسی ایک نہ تو یا ایسی ہی کچا دوسرے کے بعد مر گیا ہم نے اس پر پڑھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا تم نے اس کو لیے دعا کی ای اللہ بخشدی اس کو اور ملا دے اس کو اپنے
ساتھی سے (پہلے بھائی کو قتل کیا گیا تھا اس کی راہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم نے کیا کہا
اس کی نمازیں کدھر گئیں جو اس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پڑھیں اور اس کو روزی کدھر گئے جو اس نے اپنا ساتھی
کے بعد پڑھا اور اس کو اعمال کدھر گئے جو اس نے اس کے بعد کئے بیشک ان دونوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان میں
فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرے کا کم ہے) **باب فی الجعائل فی الغزو** مزدوری چھب اور زیل کا بیان **عن**
ابی ایوب الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم لامصار و
ستکون جنود مجندۃ تقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیہا فی تخلص من فقیہ
ثم یتصفح القبائل بعرض نفسه علیہم یقول من اکر فنیہ بعث کذا من اکر فنیہ بعث کذا الا
وذلك لا جبر الی اخر قطرۃ من دمہ ترجمہ **ابی ایوب** انصاری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا آپ فرماتے تھے فتح کی جاوین گے تب تمہارے بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پاؤ جاوین گے اور واقع ہوں گے
شکر جمع کی گئی معین کیا ہوگی پھر ان شکر دین نو عین یعنی ہر ایک قوم اور قبیلہ کو اپنی میں سے ایک حصہ شکر کا
دینا پڑیگا تو برا جانے گا ایک شخص پہنچے امام کے کو اس کے تین بیٹے ہمراہ ہو چکے جہاد کے لیے بغیر اہل کے پس نکلیگا
اور بہا گے گا اپنی قوم میں سے بغیر تاج جہاد سے پہر تلاش کرے گا قبیلہ کو در حالیکہ پیش کرے گا اپنے تینوں بھائیوں کو کہ
ان کا غایت کر دین میں اس کو لشکر کی جو کون مجھ کو نوکر کہے گا تا محنت شکر کی اس سے اپنی ذمی لوں مقصود ہے کہ یہ شخص
راضی نہیں ہے کہ بغیر اہل کے شہ جہاد کرے پس حضرت برائی اس کی بیان کرتے ہیں خبردار ہو یہ شخص مزدور کو آخر قطرہ خون

فلما طجدوا لبيب ما كلهم ومشرهم ومقياهم قالوا من يبلغ لخواننا عنا انا لعلنا في الجنة

ترزق لنا لا يزهدوا في الجهاد ولا ينكوا عند الحرب فقال الله سبحانه انا بلغهم عنكم قال

فانزل الله ولا تحببن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخذ الاية ثم حمى ابن عباس سے روایت ہر رسول

اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری بہائی احد کے دن شہید کیو گئے تو اسد نے انکی مدح کو بہتر خریدن

کے بیٹ میں کر دیا (یہ کہہ کر) وہ بہشت کی نہروں پر پہرتی ہیں اور انکے سے کہانی ہیں اور سونکی قندیلوں میں

بسیار اٹھنا کرتی ہیں عرش کے سایہ میں جب ان روحیں اپنی کہانے اور پیئے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو

کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہماری بہائیوں کو یہ خبر پہنچا دی کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں اور کہانے کہاتے ہیں

تاکہ وہ بھی بہشت کے حاصل کر سکیں بے مضی نہ کریں اور اسی کی وقت سستی کریں تو اسد تعالیٰ نے فرمایا میں نے انکا

اؤٹو تمہاری خبریں نازل کیا استغالی نے یہ بات جو لوگ اسد کی راہ میں مار گئی ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ جیتے ہیں

ایں ربک پاس کہانے کہلو اور جاتے ہیں خوش ہیں ان نعمتوں پر جو اللہ انکو دین اور خوشخبری دیتے ہیں ان

لوگوں کو جو ابھی ان تک نہیں آئے کہ تم گزرت اور نہ بخند ہو عن حسنہ بنت معاویہ الصمیمیة قالت

حدثنا عمی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فی

الجنة والشہید فی الجنة والمولود والوئید ثم حمی عن سنان بن معاویہ فی انہ سچا مسلم بن سلیم سے روایت

کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بھشت میں کون ہو گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں نبی ہوں گے

اور بہشت میں شہید ہوں گے اور ان کے اور جیتے گاڑی گئے ف مراد شہید ہونے پر موجب قول استغالی کے الذین

انہو اب اسد رسولہ اور انک ہم الصدیقون و الشہداء عند ربہم حاصل ہے کہ شہید عام ہے اس کو کہ حقیقتہ یا

حکما اور انکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہو گا بہشت میں اور ان کے میں حل ہے کچا سچا اور جیتے گاڑی گئے اور جیتے

عادت کافروں کی تھی کہ جیتی لکھو کو گاڑ دیتے تھے اور بعض مٹیوں کو بھی گاڑ دیتے تھے تکلیف اور تنگی کی وقت اگرچہ

اس حدیث میں انکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا مگر کفار کے انکوں میں بڑا اختلاف ہے اور ان کے باب میں علماء کثیر

قول ہیں مگر صحیح توقف ہے باب فی الشہید یشفع شہید کی شفاعت کا بیان عن عمران بن عتبہ

الدراری قال خلنا علی امر الدردار وغیرہ فقلت ابشروا فانی سمعت ابی الدردار یقول

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع الشہید فی سبعین من اہل بیتہ ثم حمی عن ابن عباس

ذمار سی روایت ہے ہم ام الدردار پاس گئے اور ہم تم تھے انہو کا کہا عرش ہو جاؤ میں نے ابو الدردار سے سناؤ

کہتے تھے فرمایا رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کی شفاعت قبول کیا کریگی اور کئی کئی والوں کیلئے ف

بعضوں کا ہمارا شہید ہے وہ شہید ہے جو اسد کی راہ میں قتل کیا جاؤی و زوجا عاون یا اسہال سے بجاؤی۔ اور بعضوں نے

بیعت کر لیا گیا ہوں اور اپنے مان بپا کو روتا ہوا چہرہ دیکھا ہوں آپ نے فرمایا جاؤ ان کے پاس اور سننا اور دیکھنا اور

تہا تو نے اذکو عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اھل

قال لک ابوان قال نعم قال فقیہما فجاھد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ شخص رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں جب اذکرون اپنے فرمایا کیا تیری مان بپا میں اسنے کہا کڑاں

اپنے فرمایا پس تو بیچ او نہیں کے جہاد کر دینے او نہیں کی خدمت میں کوشش کر کہ حکم جہاد کا کہت ہے عن سعید

لنخبر عن ان رجلا ما جری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمین فقال هل لک احد بالیمین

قال ابوہ قال اذنا لک قال لا قال ارجع الیہما فاستاذنہما خان اذنا لک فجاھد ولا

فتر ہما ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ شخص میں سے ہجرت کر کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

اپنے اُس سے فرمایا کیا میں کوئی تیرا ہے اوسکو کہا ان بپا میں اپنے فرمایا کیا او نہیں نے تجھ کو اذن دیا ہے اوسنے

کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تو او نہیں کے پاس چھ جا اور اذن سے اجازت مانگ اگر وہ تجھ کو اجازت دیوین تو جہاد کر اور

نہیں تو او نہیں کے ساتھ نیکی کر یعنی خدمت کرو ان کی **باب فی النساء یغزون عورتیں جہاد میں جاسکتی ہیں**

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو یام سلیم و نسوة من الانصار لستغفر

الماء و یداونہن للحسحی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد میں لیا جاتے تھے اور

انصار کی کئی عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لیا جاتے تھے جب حضرت ادر صحابہ جہاد کرتے تو یہ عورتیں اذکو پانی پلاتیں اور عورتوں

کی دو اکثرین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا جہاد میں ہمراہ جانا درست ہے لیکن بی ضرورت لڑائی بٹھرائی نہ

کرین زحمت کے ہم سہی کرین پانی کو اپنے پلا دین اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کرین **باب فی الغزو مع ائمتہ الجعفر**

ظالم حاکموں کے ساتھ جہاد کرنا درست ہے **عن انس** بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ

من اصل الایمان الکف عنہ قال لا الہ الا اللہ ولا تکفر بہ بذنہ ولا تخونہ من الاسلام بعل والجماد

ماہر منہ یعنی اللہ الی ان یقاتل اخر امتی الذ جال لا یبطلہ جو جاثرو لا عدل عادل والایمان

بالاقداد ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تین باتیں ایمان کے جو میں ایک تو یہ

جو لا الہ الا اللہ کہنا اور کلمہ قتل اولیذا سے باز رہنا اور کفر سے وہ گناہ کرے اوسکو کا فرقہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا **ف**

یعنی جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار نہ کرتا ہو تو گناہ کرے وہ کافر نہ ہوگا البتہ اس گناہ سے

کافر ہوگا جو ایمان کو دور کر دی جیسو شد کہ **کرنات** اور جہاد جاری ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پہنچایا۔ یہاں تک اخیر

امت میری دجال سے لڑو گی جہاد باطل نہیں ہو سکتا کسی ظلم کے ظلم سے اور نہ عادل کے صلہ جو دینا و شاہ مسلمان خواہ

ظالم ہو نہ عادل جہاد اوسکو ساتھ روشتہ اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر **عن ابیہ** میرقہ قال قال رسول اللہ صلی

ف میں کہ جو جنگی یعنی لازم کرینگے امام کہ سپہین فوجین ہر قوم میں سے طرف جہاد کی یعنی جب پہنچا ہوں
 ہر جانب میں تو محتاج ہو گا امام طرف اوں کی کہ بھیجے ہر جانب فوج تاکہ اڑے اوں کفار سے کہ قریب اوس جانب کے ہیں اور نہ
 غالب ہوں کفار اوں مسلمانوں پر کہ اوس جانب میں ہیں **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال للغزاة لجرہ ولجرا اعل اجرا ولجرا الغارۃ ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا وہ سب جہاد کرنیوالے کے اجر اوسکا ہے یعنی ثواب اوسکا کمال کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اوسکے اور وہ سب دینے والے
 مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالے کا بھی **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہے اور دے کرنا ہو غازی کی تاکہ وہ جہاد کرے تو
 اوسکو دوسرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا میں اور دوسرا ثواب ہونے اوسکی سبب جہاد اور غازی کا
 پس مزاد ساتھ جل کے سبب تیار کر دینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علماء کی ہے **باب** الرجل
 یغزو باجیر یجندم کوئی اپنے ساتھ جہاد میں خدمت کو لے گیا سیکر اجرت پر لیا وے **عن** یعلی بن مزیعہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لے خادم قال قلت اجیر اکیفینی و
 اجیر لے سمعہ فوجدت رجلا فلما دنا الرحیل انانی فقال ما درمے ما السهمان وما یبلغ تھی
 قسم لشیئا کان السهم اولہ یکن فتمیت لہ ثلاثۃ دنانیر فلما حضرت غنیۃ اردت ان اجیر
 لہ سهم فذکرت الدنانیر فحجت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ امرہ قال ما اجد لہ فی
 غزوۃ هذه فی الدنیا والاخرۃ الا دنانیر التی سمعہ ترجمہ سید بن مہیہ سے روایت ہے خبردار کیا لوگوں کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے نکلنے کے لیے اور میں بوڑھا تھا نہایت اور کوئی خادم میری پاس نہ تھا کہ میری خدمت
 کری تو میں نے مزدور تلاش کیا کہ مجھ کو کفایت کری اور میں نے اوسکی سبب اوسکا حصہ ہیہ جاری کرنا چاہا **ف** نیز جہاد
 غنیہ کے اوس میں سے ایک حصہ اوسکا دینا چاہا یا کل حصہ اسی کو دینا چاہا میں نے صرف کثرت کو ثواب پر قناعت کی **ف**
 آخر ایک مزدور مجھے ملا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور بولا میں نہیں جانتا کتنے حصے ہوں اور میرا حصہ
 کیا آوے تم میری مزدوری کچھ میں کر دو حصے ہوں یا نہ ہوں (یعنی مال غنیمت ملی یا نہ ملے) میں نے میں تو نیاماد کو
 لیے مقرر کر دیے جب مال غنیمت آیا تو میں نے اوسکا حصہ دینا چاہا پھر مجھ کو خیال آیا اسکے تو میں دنیا پر مقرر ہوئی تھے
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سبب حال بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اوسکے لیے دنیا اور کثرت
 میں ہی تین دنیا میں **باب** فی الرجل یغزو وابواہ کا دھکا کوئی شخص بدون مرضی والدین کے جہاد کرے
عن عبداللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت ابا یعلک علی
 الحجرة وترکت ابوی بیکنان فقال ارجع حلیہما فاحصی کما حکما ابیکتہما ترجمہ عبداللہ بن عمرو
 سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے ہجرت کی

اور فرمایا بہت سونپ دو ان لوگوں کو بچھ پھر میں ان کے خبر گیری سے عاجز ہوا ہوں اور نہ سونپ دو ان کو اور بھی کہے کہ وہ عاجز ہو جاویں اور نہ سونپ دو ان کو اور لوگوں کے کہ وہ اپنے تئیں مقدم کریں اور نہ **ف** بلکہ تو خود ان کی خبر گیری کر اور ان کی حفاظت اپنے سے متعلق رکھ **ت** پھر آپ نے اپنا ناٹھیری سر پر رکھا اور فرمایا ایسا بن جو اللہ جب تو دیکھ خلافت کو زمین مقدس یعنی شام میں اترتے ہوئے (مراد خلافت سے خلافت نبوت ہی یا امامت محمدی علیہ السلام) تو نزدیک ہو گویا زلزلے اور طبلے (زلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہے اور بلبلہ بھرا در غم) اور بڑی بڑی دھماکت (علامات کبریٰ) اور قیامت ان دنوں میں قریب ہو گئی لوگوں سے اس سے ہی زیادہ جتنا میرا ہتھ تیر کر سر سے نزدیک ہے (یعنی قیامت بہت قریب ہو جاوے گی) **باب فی الرجل یشی نفسہ آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچنے والے عن عبد اللہ**

بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبت بنا من رجل غزا فی سبیل اللہ فاخر

یعنی اصحابہ فہم اعلیہ فرج حتی اھرق دمہ فیقول اللہ تعالی ملائکتہ انظر والی عبدی مرجع رغبۃ فیما عندک وشفقۃ لما عندک حتی اھرق دمہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تجھ کو بتا ہے اس شخص سے جو جہاد کو گیا اس کی راہ میں پہرہ کے ساتھی سب بہاگ نکلی اور وہ گناہ کے ڈر سے گویا ہاتھ لگا کر مار گیا۔ اس وقت اللہ جل جلالہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو میری بندگی کو لوٹ آیا میری ثواب کی رغبت کر کے اور میری عذاب سے ڈر کے یہاں تک کہ اس کا خون بہا یا گیا **ف** دوسری حدیث میں ہمارا ہمتا ہے اس کو معلوم ہوا کہ ضحک اور تعجب ان صفات میں سے ہیں جو پروردگار کے لیے ثابت ہیں **باب فیمن یسلم ویقتل مکاتہ فی سبیل اللہ عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اوسیرت مارا**

جاوے خدا کی راہ میں **عن** ابی ہریرۃ ان عمرو بن اقیس کان لہ مربا فی الجاہلیۃ فکسہ

ان یسلم حتی یأخذہ فجاء یوم لحد فقال ابن بنوعی قالوا یا احد قال ابن فلان قالوا یا احد

قال فاین فلان قالوا یا احد فلیس لامتہ و مرکب فرسہ ثم توجه قباہم فلما راہ المسلمون

قالوا الیک عنایا عمرو قال انی قد امنت فقاتل حتی جمیع فحمل الی اھلہ جرحا فجاءہ سعد بن

معاذ فقال لا ختہ سلیہ حمیۃ لقومک او غضبا لہم او غضبا للہ فقال بل غضبا للہ ورسولہ

فان فدخل الجنة وما صلی للہ صلاۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیس کو سوسو لینا تھا لوگوں

سے جاہلیت کو زمانے میں انہوں نے اسلام کو برا جانا جب تک اپنا سو دھواں کریں (کیونکہ اسلام لانے سے سوسا قحط ہو گیا)

پھر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میری چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں پوچھا فلاں کہاں ہے لوگوں نے

کہا احد میں پوچھا فلاں کہاں ہے لوگوں نے کہا احد میں پھر انہوں نے اپنی زرہ بھی اور اپنے گھوڑی پر سوار ہو کر بھاگنے

مشغول ہوئے اور کچھ طرف جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو کہا الگ رہو انہوں نے کہا تمہارا لایا پھر وہ ڈر کر ہاتھ لگا کر

اللہ علیہ السلام الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برکان او فاجر والصلاة واجبة علیکم خلف کل
 مسلم برکان او فاجر وان عمل الکبائر والصلوة واجبة علی کل مسلم برکان او فاجر وان
 عمل الکبائر ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہے تم پر ہر امیر (حاکم) کے
 ساتھ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
 پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر متعدد طریقوں پر مروی ہے اور ہر طریقہ ضعیف نہیں۔
 اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہو یا ہتھکڑی اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں مین اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک جائز
 ہے لیکن مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک جائز نہیں مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے
باب الرجل یقتل مبال غیرو یک آدمی دوسرے کے سواری پر جہاد کرے عن جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه ادا ان یغزو فقال یا معشر المہاجرین والانصار ان من
 اخوانکم قوم الیسلم مال ولا عشیرة فلیضم احدکم الیہ الرجلین والثلاثة فما لحدنا من ظہر
 یحملہ الا عقبۃ کعقبۃ یعنی احدہم فضمت الی اثنتین والثلاثة قال مالک الا عقبۃ کعقبۃ
 احدہم من حمل ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اسی گروہ مہاجرین
 اور انصار کے بعض تہاڑی بھائی ایسے ہیں جن کو پاس ل نہیں ہے نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم میں سے دو تین آدمیوں کو اپنی ساتھ ہتھکڑی
 کر کے لے کر سفر کر کے تم میں سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری ہو جیسے اوروں کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو میں نے اپنے ساتھ
 دو تین آدمیوں کو لایا اور میں بھی صرف باری ہو اپنی اونٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** میں نے چند اونٹ
 میرا تھا لیکن چونکہ ان کو اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا تو سب باری باری اوپر چڑھتے تھے **باب فی الرجل یغزو**
یلتزم الجہاد الغنیمة کوئی شخص جہاد کرے تو اب او غنیمت کیو بطریق **عن** صفحہ ان ابن زعب الا یادی حدیثہ
 قال نزل علی عبد اللہ بن حوالة الا نزدی فقال لبعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنعلم
 علی اقدامنا فجعنا ظلم نغتم شیئا وعرف الجہاد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا نکلم
 فاضعت عنهم ولا نکلم الی انفسهم فیجروا عنها ولا تکلم الی الناس فیستاثروا حلیم ثم
 وضع یدہ علیہ او قال علی ہامتے ثم قال یا ابن حوالة اذا رأیت الخلافة قد نزلت ارض
 المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابل والاموات العظام والساعة یومئذ اقرب من الناس
 من یک ہذہ من راسک ترجمہ ابن زعب سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن حوالة رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سچا پایادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے یعنی سواری ہمارے پاس تھے یا تو ان
 پیدل آپ نے روانہ کیا ہم کو کچھ کھانے کے نہ لائے یعنی مال غنیمت نہ ملا اور آپ نے ہمارے چہرہ پر نیرنج دکھایا تو آپ نے ہر لئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء لا ترد ان او قل ما ترد ان الدعاء عند النداء وعند البأس
 حين يلحم بعضهم بعضا قال موسى وحدثني رزق بن سعيد بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن سهل
 بن سعد عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال ووقت المظفر حمزة بن عبد المطلب روايت هو فزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمته دود عاين بنين روي كجائين يا بيت كم روي جاني بن (يعني هميشه قبول هو جائين بن يا كثره قبل هو بن) يعني عبد
 اذ انك (دوسري اثری کی وقت جب ايکدوشه پيچر جاتے ہيں دوسري روايت ميں آمازادہ ہے اور منبر بر وقت
باب ثمن سال الله تعالى الشهادة جو شخص اللہ شہادت نا کر عن معاذ بن جبل انہ سمع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواقناقة فقد وجبت له الجنة ومن سال
 الله ان يقتل من نفسه صا دا قنا م مات او قتل فان له اجر شهيد نرا ابن الصفي من هنا ومن
 جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تحية يوم القيامة كا غير ما كانت لو نضالون
 الزعفران وريحان ریح المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله فان عليه طابع الشهادة
 ترجمہ ماذن جلیستے روايت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھو جو شخص اللہ کی راہ میں لڑ
 اؤنی کے فاق کے موثق تر مقرر او سکے لپی بہشت واجب ہوئی (ايک بار اؤنی کا دودہ دہو کر پھر دوسري بار دہو کر تک
 اشتا وقت ہوتا ہوا و نون فاق کہتے ہيں) اور جو شخص شہادت ناگی اللہ تعالیٰ سے سچو دل کے ساتھ پھر وہ مر گیا یا مارا گیا تو اسکو
 شہيدہ کا ثواب ہوگا **کاف** معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہو اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہیں ہے
 اور جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے اسد کے راہ میں یا مصيبت زخم کی پہونچا یا گیا غیر دشمن سے یعنی
 گدین گریز یا چوٹ اہانی مصيبت پہونچانا پس تحقیق وہ زخم آؤ گا قیامت کے دن مانند اکثر او سچر کے جو یا جاتا تھا دنیا میں رعبنا
 اس حالت میں جیسک وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں (اوسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور بواؤسکی مشک کی اور وہ شخص جو بخلا
 اوسکے پھوڑا اوسکو راہ میں پس تحقیق اوس پھوڑی پر یا پھوڑے والی پر پھر موی شہيدوں کی) یعنی علامت شہيد ہونے کی
 تاکہ پہونچا جاوے جو اسی ترقی دین میں ہوگی تھے پس دیا جاوے گا ثواب مجاہدین کا) **باب** في كراهية جرح
 نواصي الخيل واذ نابها لغيره کی پیشانی اور دم کے بال نہ کرنا عن عتبة بن عبد السلمه وحدثنا
 لفظه انه سمع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول لا تقصوا نواصي الخيل ولا معارفها ولا
 اذ نابها فان اذ نابها ماذابها ومعارفها فاؤها ونواصيها ما معقود فيها الخيل ترجمہ
 عتبہ بن عبد السلمی سے روايت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ فرماتی تھو گھوڑوں کی پیشانی کے
 بال نہ کرنا اور نواصي کی بالیں اور دین کی سرسلیہ کی اون کی دین اون کی چوبان ہيں اوسکے گھبان اڑاتے ہيں اور

اور لوگ انکو اوٹھالے گئے وہاں سعد بن معاذ اُٹے انہوں نے اون کی بہن کو کہا پوچھو اپنے بھائی سے تم کیوں لڑو اپنی قوم کی غیرت پر یا عرضی یا اسد کیو اسطر عضد کے ادھنوں نے کہا اسد کیو اسطر عضد کے اور اسکر رسول کے لیے پھر وہ مرگئی اور جنت میں گئی حالانکہ وہنوں نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی **باب فی الرجل یموت بسلاحه فمخض اپنے**

ہتھیار سے آپ جاوے **عن سلمۃ بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل الخ قتلہ شدیداً فارتد**

علیہ سیفہ وقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ رجلاً

مات بسلاحه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاحداً جاحداً قال ابن شہاب ثم

سالت اینا سلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک عنہ انہ قال فقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کذبوا مات جاحداً جاحداً فله اجرہ من تین ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے

جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بھائی غریب لڑا اتفاقاً اسکی تلوار اسکیو لگ گئی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہا جانتے اس میں گفتگو کی اور اسکی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یوں کہا اس شخص تھا جو اپنی ہتھیار سے مر گیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے پھر سکر فرمایا نہیں وہ مرا ہے اسد کے راہ میں کوشش کے مجاہد ہو کر ابن شہاب جو اس حدیث کو اسناد میں لک

راوی ہیں انہوں نے کہا پھر میں نے سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے پوچھا انہوں نے بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان

کی مگر اتنا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکر فرمایا جھوٹ بولے وہ اسباب میں کہ وہ شہید نہیں ہوا وہ مرا ہوا کہہ کر کے

مجاہد ہو کر اسکو دو ہزار ثواب ہوا اگرچہ وہ اپنی ہتھیار کی چوٹ سے مر گیا **عن ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی**

صلی اللہ علیہ وسلم قال اغترنا علی حرم جھینۃ فطلب رجل من المسلمین رجلاً منهم فضربہ

فاحطأہ واصاب نفسه بالسيف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخرکم یا معشر المسلمین

فابتدرہ الناس فوجدوه قد مات فلفہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتیابہ ودمائہ و

علیہ دفنہ فقالوا یا رسول اللہ اشہیدہو قال نعم وانا لہ شہید ترجمہ ابی سلام سے

روایت ہوا انہوں نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تھا ہم نے حکم کیا جہنم کے ایک

قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون میں سے پہرا اور اسکو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور

خود اسکی لوگ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی لوگو اوٹھو اور خبر لو اپنی بھائی مسلمان کے لوگ جلدی کر

وڑے او سکے طرف دیکھا تو وہ مر گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسی کے کپڑوں اور غنوں میں لپیٹا اور اوپر

نماز پڑھی پھر اسکو دفن کیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ شہید ہوا آپ نے فرمایا ہاں اور میں اس پر گواہ ہوں **ف**

یعنی اسکی شہادت پڑی گو وہی دن تھا قیامت کا روز۔ اس حدیث میں شہید پر نماز پڑھی جانیکا ثبوت ہے جو صحیح ابو حنیفہ کا قول ہے

باب الذماء عند اللقاء جملہ خبریں ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا عن سهل بن سعد قال قل

ہوا اور مکمل ہے کہ جو بے سے معلوم ہوا ہو کہ اس جس کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہے بھونکے کہا کہ اگر باوجود اس کے
 پیشانی پر ہوتو دور ہو جاتی ہو کہ اس کا گھوڑا والوں کے نزدیک بھی ارجل اور شکل گھوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہے
 ارجل و شکل و ستارہ پیشانی و گریہ بفتہ و ہندستان **باب** مایثمہ من القیام علی الدواب البیہائم
 جانوروں کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سہیل بن الخنظلیہ قال مر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ببغین قد لحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ہذہ البہائم المعجمۃ فاکبرھا
 صالحة وکلوھا صالحة **ترجمہ** سہیل بن خنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا
 جس کو پیٹ سے لگے تھے **ف** بوجہ ہوک اور تکلیف کو **ت** اپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بی زبان جانوروں
 کی باب میں ان پر ساری کرو اچھی طرح اور انکو کھلاؤ اچھی طرح **ف** یعنی خوب خدمت اور خبر گیری کرو **عن** عبد اللہ
 بن جعفر قال امر دفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسرالی حدیثا کہ احد
 بہ احد من الناس وکان احب ما استر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ہذا قال وکل
 نخل قال فدخل عائشا الرجل من الانصار فاذا حمل فلما ای الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرو ذرفت
 عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمی ذفرہ فسکت فقال مزرب ہذہ الجمل امر **ب**
 الجمل فجاء فقی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تنقی اللہ فی ہذہ البہیمۃ انہ
 ملک اللہ ایاہا فانہ شکى الی انک تجبوعہ وتذبیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنی ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سے مجھ کی بات کھی اور کہا کہ اس سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیو بطور چینی کے جگہ میں دو جگہ میں بھٹ پسند ہیں یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختوں کا
 چنڈہ ہو یا کبار کسی انصاری کے باغ میں آپ تشریف لگے گی او دہر سے ایک اونٹ آیا اوس نے آپ کو دیکھ کر فرما شروع کیا اور
 آواز دینی کی سے نکالی اور آنکھوں سے آنسو بہا فرما شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پاس گئے اور اس کو سر پر ہاتھ
 پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اس کو پوچھا پھر اونٹ کسا ہو ایک جوان انصاری میں ہو آیا اور کہنے لگا میرا ہی یا رسول اللہ آپ نے
 فرمایا تو خدا ہی نہیں ڈرتا اس جانور میں جبکہ اللہ نے تجھے مالک کیا اوس اونٹ نے مجھ کی گایت کی تیری تو اس کو مارتا ہو اور
 تہکاتا ہے **ف** سبحان اللہ آپ رحمہ للعالمین تھو اونٹ بھی آپ کو دیکھ کر اپنے فرمایا سامنی لایا اور آپ کو اٹھ پھیرنے
 چپ ہو گیا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بیما رجل عیشی بطریق فا
 علی العطش فوجد بئرا فنزل فیہا فترب ثم خرج فاذا کلب یلہث یا کل الشیء من العطش
 فقال الرجل لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغنی فنزل البیس وملا أخفہ
 فامسکہ بغیہ حتی فی فشی الکلب فشیکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البہائم

ایا میں کوئی سبب گرم ہونے اور کھوکھلے ہونے اور ان کی پیشانیوں کے بالوں میں بند ہے ہی ہمدانی **ف** یعنی برکت ہو اس کے
 رہنے میں اور بہتری ہو اور زینت بھی ہے **باب** فی مایستحب من الوان الخیل کون ہو قسم کا گھوڑا بہتر ہو **عن**
ابوہب الخنجر وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بكل كيت
 اغز محجل او اشقر اغز محجل او ادهم اغز محجل ترجمہ ابی وہب جنتی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا لازم ہے تم کو گھوڑا کیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا
 سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا **ف** اشقر کہتے ہیں گھوڑے سر خراگ کو اور فرق کیت اور اشقر میں بھی ہی
 کہ کیت کی دم اور بال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن ابی وہب** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليكم بكل اشقر اغز محجل او كيت اغز فذکر نحوه قال محمد بن عبد الله بن مباحس سالتہ لمہ فضل
 الاشقر قال لا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث سربہ وكان اول من جاء بالفخ صاحب اشقر
 ترجمہ ابوہب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنی اور ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید
 ہاتھ پاؤں کو یا کیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کو محمد بن مباحس نے کہا میں نے عقیل سے پوچھا اشقر کو کیوں فضیلت
 ہوئی انہوں نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو سب پہلے جو سوار فتح کی خبر لے کر آیا وہ
 اشقر پر سوار تھا **ف** بہتر ترین گھوڑوں کی لہو میں کیت بچکلیاں شکی بچکلیاں اشقر بچکلیاں انھی کے فضیلت ہے
 نے بیان فرمائی **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الخيل في شقها مرحم بن
 عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی سرخ خراگ کے گھوڑوں میں ہے **ف**
 یعنی ان میں تو اللہ تبارک و تعالیٰ زیادہ ہوتا ہے **عن ابی ہریرہ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
 الانبياء من الخيل فرسانا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی گھوڑا شمار کرتی تھی **باب**
 ما يكره من الخيل جو گھوڑے جو نخوس میں اونکا بیان **عن ابی ہریرہ** قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ
 الشکال من الخیل والشکال بكون الفرس فی رجله الیمنی بیاض وفي یدہ الیسر او یدہ الیسمن
 وفي رجله الیسمن ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال کو مکروہ رکھتے تھے
 اور شکال یہ ہے جو ایسا گھوڑا ہو جسکی داہنی پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفید ہو
 یا اسکو داہنی ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اس طرح کی اور شکال
 نزدیک صاحب قوس اور تمام اہل سنت کے گھوڑوں میں یہ ہے کہ میں پاؤں گھوڑے کے سفید ہوں اور ایک ہرنگ تمام بدن کے یا
 بالکس یعنی ایک پاؤں سفید ہو اور باقی ہرنگ بدن کے اور شکل اصل میں اس سے کہ کہتے ہیں کہ حیر سر حاد یا ان کو بانڈ
 میں پس اس طرح گھوڑی کو تشبیہی ساتھ اسکی اور اس طرح گھوڑی کو مکروہ رکھا انہوں نے اس کے کو بصورت مشکوٰۃ

لا حرج الا ان في كل ذات كبد طبة اجن ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایک شخص ماہِ خدا میں جا رہا تھا اور سکوت پر اس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اوس میں اتر کر اپنے پیاجب کنوین سے نکلا
 تو دیکھا ایک کتا ٹاپ رہا اور پیاس کے ماری کچھ چاٹ رہا اور سنو دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے ماری وہی حال تھا
 جو میرا تھا پھر کنوین میں اتر کر اپنے موزی میں پائے بہرا اور دیکھ میں اور سکوداب کر اور پتھر باٹ کیونکہ کنواں ایسا ہوگا
 جس میں چڑھنا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتھ میں نہ لاسکا منہ میں اب لیا اب اور کتہ کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اوستے
 خوش ہو گیا اور اس کو بخندیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے اپنے فرمایا
 کیونکہ ہمیں ہر جانور جگر میں ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت سانی اور رحم اور مہربانی اس پر چہر
 ہے جو اس جل جلالہ کو نہایت پسند ہیں وہ کسی بے کار نہ جادو کی گر ان میں سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جو ہنوی ہوں یا وحش
 ہوں **عن انس بن مالک قال** کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى نخل الرحال **ترجمہ انس بن مالک سے یہ**
 ہر جم جب نزل میں اترتے تو مانہ نہ پڑھتے جب تک کچاؤن کو اونٹوں پر سے اتر نہ لیتے تاکہ اونٹوں کو تکلیف نہ ہو **باب**
في هكيد الخيل **ابو داؤد** جانوروں کے گلیں تانت کے گندے **عن ابی ہریرہ** الانصار سے کان مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولاً قال عبد اللہ
 حبستہ اللہ قال الناس فی مبیعتہم لا یبقین فی رجبۃ بعید قلاۃ من و تر ولا قلاۃ
ترجمہ ابی ہریرہ انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تھے بعض سفروں میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے پر سجا اور لوگ سوہتی اوس نے کہا نہ باقی ہے اونٹ و گردن میں تانت کا گندا یا کوئی گندا
 ٹر کاٹ ڈالا جاوے۔ کہا مالک نے یہ گندا نظر نہ ٹھکریو اسطرح باندھتے تھے اپنے اس پر منع کیا کہ گندا کچھ ٹوٹ نہیں ہو سکتا
 سب آفتوں سے اس جل جلالہ بچانے والا **عن ابی ہریرہ** الخشعہ وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اربطوا الخیل وامسحوا بنواصیمہا واعجازہا وقال کفایہا وقلدوہا ولا
 تقلدوہا **ابو داؤد** **ترجمہ ابی ہریرہ** حشی سے روایت ہے وہ صحابہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹوکوں
 باندھ رکھو اور اونکے بھجروں اور پشانیوں پر ہاتھ پیر کرو یا بے اعجازہ کے کفایہا فرمایا معنی دونوں کے ایک میں اور اونکے
 گردنوں میں گندڑی باندھو اور اونکی گردنوں میں کمان کے چیلے نہ باندھو **ف** گھوڑی باندھ رکھو سے کنایہ یہ ہے کہ اون کو
 جہاد کے لیے فربہ کرو اور ہاتھ پیر کرنے سے مقصود گرد و غبار سے اونکو صاف کرنا ہے اور اونکی فربہ کی کا حال معلوم کرنا ہے اور اس
 انس و راحت ہی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی حادثہ تھی کہ کمان کو چل گھوڑوں کے گردنوں میں باندھتے تھے تا فطر لگے
 اپنے تنبیہ کے لیے اس پر سنہ فرمایا کہ گھوڑی کا گانا گھوڑے اور نہ تہہ تیر کو رو کر سکتا ہے **باب فی تعلیۃ الاحیاس**
 جانوروں کے گلے میں گندے ٹکائے کا بیان **عن ام حبیبہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخصب

آئے تو لوگ ہم کو آپ کے استقبال کے لیے لیجائے جو ہم میں سے پہلے پہنچا آپ اس کو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے میں پہنچا
 آپ نے مجھ کو اپنے آگے بٹھا لیا ہر امام حسن سے پہنچا یا امام حسین آپ نے او کو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اسکے ہم مدینہ کو آئے
 اسی طرح پیچھے ہوئے **باب فی الوقوف علی الدابة** جانور پر بیکار بیٹھ رہنے کی ممانعت **عن ابی ہریرۃ**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ای **انت تضدوا ظہود و ابکم منا بر فان الله انما سخرها**
لکم لتبلغکم الی بلادکم تکتونوا بالعیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الامراض فقلیہا فافضوا
 حاجتکم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم اس بات سے کہ اپنی جان و زون کے
 پیٹھ کو منبر بناؤ (بسی ضرورت) اوپر بیٹھ رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے او کو تاج کر دیا تمہارے اس واسطے کہ تم ایک شہر سے
 دوسرے شہر کو پہنچو جہاں نہ پہنچ سکتے تھے مگر دل توڑ کر (یعنی تکلیف اور ہمارا گرسواری نہ ہوتی) اور تمہاری یزید میں
 بنائی ہو اوپر سوار کام کیا کرو **باب فی الجنائب کوئل او شونما بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول**
الله صلی اللہ علیہ وسلم تكون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد
 رأیتہا یخرج احدکم بخبیات معہ قد اسمنہا فلا یعلو البعیر امنہا و یمس باطنیہ قد
 انقطع بہ فلا یحیاء و اما بیوت الشیاطین فلم ارہا کان سعید یقول لا ارادہا لہا ہندہ
 الا قفاص التی یستر الناس بالذیبا ج ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہوتے ہیں شیطانوں کی وہ گھڑیاں اور گھڑ شیطانوں کے لیے پس جو شیطانوں کے اونٹ ہیں میں او کو دیکھا ہوں کہ تم میں سے
 اپنے ساتھ کوئل اونٹ (زیب و زینت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جس کو دوس نے موٹا بنا یا ہے اوپر سواری نہیں کرتا اور وہ میں
 اپنے بہائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلتے سے عاجز ہو گیا لیکن اس کو سواری نہیں کرتا اور شیطانوں کے گہر میں نہیں دیکھے
ف اب شیطانوں کے گہر بھی موجود ہیں کسی کے پاس بھت سے کھانا ہوتی ہیں جو راستہ پر تیرتے غرض خوش سے
 ہوتے ہیں لیکن خالی اون میں کوئی نہیں ہوتا اور اپنی بہائی سلمان کو دیکھتی ہیں اس کو گھر نہیں راہ میں پڑا ہے
 مینہ اور وہ سوپ کی تکلیف دہتا ہے پر ہنر کو اس کو جگہ نہیں دیتے **ت** سعید نے کہا میں تو شیطانوں کا گہر بھی ہو ہوں
 کو سمجھتا ہوں جس کو پر دی ریشمی ہوتے ہیں رترجم فی کہا میں تو شیطانوں کا گھر و بھی گھروں کو جانتا ہوں جس کا اوپر بیان
باب فی سرعتہ السیر جلدی چلتے کا بیان عن ابی ہریرۃ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقہا و اذا سافرتم فی الجرب فاسرعوا
 السیر فاذا اردتم التعلیل فتنکبوا عن الطريق ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب زانی میں تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو حق اونکا دینے چاہو اور دیکھا کہ جانے چاہو تو خوب چرین اور
 تیز چلیں اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو اور بھڑا میں تاخیر نہ کرو تا صغیفہ میں سے پہلو کو نزل

ساتھ گراؤٹ یا گھوڑی دوڑنے میں یا تیر چلانے میں **ف** سبق اس مال کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا
 جاوے اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا رو انہیں جو ان تین چیزوں کے اور حضور
 فقہانے لائق کیا ہے ان کے ساتھ اون چیزوں کو بھی جو حباب کے اسباب ہیں جیسے گدا اور خچر گھوڑے کے حکم میں
 داخل ہو اور فیل اونٹ کے حکم میں اور جو سپہ نہ جہاد کے اسباب تھے وہ اسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا جہاد کے
 رعبت و لائیکر واسطہ ہے بخلاف اون چیزوں کے جو جہاد کے اسباب سے نہیں تھے گھوڑ بازی وغیرہ کے اس میں
 مسابقت اور مال لینا اور سپہ جہاد نہیں **عن** عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق
 بین الخیل التی قد اضممت من الخفایاء وكان امداها ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی
 لم تضم من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ کان ممن سابق بہا **ترجمہ** عبد
 بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی اگے بڑھنے کی اور ان گھوڑوں میں جو تیار کیے گئے تھے
 گھوڑ دوڑ کے لیے حیا ہو (ایک مقام ہی باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہے حیا ہو) اور جو گھوڑی تیار
 نہیں کیے گئے تھے انکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہو) مقرر کی اور عبد اللہ بھی گھوڑ دوڑ
 میں شریک تھے **عن** ابن عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضم الخیل سابق بہا **ترجمہ**
 ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کو گھوڑ دوڑ کے لیے اضماد کرتی تھی **ف** اضماد اسکو کہتے
 ہیں کہ گھوڑی کو خوب گھاسن کھلاتے ہیں تا قوی و فرب ہو بعد ازاں کم کرتے جاتے ہیں گھاس کو اور اسکی خوراک
 پر لا ٹھرتے ہیں اور ایک مکان میں بند کر کر دنیاں ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق
 خشک ہوتا ہو تو سبک ہو جاتا ہے اور لگاؤٹ اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں **عن** ابن عمر النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سابق بین الخیل وفضل القرع فی الغایۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے گھوڑ دوڑ کی اور جو گھوڑا پانچویں برس میں لگ چکا تھا اسکا پٹہ دور مقرر کیا **باب فی السبق**
 علی الرجل یا نون یا نون دوڑنے کا بیان **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا کانت مع النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسا بقته فسا بقته علی رجل فلما حلت اللحم سا بقته فسا بقته
 فقال ہذا بتلک السبقۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں
 سفر میں انہوں نے کہا ہم اور آپ دوڑ کر تو میں آگے نکل گئی پھر جب میں بوٹی ہو گئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے
 آپ نے فرمایا یہ اسکا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنی اب ہم اور تم برابر ہو گئے) **باب فی الحلل گھوڑ دوڑ**
 میں محلل کا شریک ہو جانا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا باین
 فرسین یعنی وہو لا یؤمزان یسبق فلیس بقار و من ادخل فرسا باین فرسین وقد امن

مقصود کو پہنچاؤ (اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ میں مت اترو ورنہ اسانپ بچو مودی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے) **عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** عنھذہ قال بعد قوله حقھا ولا تعد المذاذل ترجمہ دوسری روایت میں جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ منزل سے آگے نہ بڑھو (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدمیۃ فان الارض تطوے باللیل** ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو چلنا اپنی پر لازم کیڑا وسیلوں کی زمین رات کو طے ہو جاتی ہے **ف** یعنی دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کر وسیلوں کو چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عجب ملک میں جہاں ذکرا آفتاب کی قرش بہت ہوتی ہے رات کو چلنے کی زمین طے ہو جاتی ہے **باب** من اللایۃ الحق بصدیکھا جو جانور کا مالک ہے وہ اگے بیٹھ کر کا حقدار ہے **عن ابی ہریرۃ** یقول بیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشی جاء رجل ومعه حمار فقال یا رسول اللہ اریکب وناخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انتا حق بصدک اہستک منی لا ان تجعلہ لی قال فانی قد جعلتہ لک فربک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے ایک شخص آیا لگ رہا ہے پر سوار ہو کر وہ بڑا یا رسول اللہ سوار ہو جاتی اور پیچھے سر کا اپنی فرمایا نہیں تو زیادہ حقدار ہے اگے بیٹھنے کا اپنی جانور پر مجھنے لیتے مگر تو یہ جانور مجھے دیدی تو میں اگے بیٹھوں گا وہ بولایا رسول اللہ میں نے یہ آپ کو دیدیا پھر آپ اوپر سے بڑھ کر **ف** یعنی اگے بیٹھ کر لکھو کہ اب وہ جانور آپ کے ملک میں آگیا **باب** فی الدابة تعرب فی الحرب جانور کے کوچمین کاٹ ڈالنا اڑانی میں **عن عبد اللہ بن الزبیر** حارثی الخی الذی لے ارضعنی وھو واحد بنی مرۃ بن عوف وکان فی تلک الغزاة غزاة مؤتہ قال واللہ لکانی انظر الی جعفر حین اغتحم عن فرس لہ شقرا غرقھا ثم قاتل القوم حتی قتل ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے میری باپ رضائی نے جو بنی مرہ بن عوف میں سے تھا مجھ پر بیان کیا وہ جہاد میں تھا انھیں مؤتہ (ایک موضع) شام میں کی لڑائی میں کہا میں گویا دیکھ رہا ہوں جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کو دھڑی اپنے شتر گھڑی سے اور اسکی کوچمین کاٹ دین پہر لڑی کا فزون ہو بیاتھک کہ قتل کر گئی **ف** کوچمین کاٹ دین تاکہ کا فزون کو کام نہ آوے اس حدیث سے معلوم ہوا لڑائی میں اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں آکر باعث اسکی تقویت کا ہو گا تو اس کا تلف کر ڈالنا درست ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہیں ہے **باب** فی السبق اگر بڑھنے کی شرط کا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی خافر او نصل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے ال کا لینا ساقبت کے

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیرا بٹ رہا تھا مسجد میں کہ جب وہ تیروں کو لیکر نکلے تو اون کی بریکائی ہو
 رہی رہے تاکہ وہ تیر کیسے لوگ نہ جاوے اگر لگے بھی تو لکڑی کی جانب سے جس سے صد نہ ہو **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال اذا ملحدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا
 او قال فلیقبض کفہ او قال فلیقبض کفہ از ید صیب احد امر المسلمین ترجمہ ابو موسیٰ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے ہماری مسجد یا بازار میں آوے اور اس کو ہاتھ میں تیر
 ہوں تو اون کے لائنہ (بریکائی) ہاتھ میں پکڑی ہے یا سٹی ہن دباؤ رہے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو لوگ جاوے **ف**
 اسی حکم میں ہے بندوق یا پیچو کا بھرا ہوا دونوں باؤ چڑھا کر مجھ میں بچا نا کیونکہ اگر خدا ہو جاتی ہے **باب**
 فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا ننگی تنوار دین کی ممانعت **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لہی ان یتعاطی السیف مسلولا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تنوار دین سے
 منع کیا ایسا نہ ہو لوگ جاوے اگر کیونکہ تنوار دیو سے تو غلاف میں کر کے یو، **باب** النہی ان یقعد السیر بین
 اصبعین تلی اور اوٹھیاں رکھ کر کسی ہنر کو کاٹنا **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نہی ان یقعد السیر بین اصبعین ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع کیا چڑے کو کاٹنے سے دونوں انگلیوں کے پچھلے ایسا نہ ہو کہ چمڑاٹ کر اونگھو کو صبر نہ ہو پھر **باب** فی
 لبس الذیوع کی زندگی میں پہننے کا بیان **عن** السائب بن یزید عن رجل قد سماہ ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ظاہر یوم احد بین در عین اول لبس در عین ترجمہ سائب بن یزید نے کچھ شخص سے روایت کیا
 جس کا انہوں نے نام لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنگ احد کے دن دوزر میں تھے اور پہلے میں تھیں **ف**
 کال احتیاط اور بچاؤ کیو سٹے پس اس زمانہ کے جنگ میں نہ کا پہنا چندان مفید نہیں ہے **باب** فی الرايات
 الا لویۃ جہنمی اور نشان کا بیان **عن** یونس بن عسیدۃ مولیٰ محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن
 القاسم الی البراء بن عازب یسأله عن ایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت
 سواد مربعة عن منۃ ترجمہ یونس بن عسیدہ مولیٰ محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ مجھے بھیجا محمد بن قاسم نے براہ عازب
 کی طرف دعا لیکر محمد کو پتہ تھا براہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے نشان کا رنگ سیاہ تھا اور کپڑا اور سکا چو کو رہتا غمزہ کی قسم سے **ف** سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ
 معلوم ہوتا تھا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ غمزہ کی قسم جو کہا غمزہ اوس نکلے کو کہتے ہیں کہ خط سیاہ اور سفید میں تھے میں
 ایل کو اس کو نشان بھرتے غمزہ کے ساتھ یعنی جیتے کے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان
 لوائۃ یوم دخل مکتہ ابیض ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں داخل ہو کر جس روز آپ کا

ان قببقہم فمواقد ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھوڑا داخل کرے
 درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اس کے بڑھ جانے کا یقین نہ ہو بلکہ پیچھے رہ جائے گا بھی احتمال ہو تو
 وہ قمار نہیں اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑی کو درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ یقین نہ کہتا ہو اس کو آگے بڑھ جانے
 کا پس وہ قمار ہے **ف** حاصل یہ ہے گھوڑا دو درمیان اگر شرط حاکم کی طرف ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہے اور دونوں
 طرف سے ہو تو محل کا ہونا ضروری ہے یعنی ایک تیسرے شخص کا جس کی حیثیت جانی یا بار جانے کا یقین نہ ہو بلکہ مارنے کا
 بھی اور حیثیت کا بھی احتمال ہو اگر جیتے گا تو دونوں کی شرط کا روپیہ جیتے گا مارے گا تو کچھ نہ دیگا اور جو اس محل کے جیتنے
 یا مارنے کا یقین ہو تو اس کا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا **باب** فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑ دوڑ میں
 کسی کو پکڑ گھوڑے کے پیچھے رکھنا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جذب
 نراد بھیسی فی حدیثہ فی الزہان ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہیں
 ہے اور نہ جذب ہے یہ بھی نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے فی الزہان کے لفظ کو یعنی لا جلب ولا جذب فی الزہان اور مراد اس سے
 بھی شرط کرنا ہے اور ساقبت کرنا ہے گھوڑا دوڑ میں **ف** زکوۃ میں جلب یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دو روٹری زکوۃ دینے والوں سے
 اور ان کو بھیجے کہ کرے کہ وہ ناشی میری پاس بیان لے آؤ اور جذب یہ ہے کہ مال لے اپنے موضع سے دور جا بیٹھیں اور زکوۃ لینے والے کو
 مشقت میں ڈالیں تا وہ وہیں جا دے تو یہ دونوں مکروہ ممنوع ہیں۔ اور جلب گھوڑا دوڑ میں یہ ہے ایک شخص کو پکڑ گھوڑی کے
 پیچھے لگا کر کہے کہ وہ گھوڑی کو ڈانٹتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جاوے۔ اور جذب یہ ہے کہ اپنے گھوڑی کے پہلو میں اور ایک گھوڑا
 رکھے اس لیے کہ جب سواریکا گھوڑا اتہک جاوے تو اس گھوڑے پر سوار ہو لے یہ بھی منہی **عن** قتادۃ قال الجلب
 والجذب فی الزہان ترجمہ قتادہ نے کہا جلب اور جذب گھوڑا دوڑ میں ہوتے ہیں جبکہ معنی ابھی باقی ہوئی **باب**
 السیف علیہ نواری چاندی لگانا **عن** انس قال کان قبیۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ
 ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تروار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی **ف** اس میں
 دھل ہے اس پر کہ جائز ہے تروار پر چاندی کا زور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کہ ربذہ چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیونکہ چاندی
 کا استعمال مردوں کے لیے درست ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کان قبیۃ سیف رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت احدا تابعہ علی ذلک ترجمہ سعید بن الحسن سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تروار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کے تھے قتادہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ
 سعید بن ابی الحسن کے متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت میں **باب** فی النبل بدخل المسجد
 تیر لیکر مسجد میں جانیکا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا کان یتصدق
 بالنبل فی المسجد ان لا یربھا الا وہو اخذ بنصولھا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ

کے شر سے اور سختی کے ساتھ ٹھہرنے سے اور بری نظر سے اہل میں اور مال میں اور اسد ہار کو ملی زمین کو لپیٹ ڈال کر ہم پر سفر
 اسان کے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا
 الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان اللہ می سخر لہ اھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا المنقلبون
 اللھم فی اسئلت فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھو ان علینا سفرنا
 ھذا اللھم اھولنا البعد اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الابل والمال واذا رجع قلین
 ونرا فی من اثبتون تائبون عابدون لربنا حامدون وكان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجیوہ
 اذا علو الشذیا کبروا واذا هبطوا سجدوا فوضعت الصلاة علی ذلک ترجمہ ابن عمر سے روایت
 ہو انہوں نے بتلایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا اونٹ پر سوار ہوتی سفر کو جانے کے لیے تو ان کے سر پر تین بار فرماتے
 پہر فرماتے پاک ذات ہے وہ جن کو اس کو ہر جس میں دیا اور ہم نہ تھے اس کو قارب میں انیوالے اور ہم کو اپنے رب کی طرف پہر جاننا
 ہو ای اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنی اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضا سے کچھ کام الھی اسان کریم پر کچھ
 ہمارا سفر یا اللہ پیٹھے ہماری واسطی دوری الھی تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ گہ والوں پر اور مال پر اور جب سفر سے
 لوٹ کر آئی تو بھی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کر نیوالے تو بہر کر نیوالے عبادت کر نیوالے اپنے رب کی تعریف کر نیوالی۔ اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر کے لوگ جب چڑھائیوں پر چڑھتے تھے کہتے جب اور تیری نیچو کو تو سب کچھ پہر
 نماز بھی اسی قاعدہ پر کہے گئے ذکر اور بھی بیٹھے اور میں تجھ سے (باب فی الدعاء عند الموضع فخصت
 وقت کیا کہو عن قرعۃ قال قال لی ابن عمر ہم اودعک کما ودعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 استودع اللہ دینک وامانتک وحوالیم عملک ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو انہوں نے عمر سے کہا امین
 تجھ کو خصت کروں جیسو کہ مجھ کو خصت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونپا ہون اسد کو تیرا دین اور تیری امانت
 اور تیری انجام کار کو عن عبد اللہ الخطمی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادا دان لیستودع
 الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وحوالیم اعمالکم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت لشکر کے خصت کر نیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپا ہون اسد کو دین تمہارا اور امانت
 تمہاری اور انجام کام تمہاری (باب ما یقول الرجل اذا ركب سوار ی پر چڑھتے وقت کیا کہو عن عبد
 زربیعۃ قال شھدت علیا رضی اللہ عنہ انی بدایۃ لیروکھا فلما وضع جملہ قال سبحان اللہ
 قال بسم اللہ فلما استوی علی ظہرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان اللہ ثم قال ھذا وما
 کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا المنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاث مرات ثم قال اللہ اکبر
 ثلاث مرات ثم قال سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم خول

نثار اوسدن سفید تر ہے **عن** سمالک عن رجل من قومه عن اخيه عنهم قال رايت امرأته رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم صفراء ترجمہ ہا کے سنایک شخص اپنے قوم والے سے اوس نے اور ایک شخص سے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان میں نے دیکھا تو روز رنگ تھا **باب** فی انحصار بطل الخیل الضعفة
 ضعیف یکس ادمیوں کے ویل سے مرد نامکنا **عن** ابی الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول ابغونی الضعفاء فاما ترزقون وتنصرون بضعفاء کہ ترجمہ ابی الدرداء
 روایت ہو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتی تھی تلاش کرو میری کیو ضعیف لوگوں کو (جسیر بوڑھے
 مرد بیوہ عورتیں یکس لاوارث بچے معذور یا بچہ لوے لنگری) اسوہط کہ تم روزی دے چکے جاتے ہو یا مرد کیو جاتے ہو
 ضعیف لوگوں کیو بھر سے (یعنی اون کی طفیل سے تو اون کی خبر لیا کرو) **باب** فی الرجل ینزاکم بالشعا
 پر دل کو بکار کر کہنے کا بیان **عن** سمرة بن جندب قال کان شعل المهاجر بن عبد الله وشعا
 الانصار عبد الرحمن بن حرمہ بن جندب سے روایت ہو مهاجر بن کی علامت عبد اللہ تھے اور انصار کی علامت
 عبد الرحمن تھے **ف** یعنی جب میں اپنا ادمیوں کے بچانے کے لیے بھی پر دل (مصلطاً) تھی **عن** ایسا بن
 سلمة عن ابيه قال غزو ناعم البری کس رضی اللہ عنہ زمن النبى صلی اللہ علیہ وسلم فكان
 شعاعنا امت امت ترجمہ ایسا بن سلمہ نے اپنا پاپ سے روایت کیا کہ جہاد کیا بننے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قصہ
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ہمارے علامت یعنی لوگوں کی بچان کی علامت تھیں ہمارے
 ای خدا دشمنوں کو یا نیک سال ہے انہو لیے اور بدہی دشمنوں کو ہط **عن** المہلب بن ابی صفرة اخبرني
 من سمع النبى صلی اللہ علیہ وسلم ان بیتم فلیک شعاع کہ ہم کا انصرون ترجمہ مہلب بن ابی صفرة
 نے صحابی سے روایت کیا اپنے زمانیا اگر دشمن ہمارے پر بخون کہیں تو چاہیے کہ تمھاری علامت ہوئے لفظ ہم انصرون
ف علامت الخ ہچا ناجاوی کہ مسلمان کون ہو اور کافر کون ہے اور یہ قرار دوسرا ہونا کہ ہے جو ایک بولی اپنی ہفر
 کہ لیتے ہیں تا علامت ہو اور شہداء نہ ہو کہ کس جانب کا ہو خصوصاً شیخوخ وقت کہ اکثر اوس میں اشتباہ ہوتا ہے حاصل رہے
 کہ اپنی لوگوں کو کہتے ہیں کہ جب ہم پوچھیں کون تو تم بھ بولی بولنا اس طرح کی بولی کو انگریزی زبان میں بولتے ہیں
 اور ترجمہ لا انصرون کے ہیں میں ای حکم کے اوتار نیوالے کا فرود نہ دیے جاویں **باب** ما یقول الرجل اذا سافر
 سفر کو قوت آدمی کیا دعا پڑھے **عن** ابی ہریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر قال
 اللهم انت الصفا فی السفر والخليفة فی الامل اللهم انی اعوذ بک من وعاء السفر وکابة المنقلب
 سو المنظر فی الامل والمال اللهم اطولنا الامر و هو زعلنا السفر ترجمہ ابی ہریرة روایت ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جانی گتے تو فرماتے ای اللہ تو سفر میں رفیق ہے اور اہل میں خلیفہ ہے ای اللہ تجھ نہ مانگتا ہوں سفر

اوجیشا بعثہم من اول النهار وكان صحن جلا تاجرا وكان يبعث تجارتہ من اول النهار فاذا
 وكنتم اهل مكة فخرجتم صغرا منى وروايت رسول الله صلى الله عليه وسلم انه فرما بالحي بركت يوم يري امت كوليون كولي
 روزمين يعني اول روزمين طلب كرين ياكسب ياسفر وغير ذلك بركت حاصل ہوا دس مين اور حضرت جبروت چہوٹا یا تراشكہ
 پہنچتے تھے تو اسكو اول روزمين بھیج دیتے اور صغروا اگر تہا اور اپنی تجارت کا مال اول روزمين بھیجا کرتا تھا تو مالدار ہوتا
 اور اسکا مال بہت ہو گیا **باب في الرجل يسافر وحده تناسف كركي مانت عن عمرو بن شعيب عن**
 ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الركاب شيطان والركبان شيطانان و
 الثلاثة تركب ترجمہ عمرو بن شعيب سے روایت ہے اسو اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شيطان ہوا اور دو سوار دو شيطان مين اور تین سوار تین شيطان
 یعنی تین سوار مستحق سکے مين کہ انکو سوا کہین اس لي کہ وہ شيطان مي محفوظ رہیں اور اپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کر نیو رخ
 فرمایا اسلئے کہ ایک کے ہونی مين تو جماعت فوت ہوتی ہوا اور عند الحاجة کوئی مددگار نہ ہین ہوتا اور ہر مین در ماندہ
 ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو ان مين سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوی تو مضطر رہتا ہے دوسرا اور شيطان خوش ہوتا ہے
 یا مراد یہ ہے کہ انکے ساتھ شيطان ہوا جو شر کا حکم کرتا ہے اور مبالغہ آؤ کو نفس شيطان فرمایا غرض اسحدیث سے معلوم
 کہ سفر مين تین آدمی چاہیں تاکہ جماعت ہو نماز پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوی تو دوبارہ رہیں اور آپس مين افس
 بکرین اور اگر اسكو آئے مين تاخیر ہوے تو ایک اون دونوں مين سے جاکر خبر لاوے اور ایک سبب پانچویں **باب**
 في القوم يسافرون يوم مروت احدہم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو سفر کر لیں **عن**
 ابی سعید الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا خرج ثلاثة في سفر فليؤموا والحدہم
 ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر مين تین شخص ہوں تو ایک شخص کو
 چاہیے کہ اپنا امیر بنالویں بخیر دو شخص ایک کو اپنا سردار بنالیں **ف** امیر کر نیو اسلئے حکم فرمایا کہ اگر کسی امیر مين نزاع
 واقع ہو تو اسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہی کہ خیر خواہی کری اور خادم اور مہربان ہو جیسکے اور حدیث میں آیا ہے کہ
 سيد القوم خادمهم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان ثلاثة في سفر
 فليؤموا والحدہم قال نافع فقلنا لا بأس فانت امیر نا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر مين ہوں تو چاہیے کہ آپس مين ایک کو سردار بنالویں۔ نافع نے کہا ہم آپسکے
 بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر مين) تاکہ نزاع نہ ہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کر دیو **باب في المصنف يسافر الى**
 ارض العدو وکلام اسکو دار الحرب میں لیجا **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ونسلم ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو وقال مالك وانما ذلك مخافة ان يناله العدو ترجمہ

فقيل يا امير المؤمنين من اے شے، ضحکت قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کیا فعلت
 ثم ضحکت فقلت يا رسول الله من اے شے، ضحکت قال ان ربك يعجب من عبده اذا قال اخف
 دنوبي يعلم الله لا يغفر الذنوب غیری ترجمہ علی بن ربیع سے روایت ہے علی رضی اللہ عنہ کیو سطو سوری
 حاضر کی گئی تاکہ اس پر سوار ہوں پھر جب آپ نے اپنا پانون رکاب میں رکھا تو فرمایا لہم اس پر جب اس کے پیشہ پر بیٹھ گئے
 تو کہا الحمد للہ پہر کہا پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے بس میں دیا ان جانور کو اور نہ تھے ہم اونکو تاج کرنیوالے اور بیشک
 ہم اپنے رب کی طرف البتہ پہر جاننے لے میں۔ پہر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار۔ پہر کہا اس کے سب تین بار۔ پہر کہا پاک
 ہے۔ تو بیشک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھ کو بیشک بات یہ کہ کوئی نہیں بخشتا لگنا ہو نہ کو سوتیری۔ پھر
 ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنس رہے ہیں امیر المؤمنین تو کہلے میں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں
 نے ایسا ہی کیا جسطرح میں نے کیا پھر میں نے تو میں نے پوچھا البتہ خوش ہو نہ ہے بندہ کسی حققت بندہ کہتا ہوں میری گناہ بخشد
 کہ وہ جانتا ہے میری سوائی کوئی گناہ نہ ہو نہ بخشتا۔ **ف** یعنی بندہ کے اس اعتقاد پر کہ اس کے گناہوں کو سوا اس کے
 اور دگر کرے اور کوئی نہیں بخشتا خوش ہو جاتا ہے خداوند بخشدی گناہ ہمارے سوتیری کو کسی ہمارے گناہ نہ بخشتا **باب**
 ما يقول الرجل اذا نزل المنزل جب آدمی منزل میں اترے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا سا فر فاقبل الليل قال يا ادر بے و ربك الله اعود بالله من شرک و شر
 ما فيك و شر ما خلق فيك و شر ما يدب عليك و اعود بك من اسد اسود من الحية و القرب
 و من ساكن البلد و من والد و ما ولد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 سفر کرتے اور اتار جاتے تو آپ فرمائی زمین پر ربار اور تیر لرب اللہ کی پناہ جاتا ہوں تیری بدیہی اور اوچھیر کے بدیہی
 جو تجھ میں ہے اور بدیہی اوچھیر کے جو بدیہی میں ہے تجھ میں اور بدیہی اوچھیر کے جو بدیہی ہے تجھ اور پناہ جاتا ہوں اللہ کی ترسے اور
 کالی سے جو سانسے اور جو سے اوچھیر کے ہنر والے کے ہنر والے کی سوا جو کو اسو بخشا **باب** فی کراهية السيل ليل
 رات میں سیر کرنا ناپسند **عن** حابر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا تسولوا فوا شیکم اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة
 العشاء فان الشياطين تعيث اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء ترجمہ حابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم نے فرمایا است چھوڑو اپنی جانوروں کو آفتاب بنے کے بعد عینک کی سیاہی آجاو کہ نہ شیطان چھڑے تیر آفتاب بنے کے بعد عینک
 سیاہی آگئی اور آدمی سفر میں مغرب کی وقت ٹھہرنا چاہیے اور پھر چلنا چاہیے **باب** فی عدم سبب السفر کدن سفر کرنا
 بہتر ہے عموکب بن مالک قال قال کان سأل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرم فی سفر لا یوم الخیس ترجمہ عموکب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
 علیہ وسلم کہ اگر ایسا ہو تا کہ سفر کو کسی دن کیسے جمع کرے اگر جمع کرے تو لکھتے **باب** فی الاستکثار فی السفر سفر کو جمع کرنا کتنا صحیح ہے
عن حفص الغامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم بارک لامتی فی بکودھا و کان اذا بعث سرفیة

پہلے اپنے خاص نفس کے لیے پہرہ پہنا لے مسلمانوں کے ساتھ پہلائی کرنے کے اور فرماتے جب تو اپنی دشمنی کو نکال پھرتا
 کری تو اوکو دعوت کرتی خصلتوں کے یا کہا تین خلال کے رہہ شک راویکا ہو کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا معنی
 دونوں کے ایک ہیں (پھر جو چیز ان تینوں چیزوں میں سے مشترک قبول کر لیں تو تو بھی اسے قبول کر اور اوسنی باندہ
 یعنی اوکو زیادہ تکلیف نہ دے پھر اوکو بلانقل کی طرف یعنی چلے آؤ نیگے اپنی ملک سے یعنی دارالحرب سے مہاجرین ملک
 کی طرف یعنی دارالاسلام کی اور خبر دی اوں کو بھی کہ اگر وہ اسکو کر لیں تو بھی اپنی ملک سے دارالاسلام میں چلی آؤں تو اوں
 کیو سطر وہ چیز ہے جو مہاجرین کیو سطر ہے اور اوپر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے پھر جو اگر وہ نہ قبول کر لیں تو بھی اپنی ملک
 سے اوٹھنا تو اوکو یہ خبر دی کہ وہ گنوار مسلمانوں کی مانند ہو سکے اور اوپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاوے گا جو مسلمانوں
 پر جاری کیا جاتا ہے دینے واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہما اور قصاص اور دیت اور جو انکی مانند ہو اور اوں کے
 واسطے فتنے اور غنیمت میں کچھ حصہ نہ ہو گا مگر بھی کہ وہ مسلمان کے ساتھ ہو کر جہاں دینے جیسا مہاجروں کے لیے نیچا
 کے بھی حصہ مقرر ہوتا تو بھی اوں کے مثل نہ ہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کر لیں تو بھی اسلام کو نہ مانیں تو اوسنی جزئہ کا لے
 کر وہ پھر جو انہو کے تیرے طرف سے قبول کیا تو تو بھی اوں سے قبول کر لے یعنی صلح کر لے اور بارہ اوسے اور جو وہ نہ مانیں
 تو اوسے مدد مانگ اور لڑاؤں سے اور جو بوقت قلعہ والوں کو گہرے تو یعنی کفار کو اور وہ تجھ سے چاہیں کہ او تارے تو اوں کو
 اسد کے حکم پر تو اوکو موت تو مارا سلی تو نہیں جانتا کہ اوں کے باب میں اسد کا کیا حکم ہے لیکن تم اوں کو اپنی حکم پر نہ کا لو
 پھر تم اوکا فیصلہ کرو جس طرح چاہو **ف** یعنی جب کفار قلعہ میں محصور ہوں اور وہ تم سے چاہیں کہ ہکو قلعہ کے باہر
 نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اسد کا حکم ہماری باب میں ہو بجا لاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ اسد کا حکم
 باب میں کیا ہے برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آئی تھی اسد کا حکم معلوم ہو جاتا تھا بلکہ ہم کو ہمیشہ طرہ کرنا
 چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہوا اسکو تسلیم کرین غواہ قتل یا خراج یا جزیہ یا ایان وغیر ذلک **عن** سلیمان بن بريدة عن ابي
 ابي سلمة قال اعزوا باسم الله وفي سبيل الله وقتلوا منكم فربا لله اعزوا
 ولا تقدر او لا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا اوليد اترحمه سليمان بن بريدة عن ابي سلمة قال اعزوا باسم الله وفي سبيل الله وقتلوا منكم فربا لله اعزوا
 کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسد کے راہ میں لڑا اسد کے نام ساتھ اور جو خدا کو نہ مانے اسکو مارو لڑو
 لیکن قتل نہ لڑو اور غنیمت میں جو پسی نہ کھجیو اور ناک کان نہ کاٹو اور لڑکے کو نہ مارو **ف** یعنی مانع کو نہ عورتوں کو نہ
 بڑے ضعیف مرد کو جو لڑائی کے قابل نہیں ہیں نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہیں **عن** ابن مالک ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم الله وبالله وعلى رسول الله ولا تقتلوا شيئا فانما
 ولا اطفالا صغيرا ولا امرأة ولا تغلوا وضموا غنائمكم را اهل محل واحسنوا الله شيب
 الحسن بن محمد بن ابي اسد بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدوں کو ہجو کر قوت

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک میں لیجانی ہوا کہ
 کہا کہ اسوہ مطہر منع کیا تا ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی قوم میں کہے **ف** ابن عبدالبر نے کہا کہ تاہم فقہانے
 اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوئی فوج کی ہمراہ جسکی شکست یا نیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور ہری فوج کے ساتھ لیجنا بھی
 مختلف فیہ ہے بلکہ نزدیک ممنوع ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے **باب** فیما یستحب من الجیوش والرفق
 والوالد ایما لشکر اور رفقا اور سرزمین کی تعداد کا بیان کہ کس قدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال الخین الصحابة اربعة وخین السرايا اربعة اثنتا وخین الجیوش اربعة الاف ولزیغلب
 اثنا عشر الفاً من قلة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبوں اور
 رفیقوں میں چار رفیق ہیں اور چھوٹے لشکروں میں بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر بہتر ہے
 اور بارہ ہزار قسٹ کہ سب ہرگز مغلوب نہیں ہوتے **ف** چار اسلحہ بہتر ہیں کہ اگر ایک ہمارا ہو اور وصیت کرنا چاہا
 کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاویں۔ اور غنائے نہ کہلے کہ چار سو یا پانچ بہتر ہیں بلکہ جب قدر زیادہ ہوں گے بہتر ہونگے
 اور حدیث میں ہر قبیل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب
 بھی ہونگے تو فی سبب نہیں ہونگے کہ یہ عدد کمی تو کل گیا ہے بلکہ سبب کسی اور امر کے مغلوب ہونے کی غیر عجب و غرور
 نامردی وغیرہ ذاکر ہے **باب** فی دعاء للمشرکین مشرکوں کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سلیمان بن
 بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او جيش
 او صدادۃ یفتق اللہ فی خاصۃ نفسه ویمزجہ من المسلمین خیرا وقال اذا لقیتم حذک
 من المشرکین فادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعہم الی القول
 من دارہم الی دار المهاجرین واعلم انہم ان فعلو ذلک ان لا تم مال المهاجرین وازعلیہم
 ما علی المهاجرین فان ابوا واختاروا دارہم فاعلم انہم ینکونوا کاعراب المسلمین یجس علیہم
 حکم اللہ الذی یجرے علی المؤمنین ولا یكون لہم فی الفی والغنیمۃ نصیب الا ان یجاہدوا
 مع المسلمین فان لم ابوا فادعہم الی اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منهم وکف عنهم
 فان ابوا فاستعن باللہ تعالیٰ وقاتلہم واذ احاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم عن
 حکم اللہ تعالیٰ فلا تنزلہم فانکم لا تدرن ما یحکم اللہ فیہم ولکن انزلوہم علی حکمکم
 ثم اقصوا فیہم بعد ما شئتم ترجمہ سلیمان بن بریدہ سے روایت ہوئی کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسے شخص کو پھرنے یا بڑے شاکہ لیکر کے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرمائی کہ اسکو

بی بیوں سے ساتھ نہ لے۔ خطابی نے کہا یہ حدیث مضطربین پر جبکہ کہا نہ لے اور خوف ہر بلاکت کا۔ اور بیعتی نے
 سنن میں کہا کہ حسن کے روایتیں ہم سے ثابت نہیں ہیں بعضوں کے نزدیک **عن** عباد بن شرجیل قال
 اصابتني سنة قد دخلت حائطاً من حيطان المدينة فركبت نبلاً فاكلت وحلت في ثوب فحاء
 صاحبه فضرني واخذ ثوبي فابت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ما علمت اذ كان
 جاهلاً ولا اطعمت اذ كان جائعاً او قال ساعنيا وامره فزد علي ثوبي واعطاني وسقا او
 نصف وسق من طعام ثم حمى عباد بن شرجیل سے روایت ہے مجھ پر خط نے ستایا میں ایک باغ میں گیا دینے کے غبار
 میں سے اور ایک بالی کو ملکر میں نے کہا یا اور اپنے کپڑے میں بانڈا اتنے میں باغ کا مالک آیا اسنو مجھ مارا اور میرا کپڑا
 جبین لیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے باغ کا مالک سے کہا یہ جاہل تھا تو نے اسکو مسئلہ نہ سمجھا یا اور یہ کہ
 تھا تو نے اسکو نہ لکھا یا آپ نے حکم کیا اس نے میرا کپڑا پیسہ دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع ناچ کے مجھے دیے) یعنی اسکو مارنا کیا
 ضرورت تھا مسئلہ بتانا چاہیے تاکہ تو نے کہا لیا ہوتا پر باندہ لیجا نا درست نہیں ہے **عن** عبد بن راض بن عمر والفضل
 قال كنت غلاماً مدني ثم اناصل فأتني النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا غلام لمد ترمي
 النخل قال اكل قال فلا ترمي النخل وكل مما يسقط في اسفلها ثم مسح راسه فقال اللهم اشبع
 بطنه ثم حمى عبد بن راض سے روایت ہے میں نے کہا تھا انصار کے کچھور کے دختر تون پر ڈھیلے مارا کرتا تھا لوگ مجھ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا اے کچھور تو کیوں ڈھیلے مارتا ہے دختر تون پر میں نے کہا میں کہتا
 ہوں (کچھور گرا کر) اپنے نر یا ڈھیلے مت مارا کر جو نیچے گرا ہو اسکو کہا لیا کہ ہر سری سر پہ ہاتھ پیرا اور دعا کی۔
 یا اللہ رکھا پیٹ بھر دے **باب** فيمن قال لا يجلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دودہ نہ پھوڑے **عن**
 عبد الله بن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجلبن لحد ما شية احد بعير اذ نالجب
 احدكم ان توفي مشبهة فمكسر خزانته فينتشل طعامه فانما حقن لهدم ضروع مواشيهم
 اطعمتهم فلا يجلبن لحد ما شية احد الا باذنه ثم حمى عبد الله بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کو جانور کا دودہ نہ پھوڑے بی اسکی اجازت کے کیا تم میں سے کوئی اسکو
 پسند کرتا ہے کہ اسکی کھڑکے میں کوئی آن کر دے گا خزانہ توڑ کر غلہ نکال لیجاوے (نہیں کوئی اسکو پسند نہیں کرتا) اسی
 طرح جانوروں کے تھن دیکھے کہانی نہیں کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ پھوڑے بے اسکی اجازت کے **باب**
 في الطاعة بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عن** ابن جبر ما يها الذين آمنوا طيعوا الله طيعوا
 الرسول واولي الامر منكم في عبد الله بن عباس بن قيس بن عدی بعدہ النبي صلى الله عليه وسلم في سيرة
 اخبرني به يعلى عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس ثم حمى ابن جبر سے روایت ہے یا ایہا الذین آمنوا طیعوا اللہ

جہاں کیوڑے اسد کے نام کے ساتھ روانہ ہوا اور تیسرا سید اور توفیق الہی کے ساتھ اسد کے رسول کے دین پر اور جو بہشت ہوا
 ہو اور سکون مارنا اور نہ چھوٹے ٹکڑے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت میں خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو جو کہ تم آپس میں
 متنازع کے ترک پر صلح کرو یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سیدوں اور اپنی امور و اموات کو اور نیکی کرو بخیر انہیں سلیح کہ خدا تعالیٰ
 نیکی کو دوست رکھتا ہے **ف** بہت بوڑھے ہوں یہ مراد ہے کہ کسی کام کا نہ ہوا اور اگر کرنے والا ہو یا صاحب تدبیر و راسی ہو
 قوس صورت میں اسکو بھی مارا اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہو یا بیان ہو لفظ طفلہ کا یعنی وہ لڑکا جو سربو کو پکڑے یا
 ہوا اور شتہ کیا گیا ہے اسی ہ لڑکا جو بادشاہ ہو یا لڑنے والا ہو اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ لڑنے والی نہ ہو اور نہ وہ
 لڑائی میں صاحب رہا ہو **باب فی الحرق فی بلاد العدو و شتمون کی نذرت اور شجاء و جلدانا عن ابن عمر**
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق غل التضیی و قطع وھی البویرة فانزل اللہ عز وجل ما قطعتم
 من لیسۃ او ترکتموها ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کجور کے درختوں کو
 جلا دیا اور کاٹ ڈالا موضع بوریہ میں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ما قطعتم من لیسۃ جو کاٹ ڈالا تم فی کجور کا پیرا
 رہنے کو دیا کہ اپنی خبر پر سو اسد کے حکم سے اور تار سو کر رہے حکم بخیر اساتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا عہد الیہ فقال اعز علی بنی صبا حاک و حرق ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اون کو کہا لوٹ لی بنو کعبہ کو قوت اور جلا دی راہی ایک گاتون بنو فلسطین میں عسقلان اور مدینہ کو بحین **عن**
 عبد اللہ بن عمرو الفلستی سمعت ابامصہر قیل لہ ابنی قال غزا علیہ یس بنی فلسطین ترجمہ
 عبد اللہ بن عمرو غزی ہو روایت ہو اونہوں نے سنا ابو سہر ہو اون سے اپنا کا ذکر ہوا انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں اسکو
 وہ بنی فلسطین میں دشام میں **باب فی بیت العین حاسوس (گویندہ) پہنچنے کا بیان عن انس** قال
 بعث یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسیسۃ عینا یظہر ما صنعت غیابی سفیان ترجمہ انس سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسید کو حاسوس بنا کر بھیجا تاکہ دیکھے ابو سفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے **باب فی ابن**
 السبیل ماکل من القمہ و لیشرب من اللبن اذا مر بہ جب سافر کجور کے درختوں یا دودھ والے جانوروں پر گزر کر
 تو کجور کھا لیوے اور دودھ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **عن** سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیہا صاحبہا فلیستاذنہ فان اذن لہ فلیحملہ
 و لیشرب و لیمسک فیہا فلیصق ثلاثا فان اجابہ فلیستاذنہ و الا فلیحتلب و لیشرب و لا
 یحمل ترجمہ ابن جندب سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جانور دن پر گزری تو اگر
 اونکا مالک موجود ہو تو اوس سے اجازت لیکر دودھ پیو کر چڑھ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اوسکو آواز دیو اگر جواب دیو تو
 اوس سے اجازت لیکر دودھ پیو کر چڑھ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اوسکو آواز دیو اگر جواب دیو تو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی هذه الشعاب والا ودية انما ذنکم من الشیطان فلاح
 یزال بعد ذلک منہ الا انضم بعضهم الی بعض حتی یقال لو بسط علیہم ثوب لعم ترحمہ
 ثعلبہ خشی سر روایت پہلہ حضرت کے صحابہ جب منزل میں اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے درون اور نالوں میں
 اترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ تفرقہ درون اور نالوں میں نہیں مگر شیطان کی طرف سے جو
 تم کو ایک دوسرے سے جدا کر رہا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہنچاوے آپ کے اس فرمانے کے بعد یہ کسی
 منزل میں لوگ کبھی متفرق نہ اترے بلکہ بعض ایسے باہم ملکر اترتے کہ انکو کھینک کر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر دون پر پہلایا جاوے
 تو لہجہ سب کو ڈھانک ہوئی **عن انس** الجھنے عن ابیہ قال غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة
 کذا وکذا خضیقنا کس المنازل وقطعوا الطریق فبعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا
 یتاد فی الناس ان من خضیق منہ لا او قطع طریقا فلا جھالہ ترحمہ انس جھنی نے اپنی باپ سے
 روایت کیا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگوں نے انکو منزل
 میں جگہ پر تنگ کیا بعضوں نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سببے اوروں پر جگہ تنگ ہو گئی اور بعضوں
 فی راہ زنی کی یعنی راویوں کی کمی کے مسافروں کو مارا اور سقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سناوی کو پہنچا جو کچھ
 کو چریات جو منزل تک کر کر لوگوں پر بغیر حاجت سے زیادہ جگہ گھیر لیوی، یا راہ ماری ڈکیتی کر کر تو اسکو جہاد کا ثواب
 نہ ہوگا **ف** جہاد ہی ہر جہیل فسر کے اطاعت ہونا انتظام ہو کوئی کام ظلم و ستم کا خلاف شرع نہ ہونے پادری ورنہ
 وہ غدر ہے **باب فی کراہیۃ تمتی لقاء العدو و دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے عن سالم**
ابن النضر مولیٰ عمر بن عبد اللہ وکان کاتباً قال کتب الیہ عبد اللہ بن ابی اوفی حین
 خرج الی الحورریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التہ لقیہما العدو
 قال یا ایہا الناس لا تمتنوا لقاء العدو وسلوا اللہ تعالیٰ العافیۃ فاذا لقیتموہم
 فاصبروا واعلم ان الجنة تحت ظلال الشیو ثم قال اللہم مثل الکتاب عجزے
 الصحابہ ہا زمرہ الخراب افرمہم وانصرنا علیہم **ترحمہ** سالم ابو النضر سے روایت ہے جو کاتب تھے
 عمر بن عبد اللہ کے کعبہ میں ابی اوفی نے انکو کھاجب وہ خارجیوں کی طرف سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
 دنوں میں جب دشمنوں کو ٹھکانے کے لیے ہوتے فرمایا ای آدمیوں دشمنوں کی ٹھکانہ نہ کرو یعنی نہ جہاد کا فزون کو قتال واقعہ
 اسلامی کو اس میں بلا کا طلب کرنا ہی اور یہ منہ ہے اور اللہ سے عافیت مانگو ہر جب دشمنوں کو مقابلہ ہو ہی جاوے تو یہ صبر کرو
 اور یہ جان لو کہ بہشت تمہاروں کو سایہ کیے نیچے ہی جیسے بہت ہی قریب ہے پھر اپنے دعا کیا یا اللہ کہ آپ کے اوتار نیوالے دار ہر
 کے چلنے والے اور کافروں کی جماعت کے شکست دیوے انکو شکست دی اور ہم کو کافروں پر مدد **فصل**

الایۃ اسی ایمان والو تابعداری کرو اسد کی اور اسکو رسول کی اور جو تم میں صاحب حکومت ہو یہ کہیں عبد اسد بن قیس بن صلی کے
 شان میں اور تری ہر جب انکو رسول اسد صلی اسد علیہ سلم نے ایک ٹکڑا سروا کر کے پیچا خبر دی سکی مجھکو پہلے نے انہوں نے سن
 جیر سے انہوں نے ابن عباس سے **عن علی رضی اللہ عنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا و اس
 علیہم رجلا و امرہم ان یسمعوا لہ و یطیعوا ف اجمع نارا و امرہم ان یقتلوا فیہا فابی قوم ان
 یدخلوها و قالوا انما فردنا من النار و اراہ قوم ان یدخلوها فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال لودخلوا فیہا لمدیزا و افیہا و قال لا طاعة فی معصیۃ اللہ انما الطاعة فی
 المعروف ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہر رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑا پیچا اور اسکا
 سروا ایک شخص کو نبایا اور حکم دیا اسکی اطاعت کر نیکیا و اس نے اسکی اطاعت کی اور حکم کیا اون ٹکڑا میں گس جانیکا تو بعض
 لوگوں نے انکار کیا اس سے انہوں نے کہا ہم گت سے بہا گے دشمن سے۔ اور بعضوں نے ہنسنا مارا۔ یہ خبر رسول اسد صلی
 اللہ علیہ وسلم پہنچے آپ نے فرمایا اگر اگ میں چلے جاتے تو بھرا دسین ہتھیار ہتے (یعنی جراتے بغیرت میں جنہم میں جلتا) اور
 آپ نے فرمایا نہیں اطاعت ہر کسی کی اسد کی نافرمانی میں بلکہ اطاعت اسکا م میں چاہیے دستور کے ملوث ہوں
 اور شرع کے موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو محض غم ہر اسکی اطاعت کر ہرگز نہ چاہو **عن عبد اللہ**
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب کرہ ما لم یؤمر
 بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعة ترجمہ عبد اسد سے روایت ہر یا رسول اسد صلی اللہ علیہ
 وسلم نے سننا اور ماننا مسلمان پر غزہ وہ راضی ہو یا ناراض جب تک وجہ ہو کہ گناہ کا حکم نہ پہل گناہ کا حکم کیا جاوی
 تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے **ف** اگر بادشاہ اسلام کا فرض کا حکم کرے ماننا فرض ہے جب کا کر ماننا وجہ ہے
 سنت کا کر ماننا سنت ہے۔ مستحب کا مستحب ہے (مراقاة الصعود) **عن عقبۃ بن مالک** قال بعث النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سریۃ فسلطت علیہم سیف فاحملنا مرجع قال لودایت ما امانا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال انجذتم اذ بعثت رجلا فلم یض الامرے ان یجعلوا مکنانہ من یضی الامرے
 ترجمہ عقبہ بن مالک سے روایت ہر رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑا بھیجی میں نے اون میں سے ایک شخص کو ایک
 تلوار دی جب وہ لوٹا تو اس نے مجھے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسو ملاست کی جو ہم کو رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ
 نے فرمایا کیا تم نہ نہیں ہو سکتا جب میں نے ایک شخص کو بھیجا وہ میرا حکم بجا نہیں لایا تو تم اسکو ملے اس شخص کو مقرر کر دو
 میرا حکم بجا دے اور اسکو نکال دو جو میری حکم کی تعمیل نہ کرے **چاہے** مایہ من انضام السکک
 لشکر کے لوگوں کو مار رہنا چاہیے **عن** النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان الناس اذا نزلا من لاک قال عمر و کان
 الناس اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لاک قالوا لا نقرقوا فی الشناب ولا وادیۃ فقال رسول

لڑائی و اُن گہات کا نام **ف** یعنی لڑائی صرف تشریف لڑائی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر
 کار مارہست کند عاقل کل مخن + کہ بصد شکر جوار میر نشود + لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب سے عہد توڑنا درست
 نہیں **عن** مالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا المراد غزوة وری عنہا وکان یقول الحق
 خذعة ترجمہ مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں لڑائی کا ارادہ کرتے تو لوگوں سے اور کچھ
 بتاتے اور فرماتے ہے لڑی و اُن گہات کا نام **باب** البیات رات کو چہا پڑنے کا بیان **عن** سلمہ قال اُتِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر رضی اللہ عنہ فزونا ناسا من المشرکین فیتناہم فالتاہم
 کان شعارنا تلك الليلة امت قال سلمة فقتلت بیدك تلك الليلة سمعة اهل البیات المشرکین
ترجمہ سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کو حاکم بنیا کر بھیجا تو ہم فی جہاد کیا مشرکوں سے
 پھر رات کو ہم نے اونٹنیارا اور سات کو ہمارا شعار (بول) امت نمت تھا سلمہ نے کہا اوس رات کو میں نے اپنی ہاتھ سے
 سات گھر کے شر کو زخمی کیا **ف** اس حدیث سے چہا پڑنے کا جواز معلوم ہوا اور اسی حکم میں ہر طرح کا فریب
 و کفر جو کفار سے کیا جا **باب** فی لزوم الساقۃ ساقہ کے ساتھ امام کا رہنا **عن** جابر بن عبد اللہ صحابہ
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخاف فی المسیر فین جی الضعیف ویردف ویدعوہم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں بھیڑ رہا کرتے ساقی بین تو ساتھ لیتے ضعیف کو
 اور سوار کر لیتے اور ورتی اُن کے لیے **ف** ساتھ لشکر کے اوس لشکر کو کہتے ہیں جو بھیڑ رہا کرتا ہے اکثر ضعیف بخیر
 بیمار لوگ اسی میں رہتے ہیں **باب** علی ما یقاتل المشرکون کس بات پر مشرکوں نے لڑیں **عن** ابی ہریرۃ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا منعوا
 منی دماءہم وامنہم الا یقہوا وحسابہم علی اللہ تعالیٰ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کیا گیا ہوں یہ کہ لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ گواہی دین اسکی کہ سوا اللہ کے کوئی
 معبود نہیں پھر جب اسکا قرار کریں تو مجھ سے بچا یا وہ ہوں نے اپنی مالوں کو اور اپنی غنوں کو مگر سب کے حق کے (یعنی
 اگر وہ کہیں مال لیں یا زمین تو انکا مال اور خون لیا جاوے گا اوسکی بدلے میں) اور حساب انکا اللہ پر ہوگا **عن**
 انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ
 وان محمد عبدا ورسوله وان یتقبلوا قبلتنا وان یأکلو اذ بیعتنا وان یصلوا
 صلاتنا فاذا ذلک حرمت علیہم دماءہم وامنہم وامنہم الا یقہوا اللہ ما للسلیم وعلیم
 ما علی المسلمین **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں سے لڑنے کا حکم کیا گیا ہوں جب تک
 کہ گواہی دین اسکی کہ اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اسی کے رسول اور بندہ ہیں اور ہمارے قسب کے کچھ

کہ خواہ خواہ دشمن سے ہرنے کی آرزو کرنا بغاوت ہے شاید صبح وقت پر صبر نہ ہو سکی تو نیکی برباد و گنہگار ہو بلکہ جب دشمن سے
 ٹہرے ہو جاوے اس وقت صبر کری اور اس پر بھروسہ کر کے جنگ کری **باب** ما یدعی عند اللقاء جب دشمن
 سے ملاقات ہو تو کیا کہہ کر **عن انس بن مالک** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللہ
 انت عصمتی و نصیحتی بک احول و بک احول و بک اقاتل ترجمہ انس بن مالک روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد میں لڑتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہے میں تیری مدد چھتا ہوں
 اور تیری ہی مدد سے حکم کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں **باب** فی دعاء المشرکین مشرک کو کونسی کیفوت
 اسلام کیلئے بلانا **عن ابن عون** قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشرکین عند القتل فکتب
 الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المصطلق و هم
 غارون و اقامہم تسبیح علی الماء فقتل مقاتلتہم و سبی سبیہم و اصابتہم جوریۃ
 بنت الحارث حدثنی بذلك عبد اللہ و کان فی ذلک الحیش ترجمہ ابن عون روایت ہے کہ
 کہا نامہ کو پوچھتا تھا میں نے مشرکوں کے بلانے کو لڑائی کیفوت اسلام کیلئے انہوں نے کہا کہ یہ دعاء اسلام میں تخصا
 بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنو المصطلق کو (جو خذیرہ کا لقب ہے) اور وہ ایک شاخہ ہے قبیلہ خزاعہ
 سے اسی غزوہ میں حضرت عائشہ کا مار گم گیا تھا اور آیت تیمم کی (وتری بحتی) اور وہ غافل تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے
 تھے آپ نے ان میں سے جوڑے والے تھے ان کو قتل کیا اور باقی ماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اوسى من آپ نے
 پایا نافع نے کہا۔ مجھے یہ عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس مشرکین میں شریک تھا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ
 سے نکاح کر لیا سند ہے میری میں اولہا کا انتقال ہوا **عن انس ابن النضر** صلی اللہ علیہ وسلم ان یغیر عند
 صلوۃ الصبح و کان یسمع فاذا سمع اذا نأ امسک و الاغار ترجمہ انس روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی تہ صبح کی نماز کیفوت اور سنا کرتی تھی اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ کرتے نہیں تو حملہ کرتی
ف کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان ہیں ورنہ کافر ہوتا اور لڑائیں ہو جاتا پس آپ حملہ
 کرتے **عن ابن عمامہ** الزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال
 اذا رایتم مسجداً و سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احداً ترجمہ ابن عمامہ زنی نے جو باب سے روایت کیا ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چوٹے لشکر میں بھیجا۔ میں نے ہم کو آپ نے فرمایا جب تم مسجد میں دیکھو یا مؤذن کو
 اذان کہتے ہو تو کسی کو قتل نہ کرو **ف** میں جب تم شعار اسلام کے کوئی علامت پاؤ غلی ہو یا قالی تو کسی کو قتل نہ
 یہاں تک کہ یمن اور کافران کی فیکر کو **باب** الذکر فی الحرب لڑائی میں مکر و نیکامیان **عن جابر بن رسول اللہ**
 صلی اللہ علیہ وسلم قال للحرب خدعة ترجمہ جابر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نصاب میں قتل کے لائق ہوگا) اور تو اس کی مشعل ہو جاوے گا جب تک اس نے یہ کلمہ نہ کہا تھا) یعنی اسلام کا اندر
 کیا تھا تو وہ کافر ہلال الدم تھا اسی طرح تو اس کے خون کرنے سے حلال الدم ہو جاوے گا اور تیرا مارنا اس کے
 بدلے میں مباح ہو جاوے گا **ف** اگرچہ اسلام اور کفر میں اس کے نزدیک خلوص قلبی محبت ہو یا لوگوں کے
 نزدیک ظاہر میں یان کا اقرار اور انکار محبت ہے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے لوگوں کے نزدیک مسلمان شمار کیا
 جاوے گا اگرچہ اس کے دل میں کچھ ہی بہرا ہو۔ **عن** جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سبۃ الی خثعم فاعتصم ناس منہم بالسجود فاسرع فیہم القتل قال بلغ
 ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہم بنصف العقل وقال انا برئ من کل مسلم یعین
 میں اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لہم قال لا تریا نادا ہما ترجمہ جریر بن عبد اللہ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوٹا لاشکر قبیلہ شعم کی طرف بھیجا چند لوگوں نے اون میں سے رجو
 مسلمان ہو چکے تہیلین اونہی کافروں کے ساتھ رہتے تھے) سجدہ کر کے بجا چلا لوگوں نے اوکو مارا لاجب اس
 صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی خبر پہنچی آپ نے اونکے وارثوں کو نصف دیت دلائی راہی دیت کافروں کے یہاں رہنے
 سی ساقط ہو گئی) آپ نے فرمایا میں جدا ہوں اس مسلمان سے جو کافروں کے پیچ میں ہے لوگوں نے کہا کیوں
 یا رسول اللہ آپ نے دنیا اسلام کو اسلام کے آگ اور کفر کے آگ ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں **باب فی التوکل**
یوم الزحف کافروں کے مقابلے سے بہانگنا **عن** ابن عباس قال نزلت ان یکمن منکم غرون
 صہابون یغلبوا ثمن فشق ذلک علی المسلمین حین فرض اللہ علیہم ان لا یغروا
 من عشرة شہداء جاء تخفیف فقال لان خفف اللہ عنکم قرا ابو توبۃ الی قولہ
 یغلبوا ما تیر قال قلما خفف اللہ تعالیٰ عنہم من العدة نقص من الصبر بقدر ما
 خفف عنہم تمیمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب یہ آیت اتری اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کر نیوالو
 ہوں تو دوسو کا فرو غالب ہوں مسلمانوں پر بہت شاق گزرا اللہ کا یہ حکم کہ ایک آدمی دس کے مقابلے میں نہ
 بہا گے یہ تخفیف ہوئی اور اللہ جل جلالہ نے اونار اب اللہ نے تخفیف کی تمہاری اوپر اور جانا کہ تم ضعیف سے اگر تو
 آدمی تم میں سے ہوں دوسو پر غالب ہوں اور جو نہ ہوں تو دوسو پر غالب ہوں راوی نے کہا جب اللہ نے
 تخفیف کے وعدہ فرمایا تو سے قدر صبر میں کمی ہو گئی) کیونکہ پہلا صبر سے بانیچ گنا زیادہ تھا جب ایک
 دس سے مقابل تھا اب ایک کا دوسو سے رہ گیا **عن** عبد اللہ بن عمر حدیثہ انہ کان فی سبۃ من
 سرا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخصاص الناس حیصۃ فکنت فیمن خاص قال
 فلما برزنا قلنا کیف نصنع وقد فرنا من الزحف وبؤنا بالغضب فقلنا کنت

منہ کر کے نماز پڑھیں اور ہمارا حلال کیا جانے کہادین اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح پھر جب وہ پھر سب کچھ تو انکو
 مال اور غن ہمارے پر حرام میں اگر کسی شکی وجہ سے ان کے لیے وہ حق ہوں جو مسلمانوں کے لیے ہیں اور ان پر وہ حق
 ہونگے جو مسلمانوں پر ہیں **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل
 المشركين بعيناهما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ہوا مجھ کو مشرکوں کو
 لڑنے کا پہرہ دیا ہی ذکر کیا جو اوپر کی حدیث میں بیان ہوا **عن اسامة بن زيد** قال بعثنا رسول الله صلى الله
 عليه وسلم سرية الى الحرقات فمذروا بنا فصرخوا فادركنا رجلا من جلا فله غشينا قال لا اله الا الله فصر بناه حتى قتلناه فذكرته للنبي صلى الله عليه وسلم فقال من لك يلا اله
 الا الله يوم القيامة فقلت يا رسول الله انما قالها مخافة الاسلام فاهلا شققت عن
 قلبه حتى تعلم من اجل ذلك قالها ام لا من لك بلا اله الا الله فما زال يقولها حتى ودته اني
 لم اسلم الا يومئذ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پہرہ لے کر لڑنے کے لیے
 ہم کو حرقات (چند قبیلہ کا نام ہے) کی طرف انہوں نے ہماری خبر سن لی اور بہاگ گئے اُردی کو ان میں سے
 ہم نے پایا جب ہم نے اسکو پہرہ لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ مگر ہم نے اسکو مارا یہاں کہ مار ڈالا پہرہ میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے کہا کون تیری مدد کرے گا قیامت کو روز لا الہ الا اللہ کہنے والے یعنی
 لا الہ الا اللہ اسکو سبکی محبت ہوگی اور تیرا جواب کچھ نہ ہوگا میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے ہمارے کٹے سے لا الہ الا اللہ
 کھدیا آپ نے فرمایا کیا تو نے اسکو دل چیر کر دیکھا کہ تجھے یہ معلوم ہو گیا وہس نے ہتھیار کے ذمے لا الہ الا اللہ کہا یا زید
 کون تیری مدد کرے گا لا الہ الا اللہ کہنے والے اسکو قیامت کے روز پہرہ آپ سے فرماتے جاتے تھے یہاں کہ میں نے اُردی کو اکثر
 میں آج ہی مسلمان ہو ہوتا تو اس گناہ سے محفوظ رہتا کیونکہ اسلام کفر کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے **عن القناد**
 بن اسود انه اخبره انه قال يا رسول الله ارايت ان لعنت رجلا من الصحابة فقاتلني
 فصر ب احكامي دے بالسيف ثم لا ذمفي بشجرة فقال اسلمت افاقتله يا رسول الله
 بعد ان قالها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتله فقلت يا رسول الله قطع يدي
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتله فان قتلتاه فانه بمثلك قبل ان
 تقتله وانت بمثلته قبل ان يقول كلمته قال ترجمہ مقداد بن اسود سے روایت ہے
 انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کا فرسے میں ہوں وہ مجھ سے لڑے اور میرا ایک ہاتھ کاٹ دے تو اسے بعد اس کے
 چب چاؤ سے دشت کی آؤ میں اور کہے میں اسلام لایا خدا کی سطرے کیا میں اسکو قتل کروں یہ کہنا بعد آپ نے فرمایا نہیں
 ست قتل کر اسکو اگر تو اسکو قتل کرے گا تو وہ تیرے مثل ہو گا دیکھا قتل سے پہلے (یعنی معصوم ہو جاوے گا اور کھانا

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۹۵	جو شخص کسی کا زکوٰۃ مارے تو کتنا ثواب ہوگا	۶۰۸	ایک آدمی دوسری کی سودی پر جہاد کرے
۵۹۶	جہاد کرنے والی عورت کو کیا معاہدہ کرنا چاہیے	۶۰۹	کوی شخص جہاد کرے تو ثواب اور غنیمت کے واسطے
۵۹۷	جن مجاہدین کو مال غنیمت نہ ملے	۶۱۰	آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ چھوڑ دے
۵۹۸	جہاد میں ناز اور روزہ اور ذکر الہی کا ثواب	۶۱۱	جو شخص مسلمان ہو اور اُس کی قتل نہ کرے اور خدا کی راہ میں
۵۹۹	جو شخص جہاد کو نکل کر مر جاوے	۶۱۲	جو شخص اپنے بہتار سے پہلے جہاد سے
۶۰۰	دشمن کے رہنے والے میں اور چھ بند کی کرنا	۶۱۳	بنی کثیر کے سرور پر ہونے والے قتل کا ثواب
۶۰۱	مذابی کے بچے کی پرہیزگاری کا ثواب	۶۱۴	جو شخص اس کے شہادت مانگے
۶۰۲	جہاد کرنے والے کی دست	۶۱۵	گھوڑوں کی بیانی اور دم کے نیچے نہ کرنا
۶۰۳	سیکھوں کا جہاد کے بغیر نکلنا منہ پر کیسیا	۶۱۶	کون سے قسم کا گھوڑا بہتر ہے
۶۰۴	لڑنے کے لیے جاننا اور جہاد کرنے کا درست ہے	۶۱۷	جو گھوڑا سے انھیں جاننا اور بیان
۶۰۵	مجاہدین کو زبردستی جہاد سے	۶۱۸	جانوروں کی خدمت اور خدمت پر کیسیا
۶۰۶	جو بڑا بڑا مال اور جانور کو کھانے کے لیے لے کر جائے	۶۱۹	جانوروں کے گلے میں لٹکانے کا حکم
۶۰۷	تیر مارنے کا بیان	۶۲۰	جانوروں کے گلے میں لٹکانے کا حکم
۶۰۸	شہادت کی فضیلت کا بیان	۶۲۱	حالات میں جانوروں کے ہاتھ پر کیسیا
۶۰۹	شہید کی شہادت کا بیان	۶۲۲	آدمی اپنے جانور کو کھانے کے لیے لے کر جائے
۶۱۰	شہید کی قبر پر زکوٰۃ کی دیو کا بیان	۶۲۳	کوچہ کو قتل کرنا اور جانور کو کھانے کی ممانعت
۶۱۱	مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان	۶۲۴	جانوروں کو کھانے کی ممانعت
۶۱۲	کوی ایسا جہاد میں خدمت کے لیے کیسیا لے کر جائے	۶۲۵	جانوروں کو کھانے کی ممانعت
۶۱۳	کوی شخص ایسا رضی والدین کے جہاد کرے	۶۲۶	جانوروں کو کھانے کی ممانعت
۶۱۴	عوتقین جہاد میں جاسکتی ہیں	۶۲۷	جانوروں کو کھانے کی ممانعت
۶۱۵	ظالم حاکم کیساتھ جہاد کرنا درست ہے	۶۲۸	جانوروں کو کھانے کی ممانعت

المدينة فتثبت فيها ونذهب ولا يرانا أحد قال فدخلنا فقلنا لو عرضنا

انفسنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كانت لنا قوة اقمنا وان كان

غير ذلك ذهبنا قال فجلسنا الرسول الله صلى الله عليه وسلم قبا صلوٰۃ الفجر فلما

خرج قمنا اليه فقلنا نحن القصارون فاقبل الينا فقال لا بل انتم العكس ارون

قال فدونوا فقبلنا يده فقال انا فاشة للمسلمين **ترجمہ** عبدالہ بن عمر سے روایت

تہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں سے ایک شکر میں تھے انہوں نے کہا لوگ بھاگ نکلے رکھار کے مقابلے سے (میں بھی اون لوگوں میں تھا) بھاگ نکلے جب ہم لوگ تھے تو ہم نے صلاح کی اب کیا کریں مسم کا خون کے مقابلے بھاگے اور اللہ کے غصے کے

لائی شخص پسر پہنے کھا چلو دینے میں چلین۔ اور وہاں ٹھہر کر دوسری بار حجاب ہو تو چل نکھیں اور ہم کو گھسنے دیکھنے نہ پاوے خیر ہم دینے گئے۔ وہاں ہم نے ہا کا شکر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر چلین اور اپنے تئیں آپ کے سامنے پیش کریں اگر ہر توبہ قبول ہو تو ہم ٹھہرے۔ اور اگر کچھ اور ہو تو چل دیں۔ یہاں تک کہ ہم کھٹے اور بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا آئینہ کر تے ہوئے جو کسے غانہ سے پہلے جب آپ نکلے تو ہم بڑھتے ہوئے رہے اس جاکر مرض کیا یا رسول اللہ بگڑے لوگ ہیں آپ ہمارے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہیں تم بھڑے اور انی میں آئینہ لے

عبداللہ نے کہا پھر سنکر ہم خوش ہو گئے اور آپ کے نزدیک گئے اور آپ کا ہاتھ چوما آپ نے فرمایا میں سماعتوں کے ہاتھ کے بگڑے ہوں **ف** یعنی اونکا ہمار اور سجا ہوں میرے رسول اللہ کہاں جانے

تو انہوں نے کہا کہ یہ سب سب سے عید قال نزلت فی یوم بدر ومن یومہم یوم مشد **ترجمہ** ابوالسعید سے روایت ہے یہ آیت ومن یومہم یوم مشد خدا کا جو شخص اپنے

پیچھے نہ لے اے اوسپر اللہ کا غضب ہو اور ہر کو دن اور تری تمام ہوا پناہوں سنن ابی داؤد کے بتیں پادوں میں سے اور پورا ہوا رنج ٹانے اور

نصف اول اس کتاب ستطاب کا اللہ جل شانہ

اسی طرح نصف ثانی کو بھی کامل کر دئے

سُورَةُ الْحَجَرِ السَّاسِعُ وَيَتْلُوهُ الْجَزْءُ السَّابِعُ عَشَرَ اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

